هِدَايَةُ الأُمَّة

عَلٰى

مِنْهَاجِ القُرْآنِ وَالسُّنَّة

(اُمتِ محمدیہ ﷺ کیلئے قرآن و حدیث سے ضابطۂ رشد و ہدایت)

(الجزء الأوّل)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

نام کتاب : هِدايةُ الأُمّةِ علَى مِنهاجِ القرآنِ وَالسُّنَّةِ

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونینِ تخریج : محمد افضل قادری، فیض اللہ بغدادی

پروف ریڈنگ : حسنین عباس

زیرِ اہتمام : فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اوّل : مارچ 2009ء

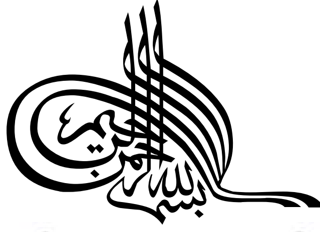
تعداد : 1,100

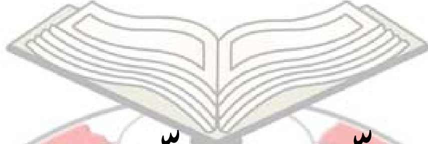
قیمت : -/900 روپے

ISBN 978-969-32-0827-6

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk





مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا

عَلَى حَبِيبِکَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ

حَتَّى إِذَا طَلَعَتْ فِی الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا

هَا الْعٰلَمِيْنَ وَأَحْيَتْ سَائِرَ الْأُمَمِ

﴿صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

فہرس

الرقم	المحتويات	الصفحة
	اَلْبَابُ الرَّابِعُ:	
	طَاعَةُ اللهِ تَعَالَى ﴿اِطاعتِ اِلٰہی﴾	۲۹۹
۱	فَصْلٌ فِي الطَّاعَةِ وَالتَّجَنُّبِ عَنْ مَعْصِيَّةِ اللهِ تَعَالَى ﴿اللہ ﷻ کی اِطاعت کرنے اور اُس کی نافرمانی سے بچنے کا بیان﴾	۳۰۱
۲	فَصْلٌ فِي الشُّكْرِ لِلهِ تَعَالَى ﴿اللہ ﷻ کے حضور شکر بجا لانے کا بیان﴾	۳۱٤
۳	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّبْرِ لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى الْبَلَاءِ ﴿آزمائش پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خاطر صبر کرنے کی فضیلت﴾	۳۲٦
٤	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَتَرْكِ الطَّمَعِ ﴿قناعت اِختیار کرنے اور لالچ سے بچنے کا بیان﴾	۳٤۰
	اَلْبَابُ الْخَامِسُ:	
	عِبَادَةُ اللهِ تَعَالَى ﴿عبادتِ اِلٰہی﴾	۳٥۱
۱	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِ ﴿وضو اور اس کی محافظت کی فضیلت﴾	۳٥۷

الرقم	المحتويات	الصفحة
	اَلْبَابُ الثَّانِي:	
	تَعْظِيمُ النَّبِيِّ ﷺ ﴿تعظیمِ رسول ﷺ﴾	٨١١
١	**فَصْلٌ فِي تَعْظِيمِ النَّبِيِّ وَتَوْقِيرِهِ ﷺ** ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم و توقیر کا بیان﴾	٨١٣
٢	**فَصْلٌ فِي التَّبَرُّكِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَآثَارِهِ الشَّرِيْفَةِ** ﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ ﷺ کے آثار سے حصولِ برکت کا بیان﴾	٨٤٤
٣	**فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَآثَارِهِ الْمُقَدَّسَةِ** ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس اور آپ کے آثار سے توسّل کا بیان﴾	٨٥٥
٤	**فَصْلٌ فِي سُجُوْدِ الْحَيَوَانَاتِ لِلنَّبِيِّ تَعْظِيْمًا لَهُ ﷺ** ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے جانوروں کے سجدۂ تعظیمی کا بیان﴾	٨٧٠

أَسَانِيدُ شَيْخِ الإِسْلَامِ وَإِجَازَاتُهُ

﴿شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّ ظلّہ العالی کی

اَسانید و اِجازات﴾



www.MinhajBooks.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّ ظلّہ العالی نے **علم الحديث، علم التفسير، علم الفقه، علم التصوف والمعرفة، علم اللغة والأدب، علم النحو والبلاغة** اور دیگر کئی اِسلامی علوم وفنون اور منقولات ومعقولات کا درس اور اَسانید و اِجازات ایسے جید شیوخ اور کبار علماء سے حاصل کی ہیں جنہیں گزشتہ صدی میں اِسلامی علوم کا منبع و سرچشمہ اور عظیم سند و حجت تسلیم کیا جاتا ہے اور جو حضور نبی اکرم ﷺ تک مستند و معتبر اسانید کے ذریعے منسلک ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام نے اپنے سلسلۂ سند کی درج ذیل دو کتبِ اَسانید (الأثبات) میں اپنے ایک سو پچاس طُرقِ علمی کا ذکر کیا ہے:

١. **الجواهر الباهرة في الأسانيد الطاهرة**

٢. **السبل الوهبية في الأسانيد الذهبية**

أسانيد عاليه

شیخ الاسلام مدّ ظلّہ العالی کا طریقِ سند صرف ایک واسطے سے درج ذیل اَجل اَئمہ وشیوخ سے جا ملتا ہے:

١. امام یوسف بن اسماعیل النبہانیؒ

(الشیخ حسین بن احمد العسیران اللبنانی کے صرف ایک واسطے سے آپ کو امام نبہانیؒ سے تلمذ حاصل ہے۔)

٢. حاجی شاہ امداد اللہ مہاجر المکیؒ

(آپ کو حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے ان کے خلیفہ الشیخ السید عبد المعبود الجیلانی المدنی کے واسطہ سے تلمذ حاصل ہے جن کی وفات ١٦٥ سال کی عمر میں ہوئی۔)

٣. اعلیٰ حضرت امام الہند الشاہ احمد رضا خان بریلویؒ

امام الہند الشاہ احمد رضا خان کے ساتھ صرف ایک واسطے سے درج ذیل تین سلسلوں کے ذریعے شرفِ تلمذ حاصل ہے:

(۱) حضرت الشیخ ضیاء الدین احمد القادری المدنی کے واسطہ سے

(۲) الشیخ السید ابو البرکات احمد القادری الوری کے واسطہ سے

(۳) الشیخ المعمر السید عبد المعبود الجیلانی المدنی کے واسطہ سے

اس طرح شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ذاتِ گرامی میں دنیا بھر کے شہرہ آفاق مراکزِ علمی سے مختلف اسلامی علوم وفنون یک جا ہو گئے ہیں۔

أقرب الطرق في الإسناد (ایک نادر سند)

حضور شیخ الاسلام کا ایک انتہائی بابرکت اور نادر سلسلہء سند صرف چار شیوخ کے واسطے سے براہِ راست درج ذیل مشائخ سے جا ملتا ہے:

۱. سیدنا شیخ عبد الرزاق بن الشیخ عبد القادر الجیلانیؒ

۲. شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ

۳. امام ابن حجر العسقلانیؒ

ان مذکورہ ائمہ و مشائخ کے ساتھ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا واسطۂ سند اس طرح سے ہے:

۱. شیخ الاسلام (قراءتاً و اِجازتاً) الشیخ حسین بن احمد العُسَیران سے روایت کرتے ہیں۔ وہ

۲. الشیخ عبد الحی ابن الشیخ عبد الکبیر الکتانی سے روایت کرتے ہیں۔ وہ

۳. الشیخ عبد الهادی ابن العربی العوّاد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ

٤. الامام السید الشریف عبد العزیز الحفید الحبشی سے روایت کرتے ہیں۔(۱)

(۱) الامام السید عبد العزیز الحفید الحبشی ۵۸۱ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور انہوں نے ۱۲۷٦ھ ہجری میں ٦۹۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔ (امام عبد الحی الکتانی، فهرس الفهارس و الأثبات، ۲: ۹۹۸)

۵. انہوں نے الامام عبد الرزاق الجیلانی بن سیدنا غوث الاعظم الشیخ عبد القادر الجیلانیؒ، الشیخ الاکبر محی الدین ابن العربیؒ اور الامام الحافظ ابن حجر العسقلانیؒ سے براہ راست شرفِ تلمذ حاصل کیا۔

❖ شیخ الاسلام مدظلہ العالی کو یہی سند و اجازت ایک اور طریق سے بھی عطا ہوئی:

۱. شیخ الاسلام، الشیخ حسین بن احمد العسیران سے روایت کرتے ہیں۔ وہ
۲. الشیخ السید احمد بن محمد السنوسی المدنی سے روایت کرتے ہیں۔ وہ
۳. اپنے والد الشیخ السید محمد بن محمد السنوسی سے روایت کرتے ہیں۔ وہ
٤. اپنے والد الشیخ السید محمد بن علی السنوسی الطرابلسی سے روایت کرتے ہیں اور وہ
۵. الامام السید الشریف عبد العزیز الحفید الحبشی سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے درج ذیل ائمہ سے براہِ راست تحصیلِ حدیث کی۔
(۱) سیدنا شیخ عبد الرزاق بن غوث الاعظم الشیخ عبد القادر الجیلانیؒ
(۲) شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ
(۳) امام ابن حجر العسقلانیؒ

ذیل میں ہم شیخ الاسلام کے اُن ائمہ و شیوخ کا بلاد و اماکن کے اعتبار سے تذکرہ کرتے ہیں جن کے طرق سے آپ کی سند کا اِتصال اَئمہ حدیث و تصوف اور حضور نبی اکرم ﷺ سے ہو جاتا ہے۔

شیوخِ حرمین (مکہ و مدینہ)

۱. امام عمر بن حمدان المحرسیؒ
۲. امام محمد بن علی بن ظاہر الوَتریؒ
۳. امام احمد بن اسماعیل البرزنجیؒ
٤. امام احمد شریف بن محمد السنوسیؒ
۵. امام احمد بن زینی الدحلانؒ
٦. الشیخہ اَمۃ اللہ بنت الامام عبد الغنی المحدّث الدھلوی المدنیؒ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے حرمین شریفین کے مذکورہ بالا ائمہ و محدثین کی اسانید حدیث اور اجازات علوم شرعیہ درج ذیل شیوخ کے واسطہ سے حاصل کی ہیں، اور انہی سے براہ راست اخذ علم حدیث اور سماع و روایت حدیث کا شرف پایا ہے:

۱. محدّث الحرم الشیخ علوی بن عباس المالکی المکیؒ (شیخ محمد بن علوی المالکی کے والدِ گرامی، جن سے شیخ الاسلام نے ۱۹۶۳ء میں سماع کیا)۔

۲. الشیخ **المعمّر** حضرت ضیاء الدین احمد القادری المدنی (آپ کا وصال سو سال سے بھی زائد عمر میں ہوا اور آپ سے بھی حضرت شیخ الاسلام نے ۱۹۶۳ء میں سماع کیا)۔

۳. الشیخ حسین بن احمد العسیرانؒ (آپ لبنان کے رہنے والے تھے اور آپ نے سو سال کی عمر میں وفات پائی۔)

٤. حضرت الشیخ الدکتور فرید الدین القادریؒ

شیوخِ بغداد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی اجازتِ حدیث کا سلسلہ بغداد کے درج ذیل شیوخ و اساتذہ تک پہنچتا ہے:

۱. امام المحدثین الشیخ الامام السید عبدالرحمٰن بن علی النقیب البغدادی

۲. امام عبد السلام المحدث الآفندی البغدادی

۳. امام عبد الرزاق البزاز المحدث البغدادی (آپ صاحبِ تفسیر روح المعانی امام محمد بن عبد اللہ آلوسی کے شاگرد ہیں۔)

اِن شیوخ بغداد کی اسانید و اجازات شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مندرجہ ذیل شیوخ و اساتذہ کی وساطت سے حاصل کی ہیں:

۱. الشیخ السید طاہر علاؤ الدین الجیلانی البغدادی الآفندی

۲. الشیخ السید علوی بن عباس المالکی المکی

۳. الشیخ السید عبد المعبود الجیلانی المدنی

٤. الشیخ الدکتور فرید الدین القادری رحمهم اللہ

شیوخِ شام

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو ملک شام کے درج ذیل ائمہ و شیوخ سے اسانید اور اجازاتِ حدیث حاصل ہوئی ہیں:

١. محدث الشام امام محمد بن جعفر الکتانی
٢. محدث الشام امام محمد بدر الدین بن یوسف الحسنی
٣. محدث الشام امام عبد الحی بن عبد الکبیر الکتانی
٤. امام ابو المکارم محمد امین السوید الدمشقی رحمهم اللہ

آپ نے مذکورہ بالا شیوخ کی اسانیدِ علم اور اجازاتِ حدیث درج ذیل شیوخ کے واسطے سے حاصل کیں:

١. الشیخ حسین بن احمد العُسَیران (لبنان)
٢. الشیخ السید محمد الفاتح بن محمد المکی الکتانی (دمشق)
٣. الشیخ الدکتور فرید الدین القادری رحمهم اللہ

والد گرامی حضرت علامہ ڈاکٹر فرید الدین القادری رَحِمَهُ اللہ کے واسطے سے الشیخ محمد المکی الکتانی رَحِمَهُ اللہ جیسے مسلمہ محدث سے بھی اجازات اور اسانیدِ حدیث حاصل ہوئیں۔

شیوخِ لبنان و طرابلس

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو لبنان اور طرابلس کے درج ذیل شیوخ واساتذہ سے اسانید واجازاتِ حدیث ملی ہیں:

١. امام یوسف بن اسماعیل النبہانیؒ
٢. امام عبد القادر الشلبی الطرابلسیؒ

۳. امام حسن عویدان الفیتوری الطرابلسیؒ

ان شیوخ کی اسانیدِ علم مندرجہ ذیل اساتذہ کے واسطہ سے ملی ہیں:

۱. الشیخ حسین بن احمد العُسَیران (لبنان)

۲. الشیخ السید محمد الفاتح بن محمد المکی الکتانی (دمشق)

۳. الشیخ الدکتور فرید الدین القادری رَحِمَهُمُ اللهُ

شیوخِ مغرب و شنقیط

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو مغرب اور شنقیط (موریطانیہ) کے درج ذیل شیوخِ حدیث سے اجازات و اسانیدِ علم و حدیث ملی ہیں:

۱. امام ابو عبد اللہ محمد بن مصطفیٰ ماء العینین الشنقیطیؒ

۲. امام محمد حبیب اللہ الشنقیطیؒ

۳. امام محمد العربی بن محمد العزوزی الفاسیؒ

٤. امام عبد اللہ بن صدیق الغماری المغربیؒ

ان شیوخ کی اسانید آپ کو درج ذیل اساتذہ و شیوخ کے واسطہ سے حاصل ہوئی ہیں:

۱. الشیخ السید علوی بن عباس المالکی المکیؒ (سماعاً ۱۹۶۳ء میں)

۲. الشیخ حسین بن احمد العسیران (لبنان)

۳. الشیخ السید محمد الفاتح بن محمد المکی الکتانی

٤. الشیخ الدکتور فرید الدین القادری رَحِمَهُمُ اللهُ

شیوخِ یمن (حضرموت)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو یمن کے مندرجہ ذیل شیوخ سے اسانید و اجازاتِ حدیث ملی ہیں:

۱. الشیخ الحبیب حمزہ بن عمر العیدروس الحبشی

٢. الشیخ الحبیب علی بن عبدالرحمٰن الحبشی

٣. الشیخ عبدالقادر بن احمد السقاف

٤. الشیخ عبداللہ بن احمد الحداد

٥. الشیخ حسن بن احمد الاہدل الیمانی

٦. الشیخ محمد بن یحیٰی الاہدل الیمانی

٧. الشیخ اسماعیل الیمانی رَحِمَهُمُ اللہ (صاحبِ نفس الرحمن)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو مذکورہ بالا شیوخ کی اجازاتِ علم اور اسانیدِ حدیث درج ذیل اساتذہ کے واسطہ سے ملی ہیں:

١. الشیخ السید علوی بن عباس المالکی المکی

٢. الشیخ محمد بن علوی المالکی المکی

٣. الشیخ الدکتور فریدالدین القادری رَحِمَهُمُ اللہ

شیوخِ پاک و ہند

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو ہندوستان اور پاکستان کے درج ذیل شیوخ و اساتذہ کی اسانیدِ علم اور اجازاتِ حدیث ملی ہیں:

١. امام الہند الشاہ احمد رضا خان المحدث بریلویؒ

٢. امام ابو الحسنات عبدالحیٔ بن عبدالحلیم محدث الانصاری لکھنوی

٣. امام عبدالباقی بن علی محمد الانصاری لکھنوی المدنی

٤. الشیخ عبدالہادی بن علی الانصاری المحدث لکھنوی

٥. محدث الہند مولانا ارشاد حسین رام پوری

٦. حضرت الشاہ حاجی امداد اللہ مہاجر المکی

٧. محقق الہند امام فضل حق خیرآبادی

۸. الشیخ السید دیدار علی شاہ محدث الوری

۹. محدث الہند علامہ محمد انور شاہ کشمیری (صاحبِ فیض الباری)

۱۰. محدث الہند علامہ احمد علی سہارن پوری

۱۱. الشیخ عبد الشکور المحدث المہاجر المدنی

۱۲. الشیخ محمد بدر عالم میرٹھی رَحِمَهُمُ الله

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو مذکورہ بالا مشاہیر سے اسانید و اجازات درج ذیل اساتذہ کے واسطوں سے حاصل ہوئی ہیں:

۱. حضرت الشیخ ضیاء الدین احمد المہاجر المدنی

۲. الشیخ السید عبد المعبود الجیلانی المدنی (انہوں نے ۱۶۵ سال کی طویل عمر پائی اور یہ براہِ راست حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی کے شاگرد تھے۔)

۳. محدثِ اعظم علامہ سردار احمد قادری

٤. الشیخ السید ابو البرکات احمد محدث الوری

۵. علامہ سید احمد سعید کاظمی امروہی

٦. الشیخ الدکتور فرید الدین القادری رَحِمَهُمُ الله

۷. حضرت علامہ عبد الرشید الرضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم



ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لیے الگ
شریعت اور کشادہ راہِ عمل بنائی ہے۔

اَلْكِتَابُ الْأَوَّلُ:

اَلدَّعْوَةُ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ

﴿تعلق باللہ کا بیان﴾

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ:

مَحَبَّةُ اللهِ تَعَالَی

﴿محبتِ اِلٰہی﴾

فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ اللهِ تَعَالَى وَالتَّعَلُّقِ بِهِ

﴿اللہ ﷻ سے خالص محبت اور تعلقِ بندگی﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللهِ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ. (البقرة، ٢: ١٦٥)

”اور لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے غیروں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور ان سے ”اللہ سے محبت“ جیسی محبت کرتے ہیں، اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ (ہر ایک سے بڑھ کر) اللہ سے بہت ہی زیادہ محبت کرتے ہیں۔“

٢. قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (آل عمران، ٣: ٣١)

”(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لئے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے○“

٣. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ. (المائدة، ٥: ٥٤)

”اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ (ان کی جگہ) ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔“

٤. قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ

مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللهُ بِاَمْرِهٖ ط وَاللهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَo (التوبة، ٩: ٢٤)

’’(اے نبی مکرم!) آپ فرما دیں: اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے (محنت سے) کمائے اور تجارت و کاروبار جس کے نقصان سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکمِ (عذاب) لے آئے۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتاo‘‘

٥. وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًاo اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْهِ اللهِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًاo (الدهر، ٧٦: ٨، ٩)

’’اور (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اس کی طلب و حاجت ہونے کے باوُجود اِیثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیںo (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو محض اللہ کی رضا کے لئے تمہیں کھلا رہے ہیں، نہ تم سے کسی بدلہ کے خواست گار ہیں اور نہ شکرگزاری کے (خواہش مند) ہیںo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَـلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: أَنْ يَكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ. وَفِي

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: حلاوة الإيمان، ١/١٤، الرقم: ١٦، وفي كتاب: الإيمان، باب: من كره أن يعود في الكفر كما يكره أن يلقى في النّار من الإيمان، ١/١٦، الرقم: ٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، ١/٦٦، الرقم: ٤٣، والترمذي في السنن، كتاب: الإيمان، باب: ١٠، والنسائي في السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: طعم الإيمان، ٨/٩٤، الرقم: ٤٩٨٧۔

رِوَايَةٍ: حَلَاوَةَ الْإِسْلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اَنس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس کو ضرور پالے گا (وہ تین خصلتیں یہ ہیں): ا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اسے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ ۲۔ جس شخص سے بھی اسے محبت ہو وہ محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہو۔ ۳۔ کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالتِ) کفر میں لوٹنے کو وہ اس طرح ناپسند کرتا ہو جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: حُبَّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ. قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت اَنس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اُس نے عرض کیا: میں اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ

٢: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب ﷺ، ٣/١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٥، ومسلم في الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ٤/٢٠٣٢، الرقم: ٢٦٣٩، والترمذی في السنن، کتاب: الزهد، باب: ما جاء أن المرء مع من أحب، ٤/٥٩٥، الرقم: ٢٣٨٥۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: التوحيد، باب: ما جاء في دعاء البني ﷺ أمته إلی توحيد اللّٰه تبارك وتعالی، ٦/٢٦٨٦، الرقم: ٦٩٤٠، ومسلم في الصحيح، کتاب: صلاة المسافرين، باب: فضل قرأة قل هو اللّٰه أحد، ١/٥٥٧، الرقم: ٨١٣، والنسائي في السنن، کتاب: الافتتاح، باب: الفضل في قرأة قل هو اللّٰه أحد، ٢/١٧٠، الرقم: ٩٩٣، وفي السنن الکبری، ١/٣٤١، الرقم: ١٠٦٥۔

لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِکَ؟ فَسَأَلُوْهُ، فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللهَ يُحِبُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو فوجی دستے کا امیر بنا کر بھیجا۔ جب وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تو اسے سورۂ اخلاص پر ختم کرتا۔ جب وہ واپس لوٹے تو لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا تھا؟ اُنہوں نے اُس سے پوچھا، تو اس نے جواب دیا کہ اس میں خدائے رحمٰن کی صفت ہے اس لئے میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: کَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ عليه السلام يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ حُبَّکَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ، وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّکَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ. قَالَ: وَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَکَرَ دَاوُدَ عليه السلام يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہے: ’’اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ حُبَّکَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ، وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّکَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ.‘‘ (یا اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! اپنی محبت میرے لئے میرے نفس، میری اولاد اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے)۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی حضرت داود علیہ السلام کا تذکرہ کرتے اور آپ سے کوئی بات نقل کرتے تو فرماتے: وہ (اپنے دور میں) سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے۔‘‘

٤: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات، باب: ٧٣، ٥/٥٢٢، الرقم: ٣٤٩٠، والحاکم في المستدرك، وقال: صحيح الإسناد، ٢/٤٧٠، الرقم: ٣٦٢١، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٧١، الرقم: ٤٨١٠۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ: اَللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَکَ، اَللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيْمَا تُحِبُّ، اَللَّهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ لِي قُرَّةً فِيْمَا تُحِبُّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات فرمایا کرتے تھے: ’’اَللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَکَ، اَللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيْمَا تُحِبُّ، اَللَّهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ لِي قُرَّةً فِيْمَا تُحِبُّ‘‘ (یا اللہ! تو مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس شخص کی محبت عطا فرما جس کی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع دے۔ یا اللہ! مجھے جو پسندیدہ چیز عطا فرمائے اسے اپنی محبت میں میری قوت و طاقت بنا، اور جس پسندیدہ چیز کو تو مجھ سے روک رکھے تو مجھے اپنی محبوب چیزوں میں مصروف رکھ کر اس سے فارغ البال بنا دے)۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَأَعْطَى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٧٤، ٥/٥٢٣، الرقم: ٣٤٩١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٦، الرقم: ٢٩٥٩٢، وابن المبارك في كتاب الزهد، ١/١٤٤، الرقم: ٤٣٠، والذهبي في ميزان الاعتدال وحسّنه، ٣/٢٥٠۔

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه ٤/٢٢٠، الرقم: ٤٦٨١، والحاكم في المستدرك، ٢/١٧٨ الرقم: ٢٦٩٤ والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٤١، الرقم: ٩٠٨٣۔

تعالیٰ کے لئے محبت کی، اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت رکھی، اللہ تعالیٰ کے لئے دیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہی (ناپسندیدہ اُمور میں) خرچ کرنے سے ہاتھ روک لیا، پس اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۷. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ. قَالَ: أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ، مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: فَإِنَّکَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن اُن جیسے عمل نہیں کرسکتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! تو ان کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔ انہوں (حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ فرمایا: (اے ابوذر!) تو یقیناً ان کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور بزار نے عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ: اَلْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اللہ عزوجل کے نزدیک) اعمال میں سب سے افضل عمل اللہ عزوجل کے لئے محبت رکھنا اور اللہ عزوجل ہی کے لئے دشمنی رکھنا

۷: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: إخبار الرجل الرجل بمحبته إليه، ٣٣٣/٤، الرقم: ٥١٢٦، والبزار في المسند، ٣٧٣/٩، الرقم: ٣٩٥، وابن حبان في الصحيح، ٣١٥/٢، الرقم: ٥٥٦، والدارمي في المسند، ٤١٤/٢، الرقم: ٢٧٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٥٦/٥، الرقم: ٢١٤١٦، ٢١٥٠١، والبخاري في الأدب المفرد، ١٢٨/١، الرقم: ٣٥١۔

۸: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: مجانبة أهل الأهواء وبغضهم، ١٩٨/٤، الرقم: ٤٥٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٤٦/٥، الرقم: ٢١٣٤١، والبزار في المسند، ٤٦١/٩، الرقم: ٤٠٧٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٤/٤، الرقم: ٤٥٩٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٣٥٥/١، الرقم: ١٤٢٩۔

ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ: قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَحَابُّوْنَ مِنْ أَجْلِي، وَقَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَصَافُّوْنَ مِنْ أَجْلِي، وَقَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَزَاوَرُوْنَ مِنْ أَجْلِي، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَبَاذَلُوْنَ مِنْ أَجْلِي، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَنَاصَرُوْنَ مِنْ أَجْلِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَالْحَاكِمُ نَحْوَهُ فِي مَوْضِعَيْنِ وَصَحَّحَهُمَا.

’’حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ ﷻ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لئے بھی برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے اسنادِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَحِقُّ الْعَبْدُ

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٨٦، الرقم: ١٩٤٥٧، والحاكم في المستدرك، ٤/١٨٧، الرقم: ٧٣١٥، ٧٣١٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٤٠، الرقم: ٩٠٨٠، وفي المعجم الصغير، ٢/٢٣٩، الرقم: ١٠٩٥، وفي مسند الشاميين، ١/٣٧٧، الرقم: ٦٥٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٨٥، الرقم: ٨٩٩٦.

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٠، الرقم: ١٥٦٣٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٠٣، الرقم: ٦٥١، وابن أبي الدنيا في كتاب الأولياء، ١/١٥، الرقم: ١٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٥٢، الرقم: ٧٧٨٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٤، الرقم: ٤٥٨٩.

حَقِيْقَةَ الْإِيْمَانِ حَتَّى يَغْضَبَ ِللهِ وَيَرْضَى ِللهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ اسْتَحَقَّ حَقِيْقَةَ الْإِيْمَانِ، وَإِنَّ أَحِبَّائِي وَأَوْلِيَائِي الَّذِيْنَ يُذْكَرُوْنَ بِذِكْرِي وَأُذْكَرُ بِذِكْرِهِمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) ناراض اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) راضی نہ ہو (یعنی اس کی رضا کا مرکز و محور فقط ذاتِ الٰہی ہو جائے) اور جب اس نے یہ کام کر لیا تو اس نے ایمان کی حقیقت کو پا لیا، اور (حقیقتِ ایمان پانے والے ایسے ہی خوش نصیبوں کے لیے فرمان ہے کہ) بے شک میرے احباب اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میرا ذکر کرنے سے وہ یاد آجاتے ہیں اور ان کا ذکر کرنے سے میں یاد آ جاتا ہوں۔ (میرے ذکر سے ان کی یاد آ جاتی ہے اور ان کے ذکر سے میری یاد آ جاتی ہے یعنی میرا ذکر ان کا ذکر ہے اور ان کا ذکر میرا ذکر ہے)۔“ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ امام طبرانی کے ہیں۔

١١. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ عُرَى الْإِسْلَامِ أَوْسَطُ؟ قَالُوْا: اَلصَّلَاةُ. قَالَ: حَسَنَةٌ، وَمَا هِيَ بِهَا. قَالُوْا: الزَّكَاةُ. قَالَ: حَسَنَةٌ، وَمَا هِيَ بِهَا. قَالُوْا: صِيَامُ رَمَضَانَ. قَالَ: حَسَنٌ، وَمَا هُوَ بِهِ. قَالُوْا: اَلْحَجُّ، قَالَ: حَسَنٌ، وَمَا هُوَ بِهِ. قَالُوْا: اَلْجِهَادُ. قَالَ: حَسَنٌ، وَمَا هُوَ بِهِ. قَالَ: إِنَّ أَوْسَطَ عُرَى الْإِيْمَانِ أَنْ تُحِبَّ فِي اللهِ وَتُبْغِضَ فِي اللهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی کون سی کڑی سب سے زیادہ افضل ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نماز۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی ٹھیک ہے، لیکن یہ وہ نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: زکوٰۃ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی ٹھیک ہے، لیکن یہ وہ نہیں (جو میں پوچھ رہا ہوں)۔ انہوں نے عرض کیا: رمضان کے روزے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا کام ہے لیکن یہ وہ نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: حج، آپ ﷺ نے

١١: أخرجه أحمد في المسند، ٤/٢٨٦، الرقم: ١٨٥٤٧، والروياني في المسند، ١/٢٧٠، الرقم: ٣٩٩۔

فرمایا: یہ بھی ٹھیک ہے، لیکن یہ وہ نہیں۔ انہوں نے عرض کیا: جہاد۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا کام ہے، لیکن یہ بھی وہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی سب سے افضل کڑی یہ ہے کہ تم اللہ کی خاطر محبت کرو اور اللہ کی خاطر نفرت کرو۔‘‘ اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَذُكِرَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رضی الله عنه فَقَالَ: إِنَّ سَالِمًا شَدِيْدُ الْحُبِّ ِللهِ تَعَالَى.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالشَّيْبَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آپ ﷺ نے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم کا ذکر کیا اور فرمایا: بے شک سالم اللہ تعالیٰ سے ٹوٹ کر محبت کرنے والا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی، ابو نعیم اور شیبانی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ امام شیبانی کے ہیں۔

١٣. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ مُقْبِلًا وَعَلَيْهِ إِهَابُ كَبْشٍ قَدْ تَنَطَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَيْنَ أَبَوَيْنِ، يَغْذُوَانِهِ بِأَطْيَبِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلَيْهِ حُلَّةً شَرَاهَا أَوْ شُرِيَتْ بِمِائَتَي دِرْهَمٍ، فَدَعَاهُ حُبُّ اللهِ وَحُبُّ رَسُوْلِهِ إِلَى مَا تَرَوْنَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي حِلْيَةِ الْأَوْلِيَاءِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا کہ ایک مینڈھے کی کھال کمر کے گرد لپیٹے چلے آ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: اس شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا دل نور سے بھر دیا ہے۔ میں نے

١٢: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٣٤، الرقم: ٨٩٦، والشيباني في الأحاد والمثاني، ١/٢٣٩، الرقم: ٣١١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٧٧۔

١٣: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٥/١٦٠، الرقم: ٦١٨٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٠٨، ونقله المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٨١، الرقم: ٣١٦٣، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/٢٥٣۔

اسے اس کے ماں باپ کے ساتھ دیکھا تھا کہ اسے عمدہ کھانا پینا دیا کرتے تھے اور میں نے اس پر ایک ایسی پوشاک دیکھی جسے دوسو درہم میں اُس نے (خود) خریدا تھا یا وہ اس کے لئے خریدی گئی تھی اور اب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نے اس کا یہ حال کیا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم نے عمدہ اِسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٤. عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِکٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: کَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثُ، قَالَ: أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا. فَقَالَ: انْظُرْ مَا تَقُوْلُ، فَإِنَّ لِکُلِّ شَيْءٍ حَقِيْقَةً، فَمَا حَقِيْقَةُ إِيْمَانِکَ؟ فَقَالَ: عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لِذَالِکَ لَيْلِي وَأَظْمَأْتُ نَهَارِي، وَکَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَی عَرْشِ رَبِّي بَارِزًا (وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا فَأَسْهَرْتُ لَيْلِي وَاظْمَأْتُ نَهَارِي وَکَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَی عَرْشِ رَبِّي بَارِزًا) وَکَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَی أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا، وَکَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَی أَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغُوْنَ فِيْهَا. قَالَ: يَا حَارِثُ، عَرَفْتَ فَالْزَمْ، ثَـلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت حارث بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے حارث! تو نے کیسے صبح کی؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے سچے مومن کی طرح (یعنی حقیقتِ ایمان کے ساتھ) صبح کی، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دیکھو تم کیا کہہ رہے ہو؟ یقیناً ہر ایک شے کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے، کیا جانتے ہو تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ عرض کیا: میرا نفس دنیا سے بے رغبت ہوگیا ہے اور اسی وجہ سے اپنی راتوں میں بیدار اور دن میں پیاسا رہتا ہوں اور حالت یہ ہے گویا میں اپنے رب کے عرش کو سامنے ظاہر دیکھ رہا ہوں اور اہلِ جنت کو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور دوزخیوں کو تکلیف سے چلاتے دیکھ رہا ہوں۔ حضور

١٤: أخرجه ابن أبی شيبة في المصنف، ٦/١٧٠، الرقم: ٣٠٤٢٣، والطبراني في المعجم الکبير، ٣/٢٦٦، الرقم: ٣٣٦٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٦٢، الرقم: ١٠٥٩٠، ١٠٥٩١، وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٥٧ وقال رواه البزار، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٦٥، الرقم: ٤٤٥۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حارث! تو نے (حقیقتِ ایمان کو) پہچان لیا، اب (اس سے) چمٹ جا۔ یہ کلمہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْإِحْسَانُ أَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. رَوَاهُ ابْنُ الرَّبِيْعِ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ کے لئے اس طرح عمل کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، پھر اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو یقیناً وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ربیع نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ آثَرَ مَحَبَّةَ اللهِ عَلَى مَحَبَّةِ نَفْسِهِ كَفَاهُ اللهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنے نفس کی محبت پر ترجیح دی، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی اذیت سے محفوظ فرمائے گا۔''

اس حدیث کو امام قضاعی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال موسى بن عمران ﷺ: أي ربّ، أين أَبْغِيكَ؟ قال: إِبْغِنِي عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوْبُهُمْ. إني أَدْنُو منهم كلَّ يَوْمٍ بَاعًا ولولا ذلك لَانْهَدَمُوْا.

''حضرت موسیٰ بن عمران ﷺ نے عرض کیا: اے میرے رب! میں تجھے کہاں تلاش کروں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے ٹوٹے ہوئے دل والوں کے پاس تلاش کر، کیونکہ میں ہر روز ایک ہاتھ ان کے

١٥: أخرجه ابن الربيع في المسند، ١/٤٢، الرقم: ٥٦، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٦۔

١٦: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ١/٢٧٥، الرقم: ٤٤٧، والهندي في كنز العمال، ١٥/٧٩٠، الرقم: ٤٣١٢٧۔

١: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٢٠۔

قریب ہوتا ہوں، اور اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ دل (ہجر و فراق کی وجہ سے) منہدم ہو جاتے۔‘‘

٢. قال سيّدنا علي بن أبي طالب رضي الله عنه: أعلم الناس بالله أشدّهم حُبًّا، وتعظيماً لأهل لا إله إلا الله.

’’حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور لا إله إلا الله کہنے والوں (اہلِ توحید) کی تعظیم کرتا ہے۔‘‘

٣. قال أبو يزيد البسطامي رحمه الله: إن لله عبادًا لو حجبهم في الجنّة عن رؤيته لاستغاثوا من الجنّة كما يستغيثُ أهلُ النّارِ من النارِ.

’’حضرت ابو یزید بسطامی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر جنت میں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے دیدار سے محجوب رکھے تو وہ جنت سے بچنے کی اسی طرح فریاد کریں گے جس طرح دوزخی دوزخ سے بچنے کی کریں گے۔‘‘

٤. قال الشبلي رَحِمَهُ الله: سمّيت المحبة محبة، لأنها تمحو من القلب ما سوى المحبوب.

’’حضرت شبلی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: محبت کو محبت اس لئے کہا گیا کہ یہ دل سے محبوب کے سوا تمام چیزوں کو محو کر دیتی ہے۔‘‘

٥. قال السَّرِيُّ السَّقَطِيُّ رَحِمَهُ الله: اَللّٰهُمَّ ما عذَّبْتَنِي بشيءٍ، فلا تُعَذّبْنِي بِذُلِّ الحِجَابِ.

’’حضرت سری سقطی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: اے اللہ! تو نے مجھے کسی چیز کا عذاب نہیں دیا پس مجھے حجاب (دوری) کا ذلت آمیز عذاب نہ دینا۔‘‘

٢: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٣۔

٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣٣١۔

٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣٢١۔

٥: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٥١۔

٦. قال السَّرِيُّ السَّقَطِيُّ رَحِمَهُ الله: للمريد عشر مقامات، التحبّب إلى الله بالنافلة، والتزيّن عنده بنصيحة الأمة، والأنس بكلام الله، والصبر على أحكامه، والأثرة لأمره، والحياء من نظره، وبذل المجهود في محبوبه، والرضاء بالقلة، والقناعة بالخمول.

”حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: دس چیزوں پر عمل کے ذریعے محبت الٰہی کا حصول ممکن ہے ۱۔نوافل پڑھنا، ۲۔ خیر خواہی، ۳۔ قرآن سے محبت کرنا، ۴۔ اَحکام الٰہی پر صبر کرنا، ۵۔ امر الٰہی کو ترجیح دینا، ٦۔ حیاء پیدا کرنا، ۷۔ محبت الٰہی میں مشقت برداشت کرنا، ۸۔ قلیل پر راضی ہونا، ۱۰۔ قناعت سے کام لینا۔“

٧. قال الجنيد رَحِمَهُ الله: المسير من الدنيا إلى الآخرة سهل هيّن على المؤمن. وهجران الخلق في جنب الله شديد. والمسير من النفس إلى الله صعب شديد. والصبر مع الله أشد.

”حضرت جنید بغدادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: مومن کے لئے دنیا سے آخرت تک کا سفر آسان اور ہلکا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی خاطر مخلوق سے کنارہ کش ہونا تکلیف دہ ہے، اور نفس سے اللہ تعالیٰ کی طرف سفر اذیت ناک ہے، اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ صبر سب سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔“

٨. قال محمد بن عليان رَحِمَهُ الله: من سكن إلى غير الله تعالى، أهمله تعالى وتركه، ومن سكن إلى الله تعالى، قطع عليه طريق السكون إلى شيء سواه.

”محمد بن علیان رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ (کسی) اور ذات میں سکون و راحت محسوس کی۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنا تعلق توڑ دیتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ سے راحت وسکون ملتا ہے تو اللہ تعالیٰ (اس کے لئے) اپنی ذات کے علاوہ سکون کے اور راستوں کو منقطع کر دیتا ہے۔“

٦: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١١٧/١٠۔

٧: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ١١٧/٢۔

٨: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٤١٩۔

۹. قال أبو عبد الله القرشي رَحِمَهُ الله: حقيقةُ المَحَبَّةِ أن تَهَبَ كلّك لِمَنْ أَحْبَبْتَ، فلا يبقى لک منک شيءٌ.

”حضرت ابوعبد اللہ قرشی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: حقیقی محبت یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو کلیتاً محبوب کے حوالے کر دے یہاں تک کہ تیرے پاس اپنی ذات میں سے کچھ بھی نہ رہے۔“

۱۰. قال یوسف بن علي رَحِمَهُ الله: لا یکون العارفُ عارفاً حقًّا حتی لو أعطي مثل ملک سلیمان عليه السلام لم یشغله عن الله طرفة عین.

”یوسف بن علی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک صحیح معنوں میں عارف نہیں کہلا سکتا۔ جب تک کہ اس کی یہ کیفیت نہ ہو جائے کہ اگر اسے سلیمان علیہ السلام جتنی حکومت عطا کر دی جائے تب بھی یہ سلطنت اسے ایک لمحہ کے لئے بھی اللہ سے غافل نہ کر سکے۔“

۱۱. قال أبو سلیمان الداراني رَحِمَهُ الله: إن الله تعالی یفتح للعارف وهو علی فراشه ما لا یفتح لغیره وهو قائم یصلي.

”حضرت ابو سلیمان دارانی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عارف کے لئے اس کے بستر پر وہ باتیں کھول دیتے ہیں جو اوروں کے لئے کھڑے نماز پڑھتے بھی نہیں کھولتے۔“

۱۲. قَالَ محمدُ بن إسحاق رَحِمَهُ الله: أخبرني أبي، قال: قلت لإبراهیم بن أدهم رَحِمَهُ الله: أَوْصِني. فقال: اتَّخِذِ اللهَ صاحباً، وذَرِ الناسَ جانباً.

”محمد بن اسحٰق رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا کہ مجھے میرے والدمحترم نے بتایا کہ میں نے حضرت ابراہیم بن ادہم رَحِمَہُ اللہ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت کریں، تو آپ رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست بنا لے اور لوگوں سے کنارہ کش ہو جا۔“

۹: أخرجه القشیري في الرسالة: ۳۲۱۔

۱۰: أخرجه القشیري في الرسالة: ۳۱۵۔

۱۱: أخرجه القشیري في الرسالة: ۳۱۵۔

۱۲: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفیة: ۲۷۔

١٣. قالَ أبو حفصٍ رَحِمَهُ الله: من تجرَّع كأسَ الشوقِ يَهيمُ هُياماً، لا يُفيقُ إلَّا عِنْد المشاهدة و اللّقاء.

’’حضرت ابوحفص رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ جو کوئی جام شوق نوش کر لیتا ہے پھر وہ اسی مستی و عشق و محبت میں مارا مارا پھرتا رہتا ہے اس کو مشاہدہ اور ملاقات سے ہی افاقہ ہوگا۔‘‘

١٤. قالَ أبو حفصٍ رَحِمَهُ الله: إذا رأيتَ المُحِبَّ ساكناً هادئاً، فاعلم أنه وردتْ عليه غفلةٌ، فإن الحبَّ لا يتركُ صاحبَه يَهدأ بل يُزْعِجهُ في الدُّنُوِّ والبُعد، و اللِّقاءِ والحجابِ.

’’حضرت ابوحفص رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ جب تو کسی عاشق کو حالت سکون و اطمینان میں دیکھے تو جان لے کہ اس وقت اس پر حالت غفلت وارد ہو چکی ہے کیونکہ عشق عاشق کو آرام نہیں کرنے دیتا بلکہ وہ اس کو کبھی پاس بلا کر، کبھی دور کر کے، کبھی ملاقات دے کر اور کبھی حجابات اوڑھ کر تنگ کرتا ہے۔‘‘

١٥. قال محمد بن الفضل رَحِمَهُ الله: المعرفة حياة القلب مع الله تعالى.

’’محمد بن الفضل رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ کے ساتھ دل کے زندہ رہنے کا نام معرفت ہے۔‘‘

١٦. قالَ أبو حفص رَحِمَهُ الله: ما ظهرتْ حالةٌ عاليةٌ، إلا من مُلازَمَةِ أصلٍ صحيحٍ.

’’حضرت ابوحفص رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اس وقت تک صحیح اور بلند مرتبہ حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ صحیح اور اصل تعلق پیدا نہ ہو جائے۔‘‘

١٣: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١١٩۔

١٤: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١١٩۔

١٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣١٧۔

١٦: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١٢١۔

١٧. قال أحمدُ بن عاصم الأنطاكيُّ رَحِمَهُ اللهُ: من كان باللهِ أعرف كان له أخوف.

''احمد بن عاصم الانطاکی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس قدر کسی کو عرفان باللہ حاصل ہو گا اسے اسی قدر زیادہ اللہ تعالیٰ سے خوف نصیب ہو گا۔''

١٨. قال يحيى بن معاذ رَحِمَهُ اللهُ: حقيقةُ المحبّة ما لا ينقص بالجفاء.

''حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: حقیقی محبت وہ ہے جو جفا پر بھی کم نہ ہو۔''

١٩. نظر يحيى بن معاذ يوما إلى إنسان وهو يقبّل ولدًا له صغيرًا فقال: أتحبه؟ قال: نعم. قال: هذا حبک له إذ ولدته فكيف بحبّ الله له إذ خلقه؟!

''یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے ایک روز ایک شخص کو اپنے چھوٹے بچے سے پیار کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تو اس سے محبت کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ اولاد ہونے کے ناطے تجھے اس سے اتنا پیار ہے، اندازہ کرو اللہ کو اس سے کتنا پیار ہو گا جس نے اسے پیدا کیا ہے۔''

٢٠. قال يحيى بن معاذ رَحِمَهُ اللهُ: مثقالُ خردلةٍ منَ الحُبّ أحبّ إليَّ من عبادة سبعين سنة بلا حُبٍّ.

''حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: محبت اگر رائی کے دانے جتنی بھی ہو تو مجھے وہ ایسی ستر سالہ عبادت سے زیادہ محبوب ہے جو بغیر محبت کے کی جائے۔''

٢١. قال يحيى بن معاذ رَحِمَهُ اللهُ: من نشر المحبّةَ عند غير أهلها فهو في

١٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣١٣۔

١٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣٢٢۔

١٩: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/٥٢۔

٢٠: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣٢٦۔

٢١: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣٢٧۔

دعواه دعّي.

’’حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جو شخص نااہل لوگوں میں محبت کا ذکر کرے، وہ اپنے دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے۔‘‘

٢٢. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: المحبة نار في القلب تحرق ما سوى مراد المحبوب.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ محبت دل میں ایک آگ ہوتی ہے جو محبوب کی مراد کے سوا سب کچھ جلا دیتی ہے۔‘‘

٢٣. عن الإمام القشيري قال: قيل: إنَّ عُتُبَةَ الغلامَ بات ليلةً يقول إلى الصباح: إن تعذبني فأنا لک مُحِبٌّ، وإن ترحمني فأنا لک مُحِبٌّ.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ عتبۃ الغلام ساری رات صبح تک یہ الفاظ کہتا رہا کہ اگر تو مجھے سزا دے تو تب بھی میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اور اگر تو مجھ پر رحم فرمائے تو تب بھی میں تجھ سے ہی محبت رکھتا ہوں۔‘‘

٢٤. قال أبو يعقوب السّوسي رَحِمَهُ الله: لا تصحّ المحبّة إلا بالخروج عن رؤية المحبّة إلى رؤية المحبوب بفناء علم المحبة.

’’حضرت ابو یعقوب السوسی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: محبت صرف اسی وقت درست ہو سکتی ہے جب محبّ اپنی محبت کی طرف نہ دیکھے بلکہ اپنی محبت کا علم مٹا کر اپنے محبوب کے دیدار کی طرف لگا رہے۔‘‘

٢٥. قال بندار رَحِمَهُ الله: من لم يجعل قبلته – على الحقيقة – ربه، فسدت عليه صلاته.

٢٢: أخرجه القشيري في الرسالة:٣٢٤۔

٢٣: القشيري في الرسالة:١٩٦

٢٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣٢٤۔

٢٥: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٤٦٨۔

''حضرت بندار بن حسین رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: جس نے اپنا قبلہ اپنے رب کو نہ بنایا اس کی نماز (اور دیگر عبادات) بے کار ہو جاتی ہیں۔''

٢٦. قال أبو الحسين رَحِمَهُ اللهُ: مخافة خوف القطيعة أذبلت نفوس المحبين، وأحرقت أكباد العارفين، وأسهرت ليل العابدين، وأظمأت نهار الزاهدين، وأكثرت بكاء التائبين، ونغصت حياة الخائفين.

''حضرت ابو الحسین وراق رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: محبوبِ حقیقی سے تعلق ٹوٹ جانے کے خوف نے محبین کے نفوس کو پگھلا کر رکھ دیا، عارفین کے جگروں کو جلا کر رکھ دیا، عابدین کی راتوں کی نیندیں اڑا دیں، زاہدین کی نہروں کو پیاسا کر دیا توبہ کرنے والوں کی آہ و بکا کو اور زیادہ بڑھا دیا اور ڈرنے والے کی زندگی کو بے کیف کر دیا۔''

٢٧. قال رويم رَحِمَهُ اللهُ: الرّضا: أن لو جعلَ اللهُ جهنمَ على يمينِه ما سأَل أن يحوّلها إلى يسارِه.

''حضرت رویم رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں: رضا یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ جہنم کو کسی شخص کے دائیں ہاتھ پر رکھ دیں تو وہ یہ دعا نہ کرے کہ اے اللہ! اسے بائیں ہاتھ پر رکھ دے۔''

٢٦: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٣٠٠۔

٢٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٩٥

فَصْلٌ فِي أَجْرِ الْحُبِّ فِي اللهِ تَعَالَی

﴿اللہ ﷻ کے لئے خالص محبت کرنے والوں کا اَجر﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَنۡ يَّرۡتَدَّ مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ فَسَوۡفَ يَاۡتِى اللّٰهُ بِقَوۡمٍ يُّحِبُّهُمۡ وَيُحِبُّوۡنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ۚ يُجَاهِدُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوۡنَ لَوۡمَةَ لَاۤئِمٍ. (المائدة، ٥: ٥٤)

’’اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ (ان کی جگہ) ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے وہ مومنوں پر نرم (اور) کافروں پر سخت ہوں گے اللہ کی راہ میں (خوب) جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔‘‘

٢. وَاِنۡ كُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَالدَّارَ الۡاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡكُنَّ اَجۡرًا عَظِيۡمًا‏ ○ (الأحزاب، ٣٣: ٢٩)

’’اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور دارِ آخرت کی طلبگار ہو تو بے شک اللہ نے تم میں نیکوکار بیبیوں کے لیے بہت بڑا اَجر تیار فرما رکھا ہے○‘‘

٣. اَلۡاَخِلَّاۤءُ يَوۡمَئِذٍۢ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِيۡنَ ○ (الزخرف، ٤٣: ٦٧)

’’سارے دوست و احباب اُس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے (انہی کی دوستی اور ولایت کام آئے گی)○‘‘

٤. وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِيۡمًا○ (الفتح، ٤٨: ٢٩)

’’اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے o‘‘

٥. وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌo اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌo (القيامة، ٧٥: ٢٢-٢٣)

’’بہت سے چہرے اُس دن شگفتہ و تر و تازہ ہوں گےo اور (بلا حجاب) اپنے رب (کے حسن و جمال) کو تک رہے ہوں گےo‘‘

٦. وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًاo اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًاo (الدهر، ٧٦: ٨، ٩)

’’اور (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اس کی طلب و حاجت ہونے کے باوجود اِیثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیںo (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو محض اللہ کی رضا کے لئے تمہیں کھلا رہے ہیں، نہ تم سے کسی بدلہ کے خواستگار ہیں اور نہ شکرگزاری کے (خواہشمند) ہیںo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِي؟ اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي. يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَابْنُ حِبَّانَ، وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے آج کہاں ہیں؟ میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں، کیونکہ آج میرے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن حبان اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: في فضل الحب في الله، ٤/١٩٨٨، الرقم: ٢٥٦٦، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٣٤، الرقم: ٥٧٤، والدارمي في السنن، ٢/٤٠٣، الرقم: ٢٧٥٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٧، الرقم: ٧٢٣٠۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى. فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ، عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكاً. فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَکَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا. غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ ﷻ. قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْکَ، بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّکَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ، وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے ایک دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ کو بھیج دیا، جب اس شخص کا اس کے پاس سے گزر ہوا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتے نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کی تکمیل مقصود ہے؟ اس نے کہا: اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے۔ تب اس فرشتہ نے کہا کہ میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ قَالَ: إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ. وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ، وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ،

:٢ أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الحب في الله، ١٩٨٨/٤، الرقم: ٢٥٦٧، وابن حبان في الصحيح، ٣٣١/٢، ٣٣٧، الرقم: ٥٧٢، ٥٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٠٨/٢، الرقم: ٩٢٨٠، وأبو يعلى في المعجم، ٢١١/١، الرقم: ٢٥٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٨٨/٦، وابن المبارك في الزهد، ٢٤٧/١، الرقم: ٧١٠۔

:٣ أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٢٠٦١/٤، الرقم: ٢٦٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١٦/٢، الرقم: ٨١٧٨، وأيضاً، ٢٨٣/٣، الرقم: ١٤٠٤٥۔

جِئْتُهُ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں (یعنی بکثرت اس پر اپنی رحمت اور مدد و نصرت فرماتا ہوں)۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ صُهَيْبٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ عزوجل: تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: أَ لَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَ لَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عزوجل ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَ زِيَادَةٌ﴾ [يونس، ١٠: ٢٦]. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے، اللہ عزوجل فرمائے گا: تم کچھ اور چاہتے ہو تو میں تمہیں دوں؟ وہ عرض کریں گے: (اے ہمارے رب!) کیا تو نے ہمارے چہرے منور نہیں کر دیئے کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا اور ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی۔ فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا، انہیں اپنے پروردگار کے دیدار سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی ہو گی پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے (بلکہ) اس پر اضافہ بھی ہے﴾۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إثبات رؤية المؤمنين الآخرة ربهم، ١/١٦٣، الرقم: ١٨١، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة يونس، ٥/٢٨٦، الرقم: ٣١٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٣٢، وعبد الله بن أحمد في السنة، ١/٢٤٥، الرقم: ٤٤٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٣٠٩، الرقم: ٥٧٤٤۔

٥. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوْقِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيْدٌ: أَوَ فِيْهَا سُوْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ، وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ.

قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبُدْرِ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ ﷻ وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللهُ مُحَاضَرَةً ......

ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطِّيْبِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَيَقُوْلُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ (ﷻ)، وَيَحِقُّ لَنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جنت کے بازار میں اکٹھا کردے۔ سعید کہنے لگے: کیا جنت میں کوئی بازار بھی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے تو وہ اپنے عملوں کی برتری کے لحاظ سے مراتب حاصل کریں گے۔ دنیا کے جمعہ کے روز کے برابر انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اور وہ ان کے لیے اپنا عرش ظاہر کرے گا۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة الجنة، باب: ما جاء في سوق الجنة، ٤/٦٨٥، الرقم: ٢٥٤٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة الجنة، ٢/١٤٥٠، الرقم: ٤٣٣٦، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٦٤-٤٦٧، الرقم: ٧٤٣٧، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٥٨، الرقم: ٥٨٥-٥٨٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٣٠١، الرقم: ٥٧٢٨.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، کیا تم سورج اور چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیدار میں کوئی شک نہیں کرو گے۔ اس محفل میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ براہِ راست گفتگو نہ فرمائے۔......

”انہوں نے کہا کہ پھر ہم واپس اپنے گھروں میں آجائیں گے۔ ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور کہیں گی خوش آمدید، خوش آمدید، تم واپس آئے ہو، تو تمہارا حسن و جمال ہم سے جدا ہوتے وقت سے بڑھ گیا ہے۔ وہ کہے گا: آج ہماری مجلس ہمارے رب جبار سے ہوئی ہے۔ ہم اسی (خوبصورت) شکل وصورت میں تبدیل ہونے کے حق دار تھے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَعَالَی: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ. رَوَاهُ مَالِكٌ بِإِسْنَادِهِ الصَّحِيْحِ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر مجلسیں قائم کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی۔“

اس حدیث کو امام مالک نے اسنادِ صحیح سے اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٧. عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عَنْ أَفْضَلِ الْأَيْمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تُحِبَّ

٦: أخرجه مالك في الموطأ، ٩٥٣/٢، الرقم: ١٧١١، وإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، وَصَحَّحَهُ ابن حبان في الصحيح، ٣٣٥/٢، الرقم: ٥٧٥، والحاكم في المستدرك، ١٨٦/٤، الرقم: ٧٣١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٣٣/١٠، وَصَحَّحَهُ، وَوَافَقَهُ الذهبي، وقال ابن عبد البر: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٤٧/٥، الرقم: ٢٢١٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩١/٢٠، الرقم: ٤٢٥۔

لِلّٰهِ، وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ، وَتُعْمِلَ لِسَانَکَ فِي ذِکْرِ اللهِ، قَالَ: وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ، وَتَکْرَهَ لَهُمْ مَا تَکْرَهُ لِنَفْسِکَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت معاذ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ کون سا ایمان افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ کے لئے محبت کرے اور اللہ کے لئے ہی نفرت کرے اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھے۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کے علاوہ اور کوئی چیز؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو لوگوں کے لئے وہ چیز پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور ان کے لئے وہ چیز ناپسند کر جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَصَادِقِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَوَاصِلِيْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

’’حضرت عبادہ بن صامت ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اللہ رب العزت کے حوالے سے) بیان فرماتے ہوئے سنا: میری خاطر محبت کرنے والوں کے لئے میری محبت برحق ہے، میری خاطر صلہ رحمی کرنے والوں کے لئے بھی میری محبت برحق ہے، میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے بھی میری محبت برحق ہے اور میری خاطر ایک دوسرے کو ملنے والوں کے لئے بھی میری محبت برحق ہے۔‘‘ اسے امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

٩. عَنْ أَبِي مَالِکٍ الْأَشْعَرِيِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، اسْمَعُوْا وَاعْقِلُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ ِللهِ ﷻ عِبَادًا لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ. فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٢٩، الرقم: ٢٢٠٥٥، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٣٨، الرقم: ٥٧٧، والحاكم في المستدرك، ٤/١٨٧، الرقم: ٧٣١٥۔

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤٣، الرقم: ٢٢٩٥٧، وابن المبارك في الزهد، ١/٢٤٨، الرقم: ٧١٤۔

الْأَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَأَلْوَى بِيَدِهِ إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: نَبِيَّ اللهِ، نَاسٌ مِنَ النَّاسِ، لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلاَ شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ انْعَتْهُمْ لَنا يَعْنِي صِفْهُمْ لَنَا، شَكِّلْهُمْ لَنَا، فَسُرَّ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِسُؤَالِ الْأَعْرَابِيِّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هُمْ نَاسٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ، وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ، لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ، تَحَابُّوْا فِي اللهِ وَتَصَافَوْا. يَضَعُ اللهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ، فَيَجْلِسُهُمْ عَلَيْهَا، فَيَجْعَلُ وُجُوْهَهُمْ نُوْرًا، وَثِيَابَهُمْ نُوْرًا، يَفْزَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْزَعُوْنَ، وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللهِ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! سنو، سمجھو اور معلوم کر لو کہ اللہ ﷻ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہداء لیکن نبی اور شہید ان کے مراتب اور اللہ کے ہاں تقرب کو دیکھ کر رشک کریں گے۔ دور سے آنے والے ایک بدوی نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے گھٹنے ٹیکے اور اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا: یا رسول اللہ! جو لوگ نہ نبی ہوں اور نہ شہید لیکن انبیاء اور شہداء ان کی مسند اور اللہ کے تقرب کو دیکھ کر رشک کریں گے، ان کی خوبی اور ان کا حلیہ ہمارے سامنے بیان فرما دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ بدوی کے اس سوال سے خوش ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ وہ ہیں جو مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی آپس میں کوئی رشتہ داری نہیں ہے، لیکن وہ اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے لئے قیامت کے دن نور کے منبر لگائے گا، وہ ان پر بیٹھیں گے اور ان کے چہرے اور کپڑے پُر نور بنا دے گا (باقی) لوگ گھبرائیں گے (لیکن) یہ نہیں گھبرائیں گے۔ یہی اولیاء اللہ ہیں جنہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللهِ ﷻ، وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ، لَجَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

١٠: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٩٢، الرقم: ٩٠٢٢۔

يَقُوْلُ: هَذَا الَّذِي كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو بندے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں۔ (ان میں سے) ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں (بھی) ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں ضرور ملا دے گا اور فرمائے گا: یہ ہے وہ (شخص) جس سے تو میری خاطر محبت کیا کرتا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَبْعَثَنَّ اللهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوْهِهِمُ النُّوْرُ عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ. قَالَ: فَجَثَا أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، حِلْهُمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ. قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى وَبِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُوْنَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُوْنَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگ (قبروں) سے اٹھائے گا جن کے چہرے پُرنور ہوں گے۔ وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔ لوگ ان سے رشک کریں گے، نہ ہی وہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بدوی گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! ان کے متعلق ہمیں بتائیں تاکہ ہمیں بھی ان کا علم ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں، مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں اور مختلف علاقوں میں رہتے ہیں لیکن اللہ کی یاد کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اسے یاد کرتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال عمر رضی اللہ عنہ: والله، لقد لان قلبي في الله حتى لهو ألين من الزبد، ولقد

١١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٢٩١، الرقم: ٣٤٣٥، و ذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢، رقم: ٢٣٢٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٧۔

١: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٥١۔

اشتد قلبي في الله حتى لهو أشد من الحجر.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا دل خدا کے لئے اس قدر نرم ہو گیا کہ مکھن بھی اتنا نرم نہیں ہو گا اور خدا ہی (کی محبت میں اس کے دشمنوں) کے لئے میرا دل اس قدر سخت ہو گیا کہ پتھر بھی اس کے مقابلے سخت نہ ہو گا۔‘‘

٢. قال معروف الكرخي رَحِمَهُ الله: للفتيان علاماتٌ ثلاثٌ: وفاءٌ بلا خلاف، ومدحٌ بلا جُود، وعطاءٌ بلا سُؤال.

’’حضرت معروف کرخی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی محبت و الفت میں پروان چڑھے نوجوانوں کی تین نشانیاں ہیں بغیر کسی خوف و ڈر کے وفا کرتے ہیں، بغیر مبالغے کے تعریف کرتے ہیں اور بغیر سوال کئے عطا کرتے ہیں۔‘‘

٣. سُئِل معروف عن المحبَّةِ، فقال: المحبَّةُ ليست من تعليم الخلقِ، إنما هي من مواهب الحَقِّ وفَضْلِه.

’’حضرت معروف کرخی رَحِمَهُ الله سے محبت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ کوئی مخلوق کی تعلیم کا نام نہیں ہے بلکہ یہ تو حق تعالیٰ کے تحفوں میں سے ایک تحفہ اور اس کا فضل ہے۔‘‘

٤. قال يحي بن معاذ الرازي رَحِمَهُ الله: على قَدْرِ حُبِّک الله تعالى يُحبُّک الخَلْق، وبِقَدْرِ خَوْفِک من الله تعالى يَهابُک الخلقُ، وعلى قَدْرِ شُغْلِک بالله يشتَغِلُ في أَمْرِک الخلق.

’’حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس قدر تم اللہ سے محبت کرو گے اسی قدر مخلوقِ خدا تم سے محبت کرے گی اور جس قدر تم اللہ سے خوف کھاؤ گے اسی طرح مخلوق خدا تم سے خوف کھائے گی اور جس قدر اللہ کے احکام کی پابندی کرو گے اسی قدر مخلوق خدا تمہارے حکم کی تعمیل کرے گی۔‘‘

٢: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٨٩۔

٣: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٨٩۔

٤: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١١١۔

٥. قال أبو يعقوب النهرجوري رَحِمَهُ الله: قلت لأبي يعقوب السوسي: هل يتأسف العارف على شيء غير الله ﷻ؟ فقال: وهل يرى غيره فيتأسف عليه؟ قلت: فبأي عين ينظر إلى الأشياء؟ فقال: بعين الفناء والزوال.

”شیخ ابو یعقوب نہرجوری رَحِمَہُ الله بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو یعقوب سوسی رَحِمَہُ الله سے پوچھا: کیا عارف اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز (کے نہ ملنے) پر بھی افسوس کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا اسے اللہ کے سوا کوئی اور چیز دکھائی دیتی ہے کہ وہ اس پر افسوس کرے؟ میں نے عرض کیا: پھر اسے دنیا کی اشیاء کو کس نگاہ سے دیکھنا چاہئے؟ فرمایا: زوال اور فنا کی نگاہ سے۔“

٦. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: أوحى الله ﷻ إلى داود عليه السلام: لو يعلم المُدْبِرُوْنَ عنّي كيف انتظاري لهم ورفقي بهم وشوقي إلى تركِ مَعَاصِيْهِمْ لماتوا شوقاً إليّ، وانقطعت أوصالهم من محبّتي، يا داود، هذه إرادتي في المُدْبِرِيْنَ عنّي، فكيف إرادتي في مُقْبِلِيْنَ إليّ؟

”امام قشیری رَحِمَہُ الله روایت بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد عليه السلام کی طرف وحی کی کہ اگر وہ لوگ جو مجھ سے منہ موڑ لیتے ہیں، یہ جان لیں کہ میں ان کا کیسے انتظار کر رہا ہوں اور ان پر کیسے مہربانی کرنے والا ہوں اور ان کے معصیت کاریوں کو ترک کرنے کو کتنا پسند کرتا ہوں تو وہ میرے شوق میں مر جائیں اور ان کے جوڑ میری محبت کی وجہ سے منقطع ہو جائیں۔ اے داؤد! یہ میرا ارادہ ان لوگوں کے متعلق ہے جو مجھ سے منہ موڑتے ہیں پس جو لوگ میری طرف آتے ہیں ان کے ساتھ میرا ارادہ کیا ہوگا؟“

٧. عن الإمام القشيري، قال: قيل: العارف قد أنس بذكرِ اللهِ فأوْحَشَه مِن خَلْقِه، وافتقر إلى اللهِ فأغناه عن خَلْقِه، وذل له تعالى فأعزّه في خلقه.

”امام قشیری رَحِمَہُ الله بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ عارف چونکہ ذکر اللہ کے ساتھ انس حاصل

٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣١٥۔

٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣٣٢۔

٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣١٥۔

کر چکا ہوتا ہے اس لئے اللہ (یا اللہ کا انس) اس کو مخلوق سے مستغنی کر دیتا ہے اور وہ اللہ کے سامنے ذلیل رہتا ہے اس لئے اللہ اسے مخلوق میں معزز بنا دیتا ہے۔‘‘

٨. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قال بعضهم: من عرف الله تعالی تبرّم بالبقاء، وضَاقَتْ عليه الدّنيا بسعتها.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ کسی صوفی سے مروی ہے کہ جس نے اللہ کو پہچان لیا وہ دنیا میں زندہ رہنے سے تنگ آ جاتا ہے اور دنیا اس قدر وسعت کے باوجود اس کے لئے تنگ معلوم ہوتی ہے۔‘‘

٩. قال جعفر رَحِمَهُ الله: سمعت سمنون رَحِمَهُ الله يقول: ذهب المُحبّون لله تعالی بشرف الدنيا والآخرة، لأن النبيَّ ﷺ قال: المرء مع من أحب (متفق عليه)، **فهم مع الله تعالی.**

’’حضرت جعفر رَحِمَهُ الله نے سمنون رَحِمَهُ الله سے روایت کی کہ محبت کرنے والے دنیا اور آخرت کا شرف حاصل کریں گے کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (متفق علیہ حدیث میں) فرمایا: اَلْمَرءُ مَعَ مَنْ أحبّ ’’انسان اسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے اسے محبت ہو۔ لہٰذا وہ اللہ کے ساتھ ہوئے۔‘‘

١٠. قال عبد الله الأنصاري رَحِمَهُ الله: سمعت الحسين الأنصاري رَحِمَهُ الله يقول: رأيت في النّوم كأن القيامة قد قامت وشخصٌ قائمٌ تحت العرش فيقول الحق، سبحانه: يا ملائكتي، من هذا؟ فقالوا: الله أعلم، فقال: هذا معروف الكرخي سكر من حبي فلا يفيق إلا بلقائي.

’’حضرت عبد اللہ الانصاری نے الحسین الانصاری رحمہما اللہ سے روایت کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا قیامت برپا ہے اور ایک شخص عرش کے نیچے کھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے: یہ کون ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اللہ کو بہتر معلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ معروف کرخی ہے، یہ میری محبت میں مدہوش ہے، اب وہ میری ملاقات کے بغیر ہوش میں نہیں آ سکتا۔‘‘

٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣١٣۔

٩: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣٢٢۔

١٠: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣٣١۔

فَصْلٌ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللهِ تَعَالَى

﴿اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بارے میں حسنِ ظن رکھنے کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَo (البقرة، ٢: ٤٦)

’’(یہ وہ لوگ ہیں) جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں اور وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیںo‘‘

٢. وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ط يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ط قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ. (آل عمران، ٣: ١٥٤)

’’اور ایک گروہ کو (جو منافقوں کا تھا) صرف اپنی جانوں کی فکر پڑی ہوئی تھی، وہ اللہ کے ساتھ ناحق گمان کرتے تھے جو (محض) جاہلیت کے گمان تھے، وہ کہتے ہیں: کیا اس کام میں ہمارے لیے بھی کچھ (اختیار) ہے؟ فرما دیں کہ سب کام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔‘‘

٣. مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُo (الحج، ٢٢: ١٥)

’’جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ اپنے (محبوب و برگزیدہ) رسول کی دنیا و آخرت میں ہرگز مدد نہیں کرے گا اسے چاہئے کہ (گھر کی) چھت سے ایک رسی باندھ کر لٹک جائے پھر (خود کو) پھانسی دے لے پھر دیکھے کیا اس کی یہ تدبیر اس (نصرتِ الٰہی) کو دور کر دیتی ہے جس پر غصہ کھا رہا ہےo‘‘

٤. وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَo (فصلت، ٤١: ٢٣)

’’اور تمہارا یہی گمان جو تم نے اپنے رب کے بارے میں قائم کیا، تمہیں ہلاک کر گیا سو تم

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئےo‘‘

٥. وَ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللهِ ظَنَّ السَّوْءِ ط عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ج وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًاo (الفتح، ٤٨: ٦)

’’اور (اس لیے بھی کہ ان) منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے جو اللہ کے ساتھ بُری بدگمانیاں رکھتے ہیں، انہی پر بُری گردش (مقرر) ہے، اور ان پر اللہ نے غضب فرمایا اور ان پر لعنت فرمائی اور ان کے لیے دوزخ تیار کی، اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہےo‘‘

٦. وَ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللهُ اَحَدًاo (الجن، ٧٢: ٧)

’’اور (اے گروہِ جنات!) وہ انسان بھی ایسا ہی گمان کرنے لگے جیسا گمان تم نے کیا کہ اللہ (مرنے کے بعد) ہرگز کسی کو نہیں اٹھائے گاo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى، ويحذركم الله نفسه، ٦/ ٢٦٩٤، الرقم: ٦٩٧٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٤/ ٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: في حسن الظن بالله عزوجل، ٥/ ٥٨١، الرقم: ٣٦٠٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل العمل، /١٢٥٥، الرقم: ٣٨٢٢۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکرِ خفی) کرے تو میں بھی خفیہ طور پر اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکرِ جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ قَالَ: إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ. وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ، وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ، جِئْتُهُ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں (یعنی بکثرت اس پر اپنی رحمت اور مدد و نصرت فرماتا ہوں)۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٦، الرقم: ٨١٧٨، وأيضاً، ٣/٢٨٣، الرقم: ١٤٠٤٥۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله، ٦/٢٧٢٥، الرقم: ٧٠٦٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى، ٤/٢٠٦٧، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في حسن الظن بالله ﷻ، ـ

عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالَى: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے لب میرے ذکر کے لئے حرکت کرتے ہیں۔“ اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ امام ابن ماجہ کے ہیں۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

.... ٥/٥٨١، الرقم: ٣٦٠٣، وأحمد بن حنبل عن أنس في المسند، ٣/٢٧٧، الرقم: ١٣٩٦٩، وأبو يعلى في المسند، ٦/١٢، الرقم: ٣٢٣٢۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ، [القيامة، ٧٥: ١٦]، ٦/٢٧٣٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢/١٢٤٦، الرقم: ٣٧٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٤٠، الرقم: ١٠٩٨١، ١٠٩٨٨، ١٠٩٨٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/٩٧، الرقم: ٨١٥، والحاكم في المستدرك، ١/٦٧٣، الرقم: ١٨٢٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٦٣، الرقم: ٦٦٢١، وفي مسند الشاميين، ١/٣٢٠، الرقم: ٥٦٢، ٢/٣١٩، الرقم: ١٤١٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٨٦، الرقم: ٤٥١١، وابن المبارك في الزهد، ١/٣٣٩، الرقم: ٩٥٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٣، الرقم: ٢٢٨٩۔

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في حسن الظن، ٤/٢٩٨، الرقم: ٤٩٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٧، الرقم: ٧٩٤٣، وابن حبان في المسند، ٢/٣٩٩، الرقم: ٦٣١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤١٧، الرقم: ١٤٢٥۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن ظن رکھنا حسنِ عبادت میں سے ہے۔“ اس حدیث کو امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللهُ ﷻ لِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ: هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، يَا رَبَّنَا. فَيَقُوْلُ: لِمَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ. فَيَقُوْلُ: قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ ﷻ مؤمنوں سے پہلی بات کیا کرے گا اور وہ مؤمن اسے پہلی بات کیا کہیں گے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ مومنوں سے فرمائے گا کہ کیا تم میری ملاقات کرنا چاہتے تھے؟ وہ عرض کریں گے: اے رب! ہاں۔ تو وہ فرمائے گا: کیوں؟ وہ عرض گزار ہوں گے: (اس لئے کہ) ہم تیری معافی اور بخشش کی امید رکھتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہیں اپنی بخشش دے دی۔“ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، فَلْيَظُنَّ بِي مَا شَاءَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٨، الرقم: ٢٢١٢٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٢٥، الرقم: ٢٥١۔

٧: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/٤٠١، الرقم: ٦٣٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٦٨، الرقم: ٧٦٠٣، والدارمي في السنن، ٢/٣٩٥، الرقم: ٢٧٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٩١، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٣٨٤، الرقم: ١٥٤٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٨٤، الرقم: ٧١٧۔

کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے لہٰذا وہ جو چاہے میرے بارے میں گمان رکھ لے۔‘‘

اس حدیث کو ابن حبان، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالَى: عَبْدِي عِنْدَ ظَنِّهِ بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُ وَأَطْيَبَ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ اپنے گمان کے مطابق میرے ساتھ ہوتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اسے خفیہ طور پر یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرے تو میں اسے اس کی جماعت سے بہتر اور زیادہ پاکیزہ جماعت میں یاد کرتا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ عَجَبًا رَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ أُمَّتِي قَائِماً عَلَى الصِّرَاطِ يَرْعَدُ كَمَا تَرْعَدُ السَّعَفَةُ فَجَاءَهُ حُسْنُ ظَنِّهِ بِاللهِ فَسَكَنَ رِعْدَتُهُ وَمَضَى.

رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: گذشتہ شب میں نے خواب میں عجیب چیز دیکھی، میں نے

٨: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٣/٩٥، الرقم: ٨١٢۔

٩: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٣/ ٢٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧٩، ١٨٠، وابن رجب الحنبلي في التخويف من النار، ١/٤٢، والواسطي في تاريخ واسط، ١/١٦٩، ١٧٠۔

اپنی امت کا ایک آدمی دیکھا کہ وہ پل صراط پر خوف کے مارے کانپ رہا ہے جیسا کہ کھجور کی شاخ (ہوا سے لرزتی ہے)۔ پس اُس کا اللہ کے ساتھ حسنِ ظن آتا ہے تو اس کی کپکپاہٹ ختم ہو جاتی ہے اور وہ اس سے گزر جاتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يُحْسِنُ عَبْدٌ اللهَ الظَّنَّ إِلَّا أَعْطَاهُ ظَنَّهُ وَذَلِکَ بِأَنَّ الْخَيْرَ فِي يَدِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَهَذَا لَفْظُهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ اس ذات کی قسم ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، جو آدمی اللہ تعالیٰ کے متعلق حسن ظن رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا حسن ظن ہی اسے عطا کر دیتا ہے کیونکہ ہر قسم کی بھلائی اس کے اختیار میں ہے۔‘‘

اسے امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

٢. عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ أَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ إِنِّي لَأَعْلَمُ حِيْنَ يَذْكُرُنِي رَبِّي. قَالُوْا: وَكَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ: ﴿فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ﴾ [البقرة، ٢: ١٥٢] فَإِذَا ذَكَرْتُ ذَكَرَنِي. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ثابت سے روایت ہے کہ ابو عثمان نہدی نے کہا: مجھے معلوم ہے جس وقت میرا رب مجھے یاد کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا وہ کیسے؟ انہوں نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿تم مجھے یاد کرو میں تجھے کروں گا﴾ پس جب میں (اسے) یاد کرتا ہوں (تو) وہ مجھے یاد کرتا ہے۔‘‘

١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٠٨، الرقم: ٣٤٥٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٥٤، الرقم: ٨٧٧٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٨، الرقم: ١٠١٤۔

٢: أخرجه ابن أبى شيبه في المصنف، ٧/ ٢٠٦، الرقم: ٣٥٣٦٧ والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٥١، الرقم: ١١٣٨، وأبو نعيم في حلية الاولياء، ٢/ ٣٢٤، والمزى في تهذيب الكمال، ١٧: ٤٢٨۔

٣. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَکِ: جِئْتُ إِلَى سُفْيَانَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَهُوَ جَاثٍ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَهْمِلَانِ، فَبَكَيْتُ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: مَا شَأْنُکَ؟ فَقُلْتُ: مَنْ أَسْوَأُ هَذَا الْجَمْعِ حَالًا؟ قَالَ: الَّذِي يَظُنُّ أَنَّ اللهَ ﷻ لَا يَغْفِرُ لَهُمْ.

’’حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ میں عرفہ کی رات حضرت سفیان کے پاس آیا، جبکہ وہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے تھے، اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، پس میں بھی رو پڑا، تو وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے کہا: لوگوں کے اس مجمع میں سب سے برا حال شخص کون سا ہے؟ آپ نے کہا: جو یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بخشے گا نہیں۔‘‘

٤. رؤي مالک بن دينار في المنام، فقيل له: ما فعل الله بک. قال: قدمت على ربي ﷻ، بذنوب كثيرة محاها عنّي عن حسن ظني به تعالى.

’’حضرت مالک بن دینار رَحِمَهُ الله کو خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے رب کے پاس زیادہ گناہ لے کر پہنچا جن کو اللہ تعالیٰ کے متعلق میرے حسن ظن نے بالکل مٹا دیا۔‘‘

٥. سُئِلَ الحارثُ عن الرَّجاء، فقال: الطَّمَعُ في فَضْلِ الله تعالى ورَحْمتِه، وصِدْقُ حُسْنِ الظن عند نُزول الموتِ.

’’حضرت حارث رَحِمَهُ الله سے رجا کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت میں طمع کرنا اور موت کے وقت (اللہ کے بارے میں) حسن ظن کا پختہ ہونا۔‘‘

٦. قالَ أبو حفص رَحِمَهُ الله: من رأى فضلَ اللهِ عليه، في كلِّ حالٍ، أرجُو أَلاّ يهلک.

٣: أخرجه ابن أبي الدنيا في حسن الظن بالله، ٩٢/١، الرقم: ٧٨۔

٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٣٤۔

٥: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٥٩۔

٦: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١٢١۔

’’حضرت ابو حفص رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جو کوئی یہ گمان کرے کہ اس پر ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے، میں امید کرتا ہوں کہ وہ ہلاک نہیں ہو گا۔‘‘

٧. سئل أبو عمرو رَحِمَهُ الله عن التوکل: فقال: أدناه حسن الظن بالله ﷻ.

’’حضرت ابو عمرو رَحِمَهُ الله سے پوچھا گیا کہ توکل کیا ہے؟ انہوں نے کہا: توکل کا ادنیٰ درجہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے حسن ظن رکھنا ہے۔‘‘

٨. کان مطرف بن عبد الله رَحِمَهُ الله یقول: اللّٰهم ارض عنا، فإن لم ترض فاعف فإن المولی قد یعفو عن عبده، وهو غیر راض عنه.

’’حضرت مطرف بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله دعا کیا کرتے کہ اے اللہ! ہم سے راضی ہو جا اگر تو راضی نہ ہو تو معاف فرما کیونکہ کبھی مالک راضی نہ ہونے کے باوجود اپنے غلام کو معاف کر دیتا ہے۔‘‘

٧: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٤٥٤۔

٨: أخرجه الشعراني في الطبقات الکبری: ٥٣۔

فَصْلٌ فِي الْإِخْلَاصِ لِلّٰهِ تَعَالَى

﴿اللہ تعالیٰ کے لیے اِخلاص کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ. (النساء، ٤: ١٤٦)

’’مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی وہ سنور گئے اورانہوں نے اللہ سے مضبوط تعلق جوڑ لیا اور انہوں نے اپنا دین اللہ کے لیے خالص کر لیا تو یہ مومنوں کی سنگت میں ہوں گے۔‘‘

٢. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ○ (التوبة، ٩: ١١٩)

’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اہلِ صدق (کی معیت) میں شامل رہو ○‘‘

٣. لَنْ يَّنَالَ اللهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ. (الحج، ٢٢: ٣٧)

’’ہرگز نہ (تو) اللہ کو ان (قربانیوں) کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون مگر اسے تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے۔‘‘

٤. مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ○ لِّيَجْزِيَ اللهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ. (الأحزاب، ٣٣: ٢٣، ٢٤)

’’مومنوں میں سے (بہت سے) مَردوں نے وہ بات سچ کر دکھائی جس پر انہوں نے اللہ سے

عہد کیا تھا، پس ان میں سے کوئی (تو شہادت پا کر) اپنی نذر پوری کر چکا ہے اور ان میں سے کوئی (اپنی باری کا) انتظار کر رہا ہے، مگر انہوں نے (اپنے عہد میں) ذرا بھی تبدیلی نہیں کیo (یہ) اس لئے کہ اللہ سچے لوگوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے۔‘‘

۵. اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَo اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ. (الزمر، ۳۹: ۲، ۳)

’’بیشک ہم نے آپ کی طرف (یہ) کتاب حق کے ساتھ نازل کی ہے تو آپ اللہ کی عبادت اس کے لئے طاعت و بندگی کو خالص رکھتے ہوئے کیا کریںo (لوگوں سے کہہ دیں) سُن لو! طاعت و بندگی خالصتہً اللہ ہی کے لئے ہے۔‘‘

٦. وَالَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَo

(الزمر، ۳۹: ۳۳)

’’اور جو شخص سچ لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ ہی تو متقی ہیںo‘‘

۷. فَادْعُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَo (غافر، ٤٠: ١٤)

’’پس تم اللہ کی عبادت اس کے لئے طاعت و بندگی کو خالص رکھتے ہوئے کیا کرو، اگرچہ کافروں کو ناگوار ہی ہوo‘‘

۸. وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّکٰوةَ وَ ذٰلِکَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِo (البينة، ۹۸: ۵)

’’حالانکہ انہیں فقط یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اسی کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں، (ہر باطل سے جدا ہو کر) حق کی طرف یکسوئی پیدا کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی سیدھا اور مضبوط دین ہےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ امْرِیءٍ مَا نَوَی، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَی اللهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَی اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَی مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت عمر بن الخطاب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، پس جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے لئے ہی شمار ہو گی، اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

٢. عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَی فِرَاشِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَه.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ما جاء أن الأعمال بالنيّة والحسبة ولكل امریء ما نوى، ١/٣٠، الرقم: ٥٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله إنما الأعمال بالنية وأنه يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال، ٣/١٥١٥، الرقم: ١٩٠٧، والترمذي في السنن، كتاب: فضائل الجهاد، باب: ما جاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، ٤/١٧٩، الرقم: ١٦٤٧۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: استحباب طلب الشهادة في سبيل الله تعالى، ٣/١٥١٧، الرقم: ١٩٠٨۔ ١٩٠٩، وأبوداود في السنن، كتاب: الوتر، باب: في الاستغفار، ٢/٨٥، الرقم: ٢، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: مسألة الشهادة، ٦/٣٦، الرقم: ٣١٦٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الجهاد، باب: القتال في سبيل الله سبحانه وتعالى، ٢/٩٣٥، الرقم: ٢٧٩٧۔

’’حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ سے صدقِ دل کے ساتھ شہادت (کی موت) طلب کی تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کا مقام عطا فرمائے گا خواہ اسے بستر پر ہی موت (کیوں نہ) آئی ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: دَعْ مَا يَرِيْبُکَ، إِلَی مَا لَا يَرِيْبُکَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِيْنَةٌ، وَإِنَّ الْکَذِبَ رِيْبَةٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وقَالَ أَبُوْ عِيْسَی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو محمد حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد (آج بھی) یاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شک و شبہ والی چیز چھوڑ کر شک سے پاک چیز کو اختیار کرو، بیشک سچ سکون اور جھوٹ شک و شبہ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے نیز امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح الاسناد کہا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَی

۳: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ٦٠، ٤/٦٦٨، الرقم: ٢٥١٨، والنسائي في السنن، کتاب: الأشربة، باب: الحث علی ترک الشبهات، ٨/٣٢٧، الرقم: ٥٧١١، والدارمي في السنن، ٢/ ٣١٩، الرقم: ٢٥٣٢، وابن حبان في الصحيح، ٢/٤٩٨، الرقم: ٧٢٢، والحاکم في المستدرک، ٢/١٥، الرقم: ٢١٦٩۔

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في الإيمان، ١/٢٧، الرقم: ٧٠، والحاکم في المستدرک، ٢/٣٦٢، الرقم: ٣٢٧٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٤١، الرقم: ٦٨٥٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/١٢٦، الرقم: ٢١٢٢، وهبة الله اللالکائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٨٣٥، الرقم: ١٥٤٩۔

الْإِخْلَاصِ ِللهِ وَحْدَهُ، وَعِبَادَتِهِ لَا شَرِيْکَ لَهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّکَاةِ، مَاتَ وَاللهُ عَنْهُ رَاضٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ وحدہ لاشریک کے لئے کامل اخلاص پر اور بلا شرک اس کی عبادت پر، نماز قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر ہمیشہ عمل پیرا رہتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوگا اس کی موت اس حال میں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٥. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّکْرَ مَا لَهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا شَيْئَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا شَيْئَ لَهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا کَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اگر کوئی شخص لالچ اور طمع کی خاطر یا نام آوری کے لیے جہاد کرے تو اسے کیا ملے گا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا بعد ازاں اس شخص نے یہی سوال تین دفعہ کیا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے یہی جواب عنایت فرمایا کہ اسے کچھ ثواب نہیں ملے گا، بعد ازاں حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لیے ہو اور اسے کرنے سے محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَی الْيَمَنِ: يَا

٥: أخرجه النسائي في السنن، کتاب: الجهاد، باب: من غزا يلتمس الأجر والذکر، ٦/٢٥، الرقم: ٣١٤٠، وفي السنن الکبری، ٣/١٨، الرقم: ٤٣٤٨، والطبراني في المعجم الکبير، ٨/١٤٠، الرقم: ٧٦٢٨، وابن رجب الحنبلي في المسند، ١/١٦۔

٦: أخرجه الحاکم في المستدرک، ٤/٣٤١، الرقم: ٧٨٤٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٤٢، الرقم: ٦٨٥٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٣٥، الرقم: ١٧٧٢۔

رَسُوْلَ اللهِ، أَوْصِنِي. قَالَ: أَخْلِصْ دِيْنَکَ، يَکْفِکَ الْعَمَلُ الْقَلِيْلُ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت معاذ بن جبل ﷺ کو جب یمن کی طرف بھیجا گیا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دین میں اخلاص پیدا کر، تجھے تھوڑا عمل بھی کافی ہو گا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے جبکہ یہ الفاظ حاکم کے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۷. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: طُوْبَى لِلْمُخْلِصِيْنَ أُوْلَئِکَ مَصَابِيْحُ الْهُدَى تَتَجَلَّى عَنْهُمْ کُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَاءَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ثوبان ﷺ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اخلاص سے کام کرنے والوں کے لئے خوش خبری ہے۔ یہ لوگ چراغِ ہدایت ہیں، ان کے ذریعے ہر سیاہ فتنہ چھٹ جاتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ بیہقی کے ہیں۔

۸. عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَحَرَّوُا الصِّدْقَ وَإِنْ رَأَيْتُمْ فِيْهِ الْهَلَکَةَ فَإِنَّ فِيْهِ النَّجَاةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

’’حضرت منصور بن معتمر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سچ بولو اگرچہ اس میں تمہیں ہلاکت نظر آئے (کیونکہ) نجات اسی میں ہے۔‘‘ اس حدیث کو ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

۷: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۱۰۰، الرقم: ۳٤٤۹۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ۵/۳٤۳، الرقم: ۶۸۶۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۲۳۔

۸: أخرجه ابن أبي الدنيا في الصمت، ۱/۲۲۷، الرقم: ٤٤۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۳۶۵، الرقم: ٤٤٤۲، وأبو بكر القرشي في مكارم الأخلاق، ۱/۵۱، الرقم: ۱۳۷، والمناوي في فيض القدير، ۳/۲۳۲۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال الفُضيل بن عِياض رَحِمَهُ الله: تركُ العمل لأجل الناس رياءٌ، والعملُ لأجل الناس شِرك، والإخلاصُ أن يعافيَك الله منهما.

”حضرت فضیل بن عیاض رَحِمَهُ الله نے فرمایا: لوگوں کی خاطر عمل ترک کر دینا ریا ہے، اور لوگوں کی خاطر عمل کرنا شرک ہے اور اخلاص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان دونوں باتوں سے محفوظ رکھے۔“

٢. قال ذو النون المصري رَحِمَهُ الله: ثلاثٌ من علامات الإخلاص: استواءُ المدح والذم من العامة، ونسيانُ رؤية الأعمال في الأعمال، واقتضاءُ ثواب العمل في الآخرة.

”حضرت ذو النون مصری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: تین چیزیں اِخلاص کی علامات میں سے ہیں: مدح و ذم (تعریف و مذمت) کا برابر ہو جانا (یعنی بندہ تعریف سے نہ پھولے اور نہ مذمت سے پریشان ہو) اور اپنے اعمال میں (کثرتِ) اعمال کی طرف دھیان نہ کرے (ورنہ نفس میں رعونت کا خطرہ ہے) اور اپنے اعمال کے اجر و ثواب کو (دنیا کی بجائے) آخرت میں چاہے۔“

٣. قال ذو النون المصري: الإخلاص: ما حفظ من العدو أن يفسده.

”حضرت ذو النون مصری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اخلاص وہ عمل ہے جو انسان کو دشمن (یعنی نفس یا شیطان) سے بچائے، کہ وہ اسے خراب نہ کر دے۔“

٤. قال الجنيد البغدادي رَحِمَهُ الله: الصادق يتقلب في اليوم أربعين مرّة، والمُرائي يثبت على حالة واحدة أربعين سنة.

١: أخرجه النّووي في الأذكار من كلام سيّد الأبرار: ١٣، وابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/٦٩۔

٢: أخرجه النّووي في الأذكار من كلام سيّد الأبرار: ١٣۔

٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٠٩۔

٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢١١۔

”حضرت جنید بغدادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: صادق ایک دن میں لا تعداد حالتیں بدلتا ہے۔ (اور افضل سے افضل تر حالت کو جاتا ہے) اور ریاکار ایک ہی حالت پر چالیس سال تک قائم رہتا ہے۔“

٥. قال السري السقطي رَحِمَهُ الله: من تزيّن للناسِ بما ليس فيه سقط من عينِ اللهِ تعالى.

”حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو ایسی چیزوں سے آراستہ کر کے دکھائے جو درحقیقت اس میں نہیں پائی جاتی ہیں، وہ شخص اللہ کی نگاہ سے گر جاتا ہے۔“

٦. قال سفيان بن عيينة رحمه الله: خصلتان يعسر علاجهما ترک الطمع فيما بأيدي الناس، وإخلاص العمل لله.

”حضرت سفیان بن عیینہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: دو خصلتوں کا علاج مشکل ہے: لوگوں کے پاس دولت کی طمع ترک کرنا، اللہ تعالیٰ کے لئے عمل میں اخلاص پیدا کرنا۔“

٧. قال الحارث المحاسبي رحمه الله: من صحح باطنه بالمراقبة والإخلاص زيّن الله تعالى ظاهره بالمجاهدة واتّباع السنة.

”حضرت حارث محاسبی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس نے اپنے باطن کو خوفِ خدا اور اخلاص کے ساتھ درست کیا اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاہدہ اور سنت کی پیروی کے ساتھ زینت بخشتا ہے۔“

٨. قال الحارث المحاسبيُّ رحمه الله: الصادق هو الذي لا يُبالي لو خرج كلُّ قَدْرٍ له في قلوب الخلق من أجل صَلاح قلبه، ولا يحبُّ اطلاع الناس على مثاقيل الذرِّ من حسن عمله، ولا يكرهُ أن يطلعَ الناسُ على السيءِ من عمله.

٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٠٩۔

٦: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٨٦۔

٧: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ١١٣۔

٨: أخرجه النّووي في الأذكار من كلام سيّد الأبرار: ١٣۔

’’حضرت حارث محاسبی رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ صادق وہ ہے جو اپنے دل کی صلاح کے لئے اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ مخلوق کے دلوں سے اس کی تمام قدر نکل جائے، اور نہ ہی یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے ذرا برابر اچھے عمل پر مطلع ہوں، اور نہ ہی یہ مکروہ جانتا ہے کہ لوگ اس کے برے عمل پر مطلع ہوں۔‘‘

٩. قال سهل التستري: لا يشمّ رائحةَ الصدق عبدٌ داهَن نفسَه أو غيره.

’’حضرت سہل تستری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص کبھی بھی صدق کی خوشبو نہیں سونگھے گا جس نے اپنی یا دوسروں کی خوشامد کی۔‘‘

١٠. قيل لسهل التستري رَحِمَهُ الله: أي شيء أشد على النفس؟ فقال: الإخلاص. لأنه ليس لها فيه نصيب.

’’حضرت سہل تستری رَحِمَهُ الله سے کہا گیا کہ کون سی چیز نفس پر گراں ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اخلاص، کیونکہ نفس کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔‘‘

١١. قال الأستاذ أبو القاسم القُشيري رَحِمَهُ الله: أقلُّ الصدق استواءُ السرّ والعلانية.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله سے مروی ہے کہ صدق کا ادنیٰ ترین درجہ یہ ہے کہ انسان کا ظاہر اور باطن یکساں ہو جائے۔‘‘

١٢. قال الإمام القشيري رَحِمَهُ الله: يصحّ أن يقال: الإخلاصُ: تَصْفِيَةُ الفعلِ عن مُلَاحَظَةِ الْمَخْلُوْقِيْنَ.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ یوں کہنا بھی درست ہے کہ مخلوق کی نگاہوں سے اپنے

٩: أخرجه النّووي في الأذكار من كلام سيّد الأبرار: ١٣۔

١٠: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/ ٦٩۔

١١: أخرجه النّووي في الأذكار من كلام سيّد الأبرار: ١٣۔

١٢: القشيري في الرسالة: ٢٠٧۔

فعل کو پاک رکھنے کا نام اخلاص ہے۔‘‘

١٣. قال الأستاذ أبو علي الدقاق رَحِمَهُ الله: الإخلاصُ: التوقي عن ملاحظة الخلق، والصدق: التنقي عن مطاوعة النفس، فالمخلصُ لا رياءَ له، والصادقُ لا إعجابَ له.

’’اُستاد ابو علی الدقاق رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اخلاص سے مراد مخلوق کے دکھاوے سے بچنا، اور صدق سے مراد نفس کی پیروی سے پاک ہونا ہے، پس مخلص وہ شخص ہے جس کے ہاں ریاکاری نہ ہو اور صادق وہ شخص ہے جس کے ہاں خود پسندی نہ ہو۔‘‘

١٤. قال سهل بن عبد الله: أوّل خيانة الصدّيقين حديثهم مع أنفسهم.

’’حضرت سہل بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: صدیقوں کی خیانت کی ابتداء اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے نفس سے باتیں کرنے لگتے ہیں (اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ میں کوتاہی کرنے لگتے ہیں)۔‘‘

١٥. قال يوسف بن أسباط رَحِمَهُ الله: لأن أَبِيتَ لَيْلَةً أُعَامِلُ الله تعالى بِالصِّدْقِ أحبُّ إليّ من أن أضرب بسيفي في سبيل الله تعالى.

’’حضرت یوسف بن اسباط رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اگر میں ایک رات بھی صدق کے ساتھ اللہ سے معاملہ کرلوں تو یہ مجھے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔‘‘

١٦. قال أبو بكر الدقاق رَحِمَهُ الله: نقصانُ كلّ مخلصٍ في إخلاصه رؤيةُ إخلاصِه، فإذا أرَادَ الله تعالى أن يُخلصَ إخلاصَه أسقط عن إخلاصه رؤيته لإخلاصه، فيكون مُخْلَصًا لا مُخْلِصًا.

١٣: أخرجه النّووي في الأذكار من كلام سيّد الأبرار: ١٣۔

١٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢١٣۔

١٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢١٣۔

١٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٠٨۔

’’حضرت ابو بکر دقاق رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اپنے اخلاص پر نظر رکھنا، مخلص کے لئے نقصان دہ ہے۔ لٰہذا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے اخلاص کو خالص بنانا چاہتا ہے تو اس کے اخلاص سے اپنے اخلاص کے دیکھنے کو نکال دیتا ہے۔ لٰہذا وہ مخلَص (بفتح اللام) ہوتا ہے، نہ کہ مخلِص (بکسر اللام)۔‘‘

۱۷. قال أبو عثمان رَحِمَهُ الله: نِسْيَانُ رؤيةِ الخلق بدوامِ النّظرِ إلى الخالِق.

’’حضرت ابو عثمان رَحِمَهُ الله نے فرمایا: خالق کی طرف ہمیشہ نگاہ رکھنے کی وجہ سے مخلوق کی رؤیت کو بھلانے کا نام اخلاص ہے۔‘‘

۱۸. قال حذيفة المرعشي رَحِمَهُ الله: الإخلاصُ أن تَسْتَوِيَ أفعالُ العبدِ في الظّاهرِ والباطنِ.

’’حضرت حذیفہ المرعشی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اخلاص یہ ہے کہ بندے کے ظاہری و باطنی اعمال میں یکسانیت ہو جائے۔‘‘

۱۹. قال الجنيد البغدادي رَحِمَهُ الله: الإخلاص سرٌّ بين اللهِ تعالى والعبدِ، لا يَعْلَمُه مَلَكٌ فيكتبه، ولا شيطان فيُفْسِدُه، ولا هوى فيميله.

’’حضرت جنید بغدادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اخلاص بندے اور رب کے درمیان ایک راز ہے، جسے نہ تو فرشتہ جان سکتا ہے کہ لکھ لے اور نہ شیطان کہ اسے خراب کر سکے اور نہ خواہش نفس کہ اسے اپنی طرف مائل کر سکے۔‘‘

۲۰. قال رويم رَحِمَهُ الله: الإخلاصُ مِنَ العملِ: هو الذي لا يريد صاحبه عليهِ عوضًا من الدّارين، ولا حظًّا من الملكين.

’’حضرت رویم رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اعمال میں اخلاص یہ ہے کہ عمل کرنے والا اپنے عمل کے عوض

۱۷: أخرجه القشيري في الرسالة: ۲۰۹۔

۱۸: أخرجه القشيري في الرسالة: ۲۰۹، والنّووي في الأذكار من كلام سيّد الأبرار: ۱۳۔

۱۹: أخرجه القشيري في الرسالة: ۲۰۹، وابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ۲/ ۶۹۔

۲۰: أخرجه القشيري في الرسالة: ۲۰۹۔

دنیا اور آخرت میں کوئی چیز نہ چاہے اور نہ ہی دونوں فرشتوں (دائیں اور بائیں والے فرشتے) سے کوئی حصہ مانگے۔‘‘

۲۱. قال مكحول رَحِمَهُ الله: ما أخلص عبد قط أربعين يومًا إلا ظهرت ينابيع الحكمة من قلبه على لسانه.

’’حضرت مکحول رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: جب کوئی شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ گزارتا ہے تو اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔‘‘

۲۲. قال محمَّد بن علي التِّرْمِذِيُّ رَحِمَهُ الله: ليس الفَوْز هناک بكثرة الأعْمال، إنما الفوز هناک بإخلاص الأعْمال وتحْسينها.

’’محمد بن علی ترمذی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: آخرت میں کامیابی کثرتِ اعمال سے نہیں ہوگی بلکہ اعمال کے اخلاص اور ان کے حسن کی وجہ سے ہوگی۔‘‘

۲۳. قال محمد بن علي الكتّاني رَحِمَهُ الله إذا سأله بعض المريدين، فقال له: "أوصني. فقال: كن كما تُرِي الناسَ، وإلا فأرِ الناس ما تكون.

’’محمد بن علی کتانی رَحِمَہُ اللہ سے جب کسی مرید نے عرض کیا کہ: مجھے نصیحت فرمائیں تو آپ نے فرمایا: تو اس طرح ہو جا جس طرح لوگوں کو دکھاتا ہے یا پھر لوگوں کو وہ دکھا جو کچھ تو ہے۔‘‘

۲۱: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ۲/۶۹۔

۲۲: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ۲۱۸۔

۲۳: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ۳۷۴۔

فَصْلٌ فِي التَّوَكُّلِ عَلَى اللهِ تَعَالَى

﴾ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر توکل کرنے کا بیان ﴿

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ ط إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَo

(آل عمران، ٣: ١٥٩)

’’پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیا کریں، بیشک اللہ توکّل والوں سے محبت کرتا ہےo‘‘

٢. فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ ط وَكَفٰى بِاللهِ وَكِيْلًاo (النساء، ٤: ٨١)

’’پس (اے محبوب!) آپ ان سے رُخِ انور پھیر لیجئے اور اللہ پر بھروسہ رکھئے اور اللہ کافی کارساز ہےo‘‘

٣. وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَإِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌo (الأنفال، ٨: ٤٩)

’’جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے تو (اللہ اس کے جملہ امور کا کفیل ہو جاتا ہے) بیشک اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہےo‘‘

٤. وَاعْتَصِمُوْا بِاللهِ ط هُوَ مَوْلٰكُمْ ج فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُo

(الحج، ٢٢: ٧٨)

’’اور اللہ (کے دامن) کو مضبوطی سے تھامے رکھو، وہی تمہارا مددگار (وکارساز) ہے، پس وہ کتنا اچھا کارساز (ہے) اور کتنا اچھا مددگار ہےo‘‘

٥. وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ. (الفرقان، ٢٥: ٥٨)

’’اور آپ اس (ہمیشہ) زندہ رہنے والے (رب) پر بھروسہ کیجئے جو کبھی نہیں مرے گا اور اس کی

تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہئے۔‘‘

٦. وَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ ط وَكَفٰى بِاللهِ وَكِيْلًا○ (الأحزاب، ٣٣: ٣)

’’اور اللہ پر بھروسہ (جاری) رکھئے اور اللہ ہی کارساز کافی ہے○‘‘

٧. اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ط وَ يُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ط وَمَنْ يُّضْلِلِ اللهُ فَمَالَهٗ مِنْ هَادٍ○ (الزمر، ٣٩: ٣٦)

’’کیا اللہ اپنے بندۂ (مقرّب نبیِ مکرّم ﷺ) کو کافی نہیں ہے؟ اور یہ (کفّار) آپ کو اللہ کے سوا اُن بتوں سے (جن کی یہ پوجا کرتے ہیں) ڈراتے ہیں، اور جسے اللہ (اس کے قبولِ حق سے اِنکار کے باعث) گمراہ ٹھہرا دے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں○‘‘

٨. وَ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللهِ ط ذٰلِكُمُ اللهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ○ (الشورى، ٤٢: ١٠)

’’اور تم جِس اَمر میں اختلاف کرتے ہو تو اُس کا فیصلہ اللہ ہی کی طرف (سے) ہوگا، یہی اللہ میرا رب ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اِسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں○‘‘

٩. اَللهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط وَ عَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ○ (التغابن، ٦٤: ١٣)

’’اللہ (ہی معبود) ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ ہی پر ایمان والوں کو بھروسہ رکھنا چاہئے○‘‘

١٠. وَ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ.

(الطلاق، ٦٥: ٣)

’’اور اسے ایسی جگہ سے رِزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ (اللہ) اسے کافی ہے۔‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کرتے ہیں، نہ بدشگونی لیتے ہیں اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ نَجْدٍ، فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ، وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّوْنَ وَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِکَ إِذْ دَعَانَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجِئْنَا، فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاخْتَرَطَ سَيْفِي، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي، مُخْتَرِطٌ صَلْتًا، قَالَ: مَنْ يَمْنَعُکَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اَللهُ، فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ، فَهُوَ هَذَا. قَالَ: وَلَمْ يُعَاقِبْهُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقائق، باب: ومن يتوكل على الله فهو حسبه، ٥/٢٣٧٥، الرقم: ٦١٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، ١/١٩٨، الرقم: ٢١٨، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٤٤٧، الرقم: ٦٠٨٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٩٣، الرقم: ٩٦٧، وفي المعجم الكبير، ١٨/١٨٣، الرقم: ٤٢٧، والحاكم في المستدرك، ٤/٦٢١، الرقم: ٨٧٢١۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوات ذات الرقاع، ٤/١٥١٦، الرقم: ٣٩٠٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: توكله على الله وعصمة الله له من الناس، ٤/١٧٨٦، الرقم: ٨٤٣، وأبو يعلى في المسند، ٣/٣١٣، الرقم: ١٧٧٨، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٣٨، الرقم: ٢٨٨٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٥٣، الرقم: ٩١١٢، والحاكم في المستدرك، ٣/٣١، الرقم: ٣٣٢٢۔

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ نجد میں شریک ہوئے۔ جب قیلولہ کا وقت ہو گیا تو اس وادی میں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ پس آپ ﷺ ایک درخت کے سائے میں قیام پذیر ہو گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی سائے کی تلاش میں ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بلایا تو ہم حاضر خدمت ہو گئے۔ دیکھا تو ایک اعرابی آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب میں سویا ہوا تھا تو یہ میرے نزدیک آیا۔ اس نے میری تلوار اتار لی۔ جب میں بیدار ہوا تو یہ میرے سر کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے تلوار سونت کر کہا: بتاؤ اب مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ۔ پھر تلوار کو نیام میں کر کے بیٹھ گیا، جو یہ سامنے موجود ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ. اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْ تُضِلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ. وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا کرتے تھے: ’’اَللّٰهُمَّ، لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ. اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْ تُضِلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ. وَالْجِنُّ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب، قوله تعالی (وجوه يومئذ ناضرة إلی ربها ناظرة) [القيامة، ۷۵: ۲۲،۲۳]، ۶/۲۷۰۹، الرقم: ۷۰۰۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، ۴/۲۰۸۶، الرقم: ۲۷۱۷، وابن حبان في الصحيح، ۳/۱۸۰، الرقم: ۸۹۸، والطبراني في المعجم الأوسط، ۴/۷۶، الرقم: ۳۶۵۴، وفي المعجم الكبير، ۱۱/۴۳، الرقم: ۱۰۹۸۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۲/۱۸۴، الرقم: ۱۱۵۱۔

وَالْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ.» (اے اللہ! میں نے تیری اطاعت کی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر توکل کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے جنگ کی، اے اللہ! میں تیرے گمراہ کرنے سے تیری عزت کی پناہ میں آتا ہوں، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، تو ہی زندہ ہے جس کو موت نہیں آئے گی اور سب جن اور انس مر جائیں گے)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: الطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا، وَلَكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بدفالی شرک ہے اور ہمارے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعے دور کر دیتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد بن حنبل نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْإِذْنَ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ، فَكَأَنَّ ذَلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ لَهُمْ: قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: السير، باب: ما جاء في الطيرة، ٤/١٦٠، الرقم: ١٦١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٣٨، الرقم: ٤١٧١، والبزار في المسند، ٥/٢٣٠، الرقم: ١٨٤٠، والحاكم في المستدرك، ١/٦٥، الرقم: ٤٤، والشاشي في المسند، ٢/١٢٠، الرقم: ٦٥١، وابن جعد في المسند، ١/٨٦، الرقم: ٤٨٨۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة و الرقائق والورع، باب: ما جاء في شأن الصور، ٤/٦٢٠، الرقم: ٢٤٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٢٦، الرقم: ٣٠١٠، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٠٥، الرقم: ٨٢٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٨٦، الرقم: ٢٠٠٠، وفي المعجم الكبير، ١٢/١٢٨، الرقم: ١٢٦٧١، والحاكم في المستدرك، ٤/٦٠٣، الرقم: ٨٦٧٨۔

”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کیسے خوشی ہو حالانکہ صور والے فرشتے نے صور لیا اور وہ کان لگائے اس انتظار میں ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہوتا ہے تاکہ وہ پھونکے۔ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر گراں گزری تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور بہتر کارساز ہے اور ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَعْقِلُهَا وَأَتَوَكَّلُ، أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ؟ قَالَ: اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اونٹ باندھوں اور توکل کروں یا کھول کر توکل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: باندھ کر توکل کرو۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا غُلَامُ، إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ. إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ. وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ. وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلَى أَنْ يَضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة، باب: ٦٠، ٤/٦٦٨، الرقم ٢٥١٧، وابن حبان في الصحيح، ٢/٥١٠، الرقم: ٧٣١، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٦٣٣، الرقم: ٢٥٤٩، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٢/٢١٥، الرقم: ٩٧٠۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن كتاب: صفة القيامة، باب: ٥٩، ٤/٦٦٧، الرقم: ٢٥١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩٣، الرقم: ٢٦٦٩، وأبو يعلى في المسند، ٤/٤٣٠، الرقم: ٢٥٥٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣١٦، الرقم: ٥٤١٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/٢٣، الرقم: ١٣۔

عَلَيْکَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن میں (سواری پر) حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ وہ تجھے محفوظ رکھے گا، اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ اسے اپنے سامنے پائے گا جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، مدد چاہے تو اسی سے طلب کر اور جان لے کہ اگر تمام امت تجھے کچھ نفع دینے کے لئے جمع ہو جائے تو وہ تجھے صرف اتنا ہی نفع پہنچا سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا اور اگر سب لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو ہرگز نقصان نہیں دے سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا۔ قلم اٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ، لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ، تَغْدُو خِمَاصًا، وَتَرُوْحُ بِطَانًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح بھروسہ کرتے جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہے، تو تمہیں اس طرح رزق دیا جاتا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔“

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: في التوكل على الله، ٤/٥٧٣، الرقم: ٢٣٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: التوكل واليقين، ٢/١٣٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٠، الرقم: ٢٠٥، والبزار في المسند، ١/٤٧٦، الرقم: ٣٤٠، وأبو يعلى في المسند، ١/٢١٢، الرقم: ٢٤٧، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٥٤، الرقم: ٧٨٩٤۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔

٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ: بِسْمِ اللهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. قَالَ: يُقَالُ حِينَئِذٍ: هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ فَتَتَنَحَّى لَهُ الشَّيَاطِينُ، فَيَقُولُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ؟ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر سے نکلا اور اس نے کہا: ’’بِسْمِ اللهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ‘‘ (اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ) فرمایا کہ اس وقت اس سے کہا جاتا ہے کہ تو ہدایت دیا گیا، تیری طرف سے کفایت کی گئی اور تجھے بچایا لیا گیا۔ پس شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان کہتا ہے کہ تو اس آدمی کا کیا بگاڑ سکے گا جس کو ہدایت دی گئی، جس کی طرف سے کفایت کی گئی اور جس کو بچا لیا گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال ابن عباس رضي الله عنهما: من سره أن يكون أقوى الناس فليتوكل على الله ﷻ، ومن سره أن يكون أكرم الناس فليتق الله ومن سره أن يكون أغنى الناس فليكتف برزق الله.

’’حضرت عبد اللہ ابن عباس رضي الله عنهما نے فرمایا: جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ

٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء فمن دخل بيته ما يقول، ٤/٣٢٥، الرقم: ٥٠٩٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٦، الرقم: ٢٩٢٠٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٠٤، الرقم: ٨٢٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٣٧٢، الرقم: ١٥٣٩، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٩٠، الرقم: ٢٣٧٥۔

١: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ٤١٥۔

طاقتور ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے، اور جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ معزز ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اور جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ بے نیاز ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق پر کفایت کرے۔‘‘

٢. قال عبد الله بن المبارک: من أخذ فلساً من حرام فليس بمتوكّل.

’’حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس شخص نے ایک پیسہ حرام کا لے لیا، وہ متوکل نہیں ہے۔‘‘

٣. قال بشر الحافي رَحِمَهُ الله: يقول أحدهم: توكلت على الله. يكذب على الله، لو توكل على الله، رضي بما يفعل الله.

’’حضرت بشر حافی رحمة الله عليه نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی (اگر رسمی طور پر یہ) کہتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا، وہ اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھتا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والا ہوتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہر فعل پر راضی ہوتا۔‘‘

٤. قال سعيد بن المسيب: أن سلمان وعبد الله بن سلام التقيا، فقال أحدهما لصاحبه: إن لقيت ربک قبل فالقني وأعلمني ما لقيت، وإن لقيته قبلک لقيتک فأخبرتک، فتوفي أحدهما، ولقي صاحبه في المنام، فقال له: توكل وأبشر، فإني لم أر مثل التوكل، قال ذلک ثلاث مرار.

رواه ابن أبي شيبة وابن المبارک واللفظ له.

’’حضرت سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان اور عبد اللہ بن سلام آپس میں

٢: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٧١۔

٣: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/٨٦۔

٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٢٠، الرقم: ٣٤٦٥٧، وابن المبارك في كتاب الزهد: ١٥١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٢١، الرقم: ١٣٥٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٥٥٦۔

ملے، تو ان میں سے ایک نے دوسرے کو کہا کہ اگر تو مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ سے ملا تو مجھ سے ملنا اور جو کچھ تو اللہ تعالیٰ سے انعام و اکرام پائے اس کے بارے میں مجھے بھی بتانا، اور اگر میں تم سے پہلے اللہ تعالیٰ سے ملا تو میں تم سے مل کر تمہیں بتاؤں گا، پس ان میں سے ایک فوت ہوگیا، اور اپنے دوست سے خواب میں ملا اور اسے کہا کہ توکل اختیار کرو اور خوش خبری ہو تمہیں، پس میں نے توکل جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی، ایسا تین مرتبہ کہا۔‘‘

٥. قال إبراهيم بن أحمد الخواص رَحِمَهُ الله: التوكّل على ثلاث درجات: على الصبر والرضى والمحبة، لأنه إذا توكّل وجب عليه أن يصبر على توكله بتوكله لمن توكل عليه، وإذا صبر وجب عليه أن يرضى بجميع ما حكم عليه، وإذا رضي وجب عليه أن يكون محبا لكل ما فعل به موافقة له.

’’حضرت ابراہیم خواص رَحِمَهُ الله کا قول ہے: توکل کے تین درجے ہیں (۱) صبر، (۲) رضاء (۳) محبت۔ کیونکہ توکل کے بعد لازم ہے کہ بندہ اپنے توکل کے ذریعے جس پر توکل کیا ہے صبر کرے اور صبر کے بعد اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلہ پر رضا لازمی ہے اور رضا کے بعد موافقت الٰہی میں اس کے ہر فعل سے محبت لازمی ہے۔‘‘

٦. جاء رجل إلى الشبلي يَشْكُوْ إليه كثرةَ العيال، فقال: ارجع إلى بَيْتِک، فمن ليس رزقُه على الله تعالى، فَاطْرُدْهُ عنک.

’’ایک شخص ابو بکر شبلی رَحِمَهُ الله کے پاس آیا اور کثیر العیال ہونے کی شکایت کی۔ آپ نے تو فرمایا: گھر جا کر ان تمام لوگوں کو گھر سے نکال دو، جن کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمے نہیں۔‘‘

٧. قال أبو تُرابٍ رَحِمَهُ الله: التَّوكُّل، طُمَانِيْنَةُ القلبِ إلى الله ﷻ.

’’حضرت ابوتراب فرماتے ہیں: دل کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مطمئن ہو جانا توکل کہلاتا ہے۔‘‘

٥: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/٣٢٩۔

٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦٦۔

٧: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١٤٩۔

٨. قالَ رجلٌ لأبي تُراب: ألک حاجةٌ؟ فقال له: يومَ يكونُ لي إليک وإلى أمثالِک حاجةٌ لا يكون لي إلى الله حاجةٌ.

''ایک آدمی نے حضرت ابو تراب سے کہا کہ تجھے کوئی (مجھ سے) حاجت ہے؟ تو آپ کہنے لگے کہ جس دن مجھے تم سے اور تمہارے جیسے دوسرے لوگوں سے حاجت ہوگی اس دن مجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت نہیں ہوگی۔ (مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سواء مجھے کسی سے کوئی حاجت نہیں ہے)۔''

٩. قال أبو تُرابٍ رَحِمَهُ الله: سببُ الوصول إلى الله، سبعَ عشرة درجة، أدناها الإجابةُ، وأعلاها التوكّلُ على الله بحقيقته.

''حضرت ابو تراب رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ اللہ تک پہنچانے والے سترہ درجات ہیں ان میں سے سب سے چھوٹا درجہ اجابت (مان لینے کا) ہے اور سب سے اعلیٰ درجہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ پر توکل اختیار کرنا ہے۔''

١٠. سئل يحيى بن معاذ رَحِمَهُ الله: متى يكون الرجل متوكلاً؟ فقال: إذا رضي بالله تعالى وكيلاً.

''حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله سے پوچھا گیا کہ آدمی متوکل کب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: (انسان اس وقت متوکل ہوتا ہے) جب وہ اللہ کو اپنا وکیل بنانے پر راضی ہو جاتا ہے۔''

١١. قال يحيى بن معاذ رَحِمَهُ الله: طلبوا الزهد في بطن الكتب وإنما هو في بطن التوكل، لو كانوا يعلمون.

''یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله کا قول ہے: لوگوں نے زہد کو کتابوں میں تلاش کیا حالانکہ زہد کی حقیقت تو

٨: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١٥٠۔

٩: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١٤٩۔

١٠: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦٤۔

١١: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/٥٢، وابن جوزي في صفة الصفوة، ٤/٩٣۔

توکل میں مضمر ہے کاش انہیں اس بات کا علم ہوتا۔‘‘

۱۲. قال أبو علي الدقاق رَحِمَهُ اللهُ: التوكل صفة المؤمنين، والتسليم: صفة الأولياء، والتفويض: صفة الموحّدين، فالتوكّل: صفة العوام، والتسليم: صفة الخواص، والتفويض: صفة خواص الخواص.

’’ابوعلی دقاق رَحِمَهُ الله نے فرمایا: توکل مؤمنین کا خاصہ ہے اور تسلیم اولیاء کا، تفویض موحدین کا، لہٰذا توکل عوام کی صفت ٹھہری، تسلیم خواص کی اور تفویض خواص الخواص کی۔‘‘

۱۳. قال سهل بن عبد الله رَحِمَهُ اللهُ: التوكّل حالُ النبي ﷺ، والكسب سنته، فمن بقي على حاله، فلا يتركنّ سنّته.

’’حضرت سہل بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: توکل حضور نبی اکرم ﷺ کا حال تھا اور کسب آپ ﷺ کی سنت ہے، جو حضور نبی اکرم ﷺ کے حال پر رہے، اسے آپ ﷺ کی سنت کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔‘‘

۱٤. قال أبو السفر رَحِمَهُ اللهُ: مرض أبو بكر رَحِمَهُ الله فعادوه فقالوا: ألا ندعو لک الطبيب؟ فقال: قد رأني الطبيب. قالوا: فأي شيء قال لک؟ قال: قال: إني فعّال لما أريد.

’’حضرت ابوسفر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے تو لوگوں نے آپ کی عیادت کی اور کہا کہ ہم آپ کے لئے حکیم کو نہ بلائیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے حکیم نے دیکھا ہے۔ لوگوں نے کہا: حکیم نے آپ کو کیا کہا؟ آپ نے فرمایا: وہ کہتا ہے کہ میں وہ کرتا ہوں جو میں چاہتا ہوں۔‘‘

۱۵. قال سهل بن عبد الله رَحِمَهُ اللهُ: أوّل مقام في التوكّل: أن يكون العبدُ بين

۱۲: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱٦۷۔
۱۳: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱٦٦۔
۱٤: أخرجه الإمام احمد بن حنبل في كتاب الزهد: ۱٦۸۔
۱۵: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱٦۳۔

يدي الله ﷻ كالميّت بين يدي الغاسل، يقلبه كيف شاء، لا يكون له حركة ولا تدبير.

’’حضرت سہل بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: توکل کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ بندہ اللہ کے سامنے ایسے ہو، جس طرح غسل دینے والے کے سامنے مردہ ہوتا ہے کہ جس طرح چاہتا ہے اسے پلٹتا ہے، نہ وہ حرکت کر سکتا ہے نہ کوئی تدبیر۔‘‘

١٦. قال سهل بن عبد الله رَحِمَهُ الله: علامة المتوكل ثلاث: لا يسأل، ولا يرد، ولا يحبس.

’’سہل بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا کہ متوکل کی تین علامتیں ہیں: وہ نہ تو کسی سے مانگتا ہے، نہ کسی چیز کو رد کرتا ہے اور نہ اپنے پاس کچھ روکے رکھتا ہے۔‘‘

١٧. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: التوكّل، الثّقة بما في يدِ الله تعالى، واليأس عمّا في أيدي الناس.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ توکل یہ ہے کہ جو کچھ اللہ کے دستِ قدرت میں ہے، تو اس پر بھروسہ کرے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے، تو اس سے ناامید ہو جائے۔‘‘

١٨. قال يحيى بن معاذ رَحِمَهُ الله: ثلاثُ خصالٍ من صفَةِ الأولياء: الثِّقَةُ باللهِ في كلِّ شيء، والغِنَى به عن كلِّ شيء، والرجوعُ إليه في كلِّ شيءٍ.

’’حضرت یحی بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: تین خوبیاں اولیاء کی صفات میں شامل ہیں: ہر کام میں اللہ کی ذات پر یقین رکھنا، اس کے لئے باقی ہر چیز سے بے نیازی اور ہر کام کرنے سے پہلے اس کی طرف رجوع کرنا۔‘‘

١٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦٣۔

١٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦٩۔

١٨: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١١٠۔

اَلْبَابُ الثَّانِي:

ذِكْرُ اللهِ تَعَالَی

﴿ذِکرِ اِلٰہی﴾

٦. فَصْلٌ فِي فَضْلِ ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى فِي السُّوقِ وَمَوَاضِعِ الْغَفَلَاتِ

﴿بازار اور دیگر مقاماتِ غفلت میں اللہ ﷻ کا ذکر کرنے کا بیان﴾

٧. فَصْلٌ فِي فَضْلِ كَلِمَةِ التَّوحِيدِ وَالشَّهَادَةِ

﴿کلمۂ توحید و شہادت کی فضیلت﴾

٨. فَصْلٌ فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ

﴿سبحان اللہ والحمد للہ واللہ أکبر پڑھنے کی فضیلت﴾

٩. فَصْلٌ فِي فَضْلِ أَذْكَارِ الْمَسَاءِ وَالصَّبَاحِ

﴿صبح و شام کیے جانے والے اَذکار کی فضیلت کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي فَضْلِ ذِکْرِ اللهِ تَعَالَی

﴿اللہ ﷻ کے ذکر کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. فَاذْکُرُوْنِيْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِيْ وَلَا تَکْفُرُوْنِo (البقرة، ۲: ۱۵۲)

’’سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کروo‘‘

۲. فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْکُرُوا اللهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِکُمْ.

(النساء، ٤: ۱۰۳)

’’پھر اے (مسلمانو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو۔‘‘

۳. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللهَ کَثِيْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَo

(الأنفال، ۸: ٤۵)

’’اے ایمان والو! جب (دشمن کی) کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہا کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤo‘‘

٤. اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِکْرِ اللهِ ط اَلاَ بِذِکْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُo

(الرعد، ۱۳: ۲۸)

’’جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہےo‘‘

۵. وَلَذِکْرُ اللهِ اَکْبَرُ ط وَاللهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَo (العنکبوت، ۲۹: ٤۵)

’’اور واقعی اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے، اور اللہ ان (کاموں) کو جانتا ہے جو تم کرتے ہوo‘‘

۶. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًاo وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًاo

(الأحزاب، ۳۳: ۴۱)

’’اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کروo اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کروo‘‘

۷. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَo فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَo

(الجمعة، ۶۲: ۹، ۱۰)

’’اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ و نماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہوo پھر جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور (پھر) اللہ کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرنے لگو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤo‘‘

۸. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَo

(المنفقون، ۶۳: ۹)

’’اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد (کہیں) تمہیں اللہ کی یاد سے ہی غافل نہ کر دیں، اور جو شخص ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیںo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى، ويحذركم الله نفسه، ۶/۲۶۹۴، الرقم: ۶۹۷۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ۴/۲۰۶۱، الرقم: ۲۶۷۵، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: في حسن الظن بالله ﷻ، ۵/۵۸۱، الرقم: ۳۶۰۳۔

عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا گمان رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکرِ خفی) کرے تو میں بھی (اپنے شایانِ شان) خفیہ اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکرِ جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنهما: أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهَ ﷻ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ (سکون وطمانیت) کا نزول

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ۲۰۷٤/٤، الرقم: ۲۷۰۰، والترمذي في السنن كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله ﷻ ما لهم من الفضل، ٤٥۹/٥، الرقم: ۳۳۷۸۔

ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُوْلُ: اللهُ، اللهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللهُ، اللهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ اللہ کہنے والے کسی شخص پر قیامت نہ آئے گی (یعنی جب قیامت آئے گی تو دنیا میں کوئی بھی اللہ اللہ کرنے والا نہ ہو گا)۔‘‘

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت برپا ہو گی، جب دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ رہے گا۔‘‘ ان دونوں روایات کو امام مسلم نے ذکر کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ، فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى. قَالَ: ذِكْرُ اللهِ تَعَالَى.

٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ذهاب الإيمان آخر الزمان، ١/١٣١، الرقم: ١٤٨، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٤٠٢، الرقم: ٢٠٨٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦٢، الرقم: ١٢٦٨٢، وأبو عوانة في المسند، ١/٩٤، الرقم: ٢٩٣۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٦، ٥/٤٥٩، الرقم: ٣٣٧٧، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢/١٢٤٥، الرقم: ٣٧٩٠، والحاكم فى المستدرك، ١/٦٧٣، الرقم: ١٨٢٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٢٣٩، الرقم: ٢٢١٣٢، والبيهقي فى شعب الإيمان، ١/٣٩٤، الرقم: ٥١٩۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہتر اور پاکیزہ ہے، تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے، تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے، اور تمہارے دشمن کا سامنا کرنے یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے درآنحالیکہ تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ. قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احکام اسلام مجھ پر غالب آ گئے ہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جسے میں انہماک سے کرتا رہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیری زبان ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رہنی چاہیے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في فضل الذكر، ٥/ ٤٥٨، الرقم: ٣٣٧٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢/ ١٢٤٦، الرقم: ٣٧٩٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٥٨، الرقم: ٢٩٤٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٨٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٢٧٤، الرقم: ٢٢٦٨.

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: كراهية أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله، ٤/٢٦٤، الرقم: ٤٨٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٠٧، الرقم: ١٠٢٣٧، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٢٧٢، الرقم: ١٣٢٤، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٣٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢.

اللهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مُضْطَجَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اُٹھ گیا اور اس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ندامت وارد ہو گی اور جو بستر میں لیٹے اور اس میں اللہ تعالی کا ذکر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے بھی ندامت ہو گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللهِ حَتَّى يَقُوْلُوْا: مَجْنُوْنٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُو يَعْلَى، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٨. عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ: أَيُّ الْجِهَادِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا. قَالَ: فَأَيُّ الصَّائِمِيْنَ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا. ثُمَّ ذَكَرَ لَنَا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦٨/٣، الرقم: ١١٦٧١، وأيضاً، ٧١/٣، الرقم: ١١٦٩٢، وأبو يعلى في المسند، ٥٢١/٢، الرقم: ١٣٧٦، وابن حبان في الصحيح، ٩٩/٣، الرقم: ٨١٧، والحاكم في المستدرك، ٦٧٧/١، الرقم: ١٨٣٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٩٧/١، الرقم: ٥٢٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٧٢/١، الرقم: ٢١٢۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٣٨/٣، الرقم: ١٥٦٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/ ١٨٦، الرقم: ٤٠٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٥٧/٢، الرقم: ٢٣٠٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧٤/١۔

وَالْحَجَّ وَالصَّدَقَةَ كُلُّ ذَلِکَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَکْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالَی ذِکْرًا. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ رضي الله عنهما: يَا أَبَا حَفْصٍ، ذَهَبَ الذَّاكِرُوْنَ بِكُلِّ خَيْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَجَلْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: کون سے مجاہد کا ثواب زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُن میں سے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ اس نے دوبارہ عرض کیا: روزہ داروں میں سے کس کا ثواب زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُن میں سے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ پھر اُس نے ہمارے لیے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقے کا ذکر کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ ہر بار فرماتے رہے: جو اُن میں سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو حفص! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے تمام نیکیاں لے گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بالکل (درست ہے)۔‘‘

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

۹. عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللهِ حَتَّی يَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ: إِنَّکُمْ مُرَاؤُوْنَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو جوزا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کیا کرو کہ منافق تمہیں ریا کار کہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ آخِرَ كَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ قُلْتُ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَی اللهِ؟ قَالَ: أَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِنْ ذِکْرِ

۹: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۱/۳۹۷، الرقم: ۵۲۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۲۵۶، الرقم: ۲۳۰۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۷۶، والمناوي في فيض القدير، ۲/۸۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۱۶۹، الرقم: ۱۲۷۸۶، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۱/۴۴۴، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳/۸۱۔

۱۰: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۳/ ۹۹، الرقم: ۸۱۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/ ۱۰۶، الرقم: ۲۰۸، وابن المبارك في الزهد، ۱/ ۴۰۱، الرقم: ۱۱۴۱۔

اللهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہوتے ہوئے جو آخری بات کی وہ یہ تھی: میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ جب تو فوت ہو تو تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔‘‘ اسے امام ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

١١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَيَذْكُرَنَّ اللهَ قَوْمٌ فِي الدُّنْيَا عَلَى الْفُرُشِ الْمُمَهَّدَةِ يُدْخِلُهُمُ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ دنیا میں بچھے ہوئے پلنگوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے اور وہ انہیں (جنت کے) بلند درجات میں داخل کر دے گا۔‘‘ اسے امام ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ الشَّيْطَانَ وَاضِعٌ خُطْمَهُ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِنْ ذَكَرَ اللهَ خَنَسَ وَإِنْ نَسِيَ الْتَقَمَ قَلْبَهُ فَذَلِكَ الْوَسْوَاسُ الْخَنَّاسُ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شیطان نے ابن آدم کے دل پر اپنی رسیاں ڈالی ہوئی ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو وہ بھاگ جاتا ہے اور اگر وہ بھول جائے تو وہ اُس کے دل میں داخل ہو جاتا ہے اور یہی وسوسہ ڈالنے والا خناس ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١١: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/ ١٢٤، الرقم: ٣٩٨، وأبو يعلى في المسند، ٢/ ٣٥٩، الرقم: ١١١٠۔

١٢: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٧/ ٢٧٨، الرقم: ٤٣٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٤٠٢، الرقم: ٥٤٠۔

١٣. عَنْ أُمِّ أَنَسٍ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَوْصِنِي. قَالَ: اهْجُرِي الْمَعَاصِي فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْهِجْرَةِ وَحَافِظِي عَلَى الْفَرَائِضِ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ وَأَكْثِرِي ذِكْرَ اللهِ فَإِنَّكِ لَا تَأْتِيْنَ اللهَ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت اُم انس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: گناہوں کو چھوڑ دے یہ سب سے افضل ہجرت ہے اور فرائض کی پابندی کر یہ سب سے افضل جہاد ہے۔ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر۔ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کثرتِ ذکر سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز پیش نہیں کرسکتیں۔‘‘

اسے امام طبرانی نے سندِ جید کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

١٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَجَزَ مِنْكُمْ عَنِ اللَّيْلِ أَنْ يُكَابِدَهُ وَبَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ وَجَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُجَاهِدَهُ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص پوری رات (عبادت کرنے کی) مشقت سے عاجز ہے، دولت خرچ کرنے میں بخیل ہے اور دشمن کے ساتھ جہاد کرنے میں بزدل ہے، اُسے زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔‘‘

اسے امام طبرانی اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ عبد بن حمید کے ہیں۔

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ٥١، الرقم: ٦٨٢٢، وفي المعجم الكبير، ٢٥/ ١٢٩، الرقم: ٣١٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/ ٣٤، الرقم: ٤٠٧٦۔

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/ ٨٤، الرقم: ١١١٢١، وفي مسند الشاميين، ١/١١٤، الرقم: ١٧٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٢١٥، الرقم: ٦٤١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٣٩٠، الرقم: ٥٠٨۔

١٥. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَوْ أَنَّ رَجُلًا فِي حِجْرِهِ دَرَاهِمُ يَقْسِمُهَا وَآخَرُ يَذْكُرُ اللهَ كَانَ الذَّاكِرُ لِلّٰهِ أَفْضَلَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک آدمی کے دامن میں درہم ہوں اور وہ اِنہیں تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو (اُن دونوں میں) اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہوگا۔'' اسے امام طبرانی نے سندِ حسن کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

١٦. عَنْ أَبِي الْمُخَارِقِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِرَجُلٍ مُغَيَّبٍ فِي نُوْرِ الْعَرْشِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ مَلَکٌ؟ قِيْلَ: لَا. قُلْتُ: نَبِيٌّ؟ قِيْلَ: لَا، قُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: هَذَا رَجُلٌ كَانَ فِي الدُّنْيَا لِسَانُهُ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ وَقَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسَاجِدِ وَلَمْ يَسْتَسِبَّ لِوَالِدَيْهِ قَطُّ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْأَوْلِيَاءِ.

''حضرت ابو المخارق نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا۔ وہ عرش کے نور میں ڈوبا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ کیا یہ فرشتہ ہے؟ کہا گیا: نہیں۔ میں نے پوچھا: کیا یہ کوئی نبی ہے؟ جواب ملا: نہیں۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ (کہنے والے نے) کہا: یہ وہ آدمی ہے جس کی زبان دنیا میں اللہ کے ذکر سے تر رہتی تھی اور اس کا دل مسجد میں معلق رہتا تھا اور اس نے کبھی اپنے والدین کو گالی نہیں دلوائی۔''

اسے ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب ''الأولیاء'' میں بیان کیا ہے۔

١٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ١١٦، الرقم: ٥٩٦٩، وابن أبي عاصم في الزهد، ١/ ١٨٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٥٧، الرقم: ٢٣١٠۔

١٦: أخرجه ابن أبي الدنيا في الأولياء، ١/ ٣٨، الرقم: ٩٥، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/ ٤٤٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٥٣، الرقم: ٢٢٩٢۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال موسى عليه السلام: يا رب، ما الشكر الذي ينبغي لک؟ قال: يا موسى، لا يزال لسانک رطبا من ذکري.

”حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! کون سا شکر تیری شانِ عظیم کے لائق ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! (میری شان یہ ہے کہ) تمہاری زبان ہمیشہ میرے ذکر سے تر رہنی چاہئے۔“

٢. قال عمر رضی اللہ عنہ: عليکم بذکر الله فإنه شفاء وإياکم وذکر الناس فإنه داء.

”حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کو لازم پکڑو کیونکہ وہ شفاء ہے اور لوگوں کے ذکر سے بچو کیونکہ وہ بیماری ہے۔“

٣. قال ابن عباس رضي الله عنهما: لا تقوم الساعة وواحد يقول الله الله.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے جب تک اس زمین پر ایک بھی اللہ کا ذکر کرنے والا موجود ہے۔“

٤. قال معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: ما عمل آدمي عملا أنجى له من عذاب الله من ذکر الله. قالوا: يا أبا عبد الرحمن، ولا الجهاد في سبيل الله ﷻ قال: ولا إلى أن يضرب بسيفه حتى ينقطع لأن الله ﷻ يقول في کتابه: ﴿وَلَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ﴾ [العنكبوت، ٢٩: ٤٥].

١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٧٣، الرقم: ٣٤٢٨٨، وابن المبارك في كتاب الزهد: ٢٨٠، وابن أبي الدنيا في الشكر: ١٨، الرقم: ٣٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/ ١٠٣، الرقم: ٤٤٢٨۔

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٧٩۔

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ٢٧٨۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ٢٦٩۔

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کا کوئی بھی عمل، اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر اسے عذاب سے نجات دلانے والا نہیں۔ لوگوں نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں یہاں تک کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اپنی تلوار سے اتنے وار کرے کہ وہ ٹوٹ جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا: ’اور واقعی اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔‘“

٥. سَأَلَ سفيان الثوري ذا النون المصري رحمهما الله عن الذكر، فقال: الذكر هو غيبة الذاكر عن الذكر.

”حضرت سفیان ثوری نے حضرت ذو النون مصری رحمہما اللہ سے ذکر کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: ذکر یہ ہے کہ ذاکر (معرفتِ الٰہی میں) اس قدر محو ہو جائے کہ اسے ذکر کی خبر نہ ہو۔“

٦. سُئِل أبو يزيد البسطامي رَحِمَهُ الله: ما علامةُ العارِف؟. فقال: ألا يَفْتُر مِنْ ذِكْرِه، ولا يَمَلَّ من حقِّه، ولا يستأنِسَ بغيره.

”حضرت ابو یزید بسطامی رَحِمَهُ الله سے سوال کیا گیا کہ عارف کی علامت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ”وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت نہ کرے اور اس کے حق سے اُچاٹ نہ ہو اور اس کے علاوہ کسی سے اُنس حاصل نہ کرے۔“

٧. قال الجُنَيْدُ رَحِمَهُ الله: الغَفْلة عن الله تعالى أشدُّ من دُخول النار.

”حضرت جنید رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے غفلت دوزخ میں داخل ہونے سے بدتر ہے۔“

٨. قال كعب الأحبار رَحِمَهُ الله: أنيروا بيوتكم بذكر الله كما تنيرون قلوبكم به.

”حضرت کعب احبار رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اپنے گھروں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے روشن کرو جس طرح

٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٢٤۔

٦: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٧٢۔

٧: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١٥٩۔

٨: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٧٠۔

کہ اس کے ساتھ اپنے دلوں کو روشن کرتے ہو۔‘‘

۹. قال ذو النون المصري رحمه الله: من علامة سخط الله تعالى على العبد خوفه من الفقر، وكان يقول: لكل شيء علامة وعلامة طرد العارف عن حضرة الله تعالى انقطاعه عن ذكر الله ﷻ.

’’حضرت ذو النون مصری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: بندے پر خدا تعالیٰ کے ناراض ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ فقر سے ڈرے۔ آپ فرماتے تھے ہر چیز کی ایک علامت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دربار سے کسی عارف کے مسترد ہونے کی علامت اس کا ذکرِ الٰہی سے تعلق توڑ لینا ہے۔‘‘

۱۰. قال سهل بن عبد الله التستري رحمه الله: حياة القلوب التي تموت بذكر الحي الذي لا يموت.

’’حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: مردہ دلوں کی حیات، اس ہستی کے ذکر سے ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔‘‘

۱۱. قال الشيخ أبو الحسن الشاذلي رحمه الله: إذا ترك العارف الذكر على وجه الغفلة نفساً أو نفسين قيض الله تعالى له شيطاناً فهو له قرين.

’’شیخ ابو الحسن شاذلی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: عارف جب غفلت کی وجہ سے ایک یا دو سانسوں کے لئے ذکر چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک شیطان مسلط فرما دیتا ہے جو کہ اس کا ساتھی ہوتا ہے۔‘‘

۱۲. قال مجاهد رَحِمَهُ الله: لا يكون الرجل من الذاكرين الله كثيرا حتى يذكر الله قائما، وقاعدا، ومضطجعا.

’’حضرت مجاہد رَحِمَهُ الله نے فرمایا: انسان کا شمار اس وقت تک کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے

۹: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۱۰۷۔

۱۰: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۱۱۹۔

۱۱: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۳۰۶۔

۱۲: أخرجه ابن المبارك في كتاب الزهد: ۲۸۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۸۳/۳۔

والوں میں ہوتا جب وہ کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہوئے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔‘‘

١٣. قال أبو العبَّاس: المؤمن يَقْوَى بذِكْر الله، والمنافق يقوى بالأكل.

’’حضرت ابو عباس رحمة الله عليه نے فرمایا: مومن اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ قوی ہوتا ہے اور منافق کھانے کے ساتھ قوی ہوتا ہے۔‘‘

١٤. قال محمَّد بن الفَضْل رَحِمَهُ الله: ذِكْر اللسان كَفَّاراتٌ ودرجات، وذِكْر القلب زُلَفٌ وقُرُبات.

’’محمد بن فضل رَحِمَهُ الله نے فرمایا: زبان سے ذکر کرنا گناہوں کا کفارہ ہے اور بلندی درجات ہے اور دل کا ذکر قربِ الٰہی کا سبب ہے۔‘‘

١٥. قال سهل بن عبد الله رَحِمَهُ الله: ما من يوم إلا والجليل سبحانه ينادي: يا عبدي، ما أنصفتني، أذكرك وتنساني، وأدعوك إليَّ وتذهب إلى غيري، وأذهب عنك البلايا وأنت معتكف على الخطايا، يا ابن آدم، ماذا تقول غداً إذا جئتني؟

’’حضرت سہل بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جو دن گزرتا ہے حق تعالیٰ پکارتے ہیں: اے میرے بندے! تو نے مجھ سے انصاف نہیں کیا۔ میں تمہیں یاد کرتا ہوں مگر تو مجھے بھول جاتا ہے۔ میں تمہیں اپنی طرف بلاتا ہوں مگر تو دوسروں کی طرف جاتا ہے۔ میں تیرے مصائب دور کرتا ہوں مگر تو خطا کاری پر ڈٹا رہتا ہے۔ اے ابن آدم! کل قیامت کو جب تو میرے پاس آئے گا تو اپنی اس غفلت اور کوتاہی پر کیا عذر پیش کرے گا؟‘‘

١٦. قال المحاسبي رَحِمَهُ الله: علامة المحبّين كثرة الذكر للمحبوب على

١٣: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢٤٠۔

١٤: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢١٦۔

١٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٢٤۔

١٦: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بِالُمنحِ الُمحمّديّة، ٢/٤٩٥۔

طريق الدوام، لا ينقطعون ولا يملون ولا يفترون، وقد أجمع الحكماء على أن من أحب شيئاً أكثر من ذكره، فذكر المحبوب هو الغالب على قلوب المحبين لا يريدون به بدلاً ولا يبغون عنه حولاً ولو قطعوا عن ذكر محبوبهم لفسد عيشهم، وما تلذذ المتلذذون بشيء ألذ من ذكر المحبوب.

’’حضرت محاسبی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: محبت کرنے والوں کی علامت محبوب کا ہمیشہ اور کثرت سے ذکر کرنا ہے، کہ نہ وہ اسے منقطع کریں، نہ تھکاوٹ محسوس کریں اور نہ اُکتائیں۔ دانا لوگ اس امر پر متفق ہیں کہ جو شخص جس سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ محبت کرنے والوں کے دلوں پر محبوب کا ذکر ہی غالب ہوتا ہے، وہ اس کے بدل یا اس سے پھر جانے کا ارادہ نہیں کرتے۔ اگر وہ محبوب کے ذکر کو چھوڑ دیں تو ان کی زندگی پریشانی کا شکار ہو جائے اور لذت حاصل کرنے والے محبوب کے ذکر سے زیادہ کسی چیز سے لذت حاصل نہیں کرتے۔‘‘

١٧. قال الإمام القشيري: الذكر على نوعين: ذكرُ اللسان وذكرُ القلب. فذكرُ اللسان يصل به العبدُ إلى استدامةِ ذكرِ القلبِ. والتأثيرُ لذكرِ القلبِ؛ فإذا كان العبدُ ذاكراً بلسانِهِ وقلبِهِ، فهو الكاملُ في وصفه في حال سلوكه.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: ذکر کی دو قسمیں ہیں: زبان کا ذکر اور دل کا ذکر۔ زبان کے ذکر کے ذریعے ہی انسان دل کے ذکر کو دائم رکھ سکتا ہے مگر (شخصیت پر) تاثیر دل کے ذکر کی ہوتی ہے۔ لہٰذا جو بندہ زبان اور دل دونوں سے ذکر کرتا ہو تو اس کی حالتِ سلوک اوصافِ کاملہ کی حامل ہے۔‘‘

١٨. عن أبي عمران أن رجلا أعتق مائة رقبة في ماله، فذكر ذلک بعض جلساء ابن مسعود له، فدعا له بخير، وقال: ألا أخبركم بأفضل من ذلک؟ إيمان ملزوم بالليل والنهار، وأن لا يزال لسان أحدكم رطبا من ذكر الله.

١٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٢١۔

١٨: أخرجه ابن المبارك في كتاب الزهد: ٢٨٧۔

’’حضرت ابو عمران رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے مال میں سے سو غلام آزاد کئے، اس کے ہم نشینوں میں سے کسی نے یہ بات حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بڑی بات نہ بتاؤں؟ دن رات ایمان کو لازم پکڑنا اور یہ کہ تم میں سے ہر ایک کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے۔‘‘



فَصْلٌ فِي مَنْزِلَةِ أَهْلِ الذِّكْرِ

﴿اہلِ ذکر کا مقام و مرتبہ﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِo

(آل عمران، ۳: ۱۹۱)

’’یہ وہ لوگ ہیں جو (سراپا نیاز بن کر) کھڑے اور (سراپا ادب بن کر) بیٹھے اور (ہجر میں تڑپتے ہوئے) اپنی کروٹوں پر (بھی) اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق (میں کار فرما اس کی عظمت اور حُسن کے جلووں) میں فکر کرتے رہتے ہیں (پھر اس کی معرفت سے لذت آشنا ہو کر پکار اُٹھتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے یہ (سب کچھ) بے حکمت اور بے تدبیر نہیں بنایا تو (سب کوتاہیوں اور مجبوریوں سے) پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لےo‘‘

۲. اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَo

(الأنفال، ۸: ۲)

’’ایمان والے (تو) صرف وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل (اس کی عظمت و جلال کے تصور سے) لرز جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ (کلامِ محبوب کی لذت انگیز اور حلاوت آفریں باتیں) ان کے ایمان میں زیادتی کر دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے رب پر توکل (قائم) رکھتے ہیں (اور کسی غیر کی طرف نہیں تکتے)o‘‘

۳. وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ج تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًاo

(الكهف، ۱۸: ۲۸)

’’(اے میرے بندے!) تو اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کر جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں (اس کی دید کے متمنی اور اس کا مکھڑا تکنے کے آرزو مند ہیں) تیری (محبت اور توجہ کی) نگاہیں ان سے نہ ہٹیں، کیا تو (ان فقیروں سے دھیان ہٹا کر) دنیوی زندگی کی آرائش چاہتا ہے، اور تو اس شخص کی اطاعت (بھی) نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہےo‘‘

٤. اَفَمَنْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللهِ ط اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍo (الزمر، ٣٩: ٢٢)

’’بھلا، اللہ نے جس شخص کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا ہو تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر (فائز) ہوجاتا ہے، (اس کے برعکس) پس اُن لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جن کے دل اللہ کے ذکر (کے فیض) سے (محروم ہوکر) سخت ہو گئے، یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیںo‘‘

٥. وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌo

(الزخرف، ٤٣: ٣٦)

’’اور جو شخص (خدائے) رحمان کی یاد سے صرفِ نظر کرلے تو ہم اُس کے لیے ایک شیطان مسلّط کر دیتے ہیں جو ہر وقت اس کے ساتھ جڑا رہتا ہےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے رب تعالیٰ کا ذکر

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضل ذكر الله عزوجل، ٥/٢٣٥٣، الرقم: ٦٠٤٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين، باب: استحباب صلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد، ١/٥٣٩، الرقم: ٧٧٩، ولفظه: مثل البيت الذي يذكر الله فيه والبيت الذي لا يذكر الله فيه، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٣٥، الرقم: ٨٥٤۔

کرنے والے اور رب تعالیٰ کا ذکر نہ کرنے والے شخص کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ ...... رَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا، جس روز کہ اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا...... (اُن سات آدمیوں میں سے ایک وہ ہے) جو خلوت میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں بہنے لگیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: ويحذركم الله نفسه، ٦/٢٦٩٤، الرقم: ٦٩٧٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى، ٤/٢٠٦٧، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في حسن الظن بالله، ٤/٥٩٦، الرقم: ٢٣٨٨۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأذان، باب: من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، ١/٢٣٤، الرقم: ٦٢٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: إخفاء الصدقة، ٢/ ٧١٥، الرقم: ١٠٣١، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الحب في الله، ٤/ ٥٩٨، الرقم: ٢٣٩١، ومالك في الموطأ، ٢/ ٩٥٢، الرقم: ١٧٠٩۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے لب میرے ذکر کے لئے حرکت کرتے ہیں۔'' اسے امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ. قَالَ: آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاکَ؟ قَالُوْا: وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاکَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ. وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا. قَالَ: آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاکَ؟ قَالُوا: وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاکَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ ﷻ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ، [القيامة: ١٦]، ٦/٢٧٣٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢/١٢٤٦، الرقم: ٣٧٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٤٠، الرقم: ١٠٩٨١، ١٠٩٨٨، ١٠٩٨٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/٩٧، الرقم: ٨١٥، والحاكم في المستدرك، ١/٦٧٣، الرقم: ١٨٢٤۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/ ٢٠٧٥، الرقم: ٢٧٠١، والنسائي في السنن، كتاب: آداب القضاة، باب: كيف يستحلف الحاكم، ٨/ ٢٤٩، الرقم: ٥٤٢٦، وأبو يعلى في المسند، ١٣/ ٣٨١، الرقم: ٧٣٨٧، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ٩٥، الرقم: ٨١٣۔

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا گزر مسجد میں حلقہ ذکر میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر ہوا، انہوں نے دریافت فرمایا: تم (یہاں) کیوں بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے (مسجد میں) بیٹھے ہیں۔ اُنہوں نے دوبارہ دریافت فرمایا: بخدا کیا تم صرف اسی لیے بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: بخدا ہم صرف اِسی لیے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: میں نے کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی۔ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو سب سے کم روایت کرنے والا ہوں اور بے شک ایک بار حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گزر ہوا، آپ ﷺ نے اُن سے دریافت فرمایا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر جو احسان فرمایا ہے اُس کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا تم صرف اِسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: بخدا ہم اِسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی، بلکہ ابھی میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور اُنہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسِيْرُ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: جُمْدَانُ، فَقَالَ: سِيْرُوْا، هَذَا جُمْدَانُ، سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ. قَالُوْا: وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اَلذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ مکہ کے ایک راستہ میں جا رہے تھے، آپ ﷺ کا ایک پہاڑ سے گزر ہوا جس کو جُمدان کہتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: چلتے رہو یہ

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة الاستغفار، باب: الحث على ذكر الله، ٤/٢٠٦٢، الرقم: ٢٦٧٦، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٤٠، الرقم: ٨٥٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٥٥، الرقم: ٢٧٧٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٨٩، الرقم: ٥٠٤۔

جُمدان ہے، مُفَردون سبقت لے گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مفردون کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بہ کثرت ذکر کرنے والے مرد اور اللہ تعالیٰ کا بہ کثرت ذکر کرنے والی عورتیں۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: اَلذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ. قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتَّى يَنْكَسِرَ، وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا أَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ مُخْتَصَرًا.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذکر کرنے والی عورتیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی (زیادہ)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اُس سے درجے میں افضل ہیں۔''

اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے جبکہ امام بیہقی نے مختصراً بیان کیا ہے۔

٨. عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ قَالَ:

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: منه (٥)، ٥/٤٥٨، الرقم: ٣٣٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٧٥، الرقم: ١١٧٣٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤١٩، الرقم: ٥٨٩، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٣٠، الرقم: ١٤٠١۔

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة التوبة، ٥/٢٧٧، الرقم: ٣٠٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٨، الرقم: ٢٢٤٤٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٨٢، والروياني في المسند، ١/٤٠٧، الرقم: ٦٢٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٥، الرقم: ٢٣٠٠۔

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ: بَعْضُ أَصْحَابِهِ أُنْزِلَ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَا أُنْزِلَ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ فَقَالَ: أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت کریمہ ﴿اور جو لوگ سونا اور چاندی کا ذخیرہ کرتے ہیں﴾ نازل ہوئی، ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ بعض صحابہ نے فرمایا: یہ سونے اور چاندی کے بارے میں نازل ہوئی کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ کون سا مال بہتر ہے تو ہم اسے حاصل کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ذکر کرنے والی زبان، شکرگزار دل اور مومنہ بیوی جو ایمان پر شوہر کی مددگار رہو، افضل مال ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ ﷻ: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (روزِ قیامت) اللہ ﷻ فرمائے گا: دوزخ میں سے ہر ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا کسی مقام پر (بھی) مجھ سے ڈرا۔‘‘

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے جب کہ حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے۔

۱۰. عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا

۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة جهنم، باب: ما جاء أن للنار نفسين، ٤/٧١٢، الرقم: ٢٥٩٤، والحاكم في المستدرك، ١/١٤١، الرقم: ٢٣٤، ٥/٢٤٤، الرقم: ٨٠٨٤، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٠٠، الرقم: ٨٣٣، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٢٠١۔

۱۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأمثال، باب: ما جاء في مثل الصلاة والصيام والصدقة، ٥/ ١٤٨، الرقم: ٢٨٦٣، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ١٢٤، الرقم: ٦٢٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٢٠٢، وأبو يعلى في المسند، ٣/ ١٤٠، الرقم: ١٥٧١۔

بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَيَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ إِلَى أَنْ قَالَ: وَآمُرُكُمْ أَنْ تَذْكُرُوْا اللهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ، كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ خود بھی اُن پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی اُن پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیں۔ (لمبی حدیث کے آخر میں ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے) فرمایا: میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔ بے شک ذکرِ الٰہی کی مثال ایسے ہے جیسے کسی آدمی کے دشمن اس کے پیچھے بھاگیں اور وہ ایک مضبوط قلعہ میں آ کر پناہ گزین ہو جائے اور اُن سے اپنے آپ کو محفوظ کر لے۔ اِسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان سے صرف ذکرِ الٰہی کے سبب ہی بچا سکتا ہے۔‘‘

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ الَّذِيْنَ لَا تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُوْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں کی زبانیں ذِکرِ الٰہی سے ہمیشہ تر رہتی ہیں وہ جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہوں گے۔‘‘

اسے امام ابن ابی شیبہ، ابونعیم، ابن المبارک اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۱۱: أخرجه ابن أبی شيبة في المصنف، ۷/۱۱۱، الرقم: ۳۵۰۵۵، ۳۵۰۵۲، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۲۱۹، وابن المبارك في الزهد، ۱/۳۹۷، وابن أبی عاصم في الزهد، ۱/۱۳٦، وذكره ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۱/٦۳۹، والسيوطي في الدر المنثور، ۱/۳٦٦۔

١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ لَيَرَوْنَ بُيُوْتَ أَهْلِ الذِّكْرِ تُضِيءُ لَهُمْ كَمَا تُضِيءُ الْكَوَاكِبُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حَيَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ آسمان والے ذکر کرنے والوں کے گھروں کو ایسے روشن دیکھتے ہیں جیسے زمین والے آسمان پر ستاروں کو روشن دیکھتے ہیں۔‘‘

اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال الإمام أبو جعفر محمد الباقر ﷺ: إن الصواعق تصيب المؤمن، وغير المؤمن ولا تصيب الذاكر لله ﷻ.

’’امام ابوجعفر محمد الباقر ﷺ نے فرمایا: (غفلت ومعصیت کی) بجلیاں مومن اور غیر مومن دونوں پر گرتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے پر نہیں گرتیں۔‘‘

٢. عَنْ أَبِي عمرو الشيباني قال: قَالَ مُوْسَى ﷺ لِرَبِّهِ ﷻ: أَيْ رَبِّ، أَيُّ عِبَادِکَ أَحَبُّ إِلَيْکَ؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِي ذِكْرًا.

’’حضرت ابو عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ ﷺ نے اپنے رب تعالیٰ سے عرض کیا: اے میرے رب! تیرا کون سا بندہ تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو سب سے زیادہ میرا ذکر کرنے والا ہے۔‘‘

٣. عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ قَالَ لَهُ: أَوْصِنِي يَا أَبَا مُسْلِمٍ،

١٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٧٠، الرقم: ٣٠٥٥٥، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٤/٢٨٢، الرقم: ٦٦٨، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٣٦٧۔

١: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٥٠۔

٢: أخرجه ابن السري في الزهد، ١/٢٧٧، الرقم: ٤٨٩، ،أحمد بن محمد بن إسحاق الدينوري، ١/٥١، الرقم: ٢١۔

٣: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٥٥، الرقم: ٦٩٦۔

قَالَ: اذْكُرِ اللهَ تَحْتَ كُلِّ شَجَرَةٍ وَحَجَرٍ، قَالَ: زِدْنِي، فَقَالَ: اذْكُرِ اللهَ حَتَّى يَحْسِبَکَ النَّاسُ مِنْ ذِكْرِ اللهِ مَجْنُوْنٌ، قَالَ: فَكَانَ أَبُوْمُسْلِمٍ يُكْثِرُ ذِكْرَ اللهِ فَرَآهُ رَجُلٌ يَذْكُرُ اللهَ فَقَالَ: أَمَجْنُوْنٌ صَاحِبُكُمْ هَذَا؟ فَسَمِعَهُ أَبُوْ مُسْلِمٍ فَقَالَ: لَيْسَ هَذَا بِالْجُنُوْنِ يَا ابْنَ أَخِي، وَلَكِنْ هَذَا دَوَاءُ الْجُنُوْنِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابومسلم خولانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابو مسلم! مجھے وصیت کریں تو انہوں نے فرمایا: ہر درخت اور پتھر (کے سائے) تلے (کثرت سے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ اس نے کہا: اس کے علاوہ مزید کوئی نصیحت فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اتنا ذکر کرو کہ کثرت ذکرِ الٰہی کی وجہ سے لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابومسلم رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کا اس کثرت سے ذکر کیا کرتے تھے کہ ایک آدمی نے آپ کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر (آپ کے ساتھیوں سے) کہا: کیا تمہارا یہ ساتھی مجنون ہے؟ حضرت ابومسلم نے اس کا یہ قول سن لیا اور فرمایا: اے بھتیجے! یہ جنون نہیں بلکہ یہ (ذکرِ الٰہی ہی) تو جنون اور پاگل پن کا علاج ہے۔''

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤. قال عبد الله بن المبارک رَحِمَهُ الله: إن الرحمة تنزل عند ذكر الصالحين.

''حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحِمَهُ الله نے فرمایا: نیکوکاروں کے ذکر کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے۔''

٥. قال أحمد النوري رَحِمَهُ الله: لكل شيء عقوبة، وعقوبةُ العارفِ انقطاعُه عن ذكر.

''حضرت احمد نوری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: ہر چیز کے لئے سزا ہے اور عارف کی سزا یہ ہے کہ وہ ذکر (الٰہی) سے منقطع ہو جائے۔''

٦. قال بشر الحافي رحمه الله: صحبة الأشرار تورث سوء الظن بالأخيار

٤: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٩١۔

٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣٢٥۔

٦: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ١١١۔

وصحبة الأخيار تورث حسن الظن بالأشرار.

''حضرت بشر حافی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: بروں کی صحبت نیکوں کے ساتھ بدگمانی کا سبب بنتی ہے جبکہ نیکوں کی صحبت بروں کے متعلق اچھا گمان دیتی ہے۔''

٧. قال بِشْر بن الحارث رَحِمَهُ الله: بِحَسْبِکَ أَنَّ قَوْمًا مَوْتَى، تحيا القلوبُ بِذِکْرِهم. وأَنَّ قومًا أحياء تقسو القلوبُ بِرُؤْيتِهِم.

''حضرت بشر بن الحارث رَحِمَهُ الله نے فرمایا: تیرے لئے یہی (نصیحت) کافی ہے کہ بعض مردہ لوگوں کے ذکر سے دل زندہ ہوتے ہیں اور بعض زندہ (لیکن بے عمل) لوگوں کی رؤیت سے دل سخت ہوتے ہیں۔''

٨. قال أبو زکريا الرازي رَحِمَهُ الله: جالسوا الذاکرين فإنهم ملازمون باب الملک.

''حضرت ابو زکریا رازی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھو کیونکہ انہوں نے بادشاہ کا دروازہ تھام رکھا ہے۔''

٩. قال الإمام القشيري رَحِمَهُ الله: جاء في الإنجيل: أذکرني حين تغضب أذکرک حين أغضب، وارض بنصرتي لک، فإن نصرتي لک خير لک من نصرتک لنفسک.

''امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ انجیل میں مذکور ہے کہ تو مجھے اس وقت یاد رکھ جب تو غصہ میں ہو، میں بھی تجھے اس وقت یاد رکھوں گا جب میں غصے میں ہوں گا اور میں جو تمہاری مدد کروں، اس پر راضی رہ کیونکہ میری مدد کرنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنی مدد آپ کرے۔''

٧: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٤٦۔

٨: أخرجه الشعراني في الطبقات الکبرى: ١٢٣۔

٩: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٢٥۔

فَصْلٌ فِي طَوَافِ الْمَلَائِكَةِ فِي طُرُقِ أَهْلِ الذِّكْرِ

﴿فرشتوں کا اہلِ ذکر کی راہوں میں چکر لگانے کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ (حم السجدة، ٤١: ٣٠)

’’بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ (اِس پر مضبوطی سے) قائم ہوگئے، تو اُن پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم جنت کی خوشیاں مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا○‘‘

۲. تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ (الشوری، ٤٢: ٥)

’’قریب ہے آسمانی کرّے اپنے اوپر کی جانب سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اُن لوگوں کے لیے جو زمین میں ہیں بخشش طلب کرتے رہتے ہیں۔ یاد رکھو، اللہ ہی بڑا بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے○‘‘

۳. تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ○ (القدر، ٩٧: ٤)

’’اس (رات) میں فرشتے اور روح الامین (جبرائیل) اپنے رب کے حکم سے (خیر و برکت کے) ہر امر کے ساتھ اترتے ہیں○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ ِللهِ مَـلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضل ذكر الله عزوجل، ٥/٢٣٥٣،—

الطُّرُقِ، يَلْتَمِسُوْنَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا إِلَى حَاجَتِكُمْ. قَالَ: فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ، وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا يَقُوْلُ عِبَادِي؟ قَالَ: تَقُوْلُ: يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ. لَا وَاللهِ، مَا رَأَوْكَ. قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوْا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا، قَالَ: يَقُوْلُ: فَمَا يَسْأَلُوْنَنِي؟ قَالَ: يَسْأَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُوْلُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا، وَاللهِ، يَا رَبِّ، مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ، قَالَ: يَقُوْلُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللهِ، يَا رَبِّ، مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَـلَائِكَةِ: فِيْهِمْ فُـلَانٌ، لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ، لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو نداء دیتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کی طرف دوڑ آؤ۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ آسمانِ دنیا تک ان پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں۔ پھر (جب وہ واپس اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں تو) ان سے ان کا رب پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے، کہ میرے

...... الرقم: ٦٠٤٥، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٣٩، الرقم: ٨٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٩٩، الرقم: ٥٣١، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٤٥۔

بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکیزگی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اﷲ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اﷲ رب العزت کی قسم! تجھے تو انہوں نے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اﷲ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں، تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر اﷲ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اﷲ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اے رب! اﷲ کی قسم، انہوں نے اسے دیکھا تو نہیں ہے۔ اﷲ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو گا؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی بہت زیادہ حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت رکھنے والے ہو جائیں۔ اﷲ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: دوزخ سے۔ اﷲ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اﷲ کی قسم! اسے دیکھا تو نہیں ہے۔ اﷲ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کا اس سے بھاگنا اور ڈرنا بہت زیادہ بڑھ جائے۔ اﷲ تعالیٰ فرماتا ہے: گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ان میں فلاں شخص ایسا بھی تھا جو (ذکر کے لیے نہیں بلکہ) اپنی حاجت کے لیے آیا تھا۔ اﷲ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ (یعنی میرے اولیاء اﷲ) ایسے ہم نشیں ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کبھی بدبخت و محروم نہیں ہوتا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ ِﷲِ تَبَارَکَ وَتَعَالَى مَلَائِکَةً، سَيَّارَةً فُضُلًا، يَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ، فَإِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِکْرٌ، قَعَدُوْا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ، حَتَّى يَمْلَؤُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَإِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا إِلَى السَّمَاءِ. قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اﷲُ عزوجل. وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَکَ فِي الْأَرْضِ،

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الذکر والدعا والتوبة والاستغفار، باب: فضل مجالس الذکر، ٤/٢٠٦٩، الرقم: ٢٦٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٢، الرقم: ٧٤٢٠، ٢/٣٨٢، الرقم: ٨٩٦٠۔

يُسَبِّحُوْنَکَ وَيُکَبِّرُوْنَکَ، وَيُهَلِّلُوْنَکَ وَيَحْمَدُوْنَکَ وَيَسْأَلُوْنَکَ، قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُوْنِي؟ قَالُوْا: يَسْأَلُوْنَکَ جَنَّتَکَ. قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوْا: لَا أَيْ رَبِّ، قَالَ: فَکَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُوْنَکَ. قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنَنِي؟ قَالُوْا: مِنْ نَارِکَ يَا رَبِّ. قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: فَکَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوْا: وَيَسْتَغْفِرُوْنَکَ. قَالَ: فَيَقُوْلُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، أَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوْا، وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا. قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: رَبِّ، فِيْهِمْ فُـلَانٌ، عَبْدٌ خَطَّاءٌ، إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمُ الْقَوْمُ، لَا يَشْقَی بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ہیں جو ذکر کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان (ذاکرین) کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض فرشتے دوسرے فرشتوں کو (اوپر تلے) ڈھانپ لیتے ہیں، حتیٰ کہ زمین سے لے کر آسمانِ دنیا تک کی جگہ (ان کے نورانی وجود سے) بھر جاتی ہے، جب ذاکرین مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف واپس چلے جاتے ہیں، پھر اللہ ﷻ ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ اسے ان سے زیادہ علم ہوتا ہے: تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین پر تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، جو سبحان اللہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ کہہ رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا عالم ہوتا؟ (پھر) فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! تیری دوزخ سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر کس قدر پناہ مانگتے؟ (پھر) فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے استغفار کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے انہیں بخش دیا اور جو کچھ انہوں نے مانگا وہ میں نے انہیں عطا کر دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی اس سے میں نے انہیں پناہ دے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! ان میں فلاں خطا کار بندہ بھی تھا، وہ اس مجلس کے پاس سے گزرا اور ان کے ساتھ آ کے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اسے بھی بخش دیا ہے، یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدبخت و محروم نہیں رہتا۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ، وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ. وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نمازِ عصر اور نمازِ فجر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی وہ آسمان کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ اللہ رب العزت ان سے دریافت فرماتا ہے حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔'' اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور مالک نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنهما أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة، ٦/٢٧٢١، الرقم: ٧٠٤٨، والنسائي في السنن الكبرى، ١/١٧٥، الرقم: ٤٥٩، ومالك في الموطأ، كتاب: النداء للصلاة، باب: العمل في جامع الصلاة، ١/١٧٠، الرقم: ٤١١، وأبو عوانة في المسند، ١/٣١٥، الرقم: ١١١٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٥٠، الرقم: ٢٨٣٦۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل—

النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهَ ﷻ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمتِ الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ (سکون و اطمینان) کا نزول ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔‘‘

اسے امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷜ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ ﷻ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَلْتَمِسُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کی باقاعدہ ذمہ داری کوئی نہیں مگر وہ صرف مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔‘‘

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔ الفاظ امام احمد کے ہیں۔

.... الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/٢٠٧٤، الرقم: ٢٧٠٠، والترمذي في السنن كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله ﷻ ما لهم من الفضل، ٥/٤٥٩، الرقم: ٣٣٧٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢/١٢٤٥، الرقم: ٣٧٩١۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل مجالس الذكر، ٤/٢٠٦٩، الرقم: ٢٦٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٩، الرقم: ٨٦٩٠۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ حِلَقِ الذِّكْرِ وَالْاِجْتِمَاعِ عَلَيْهِ

﴾حلقاتِ ذکر اور اُس کے لیے اِجتماع کی فضیلت﴿

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰكُمْ وَ اِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَo (البقرة، ٢: ١٩٨)

’’اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں اگر تم (زمانۂ حج میں تجارت کے ذریعے) اپنے رب کا فضل (بھی) تلاش کرو پھر جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعرِ حرام (مزدلفہ) کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو اور اس کا ذکر اس طرح کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی، اور بیشک اس سے پہلے تم بھٹکے ہوئے تھےo‘‘

٢. فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا.
(البقرة، ٢: ٢٠٠)

’’پھر جب تم اپنے حج کے ارکان پورے کر چکو تو (منٰی میں) اللہ کا خوب ذکر کیا کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کا (بڑے شوق سے) ذکر کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ شدتِ شوق سے (اللہ کا) ذکر کیا کرو۔‘‘

٣. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَo (الأنفال، ٨: ٤٥)

’’اے ایمان والو! جب (دشمن کی) کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہا کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤo‘‘

٤. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًاo (الأحزاب، ٣٣: ٤١)

’’اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو٥‘‘

٥. وَ تَرَی الْمَلٰٓئِکَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ.

(الزمر، ٣٩: ٧٥)

’’اور (اے حبیب!) آپ فرشتوں کو عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے دیکھیں گے جو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوں گے۔‘‘

٦. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللهُ لَکُمْ.

(المجادلة، ٥٨: ١١)

’’اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ (اپنی) مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادہ ہو جایا کرو اللہ تمہیں کشادگی عطا فرمائے گا۔‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ ﷻ: مَلَائِکَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَلْتَمِسُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کی باقاعدہ ذمہ داری کوئی نہیں مگر وہ صرف مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔‘‘

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔ الفاظ احمد کے ہیں۔

٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ

١: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل مجالس الذکر، ٤/٢٠٦٩، الرقم: ٢٦٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٩، الرقم: ٨٦٩٠، و ذکره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٤٤، الرقم: ٥٥٢٣۔

٢: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات، ٥/٥٣٢، الرقم: ٣٥١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٠، الرقم: ٢٥٤٥، وأبو يعلی في المسند، ٦/١٥٥، الرقم: ٣٤٣٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٩٨، الرقم: ٥٢٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٦٨، الرقم: ١٠٤٤، والمنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٣٢٩۔

الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قَالُوْا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو (ان میں سے) خوب کھایا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جنت کی کیاریاں کون سی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ذِکر الٰہی کے حلقہ جات۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ؟ قَالَ: غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجالسِ ذکر کی غنیمت (یعنی نفع) کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجالسِ ذکر کی غنیمت جنت ہے (اور بس) جنت (ہی) ہے۔“

اسے امام احمد نے اور طبرانی نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قَالَ: يَقُوْلُ الرَّبُّ عزوجل يَوْمَ

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٧، ١٩٠، الرقم: ٦٦٥١، ٦٧٧٧، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٢٧٣، الرقم: ١٣٢٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦١، الرقم: ٢٣٢٤ والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٨، والمناوي في فيض القدير، ٤/٤٠٧، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٣٦٦۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٨، ٧٦، الرقم: ١١٦٧٠، ١١٧٤٠، و ابن حبان في الصحيح، ٣/٩٨، الرقم: ٨١٦، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٣١، الرقم: ١٤٠٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠١، الرقم: ٥٣٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٥٣، الرقم: ٨١٠٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٩، الرقم: ٢٣١٨، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٧٦، الرقم: ٢٣٢٠۔

الْقِيَامَةِ: سَيُعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مِنْ أَهْلِ الْكَرَمِ؟ فَقِيْلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ.

’’حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ فرماتا ہے: قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی اور سخاوت والے کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! بزرگی والے کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں مجالس ذِکر منعقد کرنے والے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

٥. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا يَذْكُرُوْنَ اللهَ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذَلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ، إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ، قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کچھ لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کی خاطر اجتماعی طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔‘‘

اسے امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ سُهَيْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ ﷻ فِيْهِ فَيَقُوْمُوْنَ حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ: قُوْمُوْا قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكُمْ

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٢، الرقم: ١٢٤٧٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٥٤، الرقم: ١٥٥٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠١، الرقم: ٥٣٤، ٦٩٤، وأبو يعلى في المسند، ٧/١٦٧، الرقم: ٤١٤١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٦٠، الرقم: ٢٩٤٧٧۔

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢١٢، الرقم: ٦٠٣٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٤٥٤، الرقم: ٦٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٠، الرقم: ٢٣٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٦۔

ذُنُوبَكُمْ وَبُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت سہیل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ مجلسِ ذکر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر (کرنے کے بعد اس مجلس سے) اٹھتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ بخش دیئے ہیں اور تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم بِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يُذَكِّرُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَمَا إِنَّكُمُ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ أَمَرَنِي اللهُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فُرُطًا﴾ [الكهف، ۱۸: ۲۸] أَمَا إِنَّهُ مَا جَلَسَ عِدَّتُكُمْ إِلَّا جَلَسَ مَعَهُمْ عِدَّتُهُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنْ سَبَّحُوا اللهَ تَعَالَى سَبَّحُوْهُ، وَإِنْ حَمِدُوا اللهَ حَمِدُوْهُ، وَإِنْ كَبَّرُوا اللهَ كَبَّرُوْهُ، ثُمَّ يَصْعَدُوْنَ إِلَى الرَّبِّ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّنَا، عِبَادُكَ سَبَّحُوْكَ فَسَبَّحْنَا وَكَبَّرُوْكَ فَكَبَّرْنَا وَحَمِدُوْكَ فَحَمِدْنَا. فَيَقُولُ رَبُّنَا: يَا مَلَائِكَتِي، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. فَيَقُوْلُوْنَ: فِيْهِمْ فُلَانٌ وَفُلَانٌ الْخَطَّاءُ. فَيَقُوْلُ: هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عبد اللہ بن رواحہ کے پاس سے گزرے، وہ اپنے ساتھیوں کو ذکرِ الٰہی کروا رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم وہ جماعت ہو جس کے متعلق میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کے ساتھ رہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ”(اے میرے بندے!) تو اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کر جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا کے طلب گار رہتے ہیں (اس کی دید کے متمنی اور اس

۷: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۲/ ۲۲۷، الرقم: ۱۰۷٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۷٦۔

کا مکھڑا تکنے کے آرزومند ہیں) تیری (محبت اور توجہ کی) نگاہیں ان سے نہ ہٹیں، کیا تو (ان فقیروں سے دھیان ہٹا کر) دنیوی زندگی کی آرائش چاہتا ہے، اور تو اس شخص کی اطاعت (بھی) نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا ہے اور وہ اپنی ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہےo‘‘ تم میں سے جتنی تعداد میں لوگ بیٹھتے ہیں، ان کے برابر فرشتے بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں تو یہ بھی اُس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں تو یہ بھی اُس کی حمد بیان کرتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کریں تو یہ بھی اُس کی کبریائی بیان کرتے ہیں۔ پھر رب العزت کی بارگاہ میں لوٹ جاتے ہیں حالانکہ وہ اُن کی حالت کو بخوبی جانتا ہے، لیکن وہ پھر بھی عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرے بندوں نے تیری تسبیح بیان کی تو ہم نے بھی تیری تسبیح بیان کی، اُنہوں نے تیری کبریائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری کبریائی بیان کی۔ اُنہوں نے تیری حمد بیان کی تو ہم نے بھی تیری حمد کی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اُنہیں بخش دیا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اُن میں تو فلاں فلاں گناہ گار شخص بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ ایسے لوگ ہیں کہ اُن کا ہم نشین بد بخت نہیں رہ سکتا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَبْعَثَنَّ اللهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوْهِهِمُ النُّوْرُ عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ، يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، قَالَ: فَجَثَى أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، حِلْهُمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ. قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى وَبِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُوْنَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُوْنَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پُرنور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر (بیٹھے) ہوں

۸: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۲٦۲، الرقم: ۲۳٦۲: وأيضاً، ٤/۱۲، الرقم: ٤٥۸۳، وقال رواه الطبراني بإسنادٍ حَسَنٍ، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۷۷، وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، والسيوطي في الدر المنثور، ۱۰/۳٦۸۔

گے، لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے، نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے سامنے ان کا حلیہ بیان فرمائیں تاکہ ہم انہیں جان لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام منذری نے کہا ہے۔ امام منذری نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔

٩. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ لِلّٰهِ سَرَايَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَحُلُّ وَتَقِفُ عَلَى مَجَالِسِ الذِّكْرِ، فَارْتَعُوْا فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ. قَالُوْا: وَأَيْنَ رِيَاضُ الْجَنَّةِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الذِّكْرِ فَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا فِي ذِكْرِ اللهِ وَاذْكُرُوْهُ بِأَنْفُسِكُمْ، مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ اللهِ، فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللهِ عِنْدَهُ، فَإِنَّ اللهَ يُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ أَنْزَلَهُ مِنْ نَفْسِهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے لشکر ہیں جو ذکر کی محفلوں میں آتے ہیں اور وہاں رک جاتے ہیں، لہٰذا تم جنت کے باغیچوں سے خوب کھاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغیچے کہاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذکر کی محفلیں (جنت کے باغیچے ہیں)۔ لہٰذا تم صبح و شام اللہ کا ذکر کرو اور اس کا ذکر اپنے دلوں میں بھی کرو۔ جو شخص چاہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے مقام کو معلوم کر لے وہ اپنے ہاں اللہ تعالیٰ کے مقام کو دیکھے۔ اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے ہاں اُس مقام پر رکھتا ہے جہاں بندہ اُسے اپنے ہاں رکھتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

٩: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣/ ٣٩٠، الرقم: ١٨٦٥، والحاكم في المستدرك، ١/ ٦٧١، الرقم: ١٨٢٠.

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. كانت أم الدرداء رضي الله عنها تقول: طلبت العبادة في كل شيء، فما وجدت شيئاً أشفى لصدري ولا أفضل من مجالس الذكر، فكانوا يحضرون عندها فيذكرون فتذكر معهم.

’’حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ہر چیز میں عبادت تلاش کی لیکن مجالس ذکر سے زیادہ میرے سینے کو شفا دینے والی اور افضل چیز نہ پائی۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ذکر کرتے آپ بھی ذکر کرتیں۔‘‘

٢. قال رجل للحسن البصري رَحِمَهُ الله: أشكو إليک قساوة قلبي فقال: ادن من مجالس الذكر.

’’ایک شخص نے حضرت حسن بصری رَحِمَهُ الله سے عرض کی کہ آپ سے میں اپنے دل کی سختی کی شکایت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: مجالس ذکر کے قریب رہا کرو۔‘‘

٣. كان أبو علي الروذباري رحمه الله يقول: من علامة مقت الله للعبد أن يتقلق من مجلس الذكر إذا طال لأنه لو أحبه لكان الألف سنة في حضرته كلمح البصر.

’’حضرت ابوعلی روذباری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ بندے پر خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی علامت یہ ہے کہ مجلس ذکر اگر طویل ہو جائے تو وہ اکتا جائے کیونکہ اگر وہ اس سے محبت فرماتا تو اس کی بارگاہ میں ہزار برس ایک پلک جھپکنے کی طرح ہوتا۔‘‘

٤. عن معاوية بن قرة عن أبيه قال: قال لي: يا بني، إذا كنت في قوم

١: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٩۔
٢: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٤٦۔
٣: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ١٥٩۔
٤: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ٢٢٢۔

يذكرون الله ﷻ فبدت لک حاجة فسلم عليهم حين تقوم فإنک لا تزال لهم شريکا ما داموا جلوسا.

’’حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تو ایسے لوگوں میں ہو جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہوں، پھر تمہیں کوئی کام یاد آ جائے، تو جاتے وقت انہیں سلام عرض کر بے شک تو اس وقت تک ان کے ساتھ شریک رہے گا جب تک وہ بیٹھے ذکر کرتے رہیں گے۔‘‘

٥. کان عطاء بن أبي رباح رَحِمَهُ الله يقول: من جلس مجلس ذکر کفر الله تعالی عنه بذلک المجلس عشرة مجالس من مجالس الباطل.

’’حضرت عطاء بن ابی رباح رَحِمَهُ الله نے فرمایا کہ جوشخص ذکر کی مجلس میں بیٹھے اس مجلس کی برکت سے باطل کی دس مجلسوں میں بیٹھنے کا کفارہ ہو جاتا ہے۔‘‘

٥: أخرجه الشعراني في الطبقات الکبری: ٦١۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ بِالْجَهْرِ

﴿بلند آواز سے ذکر کرنے کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِo (البقرة، ٢: ١٥٢)

’’سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کروo‘‘

٢. فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَo (البقرة، ٢: ١٩٨)

’’پھر جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعرِ حرام (مزدلفہ) کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو اور اس کا ذکر اس طرح کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی، اور بے شک اس سے پہلے تم بھٹکے ہوئے تھےo‘‘

٣. فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا.
(البقرة، ٢: ٢٠٠)

’’پھر جب تم اپنے حج کے ارکان پورے کر چکو تو (منٰی میں) اللہ کا خوب ذکر کیا کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کا (بڑے شوق سے) ذکر کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ شدّتِ شوق سے (اللہ کا) ذکر کیا کرو۔‘‘

٤. فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ.
(النساء، ٤: ١٠٣)

’’پھر اے (مسلمانو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو۔‘‘

٥. وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَo (الأعراف، ٧: ٢٠٥)

''اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی وزاری سے اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکرِ حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤo''

٦. وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَo (الأنفال، ٨: ٤٥)

''اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤo''

٧. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًاo وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًاo (الأحزاب، ٣٣: ٤١، ٤٢)

''اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کروo اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کروo''

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوْا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ عہدِ نبوی میں فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد بلند آواز سے ذکر (یعنی ذکر بالجہر) کرنا رائج تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں لوگوں کے (نماز سے) فارغ ہونے کو اسی سے جان لیتا جب میں اس (بلند آواز سے ذکر کرنے) کو سنتا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الذكر بعد الصلوة، ١/ ٢٨٨، الرقم: ٨٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: الذكر بعد الصلاة، ١/ ٤١٠، الرقم: ٥٨٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/ ٢٤٥، الرقم: ٣٢٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٣٦٧، الرقم: ٣٤٧٨۔

٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہو جانے کو تکبیر (یعنی بلند آواز سے اللہ اکبر کا ذکر کرنے) سے جان لیا کرتا۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الذكر بعد الصلوة، ١/ ٢٨٨، الرقم: ٨٠٦، والشافعي في المسند، ١/ ٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٢، الرقم: ١٩٣٣، وابن حبان في الصحيح، ٥/٦١٠، الرقم: ٢٢٣٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ١٨٤، الرقم: ٢٨٣٧۔

قال النووي في شرحه: إن ذكر اللسان مع حضور القلب أفضل من القلب وحده. ☆

’’امام نووی فرماتے ہیں کہ حضور قلب کے ساتھ زبان سے ذکر کرنا ذکر بالقلب سے افضل ہے۔‘‘

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: ويحذركم الله نفسه، ٦/٢٦٩٤، الرقم: ٦٩٧٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: في حسن الظن بالله ﷻ، ٥/٥٨١، الرقم: ٣٦٠٣۔

☆ النووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٧/١٦۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ خفی) کرے تو میں بھی (اپنے شایانِ شان) خفیہ اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ. قَالَ: آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاکَ؟ قَالُوْا: وَاللهِ، مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاکَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ. وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا. قَالَ: آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاکَ؟ قَالُوا: وَاللهِ، مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاکَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ عزوجل يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا گزر مسجد میں حلقہ ذکر میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر ہوا، انہوں نے دریافت فرمایا: تم (یہاں) کیوں بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے (مسجد میں) بیٹھے ہیں۔ اُنہوں نے دوبارہ دریافت فرمایا: بخدا کیا تم صرف اسی

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/ ٢٠٧٥، الرقم: ٢٧٠١، والنسائي في السنن، كتاب: آداب القضاة، باب: كيف يستحلف الحاكم، ٨/ ٢٤٩، الرقم: ٥٤٢٦، وأبو يعلى في المسند، ١٣/ ٣٨١، الرقم: ٧٣٨٧۔

لیے بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: بخدا ہم صرف اِسی لیے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ ﷺ نے کہا کہ: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی۔ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو سب سے کم روایت کرنے والا ہوں اور بے شک ایک بار حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گزر ہوا، آپ ﷺ نے اُن سے دریافت فرمایا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر جو احسان فرمایا ہے اُس کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا تم صرف اِسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: بخدا ہم اِسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی، بلکہ ابھی میرے پاس جرائیل علیہ السلام آئے تھے اور اُنہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما قَالَ: رَأَى نَاسٌ نَارًا فِي الْمَقْبَرَةِ فَأَتَوْهَا فَإِذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا هُوَ يَقُوْلُ: نَاوِلُوْنِي صَاحِبَكُمْ. فَإِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ایک قبر میں کھڑے فرما رہے تھے: اپنا ساتھی (یعنی ساتھی کی میت) مجھے پکڑاؤ۔ وہ ایسا آدمی تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا۔''

اس حدیث کو امام ابو داود اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ ﷺ يُصَلِّي

۵: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في الدفن بالليل، ۳/ ۲۰۱، الرقم: ۳۱۶٤، والطبراني في المعجم الكبير، ۲/ ۱۸۲، الرقم: ۱۷٤۳، والحاكم في المستدرك، ۱/ ۵۲۳، الرقم: ۱۳٦۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/ ۳۱، الرقم: ۳۷۰۱۔

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، ۲/ ۳۷، الرقم: ۱۳۲۹، وابن حبان في الصحيح، ۳/ ٦، الرقم: ۷۳۳، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷/ ۱۸۱، الرقم: ۷۲۱۹، والحاكم في المستدرك، ۱/ ٤۵٤، الرقم: ۱۱٦۸، وابن خزيمة في الصحيح، ۲/ ۱۸۹، الرقم: ۱۱٦۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/ ۱۱، الرقم: ٤٤۷٦۔

يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ. قَالَ: وَمَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ. قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَرَرْتُ بِکَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَکَ. قَالَ: قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَقَالَ لِعُمَرَ: مَرَرْتُ بِکَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَکَ. قَالَ: فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ. زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيْثِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أَبَا بَکْرٍ، ارْفَعْ مِنْ صَوْتِکَ شَيْئًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صَوْتِکَ شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک رات باہر نکلے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آہستہ آواز میں نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ بلند آواز میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں دونوں حضرات اکٹھے ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم آہستہ آواز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں اسے سنا رہا تھا جس سے سرگوشی کر رہا تھا۔ فرمایا: اے عمر! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تو تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں سونے والوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ (اس حدیث کے ایک راوی) حسن نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! تم اپنی آواز تھوڑی بلند کر لو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز تھوڑی پست کر لیا کرو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ کَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ: سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَـلَاثًا يَرْفَعُ صَوْتَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَهَذَا لَفْظُ الْحَاکِمِ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: وَهَذَا الْإِسْنَادُ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٠٦، الرقم: ١٥٣٩٥، والنسائي في السنن الکبری، ٦/١٨٤، الرقم: ١٠٥٧٣، والحاکم في المستدرک، ١/٤٠٦، الرقم: ١٠٠٩۔

(نماز سے فارغ ہونے کے لیے) سلام کہتے تو بلند آواز سے تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ حاکم کے ہیں نیز امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ شیخین (بخاری اور مسلم) کی شرط کے مطابق صحیح الاسناد ہے۔

۸. عَنْ سُهَيْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ ﷻ فِيْهِ فَيَقُوْمُوْنَ حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ: قُوْمُوْا قَدْ غَفَرَ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَبُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت سہیل بن حنظلہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب لوگ مجلسِ ذکر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے اُٹھتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! اللہ نے تمہارے گناہ بخش دیئے ہیں، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: يَقُوْلُ الرَّبُّ ﷻ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ؟ فَقِيْلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ.

’’حضرت ابو سعید ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ فرماتا ہے: قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی اور سخاوت والے کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! بزرگی والے کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں مجالسِ ذکر منعقد کرنے والے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢١٢، الرقم: ٦٠٣٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٥٤، الرقم: ٦٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٠، الرقم: ٢٣٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٦۔

۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٨، الرقم: ١١٦٧٠، ١١٧٤٠، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٣١، الرقم: ١٤٠٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/٩٨، الرقم: ٨١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠١، الرقم: ٥٣٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٥٣، الرقم: ٨١٠٤۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ ذِکْرِ اللهِ تَعَالَی فِي السُّوْقِ وَمَوَاضِعِ الْغَفَلَاتِ

﴾بازار اور دیگر مقاماتِ غفلت میں اللہ ﷻ کا ذکر کرنے کا بیان﴿

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِيْتَ. (الکهف، ۱۸: ۲٤)

’’اور اپنے رب کا ذکر کیا کریں جب آپ بھول جائیں۔‘‘

۲. وَ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْکٰفِرِيْنَ عَرْضَاo نِالَّذِيْنَ کَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِکْرِيْ وَ کَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًاo (الکهف، ۱۸: ۱۰۰، ۱۰۱)

’’اور ہم اس دن دوزخ کو کافروں کے سامنے بالکل عیاں کر کے پیش کریں گےo وہ لوگ جن کی آنکھیں میرے ذکر سے حجابِ (غفلت) میں تھیں اور وہ (میرا ذکر) سن بھی نہ سکتے تھےo‘‘

۳. وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْکًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰیo قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰی وَ قَدْ کُنْتُ بَصِيْرًاo قَالَ کَذٰلِکَ اَتَتْکَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَاج وَ کَذٰلِکَ الْيَوْمَ تُنْسٰیo (طه، ۲۰: ۱۲٤۔ ۱۲٦)

’’اور جس نے میرے ذکر (یعنی میری یاد اور نصیحت) سے روگردانی کی تو اس کے لیے دنیاوی معاش (بھی) تنگ کردیا جائے گا اور ہم اسے قیامت کے دن (بھی) اندھا اٹھائیں گےo وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے (آج) اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں (دنیا میں) بینا تھاo ارشاد ہوگا: ایسا ہی (ہوا کہ دنیا میں) تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں پس تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تو (بھی) بھلا دیا جائے گاo‘‘

٤. رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّکٰوةِ لا يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُo (النور، ۲٤: ۳۷)

’’(اللہ کے اس نور کے حامل) وہی مردانِ (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے (بلکہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی) وہ (ہمہ وقت) اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں (سب) الٹ پلٹ ہو جائیں گیo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہو اور یہ کلمات کہے: ﴿لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ ’’اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے، وہی لائق ستائش ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔ اس کے قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس سے دس لاکھ برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما يقول إذا دخل السوق، ٥/ ٤٩١، الرقم: ٣٤٢٨، والدارمي في السنن، ٢/ ٣٧٩، الرقم: ٢٦٩٢، والحاكم في المستدرك، ١/ ٧٢١، الرقم: ١٩٧٤، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/ ٢١٤، و نقله ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/ ٣٥١۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِکَ: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا کَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِکَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيسَی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں کیں تو اُٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہے: ﴿سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ﴾ ’’یا اللہ! میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔‘‘ تو ان لغو باتوں سے اس کی مغفرت ہوجائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ: کَلِمَاتٌ لَا يَتَکَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا کُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُوْلُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِکْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ کَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَی الصَّحِيْفَةِ: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ الفاظ ایسے ہیں کہ جنہیں کوئی اپنی مجلس

٢: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات، باب: ما يقول إذا قام من المجلس، ٥/ ٤٩٤، الرقم: ٣٤٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٩٤، الرقم: ١٠٤٢٠، والنسائي في السنن الکبری، ٦/ ١٠٥، الرقم: ١٠٢٣٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٣٤٦، الرقم: ٦٥٨٤۔

٣: أخرجه أبو داود في السنن، کتاب: الأدب، باب: في کفارة المجلس، ٤/ ٢٦٤، الرقم: ٤٨٥٧، وابن حبان في الصحيح، ٢/ ٣٥٣، الرقم: ٥٩٣، وذکره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٦٥، الرقم: ٢٣٤٠، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٥٨٨، الرقم: ٢٣٦٧۔

سے اٹھتے وقت تین دفعہ پڑھتا ہے تو وہ الفاظ اس کی طرف سے کفارہ ہو جاتے ہیں اور انہیں کوئی بھلائی کی مجلس یا مجلس ذکر میں کہتا ہے تو وہ اس کے لئے تصدیق کی مہر ہو جاتے ہیں جیسے کسی تحریر پر مہر لگائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہیں: ﴿سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ﴾ ”اے اللہ! تو پاک ہے اور سب تعریف تیرے ہی لیے ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔“ اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَکَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ، فَقَالَهَا فِي مَجْلِسِ ذِکْرٍ کَانَ کَالطَّابَعِ يُطْبَعُ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَالَهَا فِي مَجْلِسِ لَغْوٍ کَانَتْ کَفَّارَتَهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَی شَرْطِ مُسْلِمٍ.

”حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے یہ دعا ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَکَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ﴾ ”اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کی ہیں، اے اللہ! تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیری ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔“ کسی مجلس ذکر میں پڑھی گویا اس کے ذکر پر مہر لگ گئی اور جس شخص نے اسے کسی فضول مجلس میں پڑھا اس کے لئے یہ کفارہ بن گئی۔“

اسے امام نسائی، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے نیز حاکم نے اِسے امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے۔

٥. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ﷺ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِآخِرِهِ إِذَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ قَالَ: سُبْحَانَکَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

٤: أخرجه النسائي في السنن الکبری، ٦/١١٢، الرقم: ١٠٢٥٧، والطبراني في المعجم الکبير، ٢/١٣٨، الرقم: ١٥٨٦، والحاکم في المستدرک، ١/ ٧٢٠، الرقم: ١٩٧٠۔

٥: أخرجه النسائي في السنن الکبری، ٦/ ١١٣، الرقم: ١٠٢٦٠، وفي عمل اليوم والليلة، ١/ ٣٢٠، الرقم: ٤٢٧، والحاکم في المستدرک، ١/ ٧٢١، الرقم: ١٩٧٢۔

أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ هَذِهِ الْکَلِمَاتِ أَحْدَثْتَهُنَّ. قَالَ: أَجَلْ جَاءَنِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هُنَّ کَفَّارَاتُ الْمَجْلِسِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت رافع بن خدیج نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی کے آخری ایام میں تھے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے ساتھ ایک نشست کی۔ آپ ﷺ نے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھی: ﴿سُبْحَانَکَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ ’’اے اللہ! تو پاک ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (اور تعلیم امت کے لئے اس دعا میں یہ الفاظ ہیں کہ امتی یوں کہے:) میں نے غلطی کی ہے اور میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔‘‘ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دعا آپ نے پہلی دفعہ فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میرے پاس حضرت جبریل آئے اور انہوں نے کہا: اے محمد! یہ دعا مجلس کا کفارہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

٦. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ذَاکِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِيْنَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِ فِي الْفَارِّيْنَ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ. وَهَذَا لَفْظُ الطَّبَرَانِيِّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا (جنگ سے) بھاگنے والوں میں ثابت قدم رہنے والے کے قائم مقام ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بزار اور طبرانی نے ناقابلِ اعتراض سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

٦: أخرجه البزار في المسند، ٥/١٦٦، الرقم: ١٧٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٩٠، الرقم: ٢٧١۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ وَالشَّهَادَةِ

﴿کلمۂ توحید و شہادت کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُo (البقرة، ۲: ۱۶۳)

’’اور تمہارا معبود خدائے واحد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہےo‘‘

۲. شَهِدَ اللهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا م بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُo (آل عمران، ۳: ۱۸)

’’اللہ نے اس بات پر گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی (اور ساتھ یہ بھی) کہ وہ ہر تدبیر عدل کے ساتھ فرمانے والا ہے، اس کے سوا کوئی لائقِ پرستش نہیں وہی غالب حکمت والا ہےo‘‘

۳. اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ط قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ج قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَo (الأنعام، ٦: ۱۹)

’’کیا تم واقعی اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے معبود (بھی) ہیں؟ آپ فرما دیں: میں (تو اس غلط بات کی) گواہی نہیں دیتا، فرما دیجئے: بس معبود تو وہی ایک ہی ہے اور میں ان (سب) چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہوo‘‘

٤. اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللهُ مَثَـلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِo تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍم بِاِذْنِ رَبِّهَا ط وَيَضْرِبُ اللهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَo (إبراهيم، ١٤: ٢٤، ٢٥)

’’کیا آپ نے نہیں دیکھا، اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی ہے کہ پاکیزہ بات اس پاکیزہ درخت کی مانند ہے جس کی جڑ (زمین میں) مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیںo وہ (درخت) اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دے رہا ہے، اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریںo‘‘

٥. اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ط لَـهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰیo (طه، ٢٠: ٨)

’’اللہ (اسی کا اسمِ ذات) ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں (گویا تم اسی کا اثبات کرو اور باقی سب جھوٹے معبودوں کی نفی کر دو) اس کے لیے (اور بھی) بہت خوبصورت نام ہیں (جو اس کی حسین و جمیل صفات کا پتہ دیتے ہیں)o‘‘

٦. وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ م لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ قف كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ.
(القصص، ٢٨: ٨٨)

’’اور تم اللہ کے ساتھ کسی دوسرے (خود ساختہ) معبود کو نہ پوجا کرو، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے۔‘‘

٧. قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌo اَللّٰهُ الصَّمَدُo لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْo وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌo (الإخلاص، ١١٢: ١-٤)

’’(اے نبی مکرّم!) آپ فرما دیجئے: وہ اللہ ہے جو یکتا ہےo اللہ سب سے بے نیاز، سب کی پناہ اور سب پر فائق ہےo نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ پیدا کیا گیا ہےo اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عُبَادَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قوله: يا أهل الكتاب لا تغلو في دينكم، ٣/ ١٢٦٧، الرقم: ٣٢٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا، ١/ ٥٧، الرقم: ٢٨، وأحمد بن حنبل في ـــ

شَرِيْکَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنَّ عِيْسَى عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ. قَالَ الْوَلِيْدُ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ: مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيَّهَا شَاءَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبادہ بن صامت ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اِس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے بندے، اس کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں، جو حضرت مریم کی طرف القاء کیا گیا اور اُس کی روح ہیں اور جنت و دوزخ حق ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کے عمل کچھ بھی ہوں۔ ولید، ابن جابر، عمیر، جنادہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل کرے گا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِکَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو دن میں سو مرتبہ یہ کلمات کہے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

المسند، ٥/ ٣١٣، الرقم: ٢٢٧٢٧، والبزار في المسند، ٧/ ١٣٠، الرقم: ٢٦٨٢۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب فضل التهليل، ٥/ ٢٣٥١، الرقم: ٦٠٤٠، ٦٠٤١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء، باب: فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ٤/ ٢٠٧١، الرقم: ٢٦٩٣، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ١٠٤، ٥/ ٥٥٥، الرقم: ٣٥٥٣۔

قَدِيْرٌ﴾ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اُس کی سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس روز شام تک یہ عمل اس کے لیے شیاطین سے بچاؤ کا سبب ہوتا ہے اور اس سے بڑھ کر اور کسی کا عمل نہیں ہوگا سوائے اس کے جو ایسا عمل اُس سے بڑھ کر کرے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ـ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ۔ قَالَ: يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: يَا مُعَاذُ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا، قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا. قَالَ: إِذًا يَتَّكِلُوْا وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر حضرت معاذ بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں حاضر اور خادم ہوں۔ فرمایا: اے معاذ! عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں حاضر اور خادم ہوں۔ یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔ پھر فرمایا: جو کوئی سچے دل سے گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو بتا نہ دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ فرمایا: (نہیں اس طرح) وہ صرف اسی پر تکیہ کر لیں گے۔ حضرت معاذ نے اپنی وفات کے قریب (عدمِ روایتِ حدیث کے) گناہ سے بچنے کی خاطر یہ حدیث بتائی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: العلم، باب: من خص بالعلم قوما دون قوم كرهية أن لا يفهموا، ١/ ٥٩، الرقم: ١٢٨، وابن منده في الإيمان، ١/ ٢٣٤، الرقم: ٩٣، و ذكره المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/ ٢٦٦، الرقم: ٢٣٤٤۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَنْ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيْثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْکَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِکَ عَلَى الْحَدِيْثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! قیامت کے روز آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میرا بھی یہی خیال تھا کہ اس چیز کے بارے میں تم سے پہلے کوئی مجھ سے سوال نہیں کرے گا کیونکہ میں نے حدیث میں تمہارا ذوق و شوق دیکھا ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت کا مستحق وہ ہوگا جس نے دل و جان کی گہرائی سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللهُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کہا ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ○﴾ [الليل، ٩٢، ٦] قَالَ: بِـلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ﴿وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ○﴾ [الليل، ٩٢، ٩] قَالَ: بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿اور اس نے اچھائی کی تصدیق کی ○﴾ آپ ﷺ نے فرمایا: (اس سے مراد) لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کی تصدیق کرنا ہے۔ ﴿اور اس نے اچھائی کو جھٹلایا ○﴾ آپ ﷺ نے فرمایا: (اس سے مراد) لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کو جھٹلانا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام اعظم ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: العلم، باب: الحرص على الحديث، ١/ ٤٩، الرقم: ٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٧٣، الرقم: ٨٨٤٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/ ٤٢٦، الرقم: ٥٨٤٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/ ٣٦٤، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٦٢، الرقم: ٩٠٥۔

٥: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/٩٥۔

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا أَظَلَمَکَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: أَفَلَکَ عُذْرٌ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: بَلَى، إِنَّ لَکَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْکَ الْيَوْمَ فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَيَقُوْلُ: احْضُرْ وَزْنَکَ. فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: إِنَّکَ لَا تُظْلَمُ. قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری اُمت کے ایک شخص کو چن کر الگ کر دے گا پھر اُس کے سامنے گناہوں کے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچتی ہے (وہی نظر آئے گا)، پھر فرمائے گا: کیا تجھے اس میں سے کسی کا انکار ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں، میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! نہیں، (کوئی عذر نہیں ہے۔) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں، ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میزان کے پاس حاضر ہو جا۔ وہ عرض کرے گا: اے اللہ! ان

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الإيمان، باب: ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا اللّٰه، ٥/ ٢٤، الرقم: ٢٦٣٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما يرجى من رحمة اللّٰه يوم القيامة، ٢/ ١٤٣٧، الرقم: ٤٣٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢١٣، الرقم: ٦٩٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١/ ٤٦١، الرقم: ٢٢٥، والحاكم في المستدرك، ١/ ٤٦، الرقم: ٩۔

دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: پھر ایک پلڑے میں ننانوے دفتر (گناہوں کے) رکھے جائیں گے اور ایک میں کاغذ کا وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ دفتروں کا پلڑا ہلکا ہوجائے گا جبکہ کاغذ (کا پلڑا) بھاری ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے حدیث حسن کہا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ مُوْسَى عليه السلام: يَا رَبِّ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ وَأَدْعُوْكَ بِهِ، قَالَ: يَا مُوْسَى، قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: يَا رَبِّ، كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هَذَا، قَالَ: قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، يَا رَبِّ، إِنَّمَا أُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِي بِهِ، قَالَ: يَا مُوْسَى، لَوْ كَانَ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَعَامِرُهُنَّ غَيْرِي، وَالْأَرَضِيْنَ السَّبْعَ فِي كِفَّةٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فِي كِفَّةٍ مَالَتْ بِهِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! مجھے ایسا کلمہ سکھا جس کے ذریعے میں تجھے یاد کروں اور تجھ سے دعا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہو: ’’لا إله إلا الله (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)‘‘۔ انہوں نے عرض کیا: اے میرے رب! بے شک تیرے سوا کوئی معبود نہیں لیکن میں ایسا کلمہ چاہتا ہوں جو خاص میرے لئے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ان کے ساتھ میرے علاوہ ان کو آباد کرنے والے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں ہوں اور ’’لا إله إلا الله‘‘ دوسرے پلڑے میں ہوتو ’’لا إله إلا الله‘‘ اُن سے بھاری ہو جائے گا۔‘‘

اسے امام نسائی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے نیز حاکم نے اِسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

٧: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٢٠٨، ٢٨٠، الرقم: ١٠٦٧٠، ١٠٩٨٠، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ١٠٢، الرقم: ٦٢١٨، وأبو يعلى في المسند، ٢/ ٥٢٨، رقم: ١٣٩٣، والحاكم في المستدرك، ١/ ٧١٠، الرقم: ١٩٣٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/ ١٩٢، الرقم: ٤٥٣٥.

٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: جَدِّدُوْا إِيْمَانَكُمْ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ نُجَدِّدُ إِيْمَانَنَا؟ قَالَ: أَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﵁ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے ایمان کی کیسے تجدید کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’لا إله إلا اللہ‘‘ زیادہ سے زیادہ کہو۔‘‘ اسے امام احمد بن حنبل نے سند حسن کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

٩. عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ حَاضِرٌ يُصَدِّقُهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: هَلْ فِيْكُمْ غَرِيْبٌ يَعْنِي أَهْلَ الْكِتَابِ، قُلْنَا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ وَقَالَ: ارْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ وَقُوْلُوْا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. فَرَفَعْنَا أَيْدِيَنَا سَاعَةً ثُمَّ وَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللَّهُمَّ بَعَثْتَنِي بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ وَأَمَرْتَنِي بِهَا وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ، وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَبْشِرُوْا فَإِنَّ اللهَ ﷻ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت یعلی بن شداد ﵁ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت ﵁ کی موجودگی اور تصدیق کے ساتھ میرے والد حضرت شداد بن اوس ﵁ نے مجھے یہ حدیث بیان کی: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی غیر مذہب آدمی ہے؟ آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کوئی اہلِ کتاب۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اپنے ہاتھ اُٹھاؤ اور کہو: ’’لا الہ الا اللہ‘‘ ہم نے پل بھر کے لئے ہاتھ اُٹھائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ نیچے کرلیے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا شکر ہے، اے اللہ! تو نے

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٥٩، الرقم: ٨٦٩٥، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٢٨٥، الرقم: ٧٦٥٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٦٨، الرقم: ٢٣٥٢۔

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٢٤، الرقم: ١٧١٦٢، والبزار في المسند، ٨/ ٤٠٨، الرقم: ٣٤٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/ ٢٨٩، الرقم: ٧١٦٣۔

مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا اور اس کا مجھے حکم دیا اور تو نے اس کے عوض مجھ سے جنت کا وعدہ فرمایا۔ بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ پھر فرمایا: لوگو! تمہیں بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا ہے۔‘‘

اسے امام احمد بن حنبل نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۱۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ عَلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْشَةٌ فِي قُبُوْرِهِمْ وَلَا مَنْشَرِهِمْ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَهُمْ يَنْفُضُوْنَ التُّرَابَ عَنْ رُؤُوْسِهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحُزْنَ.

وَفِي رِوَايَةٍ: لَيْسَ عَلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْشَةٌ عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَا عِنْدَ الْقَبْرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ (کا ورد کرنے) والوں پر نہ قبر میں کوئی وحشت ہوگی اور نہ ہی محشر میں۔ گویا میں لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ (کا ورد کرنے) والوں کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ (قبروں سے اُٹھتے ہوئے) اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمارے غم کو ختم کر دیا۔‘‘

ایک اور حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: ’’لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ (کا ورد کرنے) والوں پر نہ موت کے وقت کوئی وحشت ہوتی ہے اور نہ ہی قبر میں۔‘‘ اسے امام طبرانی نے ذکر کیا ہے۔

۱۰: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۹/ ۱۸۱، ۱۷۱، الرقم: ۹٤۷۸، ۹٤٤٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/ ۱۱۱، الرقم: ۱۰۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/ ۲٦۹، الرقم: ۲۳٥۹۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ

﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ أَكْبَرُ پڑھنے کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

(البقرة، ٢: ٣٠)

''ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور (ہمہ وقت) پاکیزگی بیان کرتے ہیں، (اللہ نے) فرمایا: میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے○''

٢. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ○ (الحجر، ١٥: ٩٨)

''سو آپ حمد کے ساتھ اپنے رب کی تسبیح کیا کریں اور سجود کرنے والوں میں (شامل) رہا کریں○''

٣. تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ط وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ○

(بنی إسرائيل، ١٧: ٤٤)

''ساتوں آسمان اور زمین اور وہ سارے موجودات جو ان میں ہیں اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں، اور (جملہ کائنات میں) کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح (کی کیفیت) کو سمجھ نہیں سکتے، بے شک وہ بڑا بردبار بڑا بخشنے والا ہے○''

٤. فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ج وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ○

(طه، ٢٠: ١٣٠)

"پس آپ ان کی (دل آزار) باتوں پر صبر فرمایا کریں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کریں طلوعِ آفتاب سے پہلے (نمازِ فجر میں) اور اس کے غروب سے قبل (نمازِ عصر میں) اور رات کی ابتدائی ساعتوں میں (یعنی مغرب اور عشاء میں) بھی تسبیح کیا کریں اور دن کے کناروں پر بھی (نمازِ ظہر میں جب دن کا نصفِ اوّل ختم اور نصفِ ثانی شروع ہوتا ہے، (اے حبیبِ مکرّم! یہ سب کچھ اس لیے ہے) تاکہ آپ راضی ہو جائیںo"

۵. وَ تَرَی الْمَلٰٓئِکَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَo (الزمر، ۳۹:۷۵)

"اور (اے حبیب!) آپ فرشتوں کو عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے دیکھیں گے جو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوں گے، اور (سب) لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ کُل حمد اللہ ہی کے لائق ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہےo"

٦. سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُo

(الحدید، ۵۷: ۱)

"اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں، اور وہی بڑی عزت والا بڑی حکمت والا ہےo"

۷. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ کَانَ تَوَّابًاo (النصر، ۱۱۰:۳)

"تو آپ (تشکراً) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح فرمائیں اور (تواضعاً) اس سے استغفار کریں، بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول فرمانے والا (اور مزید رحمت کے ساتھ رجوع فرمانے والا) ہےo"

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ، حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضل التسبيح، ۵/۲۳۵۲، الرقم: ۶۰۴۳، وفي كتاب: الأيمان و النذور، باب: إذَا قَالَ: واللهِ لَا أَتَكَلَّمُ اليَومَ، فصلَّى أَوْ قَرَأَ، —

الْعَظِيْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو کلمات زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، ترازو میں وزنی ہیں، رحمن کو بہت پیارے ہیں (اور وہ یہ ہیں:) ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ﴾ (اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ پاک ہے اور نہایت عظمت والا ہے)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ قَالَ: كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالُوْا: صَلَّوْا كَمَا صَلَّيْنَا وَجَاهَدُوْا كَمَا جَاهَدْنَا وَأَنْفَقُوْا مِنْ فُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ قَالَ: أَفَـلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُوْنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتُمْ بِهِ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهِ تُسَبِّحُوْنَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو درجات اور ہمیشہ کی نعمتوں میں بازی لے گئے۔ فرمایا کہ یہ کیونکر؟ عرض کی کہ جس طرح انہوں نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی، جس طرح انہوں نے جہاد کیا تو ہم نے بھی کیا۔ لیکن انہوں نے اپنا وافر مال

.... أَوْ سَبَّحَ، أَوْ كَبَّرَ، أَو حَمِدَ، أَو هَلَّلَ، فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ، ٦/٢٤٥٩، الرقم: ٦٣٠٤، وفي كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ، [الأنبياء، ٢١: ٤٧]، ٦/٢٧٤٩، الرقم: ٧١٢٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ٤/٢٠٧٢، الرقم: ٢٦٩٤، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٦٠، ٥/٥١٢، الرقم: ٣٤٦٧۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: الدعاء بعد الصلاة، ٥/٢٣٣١، الرقم: ٥٩٧٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٦، الرقم: ٥٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٣، الرقم: ٩٩٧٤، وأبو يعلى في المسند، ١١/٤٦٦، الرقم: ٦٥٨٧۔

راہ خدا میں خرچ کیا جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے باعث تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ جو تم سے پہلے ہو گزرے اور اُن لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد آئیں گے اور تمہارے برابر کوئی نہ ہو سکے۔ مگر وہ جو تمہاری طرح کرے؟ تم اپنی ہر نماز کے بعد دس دفعہ سُبْحَانَ اللهِ، دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور دس دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کرو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ تَكْبِيْرَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرض نمازوں کے بعد کئے جانے والے کچھ اَذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا یا کرنے والا ناکام نہیں ہوتا (جن میں سے) تینتیس (۳۳) دفعہ سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) دفعہ الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) دفعہ اللہ اکبر بھی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَأَنْ أَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ.

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: استحباب الذكر بهذا الصلاة وبيان صفته، ١/ ٤١٨، الرقم: ٥٩٦، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوت، باب: منه (٢٥)، ٥/ ٤٧٩، الرقم: ٣٤١٢، والنسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: نوع آخر من عدد التسبيح، ٣/ ٧٥، الرقم: ١٣٤٩۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء، باب: فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ٤/ ٢٠٧٢، الرقم: ٢٦٩٥، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في العفو والعافية، ٥/ ٥٧٧، الرقم: ٣٥٩٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٥٣، الرقم: ٢٩٤١٢۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا ’’سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ‘‘ کہنا مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔‘‘ اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد صبح ہی ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اس وقت اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھی تھیں، پھر آپ دن چڑھے تشریف لائے اور وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت سے میں تم کو چھوڑ کر گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہوئی ہو، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار ایسے کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے اگر اس کا ان کلمات کے ساتھ وزن کرو تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا (وہ کلمات یہ ہیں:) ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ﴾ (اللہ کی حمد اور تسبیح ہے اس کی مخلوق کے عدد، اس کی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر)۔‘‘

اسے امام مسلم، ابوداود اور بخاری نے ’’الأدب المفرد‘‘ میں روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء، باب: التسبيح أول النهار وعند النوم، ٤/ ٢٠٩٠، الرقم: ٢٧٢٦، وأبو داود في السنن، كتاب: الوتر، باب: التسبيح بالحصى، ٢/ ٨١، الرقم: ١٥٠٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٤٨، الرقم: ٩٩٨٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ١١٣، الرقم: ٨٣٢، والبخاري في الأدب المفرد، ١/ ٢٢٥، الرقم: ٦٤٧۔

٦. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، لَا يَضُرُّکَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، تم ان میں سے جس کلمہ کو پہلے کہو کوئی حرج نہیں ہے۔‘‘ اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُوْلُهُ. قَالَ: قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ. قَالَ: فَهَؤُلَاءِ لِرَبِّي، فَمَا لِي؟ قَالَ: قُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: مجھے کچھ کلمات پڑھنے کی تعلیم دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ. اس شخص نے کہا: یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہیں،

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: كراهية التسمية بالأسماء القبيحة وبنافع ونحوه، ٣/ ١٦٨٥، الرقم: ٢١٣٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ١٠٩، الرقم: ٢٩٨٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٢١٠، الرقم: ١٠٦٧٨، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ١١٦، الرقم: ٨٣٥۔

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعا والتوبة والاستغفار، باب: فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ٤/ ٢٠٧٢، الرقم: ٢٦٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٨٠، الرقم: ١٥٦١، والبزار في المسند، ٣/ ٣٦٢، الرقم: ١١٦١، وأبو يعلى في المسند، ٢/ ١٢٥، الرقم: ٧٩٦۔

آپ نے فرمایا: یہ کہو: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاھْدِنِي وَارْزُقْنِي۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨. رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی الله عنه عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْسَكِيِّ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رضی الله عنه أَنَّ رَجُـلًا أَتَى النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِيْنِي عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ: قُلْ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. فَقَالَ: هَذَا لِرَبِّي عزوجل فَمَا لِي: فَقَالَ: قُلْ اَللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَاغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي.

رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: میں قرآن سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا لہٰذا آپ مجھے وہ (کلمات) سکھائیں جو میرے لیے اس کے قائم مقام ہو جائیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: تو کہا کر ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾ ’’اللہ پاک ہے، اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور قدرت و طاقت صرف اللہ عظیم و برتر کی مشیت سے ہی ہے۔‘‘ اس نے عرض کیا: یہ (کلماتِ حمد تو) میرے رب کے لئے ہوگئے تو میرے لیے کیا ہے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو کہا کر ﴿اَللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَاغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي﴾ ’’اے اللہ! تو مجھ پر رحم فرما اور مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت عطا کر، مجھے رزق سے نواز اور عافیت عطا فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام اعظم ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/١١٧، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الدار قطني في السنن، ١/٣١٤، الرقم: ٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٨١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٠٠، الرقم: ٢٩٧٩٧۔

٩. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَقْرِئْ أُمَّتَکَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَأَنَّهَا قِيْعَانٌ، وَأَنَّ غِرَاسَهَا: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَکْبَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شبِ معراج میں نے ابراہیم ؑ سے ملاقات کی۔ انہوں نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو میرے طرف سے سلام کہنا اور بتا دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ، اس کا پانی میٹھا اور وہ ہموار میدان ہے۔ اس کے پودے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَکْبَر ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کہا: ﴿سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ﴾ اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٩: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات، باب: ٥٩، ٥/ ٥١٠، الرقم: ٣٤٦٢، والطبراني في المعجم الکبير، ١٠/ ١٧٣، الرقم: ١٠٣٦٣، وفي المعجم الأوسط، ٤/ ٢٧٠، الرقم: ٤١٧٠، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢/ ٢٩٢، الرقم: ٧٧٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/ ٢٥٦، الرقم: ٣١٨٩۔

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات، باب: ٦٠، ٥/٥١١، الرقم: ٣٤٦٤، ٣٤٦٥، والبزار في المسند، ٦/٤٣٦، الرقم: ٢٤٦٨، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٠٩، الرقم: ٨٢٦، وأبو يعلى في المسند، ٤/١٦٥، الرقم: ٢٢٣٣، والطبراني في المعجم الصغير، ١/١٨١، الرقم: ٢٨٧۔

۱۱. عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنها، قَالَتْ: مَرَّ بِي ذَاتَ يَوْمٍ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ أَوْ كَمَا قَالَتْ. فَمُرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ وَأَنَا جَالِسَةٌ. قَالَ: سَبِّحِي اللهَ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَکِ مِائَةَ رَقَبَةٍ تَعْتِقِيْنَهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ وَاحْمَدِي اللهَ مِائَةَ تَحْمِيْدَةٍ تَعْدِلُ لَکِ مِائَةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ تَحْمِلِيْنَ عَلَيْهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ وَكَبِّرِي اللهَ مِائَةَ تَكْبِيْرَةٍ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَکِ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ وَهَلِّلِي اللهَ مِائَةَ تَهْلِيْلَةٍ، قَالَ ابْنُ خَلَفٍ: أَحْسِبُهُ قَالَ: تَمْلأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، وَلَا يَرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لِأَحَدٍ عَمَلٌ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِمِثْلِ مَا أَتَيْتِ بِهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بوڑھی اور کمزور ہو گئی ہوں یا اسی طرح کا کوئی لفظ کہا۔ آپ ﷺ مجھے ایسا عمل بتائیں جسے میں بیٹھ کر کرتی رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایک سو دفعہ سبحان اللہ کہہ، یہ تیرے لئے اولادِ اسماعیل میں سے ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہو گا۔ ایک سو دفعہ الحمد للہ کہہ، یہ تیرے لئے ایک سو کاٹھی اور لگام والے گھوڑوں کے برابر ہو گا جنہیں تو اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دے گی اور ایک سو دفعہ اللہ اکبر کہہ یہ تیرے لئے ایک سو قربانی کے اونٹ دینے کے برابر ہو گا جو پٹے والے اور اللہ کے ہاں مقبول بھی ہوں اور ایک سو دفعہ لا الہ الا اللہ کہہ۔ ابن خلف کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آسمان و زمین کے خلاء کو بھر دے گا اور تجھ سے بڑھ کر کسی شخص کے عمل آسمان کی طرف نہیں اٹھیں گے، سوائے اُس کے جو تجھ جیسا عمل کرے۔‘‘

اسے امام نسائی اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ احمد کے ہیں۔

۱۱: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/٢١١، الرقم: ١٠٦٨٠، وفي عمل اليوم والليلة، ١/ ٤٨٦، الرقم: ٨٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٣٤٤، الرقم: ٢٦٩٥٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/ ٤١٤، الرقم: ١٠٠٨۔

۱۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا، فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا الَّذِي تَغْرِسُ؟ قُلْتُ: غِرَاسًا لِي، قَالَ: أَلَا أَدُلُّکَ عَلَى غِرَاسٍ خَيْرٍ لَکَ مِنْ هَذَا؟ قَالَ: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: قُلْ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَکْبَرُ، يُغْرَسْ لَکَ بِکُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وہ درخت لگا رہے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گذرے۔ فرمایا: اے ابو ہریرہ! کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: درخت لگا رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس سے بہتر درخت نہ بتا دوں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَکْبَرُ ان میں سے ہر ایک کلمہ کے بدلے تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِمَّا تَذْکُرُوْنَ مِنْ جَلَالِ اللهِ التَّسْبِيْحَ وَالتَّهْلِيْلَ وَالتَّحْمِيْدَ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ کَدَوِيِّ النَّحْلِ تُذَکِّرُ بِصَاحِبِهَا أَمَا يُحِبُّ أَحَدُکُمْ أَنْ يَکُوْنَ لَهُ أَوْ لَا يَزَالَ لَهُ مَنْ يُذَکِّرُ بِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدائے ذوالجلال کا تسبیح، تحلیل اور تحمید کی صورت میں تم جو ذکر کرتے ہو وہ عرش کے پاس گھومتا رہتا ہیں۔ ان میں سے ہر ایک

۱۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، کتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ۲/ ۱۲۵۱، الرقم: ۳۸۰۷، والحاکم في المستدرک، ۱/ ۶۹۳، الرقم: ۱۸۸۷۔

۱۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، کتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ۲/ ۱۲۵۲، الرقم: ۳۸۰۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۵۴، الرقم: ۲۹۴۱۵، والبزار في المسند، ۸/ ۱۹۹، الرقم: ۳۲۳۶، والحاکم في المستدرک، ۱/ ۶۷۸، الرقم: ۱۸۴۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۴/ ۲۶۹، والمنذري في الترغيب و الترهيب، ۲/ ۲۸۱، الرقم: ۲۴۰۶۔

سے شہد کی مکھیوں کی طرح آواز نکلتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے ذاکر کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ کیا تم میں سے ہر کوئی یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی اسے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا رہے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه، أَنَّهُ قَالَ: قُدِمَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِسَبيٍ فَقَالَ عَلِيٌّ لِفَاطِمَةَ: إِئْتِي أَبَاکِ فَسَلِيْهِ خَادِمًا تَقِي بِهِ الْعَمَلَ، فَأَتَتْ أَبَاهَا حِيْنَ أَمْسَتْ، فَقَالَ لَهَا: مَالَکِ يَا بُنَيَّةُ؟ قَالَتْ: لَا شَيْءَ جِئْتُ لِأُسَلِّمَ عَلَيْکَ وَاسْتَحَيَتُ أَنْ تَسْأَلَ شَيْئًا، فَلَمَّا رَجَعَتْ قَالَ لَهَا عَلِيٌّ: مَا فَعَلْتِ؟ قَالَتْ: لَمْ أَسْأَلْهُ شَيْئًا وَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ حَتَّى إِذَا کَانَتِ اللَّيْلَةُ الْقَابِلَةُ، قَالَ لَهَا: إِئْتِي أَبَاکِ فَسَلِيْهِ خَادِمًا تَتَّقِيْنَ بِهِ الْعَمَلَ، فَأَتَتْ أَبَاهَا فَاسْتَحَيَتْ أَنْ تَسْأَلَهُ شَيْئًا حَتَّى إِذَا کَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّالِثَةُ مَسَاءً خَرَجْنَا جَمِيْعًا حَتَّى أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ: مَا أُتِي بِکُمَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، شَقَّ عَلَيْنَا الْعَمَلُ فَأَرَدْنَا أَنْ تُعْطِيَنَا خَادِمًا نَتَّقِي بِهِ الْعَمَلَ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: هَلْ أَدُلُّکُمَا عَلَى خَيْرٍ لَکُمَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ؟ قَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَعَمْ! قَالَ: تَکْبِيْرَاتٌ وَتَسْبِيْحَاتٌ وَتَحْمِيْدَاتٌ مِائَةٌ حِيْنَ تُرِيْدَانِ أَنْ تَنَامَا فَتَبِيْتَا عَلَى أَلْفِي حَسَنَةٍ وَمِثْلُهَا حِيْنَ تُصْبِحَانِ فَتَقُوْمَانِ عَلَى أَلْفِ حَسَنَةٍ فَقَالَ عَلِيٌّ: فَمَا فَاتَتْنِي مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَّا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ، فَإِنِّي نَسِيْتُهَا حَتَّى ذَکَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُهَا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول مروی ہے کہ کچھ قیدی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے، حضرت

١٤: أخرجه البزار في المسند، ٣/١٠٧، الرقم: ٨٩٢، والنسائي في السنن الکبرى، ٦/٢٠٤، الرقم: ١٠٦٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦٩، والطبراني في الدعاء، ١/٩١، الرقم: ٢٢٣۔

علی ﷜ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے ایک قیدی مانگ لاؤ۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا شام کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی! کیا بات ہے؟ آپ نے عرض کیا: کوئی بات نہیں، میں صرف آپ کو سلام کرنے کے لئے حاضر ہوئی تھی۔ لہٰذا حیاء کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا نے کوئی سوال نہ کیا، پھر جب آپ واپس گئیں تو حضرت علی ﷜ نے انہیں کہا: کیا بنا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے آپ ﷺ سے کوئی چیز نہیں مانگی، کیونکہ مجھے آپ سے مانگتے ہوئے شرم آرہی تھی۔ یہاں تک کہ اگلی رات پھر حضرت علی ﷜ نے آپ سے کہا کہ اپنے بابا کے پاس جاؤ اور ان سے ایک خادم مانگ لو تاکہ خود کام کاج سے بچ سکو۔ آپ رضی اللہ عنہا پھر حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں، لیکن مارے حیاء کے کچھ نہ مانگا، یہاں تک کہ جب تیسری رات تھی شام کے وقت ہم دونوں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں کو کیا چیز لائی ہے؟ تو حضرت علی ﷜ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم پر (گھر کا) کام کاج گراں ہوگیا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں ایک خادم عنایت فرما دیں جس کی وجہ سے ہم کام کاج سے بچ سکیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے لئے ایسی بہترین چیز نہ بتاؤں جو سرخ قیمتی اونٹوں سے بھی بہتر ہو؟ حضرت علی ﷜ نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے کا ارادہ کرو تو سو مرتبہ تکبیرات، تسبیحات اور تحمیدات (یعنی بترتیب ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ أکبر پڑھیں۔ اس طرح کل عدد ۱۰۰ بنتے ہیں) پڑھ کر سونا تو تم دو ہزار نیکیوں پر رات بسر کرو گے، اور اسی طرح جب تم صبح کرو، تو دو ہزار نیکیوں پر تم بیدار ہوں گے۔ حضرت علی ﷜ فرماتے ہیں: جب سے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ سنا مجھ سے یہ عمل نہیں چھوٹا سوائے صفین والی رات، پس میں اسے بھول گیا تھا یہاں تک کہ رات کے آخری پہر مجھے یاد آیا تو میں نے یہ عمل کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بزار، نسائی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابونعیم کے ہیں۔

۱۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷜ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ،

۱۵: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/٦٨١، الرقم: ١٨٥٠، وابن الجعد في المسند، ١/٢٥٧، الرقم: ١٧٠٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٨٤، الرقم: ٢٤١٦۔

قَالَ اللهُ: أَسْلَمَ عَبْدِي واسْتَسْلَمَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص کہتا ہے: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾ ’’اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت۔‘‘ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ میرا مطیع اور فرماں بردار ہوگیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا حَدَّثْنَاكُمْ بِحَدِيْثٍ أَتَيْنَاكُمْ بِتَصْدِيْقِ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَتَبَارَكَ اللهُ، قَبَضَ عَلَيْهِنَّ مَلَكٌ فَضَمَّهُنَّ تَحْتَ جَنَاحِهِ وَصَعِدَ بِهِنَّ، لَا يَمُرُّ بِهِنَّ عَلَى جَمْعٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا اسْتَغْفَرُوْا لِقَائِلِهِنَّ حَتّٰى يَجِيءَ بِهِنَّ وَجْهَ الرَّحْمٰنِ. ثُمَّ تَلَا عَبْدُ اللهِ: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾. [فاطر، ۳۵: ۱۰] رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب میں تمہارے سامنے کوئی حدیث پیش کرتا ہوں تو اس کی تصدیق اللہ کی کتاب سے لاتا ہوں۔ کوئی بندہ جب کہتا ہے: ’’سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَتَبَارَكَ اللهُ‘‘ ایک فرشتہ ان الفاظ کو پکڑ لیتا ہے، اُنہیں اپنے پر کے نیچے دبا لیتا ہے اور اُنہیں لے کر آسمان کی طرف پرواز کر جاتا ہے۔ اُس فرشتے کا فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزر ہوتا ہے، وہ اُن کے کہنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں حتی کہ وہ اُنہیں رحمٰن کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ پھر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿پاکیزہ کلمات اُسی کی طرف چڑھتے ہیں اور وہی نیک عمل (کے مدارج) کو بلند فرماتا ہے﴾۔‘‘

اِسے حاکم نے روایت کیا ہے اور اُنہوں نے اِسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

۱٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/ ٤٦۱، الرقم: ۳٥۸۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۹/ ۲۳۳، الرقم: ۹۱٤٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/ ۲۸۱، الرقم: ۲٤۰۷۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ أَذْكَارِ الْمَسَاءِ وَالصَّبَاحِ

﴿صبح و شام کیے جانے والے اذکار کی فضیلت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِo (آل عمران، ٣: ٤١)

’’اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرتے رہوo‘‘

٢. وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَo (الأعراف، ٧: ٢٠٥)

’’اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکرِ حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤo‘‘

٣. يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَo (الأنبياء، ٢١: ٢٠)

’’وہ رات دن (اس کی) تسبیح کرتے رہتے ہیں اور معمولی سا وقفہ بھی نہیں کرتےo‘‘

٤. فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِo (النور، ٢٤: ٣٦)

’’(اللہ کا یہ نور) ایسے گھروں (مساجد اور مراکز) میں (میسر آتا ہے) جن (کی قدر و منزلت) کے بلند کیے جانے اور جن میں اللہ کے نام کا ذکر کیے جانے کا حکم اللہ نے دیا ہے (یہ وہ گھر ہیں کہ اللہ والے) ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیںo‘‘

٥. فَسُبْحٰنَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَo (الروم، ٣٠: ١٧)

’’پس تم اللہ کی تسبیح کیا کرو جب تم شام کرو (یعنی مغرب اور عشاء کے وقت) اور جب تم صبح

کرو (یعنی فجر کے وقت)o‘‘

٦. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًاo وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًاo

(الأحزاب، ۳۳: ٤١، ٤٢)

’’اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کروo اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کروo‘‘

٧. فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِo

(غافر، ٤٠: ٥٥)

’’پس آپ صبر کیجئے، بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے اور اپنی اُمت کے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے اور صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کیجئےo‘‘

٨. فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًاo وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًاo وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًاo

(الدهر، ٧٦: ٢٤-٢٦)

’’سو آپ اپنے ربّ کے حکم کی خاطر صبر (جاری) رکھیں اور ان میں سے کسی کاذب و گنہگار یا کافر و ناشکرگزار کی بات پر کان نہ دھریںo اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریںo اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریںo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم: سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: أفضل الاستغفار، ٥/ ٢٣٢٣، الرقم: ٥٩٤٧، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ١٥، ٥/ ٤٦٧، الرقم: ٣٣٩٣، والنسائي في السنن، كتاب: الاستعاذة، باب: الاستغفار من شر ما صنع، ٨/ ٢٧٩، الرقم: ٥٥٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٥٦، الرقم: ٢٩٤٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٢٢۔

أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُکَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ تو کہے: ’’اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُکَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ‘‘ (اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور جو تجھ سے عہد و وعدہ کیا اس پر اپنی بساط بھر قائم ہوں۔ اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ جن نعمتوں سے تو نے مجھے نوازا ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا)۔ ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی اس پر یقین رکھتے ہوئے دن میں ایسا کہے اور پھر شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے اور جو یقین رکھتے ہوئے رات کو یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ. قَالَ: أَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ أَمْسَيْتَ: أَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّکَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الذکر والدعاء، باب: في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره، ٤/ ٢٠٨١، الرقم: ٢٧٠٩، والنسائي في السنن الکبری، ٦/ ١٥٢، الرقم: ١٠٤٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ٢٩٧، الرقم: ١٠٢٠، واللالکائي في اعتقاد أهل السنة، ٢/ ٢٠٩، الرقم: ٣٣٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٢٥٣، الرقم: ٩٦٤۔

”حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! گزشتہ رات مجھ کو بچھو نے کاٹ لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ کہہ دیتے: ’’أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ‘‘ (میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں) تو تم کو یہ بچھو ضرر نہ دیتا۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے بیان کیا ہے۔

۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ حَافِظَيْنِ رَفَعَا إِلَى اللهِ مَا حَفِظَا مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَيَجِدُ اللهُ فِي أَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ وَفِي آخِرِ الصَّحِيْفَةِ خَيْرًا إِلَّا قَالَ اللهُ تَعَالَى: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرَفَي الصَّحِيْفَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

”حضرت انس ﷺ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب دو محافظ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کی طرف رات یا دن کے عمل پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ صحیفے کے شروع اور آخر میں نیکی (درج) ہے تو وہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے وہ گناہ معاف کر دیئے جو اس صحیفے کے دو کناروں کے درمیان ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ۹، ۳/ ۳۱۰، الرقم: ۹۸۱، وأبو يعلى في المسند، ٥/ ۱٦۲، الرقم: ۲۷۷٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/ ٥٤، الرقم: ٦۱۷۰، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/ ۳۹۱، الرقم: ۷۰٥۳۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، ٥/ ٤٦٥، الرقم: ۳۳۸۸، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما يقول إذا أصبح، ٤/ ۳۲۳، الرقم: ٥۰۸۸، وابن ماجه في السنن، كتاب: الدعاء، باب: ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى، ۲/ ۱۲۷۳، الرقم: ۳۸٦۹، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ۹٤، الرقم: ۱۰۱۷۸۔

اللهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ. فَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ أَبَانُ: مَا تَنْظُرُ؟ أَمَا إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ. قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابان بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان ﷛ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی: ’’بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ‘‘ (اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سننے والا اور اچھی طرح جاننے والا ہے۔) حضرت ابان پر ایک طرف فالج کا حملہ ہوا ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا تو انہوں نے فرمایا: کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تم سے بیان کی لیکن میں نے اس دن نہیں پڑھی تھی تاکہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر پوری کر دے۔‘‘

اسے امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵. عَنْ أَبِي سَلَّامٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ حِمْصَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالُوْا: هَذَا خَدَمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: حَدِّثْنِي بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَمْ

۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، ٥/ ٤٦٥، الرقم: ٣٣٨٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما يقول إذا أصبح، ٤/ ٣١٨، الرقم: ٥٠٧٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الدعاء، باب: ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى، ٢/ ١٢٧٣، الرقم: ٣٨٧٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/ ٣٢٤، الرقم: ٢٦٥٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٣٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ١٤٥، الرقم: ١٠٤٠٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ٣٦٧، الرقم: ٩٢١، والحاكم في المستدرك، ١/ ٦٩٩، الرقم: ١٩٠٥۔

يَتَدَاوَلُهُ بَيْنَکَ وَبَيْنَهُ الرِّجَالُ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا إِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت ابوسلام سے روایت ہے کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا تو لوگوں نے کہا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کے خادم ہیں۔ وہ ان کی طرف کھڑے ہوئے اورعرض کی کہ مجھے ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہو اور جس میں حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے درمیان کسی کا واسطہ نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کہا: ’’رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا‘‘ (میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفٰی ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں) تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اُسے راضی کر دے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔

٦. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَبَّحَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ کَانَ کَمَنْ حَجَّ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَمَنْ حَمِدَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ کَانَ کَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوْ قَالَ: غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ، وَمَنْ هَلَّلَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ کَانَ کَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَمَنْ کَبَّرَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذَلِکَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَکْثَرَ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات، باب: ٦٢، ٥/ ٥١٣، الرقم: ٣٤٧١، والنسائي في السنن الکبرى، ٦/ ٢٠٥، الرقم: ١٠٦٥٧، والطبراني في مسند الشاميين، ١/ ٢٩٦، الرقم: ٥١٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٢٥٧، الرقم: ٩٧٤۔

نے فرمایا: جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو ''سبحان اللہ'' کہے وہ سو حج کرنے والے کی مانند ہے۔ جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ ''الحمد للہ'' کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں سو مجاہدوں کو گھوڑوں پر سوار کیا (یعنی انہیں سواری دی) یا فرمایا: وہ سو غزوات لڑنے والے غازی کی طرح ہے۔ جو شخص صبح و شام سو سو مرتبہ ''لا الہ الا اللہ'' کہے وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے سو غلام آزاد کئے اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہا تو اس دن اس سے اچھا عمل کسی نے نہیں کیا البتہ وہ شخص جو یہ کلمات اسی طرح کہے یا اس سے زائد بار کہے۔''

اسے امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ، وَكَّلَ اللهُ بِهِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ، يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا، وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت ''أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر اسی دن مر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔'' اسے امام ترمذی، احمد بن حنبل اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يَقُوْلُ: إِذَا

۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن، باب: ۲۲، ۵/ ۱۵۷، الرقم: ۲۹۲۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۲۶، والدارمي في السنن، ۲/ ۵۵۰، الرقم: ۳۴۲۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/ ۲۲۹، الرقم: ۵۳۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/ ۴۹۲، الرقم: ۲۵۰۲۔

۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا —

أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَيْکَ الْمَصِيْرُ وَإِذَا أَمْسَی فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَيْکَ النُّشُوْرُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے: جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ کہے: ’’اَللّٰهُمَّ بِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَيْکَ الْمَصِيْرُ‘‘ (اے اللہ! تیرے فضل و کرم سے ہم نے صبح کی اور تیرے ہی فضل و کرم سے شام کی ہے اور تیری عنایت و مہربانی سے ہی زندہ ہیں اور اسی پر اعتماد کرتے ہوئے دارِ دنیا سے دارِ آخرت کی طرف رختِ سفر باندھیں گے اور تیری طرف لوٹنا ہے) اور جب شام کرے تو کہے: ’’اَللّٰهُمَّ بِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَيْکَ النُّشُوْرُ‘‘ (اے اللہ! تیرے فضل و کرم سے ہم نے شام اور تیرے ہی فضل و کرم سے صبح کی ہے اور تیری عنایت و مہربانی سے ہی زندہ ہیں اور تیری ہی طرف رختِ سفر باندھیں گے اور تیری ہی طرف جمع کیے جائیں گے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۹. عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ کَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَی تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَکَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ثَلَاثَ مِرَارٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَأَحْمَدُ.

’’حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

-------- أصبح، ٤/ ٣١٧، الرقم: ٥٠٦٨۔

۹: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما يقال عند النوم، ٤/ ٣١٠، الرقم: ٥٠٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٢٨٨، الرقم: ٢٦٥٠٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ١٩٠، الرقم: ١٠٥٩٨۔

اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ فرماتے: ’’اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَکَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ‘‘ (اے اللہ! مجھے (اس روز) عذاب سے بچانا جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے)۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اٹھ گیا اور اس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ندامت وارد ہو گی اور جو بستر میں لیٹے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے بھی ندامت ہو گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اسْتَفْتَحَ أَوَّلَ نَهَارِهِ بِخَيْرٍ وَخَتَمَهُ بِخَيْرٍ قَالَ اللهُ ﷻ لِمَلَائِكَتِهِ: لَا تَكْتُبُوْا عَلَيْهِ مَا بَيْنَ ذٰلِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص دن کا آغاز نیکی کے ساتھ کرے اور اس کا اختتام بھی نیکی کے ساتھ کرے، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے اس کے درمیان والے گناہ نہ لکھو۔‘‘ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ:

۱۰: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الادب، باب: كراهية أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله، ٤/ ٢٦٤، الرقم: ٤٨٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٠٧، الرقم: ١٠٢٣٧۔

۱۱: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٥/ ٣٩١، الرقم: ٧٠٥٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/ ٨٢، الرقم: ٦٥۔

۱۲: أخرجه النسائي في عمل الليل واليوم، ١/٥٢، الرقم: ٥٥، والنّووي في الأذكار من كلام سيّد الأبرار: ٧٩۔

اَللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ مِنْکَ فِي نِعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ وَسِتْرٍ، فَأَتِمَّ نِعْمَتَکَ عَلَيَّ وَعَافِيَتَکَ وَسِتْرَکَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ تَعَالَى أَنْ يُتِمَّ عَلَيْهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کہتا ہے: اے اللہ! میں نے تیری طرف سے نعمت، عافیت اور پردہ پوشی میں صبح کی، پس تو مجھ پر دنیا و آخرت میں اپنی نعمت، عافیت اور پردہ پوشی پوری فرما، ایسا صبح و شام تین مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا فرماتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَوَى الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَکٌ وَشَيْطَانٌ، فَيَقُوْلُ الْمَلَکُ: اخْتِمْ بِخَيْرٍ، وَيَقُوْلُ الشَّيْطَانُ: اخْتِمْ بِشَرٍّ، فَإِنْ ذَكَرَ اللهَ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلَکُ يَكْلَؤُهُ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان بستر میں (سونے کے لیے) داخل ہوتا ہے تو شیطان اور فرشتہ جلدی سے اس کی طرف لپکتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے: تو خیر کے ساتھ سو، اور شیطان کہتا ہے کہ تو برائی کے ساتھ سو۔ پس اگر وہ بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سویا تو رات بھر فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۱۳: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۳/ ۳۶۲، الرقم: ۱۷۹۱، والحاكم في المستدرك، ۱/ ۷۳۳، الرقم: ۲۰۱۱۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ:

خَشْيَةُ اللهِ تَعَالَى

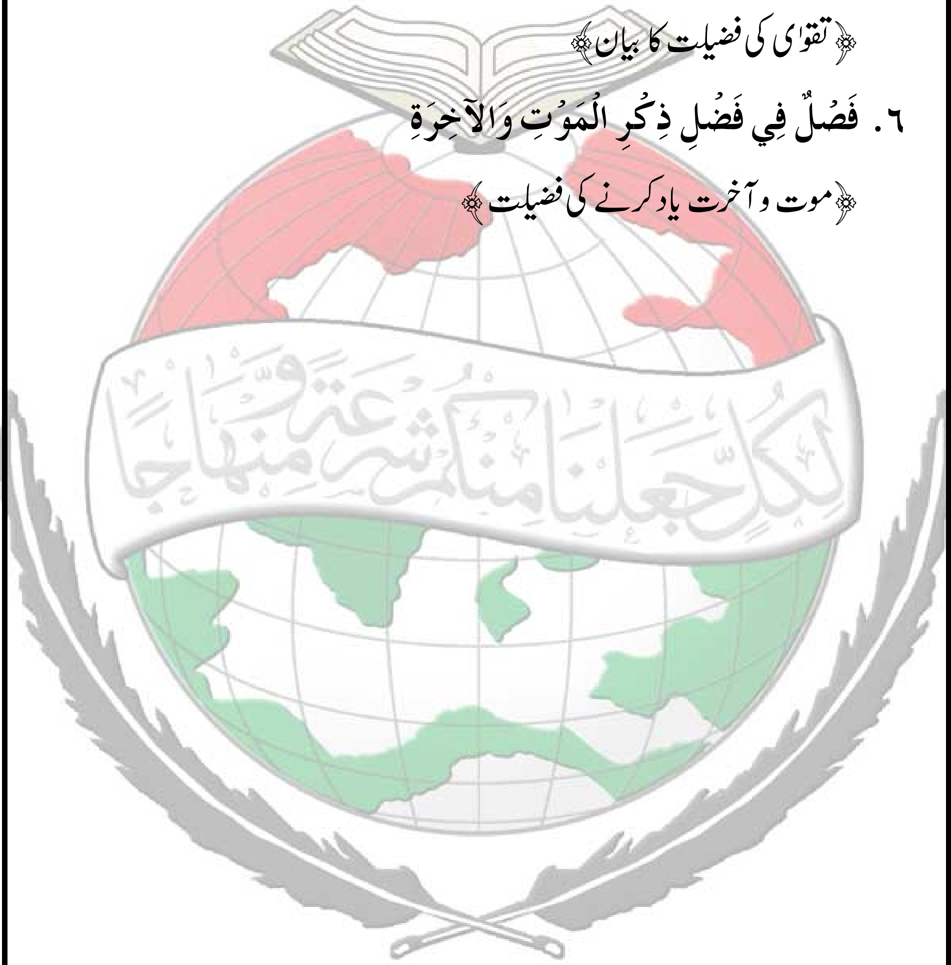
﴿خشیتِ الٰہی﴾

٥. فَصْلٌ فِي فَضْلِ التَّقْوَى

﴿تقوی کی فضیلت کا بیان﴾

٦. فَصْلٌ فِي فَضْلِ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالْآخِرَةِ

﴿موت و آخرت یاد کرنے کی فضیلت﴾



فَصْلٌ فِي الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ مِنَ اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ ﷻ سے خوف و اُمید کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (الأعراف، ۷:۵٦)

’’اور زمین میں اس کے سنور جانے (یعنی ملک کا ماحولِ حیات درست ہو جانے) کے بعد فساد انگیزی نہ کرو اور (اس کے عذاب سے) ڈرتے ہوئے اور (اس کی رحمت کی) امید رکھتے ہوئے اس سے دعا کرتے رہا کرو، بے شک اللہ کی رحمت احسان شعار لوگوں (یعنی نیکوکاروں) کے قریب ہوتی ہے ۝‘‘

۲. اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ (الأنفال، ۸:۲)

’’ایمان والے (تو) صرف وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل (اس کی عظمت و جلال کے تصور سے) خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ (کلامِ محبوب کی لذت انگیز اور حلاوت آفریں باتیں) ان کے ایمان میں زیادتی کر دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے رب پر توکل (قائم) رکھتے ہیں (اور کسی غیر کی طرف نہیں تکتے) ۝‘‘

۳. هُوَ الَّذِیْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ (الرعد، ۱۳:۱۲)

’’وہی ہے جو تمہیں (کبھی) ڈرانے اور (کبھی) امید دلانے کے لیے بجلی دکھاتا ہے اور (کبھی) بھاری (گھنے) بادلوں کو اٹھاتا ہے ۝‘‘

٤. اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ○

(المؤمنون، ٢٣: ٥٧-٦١)

”بے شک جو لوگ اپنے رب کی خشیّت سے مضطرب اور لرزاں رہتے ہیں○ اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں○ اور جو لوگ اپنے رب کے ساتھ (کسی کو) شریک نہیں ٹھہراتے○ اور جو لوگ (اللہ کی راہ میں اتنا کچھ) دیتے ہیں جتنا وہ دے سکتے ہیں اور (اس کے باوجود) ان کے دل خائف رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں (کہیں یہ نامقبول نہ ہو جائے)○ یہی لوگ بھلائیوں (کے سمیٹنے میں) جلدی کر رہے ہیں اور وہی اس میں آگے نکل جانے والے ہیں○“

٥. مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ○ نِادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ط ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ○ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ○

(ق، ٥٠: ٣٣-٣٥)

”جو (خدائے) رحمان سے بِن دیکھے ڈرتا رہا اور (اللہ کی بارگاہ میں) رجوع و اِنابت والا دِل لے کر حاضر ہوا○ اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشگی کا دن ہے○ اس (جنت) میں ان کے لیے وہ تمام نعمتیں (موجود) ہوں گی جن کی وہ خواہش کریں گے اور ہمارے حضور میں ایک نعمت مزید بھی ہے (یا اور بھی بہت کچھ ہے، سو عاشق مست ہو جائیں گے)○“

٦. وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ○

(الرحمن، ٥٥: ٤٦)

”اور جو شخص اپنے رب کے حضور (پیشی کے لیے) کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اُس کے لیے دو جنتیں ہیں○“

٧. وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ○

(النزعٰت، ٧٩: ٤٠، ٤١)

”اور جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور اُس نے (اپنے) نفس کو (بری) خواہشات و شہوات سے باز رکھا○ تو بے شک جنت ہی (اُس کا) ٹھکانا ہوگا○“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَکَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْئَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس روز اللہ تعالیٰ نے رحمت کو پیدا فرمایا تو اس کے سو حصے کیے اور ننانوے حصے اپنے پاس رکھ کر ایک حصہ اپنی ساری مخلوق کے لیے بھیج دیا۔ پس اگر کافر بھی یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کتنی رحمت ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن یہ جان جائے کہ اس کے پاس کتنا عذاب ہے تو جہنم سے وہ بھی بے خوف نہ رہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی الله عنه قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ: هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: الرجاء مع الخوف، ٥/٢٣٧٤، الرقم: ٦١٠٤، ومسلم، الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ٤/٢١٠٩، الرقم: ٢٧٥٥، والترمذي في الجامع الكبير، كتاب، الدعوات، باب: خلق الله مائة رحمة، ٥/٥٤٩، الرقم: ٣٥٤٢۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الكسوف، باب: الذكر في الكسوف، ١/٣٦٠، الرقم: ١٠١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الكسوف، باب: ذكر النداء بصلاة الكسوف الصلاة جامعة، ٢/٦٢٨، الرقم: ٩١٢، والنسائي في السنن، كتاب الكسوف، باب: الأمر بالاستغفار في الكسوف، ٣/١٥٣، الرقم: ١٥٠٣، وفي السنن الكبرى، ١/٥٨٢، الرقم: ١٨٩٠۔

لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّ يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

’’حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگا، آپ ﷺ گھبرا کر اس طرح خوف سے کھڑے ہوئے کہ جیسے قیامت آ گئی ہو۔ آپ ﷺ مسجد میں آئے اور نماز میں سب سے پہلے طویل قیام کیا، طویل رکوع اور طویل سجدہ کیا۔ میں نے اس سے پہلے کبھی آپ کو اس طرح نماز پڑھتے نہیں دیکھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے، یہ کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے نہیں ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے ان نشانیوں کو بھیجتا ہے۔ جب تم اس قسم کی کوئی چیز دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس سے دعا اور استغفار کی پناہ میں آؤ۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيْهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِي، ثُمَّ اطْحَنُوْنِي، ثُمَّ ذَرُّوْنِي فِي الرِّيْحِ، فَوَاللهِ، لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ، فَأَمَرَ اللهُ الْأَرْضَ فَقَالَ: اجْمَعِي مَا فِيْكِ مِنْهُ، فَفَعَلَتْ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، خَشْيَتُكَ، أَوْ قَالَ: مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ، فَغَفَرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی اپنے اوپر (کثرتِ گناہ کی صورت میں) ظلم و زیادتی کرتا رہا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اچھی طرح جلا دینا، پھر (میرے جلے ہوئے جسم کو) پیس دینا،

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ، ٣/١٢٨٣، الرقم: ٣٢٩٤ ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى، وأنها سبقت غضبه، ٤/٣١٠، الرقم: ٢٧٥٦، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: أرواح المؤمنين، ٤/١١٢، الرقم: ٢٠٧٩ـ ٢٠٨٠، وفي السنن الكبرى، ١/٦٦٦، الرقم: ٢٢٠٦ـ

میری راکھ ہوا میں اُڑا دینا، اللہ کی قسم! اگر میرے ربّ نے مجھے پکڑ لیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا کہ اس جیسا عذاب کبھی کسی کو نہ دیا ہوگا۔ جب وہ فوت ہوگیا تو اس کے ساتھ اُسی طرح کیا گیا (جس طرح اُس نے وصیت کی تھی)۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا: اپنے اندر موجود اس کے (بکھرے ہوئے) ذرّات جمع کر دے۔ اس نے ذرّات جمع کر دیئے تو وہ (پورے جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے) کھڑا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں اس حرکت پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: اے میرے رب! تیرے خوف نے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے (قلبی خوف وخشیت کی وجہ سے) بخش دیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ، وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا، وَأَخَّرَ اللهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پاس سو رحمتیں ہیں اس نے ان میں سے ایک رحمت جن وانس وحیوانات وحشرات الارض میں نازل کی جس سے وہ ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں، اسی سے وحشی جانور اپنے بچوں پر رحم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں بچا رکھی ہیں، ان سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ، احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ. فَقَالَ:

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ٤/٢١٠٨، الرقم: ٢٧٥٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، ٢/١٤٣٥، الرقم: ٤٢٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٤، الرقم: ٩٦٠٧، وأبو يعلى في المسند، ١١/٢٥٨، ٣٢٨، الرقم: ٦٣٧٢، ٦٤٤٥۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ١١، ٣/٣١١، الرقم: ٩٨٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب: ذكرالموت والاستعداد له، ٢/١٤٢٣، الرقم: ٤٢٦١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٦٢، الرقم: ١٠٩٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤، الرقم: ١٠٠١۔

كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنِّي أَرْجُو اللهَ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوْبِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے، وہ قریب الموت تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے آپ کو کیسے پاتے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی قسم، اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کی امید بھی ہے اور گناہوں کا خوف بھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس موقع پر جب مومن کے دل میں یہ دونوں باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے مطابق عطا فرماتا ہے جس کی وہ امید کرتا ہے اور جس کا ڈر ہو اس سے امان دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور امید رکھے گا جو کچھ بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، ٥/٥٤٨، الرقم: ٣٥٤٠، والدارمي في السنن، ٢/٤١٤، الرقم: ٢٧٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦٧، الرقم: ٢١٥١٠، ٢١٥٤٤، والطبراني عن ابن عباس رضي الله عنهما في المعجم الكبير، ١٢/١٩، الرقم: ١٢٣٤٦۔

بادلوں تک پہنچ جائیں پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کے برابر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً میں زمین بھر کے برابر تجھے بخشش عطا کروں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، دارمی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابو عیسی ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ ﷻ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ [التحريم، ٦٦: ٦] تَلَاهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى أَصْحَابِهِ فَخَرَّ فَتًى مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى فُؤَادِهِ فَإِذَا هُوَ يَتَحَرَّكُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا فَتَى، قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَقَالَهَا فَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ. فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَ مِنْ بَيْنِنَا قَالَ أَوْ مَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ تَعَالَى: ﴿ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ﴾ [إبراهيم، ١٤: ١٤]. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ رب العزت نے اپنے نبی مکرم ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی: ﴿اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔﴾ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دن صحابہ میں اس کی تلاوت فرمائی: ایک نوجوان یہ آیت سن کے بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس کے دل پر رکھا تو وہ دھڑک رہا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نوجوان! کہو: ’’لا إله إلا الله‘‘ اس نے یہ کلمہ پڑھا تو آپ ﷺ نے اسے جنت کی بشارت دی۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ ہم میں سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ

٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٣٨٢، الرقم: ٣٣٣٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٦٨، الرقم: ٧٣٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١١٦، ١٣٤، الرقم: ٥٠٤٤، ٥١٢٢، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/١٨٤۔

تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿یہ (وعدہ) ہر اُس شخص کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اور میرے وعدۂ (عذاب) سے خائف ہوا﴾۔''

اِس کو حاکم اور بیہقی نے روایت کیا اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٨. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةٍ حَتَّى يُصِيبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوعِهِ لَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ. وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور پھر خشیتِ الٰہی کی بناء پر اُس کی آنکھوں سے اس قدر اشک رواں ہوئے کہ وہ زمین تک پہنچ گئے تو اسے روزِ قیامت عذاب نہیں دیا جائے گا۔'' اس حدیث کو امام حاکم، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عزوجل أَنَّهُ قَالَ: وَعِزَّتِي لَا أَجْمَعُ عَلَى عَبْدِي خَوْفَيْنِ وَأَمْنَيْنِ إِذَا خَافَنِي فِي الدُّنْيَا أَمَّنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِذَا أَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان باتوں میں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے روایت کیں، روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت کی قسم ہے! میں اپنے بندے میں دو خوف اور دو امن اکٹھے نہیں کروں گا۔ اگر اس نے دنیا میں مجھ سے خوف رکھا تو میں اسے قیامت کے دن امن دوں گا اور اگر دنیا میں وہ مجھ سے بے خوف رہا تو میں اسے قیامت کے دن خوف سے

٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٢٨٩، الرقم: ٧٦٦٨، وابن أبي شيبة عن أبي بن كعب في المصنف، ٧/٢٢٤، الرقم: ٣٥٥٢٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٧٨، الرقم: ١٦٤١، و٦/١٩٦، الرقم: ٦١٧١۔

٩: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/٤٠٦، الرقم: ٦٤٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٨٣، الرقم: ٧٧٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٣١، الرقم: ٥١١٠، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٦١٧، الرقم: ٢٤٩٤۔

دوچار کر دوں گا۔'' اس حدیث کو امام ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا اقْشَعَرَّ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا يَتَحَاتُّ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ وَرَقُهَا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَهَاجَتِ الرِّيْحُ فَوَقَعَ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ وَرَقٍ أَخْضَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مَثَلُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ إِذَا اقْشَعَرَّ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ﷻ وَقَعَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ وَبَقِيَتْ لَهُ حَسَنَاتُهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت عباس بن عبد المطلب ﷺ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کے خوف سے کسی بندے کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں تو اُس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے سوکھے درخت کے پتے۔'' اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے: ''ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ اچانک تیز ہوا کا جھونکا آیا جس سے اس درخت کے خشک پتے گر گئے اور سبز پتے باقی رہ گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس درخت کی مثال کس کی طرح ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ سب سے بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی مثال اُس مومن کی مانند ہے جس کے خشیتِ الٰہی کے باعث رونگٹے کھڑے ہوگئے تو اس کے گناہ اس سے جھڑ گئے اور اُس کی نیکیاں باقی رہ گئیں۔'' اس حدیث کو امام بیہقی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ أَوْصَانِي خَلِيْلِي ﷺ أَنْ أَخْشَى اللهَ كَأَنِّي أَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ

۱۰: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۱/۴۹۱، ۴۹۲، الرقم: ۸۰۳، ۸۰۴، وأبو يعلى في المسند، ۱۲/۶۰، الرقم: ۶۷۰۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۱۱۷، ۱۳۴، الرقم: ۵۰۴۷، ۵۱۲۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۱۰۔

۱۱: أخرجه أبو نعيم في كتاب الأربعين: ۳۹، الرقم: ۱۲، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۱/۱۲۶۔

أَكُنْ أَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَانِي. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت ابو ذر (غفاری) رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ میں خشیتِ الٰہی میں ایسا ہو جاؤں گویا میں اسے (یعنی اللہ تعالیٰ کو) دیکھ رہا ہوں، پس اگر میں اسے نہیں دیکھ سکتا تو (کم از کم یہ تصور تو پختہ ہونا چاہیے کہ) وہ یقیناً مجھے دیکھ رہا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَوْ خِفْتُمُ اللهَ حَقَّ خِيْفَتِهِ لَعَلِمْتُمُ الْعِلْمَ الَّذِي لَا جَهْلَ مَعَهُ وَلَوْ عَرَفْتُمُ اللهَ حَقَّ مَعْرِفَتِهِ لَزَالَتْ بِدُعَائِكُمُ الْجِبَالُ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْهِنْدِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے، تو تم ایسا علم جان لو گے جس کے ساتھ جہالت نام کی کوئی شے نہیں ہے، اور اگر تم اللہ تعالیٰ کو کما حقہ پہچان لو تو تمہاری دعاؤں سے پہاڑ ہل جائیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. قال أبو بكر رضی اللہ عنہ: والله، لوددت أني كنت هذه الشجرة تؤكل وتعضد.

’’حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ کاش میں ایک درخت ہوتا جسے کھایا جاتا اور کاٹا جاتا۔‘‘

۱۲: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۸/۱۵۳، والبيهقي في الزهد الكبير، ۲/۳۵۷، الرقم: ۹۷۶، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۲/۸۰۸، الرقم: ۸۰۲، وحسام الدين الهندي في كنز العمال، ۳/۱۴۲، الرقم: ۵۸۸۱، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۳/۱۰٦۔

۱: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ۱٦۷۔

۲. قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه: لو نادى مناد من السماء: أيها الناس، إنكم داخلون الجنة كلكم أجمعون إلا رجلًا واحدًا، لخفت أن أكون هو، ولو نادى مناد: أيها الناس، إنكم داخلون النار إلا رجلًا واحدًا لرجوت أن أكون هو.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کوئی منادی آسمان سے یہ نداء دے کہ اے انسانو! تم سب جنت میں جاؤ گے سوائے ایک شخص کے، تو مجھے خوف ہے کہ وہ شخص میرے سوا کوئی نہ ہوگا۔ اور اگر منادی یوں نداء دے کہ اے انسانو! تم سب جہنم میں داخل ہو گئے سوائے ایک شخص کے تو مجھے (خدا سے) امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا۔‘‘

۳. قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: إن أخوف ما أخاف عليكم اتباع الهوى، وطول الأمل فأما اتباع الهوى فيضل عن الحق، وأما طول الأمل فينسي الآخرة.

’’حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: مجھے تم پر جس چیز کا سب سے زیادہ ڈر ہے وہ خواہش کی پیروی اور آرزو کی طوالت ہے۔ خواہش کی پیروی حق سے پھیر دیتی ہے اور آرزوؤں کی طوالت آخرت سے بے خبر کر دیتی ہے۔‘‘

٤. قيل لعلي رضي الله عنه لم ترقع قميصک؟ قال: يخشع القلب ويقتدي به المؤمن.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ اپنی قمیض کو پیوند کیوں لگاتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دل میں خوف پیدا کرتا ہے اور اس کے ذریعے مومن میں اقتداء کا جذبہ پیدا ہوتا (نہ کہ غرور)۔‘‘

٥. قالت عائشة رضی اللہ عنہا: وددت أني كنت نسيا منسيا.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کاش میں نسیاً منسیاً (بھولی بسری) ہوتی۔‘‘

۲: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۵۳، وابن رجب الحنبلي في التخويف من النار، ۱/۱۵۔

۳: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۳۳۔

٤: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ۱۹۳۔

٥: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ۲٤۱

٦. عن المغيرة بن حكيم قال: قالت لي فاطمة بنت عبد الملک: يا مغيرة! قد يكون من الرجال من هو أكثر صلاة وصوما من عمر بن عبد العزيز، ولكن لم أر رجلا من الناس قط كان أشد فرقا من ربه من عمر بن عبد العزيز، كان إذا دخل بيته ألقى نفسه في مسجده، فلا يزال يبكي، ويدعو حتى تغلبه عيناه، ثم يستيقظ، فيفعل مثل ذلک ليلته أجمع.

”حضرت مغیرہ بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ مجھے فاطمہ بنت عبد الملک نے کہا: اے مغیرہ! یقیناً بعض لوگ نماز، روزہ میں عمر بن عبد العزیز سے بڑھ کے ہوں گے، لیکن میں نے لوگوں میں سے کوئی بھی شخص حضرت عمر بن عبد العزیز رَحِمَهُ الله سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا نہیں دیکھا۔ جب آپ گھر میں داخل ہوتے تو اپنی جائے نماز پر بیٹھ جاتے اور مسلسل روتے اور مناجات کرتے رہتے یہاں تک کہ نیند آپ پر غالب آجاتی، پھر بیدار ہوتے اور پوری رات اسی حالت میں گزار دیتے۔“

٧. قال السري السقطي رَحِمَهُ الله: خمسة أشياء لا يسكن في القلب معها غيرها: الخوف من الله وحده، والرجاء من الله وحده، والحب لله وحده، والحياء من الله وحده، والأنس بالله وحده.

”حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: پانچ چیزیں تزکیہ قلب کا ذریعہ ہیں: ۱۔ خوف الٰہی، ۲۔ اللہ سے امید وابستہ رکھنا، ۳۔ صرف اللہ سے حیاء رکھنا، ۴۔ صرف اللہ سے محبت رکھنا، ۵۔ انس باللہ۔“

٨. قال ابن دينار الجعفي رَحِمَهُ الله: اتق الله في خلواتک، وحافظ على أوقات صلواتک، وغض طرفک عن لحظاتک، تكن عند الله مقربا في حالاتک.

٦: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ٢٦٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٥/٣٦٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٥٤٢، الرقم: ٩٧٧۔

٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/١٢٤۔ ١٢٥۔

٨: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/١٦٢۔

’’ابن دینار جعفی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اپنی خلوتوں میں اللہ کا خوف رکھو، اپنی نمازوں کے اوقات کی حفاظت کرو، بدنظری سے اجتناب کرو، تم اپنے احوال میں اللہ تعالیٰ کے مقرب بن جاؤ گے۔‘‘

۹۔ سئل أبو بکر الشبلي رَحِمَهُ الله عن الخوف فقال: أن تخاف أن یسلمک إلیک.

’’شیخ ابو بکر شبلی رَحِمَهُ الله سے خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تو اس چیز سے ڈرے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیرے حال پر چھوڑ دے۔‘‘

۱۰۔ سئل أبو بکر الشبلي عن الرجاء فقال: ترجو ألا یقطع بک دونه.

’’شیخ ابو بکر شبلی رَحِمَهُ الله سے رجاء کے بابت سوال کیا گیا؟ تو آپ نے فرمایا: کہ تو اس چیز سے ڈرے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تجھے تیرے حال پر چھوڑ دے۔‘‘

۱۱۔ قال ذو النون المصري رَحِمَهُ الله: الناس علی الطریق ما لم یزل عنهم الخوف، فإذا زال عنهم الخوف ضلوا عن الطریق.

’’حضرت ذو النون مصری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جب تک لوگوں کے (دلوں سے) خوف زائل نہیں ہوتا وہ درست راستہ پر رہتے ہیں جونہی خوف زائل ہوا بھٹک گئے۔‘‘

۱۲۔ قال ذو النون رَحِمَهُ الله: الخَوْف رقیبُ العملِ، والرجاءُ شَفِیع المِحَنِ.

’’حضرت ذو النون مصری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: خوف عمل کا نگہبان ہے اور امید آزمائشوں میں سہارا ہے۔‘‘

۱۳۔ مرض سفیان الثوري فعرض دلیله علی الطبیب، فقال: هذا رجل قطع

۹: أخرجه أبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۱۰/۳۵۸۔
۱۰: أخرجه أبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۱۰/۳۵۸-۳۵۹۔
۱۱: أخرجه القشیري في الرسالة: ۱۲۷۔
۱۲: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفیة: ۲۴۔
۱۳: أخرجه القشیري في الرسالة: ۱۳۱۔

الخوف كبده، ثم جاء وجس عرقه، ثم قال: ما علمت أن في الحنيفية مثله.

”حضرت سفیان ثوری رَحِمَهُ الله بیمار پڑے تو ان کا قارورہ (پیشاب) طبیب کو دکھایا گیا۔ طبیب نے کہا کہ خوف نے اس شخص کے جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ اس کے بعد اس نے آ کر آپ کی نبض دیکھی تو کہا: مجھے معلوم نہیں تھا کہ ایسے آدمی مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں۔“

١٤. قال حاتم الأصم رَحِمَهُ الله: لكل شيء زينة، وزينة العبادة الخوف، وعلامة الخوف قصر الأمل.

”حضرت حاتم اصم رَحِمَهُ الله نے فرمایا: ہر چیز کی زینت ہوتی ہے اور خوف عبادت کی زینت ہے، خوف کی علامت امید کو کم کرنا ہے۔“

١٥. قال أبو عثمان المغربي رَحِمَهُ الله: من حمل نفسه على الرجاء تعطّل، ومن حمل نفسه على الخوف قنط ولكن من هذه مرة، ومن هذه مرة.

”ابو عثمان مغربی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس نے اپنے نفس کو (صرف) امید پر رکھا۔ اس نے عمل چھوڑ دیا اور جس نے (صرف) خوف پر رکھا وہ مایوس ہو گیا۔ انسان کو کچھ رجاء اور کچھ خوف کے ساتھ ہونا چاہئے۔“

١٦. قال السّري رَحِمَهُ الله: مَن خافَ اللهَ خَافَهُ كلُّ شيءٍ.

”حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے۔“

١٧. قال أبو حفص رَحِمَهُ الله: الخوف سوط الله يقوّم به الشاردين عن بابه.

”حضرت ابو حفص رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف ایسا کوڑا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے در سے بِدکے ہوؤں کو سیدھا کرتا ہے۔“

١٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٢٧۔

١٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٣٣۔

١٦: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٥٣۔

١٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٢٥۔

۱۸. قال بشر الحافي رَحِمَهُ الله: الخوف ملک لا يسكن إلا في قلب متّقي.

’’حضرت بشر حافی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: خوف ایک فرشتہ ہے جو صرف متّقی کے دل میں رہتا ہے۔‘‘

۱۹. قال إبراهيم بن شيبان رَحِمَهُ الله: إذا سكن الخوف في القلب أحرق مواضع الشهوات منه، وطرد رغبة الدنيا عنه.

’’حضرت ابراہیم بن شیبان رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جب خوف دل میں جاگزیں ہو جاتا ہے تو دل کی خواہشات کی جگہ کو جلا دیتا ہے اور دل سے دنیا کی رغبت کو نکال دیتا ہے۔‘‘

۲۰. قال الإمام القشيري رَحِمَهُ الله: قيل: خرج عيسى عليه السلام ومعه (إنسان) صالح من صالحي بني إسرائيل، فتبعهما رجل خاطيء مشهور بالفسق فيهم، فقعد منتبذًا عنهما منكسراً فدعا الله سبحانه، وقال: اللّهم اغفر لي، ودعا هذا الصالح، وقال: اللّهم لا تجمع غداً بيني وبين ذلک العاصي، فأوحى الله تعالى إلى عيسى عليه السلام: إني قد استجبت دعاءهما، ورددت ذلک الصالح، وغفرت لذلک المجرم.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکلے۔ ان کے ساتھ بنی اسرائیل کا ایک نیک آدمی بھی تھا۔ ایک شخص جو مشہور بدکار تھا، ان کے پیچھے ہو لیا اور ان سے الگ ہو کر نہایت عاجزی سے بیٹھ گیا اور اللہ تعالیٰ سے اپنی مغفرت کی دعا مانگی۔ اس نیک آدمی نے بھی دعا مانگی اور کہا: خدایا! قیامت کے دن ان گنہگاروں کے ساتھ میرا حشر نہ ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ میں نے ان دونوں کی دعا قبول کر لی۔ نیک کو تو میں نے ردّ کر دیا اور مجرم کو معاف کر دیا۔‘‘

۲۱. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: ليس الخائف الذي يبكي

۱۸: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱۲۷۔

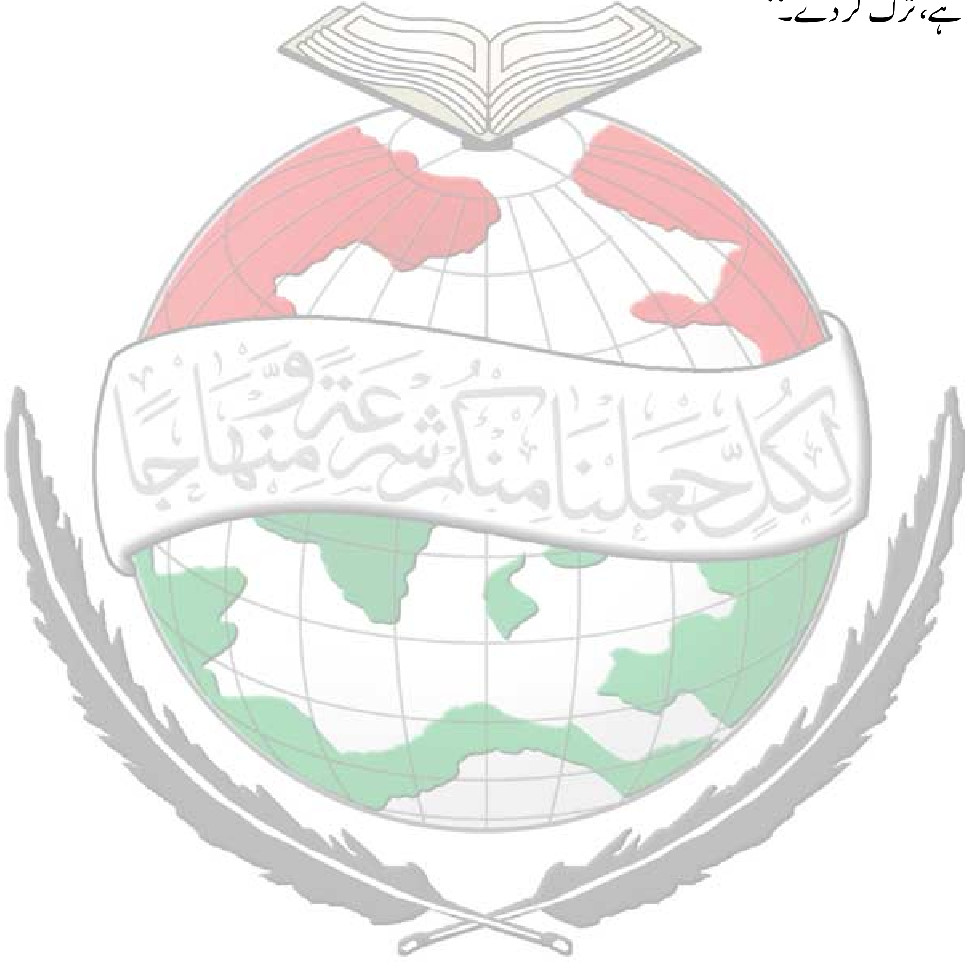
۱۹: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱۲۸۔

۲۰: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱۳۰۔

۲۱: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱۲٦۔

ويمسح عينيه، إنما الخائف من يترك ما يخاف أن يُعذَّب عليه.

”امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ خائف اسے نہیں کہتے جو رو رہا ہو اور اپنی آنکھیں پونچھتا اور صاف کرتا ہو بلکہ خائف تو اسے کہیں گے جو ہر اس چیز کو کہ جس پر اسے عذاب کا ڈر ہے، ترک کر دے۔“



فَصْلٌ فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَی

﴿اللہ ﷻ کے خوف سے رونے کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ؕ وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ (البقرة، ۲: ۷۴)

”پھر اس کے بعد (بھی) تمہارے دل سخت ہو گئے چنانچہ وہ (سختی میں) پتھروں جیسے (ہو گئے) ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت (ہو چکے ہیں، اس لیے کہ) بے شک پتھروں میں (تو) بعض ایسے بھی ہیں جن سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں، اور یقیناً ان میں سے بعض وہ (پتھر) بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی ابل پڑتا ہے، اور بے شک ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں، (افسوس! تمہارے دلوں میں اس قدر نرمی، خستگی اور شکستگی بھی نہیں رہی) اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں○“

۲. وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ (المائدة، ۵: ۸۳)

”اور (یہی وجہ ہے کہ ان میں سے بعض سچے عیسائی) جب اس (قرآن) کو سنتے ہیں جو رسول (ﷺ) کی طرف اتارا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھوں کو اشک ریز دیکھتے ہیں۔ (یہ آنسوؤں کا چھلکنا) اس حق کے باعث (ہے) جس کی انہیں معرفت (نصیب) ہوگئی ہے۔ (ساتھ یہ) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم (تیرے بھیجے ہوئے حق پر) ایمان لے آئے ہیں سو تو ہمیں (بھی حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے○“

۳. فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّ لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

(التوبة، ٩: ٨٢)

''پس انہیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں (کیوں کہ آخرت میں انہیں زیادہ رونا ہے) یہ اس کا بدلہ ہے جو وہ کماتے تھےo''

٤. قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْاط اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًاo وَّ يَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًاo وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًاo (بنی إسرائیل، ١٧: ١٠٧ـ ١٠٩)

''فرما دیجئے: تم اس پر ایمان لاؤ یا ایمان نہ لاؤ، بے شک جن لوگوں کو اس سے قبل علم (کتاب) عطا کیا گیا تھا جب یہ (قرآن) انہیں پڑھ کر سنایا جاتا ہے وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیںo اور کہتے ہیں: ہمارا رب پاک ہے، بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر ہی رہنا تھاo اور ٹھوڑیوں کے بل گریہ و زاری کرتے ہوئے گر جاتے ہیں، اور یہ (قرآن) ان کے خشوع و خضوع میں مزید اضافہ کرتا چلا جاتا ہےo''

٥. اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَo وَتَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَo

(النجم، ٥٣: ٥٩ـ٦٠)

''پس کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہوo اور تم ہنستے ہو اور روتے نہیں ہوo''

٦. اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّاo (السجدة، ١٩: ٥٨)

''جب ان پر (خدائے) رحمٰن کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے وہ سجدہ کرتے ہوئے اور (زار و قطار) روتے ہوئے گر پڑتے ہیںo''

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَـلَا قَوْلَ اللهِ ﷻ فِي

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: دعاء النبي ﷺ لأمته وبكائه شفقة عليهم، ١/١٩١، الرقم: ٢٠٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٧٣، الرقم: ١١٢٦٩، ـــ

إِبْرَاهِيمَ: ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي﴾ [إبراهيم، ١٤: ٣٦] اَلْآيَةَ وَقَالَ عِيْسَى عليه السلام: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُo﴾ [المائدة، ٥: ١١٨] فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللهُ ﷻ: يَا جِبْرِيْلُ، اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ أَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْكَ؟ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عليه السلام فَسَأَلَهُ، فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَا قَالَ، وَهُوَ أَعْلَمُ، فَقَالَ اللهُ: يَا جِبْرِيْلُ، اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ: إِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے قرآن کریم میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کی تلاوت فرمائی: ’’اے میرے رب! ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے جو شخص میرا پیروکار ہو گا وہ میرے راستہ پر ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تُو اس کو بخشنے والا مہربان ہے۔‘‘ اور وہ آیت پڑھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہے: ’’اے اللہ! اگر تو اُن کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تُو غالب اور حکمت والا ہے۔‘‘ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک بلند کیے اور فرمایا: اے اللہ! میری امت، میری امت، پھر آپ ﷺ پر گریہ طاری ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے معلوم کرو حالانکہ اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے، کہ ان پر اس قدر گریہ کیوں طاری ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے معلوم کر کے اللہ تعالیٰ کو خبر دی، حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کی امت کی بخشش کے معاملہ میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَيْنَانِ لَا

.... والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٦٧، الرقم: ٨٨٩٤، وأبو عوانة في المسند، ١/١٣٧، الرقم: ٤١٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٨٣، الرقم: ٣٠٣.

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل الجهاد، باب: ما جاء في فضل الحرس في ــ

تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللهِ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دو آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی: (ایک) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور (دوسری) وہ آنکھ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دے کر رات گزاری۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے۔

٣. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تَرَى أَعْيُنُهُمُ النَّارَ: عَيْنٌ حَرَسَتْ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَعَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَلَا بَأْسَ بِإِسْنَادِهِ.

”حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین افراد کی آنکھیں دوزخ نہیں دیکھیں گی۔ ایک آنکھ وہ ہے جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیا، دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی خشیت سے روئی اور تیسری وہ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے باز رہی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے قابل اعتماد سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ عزوجل: أَخْرِجُوْا مِنَ

.... سبيل الله، ٤/٩٢، الرقم: ١٦٣٩، والحاكم عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ في المستدرك، ٢/٩٢، الرقم: ٢٤٣٠، والطيالسی في المسند، ١/٣٢١، الرقم: ٢٤٤٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٢٢، الرقم: ١٤٤٧۔

٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٤١٦، الرقم: ١٠٠٣، وأبو يعلى في المعجم، ١/١٨٦، الرقم: ٢١٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٥٩، الرقم: ١٩٢٣، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٥٩٣۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة جهنم، باب: ما جاء أن للنار نفسين، ٤/٧١٢، الرقم: ٢٥٩٤، والحاكم في المستدرك، ١/١٤١، الرقم: ٢٣٤، وقال الحاكم: صحيح الإسناد، ٥/٢٤٤، الرقم: ٨٠٨٤، وابن أبى عاصم في السنة، ٢/٤٠٠، الرقم: ٨٣٣، والبيهقي في كتاب الاعتقاد، ١/٢٠١۔

النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ فرمائے گا: دوزخ میں سے ہر ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا میرے خوف سے کہیں بھی مجھ سے ڈرا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے ذکر کیا ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا انسان دوزخ میں داخل نہیں ہو گا جب تک کہ دودھ، تھن میں واپس نہ چلا جائے اور اللہ کی راہ میں پہنچنے والی گرد و غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے۔

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ثُمَّ تُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی آنکھ سے مکھی کے سر کے برابر خوفِ خداوندی کی وجہ سے آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر آ گریں گے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام فرما دے گا۔“ اسے امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل الجهاد، باب الغبار في سبيل الله، ٤/ ١٧١، الرقم: ١٦٣٣، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: فضل من عمل في سبيل الله على قدمه، ١٢/٦، الرقم: ٣١٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥٠٥/٢، الرقم: ١٠٥٦٧۔

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الحزن والبكاء، ٢/ ١٤٠٤، الرقم: ٤١٩٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١٠، الرقم: ٩٧٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٦٦/٤۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَO وَتَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَO﴾ [النجم، ٥٣: ٥٩، ٦٠] بَكَى أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى جَرَتْ دُمُوْعُهُمْ عَلَى خُدُوْدِهِمْ، فَلَمَّا سَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم حَنِيْنَهُمْ بَكَى مَعَهُمْ، فَبَكَيْنَا بِبُكَائِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُصِرٌّ عَلَى مَعْصِيَةٍ وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿پس کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو۔ اور تم ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو۔﴾ تو اہلِ صفہ اس قدر روئے کہ اُن کے آنسو اُن کے رخساروں پر بہہ پڑے۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے رونے کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے ساتھ رونے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا اور نہ گناہ پر اصرار کرنے والا جنت میں داخل ہو گا۔ اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں بخشے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی، دیلمی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم النَّاسَ فَبَكَى رَجُلٌ يَدَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: لَوْ شَهِدَكُمُ الْيَوْمَ كُلُّ مُؤْمِنٍ عَلَيْهِ مِنَ الذُّنُوْبِ كَأَمْثَالِ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي لَغُفِرَ لَهُمْ بِبُكَاءِ هَذَا الرَّجُلِ وَذَلِكَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَبْكِي وَتَدْعُوْ لَهُ وَتَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ شَفِّعِ الْبَكَّائِيْنَ فِيْمَنْ لَمْ يَبْكِ.

٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٨٩، الرقم: ٧٩٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٤٧، الرقم: ٥٣٧٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١١٤، الرقم: ٥٠٢٨، وابن أبي عاصم في الزهد، ١/١٧٨۔

٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٩٤، الرقم: ٨١٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١١٦، الرقم: ٥٠٤٣، وابن حجر العسقلاني في الأصابة، ٦/٥٨٩۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت ہیثم بن مالک ﷛ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا تو خطاب کے دوران آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا ہوا ایک شخص رو پڑا۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر آج تمہارے درمیان وہ تمام مومن موجود ہوتے جن کے گناہ پہاڑوں کے برابر ہیں تو انہیں اس ایک شخص کے رونے کی وجہ سے بخش دیا جاتا اور یہ اس وجہ سے ہے کہ فرشتے بھی اس کے ساتھ رو رہے تھے اور دعا کر رہے تھے: اے اللہ! نہ رونے والوں کے حق میں رونے والوں کی شفاعت قبول فرما۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ.

’’حضرت مطرف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے سینہ اقدس اور اندروں جسد میں رونے کی وجہ سے ایسا جوش اور ابال محسوس ہوتا تھا جیسے کہ دیگ جوشاں چولہے پر چڑھی ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ ثَابِتِ بْنِ سَرْحٍ ﷛ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ ارْزُقْنِي عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ تَبْكِيَانِ بِذُرُوْفِ الدُّمُوْعِ وَتُشْفِقَانِ مِنْ خَشْيَتِکَ قَبْلَ أَنْ يَكُوْنَ الدُّمُوْعُ دَمًا وَالْأَضْرَاسُ جَمْرًا. رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَکِ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ثابت بن سرح ﷛ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دعوات مبارکہ میں سے ایک دعا مبارک یہ بھی تھی: ’’اے اللہ! مجھے ایسی دو آنکھیں عطا فرما جو زور سے برسنے والی ہوں اور

۹: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۳/۳۰، الرقم: ۷۵۳، والحاكم في المستدرك، ۱/۳۹۶، الرقم: ۹۷۱، وابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ۵۴۸۔

۱۰: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ۱۶۵، الرقم: ۴۸۰، وأحمد بن حنبل في الزهد: ۱۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲/۱۹۷، وابن رجب الحنبلي في التخويف من النار، ۱/۱۴۸، وابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ۵۵۱۔

برستے آنسوؤں کے ساتھ روئیں اور تیرے عذاب وعتاب سے خوفزدہ ہوں، اس سے قبل کہ آنسو خون بن جائیں اور ڈاڑھیں انگارے (یعنی عذاب نار میں مبتلا ہونے سے قبل اس عذاب کا ڈر اور خوف دل میں پیدا ہو جائے تاکہ آنکھیں آنسوؤں کے ذریعے اس آگ کو بجھا لیں اور اس کا ملاحظہ کرنے سے پہلے ہی اس کے بچاؤ کی تدبیر کر لیں)۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن المبارک اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِمَ أَتَّقِي النَّارَ؟ قَالَ: بِدُمُوْعِ عَيْنَيْکَ فَإِنَّ عَيْنًا بَکَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ لَا تَمَسُّهَا النَّارُ أَبَدًا.

رَوَاهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں دوزخ سے کیسے بچ سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کے ذریعے، جو آنکھ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رو پڑی اسے کبھی (دوزخ کی) آگ نہیں چھوئے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن رجب حنبلی نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: کُلُّ عَيْنٍ بَاکِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ وَعَيْنٌ سَهِرَتْ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَعَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْمُنْذَرِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس آنکھ کے علاوہ ہر آنکھ قیامت کے دن رو رہی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں (کو دیکھنے) سے جھکی رہی اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی اور (تیسری) وہ آنکھ جس سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر کے برابر آنسو بہہ نکلے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو نعیم اور منذری نے روایت کیا ہے۔

١١: أخرجه ابن رجب الحنبلي في التخويف من النار، ١/ ٤٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ١١٤، الرقم: ٥٠٣٠۔

١٢: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٣، ٢٩٢٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/ ٢٥٦، الرقم: ٤٧٥٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/ ٦٣، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/ ٤١٨، الرقم: ١٤٨۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. إن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ كان يمر بالآية في ورده فتخنقه فيبقى في البيت أياما يعاد يحسبو نه مريضا.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کسی آیت کی تلاوت فرماتے تو آپ کی ہچکی بندھ جاتی اور کئی دن آپ گھر میں پڑے رہتے آپ کی عیادت کی جاتی لوگ آپ کو مریض گمان کرنے لگ جاتے۔''

٢. رأى عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رجلًا طأطأ رقبته في الصلاة. فقال: يا صاحب الرقبة، ارفع رقبتک ليس الخشوع في الرقاب. إنما الخشوع في القلوب.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو نماز میں گردن کو ضرورت سے زیادہ جھکائے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے گردن والے! اپنی گردن اٹھاؤ، خشوع گردنوں میں نہیں بلکہ دلوں میں ہوتا ہے۔''

٣. كان علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ يصلي ليله ولا يهجع إلا يسيراً، ويقبض على لحيته، ويتململ تململ السليم، ويبكي بكاء.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رات بھر نماز ادا فرماتے۔ بہت تھوڑا سا ستاتے، اپنی ریش مبارک کو پکڑ لیتے اور بیمار شخص کی طرح لوٹ پوٹ ہوتے اور انتہائی غمگین آدمی کی طرح روتے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی۔''

٤. قال أبو الدرداء رضی اللہ عنہ: لو تعلمون ما ترون بعد الموت ما أكلتم طعاما بشهوة ولا شربتم شرابا على شهوة ولا دخلتم بيتا تستظلون فيه ولحرصتم على الصعيد تضربون صدوركم وتبكون على أنفسكم ولوددت أني شجرة

١: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ١٧٦۔

٢: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ١/٣٨٩۔

٣: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٤۔

٤: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ٢٠١۔

تعضد ثم تؤكل.

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم دیکھ لو جو کچھ تم موت کے بعد دیکھو گے تو تم کبھی بھی شہوت کے ساتھ نہ کھاؤ اور نہ ہی شہوت کے ساتھ پیو اور نہ ہی کسی ایسے گھر میں داخل ہو جس میں تم دھوپ سے بچ سکو۔ اور تم یقیناً مٹی کے لئے حریص ہو جاتے، اپنے سینوں کو مارتے اور اپنے آپ پر روتے۔ کاش میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا اور پھر کھا لیا جاتا۔‘‘

٥. قال أبي بن كعب رضی اللہ عنہ: عليكم بالسبيل والسنة، فإنه ما على الأرض من عبد على السبيل والسنة ذكر الله ففاضت عيناه من خشية ربه فيعذبه الله أبدا.

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر شریعت اور سنت لازم ہے پس اس دنیا میں جو بھی شخص شریعت اور سنت پر رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی بھی عذاب نہیں دے گا۔‘‘

٦. قال أبو موسى الأشعري رضی اللہ عنہ: يا أيها الناس، ابكوا فإن لم تبكوا فتباكوا فإن أهل النار يبكون الدموع حتى تنقطع ثم يبكون الدماء حتى لو أرسلت فيها السفن لجرت.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! رویا کرو، پس اگر تمہیں رونا نہ آئے تو کم از کم رونے جیسی صورت ہی بنا لو، کیونکہ اہل دوزخ خون کے آنسو روئیں گے یہاں تک کہ وہ آنسو ختم ہو جائیں گے، پھر خون کے آنسو روئیں گے۔ یہاں تک اگر ان کے آنسو میں کشتیاں چھوڑ دی جائیں تو وہ چل پڑیں۔‘‘

٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٢٤، الرقم: ٣٥٥٢٦، وأحمد بن حنبل في المسند: ١٩٧، وابن المبارك في الزهد: ٤٥٤، وأبو يوسف في المعرفة والتاريخ، ٣/٣٧٢۔

٦: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ٢٩٢۔

٧. قال حذيفة ﷺ: بحسب المرء من العلم أن يخشى الله ﷻ، وبحسبه من الكذب أن يقول: أستغفر الله، ثم يعود.

’’حضرت حذیفہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کو علم کی اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھتا ہو اور آدمی کو جھوٹ کی اتنی بات کافی ہے کہ وہ ’’استغفر اللہ‘‘ کہہ کر پھر لوٹ آئے (یعنی جس گناہ سے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کی اسے دوبارہ کرنا شروع کر دے)۔‘‘

٨. قال الفُضَيْل رَحِمَهُ الله: طُوبى لمن استوحش من الناس، وأنس بربه، وبكى على خطيئته.

’’حضرت فضیل بن عیاض رَحِمَهُ الله نے فرمایا: مبارکباد ہو اس شخص کو جسے لوگوں سے وحشت اور اپنے مولیٰ سے اُنس ہو اور جو اپنے گناہوں پر آنسو بہانے والا ہو۔‘‘

٩. قَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ رَحِمَهُ الله: خَمْسٌ مِنْ عَلَامَاتِ الشِّقَاءِ: الْقَسْوَةُ فِي الْقَلْبِ، وَجُمُوْدُ الْعَيْنِ، وَقِلَّةُ الْحَيَاءِ، وَالرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا، وَطُوْلُ الْأَمَلِ.

’’حضرت فضیل بن عیاض رَحِمَهُ الله نے فرمایا: پانچ چیزیں بدبختی کی علامتوں میں سے ہیں: دل کی سختی، آنکھ کا آنسو نہ بہانا، قلّتِ حیاء، دنیا کی چاہت، لمبی امید۔‘‘

١٠. قال الفضيل بن عياض رَحِمَهُ الله: كان يكره أن يُري الرجل من الخشوع أكثر مما في قلبه.

’’حضرت فضیل بن عیاض رَحِمَهُ الله نے فرمایا: یہ چیز مکروہ سمجھی جاتی تھی کہ انسان اس سے زیادہ

٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٣٩، الرقم: ٣٤٧٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٢٨١، وأبو خيثمة في كتاب العلم: ٩، الرقم: ١٤۔

٨: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ١٤۔

٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٦/١٤٨، الرقم: ٧٧٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٨/٤١٦۔

١٠: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ١/٣٨٩۔

خشوع ظاہر کرے جتنا اس کے دل میں ہے۔‘‘

١١. قال الجنيد رَحِمَهُ الله: الخشوع تذلل القلوب لعلام الغيوب.

’’حضرت جنید بغدادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: دلوں کا علام الغیوب (یعنی چھپے ہوئے رازوں کو جاننے والے) کے لئے جھک جانا خشوع ہے۔‘‘

١٢. قال السّري رَحِمَهُ الله: أحسنُ الأشياءِ خمسةٌ: البُكاءُ عَلَى الذُّنوب، وإصْلاحُ العُيُوبِ، وطاعةُ عَلاّمِ الغُيوبِ، وجَلاءُ الرَّيْن منَ القلوب، وأَلَّا تكونَ لِكلِّ ما تَهْوَى رَكوبُ.

’’حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: حسین ترین چیزیں پانچ ہیں: گناہوں پر رونا، گناہوں کی اصلاح کرنا، غیب جاننے والے (یعنی اللہ تعالیٰ) کی اطاعت کرنا، دلوں کے زنگ کو دور کرنا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرنے والا نہ ہونا۔‘‘

١٣. قال السري السقطي رَحِمَهُ الله: وَدِدْتُ أنّ حزنَ كلِّ الناسِ أُلْقِيَ عَلَيَّ.

’’حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تمام لوگوں کا غم مجھ پر ڈال دیا جائے۔‘‘

١٤. قال سفيان بن عيينة رَحِمَهُ الله: لو أن محزوناً بَكَى في أُمَّة لَرَحِمَ اللهُ تعالی تلك الأمَّةَ بِبُكَائِهِ.

’’حضرت سفیان بن عیینہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اگر کسی امت میں کوئی بھی غمزدہ روئے تو اللہ تعالیٰ اس کے رونے کی وجہ سے اس امت پر رحم فرماتا ہے۔‘‘

١٥. قال عَمْرو: إذا كان أنين العبد إلى رَبِّه ﷻ فليس بشكوى ولا جَزَع.

١١: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ١/٣٨٨۔

١٢: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٥٤۔

١٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٣٩۔

١٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٣٩۔

١٥: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢٠٣۔

’’حضرت عمرو بن عثمان مکی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جب بندے کی گریہ زاری اپنے رب کی طرف ہو تو یہ نہ تو شکوہ ہے اور نہ ہی گھبراہٹ اور مایوسی ہے۔‘‘

١٦. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: سئل بعضهم: بِماذَا يُسْتَدَلُّ عَلَى حزنِ الرجلِ؟ فَأَجَابَ: بِكَثْرَةِ أَنِيْنِهِ.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ ایک صوفی سے پوچھا گیا کہ کسی کے غم کا کیسے پتہ چل سکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا: اس کے کثرت سے آہ وزاری کرنے سے۔‘‘

١٧. قال عبد الله بن عيسى رَحِمَهُ الله: كان في وجه عمر بن الخطاب رضي الله عنه خطان أسودان من البكاء.

’’حضرت عبد اللہ بن عیسیٰ رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر کثرتِ گریہ و بکا کی وجہ سے دو سیاہ خط پڑ گئے تھے۔‘‘

١٨. قال أبو عبد الله الجسري رَحِمَهُ الله: أن رجلا انطلق إلى أبي الدرداء رضي الله عنه فسلم عليه فقال: أوصني فإني غاز فقال له: اتق الله كأنك تراه حتى تلقاه وعد نفسك في الأموات ولا تعدها في الأحياء وإياك ودعوة المظلوم.

’’حضرت عبد اللہ جسری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انہیں سلام کیا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیں کیونکہ میں غزوہ کے لیے جا رہا ہوں تو آپ نے اسے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو یہاں تک کہ تم اس سے جا ملو، اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور خود کو زندوں میں شمار نہ کرو، اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہو۔‘‘

١٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٣٩۔

١٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٥١، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٢٥٣، الرقم: ٣١٨، في الزهد: ١٧٨، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٢٨٦۔

١٨: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ٢٠٧۔

١٩. قال عمران بن حصين رَحِمَهُ الله: لو ددت أني كنت رمادا تسفيني الريح في يوم عاصف خبيث.

''حضرت عمران بن حصین رَحِمَهُ الله نے فرمایا: کاش میں راکھ ہوتا کہ ہوا مجھے شدید آندھی والے دن اڑاتی پھرتی۔''

٢٠. قال ابن قيم الجوزية: قيل الخشوع خمود نيران الشهوة، وسكون دخان الصدور، وإشراق نور التعظيم في القلب.

''علامہ ابن قیم جوزیہ بیان کرتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ خشوع شہوت کی آگ کو بجھا دیتا ہے اور سینوں سے اٹھنے والے دھوؤں کو مٹاتا ہے اور دل میں نورِ تعظیم کو روشن کرتا ہے۔''



١٩: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ١٠٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٥/٤٨٢۔

٢٠: ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ١/٣٨٨۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

﴿توبہ اور استغفار کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ قف وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللهُ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ۝ (آل عمران، ۳: ۱۳۵)

”اور (یہ) ایسے لوگ ہیں کہ جب کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا گناہوں کی بخشش کون کرتا ہے، اور پھر جو گناہ وہ کر بیٹھے تھے ان پر جان بوجھ کر اصرار بھی نہیں کرتے۝“

٢. اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْمُنْفِقِيْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ۝ (آل عمران، ۳: ۱۷)

”(یہ لوگ) صبر کرنے والے ہیں اور قول و عمل میں سچائی والے ہیں اور ادب و اطاعت میں جھکنے والے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں اور رات کے پچھلے پہر (اٹھ کر) اللہ سے معافی مانگنے والے ہیں۝“

٣. وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۝ (النساء، ٤: ٦٤)

”اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۝“

٤. وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَO (الأنفال، ٨ :٣٣)

”اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرّم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوںO“

٥. وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِىْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ. (هود، ١١ :٣)

”اور یہ کہ تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو پھر تم اس کے حضور (صدقِ دل سے) توبہ کرو وہ تمہیں وقتِ معین تک اچھی متاع سے لطف اندوز رکھے گا اور ہر فضیلت والے کو اس کی فضیلت کی جزا دے گا (یعنی اس کے اعمال و ریاضت کی کثرت کے مطابق اجر و درجات عطا فرمائے گا)۔“

٦. وَ يٰـقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَO (هود، ١١ :٥٢)

”اور اے لوگو! تم اپنے رب سے (گناہوں کی) بخشش مانگو پھر اس کی جناب میں (صدقِ دل سے) رجوع کرو، وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش بھیجے گا اور تمہاری قوت پر قوت بڑھائے گا اور تم مجرم بنتے ہوئے اس سے روگردانی نہ کرناO“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: أم حسبت أن أصحاب الكهف والرقيم، ٣/١٢٨٠، الرقم: ٣٢٨٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: قبول توبة القاتل وإن كثر قتله، ٤/٢١١٩، الرقم: ٢٧٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الديات، باب: هل لقاتل مؤمن توبة، ٢/٨٧٥، الرقم: ٢٦٢٢۔

رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ: قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں سے ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے اور پھر مسئلہ پوچھنے نکلا تھا (کہ اس کی توبہ قبول ہو سکتی یا نہیں)۔ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: کیا (اس گناہ سے) توبہ کی کوئی صورت ممکن ہے؟ راہب نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا۔ پھر اس نے ایک اور شخص سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ تم فلاں بستی (میں جہاں نیک لوگ رہتے ہیں) جاؤ (ان کے ساتھ مل کر توبہ کرو۔) وہ اس بستی کی طرف روانہ ہوا لیکن ابھی نصف راستے میں بھی نہیں پہنچا تھا کہ اس کی موت واقع ہوگئی۔ رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہونے لگا کہ کون اس کی روح لے جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے کے لئے جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش کے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: اب دونوں کا فاصلہ دیکھو (جس طرف کا فاصلہ کم ہو اسے اس بستی کے رہنے والوں کے حساب میں ڈال دو) اور جب فاصلہ ناپا گیا تو اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا) ایک بالشت نعش سے زیادہ قریب پایا اور اس کی مغفرت کر دی گئی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِأَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: التوبة، ٥/ ٢٣٢٤، الرقم: ٥٩٤٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في الحض على التوبة والفرح بها، ٤/ ٢١٠٤، الرقم: ٢٧٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٢٨٣، الرقم: ١٨٥١٥، وأبو يعلى في المسند، ٣/ ٢٥٧، الرقم: ١٧٠٤۔

شَرَابٌ وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ، فَطَلَبَهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ. قُلْنَا: شَدِيْدًا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا وَاللهِ، لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس شخص کی خوشی کے متعلق کیا کہتے ہو جس کی اونٹنی کسی سنسان جنگل میں اپنی نکیل کی رسی کھینچتی ہوئی نکل جائے، جس سرزمین میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہ ہو اور اس اونٹنی پر اس کے کھانے پینے کی چیزیں لدی ہوں، وہ شخص اس اونٹنی کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جائے، پھر وہ اونٹنی ایک درخت کے تنے کے پاس سے گزرے اور اس کی نکیل اس تنے میں اٹک جائے اور اس شخص کو وہ اونٹنی اس تنے میں اٹکی ہوئی مل جائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ بہت خوش ہو گا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سنو! بخدا، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص کی سواری کے (ملنے کی) بہ نسبت زیادہ خوشی ہوتی ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب سے سورج طلوع ہونے (یعنی آثار قیامت نمودار ہونے) سے پہلے پہلے توبہ کر لے گا، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: استحباب الاستغفار والاستكثار منه، ٤/٢٠٧٦، الرقم: ٢٧٠٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٤٤، الرقم: ١١١٧٩، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٩٦، الرقم: ٦٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩٥، الرقم: ٩١١٩۔

٤. رَوَى أَبُوحَنِيفَةَ رضی الله عنه عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيفَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (گناہ پر) نادم ہونا ہی توبہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوحنیفہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر انسان خطا کار ہے اور بہترین خطا کار، توبہ کرنے والے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ، إِذَا أَذْنَبَ،

٤: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/٩٨، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢/١٤٢٠، الرقم: ٤٢٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٧٦، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٧٧، الرقم: ٦١٢۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ٤٩، ٤/٦٥٩، الرقم: ٢٤٩٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢/١٤٢٠، الرقم: ٤٢٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٦٢، الرقم: ٣٤٢١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٩٨، الرقم: ١٣٠٧٢، وأبو يعلى في المسند، ٥/٣٠١، الرقم: ٢٩٢٢، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٧٢، الرقم: ٧٦١٧۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة ويل للمطففين، ٥/٤٣٤، الرقم: ٣٣٣٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الذنوب، ٢/١٤١٨، الرقم: ٤٢٤٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ١١٠، الرقم: ١٠٢٥١، ١١٦٥٨، وفي عمل اليوم والليلة، ١/٣١٧، الرقم: ٤١٨، والحاكم في المستدرك، ٢/٥٦٢، الرقم: ٣٩٠٨۔

كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ. فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ. فَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَعْلَقَ قَلْبُهُ. فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ [المطففين، ۸۳: ۱٤].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان بن جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کر لے اور (گناہ سے) ہٹ جائے اور استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ (لیکن) اگر وہ ڈٹا رہے اور زیادہ (گناہ) کرے تو یہ نشان بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے (پورے) دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور یہی وہ ''رَانَ'' (زنگ) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں فرمایا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ ''(ایسا) ہرگز نہیں بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر ان اعمالِ (بد) کا زنگ چڑھ گیا ہے جو وہ کمایا کرتے تھے (اس لیے آیتیں ان کے دل پر اثر نہیں کرتیں)۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن جبکہ حاکم نے کہ صحیح کہا ہے۔

۷. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، ٥/٥٤٧، االرقم: ٣٥٣٧، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢/١٤٢٠، الرقم: ٤٢٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٧٣، الرقم: ٣٥٠٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٥٣، الرقم:٦٤٠٨، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٨٦، الرقم: ٧٦٥٩۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک روح اس کے حلق میں پہنچ کر غرغر نہیں کرتی (یعنی جب تک وہ حالتِ نزع میں مبتلا نہیں ہوتا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن جبکہ حاکم نے کہ صحیح کہا ہے۔

٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گناہ سے (سچی) توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ١٤١٩/٢، الرقم: ٤٢٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٥٠/١٠، الرقم: ١٠٢٨١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٥٤/١٠، وفي شعب الإيمان عن ابن عباس، ٤٣٦/٥، الرقم: ٧١٧٨، وابن الجعد في المسند، ٢٦٦/١، الرقم: ١٧٥٦۔

٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ٨٥/٢، الرقم: ١٥١٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: الاستغفار، ١٢٥٤/٢، الرقم: ٣٨١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٤٨/١، الرقم: ٢٢٣٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٨١/١٠، الرقم: ١٠٦٦٥، والحاكم في المستدرك، ٢٩١/٤، الرقم: ٧٦٧٧۔

پابندی کے ساتھ استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کے وہم و خیال میں بھی نہ ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٠. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم گنا کرتے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک مجلس کے اندر سو مرتبہ کہا کرتے۔ اے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الضُّحَى ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ حَتَّى قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز چاشت ادا فرمائی، پھر سو مرتبہ فرمایا: ’’اے اللہ میری مغفرت فرما، میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور مغفرت فرمانے والا ہے‘‘۔ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ وَنَحْنُ

١٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ٢/٨٥، الرقم: ١٥١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: الاستغفار، ٢/١٢٥٣، الرقم: ٣٨١٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٧، الرقم: ٢٩٤٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢١، الرقم: ٤٧٢٦۔

١١: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٢، الرقم: ٩٩٣٥، والبخاري في الأدب المفرد: ٢١٧، الرقم: ٦١٩، وابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٥٥٣۔

١٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٧٢، الرقم: ٣٥٠٧٥، والنسائي في السنن—

جُلُوْسٌ فَقَالَ: مَا أَصْبَحْتُ غَدَاةً قَطُّ إِلَّا اسْتَغْفَرْتُ اللهَ فِيْهَا مِائَةَ مَرَّةٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت سعید بن ابی بردہ اپنی سند کے ساتھ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں رسول اکرم ﷺ تشریف لائے درانحالیکہ ہم سبھی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی صبح طلوع نہیں ہوتی مگر میں اس میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِکَ يَا رَبِّ، لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَکَ مَادَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ. قَالَ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي، لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شیطان نے (بارگاہِ الٰہی میں) کہا: (اے اللہ!) مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں باقی رہیں گی، گمراہ کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں انہیں بخشتا رہوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلْقُلُوْبِ صَدَأً

.... الکبری، ٦/١١٥، الرقم: ١٠٢٧٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٩٦، الرقم: ٥٥٨، والطبراني في الدعاء: ٥١٠، الرقم: ١٨٠٩۔

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٩، الرقم: ١١٢٥٥، ١١٧٤٧، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٣٠، الرقم: ١٣٩٩، والحاکم في المستدرک، ٤/٢٩٠، الرقم: ٧٦٧٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٩٩، الرقم: ٤٥٥٩۔

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٧، الرقم: ٥٠٩، وفي المعجم الأوسط، ــ

كَصَدَإِ الْحَدِيْدِ وَجَلَاؤُهَا الْاِسْتِغْفَارُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوہے کی طرح دلوں کا بھی ایک زنگ ہے اور اس کا پالش استغفار ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے اپنی اپنی سند سے روایت کیا ہے۔

۱۵. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ، سَبْعَةٌ مُغْلَقَةٌ وَبَابٌ مَفْتُوْحٌ لِلتَّوْبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت (عبد اللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات دروازے بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کے لئے اس وقت تک کھلا ہے جب تک سورج اس طرف سے (یعنی مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہوتا۔‘‘

اسے ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۶. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَإِذَا أَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو نیکی کریں تو خوش ہوں اور خطا کر بیٹھیں تو استغفار کریں۔‘‘

۷۴/۷، الرقم: ٦٨٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/٤٤۱، الرقم: ٦٤٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۱۰، الرقم: ۲۵۰۷، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۱۰/۲۰۷۔

۱۵: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۸/ ٤۲۹، الرقم: ۵۰۱۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/ ۲٥٤، الرقم: ۱۰٤۷۹، والحاكم في المستدرك، ٤/ ۲۹۰، الرقم: ۷٦۷۱۔

۱٦: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ٦٨۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. **قال عمر ﷛: جالسوا التوّابين فإنهم أرقّ شيء أفئدة.**

’’حضرت عمر ﷛ نے بیان فرمایا: کثرت سے توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو کیونکہ ان کے دل نہایت ہی نرم ہوتے ہیں۔‘‘

۲. **قال عمر ﷛: حاسبوا أنفسكم قبل أن تحاسبوا وزنوا أنفسكم قبل أن توزنوا.**

’’حضرت عمر ﷛ نے فرمایا: اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور اپنے نفسوں کو تولو (یعنی تزکیہ کرو) قبل اس کے کہ تمہیں تولا (یعنی جواب دہی کے لیے طلب کیا) جائے۔‘‘

۳. **قال أبو هريرة: ما جلست إلی أحد أكثر استغفارا من رسول الله ﷺ.**

’’حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے بڑھ کر استغفار کرنے والے کسی شخص کے پاس نہیں بیٹھا۔‘‘

٤. **قال أبو ذر ﷛: هل تری الناس ما أكثرهم ما فيهم خير إلا تقي أو تائب.**

’’حضرت ابو ذر ﷛ نے فرمایا: گناہوں سے توبہ کرنے والا اور متقی انسان لوگوں میں سے بہترین افراد ہیں۔‘‘

٥. **قال الإمام جعفر الصادق ﷛: من استبطأ رزقه، فليكثر من الاستغفار.**

’’حضرت امام جعفر صادق ﷛ نے فرمایا: جس کا رزق تنگ ہو اسے کثرت سے استغفار

۱: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ۱۷۷۔

۲: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ۱۷۷۔

۳: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ٦۷۔

٤: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱٦٤۔

٥: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبری: ٥۱۔

کرنا چاہیے۔‘‘

٦. **قال ذو النون المصري رَحِمَهُ الله: حقيقة التوبة أن تضيق عليک الأرض بما رحُبتْ حتى لا يكون لک قرار، ثم تضيق عليک نفسک.**

’’حضرت ذو النون مصری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ زمین باوجود اپنی فراخی کے تمہارے لئے اس قدر تنگ معلوم ہو کہ تمہیں قرار حاصل نہ ہو بلکہ تمہارا نفس بھی تمہارے لئے تنگ ہو جائے۔‘‘

٧. **قال ذو النون المصري رَحِمَهُ الله: الاستغفار من غير إقلاع هو توبة الكاذبين.**

’’حضرت ذو النون مصری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: گناہ سے باز آئے بغیر توبہ کرنا کذاب لوگوں کی توبہ ہے۔‘‘

٨. **سُئِلَ ذو النّون المصري عن التوبة، فقال: توبة العوام من الذنوب، وتوبة الخواص من الغفلة.**

’’حضرت ذو النون مصری رَحِمَهُ الله سے توبہ کی نسبت پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: عوام کی توبہ گناہوں سے ہوتی ہے اور خواص کی غفلت سے۔‘‘

٩. **أوحى الله ﷻ إلى داود عليه السلام: لو يعلم المُدْبِرُوْنَ عنّي كيف انتظاري لهم ورفقي بهم وشوقي إلى تركِ مَعَاصِيهِمْ لماتوا شوقاً إليّ، وانقطعت أوصالهم من محبّتي، يا داود، هذه إرادتي في المُدْبِرِيْنَ عنّي، فكيف إرادتي في مُقْبِلِيْنَ إليّ؟**

٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ٩٦۔

٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ٩٥۔

٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ٩٥۔

٩: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣٣٢۔

’’اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اگر وہ لوگ جو مجھ سے منہ موڑ لیتے ہیں، یہ جان لیں کہ میں ان کا کیسے انتظار کر رہا ہوں اور ان پر کیسے مہربانی کرنے والا ہوں اور ان کے معصیت کاریوں کو ترک کرنے کو کتنا پسند کرتا ہوں تو وہ میرے شوق میں مر جائیں اور ان کے جوڑ میری محبت کی وجہ سے منقطع ہو جائیں۔ اے داؤد! یہ میرا ارادہ ان لوگوں کے متعلق ہے جو مجھ سے منہ موڑتے ہیں پس جو لوگ میری طرف آتے ہیں ان کے ساتھ میرا ارادہ کیا ہوگا؟‘‘

۱۰. قال يحيى بن معاذ رَحِمَهُ الله: زلة واحد بعد التوبة أقبح من سبعين قبلها.

’’حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: توبہ کے بعد کی لغزش توبہ سے پہلے کی ستر لغزشوں سے بدتر ہے۔‘‘

۱۱. قال محمد الزقاق رَحِمَهُ الله: سألت أبا علي الروذباري عن التوبة، فقال: الاعتراف، والندم، والإقلاع.

’’محمد زقاق رَحِمَهُ الله نے فرمایا کہ میں نے ابوعلی روذباری رَحِمَهُ الله سے توبہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: (گناہوں کا) اعتراف، ندامت اور (گناہوں کا) ترک کرنا (توبہ ہے)۔‘‘

۱۲. قال مطرف بن عبد الله رضي الله عنه: اللّٰهم ارض عنا، فإن لم ترض فاعف فإن المولى قد يعفو عن عبده، وهو غير راض عنه.

’’حضرت مطرف بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله (اللہ کے حضور دعا کرتے ہوئے عرض کرتے): اے اللہ! ہم سے راضی ہو جا اگر تو راضی نہ ہو تو معاف فرما کیونکہ کبھی مالک راضی نہ ہونے کے باوجود اپنے غلام کو معاف کر دیتا ہے۔‘‘

۱۳. قال أبو الحسن الشاذلي رَحِمَهُ الله: عليك بالاستغفار وإن لم يكن

۱۰: أخرجه القشيري في الرسالة: ۹۶۔

۱۱: **أخرجه السّلمي** في طبقات الصّوفية: ۳۵۷۔

۱۲: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۵۳۔

۱۳: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۳۰۱۔

هناک ذنب، واعتبر باستغفار النبي ﷺ بعد البشارة واليقين بمغفرة ما تقدم من ذنبه، وما تأخر. هذا في معصوم لم يقترف ذنباً قط وتقدس عن ذلک فما ظنک بمن لا يخلو عن العيب، والذنب في وقت من الأوقات.

”شیخ ابو الحسن شاذلی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: استغفار لازم کرو اگرچہ کوئی گناہ نہ ہو اور حضور نبی اکرم ﷺ کے استغفار سے عبرت حاصل کرو جبکہ آپ کو آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہوں کی بخشش کی بشارت اور یقین حاصل تھا اور یہ اس عظیم معصوم کا معاملہ ہے جن میں کسی گناہ کا کبھی تصور تک نہیں اور اس سے ہمیشہ پاک ہیں تو اس کے متعلق تیرا کیا گمان ہے جو کسی وقت بھی عیب اور گناہ سے خالی نہیں۔“

١٤. سُئل البوشنجي رَحِمَهُ الله عن التوبة، فقال: إذا ذكرت الذنب، ثم لم تجد حلاوته عند ذكره فهو التّوبة.

”شیخ بوشنجی رَحِمَهُ الله سے کسی نے توبہ کی نسبت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: جب تو گناہ کا ذکر کرے اور تجھے اس کے ذکر سے اس کی مٹھاس محسوس نہ ہو تو یہی توبہ ہے۔“

١٥. قال إبراهيم الأطروش رَحِمَهُ الله: كنا قعوداً ببغداد، مع معروف الكرخي رَحِمَهُ الله، على نهر الدجلة، إذ مر بنا قوم أحداث في زورق، يضربون بالدف ويشربون، ويلعبون، فقلنا لمعروف: ألا تراهم كيف يعصون الله تعالى مجاهرين؟ أدع الله عليهم. فرفع يده وقال: إلهي كما فرحتهم في الدنيا ففرحهم في الآخرة. فقلنا: إنما سألناک أن تدعو عليهم، فقال: إذا فرحهم في الآخرة تاب عليهم.

”حضرت ابراہیم الاطروش رَحِمَهُ الله نے فرمایا: ہم بغداد میں حضرت معروف کرخی رَحِمَهُ الله کے ساتھ دریائے دجلہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کشتی میں نوعمروں کی ایک ٹولی دف بجاتے، شراب پیتے اور

١٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ٩٦۔

١٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٣٧

کھیلتے ہوئے گزری۔ ہم نے حضرت معروف کرخی رَحِمَہُ اللہ سے کہا کہ آپ انہیں دیکھ رہے ہیں یہ لوگ علی الاعلان خدا کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ ان کے لئے بددعا کیجئے۔ یہ سن کر حضرت معروف کرخی رَحِمَہُ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر کہا: خدایا! جس طرح تو نے انہیں دنیا میں خوش کر رکھا ہے آخرت میں بھی خوش رکھنا۔ لوگوں نے کہا: ہم نے آپ کو بددعا کرنے کو کہا تھا (اور آپ نے ان کے حق میں دعا فرما دی)؟ آپ رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: جب اللہ ان کو آخرت میں خوش رکھے گا تو (دنیا میں) ان کی توبہ بھی قبول فرمائے گا۔‘‘

١٦. قال النوري رَحِمَهُ الله: التوبة أن تتوب من كل شيء سوى الله ﷻ.

’’شیخ نوری نے فرمایا: توبہ یہ ہے کہ تو اللہ کے سوا ہر چیز سے توبہ کرے (یعنی رجوع کرے)۔‘‘

١٧. قال عبد الله التميمي رَحِمَهُ الله: شتان ما بين تائب يتوب من الزلات، وتائب يتوب من الغفلات، وتائب يتوب من رؤية الحسنات.

’’شیخ عبد اللہ بن علی تمیمی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: ان تین شخصوں کی توبہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے: ایک وہ جو اپنی لغزشوں سے توبہ کرتا ہے، دوسرا وہ جو اپنی غفلتوں سے توبہ کرتا ہے اور تیسرا وہ جو اپنی نیکیوں کو دیکھنے سے توبہ کرتا ہے۔‘‘

١٨. قال الإمام القشيري رَحِمَهُ الله: قال بعضهم: توبة الكذابين على أطراف ألسنتهم، يعني أنهم يقتصرون على قولهم: أستغفر الله.

’’امام قشیری رَحِمَہُ اللہ بیان کرتے ہیں کہ کسی صوفی کا قول ہے کہ کذابین کی توبہ، ان کی زبان کی نوک پر ہوتی ہے، ان کی مراد استغفر اللہ کہنے سے ہے (یعنی وہ زبان سے توبہ یا اِستغفار کہتے رہتے ہیں مگر دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا)۔‘‘

١٩. قال الإمام القشيري رَحِمَهُ الله: قال رجل لرابعة العدوية: إني قد أكثرت

١٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ٩٥۔

١٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ٩٥۔

١٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ٩٦۔

١٩: أخرجه القشيري في الرسالة: ٩٦

من الذنوب والمعاصي، فلو تبت هل يتوب الله عليّ؟ فقالت: لا، بل لو تاب عليک لتبت.

’’امام قشیری رَحِمَهُ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت رابعہ بصری رَحِمَہُ اللہ سے کہا: میں نے بہت سے گناہ اور معاصی کئے ہیں۔ اب اگر میں توبہ کروں تو کیا اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے گا؟ انہوں نے فرمایا: اصل معاملہ یوں نہیں، اصل بات یہ ہے کہ (پہلے) خدا تجھے معاف کر دے گا تو تب ہی تو توبہ کرے گا۔‘‘



فَصْلٌ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

﴿دنیا سے بے رغبتی کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ؕ ذٰلِکَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ○ (آل عمران، ۳: ۱٤، ۱٥)

”لوگوں کے لیے ان خواہشات کی محبت (خوب) آراستہ کر دی گئی ہے (جن میں) عورتیں اور اولاد اور سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے اور نشان کیے ہوئے خوبصورت گھوڑے اور مویشی اور کھیتی (شامل ہیں)، یہ (سب) دنیوی زندگی کا سامان ہے، اور اللہ کے پاس بہتر ٹھکانا ہے○“

٢. وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ○ (الأنعام، ٦: ٣٢)

”اور دنیوی زندگی (کی عیش و عشرت) کھیل اور تماشے کے سوا کچھ نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ہی ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں، کیا تم (یہ حقیقت) نہیں سمجھتے○“

٣. اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا○ (الکهف، ١٨: ٤٦)

”مال اور اولاد (تو صرف) دنیاوی زندگی کی زینت ہیں اور (حقیقت میں) باقی رہنے والی (تو) نیکیاں (ہیں جو) آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے لحاظ سے (بھی) بہتر ہیں اور آرزو کے لحاظ سے (بھی) خوب تر ہیں○“

٤. وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ج وَمَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ

وَّاَبْقٰى ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَo (القصص، ٢٨: ٦٠)

''اور جو چیز بھی تمہیں عطا کی گئی ہے سو (وہ) دنیوی زندگی کا سامان اور اس کی رونق و زینت ہے۔ مگر جو چیز (ابھی) اللہ کے پاس ہے وہ (اس سے) زیادہ بہتر اور دائمی ہے۔ کیا تم (اس حقیقت کو) نہیں سمجھتے؟o''

٥. وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ط وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ م لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَo (العنكبوت، ٢٩: ٦٤)

''اور (اے لوگو!) یہ دنیا کی زندگی کھیل اور تماشے کے سوا کچھ نہیں ہے، اور حقیقت میں آخرت کا گھر ہی (صحیح) زندگی ہے۔ کاش! وہ لوگ (یہ راز) جانتے ہوتےo''

٦. اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌ م بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ. (الحديد، ٥٧: ٢٠)

''جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا ہے اور ظاہری آرائش ہے اور آپس میں فخر اور خود ستائی ہے اور ایک دوسرے پر مال و اولاد میں زیادتی کی طلب ہے۔''

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنَ أُخْتِي، إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوْقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَارٌ، فَقُلْتُ: مَا كَانَ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: كيف كان عيش النّبي ﷺ وأصحابه وتخليهم من الدنيا، ٥/٢٣٧٢، الرقم: ٦٠٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، ٤/٢٢٨٣، الرقم: ٢٩٧٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: معيشة آل محمد ﷺ، ٢/١٣٨٨، الرقم: ٤١٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٨٢، الرقم: ٢٥٥٣٠، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٢٥٨، الرقم: ٦٣٤٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/١٦٩، الرقم: ١١٧٢٢۔

يُعِيْشُكُمْ؟ قَالَتْ: الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ جِيْرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوْا يَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِيْنَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عروہ بن زُبیر سے فرمایا: اے بھانجے! ہم چاند دیکھتے، یہاں تک کہ دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے (تیسرے چاند سے مراد تیسرے مہینے کا چاند ہے جو دو ماہ پورے ہونے کے وقت دیکھتے تھے) لیکن رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ جلانے کی نوبت نہ آئی ہوتی۔ میں (عروہ بن زبیر) عرض گزار ہوا کہ پھر آپ کی گزر اوقات کس چیز پر ہوتی تھی؟ فرمایا کہ دو سیاہ چیزوں یعنی کھجور اور پانی پر۔ ماسوائے اس کے کہ رسول اللہ ﷺ کے چند انصاری ہمسائے تھے جن کے ریوڑ تھے، وہ اپنے گھروں سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ پیش کیا کرتے تو آپ ﷺ ہمیں پلا دیا کرتے تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑا، پھر فرمایا: دنیا میں تم ایسے رہو جیسے ایک اجنبی آدمی یا مسافر رہتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے کہ جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کیا کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کے منتظر نہ رہو، نیز تندرستی میں بیماری کے لیے اور زندگی میں موت کے لیے تیاری کر لو۔‘‘

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: قول النّبيّ ﷺ: كن في الدُّنيا كأنّك غريب أو عابر سبيل، ٥/ ٢٣٥٨، الرقم: ٦٠٥٣، وابن حبان في الصحيح، ٢/٤٧١، الرقم: ٦٩٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٦٩، الرقم: ٦٣٠٤، وفي شعب الإيمان، ٧/٢٦٢، الرقم: ١٠٢٤٥۔

اسے امام بخاری، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يُوْشِکُ أَنْ يَکُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور چٹیل میدانوں میں اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کی خاطر بھاگتا پھرے گا۔‘‘ یہ متفق علیہ حدیث ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ تَرَکَ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: من الدين الفرار من الفتن، ١/ ١٥، الرقم: ١٩، ومسلم في الصحيح، کتاب: الإمارة، باب: فضل الجهاد والرباط، ٣/ ١٥٠٣، الرقم: ١٨٨٩، والترمذي في السنن، کتاب: فضائل الجهاد، باب: ما جاء في خير الناس، ٤/ ١٨٢، الرقم: ١٦٥٢، وابن ماجه في السنن، کتاب: الفتن، باب: العزلة، ٢/١٣١٧، الرقم: ٣٩٨٠۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الزهد والرقائق، ٤/٢٢٧٢، الرقم: ٢٩٥٦، والترمذي في السنن، کتاب: الزهد، باب: ما جاء أن الدنيا سجن المؤمن وجنة الکافر، ٤/٥٦٢، الرقم:٢٣٢٤، وابن ماجه في السنن، کتاب: الزهد، باب: مثل الدنيا، ٢/١٣٧٨، الرقم: ٤١١٣۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: صفة القيامة، باب: ٣٩، ٤/٦٥٠، الرقم: ٢٤٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٩، الرقم: ١٥٦٦٩، وأبو يعلى في المسند، ٣/٦٠، الرقم: ١٤٨٤، والطبراني في المعجم الکبير، ٢٠/١٨١، الرقم: ٣٨٧، والحاکم في المستدرک، ١/١٣٠، الرقم: ٢٠٦۔

اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، دَعَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت معاذ بن انس جُہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی خاطر تواضع کے پیشِ نظر (زرق برق) لباس ترک کیا حالانکہ وہ اس پر قدرت رکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ ایمان (والوں) کا جو جوڑا چاہے پہن لے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَالطَّبَرَانِيُّ. قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی بکھرے بالوں والے، غبار آلودہ، پھٹے پرانے کپڑوں والے جنہیں لوگ بنظرِ حقارت دیکھتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اس میں سچا کر دے۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٧. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَرَدْتِ اللُّحُوْقَ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب البراء بن مالك، ٥/ ٦٩٢، الرقم: ٣٨٥٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: من لا يؤبه له، ٢/ ١٣٧٨، الرقم: ٤١١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٦٤، الرقم: ٨٦١، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٦٤، الرقم: ٧٩٣٢.

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: اللباس، باب: ما جاء في ترقيع الثوب، ٤/ ٢٤٥، الرقم: ١٧٨٠، وأبو يعلى في المسند، ٨/٨٠، الرقم: ٦٤١٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢١٧، الرقم: ٥١٢٨، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٤٧، الرقم: ٧٨٦٧.

بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اگر تم مجھ سے تعلق کو دائمی رکھنا چاہتی ہو تو تمہارا دنیا سے صرف اتنا تعلق ہونا چاہیے جتنا سوار کا توشہ ہوتا ہے۔ مالداروں کی مجلس سے اجتناب کرو اور پیوند لگائے بغیر کپڑے کو پرانا نہ کرو۔‘‘

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَ لَا تَسْمَعُوْنَ، أَلَا تَسْمَعُوْنَ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ، إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ يَعْنِي التَّقَحُّلَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے ایک روز آپ ﷺ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں! کیا تم سنتے نہیں کہ سادہ وضع میں رہنا ایمان کا حصہ ہے، سادہ وضع میں رہنا ایمان کا ایک حصہ ہے۔‘‘ اسے امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ، وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ، جَمَعَ اللهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ

٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الترجل، ٤/ ٧٥، الرقم: ٤١٦١، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب من لا يؤبه له، ٢/١٣٧٩، الرقم: ٤١١٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٧٢، الرقم: ٧٨٩، والحاكم في المستدرك، ١/٥١، الرقم: ١٨، والروياني في المسند، ٢/٣١٥، الرقم: ١٢٧٤۔

٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الهم بالدنيا، ٢/١٣٧٥، الرقم: ٤١٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٢٦٦، الرقم: ١١٦٩٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٤٢، الرقم: ٢٦٤٤۔

الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ہمیشہ دنیا کی فکر میں مبتلا رہے گا اور دین کی پرواہ نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام کام پریشان کر دے گا اور اس کی مفلسی ہمیشہ اس کے سامنے رہے گی اور دنیا اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہے اور جس کی نیت آخرت کی جانب ہو گی تو اللہ تعالیٰ اس کی دلجمعی کے لیے اُس کے تمام کام درست فرما دے گا اور اس کے دل میں دنیا کی بے پروائی ڈال دے گا اور دنیا اس کے پاس خود بخود آئے گی۔‘‘ اسے امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّوْكَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جا، لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۱. عَنْ أَبِي خَلَّادٍ رضی اللہ عنہ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا

۱۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الزهد في الدنيا، ۲/۱۳۷۳، الرقم: ۴۱۰۲، والحاكم في المستدرك، ۴/۳۴۸، الرقم: ۷۸۷۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۶/۱۹۳، الرقم: ۵۹۷۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۳۴۴، الرقم: ۱۰۵۲۲، ۱۰۵۲۳۔

۱۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الزهد في الدنيا، ۲/۱۳۷۳، الرقم: ـــ

رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ، فَإِنَّهُ يُلْقِي الْحِكْمَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

”حضرت ابو خلاد ﷺ، جو صحابہ کرام میں سے ہیں، روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی شخص کو دنیا میں زہد اور کم گوئی عطا کر دی گئی ہے تو اس کا قرب حاصل کرو کیونکہ اس کو حکمت عطا کر دی جاتی ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَإِنَّ مَنْ عَادَى لِلّٰهِ وَلِيًّا، فَقَدْ بَارَزَ اللهَ بِالْمُحَارَبَةِ. إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ، الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا، وَإِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوْا. قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدَى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک معمولی دکھاوا بھی شرک ہے۔ جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی کی اس نے اللہ تعالیٰ سے اعلانِ جنگ کیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان نیک متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو چھپے رہتے ہیں، اگر وہ غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوں تو انہیں (کسی بھی مجلس میں یا کام کے لئے) بلایا نہیں جاتا اور نہ ہی انہیں پہچانا جاتا ہے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں۔ ایسے لوگ ہر طرح کی آزمائش اور تاریک فتنے سے (بخیر و عافیت) نکل جاتے ہیں۔“

٤١٠١، وأبو يعلى في المسند، ١٢/١٧٥، الرقم: ٦٨٠٣، والبيهقي عن أبي هريرة ﷺ في شعب الإيمان، ٤/٢٥٤، الرقم: ٤٩٨٥، ١٠٥٣٤، والشيباني في الآحاد والمثانی، ٤/٤٩٩، الرقم: ٢٤٤٨۔

١٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: من ترجى له السلامة من الفتن، ٢/١٣٢٠، الرقم: ٣٩٨٩، والطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٢٢، الرقم: ٨٩٢، والحاكم في المستدرك، ١/٤٤، الرقم: ٤، ٤/٣٦٤، الرقم: ٧٩٣٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٥٤٨، الرقم: ٩٠٤٩۔

اسے ابن ماجہ اور حاکم نے ذکر کیا ہے۔ حاکم نے اسے حدیثِ صحیح کہا ہے۔

۱۳. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَعْقَلُ النَّاسِ أَتْرَكُهُمْ لِلدُّنْيَا. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو دنیا (کی محبت) کو سب سے زیادہ چھوڑنے والا ہو۔‘‘

اسے امام خوارزمی نے ’’جامع المسانید‘‘ میں ذکر کیا ہے۔

۱۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غریب مسلمان دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ عرصہ پانچ سو سال (پر مشتمل) ہے۔‘‘

اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۵. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ مَقَامِهِمْ فِي الصَّلَاةِ لِمَا بِهِمْ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى يَقُوْلُ الْأَعْرَابُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ فَإِذَا قَضَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ

۱۳: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱/۱۹۹۔

۱۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم، ۴/۵۷۸، الرقم: ۲۳۵۴، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: منزلة الفقراء، ۲/۱۳۸۰، الرقم: ۴۱۲۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۸۶، الرقم: ۳۴۳۹۲۔

۱۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في معيشة أصحاب النبي ﷺ، ۴/۵۸۳، الرقم: ۲۳۶۸، وابن حبان في الصحيح، ۲/۵۰۲، الرقم: ۷۲۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/۳۱۰، الرقم: ۸۰۰، وأحمد بن حنبل في الزهد: ۶۳۔

انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللهِ ﷻ لَأَحْبَبْتُمْ لَوْ أَنَّكُمْ تَزْدَادُوْنَ حَاجَةً وَفَاقَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کی امامت کرواتے تو کچھ صحابہ کرام بھوک کی وجہ سے نماز میں گر پڑتے اور وہ اصحابِ صفہ تھے۔ یہاں تک کہ بدو کہتے: یہ لوگ دیوانے ہیں، پس جب حضور نبی اکرم ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: اگر تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارا کیا مقام و مرتبہ ہے تو یقیناً تم پسند کرتے کہ تمہاری حاجت اور فاقہ مزید بڑھ جائے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السلام نَاوَلَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ فَقَالَ: هَذَا أَوَّلُ طَعَامٍ أَكَلَهُ أَبُوْكِ مُنْذُ ثَـلَاثَةِ أَيَّامٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کو جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! یہ پہلا لقمہ ہے جو تمہارے بابا نے تین دن کے بعد کھایا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللهِ ﷻ كَفَاهُ اللهُ كُلَّ مَؤُوْنَةٍ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللهُ إِلَيْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص (دنیا سے)

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١٣، الرقم: ١٣٢٤٦، وفي الزهد: ٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٩٢، الرقم: ٤٩٤١۔

١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٤٦، الرقم: ٣٣٥٩، وفي المعجم الصغير، ١/٢٠١، الرقم: ٣٢١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٨، ١٢٠، الرقم: ١٠٧٦، ١٣٥١، والقضاعی في مسند الشهاب، ١/٢٩٨، الرقم: ٤٩٣۔

کٹ کر اللہ ﷻ کی طرف ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت پوری کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو اور جو شخص (اللہ تعالیٰ سے) کٹ کر دنیا کی طرف ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اسی (دنیا) کے سپرد کر دیتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۸. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا تَزَيَّنَ الْأَبْرَارُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: نیک لوگ دنیا سے بے رغبتی کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ خوبصورت نہیں لگتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۹. عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: لَوْ عُدِلَتِ الدُّنْيَا عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مِنْ خَيْرٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’سعید المقبری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں اگر دنیا کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر ہی ہوتی تو اس میں سے کسی ایک کافر کو (پانی کا) گھونٹ تک بھی نہ دیتا۔‘‘ اسے امام بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۰. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَائِذٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: فِي فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ: يَزِفُّوْنَ كَمَا تَزِفُّ الْحَمَامُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: قِفُوْا لِلْحِسَابِ. فَيَقُوْلُوْنَ:

۱۸: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۳/۱۹۱، الرقم: ۱۶۱۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۴/۱۰۵، الرقم: ۶۳۳۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۷۶، الرقم: ۴۸۶۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۲۸۶۔

۱۹: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۷/ ۳۲۷، الرقم: ۱۰۴۷۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۶/۱۷۸، الرقم: ۵۹۲۱۔

۲۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۶/۵۸، الرقم: ۵۵۰۸، والديلمي في مسند الفردوس، ۵/۴۵۸، وأورده المنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۶۴، الرقم: ۴۸۱۷، الرقم: ۸۷۴۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۲۶۱۔

وَاللهِ، مَا تَرَكْنَا شَيْئًا نُحَاسَبُ بِهِ. فَيَقُوْلُ اللهُ ﷻ: صَدَقَ عِبَادِي. فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِيْنَ عَامًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

”حضرت سعید بن عائذ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غریب مسلمان کبوتروں کی طرح تیزی سے (جنت کی طرف) جا رہے ہوں گے۔ (جب) انہیں کہا جائے گا کہ حساب کے لئے رک جاؤ تو وہ کہیں گے: ہم نے کوئی ایسی چیز اٹھا ہی نہیں رکھی کہ جس کا ہمیں حساب دینا ہو۔ اللہ ﷻ فرمائیں گے: میرے بندوں نے سچ کہا ہے۔ وہ (باقی) لوگوں سے جنت میں ستر سال پہلے داخل ہو جائیں گے۔“ اسے امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۲۱. عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَحْمِلَنَّكُمُ الْعُسْرَةُ عَلَى طَلَبِ الرِّزْقِ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ، تَوَفَّنِي فَقِيْرًا وَلَا تَوَفَّنِي غَنِيًّا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ فَإِنَّ أَشْقَى الْأَشْقِيَاءِ مَنِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فَقْرُ الدُّنْيَا وَعَذَابُ الْآخِرَةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! تمہیں (معیشت کی) تنگی ناجائز طریقے سے رزق حاصل کرنے پر نہ اکسائے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! مجھے غریبی کی حالت میں موت دینا، مجھے دولت مندی کی حالت میں موت نہ دینا اور مجھے مسکینوں کے حلقے میں اٹھانا۔ بدبخت ترین ہے وہ شخص جس کے لئے دنیا کی غریبی اور آخرت کا عذاب دونوں جمع ہو گئے۔“ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: يَا دُنْيَا، مُرِّي عَلَى أَوْلِيَائِي، وَلَا تَحْلَوْلِي فَتَفْتِنِيهِمْ. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ.

۲۱: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٤/ ٣٨٩، الرقم: ٥٤٩٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٦٧، الرقم: ٤٨٢٦۔

۲۲: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ٢/ ٣٢٥، الرقم: ١٤٥٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/ ٢٣٩، الرقم: ٨٠٦٥۔

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ (دنیا سے) فرماتا ہے: اے دنیا! میرے اولیاء کے لئے کڑوی ہو جا اور ان کے لئے شیریں نہ ہونا کہ تو انہیں آزمائش میں ڈال دے۔‘‘ اسے امام قضاعی نے روایت کیا ہے۔

۲۳. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ كَشَفَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَبَكٰى ثُمَّ بَكٰى طَوِيْلًا ثُمَّ رُفِعَ عَلَى السَّرِيْرِ فَقَالَ: طُوْبَاكَ يَا عُثْمَانُ، لَمْ تَلْبَسْكَ الدُّنْيَا وَلَمْ تَلْبَسْهَا.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے جنازہ پر تشریف لائے اور ان کے چہرہ سے کپڑا ہٹا کر پیشانی پر بوسہ دیا اور کافی دیر تک روتے رہے پھر ان کو چارپائی پر رکھ کر اٹھایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! تیرے لئے مبارک ہے کہ دنیا نے تمہیں استعمال نہ کیا اور تم دنیا میں رہ کر اس سے الگ تھلگ رہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. قال عمر رضی اللہ عنہ: نظرت في هذا الأمر فجعلت إذا أردت الدنيا أضر بالآخرة، وإذا أردت الآخرة أضر بالدنيا، فإذا كان الأمر هكذا فأضروا بالفانية.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس بات کو دیکھ لیا اور جانچ لیا کہ جب بھی میں دنیا کا ارادہ کرتا ہوں تو آخرت کا نقصان ہوتا ہے اور جب آخرت کا ارادہ کرتا ہوں تو دنیا ہاتھ سے جاتی ہے پس جب معاملہ یوں الجھ جائے تو تم فانی شے کا نقصان برداشت کرلو۔‘‘

۲۳: أخرجه ابن عبد البر في التمهيد، ۲۱/۲۲۴، وفي الاستذكار، ۳/۱۲۰، وابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ۵۵۱۔

۱: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۵۰۔

٢. عن الحسن رَحِمَهُ الله قال: خطب الناس عمر بن الخطاب رضی الله عنہ وهو خليفة وعليه إزار فيه ثنتا عشرة رقعة.

''حضرت حسن رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنہ لوگوں سے مخاطب ہوئے جبکہ آپ خلیفہ تھے اور آپ نے ایسا تہبند زیب تن کیا ہوا تھا جس میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔''

٣. قال عمر بن الخطاب رضی الله عنہ: وددت أن أخرج من الدنيا، كما دخلت لا أجر لي، ولا وزر عليّ.

''حضرت عمر فاروق رضی الله عنہ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے ایسے چلا جاؤں جیسے آیا تھا مجھے کوئی اجر ملے نہ مجھ پر کوئی بوجھ ہو۔''

٤. قال عمر رضی الله عنہ: لا ينخل لي دقيق رأيت رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم يأكل غير منخول.

''حضرت عمر رضی الله عنہ نے فرمایا: میرے لئے آٹا نہ چھانا جائے کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کو بغیر چھانے ہوئے آٹے کی روٹی کھاتے ہوئے دیکھا۔''

٥. قال الحسن رَحِمَهُ الله: مر عمر رضی الله عنہ على مزبلة فاحتبس عندها فكأنه شق على أصحابه وتأذوا بها فقال لهم: هذه دنياكم التي تحرصون عليها.

''حضرت حسن رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی الله عنہ ایک کوڑے کرکٹ کے ڈھیر کے پاس سے گزرے تو تھوڑی دیر کے لیے وہاں رک گئے گویا یہ چیز آپ کے اصحاب پر بڑی گراں گزری تو آپ رضی الله عنہ نے انہیں فرمایا: یہ تمہاری دنیا ہے جس کے لئے تم حریص ہوتے ہو۔''

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في كتاب الزهد: ١٨٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٥٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٤/٣٠٤، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٢٨٤۔

٣: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣١۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٨١۔

٥: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ١٧٤ ۔

٦. قال علي بن أبي طالب ﷺ: الدنيا جيفة فمن أراد منها شيئاً فليصبر على مخالطة الكلاب.

''حضرت علی بن ابی طالب ﷺ نے فرمایا: دنیا مردار ہے (جس پر فقط کتے جھپٹتے ہیں لہٰذا) جو اس میں سے کچھ چاہے اسے کتوں میں مل جانا برداشت کرنا چاہئے۔''

٧. كان علي بن أبي طالب ﷺ يخاطب الدنيا ويقول: يا دنيا، غري غيري وقد طلقتک ثلاثاً، عمرک قصير، ومجلسک حقير، وخطرک كبير آه آه من قلة الزاد، وبعد السفر ووحشة الطريق.

''حضرت علی ﷺ دنیا کو مخاطب کر کے فرماتے: اے دنیا! میرے علاوہ کسی اور کو دھوکا دے۔ میں نے تجھے تین طلاقیں دے رکھی ہیں۔ تیری عمر تھوڑی، تیری ہم نشینی حقیر اور تیرا خطرہ بہت بڑا ہے۔ افسوس زادِ راہ قلیل اور سفر زیادہ اور راستہ پرخطر ہے۔''

٨. عن عائشة قالت: مات أبو بكر فما ترک دينارا ولا درهما وكان قد أخذ قبل ذلک ماله فألقاه في بيت المال.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر ﷺ نے وفات پائی تو کوئی درہم اور دینار وراثت میں نہ چھوڑا، آپ نے اپنی وفات سے قبل اپنا مال لیا اور اسے بیت المال میں جمع کرا دیا۔''

٩. قال أبو هريرة ﷺ: جلساء الله غدًا أهل الورع والزهد.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا: کل قیامت کے روز اہل ورع و زہد اللہ تعالیٰ کے ہم نشیں ہوں گے۔''

٦: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٢۔

٧: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٤۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٦٦۔

٩: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ١٧/٢۔

١٠. عن أنس ﷺ قال: تقرقر بطن عمر قال: وكان يأكل الزيت عام الرمادة وكان قد حرم عليه السمن قال: فنقر بطنه بإصبعه وقال: تقرقر أنه ليس لک عندنا غيره حتى يحيى الناس.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ بھوک کی وجہ سے حضرت عمر ﷺ کا پیٹ گڑگڑانے لگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ قحط والے سال آپ تیل کھاتے تھے اور اپنے اوپر گھی حرام کر رکھا تھا، آپ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ نے اپنی انگشت سے اپنے پیٹ کو بجایا اور فرمایا: گڑگڑا، بے شک تمہارے لئے ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چیز نہیں یہاں تک لوگ پھر سے جی اٹھیں (یعنی قحط دور ہو جائے)۔‘‘

١١. قال عبد الله بن عمر رضی الله عنهما: يا ابن آدم، صاحب الدنيا ببدنک وفارقها بقلبک وهمتک.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابن آدم! اپنے جسم کے ساتھ دنیا میں رہ اور اسے اپنے دل اور فکر سے جدا کر دے۔‘‘

١٢. قال عبد الله ابن مسعود ﷺ: والله الذي لا إله غيره، ما يضر عبدا يصبح على الإسلام، ويمسي عليه، ما أصابه من الدنيا.

’’حضرت عبد اللہ ابن مسعود ﷺ نے فرمایا: اس ذات الٰہی کی قسم کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ شخص جو اپنی صبح و شام اسلام پر کرتا ہے اسے یہ چیز نقصان نہیں دیتی کہ اسے دنیا سے کیا ملا؟‘‘

١٣. قال عبدُ اللهِ بنُ المُبَارَكِ: إظهارُ الْغِنَى فِي الفَقْرِ أَحْسَنُ مِنَ الْفَقْرِ.

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٧٣۔

١١: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٩۔

١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٥٩، وابن المبارك في كتاب الزهد: ١٨٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٣٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٩٤، الرقم: ١٢٥٧۔

١٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٧٥

”حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحِمَهُ الله نے فرمایا: فقر کے ہوتے ہوئے مالداری کا اظہار کرنا فقر سے بہتر ہے۔“

١٤. قال سفيان بن سعيد الثوري رَحِمَهُ الله: لو أن عبداً عبد الله تعالى بجميع المأمورات إلا أنه يحب الدنيا إلا نودي عليه يوم القيامة على رؤوس أهل الجمع ألا إن هذا فلان بن فلان قد أحب ما أبغض الله تعالى، فيكاد لحم وجهه يسقط من الخجل.

”حضرت سفیان ثوری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اگر کوئی شخص تمام احکام کی تعمیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے مگر دنیا سے محبت کرے تو قیامت کے دن عرصہ محشر میں موجود تمام کائنات کے سامنے اعلان کیا جائے گا کہ فلاں بن فلاں نے اس چیز سے محبت کی جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ تو قریب ہو گا کہ ندامت کی وجہ سے اس کے چہرے کا گوشت گر پڑے۔“

١٥. قال سفيان الثوري رحمه الله: الزهد في الدنيا هو قصر الأمل ليس بأكل الخشن ولا بلبس الغليظ والعباء.

”حضرت سفیان ثوری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: زہد (دنیا میں بے رغبتی سے مراد) آرزوؤں کو کم کرنا ہے نہ کہ سادہ غذا کھانا اور موٹا لباس پہننا۔“

١٦. قال السري رَحِمَهُ الله: إن الله تعالى سلب الدنيا عن أوليائه وحماها عن أصفيائه، وأخرجها من قلوب وداده، لأنه لم يرضها لهم.

”حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں سے دنیا کو سلب کر رکھا ہے اور اصفیاء سے اسے محفوظ کر رکھا ہے اور اپنے دوستوں کے دلوں سے دنیا کو نکال دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا دینے میں راضی نہیں۔“

١٤: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٧٤۔

١٥: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٧٥۔

١٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ١١٥۔

١٧. قال السري السقطي رَحِمَهُ الله: لا تركن إلى الدنيا فينقطع من الله حبلک، ولا تمش في الأرض مرحا فإنها عن قليل قبرک.

”حضرت سری سقطی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: اے انسان دنیا کی طرف توجہ سے تیرا اللہ سے رابطہ منقطع ہو جائے گا۔ اور زمین پر اکڑ کر مت چل کیونکہ آخر یہی تیری کل آرام گاہ بننے والی ہے۔“

١٨. سئل الشبلي عن الزهد، فقال: أن تزهد فيما سوى الله تعالى.

”حضرت شبلی رَحِمَہُ اللہ سے زہد کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے سوا ہر چیز سے اِعراض کرنے کا نام زہد ہے۔“

١٩. قال الجنيد رَحِمَهُ الله: الزهد خلو القلب عمَّا خلت منه اليد.

”حضرت جنید بغدادی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: جن چیزوں سے تمہارا ہاتھ خالی ہے ان سے دل کے خالی ہونے کا نام زہد ہے۔“

٢٠. قال إبراهيم بن أدهم رَحِمَهُ الله: إن الحُرَّ الكريمَ يخرج من الدنيا قبل أن يخرج منها.

”حضرت ابراہیم بن ادھم رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: آزاد شریف انسان، دنیا سے نکلنے سے پہلے دنیا سے نکل چکا ہوتا ہے“

٢١. قال الإمام الشافعي رَحِمَهُ الله: الإكثار في الدنيا إعسار والإعسار فيها إيسار.

١٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/١٢١۔

١٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ١١٧۔

١٩: أخرجه القشيري في الرسالة: ١١٦

٢٠: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٢٠

٢١: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٧٩

’’امام شافعی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: دنیا کی کثرت حاصل کرنا تنگی میں پڑنا ہے اور اس میں تنگ رہنا آسانی حاصل کرنا ہے۔‘‘

٢٢. قال سفيان بن عيينة رحمه الله: الزهد في الدنيا هو الصبر وارتقاب الموت.

’’حضرت سفیان بن عیینہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: دنیا میں زہد صبر کرنا اور موت کا انتظار کرنا ہے۔‘‘

٢٣. قال الفضيل بن عياض رَحِمَهُ الله: لا ينبغي لحامل القرآن أن يكون له حاجة عند أحد من الأمراء الأغنياء، إنما ينبغي أن يكون حوائج الخلق إليه هو.

’’حضرت فضیل بن عیاض رَحِمَهُ الله نے فرمایا: حامل قرآن کو نہیں چاہیے کہ حاکموں اور امیروں میں سے کسی کے پاس اس کی حاجت ہو بلکہ یہ چاہیے کہ مخلوق کی حاجتیں اس کے پاس ہوں۔‘‘

٢٤. قال شقيق البلخي رَحِمَهُ الله: الزاهد هو الذي يقيم زهده بفعله، والمتزهد هو الذي يقيم زهده بلسانه.

’’حضرت شقیق بلخی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: زاہد وہ ہے جو کہ اپنے فعل سے اپنا زہد قائم رکھتا ہے جبکہ متزہد (یعنی زہد کا مدعی) وہ ہے جو اپنی زبان سے زہد قائم رکھتا ہے۔‘‘

٢٥. سئل شقيق البلخي رَحِمَهُ الله ما علامة صدق الزاهد؟ فقال: أن يصير يفرح بكل شيء فاته من الدنيا، ويغتم لكل شيء حصل له منها.

’’حضرت شقیق بلخی رَحِمَهُ الله سے پوچھا گیا کہ زاہد کے سچے ہونے کی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دنیا کی ہر اس چیز سے خوش ہونے لگے جو اسے نہیں ملی اور ہر اس چیز سے غمگین ہو جو اسے میسر آئی۔‘‘

٢٢: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٨٦۔

٢٣: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ١٠٤

٢٤: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ١١٥۔

٢٥: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ١١٥۔

٢٦. قال محمد بن عليان النسوي رَحِمَهُ الله: الزهد في الدنيا مفتاح الرغبة في الآخرة.

”حضرت محمد بن علیان نسوی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی آخرت کی طرف رغبت کی کنجی ہے۔“

٢٧. قال الشيخ أحمد الرفاعي رَحِمَهُ الله: إذا صلح القلب صار مهبط الوحي والأسرار، والأنوار، والملائكة، وإذا فسد صار مهبط الظلم، والشياطين، وإذا صلح القلب أخبرك بما وراءك، وأمامك، ونبهك على أمور لم تكن تعلمها بشيء دونه، وإذا فسد حدثك بباطلات يغيب معها الرشد، وينتفي معها السعد.

”شیخ احمد الرفاعی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جب دل صحیح ہو جائے تو وحی، اسرار، انوار اور ملائکہ کے نزول کا مقام بن جاتا ہے اور جب خراب ہو جائے ظلم اور شیاطین کی آماجگاہ ہوتا ہے اور جب دل اصلاح پائے تو تجھے تیرے پچھلے اور اگلے امور کی خبر دیتا ہے اور تجھے ایسے امور پر متنبہ کرتا ہے جنہیں تو اس کے علاوہ کسی شے سے معلوم نہیں کرسکتا اور جب فساد میں گرفتار ہوتو تجھے ایسی باطل چیزوں میں ڈالتا ہے جس کے ہوتے ہوئے ہدایت غائب ہو جاتی ہے اور سعادت ختم ہو جاتی ہے۔“

٢٨. قال الشيخ أبو الحسن الشاذلي رَحِمَهُ الله: لا تشم رائحة الولاية، وأنت غير زاهد في الدنيا وأهلها.

”شیخ ابو الحسن شاذلی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: تو ولایت کی مہک نہیں پائے گا جبکہ تو دنیا اور اہل دنیا سے بے رغبت نہیں ہو جاتا۔“

٢٦: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ١٧٤ ـ

٢٧: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٢٠٨

٢٨: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٠٢

٢٩. قال يحي بن معاذ الرازي رَحِمَهُ الله: أهلُ المَعْرِفَة وَحْش اللهِ في الأرْض، لا يَأْنَسُون إلى أحدٍ، والزَّاهِدون غُرَباءُ في الدنيا، والعارفون غُرَباء في الآخرة.

''حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اہلِ معرفت دنیا میں اللہ کا خوف ہوتے ہیں وہ کسی کے ساتھ مانوس نہیں ہوتے اور زاہد دنیا میں پردیسی ہوتے ہیں اور عارف آخرت میں پردیسی ہوتے ہیں۔''

٣٠. قال محمد بن عمر الورّاق رَحِمَهُ الله: طوبى للفقيرِ فِي الدنيا والآخرة. فسألوه عنه، فقال: لا يطلب السلطانُ منه في الدنيا الخراج، ولا الجبارُ في الآخرة الحساب.

''حضرت محمد بن عمر وراق رَحِمَهُ الله نے فرمایا: دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں فقیر کے لئے خوشخبری ہے۔ لوگوں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ دنیا میں بادشاہ اس سے خراج نہیں لیتا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اس سے حساب نہیں مانگے گا۔''

٣١. قال أبو عمر بن نجيد رَحِمَهُ الله: من قدر على إسقاط جاهه عند الخلق سهل عليه الإعراض عن الدنيا وأهليها.

''حضرت ابو عمرو بن نجید رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جو شخص مخلوق کے ہاں اپنے جاہ و منصب کو ختم کرنے پر قادر ہوتا ہے اس پر دنیا اور دنیا والوں سے دور رہنا آسان ہو جاتا ہے۔''

٣٢. قال ابن الجلاء رَحِمَهُ الله: الزهد هو النظر إلى الدنيا بعين الزوال لتصغر في عينك، فيسهل عليك الإعراض عنها.

٢٩: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١١٢

٣٠: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٧٩۔

٣١: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٤٥٦۔

٣٢: أخرجه القشيري في الرسالة: ١١٦۔

”حضرت ابن جلاء رَحِمَهُ اللهُ نے فرمایا: زہد یہ ہے کہ تو دنیا کی طرف دیکھے تو اس طرح دیکھے کہ یہ ایک زوال پذیر چیز ہے تاکہ دنیا تمہاری نگاہ میں حقیر معلوم ہو اور تمہارے لئے اس سے اعراض کرنا آسان ہو جائے۔“

٣٣. قال أبو عثمان رَحِمَهُ اللهُ: إن الله تعالى يعطي الزاهد فوق ما يريد، ويعطي الراغب دون ما يريد، ويعطي المستقيم موافقة ما يريد.

”حضرت ابوعثمان رَحِمَهُ اللهُ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زاہد کو اس کی خواہش سے زیادہ عطا کرتا ہے اور دنیا میں رغبت رکھنے والے کو اس کی خواہش سے کم دیتا ہے اور قانع شخص کو اسی قدر عطا کرتا ہے جتنا وہ چاہتا ہے۔“

٣٤. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: إن رجلًا أتى إبراهيمَ بن أدهمَ بعشرةِ آلافِ درهمٍ فأبى أن يقبَلها وقال له: تريد أن تَمْحُوَ اسمي من ديوانِ الفقراءِ بعشرةِ آلافِ درهمٍ، لا أفعل.

”امام قشیری رَحِمَهُ اللهُ بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ ایک شخص ابراہیم بن ادھم رَحِمَهُ اللهُ کے پاس دس ہزار درہم لایا مگر آپ نے قبول کرنے سے انکار کیا اور فرمایا: تو دس ہزار درہم دے کر میرا نام فقراء کی فہرست سے مٹانا چاہتا ہے، میں ایسا نہیں کروں گا۔“

٣٥. قال الإمام القشيري رَحِمَهُ اللهُ: الزاهد لا يفرح بموجود في الدنيا، ولا يتأسّف على مفقود منها.

”امام قشیری رَحِمَهُ اللهُ بیان کرتے ہیں کہ زاہد شخص دنیا کی کسی چیز کے پانے پر خوش نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے کھو جانے پر افسوس کرتا ہے۔“

٣٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ١١٧۔

٣٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٧٢

٣٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ١١٦۔

٣٦. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: إذا زهد العبد في الدنيا وكّل الله تعالى به ملكاً يغرس الحكمة في قلبه.

’’امام قشیری رَحِمَہُ الله بیان کرتے ہیں کسی کا قول ہے کہ جب کوئی بندہ دنیا سے اعراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس کے دل میں حکمت کا پودا لگاتا ہے۔‘‘

٣٧. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: مَنْ أَرَادَ الفَقْرَ لشرفِهِ مَاتَ فقيراً، ومن أَرَادَ الفَقْرَ لئلا يشتغلَ عَنِ اللهِ تعالى مَاتَ غنياً.

’’امام قشیری رَحِمَہُ الله بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ جس نے فقر کا ارادہ فقر کے شرف کی وجہ سے کیا وہ فقیر مرا (اور اسے کچھ حاصل نہ ہوا، کیونکہ وہ لوگوں میں فقیر مشہور ہونا چاہتا تھا۔) اور جس نے فقر کو اس لئے اختیار کیا کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور چیز کے ساتھ مشغول نہ ہو تو وہ حالتِ غنا میں فوت ہوا۔‘‘

٣٨. قال أبو عبد الله بن خفيف رَحِمَهُ الله: مَا وَجَبَتْ عليّ زكاةُ الفطرِ أربعين سنةً ولي قبولٌ عظيمٌ بين الخاصِ والعامِ.

’’حضرت ابو عبد اللہ بن خفیف رَحِمَہُ الله نے فرمایا: چالیس سال تک مجھ پر صدقہ فطر واجب نہیں ہوا حالانکہ خاص و عام میں میری (جود و سخا کی) بہت مقبولیت ہے۔‘‘

٣٩. قال أبو عثمان رَحِمَهُ الله: أخبرني من رأى عمر رضي الله عنه يرمي الجمرة وعليه إزار مرقوع برقعة من أديم.

’’حضرت ابو عثمان رَحِمَہُ الله بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رمی جمرات (شیطان کو کنکریاں مارنا) کے وقت دیکھا کہ آپ نے ایک ایسا تہبند زیب تن کیا ہوا تھا جس پر چمڑے کے پیوند تھے۔‘‘

٣٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ١١٨

٣٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٧٦۔

٣٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٧٩۔

٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٧٨۔

٤٠. قال أبو واقد الليثي رَحِمَهُ الله تابعنا الأعمال فلم نجد شيئا أبلغ في طلب الآخرة من زهادة في الدنيا.

''ابو واقد لیثی رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ ہم نے مسلسل اعمال کی بجا آوری کی لیکن ہم نے طلبِ آخرت میں دنیا میں بے رغبتی سے بڑھ کر کسی چیز کو نہ پایا۔''

٤١. قال محمد بن كعب القرظي رَحِمَهُ الله: إذا أراد الله بعبده خيراً جعل فيه ثلاث خصال، فقهاً في الدين وزهادة في الدنيا وتبصرة بعيوبه.

''حضرت محمد بن کعب قرظی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اسے تین خصلتوں کے ساتھ نوازتا ہے: (۱) دین کی سمجھ، (۲) دنیا میں بے رغبتی اور (۳) اپنے عیبوں کی پہچان۔''

٤٢. قال حمدون القصار: التواضع أن لا ترى لأحد إلى نفسك حاجة، لا في الدين ولا في الدنيا.

''حضرت حمدون قصار رحمة الله عليه نے فرمایا: تواضع یہ ہے کہ تو کسی کے لئے اپنے ہاں دین و دنیا میں سے کسی ایک کی بھی حاجت نہ پائے۔''

٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ٢٩٤

٤١: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٥٩۔

٤٢: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/٢٤٤۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ التَّقْوَى

﴿تقویٰ کی فضیلت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ٥ (البقرة، ۲: ۲)

’’(یہ) وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں، (یہ) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے ٥‘‘

٢. وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ (البقرة، ۲: ۱۸۹)

’’اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم (حالتِ احرام میں) گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ بلکہ نیکی تو (ایسی الٹی رسموں کی بجائے) پرہیزگاری اختیار کرنا ہے، اور تم گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ ٥‘‘

٣. وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يٰاُولِی الْاَلْبَابِ ٥ (البقرة، ۲: ۱۹۷)

’’اور (آخرت کے) سفر کا سامان کرلو بے شک سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے اور اے عقل والو! میرا تقویٰ اختیار کرو ٥‘‘

٤. وَاتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ٥ (البقرة، ۲: ۲۰۳)

’’اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم سب کو اسی کے پاس جمع کیا جائے گا ٥‘‘

٥. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٥ (البقرة، ۲: ۲۷۸)

’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ بھی سود میں سے باقی رہ گیا ہے چھوڑ دو اگر تم (صدقِ

دل سے) ایمان رکھتے ہوo‘‘

٦. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَo

(آل عمران، ٣: ١٠٢)

’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرا کرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہاری موت صرف اسی حال پر آئے کہ تم مسلمان ہوo‘‘

٧. وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ لا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَo

(آل عمران، ٣: ١٣٣)

’’اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف تیزی سے بڑھو جس کی وسعت میں سب آسمان اور زمین آجاتے ہیں، جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہےo‘‘

٨. هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَo (آل عمران، ٣: ١٣٨)

’’یہ قرآن لوگوں کے لیے واضح بیان ہے اور ہدایت ہے اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہےo‘‘

٩. وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِo (آل عمران، ٣: ١٨٦)

’’اور اگر تم صبر کرتے رہو اور تقویٰ اختیار کیے رکھو تو یہ بڑی ہمت کے کاموں سے ہےo‘‘

١٠. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَo

(آل عمران، ٣: ٢٠٠)

’’اے ایمان والو! صبر کرو اور ثابت قدمی میں (دشمن سے بھی) زیادہ محنت کرو اور (جہاد کے لیے) خوب مستعد رہو، اور (ہمیشہ) اللہ کا تقویٰ قائم رکھو تاکہ تم کامیاب ہوسکوo‘‘

١١. وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص وَاتَّقُوا اللهَ ط اِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِo

(المائدة، ٥: ٢)

’’اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم (کے

کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ (نافرمانی کرنے والوں کو) سخت سزا دینے والا ہےo‘‘

۱۲. وَاتَّقُوا اللهَ ط وَعَلَی اللهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَo (المائدۃ، ۵: ۱۱)

’’اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئےo‘‘

۱۳. یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَo (المائدۃ، ۵: ۳۵)

’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس (کے حضور) تک (تقرب اور رسائی کا) وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤo‘‘

۱۴. لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ط وَاللهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَo (المائدۃ، ۵: ۹۳)

’’ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اس (حرام) میں کوئی گناہ نہیں جو وہ (حکمِ حرمت اترنے سے پہلے) کھا پی چکے ہیں جب کہ وہ (بقیہ معاملات میں) بچتے رہے اور (دیگر اَحکامِ اِلٰہی پر) ایمان لائے اور اَعمالِ صالحہ پر عمل پیرا رہے، پھر (اَحکامِ حرمت کے آ جانے کے بعد بھی ان سب حرام اَشیاء سے) پرہیز کرتے رہے اور (اُن کی حرمت پر صدقِ دل سے) ایمان لائے، پھر صاحبانِ تقویٰ ہوئے اور (بالآخر) صاحبانِ اِحسان (یعنی اللہ کے خاص محبوب و مقرب و نیکوکار بندے) بن گئے، اور اللہ اِحسان والوں سے محبت فرماتا ہےo‘‘

۱۵. اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَo (الأعراف، ۷: ۲۰۱)

’’بے شک جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی ہے، جب انہیں شیطان کی طرف سے کوئی خیال بھی چھو لیتا ہے (تو وہ اللہ کے امر و نہی اور شیطان کے دجل و عداوت کو) یاد کرنے لگتے ہیں سو اسی

وقت ان کی (بصیرت کی) آنکھیں کھل جاتی ہیںo‘‘

١٦. اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ط وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْئَلْكُمْ اَمْوَالَكُمْo (محمد، ٤٧: ٣٦)

’’بس دنیا کی زندگی تو محض کھیل اور تماشا ہے، اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو وہ تمہیں تمہارے (اعمال پر کامل) ثواب عطا فرمائے گا اور تم سے تمہارے مال طلب نہیں کرے گاo‘‘

١٧. اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌo (الحجرات، ٤٩: ٣)

’’بے شک جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کی بارگاہ میں (ادب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے چُن کر خالص کر لیا ہے۔ ان ہی کے لیے بخشش ہے اور اجرِ عظیم ہےo‘‘

١٨. اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقٰكُمْ ط اِنَّ اللهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌo (الحجرات، ٤٩: ١٣)

’’بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو، بے شک اللہ خوب جاننے والا خوب خبر رکھنے والا ہےo‘‘

١٩. فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰىo وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰىo فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰىo
(الليل، ٩٢: ٥-٧)

’’پس جس نے (اپنا مال اللہ کی راہ میں) دیا اور پرہیز گاری اختیار کیo اور اس نے (اِنفاق و تقویٰ کے ذریعے) اچھائی (یعنی دینِ حق اور آخرت) کی تصدیق کیo تو ہم عنقریب اسے آسانی (یعنی رضائے الٰہی) کے لیے سہولت فراہم کر دیں گےo‘‘

٢٠. وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَىo الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰىo (الليل، ٩٢: ١٧، ١٨)

’’اور اس (آگ) سے اس بڑے پرہیز گار شخص کو بچا لیا جائے گاo جو اپنا مال (اللہ کی راہ میں) دیتا ہے کہ (اپنے جان و مال کی) پاکیزگی حاصل کرےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے معزز کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو سب سے زیادہ متقی ہو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جہنم سے بچو خواہ کھجور کا ایک چھلکا (بطور صدقہ) دے کر۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى ﴿وَاتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾، ٣/١٢٢٤، الرقم: ٣١٧٥، وفي كتاب: المناقب، باب: قول الله تعالى ﴿يا أيها الناس إنا خلقناكم من ذكر وأنثى﴾، ٣/١٢٨٧، الرقم: ٣٣٠١، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل، باب: ومن فضائل يوسف عليه السلام، ٤/١٨٤٦، الرقم: ٢٣٧٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٤٧، الرقم: ٣١٩١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣١، الرقم: ٩٥٦٤۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: باب: اتقوا النار ولو بشق تمرة، ٢/٥١٣، الرقم: ١٣٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، ٢/٧٠٣، الرقم: ١٠١٦، والنسائي في السنن، كتاب: الزكاة، باب: القليل في الصدقة، ٥/٧٤، الرقم: ٢٥٥٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٥١، الرقم: ٩٨٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٥٩، الرقم: ١٨٣٣٠، والدارمي في السنن، ١/٤٧٨، الرقم: ١٦٥٧۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: أفضل الناس مؤمن يجاهد بنفسه وماله في سبيل الله، ٣/١٠٢٦، الرقم: ٢٦٣٤، والترمذي في السنن، كتاب: —

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ. قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! سب لوگوں میں افضل کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کرے، لوگ پھر عرض گزار ہوئے: اس کے بعد کون افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کسی پہاڑ کی گھاٹی میں سکونت پذیر ہو اور لوگوں کو اپنے ضرر سے محفوظ رکھے۔'' اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُوْيَعْلَى، وَالْبَيْهَقِيُّ.

''میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی ہو، مستغنی ہو اور گوشہ نشین ہو۔'' اس حدیث کو امام مسلم، ابو یعلی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

.... فضائل الجهاد، باب: ما جاء أي الناس أفضل، ٤/١٨٦، الرقم: ١٦٦٠، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: فضل من يجاهد في سبيل الله بنفسه وماله، ٦/١١، الرقم: ٣١٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦، الرقم: ١١١٤١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٥٩، الرقم: ١٨٢٧٧.

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، ٤/٢٢٧٧، الرقم: ٢٩٦٥، وأبو يعلى في المسند، ٢/٨٥، الرقم: ٧٣٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٩٧، الرقم: ١٠٣٧٠، والدورقي في مسند السعد، ١/٤٩، الرقم: ١٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٩٥، الرقم: ٤١٣٧.

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الدعاء والتوبة والاستغفار، باب: التعوذ من عمل ومن شر ما لم يعمل، ٤/٢٠٨٧، الرقم: ٢٧٢١، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٧٣، ٥/٥٢٢، الرقم: ٣٤٨٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الدعاء، باب: دعاء رسول ___

الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: اتَّقُوا اللهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: اپنے رب اللہ سے ڈرو، پانچ نمازیں پڑھو، رمضان شریف کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو، اپنے امراء کا حکم مانو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ: أَوْصِنِي فَقَالَ: سَأَلْتَ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مِنْ قَبْلِكَ. أُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ شَيْءٍ. وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْإِسْلَامِ وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللهِ وَتِلَاوَةِ

...... الله ﷺ، ٢/١٢٦٠، الرقم: ٣٨٣٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٤، الرقم: ٢٩١٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤١٦، الرقم: ٣٩٥٠۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب: الجمعة، باب: ٤٣٤، ٢/٥١٦، الرقم: ٦١٦، وابن عبد البر في جامع العلوم والحكم، ١/٢٦٢، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/١٥، الرقم: ٤٠، والنووي في رياض الصالحين: ٣٤۔

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٨٢، الرقم: ١١٧٩١، والطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٥٦، الرقم: ٩٤٩، وابن المبارك في الزهد، ١/٢٨٩، الرقم: ٨٤٠، وابن عبد البر في جامع العلوم والحكم، ١/١٦٠۔

الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ رَوْحُکَ فِي السَّمَاءِ وَذِکْرُکَ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان کے پاس آکر کہا: مجھے وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: تو نے مجھ سے اس چیز کا سوال کیا جس کے بارے میں میں نے تجھ سے پہلے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ تقوی ہر چیز کی چوٹی ہے۔ اور تجھ پر جہاد لازم ہے کیونکہ یہ اسلام کی رہبانیت ہے، اور تجھ پر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور تلاوتِ قرآن لازم ہے کیونکہ یہ آسمان میں تیری روح اور زمین پر تیرا ذکر ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ: عَلَيْکَ بِتَقْوَی اللهِ وَالتَّکْبِيْرِ عَلَی کُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا أَنْ وَلَّی الرَّجُلُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجه. وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَی هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو اور ہر بلندی پر تکبیر کہو۔ جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’اے اللہ! اس کی دوری کو مختصر کر دے اور اس کے لیے سفر کو آسان فرما دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۹. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي

۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٤٦، ٥/٥٠٠، الرقم: ٣٤٤٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: الجهاد، باب: فضل الحرس والكبير في سبيل الله، ٢/٩٢٦، الرقم: ٢٧٧١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٣٤، الرقم: ٣٣٦٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٢٥، الرقم: ٨٢٩٣، وابن حبان في الصحيح، ٦/٤١٠، الرقم: ٢٦٩٢۔

۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٤٥، ٥/٥٠٠، الرقم: ٣٤٤٤، ـــ

أُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي قَالَ: زَوَّدَکَ اللهُ التَّقْوَى. قَالَ: زِدْنِي. قَالَ: وَغَفَرَ ذَنْبَکَ قَالَ: زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: وَيَسَّرَ لَکَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے زاد راہ عنایت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زاد راہ عطا فرمائے۔ اس نے عرض کیا: حضور! زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیرے گناہ بخشے۔ اس نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰. عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوَى.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرافت مال (سے) ہے اور عزت تقویٰ (سے) ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.... والدارمي في السنن، ۲/۳۷۲، الرقم: ۲٦٧١، والحاكم في المستدرك، ۲/۱۰۷، الرقم: ۲٤٧٧۔

۱۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة الحجرات، ٥/۳۹۰، الرقم: ۳۲۷۱، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الورع والتقوى، ۲/۱٤۱۰، الرقم: ٤۲۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/۱۰، الرقم: ۲۰۱۱٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/۲۱۹، الرقم: ٦٩۱۲، ٦٩۱۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/۱۳٥، الرقم: ۱۳٥٥٤۔

١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ فَقَالَ: تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ. وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ: اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سے اعمال ہیں جو لوگوں کو بکثرت جنت میں لے جائیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف (تقویٰ) اور اچھے اخلاق۔ پھر آپ ﷺ سے اُن چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ لوگوں کو جہنم میں لے جانے کا باعث ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: منہ (زبان) اور شرمگاہ۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، اور احمد نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٢. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اتَّقِ اللهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو ذر ﷺ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو گناہ کے بعد نیکی کرو وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔“

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة، باب: ما جاء في حسن الخلق، ٤/٣٦٣، الرقم: ٢٠٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٢، الرقم: ٩٦٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٢٤، الرقم: ٤٧٦، والطيالسي في المسند، ١/٣٢٤، الرقم: ٢٤٧٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٣٧، الرقم: ١٠٥٠۔

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة، باب: ما جاء في معاشرة الناس، حسن الخلق، ٤/٣٥٥، الرقم: ١٩٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٥٣، الرقم: ٢١٣٩٢، والدارمي في السنن، ٢/٤١٥، الرقم: ٢٧٩١، والطبراني عن معاذ في المعجم الكبير، ٢٠/١٤٥، الرقم: ٢٩٧، ٢٩٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٢٤٥، الرقم: ٨٠٢٦۔

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه رَفَعَهُ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ: اتَّقِ اللهَ فِيْنَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِکَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں: ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کیونکہ ہم تجھ سے متعلق ہیں اگر تو سیدھی رہے گی ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی ہم بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱٤. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تدبیر سے بڑھ کر عقل مندی نہیں۔ معاصی سے اجتناب کرنے سے بڑھ کر کوئی تقویٰ نہیں۔ حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی حسب نسب نہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في حفظ اللسان، ٤/٦٠٥، الرقم: ٢٤٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٩٥، الرقم: ١١٩٢٧، وأبو يعلى في المسند، ٢/٤٠٣، الرقم: ١١٨٥، والطيالسي في المسند، ١/٢٩٣، الرقم: ٢٢٠٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٠٢، الرقم: ٩٧٩۔

۱٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الورع والتقوى، ٢/١٤١٠، الرقم: ٤٢١٨، وابن حبان في الصحيح، ٢/٧٦، الرقم: ٣٦١، وأبونعيم في حلية الأولياء، ١/١٦٧، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٣٩، الرقم: ٨٣٧، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٢، الرقم: ٩٤۔

١٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الإِسْلَامُ عَلَانِيَةٌ، وَالْإِيْمَانُ فِي الْقَلْبِ ثُمَّ يُشِيْرُ إِلَى صَدْرِهِ وَيَقُوْلُ: التَّقْوَى هَاهُنَا التَّقْوَى هَاهُنَا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ، وَأَبُوْ يَعْلَى.

”حضرت انس بن مالک رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام ظاہری اعمال کا نام ہے، جبکہ ایمان دل میں ہوتا ہے، پھر آپ ﷺ نے اپنے سینۂ اقدس کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، تقوی یہاں ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيُصِيْبُ التَّمْرَةَ فَيَقُوْلُ: لَوْلَا أَنِّي أَخْشَى أَنَّهَا مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت انس رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ (کبھی راہ پر اور کبھی بستر پر پڑی) کھجور پاتے تو فرماتے: اگر یہ اندیشہ اور خطرہ نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہوگی تو میں ضرور اس کو کھا لیتا۔“

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنْ دُرَّةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَتْقَى النَّاسِ لِلّٰهِ عزوجل قَالَ: آمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت درہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سے سب

١٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٥٩، الرقم: ٣٠٣١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٤، الرقم: ١٢٤٠٤، وأبو يعلى في المسند، ٥/٣٠١، الرقم: ٢٩٢٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١١٥، الرقم: ٣٩٣، وابن عبد البر في جامع العلوم والحكم، ١/٢٩۔

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٨٤، الرقم: ١٢٩٣٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ٥/٣٢٣، وابن الجوزى في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٥٥٢۔

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ٣٠٦۔

سے زیادہ صاحب تقویٰ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ان سب سے بڑھ کر نیکی کا حکم دینے والا، برائی سے روکنے والا اور صلہ رحمی کرنے والا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۸. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْوَرَعُ سَيِّدُ الْعَمَلِ. رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تقویٰ عمل کا سردار ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۹. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَضْلُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَةِ وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم کی فضیلت عبادت سے زیادہ ہے اور دین کی اصل تقویٰ ہے۔‘‘

۲۰. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ، قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَتْلُوْ عَلَيَّ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ○ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ [الطلاق، ٦٥: ٢، ٣]. فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا وَيُعِيْدُهَا عَلَيَّ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت ابو ذر ﷺ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مجھے بار بار قرآن کی درج ذیل آیت سنایا کرتے: ﴿اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے (دنیا و آخرت کے رنج و غم سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہے ○ اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا﴾۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۸: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٢٨١، والديلمي في مسند الشهاب، ٤/٤٣٧، الرقم: ٧٢٧١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥/٣٩٥۔

۱۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٨، الرقم: ١٠٩٦٩، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٥٩، الرقم: ٤٠، والهيثمي في مسند الحارث، ١/٣٢١۔

۲۰: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٦٦۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قَالَ سَيِّدُنَا عَلِيٌّ ﷺ: التَّقْوَى غايَةٌ لا يَهلِكُ مَنِ اتَّبَعَهَا، وَلَا يَندَمُ مَنْ عَمِلَ بِهَا: لأَنّ بِالتَّقْوَى فَازَ الفَائِزُوْنَ، وَبِالْمَعْصِيَةِ خَسِرَ الْخَاسِرُوْنَ.

’’حضرت علی ﷺ نے فرمایا: تقویٰ ایک ایسی چیز ہے کہ اس کی اتباع کرنے والا شخص ہلاک نہیں ہوتا اور نہ ہی اس پر عمل کرنے والا نادم ہوتا ہے۔ کیوں کہ تقویٰ ہی کے ذریعے کامیاب لوگوں نے کامیابی حاصل کی اور معصیت کے ذریعے خسارہ اٹھانے والوں نے خسارہ اٹھایا۔‘‘

٢. قال سيدنا عليٌّ ﷺ: التُّقى رئيسُ الأخلاقِ.

’’حضرت علی ﷺ نے فرمایا: تقویٰ اخلاق کا سردار ہے۔‘‘

٣. قال علي بن أبي طالب ﷺ: سادة الناس في الدنيا الأسخياء، وسادة الناس في الآخرة الأتقياء.

’’امیر المومنین حضرت علی ﷺ نے فرمایا: دنیا میں لوگوں کے سردار سخی ہوتے ہیں اور آخرت میں لوگوں کے سردار متقی ہوں گے۔‘‘

٤. عن عائشة رضي الله عنها قالت: إن أبا بكر ﷺ حين حضرته الوفاة قال لعائشة: إني لا أعلم في آل أبي بكر من هذا المال شيء إلا هذه اللقحة وهذا الغلام الصقيل كان يعمل سيوف المسلمين ويخدمنا فإذا مت فادفعيه إلى عمر ﷺ فلما بعثت به إلى عمر قال: يرحم أبا بكر لقد أتعب من بعده.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر ﷺ جب قریبِ مرگ تھے تو آپ نے

١: أخرجه الهندي في كنز العمال، ١٦/١٨٨، الرقم: ٤٤٢١٦۔
٢: أخرجه الشريف الرضي في نهج البلاغة: ٧٥٢، الرقم: ٣٩٥۔
٣: القشيري في الرسالة: ١٠٧۔
٤: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ١٦٤۔

حضرت عائشہ کو فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ آل ابی بکر کا اس مال میں کوئی حصہ ہو سوائے اس اونٹنی اور صیقل کرنے والے غلام کے جو مسلمانوں کی تلواریں تیار کرتا تھا اور ہماری خدمت بجا لاتا تھا، پس جب میں فوت ہو جاؤں، تو یہ مال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دینا۔ پس جب آپ رضی اللہ عنہا نے وہ مال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھجوایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت ابو بکر پر رحم فرمائے، انہوں نے اپنے بعد آنے والوں کو آزمائش میں ڈال دیا۔‘‘

٥. قال أبو عبيدة بن الجراح رضي الله عنه: ما من الناس من أحمر ولا أسود، حر ولا عبد، عجمي ولا فصيح، أعلم أنه أفضل مني بتقوى إلا أحببت أن أكون في مسلاخه.

’’حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی گورا ہو یا کالا، آزاد ہو یا غلام، عربی ہو یا عجمی جس کے متعلق مجھے علم ہو کہ وہ تقویٰ میں مجھ سے زیادہ ہونے کی وجہ سے افضل ہے تو میری یہ خواہش ہو گی کہ میں اس جیسا ہوتا۔‘‘

٦. قال أبو الدرداء رضي الله عنه: تمام التقوى أن يتقي الله العبد حتى يتقيه في مثقال ذرة، حتى يترك بعض ما يرى أنه حلال، خشية أن يكون حراما.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تقوی کا کمال یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے یہاں تک کہ ایک رائی کے برابر برے عمل میں بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرے یہاں تک بعض حلال چیزوں کو بھی اس ڈر سے چھوڑ دے مبادا وہ حرام ہوں۔‘‘

٧. قال بعض الصحابة: كنا ندع سبعين بابًا من الحلال مخافة أن نقع في باب من الحرام.

٥: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٠١۔

٦: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ٤٥٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٧/١٦١، والبيهقي في الزهد الكبير، ٢/٣٢٤، الرقم: ٨٧٠۔

٧: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/١٧۔

’’بعض صحابہ نے فرمایا: ہم حلال کے ستر باب اس خوف سے چھوڑ دیتے تھے کہ مبادا حرام کے کسی ایک باب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔‘‘

۸. عن أبي عبد اللہ یعني الجسري أن رجلا انطلق إلی أبي الدرداء فسلّم علیه فقال: أوصني فإني غاز فقال له: اتق اللہ کأنک تراہ حتی تلقاہ وعد نفسک في الأموات ولا تعدھا في الأحیاء وإیاک ودعوة المظلوم.

’’حضرت عبد اللہ جسری بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انہیں سلام کیا اور عرض کیا: مجھے کوئی وصیت فرمائیں کیونکہ میں غزوہ کے لیے جا رہا ہوں: آپ نے اسے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو یہاں تک کہ تم اس سے جا ملو، اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو اور زندوں میں شمار نہ کرو، اور مظلوم کی بدعا سے بچتے رہو۔‘‘

۹. قال عامر بن عبد قیس رَحِمَهُ اللہ: آیة في کتاب اللہ أحب إلي من الدنیا جمعا أن أعطاھا، وجعلني اللہ من المتقین.

’’حضرت عامر بن عبد قیس رَحِمَهُ اللہ بیان کرتے ہیں کہ کتاب اللہ کی ایک آیت مجھے اس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ مجھے تمام دنیا عطا کر دی جائے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اہل تقویٰ میں سے بنائے۔‘‘

۱۰. عن عبد اللہ بن عامر رَحِمَهُ اللہ قال: رأیت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أخذ تبنة من الأرض فقال: لیتني ھذہ التبنة، لیتني لم أک شیئا، لیت أمي لم تلدني، لیتني کنت نسیاً منسیا.

’’عبد اللہ بن عامر رَحِمَهُ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے زمین سے تنکا اٹھا کر کہا: اے کاش میں یہ تنکا ہوتا۔ اے کاش میں پیدا نہ کیا جاتا، اے کاش میری ماں مجھے جنم ہی نہ دیتی۔ اے کاش میں کچھ نہ ہوتا، اے کاش میں بھلا دیا گیا ہوتا۔‘‘

۸: أخرجه أحمد بن حنبل في الزھد: ۲۰۷۔

۹: أخرجه ابن المبارک في الزھد: ۴۵۲۔

۱۰: أخرجه ابن أبي شیبة في المصنف، ۷/۹۸، الرقم: ۳۴۴۸۰۔

١١. قال حاتم بن علوان الأصم رحمه الله: من ادعى ثلاثاً بغير ثلاث فهو كذاب، من ادعى خشية الله تعالى من غير ورع عن محارمه فهو كذاب، ومن ادعى حب الجنة من غير إنفاق ماله في طاعة الله فهو كذاب، ومن ادعى محبة النبي ﷺ من غير محبة الفقر فهو كذاب.

”حضرت حاتم بن علوان الأصم رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: جس نے تین چیزوں کے بغیر تین چیزوں کا دعویٰ کیا ہے وہ کذاب ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کئے بغیر خوفِ خدا کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے۔ جس نے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں خرچ کئے بغیر جنت کی محبت کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے اور جس نے فقر سے محبت کئے بغیر حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے۔“

١٢. قال ابن المبارك الصوري رَحِمَهُ الله: اتق الله تقوى لا تطلع نفسك على تقوى الله تجد به غيرك وتسلط الآفة على قلبك.

”ابن المبارک الصوری رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرو کہ تم اپنے نفس کو بھی اللہ کے تقوی پر مطلع نہ کرو کہیں تمہارے دل پر آفت نہ آ پڑے۔“

١٣. قال النصر آباذي رَحِمَهُ الله: التقوى أن يتقي العبد ما سواه تعالى.

”شیخ نصر آباذی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: تقویٰ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز سے بچے۔“

١٤. قال أبو بكر محمد الروذباري رَحِمَهُ الله: التقوى مجانبة ما يبعدك عن الله تعالى.

”شیخ ابوعبد اللہ روذباری رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: تقویٰ یہ ہے کہ تو ان تمام چیزوں سے اجتناب کرے

١١: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٧٥۔
١٢: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/٢٩٨۔
١٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٠٥۔
١٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٠٦۔

جو تجھے اللہ تعالیٰ سے دور رکھیں۔‘‘

١٥. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: أَقَلُّ ما يَلْزَمُ الفقيرُ فِي فقرِه أَربعةَ أشياءَ: علمٌ يسوسه، وورعٌ يحجزه، ويقينٌ يحمله، وذكرٌ يؤنسه.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ فقیر کے لئے فقر میں کم از کم چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے: ۱۔علم جو اس کی تدبیر کرے، ۲۔ پرہیز گاری جو اسے برے کاموں سے روکے، ۳۔ یقین جو اسے عمل کرنے پر اکسائے۔ ۴۔ ذکر جس سے اسے اُنس محسوس ہو۔‘‘

١٦. قال أبو عثمان رَحِمَهُ الله: صدق الخوف هو الورع عن الآثام ظاهراً وباطناً.

’’حضرت ابو عثمان رَحِمَهُ الله نے فرمایا: سچا خوف یہ ہے کہ ظاہری اور باطنی طور پر گناہوں سے پرہیز کیا جائے۔‘‘

١٧. قال الجريري رَحِمَهُ الله: من لم يحكّم بينه وبين الله التقوى والمراقبة لم يصل إلى الكشف والمشاهدة.

’’امام جریری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس شخص کے اور اللہ کے درمیان تقویٰ اور مراقبہ مؤثر نہیں وہ شخص کشف اور مشاہدہ تک نہیں پہنچ سکتا۔‘‘

١٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٧٦۔

١٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٢٧۔

١٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٠٥۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالْآخِرَةِ

﴿موت و آخرت یاد کرنے کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ○

(آل عمران، ۳: ۱۸۵)

’’ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے، اور تمہارے اجر پورے کے پورے تو قیامت کے دن ہی دیئے جائیں گے، پس جو کوئی دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ واقعتاً کامیاب ہو گیا، اور دنیا کی زندگی دھوکے کے مال کے سوا کچھ بھی نہیں○‘‘

٢. وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ○

(لقمان، ۳۱: ۳۴)

’’اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا (عمل) کمائے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کِس سرزمین پر مرے گا بے شک اللہ خوب جاننے والا ہے (یعنی علیم بالذات ہے اور خبیر للغیر ہے، از خود ہر شے کا علم رکھتا ہے اور جسے پسند فرمائے اسے باخبر بھی کر دیتا ہے)○‘‘

٣. فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ○ (النحل، ۱۶: ۶۱)

’’پھر جب ان کا مقرر وقت آ پہنچتا ہے تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے ہو سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں○‘‘

٤. وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ○ وَ لَنْ يُّؤَخِّرَ اللهُ نَفْسًا

اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ط وَاللهُ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ (المنافقون، ٦٤: ١٠، ١١)

’’اور تم اس (مال) میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو قبل اِس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے پھر وہ کہنے لگے: اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کی مہلت اور کیوں نہ دے دی کہ میں صدقہ وخیرات کر لیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا○ اور اللہ ہرگز کسی شخص کو مہلت نہیں دیتا جب اس کی موت کا وقت آ جاتا ہے، اور اللہ اُن کاموں سے خوب آگاہ ہے جو تم کرتے ہو○‘‘

٥. حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ○ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ط اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ط وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ○

(المؤمنون، ٢٣: ٩٩، ١٠٠)

’’یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آ جائے گی (تو) وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے (دنیا میں) واپس بھیج دے○ تاکہ میں اس (دنیا) میں کچھ نیک عمل کر لوں جسے میں چھوڑ آیا ہوں۔ ہرگز نہیں، یہ وہ بات ہے جسے وہ (بطورِ حسرت) کہہ رہا ہوگا، اور ان کے آگے اس دن تک ایک پردہ (حائل) ہے (جس دن) وہ (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، ٥/٢٣٨٧، الرقم: ٦١٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه، ٤/٢٠٦٦، ٢٠٦٧، الرقم: ٢٦٨٤، ٢٦٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٠٧، الرقم: ٢٥٧٦٩، ٦/٢٣٦، الرقم: ٢٦٠٣١۔

نا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند فرماتا ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَالَ: قَالَ اللهُ إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے): جب بندہ میری ملاقات کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ، فَكُوْنُوْا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ، وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا پیٹھ پھیر کر چلی جانے والی اور آخرت پیش آنے والی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، مگر تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بن جانا کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں، لیکن کل حساب ہوگا اور عمل نہیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله، ٦/٢٧٢٥، الرقم: ٧٠٦٥، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: فيمن أحب لقاء الله، ٤/١٠، الرقم: ١٨٣٥، ومالك في الموطأ، ١/٢٤٠، الرقم: ٥٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٨، الرقم: ٩٤٠٠، وابن حبان في الصحيح، ٢/٨٤، الرقم: ٣٦٣۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: فِي الأمل وطُوله، ٥/٢٣٥٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٠٠، الرقم: ٣٤٤٩٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٦٩، الرقم: ١٠٦١٤۔

٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ) يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ، فَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ، غَداً مُؤَجَّلُوْنَ، وإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ. اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (کی جب میرے ہاں باری ہوتی تو آپ ﷺ) رات کے آخری پہر بقیع (قبرستان) میں تشریف لے جاتے اور (اہلِ قبرستان سے) فرماتے: اے مومنوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو، جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ تمہارے پاس آ گئی، اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد (اہلِ مدینہ کا قبرستان) والوں کی مغفرت فرما۔‘‘ اسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لذتوں کو ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو زیادہ یاد کیا کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ٦٦٩/٢، الرقم: ٩٧٤، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: الأمر بالاستغفار للمؤمنين، ٩٣/٤، الرقم: ٢٠٣٩، وأبو يعلى في المسند، ١٩٩/٨، الرقم: ٤٧٥٨، وابن حبان في الصحيح، ٤٤٤/٧، الرقم: ٣١٧٢۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد باب: ما جاء في ذكر الموت، ٥٥٣/٤، الرقم: ٢٣٠٧، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: كثرة ذكر الموت، ٤/٤، الرقم: ١٩٨٢٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الاستعداد له، ١٤٢٢/٢، الرقم: ٤٢٥٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧٨/٧، الرقم: ٣٤٣٢٧۔

حدیث حسن صحیح ہے۔

٦. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، اذْكُرُوا اللهَ، اذْكُرُوا اللهَ، جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابی بن کعب رضی الله عنه سے روایت ہے کہ جب رات کا تہائی حصہ گزر جاتا تو حضور نبی اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو (قیامت کا) پہلا نفخہ آ چکا، دوسرا نفخہ اس کے تابع ہوگا، موت اپنی ہولناکیوں سمیت آ پہنچی، موت اپنی سختیوں سمیت آ چکی۔‘‘

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے قبرستان سے گزرے تو قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے اہلِ قبور! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔‘‘

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرّقائق والورع، باب: ٢٣، الرقم: ٢٤٥٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٥٧، الرقم: ٣٥٧٨، وعبد بن حميد في المسند، ١/٨٩، الرقم: ١٧٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٧٢، الرقم: ٨١٦٠۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما يقول الرجل إذا دخل المقابر، ٢/٣٥٧، الرقم: ١٠٥٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٠٧، الرقم: ١٢٦١٣۔

٨. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُوْرُوْهَا، فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا، اب زیارت کیا کرو کیونکہ یہ دنیا میں زاہد بناتی ہے (دنیا کی دولت سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے) اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، قَالَ: فَأَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَكْيَسُ؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا أُوْلَئِكَ الْأَكْيَاسُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا کہ انصار میں سے ایک آدمی حاضرِ بارگاہ ہوا اور اس نے بارگاہِ نبوی میں سلام پیش کیا۔ پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا مومن افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تم میں سے اخلاق کے اعتبار سے بہتر ہے۔ پھر عرض کیا گیا کہ کون سا مومن عقلمند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ان میں سے سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہے اور اس کے بعد کے لئے اچھی تیاری کرنے والا ہے وہی عقلمند ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في زيارة القبور، ١/٥٠١، الرقم: ١٥٧١، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٥٧٢، الرقم: ٦٧١٤، والحاكم في المستدرك، ١/٥٣١، الرقم: ١٣٨٧، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٦١، الرقم: ٩٨١۔

٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الموت والاستعداد له، ٢/١٤٢٣، الرقم: ٤٢٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٦١، الرقم: ٤٦٧١، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٨٣، الرقم: ٨٦٢٣، وابن المبارك في كتاب الزهد: ١١٤۔

١٠. عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ: الْمَوْتَ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو چیزوں کو آدم کا بیٹا برا سمجھتا ہے (ایک) موت کو جب کہ موت اس کے لئے آزمائش سے بہتر ہے اور کم مال و دولت کو جب کہ کم مال و دولت کا حساب بھی کم ہو گا۔‘‘

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے، اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١١. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَمِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ وَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا قَامَ شَطْرَ اللَّيْلِ وَيُرَتِّلُ الْقُرْآنَ يَقْرَأُ حَرْفًا حَرْفًا وَيُكْثِرُ فِي ذَالِكَ مِنَ النَّشِيْجِ وَالنَّحِيْبِ وَيَقْرَأُ: ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ﴾ [ق، ٥٠: ١٩]. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ اور پھر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی صحبت اختیار کی اور آپ دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے اور جب کسی جگہ رک کر قیام کرتے تو آدھی رات کو بیدار ہوتے اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن پاک کی تلاوت فرماتے، ایک ایک حرف کو پڑھتے اور اس میں آہ و بکاء کرتے اور خوب روتے (یہاں تک کہ آپ کی ہچکی بندھ جاتی) اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے: ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ

١٠: أخرجه أحمد في المسند، ٥/٤٢٧، الرقم: ٢٣٦٧٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٣٢١۔

١١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٤٤، الرقم: ٣٥٧٢٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٥، الرقم: ٢٠٦١، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٩٥٠، الرقم: ١٨٤٠، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/٣٤٢، ٣٥٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٧٥٥۔

تَحِيدُ﴾ ’’اور موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آ پہنچی۔ (اے انسان!) یہی وہ چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، احمد بن حنبل اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْيَسُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا وَأَحْسَنُهُمْ لِلْمَوْتِ اسْتِعْدَادًا أُوْلَئِكَ الْأَكْيَاسُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جملہ مومنین سے عقلمند وہ ہے جو ان میں سے سب زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا اور اچھے طریقے سے موت کی تیاری کرنے والا ہے اور اسی طرح کے لوگ (جن میں یہ دو صفات پائی جائیں) ہی عقلمند ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ بیہقی کے ہیں۔

۱۳. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا طَرَفَتْ عَيْنَايَ إِلَّا ظَنَنْتُ أَنَّ شَفْرَيَّ لَا يَلْتَقِيَانِ حَتَّى أُقْبَضَ وَلَا رَفَعْتُ طَرْفِيَّ فَظَنَنْتُ أَنِّي وَاضِعُهُ حَتَّى أُقْبَضَ وَلَا لَقَمْتُ لُقْمَةً فَظَنَنْتُ أَنِّي لَا أَسِيْغُهَا حَتَّى أَغَصَّ بِهَا مِنَ الْمَوْتِ. ثُمَّ قَالَ: يَا بَنِي آدَمَ، إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ فَعُدُّوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ الْمَوْتَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَآتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اس

۱۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الموت والاستعداد له، ۲/۱۴۲۳، الرقم: ۴۲۵۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۳۵۱، الرقم: ۱۰۵۴۹، وفي كتاب الزهد الكبير، ۲/۱۹۰، الرقم: ۴۵۶، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۳۱۳۔

۱۳: أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ۲/۳۶۵، الرقم: ۱۵۰۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۳۵۵، الرقم: ۱۰۵۶۴، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۶/۹۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۸/۷۵، وابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ۵۵۲۔

ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب بھی میں آنکھ جھپکتا ہوں تو مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ کہیں پلکیں اکٹھی ہونے سے پہلے ہی میری جان قبض نہ کر لی جائے اور میں جب بھی کسی چیز کی طرف نگاہ اٹھاتا ہوں تو مجھے گمان گزرتا ہے کہ نگاہ نیچی کرنے سے پہلے میری جان قبض کر لی جائے گی اور میں جب بھی کوئی لقمہ منہ میں ڈالتا ہوں تو مجھے یہ اندیشہ لاحق ہوتا ہے کہ اسے پیٹ تک نہیں پہنچا سکوں گا اور اس سے نفع اندوز نہیں ہوسکوں گا بلکہ عین ممکن ہے کہ یہی لقمہ گلے میں اٹک جائے اور موجب موت بن جائے (یعنی ہر وقت اور ہر لحظہ موت سر پر کھڑی محسوس ہوتی تھی اور کسی لمحہ اس سے غافل نہیں ہوتے تھے) پھر فرمایا: اے بنی آدم! اگر تم عقل رکھتے ہو تو اپنے کو اموات میں شمار کرو۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جس (موت، قیامت اور عذاب و ثواب) کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے وہ لامحالہ آنے والا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کو اور اس کے ملائکہ کو عاجز کر دینے والے نہیں ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۴. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُوْشِكُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمُ الْأُمَمُ مِنْ كُلِّ أُفُقٍ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ عَلَى قَصْعَتِهَا قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَمِنْ قِلَّةٍ بِنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ: أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلَكِنْ تَكُوْنُوْنَ غُثَاءً كَغُثَاءِ السَّيْلِ يَنْتَزِعُ الْمَهَابَةَ مِنْ قُلُوْبِ عَدُوِّكُمْ وَيَجْعَلُ فِي قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ: قُلْنَا: وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الْحَيَاةِ وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ثوبان خادم رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! عنقریب چاروں طرف سے لوگ تم پر اقوامِ عالم کو دعوت دیں گے۔ جس طرح کھانے پر لوگ ایک دوسرے کو دعوت دیتے ہیں۔ صحابہ ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہماری قلت کی وجہ سے ایسا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہاری تعداد زیادہ ہوگی لیکن سیلاب کے خس و خاشاک کی طرح تم بے اہمیت ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے قلب سے تمہارا رعب ختم کر دے گا۔ اور تمہارے قلوب میں دنیا کی محبت اور موت سے نفرت پیدا کرے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٧٨، الرقم: ٢٢٤٥٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/ ١٨٢.

١٥. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللهِ عزوجل.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ابْنُ مَاجه. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عقل مند شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو حقیر جانے اور آخرت کے لئے عمل کرے، اور عاجز وہ شخص ہے جو خواہشِ نفس کی پیروی کرے اور اللہ عزوجل پر تمنا لگائے رکھے۔“

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال أَبو بَكر الصديق رضي الله عنه فِي خطبته: أَيْنَ الوضآء، الحسنة وجوههم، المعجبون بشبابهم؟ أين الملوك الذين بنوا المدائن وحصنوها بالحيطان؟ أين الذين كَانوا يعطون الغلبة في مواطن الحرب؟ قد تضعضع بهم الدهر، فأصبحوا في ظلمات القبور، الوحا الوحا، النجاء النجاء.

”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: کہاں ہیں خوبصورت چہروں والے جو اپنی جوانیوں پر ناز کرتے تھے؟ کہاں ہیں وہ بادشاہ، جنہوں نے شہر بنائے اور ان کے گرد فصیلوں کے ساتھ قلعے تعمیر کئے؟ کہاں ہیں وہ فاتحین، جنگوں میں کامیابی جن کے قدم چومتی تھی؟ زمانے نے ان کا نام و نشان مٹا ڈالا۔ اب وہ قبروں کے گھور اندھیروں میں پڑے ہیں۔ افسوس! افسوس! نجات! نجات!۔“

١٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ٢٥، ٤/٦٣٨، الرقم: ٢٤٥٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الموت والاستعداد له، ٢/١٤٢٣، الرقم: ٤٢٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٤، الرقم: ١٧١٦٤، والبزار في المسند، ٨/٤١٧، الرقم: ٣٤٨٩۔

١: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٤، وأيضاً، ١٠/٣٢٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٦٤، الرقم: ١٠٥٩٥، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٢٦١۔

۲. قال أبو بكر ﷺ: فإن أقوامًا جعلوا آجالهم لغيرهم، ونسوا أنفسهم، فأنهاكم أن تكونوا أمثالهم، الوحا الوحا، النجا النجا، إن وراءكم طالبًا حثيثًا أمره سريع.

حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے فرمایا: بہت سے لوگوں نے اپنی عمریں دوسروں کے لیے داؤ پر لگا دیں جبکہ اپنی ذات کو بھول گئے۔ میں تم کو روکتا ہوں کہ تم انکے مثل نہ بن جانا۔ خبردار! خبردار! نجات! نجات! موت تمہارے تعاقب میں ہے، جو تیزی سے آن دبوچے گی۔‘‘

۳. كان عثمان بن عفان ﷺ إذا مر على المقبرة بكى حتى بل لحيته ﷺ.

’’حضرت عثمان ﷺ کا جب قبرستان سے گزر ہوتا تو اس قدر گریہ طاری ہوتا کہ آنسوؤں سے داڑھی تر ہو جاتی۔‘‘

٤. قال علي ﷺ: ألا وإن الدنيا قد ترحلت مدبرة، ألا وإن الآخرة قد ترحلت مقبلة، ولكل واحدة منهما بنون. فكونوا من أبناء الآخرة ولا تكونوا من أبناء الدنيا، فإن اليوم عمل ولا حساب، وغدًا حساب ولا عمل.

’’حضرت علی بن ابی طالب ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! دنیا پیٹھ پھیر چکی ہے اور آخرت آنے کے لئے متوجہ ہو چکی ہے۔ ہر ایک کے اپنے اپنے بیٹے ہیں۔ لوگو! اہل دنیا کے بجائے اہل آخرت بنو، کیوں کہ آج عمل ہے اور حساب نہیں اور کل حساب ہوگا عمل نہیں ہوگا۔‘‘

۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۹۱/۷، الرقم: ۳٤٤۳۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۱/۶۰، الرقم: ۳۹، والحاكم في المستدرك، ٤۱۵/۲، الرقم: ۳٤٤۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۶٤/۷، الرقم: ۱۰۵۹۳، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۵/۱، وابن السري في الزهد، ۲۸۳/۱، الرقم: ٤۹۵۔

۳: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۳۲۔

٤: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۷۶/۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۶۹/۷، الرقم: ۱۰۶۱٤۔

٥. قال علي رضي الله عنه: طوبى للزاهدين في الدنيا، الراغبين في الآخرة، أولئك قوم اتخذوا الأرض بساطًا، وترابها فراشًا، وماءها طيبًا، والقرآن والدعاء دثارًا وشعارًا.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا سے زہد اختیار کرنے والے اور آخرت میں رغبت رکھنے والے کے لئے خوشخبری ہے۔ انہی لوگوں نے زمین اور اس کی خاک کو بستر بنایا۔ اس کا پانی مشروب بنایا۔ قرآن اور دعا کو ذریعہ ہدایت سمجھا۔“

٦. قال علي رضي الله عنه: طوبى لمن ذكر المعاد، وعمل للحساب، وقنع بالكفاف، ورضي عن الله عزوجل.

”حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آخرت کو یاد کرنے والے، حساب کے لئے عمل کرنے والے، قلیل پر گزارہ کرنے والے اور اللہ سے راضی ہونے والے کے لئے خوشخبری ہے۔“

٧. قال عبد الله ابن مسعود رضي الله عنه: إني لأمقت الرجل أن أراه فارغاً ليس في شئ من عمل الدنيا، ولا عمل الآخرة.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے شخص سے ناراض ہوں جس کو میں بالکل فارغ دیکھوں کہ وہ دنیا کے کام میں مشغول ہے اور نہ آخرت کے کام میں۔“

٨. قال عبد الله بن مسعود رضي الله عنه: لو وقفت بين الجنة والنار فقيل لي: اختر

٥: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٧٢، الرقم: ١٠٦٢٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٢/٣٠٤۔

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٥٦، الرقم: ٣٦١٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٤٧، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٣/١٠٨۔

٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٠٨، الرقم: ٣٤٥٦٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٣٠، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/١٥٩ وهناد في الزهد، ٢/٣٥٧۔

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٠٢، الرقم: ٨٥٣٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٣٣، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٤٠٦۔

نخيرک من أيهما تکون أحب إليک؟ أو تکون رماداً، لأحببت أن أکون رماداً.

”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کر کے اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ ان دونوں میں سے کسی شے کو پسند کر لو یا مٹی ہو جانے کو تو میں مٹی ہو جانے کو پسند کروں گا۔“

۹. قال عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ: من أراد الدنيا أضر بالآخرة، ومن أراد الآخرة أضر بالدنيا. يا قوم، فأضروا بالفاني للباقي.

”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے: دنیا کا ارادہ کرنے والے کو آخرت کے اعتبار سے اور آخرت کا ارادہ کرنے والے کو دنیا کے اعتبار سے نقصان ہوتا ہے۔ اے لوگو! دائمی چیز کے بجائے فانی چیز کا نقصان برداشت کر لو۔“

۱۰. عن حزام بن حکيم رضی اللہ عنہ قال: قال أبو الدرداء رضی اللہ عنہ: لو تعلمون ما ترون بعد الموت ما أکلتم طعاما بشهوة ولا شربتم شرابا على شهوة ولا دخلتم بيتا تستظلون فيه ولحرصتم على الصعيد تضربون صدورکم وتبکون على أنفسکم ولوددت أني شجرة تعضد ثم تؤکل.

”حضرت حزام بن حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم دیکھ لو جو کچھ تم موت کے بعد دیکھو گے تو تم کبھی بھی شہوت کے ساتھ نہ کھاؤ اور نہ ہی شہوت کے ساتھ پیؤ اور نہ ہی کسی ایسے گھر میں داخل ہو جس میں تم دھوپ سے بچ سکو۔ اور تم یقیناً مٹی کے لئے حریص ہو جاتے، اپنے سینوں کو مارتے اور اپنے آپ پر روتے۔ کاش میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا اور پھر کھا لیا جاتا۔“

۱۱. عن سعيد بن المسيب رَحِمَهُ الله يذکر: أن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کوم

۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۱۰۳، الرقم: ۳۴۵۱۹، والطبراني في المعجم الکبير، ۹/۱۰۸، الرقم: ۸۵۶۶، والحاکم في المستدرك، ۴/۵۲۹، الرقم: ۸۴۸۷، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۳۶، والهناد في الزهد، ۲/۳۵۳، الرقم: ۶۶۴، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱/۴۹۶۔

۱۰: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ۲۰۱۔

۱۱: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۵۴، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۴/۳۹۶۔

كومة من بطحاء، ثم ألقى عليها طرف ثوبه، ثم استلقى عليها فرفع يديه إلى السماء ثم قال: اللهم كبرت سني، وضعفت قوتي، وانتشرت رعيتي، فاقبضني إليک غير مضيع ولا مفرط.

”حضرت سعید بن المسیب رَحِمَہُ اللہ ذکر کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وادی بطحاء میں ایک جگہ اپنے ہاتھوں سے مٹی ہموار کی پھر اسی پر اپنی چادر کا حصہ بچھا کہ چت لیٹ گئے پھر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرکے دعا کرنے لگے: اے اللہ! میں بوڑھا ہو چکا ہوں، میرے اعصاب کمزور پڑ گئے ہیں، میری رعایا بکھر چکی ہے۔ پس مجھے اس حال میں اپنے پاس بلا لے کہ میں ضائع نہ ہو جاؤں اور زیادتی کرنے والا نہ ہوں۔“

١٢. قال الحسن رَحِمَهُ الله: المؤمن لا يأكل في كل بطنه، ولا يزال وصيّته تحت جنبه.

”حضرت حسن بصری رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: مومن خوب پیٹ بھر کے کھانا نہیں کھاتا، اور اس کی وصیت ہمیشہ اس کے پہلو تلے ہوتی ہے (یعنی ہر وقت موت کے لئے تیار ہوتا ہے)۔“

١٣. قال سعيد بن جبير رضي الله عنه: لو فارق ذكر الموت قلبي خشيت أن يفسد علي قلبي.

”حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر موت کا ذکر میرے دل سے جدا ہو جائے تو مجھے خوف ہے کہ میرا دل فساد کا شکار ہو گا۔“

١٤. قيل: كان سفيان الثوري رَحِمَهُ الله إذا سافر بعضُ أصحابِه قال لهم: إذا وجدتم الموتَ فاشتروه لي. فلما قَرُبَت وفاتُه كان يقول: كنا نتمنّاه، فإذا

١٢: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/٤٩٥، الرقم: ٣١٧٦، وابن المبارك في كتاب الزهد: ١١٤۔

١٣: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ٥١٤۔

١٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣٠٤۔

هو شديد.

’’بیان کیا جاتا ہے کہ جب کبھی سفیان ثوری رَحِمَهُ الله کا کوئی شاگرد سفر پر جاتے وقت آپ سے عرض کرتا کہ حضرت کوئی کام ہے تو فرمایئے؟ تو آپ فرماتے: اگر تمہیں کہیں موت مل جائے تو میرے لئے خرید لانا۔ جب ان کی وفات کا وقت آ گیا تو فرمایا: ہم اس کی تمنا کیا کرتے تھے، دیکھا تو یہ بہت سخت چیز ہے۔‘‘

١٥. قال أبو سعيد الخزّاز رَحِمَهُ الله: كُنتُ بمكّة المكرمة حرسها الله تعالى فجزت يوماً بباب بني شيبة فرأيت شاباً حسن الوجه ميتاً، فنظرت في وجهه فتبسّم في وجهي وقال لي: يا أبا سعيد، أما علمت أن الأحباء أحياء وإن ماتوا، وإنما ينقلون من دار إلى دار.

’’حضرت ابوسعید الخراز رَحِمَهُ الله نے فرمایا: میں مکہ میں تھا۔ ایک دن باب بنی شیبہ سے گزرا تو ایک خوبصورت نوجوان کو مردہ دیکھا، میں نے اس کے چہرہ کی طرف دیکھا تو وہ مسکرایا اور مجھ سے کہنے لگا: اے ابوسعید! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ کے دوست زندہ رہتے ہیں خواہ وہ مر چکے ہوں؟ وہ تو صرف ایک گھر سے دوسرے گھر کو منتقل ہو جاتے ہیں۔‘‘

١٦. قال السّري رَحِمَهُ الله: إن اغْتَمَمْتَ لِمَا يَنْقُصُ مِنْ مالِكَ، فابكِ عَلَى ما ينقُصُ مِنْ عُمرِكَ.

’’حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اگر تیرے مال میں سے کچھ کم ہو جاتا ہے تو تو پریشان ہو جاتا ہے جو کچھ تیری عمر سے کم ہو رہا ہے تو اس بات پر گریہ زاری کر۔‘‘

١٧. قال الحارث المحاسبي رَحِمَهُ الله: خيارُ هذه الأُمَّةِ الذين لا تَشْغَلُهم آخِرَتُهم عن دُنْياهُم، ولا دُنْياهُم عن آخِرَتِهم.

١٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣١١۔

١٦: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٥٣۔

١٧: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٥٨۔

”حضرت حارث محاسبی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اس اُمت کے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو ان کی آخرت دنیا سے غافل نہیں کرتی اور ان کی دنیا ان کو ان کی آخرت سے غافل نہیں کرتی۔“

١٨. قال شقيق بن إبراهيم البلخي رَحِمَهُ الله: اسْتَعِدَّ إذا جاءَكَ الموت لا تَسْأَلِ الرَّجْعَةَ.

”حضرت شقیق بن ابراہیم رَحِمَهُ الله نے فرمایا: تو (موت کی) تیاری کر جب تیری موت آ جائے گی تو تو لوٹنے کا سوال نہیں کرے گا۔“

١٩. قال حاتم الأصمّ رَحِمَهُ الله: ما مِن صباحٍ إلا والشيطانُ يقول لي: ما تأكلُ؟ وما تلبسُ؟ وأين تسكنُ؟ فأقول: آكلُ الموتَ، وألبسُ الكفنَ، وأسكُنُ القبرَ.

”حضرت حاتم الاصم رَحِمَهُ الله نے فرمایا: کوئی صبح ایسی نہیں جس صبح شیطان مجھ سے نہیں پوچھتا کہ تو کیا کھائے گا؟ تو کیا پہنے گا؟ اور تو کہاں رہے گا؟ میں اس سے کہتا ہوں کہ میں موت کھاؤں گا، کفن پہنوں گا اور قبر میں رہوں گا۔“

٢٠. قال يحي بن معاذ الرازي رَحِمَهُ الله: الدنيا دارُ أَشْغالٍ، والآخرةُ دار أَهْوَال. ولا يزالُ العبْدُ بين الأَهْوَال والأشْغال، حتى يستَقِرَّ به القرارُ، إما إلى الجَنَّةِ وإما إلى النَّار.

”حضرت یحيٰی بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: دنیا مصروفیت کی جگہ ہے اور آخرت گھبراہٹ اور خوف کی جگہ ہے۔ بندہ ہمیشہ خوف اور مصروفیت کی کیفیت میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے لئے حکم جاری ہو جائے کہ اس نے جنت میں جانا ہے یا جہنم میں۔“

١٨: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٦٣۔

١٩: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٩٦۔

٢٠: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١١٠۔

۲۱. قال يحي بن معاذ الرازي رحمه الله: ابن آدم! ما لکَ تأسفُ علی مَفْقُودٍ، لا يردُّه عليک الفَوْت؟ وما لک تفرح بِمَوْجُود، لا يترکه في يدک الموتُ؟

’’حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! تجھے کیا ہے کہ تو کھوئی ہوئی چیز پر افسوسناک ہے جبکہ موت کبھی واپس نہیں لوٹاتی اور یہ کہ تجھے کیا ہے کہ تو موجودہ چیز پر بڑا خوش ہو رہا ہے حالانکہ موت وہ چیز تمہارے پاس نہیں رہنے دے گی۔‘‘

۲۲. قال محمد بن عليّان رَحِمَهُ اللهُ: الزهادة في الدنيا مفتاح الرغبة في الآخرة.

’’حضرت محمد بن علیان رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: دنیا میں زہد اختیار کرنا آخرت میں رغبت کی کنجی ہے۔‘‘

۲۳. قال مظفر رَحِمَهُ اللهُ: ليس لک من عمرک إلا نفس واحدة، فإن لم تفنها فيما لک، فلا تفنها فيما عليک.

’’شیخ مظفر رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: تجھے تیری عمر صرف ایک ہی بار ملی ہے پس تو اگر اسے اس کام میں صرف نہیں کرتا جس میں تجھے نفع حاصل ہو تو پھر اس کام میں تو خرچ نہ کر جس سے تجھے نقصان ہو۔‘‘

۲٤. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ اللهُ قال: قيل: لمّا حَضَرَتْ الحسنَ بن علي بن أبي طالب الوفاةُ بکی، فقيل له: ما يُبکيک؟ فقال: أقدم علی سيد لم أره.

’’امام قشیری رَحِمَهُ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ جب حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ رو پڑے۔ آپ سے کسی نے پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: میں ایسے آقا کے حضور میں جا رہا ہوں جسے میں نے کبھی دیکھا نہیں ہے۔‘‘

۲۱: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ۱۱۲۔

۲۲: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٤۱۷۔

۲۳: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ۳۹۸۔

۲٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ۳۰٤۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ:

طَاعَةُ اللهِ تَعَالَی

﴿اِطاعتِ الٰہی﴾


لكل جعلنا منكم شرعة ومنهاجا
www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي الطَّاعَةِ وَالتَّجَنُّبِ عَنْ مَعْصِيَّةِ اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ ﷻ کی اِطاعت کرنے اور اُس کی نافرمانی سے بچنے کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. قُلْ اَطِيْعُوا اللهَ وَ الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَo

(آل عمران، ٣: ٣٢)

’’آپ فرما دیں کہ اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو پھر اگر وہ روگردانی کریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتاo‘‘

٢. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًاo

(النساء، ٤: ٦٤)

’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتےo‘‘

٣. مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ ج وَ مَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًاo

(النساء، ٤: ٨٠)

’’جس نے رسول (ﷺ) کا حکم مانا، بیشک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجاo‘‘

٤. قُلْ اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ

مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ○

(النور، ٢٤: ٥٤)

’’فرما دیجئے: تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، پھر اگر تم نے (اطاعت) سے رُوگردانی کی تو (جان لو) رسول (ﷺ) کے ذمہ وہی کچھ ہے جو ان پر لازم کیا گیا اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم کیا گیا ہے، اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے، اور رسول (ﷺ) پر (احکام کو) صریحاً پہنچا دینے کے سوا (کچھ لازم) نہیں ہے○‘‘

٥. وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا○

(الأحزاب، ٣٣: ٣٦)

’’اور نہ کسی مومن مرد کو (یہ) حق حاصل ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرما دیں تو ان کے لئے اپنے (اس) کام میں (کرنے یا نہ کرنے کا) کوئی اختیار ہو، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ یقیناً کھلی گمراہی میں بھٹک گیا○‘‘

٦. وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا○

(الفتح، ٤٨: ١٧)

’’اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے گا وہ اسے بہشتوں میں داخل فرما دے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی، اور جو شخص (اطاعت سے) منہ پھیرے گا وہ اسے دردناک عذاب میں مبتلا کر دے گا○‘‘

٧. وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ○

(الحشر، ٥٩: ٧)

’’اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں سو اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں سو (اُس سے) رُک جایا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو (یعنی رسول ﷺ کی تقسیم و عطا پر کبھی

زبانِ طعن نہ کھولو)، بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہےo‘‘

۸. وَ اَطِيْعُوا اللهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُo (التغابن، ٦٤: ١٢)

’’اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، پھر اگر تم نے رُوگردانی کی تو (یاد رکھو) ہمارے رسول (ﷺ) کے ذمّہ صرف واضح طور پر (احکام کو) پہنچا دینا ہےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ ﷻ کی نافرمانی کی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ،

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأحكام، باب: قول الله تعالى: أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ...، ٦/٢٦١١، الرقم: ٦٧١٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: وجوب طاعة الأمراء معصية وتحريمها في المعصعية، ٣/١٤٦٦، الرقم: ١٨٣٥، والنسائي في السنن، كتاب: البيعة، باب: الترغيب في طاعة الإمام، ٧/١٥٤، الرقم: ٤١٩٣۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: الانتهاء عن المعاصي، ٥/٢٣٧٨، الرقم: ٦١١٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: شفقته ﷺ، ٤/١٧٨٨، الرقم: ٢٢٨٣، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٢٩٤، الرقم: ٧٣١٠، وابن حبان في الصحيح، ١/١٧٦، الرقم: ٣۔

فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ، فَأَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ فَأَدْلَجُوْا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور اس چیز کی مثال جسے دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے، اُس آدمی جیسی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے بچشم خود ایک لشکر جرار دیکھا ہے اور میں واضح طور پر تمہیں اُس سے ڈراتا ہوں، لہٰذا اپنے آپ کو بچا لو، اپنے آپ کو بچا لو، پس ایک گروہ نے میری بات مانی اور کسی محفوظ مقام کی طرف چلے گئے، یوں نجات پا لی اور دوسرے گروہ نے اُسے جھٹلایا تو صبح سویرے وہ لشکر جرار اُن پر ٹوٹ پڑا اور سب کو تہ تیغ کر دیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا: ...... فَالدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کچھ فرشتے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ سوئے ہوئے تھے، تو اُن میں سے ایک نے کہا: یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا: (ان کی) آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: ...... حقیقی گھر جنت ہی ہے اور محمد ﷺ (حق کی طرف) بلانے والے ہیں۔ جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، محمد ﷺ اچھے اور برے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بِسُنَنِ رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٥، الرقم: ٦٨٥٢۔

٤. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِئْسَ الْخَطِيْبُ أَنْتَ، قُلْ: وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عدی بن حاتم ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے خطبہ دیا اور کہا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوگیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کیسے خطیب ہو، یوں کہو: جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ، صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے، ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: التغليظ في ترك الجمعة، ٢/٥٩٤، الرقم: ٨٧٠، والنسائي في السنن، كتاب النكاح، باب: ما يكره من الخطبة، ٦: ٩٠، الرقم: ٣٢٧٩، وفي السنن الكبرى، ٣/٣٢٢، الرقم: ٥٥٣٠، والشافعي في المسند، ١/٦٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٤، الرقم: ٢٩٥٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٥٦۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: القدر، باب: تصريف الله تعالى القلوب كيف شاء، ٤/٢٠٤٥، الرقم: ٢٦٥٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٣٧، الرقم: ٣٤٨۔

٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنهما قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ: اَللّٰهُمَّ، اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنهما سے روایت ہے کہ بہت کم ایسا ہوتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام کے لیے یہ دعا مانگے بغیر مجلس سے اٹھتے: ’’اَللّٰهُمَّ، اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ‘‘ (یااللہ! ہم پر اپنا خوف غالب کر دے جو ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما اس (اطاعت) کے ذریعے ہمیں جنت میں داخل کر)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٨٠، ٥/٥٢٨، الرقم: ٣٥٠٢، وابن المبارك في الزهد، ١/١٤٤، الرقم: ٤٣١، وابن حبان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٤/٢٠٠، الرقم: ٦١٦۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الكفاف والصبر عليه، ٤/٥٧٥، الرقم: ٢٣٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٢، الرقم: ٢٢٢٢١، والحميدي في المسند، ٢/٤٠٤، الرقم: ٩٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢١٣، الرقم: ٧٨٦٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٩٣، الرقم: ١٠٣٥٧، وابن الدرهم في الزهد وصفة الزاهدين، ١/٥٩، الرقم: ١٠٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٧٠، الرقم: ٤٤٥٣، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٧٣، الرقم: ٤٨٥٢۔

نَقَرَ بِيَدِهِ فَقَالَ: عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ قَلَّ تُرَاثُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ رشک دوست وہ مومن ہے جو قلتِ مال (کی وجہ سے) ہلکے بوجھ والا ہو، نماز سے لطف لینے والا، اپنے رب کا بہترین عبادت گزار ہو، خاموشی اور پوشیدگی کے ساتھ اپنے رب کی اطاعت کرتا ہو۔ لوگوں سے مخفی ہو، اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھتی ہوں، اسے حسبِ ضرورت روزی میسر ہو اور اس پر وہ صابر ہو پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو زمین پر مارتے ہوئے فرمایا: اس کی موت قریب آ چکی ہے۔ اس پر رونے والی عورتیں کم ہوں گی اور اس کا ترکہ بھی قلیل ہوگا۔''

اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّکَ ﷻ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی ہجرت سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس چیز کو چھوڑ دو جو اللہ کے نزدیک بری ہے۔'' اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۹. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ﴾ [آل عمران، ۳: ۱۰۲] قَالَ: أَنْ يُطَاعَ فَلَا يُعْصَى وَيُذْكَرُ فَلَا يُنْسَى.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ﴾ کی تفسیر

۸: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: البيعة، باب: هجرة البادي، ۱۴۴/۷، الرقم: ۴۱۶۵، وفي السنن الكبرى، ۴۲۵/۴، الرقم: ۷۷۸۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۹/۲، ۱۹۱، الرقم: ۶۴۸۷، ۶۷۹۲، وابن حبان في الصحيح، ۵۷۹/۱۱، الرقم: ۵۱۷۶۔

۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۰۶/۷، الرقم: ۳۴۵۵۳، وابن المبارك في الزهد، ۸/۱، الرقم: ۲۲، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۷/ ۲۳۸، ۲۳۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۱۳۳/۲، الرقم: ۲۶۷۹۔

میں فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جائے اور اس کی نافرمانی نہ کی جائے اور اسے (ہر گھڑی) یاد کیا جائے اور کبھی بھی بھلایا نہ جائے۔‘‘ اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه في رواية طويلة قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: فَيَكُونُ أَوَّلُ مَا يَسْمَعُوْنَ مِنْهُ أَنْ يَقُوْلَ: أَيْنَ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَطَاعُوْنِي بِالْغَيْبِ وَلَمْ يَرَوْنِي وَصَدَّقُوْا رُسُلِي وَاتَّبَعُوْا امْرِي فَسَلُوْنِي فَهَذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ: رَبِّ، رَضِيْنَا عَنْكَ فَارْضَ عَنَّا قَالَ: فَيَرْجِعُ اللهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِمْ أَنْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، إِنِّي لَوْ لَمْ أَرْضَ عَنْكُمْ لَمَا أَسْكَنْتُكُمْ جَنَّتِي فَسَلُوْنِي فَهَذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ: رَبِّ، وَجْهَكَ أَرِنَا نَنْظُرْ إِلَيْهِ قَالَ: فَكَشَفَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تِلْكَ الْحُجُبَ وَيَتَجَلَّى لَهُمْ شَيْءٌ لَوْ لَا أَنَّهُ قَضَى عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَحْتَرِقُوْا لَاحْتَرَقُوْا مِمَّا غَشِيَهُمْ مِنْ نُوْرِهِ فَيَغْشَاهُمْ مِنْ نُوْرِهِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے روز) لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سب سے پہلی بات سنیں گے، وہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے مجھے دیکھے بغیر میری اطاعت کی اور میرے رسولوں کی تصدیق کی اور میرا حکم مانا؟ تم مجھ سے مانگو یہ یوم المزید (یعنی میرے لطف و کرم کی بے بہا بارشوں کا دن) ہے وہ تمام لوگ ایک بات پر اتفاق کریں گے کہ اے رب! ہم تجھ سے خوش ہیں، تو ہم سے خوش ہو جا۔ اللہ تعالیٰ ان سے دوبارہ فرمائے گا: اے جنتیو! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو میں تمہیں جنت میں نہ ٹھہراتا۔ تم مجھ سے مانگو یہ یوم المزید ہے۔ وہ بیک آواز کہیں گے اے رب! ہمیں اپنا چہرہ انور دکھا، ہم تیرا دیدار کرلیں۔ اللہ تعالیٰ وہ پردے اٹھادے گا اور ان کے سامنے ایک چیز جلوہ افروز ہوگی اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ فیصلہ نہ کیا ہوتا کہ وہ جلیں گے نہیں تو وہ اس کے نور کی وجہ سے جل بھی جاتے، اس کے بعد اس کا نور ان پر سایہ فگن ہو جائے گا......‘‘

اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

۱۰: أخرجه البزار في المسند، ۷/۲۸۸، الرقم: ۲۸۸۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۳۱۱، الرقم: ۵۷۴۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۴۲۲۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. كتب أبو الدرداء ﷺ إلى سلمة بن مخلد ﷺ: فإن العبد إذا عمل بطاعة الله أحبه الله وإذا أحبه الله حببه إلى خلقه وإذا عمل بمعصية الله أبغضه الله فإذا أبغضه بغضه إلى خلقه.

''حضرت ابو درداء ﷺ نے حضرت سلمہ بن مخلد ﷺ کی طرف لکھا: پس جب بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجا لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے، اور جب اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے، تو اسے اپنی مخلوق کے ہاں بھی محبوب بنا دیتا ہے، اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے اور جب اسے ناپسند کرتا ہے تو اسے مخلوق کے ہاں بھی ناپسند بنا دیتا ہے۔''

٢. قال سعيد بن جبير رَحِمَهُ الله: الخشية أن تخشى الله حتى تحول خشيته بينک وبين معصيته، فتلک الخشية، والذكر طاعة الله، ومن أطاع الله فقد ذكره، ومن لم يطع الله فليس بذاكر وإن أكثر التسبيح وتلاوة الكتاب.

''حضرت سعید بن جبیر رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: خشیت یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرے یہاں تک کہ اس سے خشیت تمہارے اور تمہاری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے اور ذکر اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے یقیناً وہ اس کا ذکر کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار نہیں تو وہ ذاکر بھی نہیں اگرچہ وہ تسبیح اور تلاوت کلامِ پاک کی کثرت ہی کیوں نہ کر لے۔''

٣. قَالَ الشَّعْبِيُّ رحمه الله: يَطَّلِعُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهُمْ: مَا أَدْخَلَكُمُ النَّارَ؟ وَإِنَّمَا أَدْخَلَنَا اللهُ تَعَالَى الْجَنَّةَ بِفَضْلِ تَأْدِيْبِكُمْ

١: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٩٧۔

٢: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ٤٦٢، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ٣/٧٨۔

٣: أخرجه ابن المبارك في الزهد، ١/٢١، الرقم: ٦٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٩٩، الرقم: ١٨٥٠، والسيوطي في الدر المنثور، ١/١٥٧، وابن السري في الزهد، ٢/٤٣٩۔

وَتَعْلِيْمِكُمْ، فَقَالُوا: إِنَّا كُنَّا نَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَلَا نَفْعَلُهُ.

’’امام شعبی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اہلِ جنت میں سے کچھ لوگ اہل دوزخ پر مطلع ہو کر انہیں کہیں گے: تمہیں کس چیز نے آگ میں داخل کیا؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جنت میں تمہارا ہمیں ادب وعلم سکھانے کی وجہ سے داخل کیا ہے! تو انہوں نے کہا: بے شک ہم بھلائی کا حکم دیتے تھے لیکن خود اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے تھے۔‘‘

٤. قال ذو النون المصري رَحِمَهُ الله: قال الله تعالى: مَنْ كان لي مُطِيعاً كنتُ له وَلِيّاً، فلْيثِق بي، ولْيحكُمْ عليّ. فوَعزتي، لوْ سأَلني زوالَ الدنيا لأَزلْتُها له.

’’حضرت ذو النون مصری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جو میرا اطاعت گزار بندہ بن جاتا ہے، میں اس کا دوست بن جاتا ہوں، پس پھر وہ مجھ پر اعتماد کرے اور میرا ہی حکم مانے۔ میری عزت کی قسم! اگر وہ میرا بندہ مجھ سے دنیا کے زوال کا بھی سوال کرے تو میں اس کی خاطر اسے زائل کر دوں۔‘‘

٥. قال ذو النون المصري رَحِمَهُ الله: العبودية: أن تَكُوْنَ عبدَه فِي كلِّ حالٍ، كما أنه ربّک فِي كلِّ حال.

’’حضرت ذوالنون مصری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: عبودیت یہ ہے کہ تو ہر حال میں اس کا بندہ بنا رہے جس طرح کہ وہ ہر حال میں تمہارا رب ہے۔‘‘

٦. قال معروف الكَرْخِيُّ رَحِمَهُ الله: علامةُ مَقْتِ اللهِ العبدَ أن تَراهُ مشتغِلاً بما لا يعنيه، من أَمْرِ نفْسِه.

’’حضرت معروف کرخی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ کی بندے پر ناراضگی کی علامت یہ ہے کہ بندے کو مفید کام چھوڑ کر غیر مفید کاموں میں مشغول پاؤ گے۔‘‘

٤: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ١٨۔

٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٩٨۔

٦: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٨٩۔

٧. قال معروف الكَرْخِيّ رَحِمَهُ الله: قلوبُ الطاهرين تُشرَحُ بالتَّقوى، وتُزهِرُ بالبِرِّ، وقلوب الفُجَّارِ تُظْلِم بالفجور، وتَعمى بسوء النية.

’’حضرت معروف کرخی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: پاک باز لوگوں کے دل تقویٰ سے کشادہ ہو چکے ہوتے ہیں اور نیکی سے جگمگا رہے ہوتے ہیں اور گناہگاروں کے دل گناہوں کی وجہ سے سیاہ ہو چکے ہوتے ہیں اور غلط نیت کی وجہ سے اندھے ہو چکے ہوتے ہیں۔‘‘

٨. قال الأستاذ أبو علي الدقاق رَحِمَهُ الله: كما أنّ الربوبيةَ نعتٌ للحقِّ سبحانه لا يزول، فالعبودية صفة للعبد لا تُفَارِقُه ما دام.

’’حضرت ابو علی دقاق رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس طرح ربوبیت اللہ کی ایک ایسی صفت ہے جو اس سے کبھی جدا نہیں ہوتی ہے۔ اسی طرح عبودیت بندے کی ایسی صفت ہے جو اس سے کبھی جدا نہیں ہو سکتی۔‘‘

٩. قال النصر آباذي رَحِمَهُ الله: العبودية إسقاط رؤية التعبد في مشاهدة المعبود.

’’حضرت نصر آباذی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: عبودیت یہ ہے کہ معبود کا مشاہدہ کرتے ہوئے تو اپنی عبادت گزاری کی طرف نہ دیکھے۔‘‘

١٠. قال بشر الحافي رَحِمَهُ الله: إن لم تُطِعْ فلا تَعْصِ.

’’حضرت بشر حافی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اگر تو اطاعت نہیں کرسکتا تو نافرمانی بھی نہ کر۔‘‘

١١. قال شقيقٌ رَحِمَهُ الله: جَعَل اللهُ أهلَ طاعتِه أحياءً في مماتِهم، وأهلَ المعاصِي

٧: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٩٠۔

٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٠٠۔

٩: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٠٠۔

١٠: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفيه: ٤٥۔

١١: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٦٦۔

أمواتاً في حياتِهم.

''حضرت شقیق بلخی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کرنے والوں کو مرنے کے بعد بھی زندہ رکھا ہوا ہے اور گنہگاروں کو ان کی زندگی میں ہی مردہ بنا دیا ہے۔''

١٢. قال حاتم الأصم رَحِمَهُ الله: أصلُ الطاعةِ ثلاثةُ أشياءَ: الخوفُ، والرجاءُ، والحبُّ. وأصلُ المعصيةِ ثلاثةُ أشياءَ: الكِبْرُ، والحِرْصُ، والحسدُ.

''حضرت حاتم اصم رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اطاعت کی بنیاد تین چیزوں پر ہے: خوف، امید اور محبت۔ اور گناہ کی بنیاد بھی تین چیزوں پر ہے: غرور، لالچ اور حسد۔''

١٣. قال حاتم الأصم رَحِمَهُ الله: المنافِقُ ما أخذَ من الدنيا يأخذُ بالحرْص، وَيمنَع بالشَّكِّ، ويُنفِق بالرِّياء. والمؤمِنُ يأخذُ بالخوفِ، ويُمسِك بالسُّنة، ويُنفِق لله خالصاً في الطاعةِ.

''حضرت حاتم اصم رَحِمَهُ الله نے فرمایا: منافق دنیا سے جو چیز حاصل کرتا ہے وہ حرص کے ساتھ لیتا ہے (یعنی اس کا لالچ پھر بھی باقی رہتا ہے) اور شک کی بنیاد پر اسے اپنے پاس روکے رکھتا ہے اور جب خرچ کرتا ہے تو دکھلاوے کے طور پر۔ اور مومن دنیا سے ڈر ڈر کے کوئی چیز لیتا ہے اور سنت کے مطابق اپنے پاس رکھتا ہے اور خالصتاً اللہ کے لئے اور اس کی اطاعت میں خرچ کرتا ہے۔''

١٤. قال طلق بن حبيب رَحِمَهُ الله: التقوى عمل بطاعة الله.

''حضرت طلق بن حبیب رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اِطاعت خداوندی کے مطابق عمل کرنے کا نام تقویٰ ہے۔''

١٥. قال يحيى بن مُعاذ رَحِمَهُ الله: محبوبُ اليومِ يُعقِبُ المكروهَ غداً،

١٢: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٩٥۔

١٣: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٩٥۔

١٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٠٦۔

١٥: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١١٣۔

ومكروهُ اليومِ يُعْقِبُ المحبوبَ غداً.

’حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: آج کی اچھائی کل کی بُرائی کو پس پشت ڈال دے گی اور آج کی بُرائی کل کی اچھائی کو پس پشت ڈال دے گی۔‘‘

١٦. قالَ أبو حفصٍ رَحِمَهُ الله: الفقيرُ الصَّادقُ الذي يكونُ في كلِّ وقتٍ بِحُكْمِه، فإذا وَرَدَ عليه وارِدٌ يَشْغَلُه عن حُكْمِ وَقْتِه، يستوحشُ منه ويَنْفِيه.

’’حضرت ابوحفص رَحِمَهُ الله نے فرمایا: سچا فقیر وہ ہوتا ہے جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے اَحکام کا پابند ہوتا ہے پس جب کبھی اس پر کوئی ایسی چیز وارد ہوتی ہے جو اس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل سے دور کرے تو وہ وحشت زدہ ہو جاتا ہے اور اس چیز کو اپنے سے دور کر دیتا ہے۔‘‘

١٧. سئل ابن عليّان رَحِمَهُ الله: ما علامة رضا الله عن العبد؟ فقال: نشاطه في الطاعات، وتثاقله عن المعاصي.

’’ابن علیان رَحِمَهُ الله سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے سے رضامندی کی کیا علامت ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نیک اعمال کرنے میں راحت و خوشی ملے اور گناہوں سے طبیعت بوجھل ہوجائے۔‘‘

١٦: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١١٧۔

١٧: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٤١٨۔

فَصْلٌ فِي الشُّكْرِ لِلّٰهِ تَعَالَی

﴿اللہ ﷻ کے حضور شکر بجالانے کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِO (البقرة، ٢: ١٥٢)

’’سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کروo‘‘

٢. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰـكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَO (البقرة، ٢: ١٧٢)

’’اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم صرف اسی کی بندگی بجا لاتے ہوo‘‘

٣. مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًاO (النساء، ٤: ١٤٧)

’’اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لے آؤ، اور اللہ (ہر حق کا) قدر شناس ہے (ہر عمل کا) خوب جاننے والا ہےo‘‘

٤. وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌO (إبراهيم، ١٤: ٧)

’’اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے آگاہ فرمایا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تم پر (نعمتوں میں) ضرور اضافہ کروں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب یقیناً سخت ہےo‘‘

٥. هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۗ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌO (النمل، ٢٧: ٤٠)

’’یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکرگزاری کرتا ہوں یا ناشکری، اور جس نے (اللہ کا) شکر ادا کیا سو وہ محض اپنی ہی ذات کے فائدہ کے لئے شکر مندی کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو بیشک میرا رب بے نیاز، کرم فرمانے والا ہےo‘‘

٦. وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ط وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌo (لقمان، ٣١: ١٢)

’’اور بیشک ہم نے لقمان کو حکمت و دانائی عطا کی، (اور اس سے فرمایا) کہ اللہ کا شکر ادا کرو اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو بیشک اللہ بے نیاز ہے (خود ہی) سزاوارِ حمد ہےo‘‘

٧. اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ قف وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ج وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ. (الزمر، ٣٩: ٧)

’’اگر تم کفر کرو تو بیشک اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر (و ناشکری) پسند نہیں کرتا، اور اگر تم شکرگزاری کرو (تو) اسے تمہارے لئے پسند فرماتا ہے۔‘‘

٨. بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَo (الزمر، ٣٩: ٦٦)

’’بلکہ تو اللہ کی عبادت کر اور شکر گزاروں میں سے ہو جاo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: قوله ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر، ٤/١٨٣٠، الرقم: ٤٥٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: إكثار الأعمال والاجتهاد في العبادة، ٤/٢١٧٢، والترمذي عن المغيرة بن شعبة في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في الاجتهاد في الصلاة، ٢/٢٦٨، الرقم: ٤١٢۔

قَدَمَاهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَـلَا أُحِبُّ أَنْ أَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت اس قدر قیام فرمایا کرتے کہ دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں شکرگزار بندہ بنوں؟۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ لَيَرْضَی عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْکُلَ الْأَکْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات سے (بھی) راضی ہوتا ہے کہ بندہ کھانا کھا کر اس کا شکر ادا کرے یا پانی پی کر اس کا شکر ادا کرے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ کُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاکَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَکَرَ فَکَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَکَانَ خَيْرًا لَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ.

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: استحباب حمد الله تعالی بعد الأکل والشرب، ٤/٢٠٩٥، الرقم: ٢٧٣٤، والترمذي في السنن، کتاب: الأطعمة، باب: ما جاء في الحمد علی الطعام إذا فرغ منه، ٤/٢٦٥، الرقم: ١٨١٦۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الزهد والرقائق، باب: المؤمن أمره کله خير، ٤/٢٢٩٥، الرقم: ٢٩٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٥، الرقم: ٢٣٩٦٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٤٠، الرقم: ٥١٤٩۔

’’حضرت صہیب ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کی (اس) شان پر خوشی کرنی چاہیے کہ اس کے ہر حال میں خیر ہے اور یہ مقام اس کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں، اگر وہ نعمتوں کے ملنے پر شکر کرے تو اس کو اجر ملتا ہے اور اگر وہ مصیبت آنے پر صبر کرے تب بھی اس کو اجر ملتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کھانے پر شکر کرنے والا درجہ میں صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷛ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ لَمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا، مَنْ نَظَرَ فِي دِيْنِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ، وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ٤٣، ٤/٦٥٣، الرقم: ٢٤٨٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: فيمن قال الطاعم الشاكر كالصائم الصابر، ١/٥٦١، الرقم: ١٧٦٤، وأبو يعلى في المسند، ١١/٤٥٩، الرقم: ٦٥٨٢.

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ٥٨، ٤/٦٦٥، الرقم: ٢٥١٢، والنسائي في عمل اليوم والليل: ٢٦٩، الرقم: ٣٠٩، والطبراني في مسند الشاميين، ١/٢٩٠، الرقم: ٥٠٥، وابن المبارك في الزهد، ١/٥٠، الرقم: ١٨٠، وابن أبي الدنيا في الشكر: ٦٩، الرقم: ٢٠٤، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٣٢٣، الرقم: ٦١٢٥.

نَظَرَ فِي دِيْنِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ، وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ، فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو باتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر لکھتا ہے اور جس میں یہ دونوں خصلتیں نہ ہوں اسے اللہ تعالیٰ صابر و شاکر نہیں لکھے گا (وہ دو خصلتیں یہ ہیں:) جو شخص دینی معاملات میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس کی پیروی کرے اور دنیاوی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کرے کہ اسے اس پر فضیلت دی، اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو صابر و شاکر لکھتا ہے۔ اور جو آدمی دینی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف اور دنیاوی امور میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملا، اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر نہیں لکھتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللهَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا گویا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة، باب: ما جاء في الشكر لمن أحسن إليك، ٤/٣٣٩، الرقم: ١٩٥٤، وأبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في شكر المعروف، ٤/٢٥٥، الرقم: ٤٨١١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٥، ٣٠٢، ٣٨٨، ٤٦١، الرقم: ٧٩٢٦، ٨٠٠٦، ٩٠٢٢، ٩٩٤٥، والبزار في المسند، ٨/٢٢٦، الرقم: ٣٦٨٢۔

٧: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في شكر المعروف، ٤/٢٥٥، الرقم: ٤٨١٣، وابن حبان في صحيح، ٨/٢٠٣، الرقم: ٣٤١٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/١٨٢، الرقم: ١١٨١٠، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٤٧، الرقم: ١١٤٧۔

بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ، فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ، وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ.
رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو کوئی چیز دی جائے تو اگر اس میں طاقت ہو تو اس کا بدلہ دے اور اگر استطاعت نہ ہو تو اس (چیز دینے والے) کی تعریف کرے۔ پس جس نے اس کی تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے اسے (اس کی عطا کو) چھپایا اس نے ناشکری کی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرُ سُرُوْرٍ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جب کوئی مسرت افزا خبر یا خوشخبری آتی تو آپ ﷺ اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنے کی غرض سے سجدہ ریز ہو جاتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَأَقِلَّ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! تقویٰ

۸: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في سجود الشكر، ۳/۸۹، الرقم: ۲۷۷٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الصلاة والسجدة عند الشكر، ۱/٤٤٦، الرقم: ۱۳۹٤، والحاكم في المستدرك، ۱/٤٤۱، الرقم: ۱۰۲٥۔

۹: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الورع والتقوى، ۲/۱٤۱۰، الرقم: ٤۲۱۷، والطبراني في مسند الشاميين، ۱/۲۱٥، الرقم: ۳۸٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٥۳، الرقم: ٥۷٥۰، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/۳٤۲، الرقم: ۸۳۷۹۔

و ورع اختیار کرو تو لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے، قناعت اختیار کرو تو سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے، جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ لوگوں کے لئے پسند کرو تو مومن بن جاؤ گے، اپنے ہمسایہ سے نیکی کرو تو مسلم بن جاؤ گے اور کم ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنِ ابْنِ أَعْبَدَ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الطَّعَامِ؟ قُلْتُ: وَمَا حَقُّهُ؟ قَالَ: تَقُوْلُ بِسْمِ اللهِ، اَللَّهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ قَالَ: وَتَدْرِي مَا شُکْرُهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا شُکْرُهُ؟ قَالَ: تَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابن اعبد بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا جانتے ہو کہ کھانے کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: کھانے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے بسم اللہ پڑھو، پھر ’’اَللَّهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا‘‘ (اے اللہ! جو رزق تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس میں برکت ڈال) کہو۔ پھر فرمایا: اور کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شکر سے کیا مراد ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: (حضور آپ ہی بتا دیں کہ) اللہ تعالیٰ کے شکر سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ کہہ: ’’اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا‘‘ (تمام تعریفیں اس رب کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا)۔‘‘ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال داود عليه السلام: إلهي، كيف أشكرك، وشكري لک نعمة من

١٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/١٣٩، الرقم: ٢٤٥٠٩، و ٦/٧٢، الرقم: ٢٩٥٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٥٣، الرقم: ١٣١٢، وفي فضائل الصحابة، ٢/٧٠٥، الرقم: ١٢٠٧، وأبونعيم في حلية الأولياء، ١/٧٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/١٢٣، الرقم: ٦٠٤٠۔

١: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٧٥۔

عندك؟ فأوحى الله إليه: الآن قد شكرتني.

”حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے باری تعالیٰ! میں تمہارا کیسے شکر ادا کروں؟ جبکہ میرا شکر ادا کرنا بھی تمہاری ایک عنایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ اب تو نے میرا شکر ادا کیا ہے۔“

۲. التزم الحسن بن عليّ رضی اللہ عنہ الركن وقال: إلهي، أنعمت عليّ فلم تجدني شاكراً، وابتليتني فلم تجدني صابراً، فلا أنت سلبت النعمة بترك الشكر ولا أدمت الشدة بترك الصبر، إلهي، ما يكون من الكريم إلا الكرم.

”امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کے رکن سے چمٹ کر کہا: اے اللہ! تو نے مجھ پر انعام کیا مگر تو نے مجھے شاکر نہ پایا، تو نے مجھے (آزمائش میں) مبتلا کیا مگر مجھے صابر نہ پایا۔ میرے شکر ادا نہ کرنے کے باوجود تو نے مجھ سے اپنی عنایات کو روک نہیں لیا اور نہ ہی میری بے صبری کی وجہ سے تو نے مصیبت کو دائم رکھا۔ یا الٰہی! ایک کریم سے کرم کے سوا کیا ظاہر ہوگا۔“

۳. قال مجاهد رَحِمَهُ الله في قول الله تعالى: ﴿اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا٥﴾ [الإسراء، ١٧:٣]: لم يأكل شيئا قط إلا حمد الله تعالى، ولم يشرب شيئا قط إلا حمد الله تعالى، ولم يمش ممشى قط إلا حمد الله تعالى، ولم يبطش بشيء قط إلا حمد الله تعالى، فأثنى الله تعالى عليه: ﴿اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا٥﴾.

”حضرت مجاہد رَحِمَهُ الله اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿بے شک نوح (علیہ السلام) بڑے شکر گزار بندے تھے٥﴾ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ (حضرت نوح علیہ السلام) جب کوئی چیز کھاتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے، جب کوئی چیز پیتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے، جب چلتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے، جب کوئی چیز پکڑتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف میں فرمایا: ﴿بے شک

۲: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٧٦۔

۳: أخرجه ابن المبارك في كتاب الزهد: ٢٨٠، وابن أبي الدنيا في الشكر: ٧٠، الرقم: ٢٠٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٢/٢٧٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/١١٣، الرقم: ٤٤٧٢۔

نوح (علیہ السلام) بڑے شکر گزار بندے تھےo﴾۔‘‘

٤. قال الجنيد رَحِمَهُ الله: الشكر أن لا ترى نفسك أهلًا للنعمة.

’’حضرت جنید بغدادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: حقیقت میں شکر یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو نعمت کا اہل نہ پائے۔‘‘

٥. قال الشبلي رَحِمَهُ الله: الشكر رؤية المنعم لا رؤية النعمة.

’’حضرت شبلی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: احسان کرنے والے کو نگاہ میں رکھنا شکر ہے، نہ کہ احسان کو نگاہوں میں رکھنا۔‘‘

٦. قال الفضيل بن عياض رَحِمَهُ الله: إن من شكرِ النعمة أن نُحَدِّثَ بها.

’’حضرت فضیل بن عیاض رَحِمَهُ الله نے فرمایا: نعمت کا چرچا کرنا بھی ایک طرح سے نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔‘‘

٧. قال أبو عثمان رَحِمَهُ الله: الشكر معرفة العجز عن الشكر.

’’حضرت ابو عثمان رَحِمَهُ الله نے فرمایا: حقیقتِ شکر، اس امر کا جان جانا ہے کہ میں کما حقہ شکر ادا نہیں کر سکتا۔‘‘

٨. قال أبو عثمان رَحِمَهُ الله: شكرُ العامة على المطعم والملبس، وشكر الخواص على ما يرد على قلوبهم من المعاني.

’’حضرت ابو عثمان رَحِمَهُ الله نے فرمایا: عوام کا شکر تو کھانے اور لباس پر ہوتا ہے، مگر خواص تو (اس کے علاوہ) ان واردات پر شکر ادا کرتے ہیں جو ان کے دلوں پر وارد ہوتی ہیں۔‘‘

٤: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/١٨١۔

٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٧٥، وابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/١٨١۔

٦: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ١٣۔

٧: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/١٨١۔

٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٧٥۔

۹. قال الحارثُ رَحِمَهُ الله: من لم يشكُرِ اللهَ على النِعمةِ، فقد استدْعَى زوالَها.

''حضرت حارث محاسبی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جوشخص کسی نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا تو وہ اس نعمت کے زوال کو دعوت دے رہا ہوتا ہے۔''

۱۰. قال أبو علي الروذباري رَحِمَهُ الله: لا رضى لمن لا يصبر، ولا كمال لمن لا يشكر.

''ابوعلی روذباری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اس کو رضا نصیب نہیں ہوتی جو صبر نہیں کرتا اور اس کو کمال حاصل نہیں ہوتا جو شکر نہیں کرتا۔''

۱۱. تذاكروا عِندَ يحيى بن مُعَاذٍ في الفقرِ والغِنَى، فقال: لا يُوْزَنُ غداً لا الفقرُ ولا الغِنَى، وإنما يُوْزَنُ الصَّبْرُ وَالشُّكْرُ، فيقال: يشكر ويصبر.

''حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله کی موجودگی میں فقر اور غنی کا ذکر چھڑا تو فرمایا: قیامت کے دن نہ تو فقر کا وزن ہوگا اور نہ ہی غناء کا، وہاں صرف صبر وشکر کا وزن ہوگا اور کہا جائے گا کہ اس شخص نے شکر اور صبر کیا۔''

۱۲. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: مر أحد الأنبياء عليه السلام بحجر صغير يخرج منه الماء الكثير، فتعجب منه، فانطقه الله تعالى، فقال الحجر: منذ سمعت الله تعالى يقول: ﴿فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ [البقره، ۲: ۲٤] وأنا أبكي من خوف الله سبحانه وتعالى. قال: فدعا ذلک النبي أن يجير الله

۹: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٦٠۔

۱۰: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ۳٥٧۔

۱۱: أخرجه القشيري في الرسالة: ۲٧٧۔

۱۲: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٧٧۔

ذلک الحجر. فأوحی اللہ تعالی إلیه: إني أجرته من النار، فمرّ ذلک النبي، فلما عاد وجد الماء یتفجر منه مثل ذلک، فعجب، فانطق اللہ ذلک الحجر فسأله: لِمَ تبکي، وقد غفر اللہ لک؟ فقال: ذلک کان بکاء الحزن والخوف، وهذا بکاءُ الشکر والسرور.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ ایک نبی، ایک چھوٹے سے پتھر کے پاس سے گزرے، جس سے پانی کثرت سے نکل رہا تھا۔ نبی کو اس پر تعجب ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے پتھر کی ان سے گفتگو کرا دی۔ پتھر نے کہا: جب سے میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے: ﴿فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ ’’اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔‘‘ میں ڈر کے مارے رو رہا ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ اس نبی نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اس پتھر کو دوزخ سے پناہ دے۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی نبی کو خبر دی کہ ہم نے اسے پناہ دے دی۔ یہ سن کر نبی وہاں سے روانہ ہو گئے۔ (کچھ عرصہ کے بعد) واپس آئے تو دیکھا کہ اس پتھر سے پانی بدستور پھوٹ رہا ہے۔ انہیں پھر تعجب ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر پتھر کو گویائی دے دی۔ نبی نے پوچھا: اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے معاف کر دیا ہے، تو کیوں رو رہا ہے؟ پتھر نے جواب دیا: وہ رونا غم اور خوف کا تھا اور یہ رونا شکر اور سرور کا ہے۔‘‘

١٣. عن الإمام القشیري رَحِمَهُ الله قال: قیل: شکر العینین: أن تستر عیباً تراه بصاحبک، وشکر الأذنین: أن تستر عیباً تسمعه عنه.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ تو لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالے اور کان کا شکر یہ ہے کہ جو عیب کی بات سنے اس پر پردہ ڈالے۔‘‘

١٤. عن الإمام القشیري رَحِمَهُ الله قال: قیل: إذا قصرت یدک عن المکأفة فلیطل لسانک بالشکر.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ جب تو جزا دینے سے قاصر ہو تو اپنی زبان

١٣: أخرجه القشیري في الرسالة: ١٧٥۔

١٤: أخرجه القشیري في الرسالة: ١٧٦۔

کے ساتھ شکر گزاری میں کثرت کر۔‘‘

١٥. قال الإمام القشيري رَحِمَهُ الله: يقال الشاكر: الذي يشكر على النفع، والشكور: الذي يشكر على المنع.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ شاکر وہ ہے جو کسی عطیہ پر شکر کرے اور شکور (بہت زیادہ شکر گزار)، وہ ہے جو نہ ملنے پر بھی شکر کرے۔‘‘



١٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٧٥۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّبْرِ لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى الْبَلَاءِ

﴿آزمائش پر اللہ ﷻ کی خاطر صبر کرنے کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَo

(البقرة، ٢: ١٥٣)

”اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے (مجھ سے) مدد چاہا کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ (ہوتا) ہےo“

٢. وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ط وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَo (البقرة، ٢: ١٥٥)

”اور ہم ضرور بالضرور تمہیں آزمائیں گے کچھ خوف اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے، اور (اے حبیب!) آپ (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیںo“

٣. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَo (آل عمران، ٣: ٢٠٠)

”اے ایمان والو! صبر کرو اور ثابت قدمی میں (دشمن سے بھی) زیادہ محنت کرو اور (جہاد و مجاہدہ کے لیے) خوب مستعد رہو، اور (ہمیشہ) اللہ کا تقویٰ قائم رکھو تاکہ تم کامیاب ہوسکوo“

٤. وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِo

(الرعد، ١٣: ٢٢)

”اور جو لوگ اپنے رب کی رضا جوئی کے لیے صبر کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو رزق

ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ (دونوں طرح) خرچ کرتے ہیں اور نیکی کے ذریعہ برائی کو دور کرتے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت کا (حسین) گھر ہےo‘‘

٥. الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَ مِمَّا رَزَقْنٰـهُمْ يُنْفِقُوْنَo (الحج، ۲۲: ۳۵)

’’(یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں اور جو مصیبتیں انہیں پہنچتی ہیں ان پر صبر کرتے ہیں اور نماز قائم رکھنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیںo‘‘

٦. نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَo الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَo

(العنکبوت، ۲۹: ۵۸، ۵۹)

’’(یہ) عملِ (صالح) کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہےo (یہ وہ لوگ ہیں) جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر ہی توکّل کرتے رہےo‘‘

٧. اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍo (الزمر، ۳۹: ۱۰)

’’بلاشبہ صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بے حساب انداز سے پورا کیا جائے گاo‘‘

٨. وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِo (الشوری، ۴۲: ۴۳)

’’اور یقیناً جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے تو بے شک یہ بلند ہمت کاموں میں سے ہےo‘‘

٩. اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِo

(العصر، ۱۰۳: ۳)

’’سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے اور (معاشرے میں) ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور (تبلیغِ حق کے نتیجے میں پیش آمدہ مصائب و آلام میں) باہم صبر کی تاکید کرتے رہےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ، فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَيَقُوْلُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ نے فرمایا کہ گویا اب بھی میں (چشمِ تصور سے) حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ایک نبی کا ذکر فرما رہے ہیں جن کی قوم نے ان کو مارا اور لہو لہان کر دیا تو وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے ہیں اور کہتے ہیں: اے رب! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں (کہ میں کون ہوں)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوْهُ، فَأَعْطَاهُمْ، حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: مَا يَكُوْنُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَمَالِكٌ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ انصار کے کچھ افراد نے رسول

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: كتاب استتابة المرتدّين، باب: إذا عرّض الذّمّي وغيره بسبّ النّبي ﷺ، ٢٥٣٩/٦، الرقم: ٦٥٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة أحد، ١٤١٧/٣، الرقم: ١٧٩٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: الصبر على البلاء، ١٣٣٥/٢، الرقم: ٤٠٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٨٠/١، الرقم: ٣٦١١۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: الاستعفاف عن المسألة، ٢/ ٥٣٤، الرقم: ١٤٠٠، ومالك في الموطأ، ٩٩٧/٢، الرقم: ١٨١٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٩٢/١١، الرقم، ٢٠٠١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٩٣/٣، الرقم: ١١٩٠٨، وأبو يعلى في المسند، ٥٠٥/٢، الرقم: ١٣٥٢۔

اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے انہیں مال عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو آپ ﷺ نے پھر عطا فرما دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس مال ختم ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں تم سے بچا کر اسے جمع نہیں کرتا اور جو سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور جو مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اس کو مستغنی کر دے گا۔ جو صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دے گا اورتم میں سے جس کو مال دیا جاتا ہے وہ صبر سے بہتر اور وسعت والا نہیں ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِيْنِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِيْنِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو باتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں اللہ تعالیٰ اسے شاکر و صابر لکھتا ہے اور جس میں یہ دونوں خصلتیں نہ ہوں اسے اللہ تعالیٰ صابر و شاکر نہیں لکھے گا۔ (وہ دو خصلتیں یہ ہیں:) جو شخص دینی معاملات میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس کی پیروی کرے اور دنیاوی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کرے کہ اسے اس پر فضیلت دی اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو صابر و شاکر لکھتا ہے۔ اور جو آدمی دینی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف اور دنیاوی امور میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملا

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ٥٨، ٤/٦٦٥، الرقم: ٢٥١٢، والنسائي في عمل اليوم والليل: ٢٦٩، الرقم: ٣٠٩، والطبراني في مسند الشاميين، ١/٢٩٠، الرقم: ٥٠٥، وابن المبارك في الزهد، ١/٥٠، الرقم: ١٨٠، وابن أبي الدنيا في الشكر: ٦٩، الرقم: ٢٠٤۔

تو اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر نہیں لکھتا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَـلَاءً؟ قَالَ: اَلْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسْبِ دِيْنِهِ، فَإِنْ كَانَ دِيْنُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَـلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِيْنِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسْبِ دِيْنِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَـلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ الْبَابِ مُخْتَصَرًا، وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وفي رواية أحمد: قَالَ: إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ بَـلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ.

وفي رواية للحاكم: قَالَ: اَلْأَنْبِيَاءُ. قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اَلْعُلَمَاءُ. قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ.

’’حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام کی، پھر درجہ بدرجہ مقربین کی۔ آدمی کی آزمائش اس کے دینی مقام کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر دین میں مضبوط ہو تو سخت آزمائش ہوتی ہے۔ اگر دین میں کمزور ہو تو حسبِ دین آزمائش کی جاتی ہے۔ بندے کے ساتھ یہ آزمائشیں ہمیشہ رہتی ہیں حتیٰ کہ (مصائب پر صبر کی وجہ سے) وہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام بخاری نے ترجمۃ الباب میں

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المرضى، باب: أشد الناس بلاء الأنبياء ثم الأمثل فالأمثل، ٥/٢١٣٩، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الصبر على البلاء، ٤/٦٠١، الرقم: ٢٣٩٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: الصبر على البلاء، ٢/١٣٣٤، الرقم: ٤٠٢٣، ٤٠٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٦٩، الرقم: ٢٧١٢٤، والحاكم في المستدرك، ١/٩٩، الرقم: ١١٩۔

مختصراً روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اور امام احمد کی ایک روایت میں ہے: ’’لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائے جانے والے انبیاء کرام علیہم السلام ہوتے ہیں پھر جو ان سے قریب ہوتے ہیں پھر جو ان سے قریب ہوتے ہیں پھر جو ان سے قریب ہوتے ہیں۔‘‘

امام حاکم کی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (درج بالا سوال کے جواب میں) فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام، پوچھا گیا ان کے بعد، تو آپ ﷺ نے فرمایا: علماء، عرض کیا گیا کہ پھر کون تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صالحین۔‘‘

۵. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ، قَالَ اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي، فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيَقُوْلُ اللهُ: ابْنُوْا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ حِبَّانَ، قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کی؟ وہ کہتے ہیں: ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا ثمر قبض کیا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہاں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے اس پر کیا کہا؟ وہ عرض کرتے ہیں: اس نے تیری تعریف کی اور إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنا دو اور اس کا نام بَيْتُ الْحَمْد (تعریف والا گھر) رکھو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث

۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: فضل المصيبة إذا احتسب، ۳/۳۴۱، الرقم: ۱۰۲۱، وابن حبان في الصحيح، ۷/۲۱۰، الرقم: ۲۹۴۸، وابن المبارك في الزهد، ۱/۲۷، الرقم: ۱۰۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۵۸، الرقم: ۳۰۶۸، وأيضاً، ۴/۱۷۴، الرقم: ۵۳۰۴، والهيثمي في موارد الضمآن، ۱/۱۸۵، الرقم: ۸۶۲۔

حسن ہے۔

٦. عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ، وَلَكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَلَّا تَكُوْنَ بِمَا فِي يَدَيْکَ أَوْثَقَ مِمَّا فِي يَدِ اللهِ، وَأَنْ تَكُوْنَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ إِذَا أَنْتَ أُصِبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَکَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زہد اور دنیا سے بے رغبتی حلال کو حرام کر دینے اور مال کو ضائع کر دینے کا نام نہیں بلکہ زہد یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے وہ اس سے زیادہ قابل اعتماد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جب تجھے مصیبت پہنچے تو اس کے ثواب (کے حصول) میں زیادہ رغبت رکھے اور یہ تمنا ہو کہ کاش یہ میرے لیے باقی رہتی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے روز جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب دیا جائے گا تو آرام و سکون والے تمنا کریں گے: کاش! دنیا میں ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹے جاتے۔‘‘

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الزهادة في الدنيا، ٤/ ٥٧١، الرقم: ٢٣٤٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب: الزهد في الدنيا، ٢/١٣٧٣، الرقم: ٤١٠٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٥٧، الرقم: ٤١٠٠، والديلمي في الفردوس، ٣/٤٠٣، الرقم: ٥٢٢٨۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ٥٨، ٤/ ٦٠٣، الرقم: ٢٤٠٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٨٦، الرقم: ١٢٨٢٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٧٥، الرقم: ٦٣٤٥، وفي شعب الإيمان، ٧/١٨٠، الرقم: ٩٩٢١، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٤٢، الرقم: ٥٣٥٦۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَنَسٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ، عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَکَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس ﷛ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے (اس کے گناہوں کی) جلد ہی دنیا میں سزا دے دیتا ہے اور اگر کسی بندے سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو گناہ کے سبب اس کا بدلہ روک رکھتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا۔ اسی سند سے حضور نبی اکرم ﷺ سے مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بڑا ثواب بڑی مصیبت کے ساتھ ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے۔ پس جو اس پر راضی ہو اس کے لئے (اللہ تعالیٰ کی) رضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضگی ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الصبر على البلاء، ٤/ ٦٠١، الرقم: ٢٣٩٦، وأبو يعلى في المسند، ٧/ ٢٤٧، الرقم: ٤٢٥٤، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٦٥١، الرقم: ٨٧٩٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٢٤٣، الرقم: ٩٤١۔

۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الصبر على البلاء، ٤/ ٦٠٢، الرقم: ٢٣٩٩، وابن حبان في الصحيح، ٧/ ١٨٧، الرقم: ٢٩٢٤، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٣٥٠، الرقم: ٧٨٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/ ١٥٨، الرقم: ٩٨٣٦۔

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن مرد اور عورت کو جان، مال اور اولاد میں مسلسل آزمایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ، فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَوَجَدْتُ حَرَّهُ بَيْنَ يَدَيَّ فَوْقَ اللِّحَافِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَشَدَّهَا عَلَيْكَ. قَالَ: إِنَّا كَذٰلِكَ يُضَعَّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَيُضَعَّفُ لَنَا الْأَجْرُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: اَلْأَنْبِيَاءُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ، إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيُبْتَلَى بِالْفَقْرِ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُهُمْ إِلَّا الْعَبَاءَةَ يُحَوِّيْهَا، وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کو بخار ہو رہا تھا۔ میں نے چادر پر سے آپ ﷺ کے جسم مبارک پر ہاتھ رکھ کر دیکھا تو آپ ﷺ کے بخار کی گرمی مجھے محسوس ہوئی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اتنا تیز بخار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ہم پر مصیبت بھی سخت آتی ہے اور ثواب بھی دوگنا ملتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، کن لوگوں پر زیادہ سخت مصیبت آتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء پر۔ میں نے عرض کیا: پھر کن پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک لوگوں پر اور بعض نیک لوگ ایسی تنگ دستی میں مبتلا کر دیے جاتے ہیں کہ ان کے پاس ایک کمبل کے سوا، جسے وہ اوڑھے ہوئے ہیں، کچھ نہیں ہوتا۔ ان میں سے بعض مصیبت سے اس قدر خوش ہوتے ہیں جتنا تم لوگ مال و دولت ملنے سے ہوتے ہو۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: الصبر على البلاء، ٤/١٤١١، الرقم: ٤٠٢٤، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٦١، الرقم: ٢٩٠١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٣١، الرقم: ٩٠٤٧، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٤٢، الرقم: ٧٨٤٨، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٨٠، الرقم: ٦٩٨۔

١١. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْإِيْمَانِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صبر نصف ایمان ہے۔'' اس حدیث کو امام بیہقی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال عمر رضی الله عنه: وجدنا خير عيشنا بالصبر.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے اپنی بہترین زندگی صبر کے ساتھ پائی ہے۔''

٢. قال علي بن أبي طالب رضی الله عنه: الصبرُ منَ الإيمانِ بمنزلةِ الرأسِ مِنَ الْجَسَدِ.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبر کا ایمان میں وہی مقام ہے جو سر کا بدن میں ہے۔''

٣. قال عليٌّ بن أبي طالب رضی الله عنه: الصبر مطيّة لا تكبو.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبر ایسی سواری ہے جو کبھی ٹھوکر نہیں کھاتی۔''

٤. حبس الشبلي رَحِمَهُ الله وقتاً في المارستان، فدخل عليه جماعة، فقال: من أنتم؟ فقالوا: أحباؤک جاءوک زائرين. فأخذ يرميهم بالأحجار، وهم يهربون. وكان يقول لهم: يا كذابون، لو كنتم أحبائي لصبرتم على بلائي.

١١: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١٢٣/٧، الرقم: ٩٧١٦، وفي الزهد الكبير، ٣٦١/٢، الرقم: ٩٨٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ١٢٦/١، الرقم: ١٥٨، وهبة الله اللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٩٣١/٥، الرقم: ١٦٨٢۔

١: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٧٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥٠/١۔

٢: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٨٣۔

٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٨٥۔

٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٨٦۔

''حضرت شبلی رَحِمَهُ الله کو پاگل خانے میں قید کر دیا گیا، کچھ لوگ ان کی ملاقات کے لئے گئے۔ شبلی نے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم تمہارے دوست ہیں اور تمہاری زیارت کے لئے آئے ہیں۔ اس پر شبلی نے انہیں پتھر مارنے شروع کر دیئے اور وہ لوگ بھاگنے لگے۔ یہ حالت دیکھ کر شبلی نے کہا: ارے جھوٹو! اگر تم میرے دوست ہوتے تو میرے آزمانے پر صبر کرتے۔''

٥. قال الحارث المحاسبي رَحِمَهُ الله: لكلِّ شيءٍ جَوْهَرٌ، وجَوْهَرُ الإنسانِ العقلُ، وجَوْهَر العقل الصَّبْرُ.

'حضرت حارث محاسبی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: ہر شے کا جوہر ہوتا ہے۔ انسان کا جوہر عقل ہے اور عقل کا جوہر صبر ہے۔''

٦. قال الخوَّاص رَحِمَهُ الله: الصبر هو الثبات على أحكام الكتاب والسنة.

''حضرت خواص رَحِمَهُ الله نے فرمایا: کتاب و سنت کے احکام پر ثابت قدم رہنا صبر ہے۔''

٧. سئل السري رَحِمَهُ الله عن الصبر، فأخذ يتكلّم فيه، فدبّت على رجله عقرب، وهي تضربه بإبرتها ضربات كثيرة، وهو ساكن لا يحرّك، فقيل له: لماذا لم تُبعد العقربَ عن رجلك؟ قال: استحييتُ من اللهِ تعالى أن أتكلّم في الصبر، ولم أصبر.

''حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله سے صبر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صبر پر گفتگو فرمانے لگے۔ اسی دوران ایک بچھو ان کی ٹانگ پر چڑھ گیا اور کئی ایک ڈنگ مارے مگر آپ نے قطعاً حرکت نہ کی۔ آپ سے کسی نے کہا کہ آپ نے اسے ہٹا کیوں نہیں دیا؟ فرمایا: مجھے اللہ سے شرم آ گئی کہ میں صبر کے متعلق گفتگو تو کروں مگر خود صبر نہ کروں۔''

٨. قال شقيق البلخي رَحِمَهُ الله: الصَّبرُ والرّضا شكلانِ، إذا تعمَّدتَ في

٥: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٥٩۔

٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٨٤، وابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ١١٨/٢۔

٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٨٧۔

٨: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٦٦۔

العملِ فإنَّ أولَهَ صَبْرٌ، وآخرَهُ رِضا.

''حضرت شقیق بلخی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: صبر اور رضا دو صورتیں ہیں۔ جب تو عمل کرنا شروع کرے تو اس کا آغاز صبر ہے اور اس کا انجام رضا ہے۔''

۹. قال ذو النون رَحِمَهُ الله: الصبر: التباعد عن المخالفات، والسكونُ عند تجرع غصص البلية، وإظهار الغنى مع حلول الفقر بساحات المعيشة.

''حضرت ذو النون رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ کے احکام کی مخالفت سے دور رہنے، مصائب کے گھونٹ پینے پر سکون و اطمینان، اور زندگی کے میدان میں محتاجی کے باوجود اپنے آپ کو مالدار ظاہر کرنے کا نام صبر ہے۔''

۱۰. قال أبو علي الدقاق رَحِمَهُ الله (في باب الصبر): فاز الصابرون بعز الدارين. لأنهم نالوا من الله معيته. فإن الله مع الصابرين.

''حضرت ابو علی الدقاق رحمة الله عليه نے فرمایا: صابرین دونوں جہانوں کی عزت کے ساتھ کامیاب ہوئے، کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل کی۔ پس اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

۱۱. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: الصبر هو المقامُ مع البلاءِ بِحُسْن الصحبة، كالمقامِ مع العافيةِ.

''امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ جس طرح انسان عافیت کے ہوتے ہوئے اپنی حالت پر ثابت قدم رہتا ہے، اسی طرح اچھے آداب کے ساتھ مصیبت پر ثابت قدم رہنا صبر کہلاتا ہے۔''

۱۲. قال عمرو بن عثمان رَحِمَهُ الله: الصبر هو الثبات مع الله ﷻ، وتلقي بلائه

۹: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱۸٤، وابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ۲/۱۱۷۔

۱۰: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ۲/۱۱۸۔

۱۱: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱۸٤۔

۱۲: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱۸٤، وابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ۲/۱۱۸۔

بالرحب والدعة.

''حضرت عمرو بن عثمان رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے احکام پر ثابت قدم رہنا اور اس کی آزمائش کو خندہ پیشانی اور سکون کے ساتھ قبول کرنا صبر ہے۔''

۱۳. قال يحيى رَحِمَهُ الله: عند نُزول البلاءِ، تظهر حقائقُ الصَّبر، وعند مُكاشَفَة المَقْدُور، تظهرُ حقائقُ الرّضا.

''حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: بلاؤں کے نزول سے صبر کی حقیقتیں سامنے آتی ہیں اور تقدیر کے ظاہر ہونے سے رضا کی حقیقتیں سامنے آتی ہیں۔''

۱٤. قال خير النساج رَحِمَهُ الله: الصبر من أخلاق الرجال، والرضا من أخلاق الكرام.

''حضرت خیر النساج رَحِمَهُ الله نے فرمایا: صبر مردوں کے اخلاق میں سے ہے اور رضا کریم لوگوں کے اخلاق میں سے ہے۔''

۱٥. قال أبو حامد البلخي رحمه الله: من صبر على صبر فهو الصابر لا من صبر وشكا.

''حضرت ابو حامد بلخی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس نے صبر پر صبر کیا وہی صابر ہے نہ کہ وہ جس نے صبر کیا اور شکوہ کیا۔''

۱٦. قال الإمام القسطلاني رَحِمَهُ الله: ومن علامات محبته ﷺ التسلي عن المصائب، فإن المحب يجد في هذه المحبة ما ينسيه المصائب، ولا يجد في

۱۳: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ۱۱۳.

۱٤: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ۳۲۲.

۱٥: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۱۲۳.

۱٦: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنّية بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ۲/٤٩٥.

مسها ما يجد غيره.

''امام قسطلانی رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ مصائب پر صبر کرے کیونکہ اس محبت سے محبّ کو ایسی لذت حاصل ہوتی ہے کہ وہ مصائب کو بھلا دیتی ہے اور ان مصائب سے دوسروں کو جو تکلیف پہنچتی ہے وہ اسے نہیں پہنچتی۔''



فَصُلٌ فِي فَضُلِ الُقَنَاعَةِ وَتَرُکِ الطَّمَعِ

﴿قناعت اِختیار کرنے اور لالچ سے بچنے کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الُقُرآنِيَّةُ

١. لِلُفُقَرَآءِ الَّذِيُنَ اُحُصِرُوُا فِيُ سَبِيُلِ اللهِ لَا يَسُتَطِيُعُوُنَ ضَرُبًا فِي الُاَرُضِ يَحُسَبُهُمُ الُجَاهِلُ اَغُنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج تَعُرِفُهُمُ بِسِيُمٰهُمُ ج لَا يَسُئَلُوُنَ النَّاسَ اِلُحَافًا ط وَمَا تُنُفِقُوُا مِنُ خَيُرٍ فَاِنَّ اللهَ بِهٖ عَلِيُمٌo (البقرة، ٢: ٢٧٣)

’’(خیرات) ان فقراء کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں (کسبِ معاش سے) روک دیئے گئے ہیں وہ (امورِ دین میں ہمہ وقت مشغول رہنے کے باعث) زمین میں چل پھر بھی نہیں سکتے ان کے (زُھداً) طمع سے باز رہنے کے باعث نادان (جو ان کے حال سے بے خبر ہے) انہیں مالدار سمجھے ہوئے ہے، تم انہیں ان کی صورت سے پہچان لو گے، وہ لوگوں سے بالکل سوال ہی نہیں کرتے کہ کہیں (مخلوق کے سامنے) گڑگڑانا نہ پڑے، اور تم جو مال بھی خرچ کرو تو بیشک اللہ اسے خوب جانتا ہےo‘‘

٢. وَلَا تَتَمَنَّوُا مَا فَضَّلَ اللهُ بِهٖ بَعُضَكُمُ عَلٰی بَعُضٍ ط لِلرِّجَالِ نَصِيُبٌ مِّمَّا اكُتَسَبُوُا ط وَلِلنِّسَآءِ نَصِيُبٌ مِّمَّا اكُتَسَبُنَ ط وَسُئَلُوا اللهَ مِنُ فَضُلِهٖ ط اِنَّ اللهَ كَانَ بِكُلِّ شَيءٍ عَلِيُمًاo (النساء، ٤: ٣٢)

’’اور تم اس چیز کی تمنا نہ کیا کرو جس میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، مردوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا، اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا، اور اللہ سے اس کا فضل مانگا کرو، بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہےo‘‘

٣. وَلَا تَمُدَّنَّ عَيُنَيُکَ اِلٰی مَا مَتَّعُنَا بِهٖٓ اَزُوَاجًا مِّنُهُمُ زَهُرَةَ الُحَيٰوةِ الدُّنُيَا لِنَفُتِنَهُمُ فِيُهِ ط وَرِزُقُ رَبِّکَ خَيُرٌ وَّاَبُقٰیo (طه، ٢٠: ١٣١)

’’اور آپ دنیوی زندگی میں زیب و آرائش کی ان چیزوں کی طرف حیرت و تعجب کی نگاہ نہ فرمائیں جو ہم نے (کافر دنیا داروں کے) بعض طبقات کو (عارضی) لطف اندوزی کے لئے دے رکھی ہیں تاکہ ہم ان (ہی چیزوں) میں ان کے لئے فتنہ پیدا کر دیں، اور آپ کے رب کی (اخروی) عطا بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہےo‘‘

٤. فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِکَ سَخَّرْنٰـهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَo (الحج، ٢٢: ٣٦)

’’تم خود (بھی) اس میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھے رہنے والوں کو اور سوال کرنے والے (محتاجوں) کو (بھی) کھلاؤ۔ اس طرح ہم نے انہیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم شکر بجا لاؤo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: امارت کثرتِ مال سے نہیں ہوتی بلکہ اصل امارت دل کا غنی ہونا ہے۔‘‘ اسے امام بخاری اور مسلم نے ذکر کیا ہے۔

٢. عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: الغنى غنى النَّفسِ، ٥/٢٣٦٨، الرقم: ٦٠٨١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ليس الغنى عن كثرة العرض، ٢/٧٢٦، الرقم: ١٠٥١، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء أن الغنى غِنَى النَّفْسِ، ٤/٥٨٦، الرقم: ٢٣٧٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: القناعة، ٢/١٣٨٦، الرقم: ٤١٣٧۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: لا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى، ٢/٥١٨، الرقم: ١٣٦١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى وأن اليد العليا هي المنفقة وأن السفلى هي الآخذة، ٢/٧١٧، الرقم: ١٠٣٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٢٦، الرقم: ١٠٦٨٧۔

السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے ہاتھ (یعنی لینے والے) سے بہتر ہے اور (صدقہ کی) ابتداء اپنے اہل وعیال سے کرو اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد استغناء قائم رہے اور جو سوال کرنے سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سوال کرنے سے بچا لیتا ہے اور جو استغناء اختیار کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ غنی کر دیتا ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِي يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ، تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَكِنِ الْمِسْكِيْنُ: الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ، وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے گرد چکر لگاتا رہے، ایک یا دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کا لالچ اسے پھراتا، گھماتا رہے، بلکہ مسکین تو وہ ہے کہ جس کے پاس نہ تو اتنا مال ہو کہ اس کی ضرورت کو پورا کر سکے، نہ وہ مسکین نظر آتا ہو کہ لوگ اسے صدقہ دیں اور نہ وہ کھڑے ہو کر لوگوں سے مانگتا ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: قول الله تعالى: لا يسألون الناس إلحافا، ٥٣٨/٢، الرقم: ١٤٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: المسكين الذي لا يجد غنى، ولا يفطن له فيصدق عليه، ٧١٩/٢، الرقم: ١٠٣٩، والنسائي في السنن، كتاب: الزكاة، باب: تفسير المسكين، ٨٥/٥، الرقم: ٢٥٧٢، ومالك في الموطأ، كتاب: صفة النبي ﷺ، باب: ما جاء في المسكين، ٩٢٣/٢، الرقم: ١٦٤٥.

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: في الكفاف والقناعة، ٧٣٠/٢، الرقم: ١٠٥٤، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الكفاف والصبر عليه، —

أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ کامیاب ہوگیا جو اسلام لایا، اسے حسبِ ضرورت رزق عطا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو کچھ دیا اس پر قناعت عطا فرمائی۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے نیز امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٥. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: طُوْبَی لِمَنْ هُدِيَ إِلَی الْإِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اس کے لیے بشارت ہے جسے اسلام کی ہدایت نصیب ہوئی اور جسے بقدرِ ضرورت روزی نصیب ہو، اور اس نے اس پر قناعت کی۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

.... ٤/٥٧٥، الرقم: ٢٣٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٦٨، الرقم: ٦٥٧٢، ٦٦٠٩، والحاكم في المستدرك، ٤/١٣٧، الرقم: ٧١٤٩۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الكفاف والصبر عليه، ٤/٥٧٦، الرقم: ٢٣٤٩، أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ١٩، رقم: ٢٣٩٤٤، وابن حبان في الصحيح، ٢/٤٨١، رقم: ٧٠٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٠٥، الرقم: ٧٨٦، والحاكم في المستدرك، ١/٩٠، الرقم: ٩٨، وابن المبارك في كتاب الزهد: ١٨٧۔

٦. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللهِ، فَيُوْشِكُ اللهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص پر مفلسی آ گئی اور اس نے اپنی مفلسی (کو دور کرنے کے لئے اس) کو لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اس کی مفلسی دور نہیں ہوگی اور جس شخص نے اپنی مفلسی کو اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا تو اللہ تعالیٰ اسے جلد یا بدیر رزق عطا فرمائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٧. عَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَكَفَّلَ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، وَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ. فَقَالَ ثَوْبَانُ: أَنَا، فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھے اس بات کی

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الهم في الدنيا وحبها، ٥٦٣/٤، الرقم: ٢٣٢٦، وأبو داود في السنن، كتاب: الزكاة، باب: في الاستعفاف، ٦٢٢/٢، الرقم: ١٦٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٠٧/١، الرقم: ٣٨٦٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٣/١٠، الرقم: ٩٧٨٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٩٦/٤، الرقم: ٧٦٥٨۔

٧: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الزكاة، باب: كراهية المسألة، ١٢١/٢، الرقم: ١٦٤٣، والنسائي في السنن نحوه، كتاب: الزكاة، باب: فضل من لا يسئل الناس شيئا، ٩٦/٥، الرقم: ٢٥٩٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٩٨/٢، الرقم: ١٤٣٣، والحاكم في المستدرك، ٥٧١/١، الرقم: ١٥٠٠۔

ضمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود نے اسنادِ جید کے ساتھ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَأَقِلَّ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! تقویٰ و ورع اختیار کرو تو لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے، قناعت اختیار کرو تو سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے، جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ لوگوں کے لئے پسند کرو تو مومن بن جاؤ گے، اپنے ہمسایہ سے نیکی کرو تو مسلم بن جاؤ گے اور کم ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، ...... وَاعْلَمْ أَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الورع والتقوى، ۲/۱٤۱۰، الرقم: ٤۲۱۷، والطبراني في مسند الشاميين، ۱/۲۱۵، الرقم: ۳۸۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۵/۵۳، الرقم: ۵۷۵۰، وفي كتاب الزهد الكبير، ۲/۳۰۹، الرقم: ۸۲۲۔

۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/۳۰٦، الرقم: ٤۲۷۸، والحاكم في المستدرك، ٤/۳٦۰، الرقم: ۷۹۲۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/ ۳٤۸، الرقم: ۱۰۵٤۰، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱/٤۳۵۔

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!...... جان لیجئے کہ مومن کی عظمت تہجد میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے مستغنی رہنے میں ہے۔'' اسے امام طبرانی نے سندِ حسن کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَا أَبَا ذَرٍّ، أَتَرَى كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغِنَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أَفَتَرَى قِلَّةَ الْمَالِ هُوَ الْفَقْرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابو ذر! کیا تم سمجھتے ہو کہ مال و دولت کی فراوانی دولت مندی ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ مال و دولت کا کم ہونا فقیری ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسے ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اصل دولت مندی تو دل کا غنی ہونا ہے اور اصل فقیری دل کی فقیری ہے۔'' اسے امام ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنَى.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَالْمُنْذَرِيُّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قناعت ایک ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔'' اس حدیث کو امام بیہقی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

١٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/٤٦١، الرقم: ٦٨٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٦٣، الرقم: ٧٩٢٩، والطبراني في مسند الشاميين، ٣/ ١٧٤، الرقم: ٢٠٢٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٩٠، الرقم: ١٠٣٤٤۔

١١: أخرجه البيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/٨٨، الرقم: ١٠٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٧٢، الرقم: ٦٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٣٣٥، الرقم: ١٢٣٣۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال الإمام الشافعي رحمه الله: القناعة تورث الراحة.

’’امام شافعی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: قناعت سے راحت ملتی ہے۔‘‘

٢. كان يعجب علي بن أبي طالب رضی الله عنه من اللباس ما قصر، ومن الطعام ما خشن.

’’حضرت علی المرتضیٰ رضی الله عنه کو وہی لباس پسند ہوتا جو کہ بقدر کفایت چھوٹا ہوتا اور وہی کھانا پسند ہوتا جو سادہ ہوتا۔‘‘

٣. قال بشر الحافي رَحِمَهُ الله: القناعة: مَلَکٌ لا يَسْكُنُ إلا في قلبِ مؤمنٍ.

’’حضرت بشر حافی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: قناعت ایک ایسا فرشتہ ہے جو مومن کے دل کے سوا کہیں سکونت اختیار نہیں کرتا۔‘‘

٤. قيل لأبي يزيد البسطامي رَحِمَهُ الله: بماذا وصلتَ إلى ما وصلتَ؟ فقال: جمعتُ أسبابَ الدُّنيا، فربطتُها بحبل القناعة، ووضعتها في منجنيقِ الصدقِ، ورميتُ بها في بحرِ اليأسِ فاسترحتُ.

’’کسی نے ابو یزید رَحِمَهُ الله سے پوچھا کہ آپ اس مقام پر کیونکر پہنچے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے دنیا کے اسباب کو جمع کر کے قناعت کی رسی سے باندھ دیا۔ پھر صدق کی منجنیق میں رکھ کر نا اُمیدی کے سمندر میں پھینک دیا، لہٰذا میں آرام میں رہا۔‘‘

٥. قال الحارث المحاسبي رَحِمَهُ الله: والقانعُ غَنِيٌّ وإن جاعَ، والحريصُ

١: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٧٩۔

٢: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٤۔

٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦٠۔

٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦١۔

٥: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٦٠۔

فقيرٌ و إن مَلَکَ.

''حضرت حارث محاسبی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: قناعت کرنے والا غنی ہوتا ہے اگرچہ بھوکا ہو اور حریص فقیر ہوتا ہے اگرچہ بادشاہ ہو۔''

٦. قال شقيق البلخي رَحِمَهُ الله: إذَا أَرَدْتَ أَنْ تكونَ في راحةٍ، فَكُلْ ما أَصَبْتَ، والبَسْ ما وَجَدْتَ، وارْضَ بما قَضَى اللهُ عَلَيْکَ.

''حضرت شقیق بلخی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: جب تو ارادہ کرے کہ تو راحت میں ہو تو جو ملے اسے کھا لے، جو پائے اسے پہن لے اور اس بات سے خوش رہ جس کا اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے فیصلہ فرما دیا ہے۔''

٧. قالَ أبو تُرَابٍ رَحِمَهُ الله: القناعةُ أَخْذُ القوتِ من اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

''حضرت ابو تراب رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: قناعت کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قوت و طاقت حاصل کرنا ہے۔''

٨. قال مظفر رَحِمَهُ الله: الجوع – إذا ساعدته القناعة – مزرعة الفكرة، وينبوع الحكمة، وحياة الفطنة، ومصباح القلب.

''شیخ مظفر رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: بھوک پر جب قناعت مدد کرے تو ایسی بھوک افکار کی پیدائش کی جگہ، حکمت کا چشمہ، فطانت کی زندگی اور دل کا چراغ ہے۔''

٩. قال الإمام القشيري رَحِمَهُ الله: قيل: اَلْفُقَرَاءُ أَمْوَاتٌ إلا من أحياه الله تعالى بعزِّ القناعة.

''امام قشیری رَحِمَہُ اللہ بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ محتاج لوگ مردے ہیں ماسوائے ان کے جن کو اللہ تعالیٰ قناعت کی عزت سے زندہ رکھے۔''

٦: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٦٦۔
٧: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١٥١۔
٨: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٣٩٧۔
٩: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦٠۔

١٠. قال القشيري رَحِمَهُ الله: قيل: القناعة السكون عند عدم المألوفات.

''امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ جن چیزوں سے انسان کو الفت ہے، ان کے نہ ہونے پر بھی سکون ہونے کا نام قناعت ہے۔''

١١. قال أبو بكر المراغي رَحِمَهُ الله: العاقلُ من دبّر أمر الدنيا بالقناعة والتسويف وأمر الآخرة بالحرص والتعجيل، وأمر الدين بالعلم والاجتهاد.

''حضرت ابو بکر مراغی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: عقلمند وہ شخص ہے جو دنیاوی امور کی تدبیر قناعت اور بے رغبتی سے کرے اور آخرت کے امور کی تدبیر حرص اور جلد بازی سے کرے اور دین کے معاملات کی تدبیر، علم اور کوشش سے کرے۔''

١٢. قال أبو عبد الله بن خفيف رَحِمَهُ الله: القناعة: تركُ التَشَوّفِ إلى المفقودِ، والاستغناءُ بالموجودِ.

''حضرت ابو عبد اللہ بن خفیف رَحِمَهُ الله نے فرمایا: مفقود چیز کی امید کو ترک کرنے اور موجود چیز کے ساتھ استغناء کرنے کا نام قناعت ہے۔''

١٣. قال القشيري رَحِمَهُ الله: يقال: القناعةُ: الاكتفاءُ بالمَوْجُودِ، وزوالُ الطمعِ فيما ليس بحاصل.

''امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ قناعت یہ ہے کہ تجھے جو چیز مل گئی ہے اس پر اکتفاء کرے اور جو چیز حاصل نہیں ہوئی، اس کا لالچ نہ کرے۔''

١٤. قال القشيري رَحِمَهُ الله: قيل: وضعَ الله تعالى خمسةَ أشياءَ في خمسةِ

١٠: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦٠۔

١١: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦٠۔

١٢: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦٠

١٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦٠۔

١٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦١۔

مواضعَ: العزّ في الطاعّة، والذلّ في المعصيةِ، والهيبة في قيامِ اللّيلِ، والحِكُمَة في البطن الخالي، والغِنى في القناعة.

''امام قشیری رَحِمَہُ اللہ بیان کرتے ہیں: کہا جاتا ہے: اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں کو پانچ جگہوں پر رکھا ہے: عزت کو اطاعت میں، ذلت کو معصیت میں، ہیبت کو قیام اللیل میں، حکمت کو خالی پیٹ میں اور مالداری کو قناعت میں۔''

١٥. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: رأى رَجُلٌ حكيماً يأكل ما تساقط من البقل على رأس ماء، فقال: لو خَدَمْتَ السلطانَ لم تحتج إلى أكلِ هذا. فقال الحكيم: وأنت لو قَنَعْتَ بهذا لم تحتج إلى خدمة السلطان.

''امام قشیری رَحِمَہُ اللہ بیان کرتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ ایک شخص نے ایک دانا کو دیکھا کہ جو پانی پر گری ہوئی سبزی کھا رہا تھا۔ اس شخص نے دانا سے کہا: اگر تو (میری طرح) بادشاہ کی نوکری کر لیتا تو تجھے یہ کھانے کی نوبت نہ آتی۔ دانا نے جواب دیا: تو بھی اگر قناعت کر لیتا تو تجھے بادشاہ کی نوکری کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔''

١٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦١۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ:

عِبَادَةُ اللهِ تَعَالٰی

﴿عبادتِ اِلٰہی﴾

۱. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِ

﴿وضو اور اس کی محافظت کا بیان﴾

۲. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْأَذَانِ وَالْمُؤَذِّنِ

﴿اَذان اور مؤذن کی فضیلت﴾

۳. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ

﴿فضیلتِ نماز کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَةِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

﴿فرض نمازوں کی فضیلت اور محافظت کا بیان﴾

٥. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ

﴿باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت﴾

٦. فَضْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَ وَصْلِ الصُّفُوْفِ

﴿پہلی صف میں نماز پڑھنے اور صفیں ملانے کی فضیلت﴾

٧. فَضْلٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمِهَا

﴿نمازِ جمعہ اور یومِ جمعہ کی فضیلت﴾

٨. فَضْلٌ فِي ذَمِّ تَرْكِ الصَّلَاةِ وَالتَّأْخِيْرِ فِيْهَا

﴿نماز چھوڑنے اور اس میں سستی کرنے کی مذمت﴾

٩. فَضْلٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْوِتْرِ

﴿نمازِ وتر کی فضیلت﴾

١٠. فَضْلٌ فِي فَضْلِ صَلَوَاتِ التَّطَوُّعِ

﴿نفلی نمازوں کی فضیلت﴾

(١) فَضْلُ صَلَاةِ التَّهَجُّدِ

﴿نمازِ تہجد کی فضیلت﴾

(٢) فَضْلُ صَلَاةِ الْإِشْرَاقِ

﴿نمازِ اشراق کی فضیلت﴾

(٣) فَضْلُ صَلَاةِ الضُّحٰى

﴿نمازِ چاشت کی فضیلت﴾

(٤) فَضْلُ صَلَاةِ الْأَوَّابِيْنَ

﴿نماز اوّابین کی فضیلت﴾

(٥) فَضْلُ صَلَاةِ تَحِيَّةِ الْوُضُوْءِ

﴿نماز تحیۃ الوضوء کی فضیلت﴾

(٦) فَضْلُ صَلَاةِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ

﴿نماز تحیۃ المسجد کی فضیلت﴾

(٧) فَضْلُ صَلَاةِ التَّسْبِيْحِ

﴿نماز تسبیح کی فضیلت﴾

(٨) فَضْلُ صَلَاةِ الِاسْتِخَارَةِ

﴿نماز اِستخارہ کی فضیلت﴾

(٩) فَضْلُ صَلَاةِ الْحَاجَةِ

﴿نمازِ حاجت کی فضیلت﴾

(١٠) فَضْلُ صَلَاةِ التَّوَسُّلِ

﴿نماز توسل کی فضیلت﴾

(١١) فَضْلُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

﴿گھر میں نفلی نماز ادا کرنے کی فضیلت﴾

١١. فَصْلٌ فِي فَضْلِ دَعْوَةِ اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ ﷻ کے حضور دعا کرنے کی فضیلت﴾

١٢. فَصْلٌ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَةِ

﴿فرض نمازوں کے بعد دعا کرنے کا بیان﴾

١٣. فَصْلٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الدُّعَاءِ

﴿دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا﴾

١٤. فَصْلٌ فِي مَسْحِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْوَجْهِ بَعْدَ الدُّعَاءِ

﴿دعا کے بعد ہاتھوں کا چہرے پر پھیرنا﴾

١٥. فَصْلٌ فِي فَضْلِ بَعْضِ الْأَدْعِيَّةِ الْمَأْثُوْرَةِ

﴿بعض ماثورہ دعائیں اور ان کی فضیلت﴾

١٦. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ

﴿روزے اور قیام کی فضیلت کا بیان﴾

١٧. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الاِعْتِكَافِ

﴿فضیلتِ اِعتکاف کا بیان﴾

١٨. فَصْلٌ فِي فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

﴿لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان﴾

١٩. فَصْلٌ فِي فَضْلِ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

﴿نفلی روزوں کی فضیلت کا بیان﴾

(١) فَضْلُ صِيَامِ الشَّوَّالِ

﴿شوال کے روزوں کی فضیلت﴾

(٢) فَضْلُ صِيَامِ شَعْبَانَ وَنِصْفٍ مِّنْ شَعْبَانَ

﴿شعبان اور نصف شعبان کے روزوں کی فضیلت﴾

(٣) فَضْلُ صِيَامِ الْمُحَرَّمِ وَيَوْمِ الْعَاشُوْرَاءِ

﴿ماہ محرم اور یومِ عاشوراء کے روزوں کی فضیلت﴾

(٤) فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ

﴿یومِ عرفہ کے روزہ کی فضیلت﴾

(٥) فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

﴿پیر اور جمعرات کے روزوں کی فضیلت﴾

(٦) فَضْلُ مَنْ صَامَ الْأَيَّامَ الْبِيْضَ

﴿ایام بیض کے روزے رکھنے کی فضیلت﴾

(٧) فَضْلُ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

﴿ہر ماہ تین روزے رکھنے کی فضیلت﴾

(۸) فَضْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا وَأَفْطَرَ يَوْمًا

﴿ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرنے والے کی فضیلت﴾

۲۰. فَضْلٌ فِي أَجْرِ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ عزوجل وَنَظَّفَهُ

﴿رضاء الٰہی کیلئے مسجد بنانے اور اسے صاف رکھنے کے اجر کا بیان﴾

۲۱. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ

﴿نماز کے لئے مسجد میں پیدل جانے کی فضیلت کا بیان﴾

۲۲. فَصْلٌ فِي أَجْرِ مَنْ لَزِمَ الْمَسْجِدَ وَجَلَسَ فِيهِ لِلْخَيْرِ وَالصَّلَاةِ

﴿مسجد میں نیکی اور نماز کی نیت سے بیٹھنے کے اجر کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِ

﴿وضو اور اس کی محافظت کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط مَا يُرِيْدُ اللهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○

(المائدة، ٥: ٦)

’’اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لیے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لیے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھو لو)، اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفع حاجت سے (فارغ ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمّم کر لیا کرو۔ پس (تیمّم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکرگزار بن جاؤ○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز میرے اُمتی اعضائے وضو کی چمک کے باعث سفید چہرے اور سفید ٹانگوں والے (پنج کلیان) کہہ کر بلائے جائیں گے۔ جو تم میں سے اپنی چمک کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے اسے بڑھانی چاہیے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، فَالْوُضُوْءُ؟ حَدِّثْنِي عَنْهُ. قَالَ: مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهِ. ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ. ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ. ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ. ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ. فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب:الوضوء، باب: فضل الوضوء، ٦٣/١، الرقم: ١٣٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: استحباب إطالة الغرة و التحجيل في الوضوء، ٢١٦/١، الرقم: ٢٤٦۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين، باب: إسلام عمرو بن عبسة، ٥٧٠/١، الرقم: ٨٣٢، وأبو نعيم في المسند المستخرج على صحيح مسلم، ٤٢٥/٢، الرقم: ١٨٧٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤٥٤/٢، الرقم: ٤١٧٨۔

’’حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ (ایک طویل روایت میں) بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے وضو کے متعلق بتلائیے! آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی ثواب کی نیت سے وضو کرتا ہے، کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے، ناک صاف کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے، منہ اور نتھنوں کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چہرہ دھوتا ہے تو داڑھی کے اطراف سے اس کے چہرہ کے گناہ پانی کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ اس کے ہاتھوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو بالوں کے سِروں سے اس کے سر کے گناہ پانی کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں اور جب وہ ٹخنوں سمیت پاؤں دھوتا ہے تو پوروں سے لے کر ٹانگوں تک اس کے گناہ پانی سے جھڑ جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثناء اور تعظیم کرے جو اس کی شان کے لائق ہے اور خالی الذہن ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف متوجہ رہے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے ابھی جنا ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ قَامَ إِلَى وُضُوْئِهِ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهُ مِنْ كَفَّيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهُ مِنْ لِّسَانِهِ وَشَفَتَيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ نَزَلَتْ خَطِيْئَتُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ هُوَ لَهُ وَمِنْ كُلِّ خَطِيْئَةٍ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، قَالَ: فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ اللهُ بِهَا دَرَجَتَهُ وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا.

وفي رواية له: **قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ: غَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَفْرُوْضَةِ غَفَرَ اللهُ لَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَا مَشَتْ إِلَيْهِ رِجْلُهُ وَقَبَضَتْ عَلَيْهِ يَدَاهُ**

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٣، الرقم: ٢٢٣٢١، ٢٢٣٢٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٩٤، الرقم: ٢٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٢٢، والسيوطي في الدرالمنثور، ٣/٣٢۔

وَسَمِعَتْ إِلَيْهِ أُذُنَاهُ وَنَظَرَتْ إِلَيْهِ عَيْنَاهُ وَحَدَّثَ بِهِ نَفْسَهُ مِنْ سُوْءٍ. قَالَ: وَاللهِ، لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَّبِيِّ اللهِ ﷺ مَا لَا أُحْصِيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْمُنْذَرِيُّ، وَالْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کے ارادے سے وضو کرنا شروع کرتا ہے اور اپنی ہتھیلیوں کو دھوتا ہے، پہلے قطرے کے ساتھ ہی اس کی ہتھیلیوں کے تمام گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اور جب کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں کے تمام گناہ پہلے قطرے کے ساتھ ہی ڈھل جاتے ہیں اور جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے تمام گناہ پہلے قطرے کے ساتھ ہی اس کے کان اور آنکھ سے نکل جاتے ہیں اور جب اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو وہ ہر گناہ سے محفوظ ہو چکا ہوتا ہے اور اس حالت میں ہو جاتا ہے جس میں اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ نماز کے لئے کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور اگر بیٹھ جائے تو گناہوں سے پاک صاف ہوتا ہے۔

’’اور دوسری روایت میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے مکمل وضو کیا، اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا، سر اور کانوں کا مسح کیا پھر فرض نماز ادا کی۔ اس کے اس دن کے وہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جو اس کے پاؤں نے چل کر، ہاتھوں نے پکڑ کر، کانوں نے سن کر یا آنکھوں نے دیکھ کر کیے اور اس کے دل نے برے ارادے کیے۔ راوی کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اتنا کچھ سنا ہے کہ اسے شمار نہیں کر سکتا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، منذری اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتَى الْمَقْبُرَةَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا. قَالُوْا: أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَإِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ. فَقَالُوْا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، ٢١٨/١، الرقم: ٢٤٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٦/١، الرقم: ٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٠٨/٢، الرقم: ٩٢٨١، وأبو يعلى في المسند، ٣٨٧/١١، الرقم: ٦٥٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧٨/٤، الرقم: ٧٠٠١۔

اللهِ؟ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان (جنت البقیع) تشریف لے گئے اور فرمایا: السلام علیکم اے مؤمنو! ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ہم اپنے (دینی) بھائیوں کو دیکھیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے (دینی) بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو اور ہمارے (دینی) بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے (بعد کے زمانوں میں پیدا ہوں گے)، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کے اِن لوگوں کو کیسے پہچان لیں گے جو ابھی تک پیدا ہی نہیں ہوئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بتلاؤ کہ کسی شخص کے ایسے گھوڑے جو سفید چہرے اور سفید ٹانگوں والے (پنج کلیان) ہوں، سیاہ گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو ان میں سے شناخت نہیں کر سکے گا، صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں! یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت جس وقت میرے حوض پر آئے گی تو ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے سفید اور چمکدار ہوں گے اور میں ان کے استقبال کے لیے پہلے سے حوض پر موجود ہوں گا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوَضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر یہ کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ،

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: الذكر المستحب عقب الوضوء، ٢٠٩/١، الرقم: ٢٣٤، وابن خزيمة في الصحيح، ١١١/١، الرقم: ٢٢٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢١/٣، الرقم: ٢٧٥٣، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ٢١٤/١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٠٥/١، الرقم: ٣٥٠۔

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے (خاص مقرب) بندے اور اس کے رسول ہیں) اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ سَأَلَ اللهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابواُمامہ باہلی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص با وضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹے اور نیند آنے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے وہ رات کی جس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے گا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے، اور امام ابو عیسیٰ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٧. عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٩٣، ٥/٥٤٠، الرقم: ٣٥٢٦، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في النوم على الطهارة، ٤/ ٣١٠، الرقم: ٥٠٤٢، والنسائي عن معاذ في السنن الكبرى، ٦/ ٢٠١، الرقم: ١٠٦٤١، وفي عمل اليوم والليلة، ١/ ٤٦٩، الرقم: ٨٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ١٢٥، الرقم: ٧٥٦٨۔

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الطهارة وسننها، باب: المحافظة على الوضوء، ١/١٠١، الرقم: ٢٧٧، ومالك في الموطأ، ١/٣٤، الرقم: ٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٦، الرقم: ٢٢٤٣٢، والدارمي في السنن، ١/١٧٤، الرقم: ٦٥٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٨٢، الرقم: ٣٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٠١، الرقم: ١٤٤٤۔

’’حضرت ثوبان ﷺ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین پر قائم رہو اگرچہ تم اس کا احاطہ نہیں کر سکتے اور یہ بات جان لو کہ تمہارے تمام اعمال میں سب سے افضل عمل نماز ہے اور مومن کے سوا کوئی وضو کی پابندی نہیں کرتا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: طَهِّرُوْا هَذِهِ الْأَجْسَادَ طَهَّرَكُمُ اللهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَبْدٌ يَبِيْتُ طَاهِرًا إِلَّا بَاتَ مَعَهُ مَلَكٌ فِي شِعَارِهِ لَا يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَالَ: اَللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اپنے) ان جسموں کو پاک رکھا کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں پاک رکھے گا، جو شخص رات کو پاک صاف ہو کر (باوضو) سوتا ہے اس کے جسم کے ساتھ لگنے والے کپڑے میں ایک فرشتہ رات بسر کرتا ہے۔ رات کو جب بھی وہ شخص کروٹ لیتا ہے، فرشتہ اس کے لئے دعا کرتا ہے: اے اللہ! اپنے اس بندے کو بخش دے، یہ رات کو پاک صاف (اور باوضو) ہو کر سویا تھا۔‘‘ امام طبرانی نے اس حدیث کو اچھی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/٤٤٦، الرقم: ۱۳٦۲۰، وفي المعجم الأوسط، ٤/۳٦۲، الرقم: ٤٤٤۰، ٥/۲۰٤، الرقم: ٥۰۸۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/٤٦۰، الرقم: ۳۹٦۷، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۹/۳۱۹۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْأَذَانِ وَالْمُؤَذِّنِ

﴿ اَذان اور مؤذّن کی فضیلت ﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ط ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَo (المائده، ٥: ٥٨)

’’اور جب تم نماز کے لیے (لوگوں کو بصورتِ اذان) پکارتے ہو تو یہ (لوگ) اسے ہنسی اور کھیل بنا لیتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو (بالکل) عقل ہی نہیں رکھتےo‘‘

٢. وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَo (فصلت، ٤١: ٣٣)

’’اور اس شخص سے زیادہ خوش گفتار کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے: بے شک میں (اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کے) فرمانبرداروں میں سے ہوںo‘‘

٣. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِکُمْ خَيْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَo (الجمعة، ٦٢: ٩)

’’اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ و نماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہوo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ جانتے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کی کیا (فضیلت) ہے اور پھر قرعہ اندازی کے بغیر (یہ سعادت) حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ اندازی کرتے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رضی الله عنه قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاکَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِکَ أَوْ بَادِيَتِکَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَکَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَمَالِکٌ، وَأَحْمَدُ.

’’عبد الرحمٰن بن ابو صعصعہ انصاری مازنی کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو۔ جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہوا کرو تو نماز کے لیے اذان کہو اور خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی اذان کو جو بھی جن یا انسان یا

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الآذان، باب: الاستهام في الآذان، ۱/۲۲۲، الرقم: ٥۹۰، وكتاب: الجماعة والإمامة، باب: فضل التهجير إلى الظهر، ۱/۲۳۳، الرقم: ٦۲٤، وكتاب: الشهادات، باب: في المشكلات، ۲/۹٥٥، الرقم: ۲٥٤۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الأول، ۱/ ۳۲٥، الرقم: ٤۳۷۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الآذان، باب: رفع الصوت بالنداء، ۱/ ۲۲۱، الرقم: ٥۸٤، وكتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الجن وثوابهم، وعقابهم، ۳/ ۱۲۰۰، الرقم: ۳۱۲۲، وكتاب: التوحيد، باب: قول النبي ﷺ الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة وزينوا القرآن بأصواتهم، ٦/ ۲۷۳٤، الرقم: ۷۱۰۹، والنسائي في السنن، كتاب: الآذان، باب: رفع الصوت بالآذان، ۲/ ۱۲، الرقم: ٦٤٤۔

دوسری مخلوق سنے گی وہ قیامت کے روز اس کے لیے گواہی دے گی۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی۔'' اس حدیث کو بخاری، نسائی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَجَائَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوْهُ إِلَى الصَّلَاةِ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: الْمُؤَذِّنُوْنَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَابْنُ مَاجَه، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''طلحہ بن یحییٰ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ مؤذن نے ان کو نماز کے لیے بلایا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جب مؤذن اٹھیں گے تو ان کی گردنیں سب سے بلند ہوں گی۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اذان اور تکبیر کے درمیان جو دعا بھی مانگی جائے مسترد نہیں ہوتی۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: فضل الآذان وهرب الشيطان عند سماعه، ١/ ٢٩٠، الرقم: ٣٨٧، وابن ماجه في السنن، كتاب: الآذان والسنة فيها، باب: فضل الآذان وثواب المؤذنين، ١/ ٢٤٠، الرقم: ٧٢٥، وأحمد بن حنبل عن أنس في المسند، ٣/ ١٦٩، ٢٦٤، الرقم: ١٢٧٥٢، ١٣٨١٥، وعبد الرزاق بإسناده في المصنف، ١/ ٤٨٣، الرقم: ١٨٦٠، ١٨٦٢۔

٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في الدعاء بين الآذان والإقامة، ١/ ١٤٤، الرقم: ٥٢١، وعبد الرزاق في المصنف، ١/ ٤٩٥، الرقم: ١١٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٠، الرقم: ٢٩٢٤٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٢٣، الرقم: ٩٨٩٩، وفي عمل اليوم والليلة، ١/ ١٦٧، ١٦٩، الرقم: ٦٧، ٧١۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے اس کو بخش دیا جاتا ہے اور اذان دینے والے کے لیے ہر تر اور خشک چیز (اس کے ایمان کی) گواہی دیتی ہے۔''

اس حدیث کو امام نسائی، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ امام ابو داود کے ہیں۔

٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِيْنِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابن عمر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بارہ سال تک اذان دے اس کے لیے بہشت واجب ہو جاتی ہے، اور اس کے لیے ہر روز ہر اذان پر ساٹھ نیکیاں اور ہر تکبیر پر تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَدُ الرَّحْمَنِ فَوْقَ رَأْسِ الْمُؤَذِّنِ

٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الأذان، باب: رفع الصوت بالآذان، ٢/١٢، الرقم: ٦٤٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: رفع الصوت بالأذان، ١/١٤٢، الرقم: ٥١٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأذان والسنة فيها، باب: فضل الأذان وثواب المؤذنين، ١/٢٤٠، الرقم: ٧٢٤۔

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الأذان والسنة فيها، باب: فضل الأذان وثواب المؤذن، ١/ ٢٤١، الرقم: ٧٢٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/ ٣١٢، الرقم: ٨٧٣٣، والدارقطني في السنن، ١/ ٢٤٠، الرقم: ٢٤، والحاكم في المستدرك، ١/ ٣٢٢، الرقم: ٧٣٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٤٣٣، الرقم: ١٨٨١، وفي شعب الإيمان، ٣/ ١١٩، الرقم: ٣٠٥٩۔

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٨١، الرقم: ١٩٨٧، ونقله المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٠٩، الرقم: ٣٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٢٦۔

وَإِنَّهُ لَيُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ أَيْنَ بَلَغَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤذن کے سر پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے اور اسے اس کی آواز کی پہنچ تک، جہاں تک بھی پہنچ جائے، معاف کر دیا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَو يَعْلَمُ النَّاسُ مَا لَهُمْ فِي التَّأْذِيْنِ لَتَضَارَبُوْا عَلَيْهِ بِالسُّيُوْفِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْمُنْذِرِيُّ، وَالْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو اذان کے ثواب کا علم ہوجائے تو وہ اس کی خاطر تلواروں کے ساتھ باہم برسرِ پیکار ہوجائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ وَالْمُلَبِّيْنَ يَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ يُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ وَيُلَبِّي الْمُلَبِّي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اذان کہنے والے اور تلبیہ (لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ) کہنے والے جب اپنی قبروں سے نکلیں گے تو مؤذن اذان اور ملبی (تلبیہ کہنے والے) تلبیہ کہہ رہے ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّمَا قَوْمٍ نُوْدِيَ فِيْهِمْ بِالْأَذَانِ صَبَاحًا إِلَّا كَانُوْا فِي أَمَانِ اللهِ حَتَّى يُمْسُوْا وَأَيُّمَا قَوْمٍ نُوْدِيَ عَلَيْهِمْ

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٩/٣، الرقم: ١١٢٥٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٠٨/١، الرقم: ٣٥٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٢٥/١۔

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤٠/٤، الرقم: ٣٥٥٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١١١/١، الرقم: ٣٧٣، الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٢٧/١۔

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢١٥/٢٠، الرقم: ٤٩٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١١٣/١، الرقم: ٣٨٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٢٨/١۔

بِالْأَذَانِ مَسَاءً إِلَّا كَانُوْا فِي أَمَانِ اللهِ حَتَّى يُصْبِحُوْا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت معقل بن یسار ﷺ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگوں کی (کسی بستی) میں صبح کی اذان کہی جائے تو وہ شام تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتی ہے اور جب شام کی اذان کہی جائے تو وہ صبح تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔



فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ

﴿فضیلتِ نماز کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَo (البقرة، ۲: ۴۳)

”اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ (مل کر) رکوع کیا کرو۔“

۲. وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًاo (النساء، ۴: ۱۶۲)

”اور وہ (کتنے اچھے ہیں کہ) نماز قائم کرنے والے (ہیں) اور زکوٰۃ دینے والے (ہیں) اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے (ہیں)۔ ایسے ہی لوگوں کو ہم عنقریب بڑا اجر عطا فرمائیں گےo“

۳. لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ. (المائدة، ۵: ۱۲)

”اگر تم نے نماز قائم رکھی اور تم زکوٰۃ دیتے رہے اور میرے رسولوں پر (ہمیشہ) ایمان لاتے رہے اور ان (کے پیغمبرانہ مشن) کی مدد کرتے رہے اور اللہ کو (اس کے دین کی حمایت و نصرت میں مال خرچ کر کے) قرضِ حسن دیتے رہے تو میں تم سے تمہارے گناہوں کو ضرور مٹا دوں گا اور تمہیں یقیناً ایسی جنتوں میں داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔“

۴. اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَo اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌo (الأنفال، ۸: ۳، ۴)

”(یہ) وہ لوگ ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے

خرچ کرتے رہتے ہیںo (حقیقت میں) یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لیے ان کے رب کی بارگاہ میں (بڑے) درجات ہیں اور مغفرت اور بلند درجہ رزق ہےo‘‘

۵. وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ط ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَo (هود، ۱۱: ۱۱۴)

’’اور آپ دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کیجئے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے نصیحت ہےo‘‘

۶. وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَo (النور، ۲۴: ۵۶)

’’اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے رہو اور رسول (ﷺ) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ و اقتدار، استحکام اور امن و حفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)o‘‘

۷. وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ط اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ. (العنکبوت، ۲۹: ۴۵)

’’اور نماز قائم کیجئے، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔‘‘

اَلْأَحَادِیْثُ النَّبَوِیَّةُ

۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَی خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّکَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب:الوضوء، باب: وقاتلوهم حتی لا تکون فتنة، ۴/۱۶۴۱، الرقم: ۴۲۴۳، ومسلم في الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: بيان أرکان الإسلام، ۱/۴۵، الرقم: ۱۶۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے اور محمد (ﷺ) کے اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہونے کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:...... مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:...... جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر حضورِ قلب کے ساتھ دو رکعات نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ. فَقُلْتُ: أَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذٰلِکَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاکَ. قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِکَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رات کو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: الذكر المستحب عقب الوضوء، ١/ ٢٠٩، الرقم: ٢٣٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٥٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/ ٣٣٢، الرقم: ٩١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/ ٧٨، الرقم: ٣٧٣، وفي ٢/ ٢٨٠، الرقم: ٣٣٣٤، وابن خزيمة في الصحيح، ١/ ١١٠، الرقم: ٢٢٢۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: فضل السجود والحث عليه، ١/ ٣٥٣، الرقم: ٤٨٩، والنسائي في السننن الكبرى، ١/ ٢٤٢، الرقم: ٧٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/ ٥٦، الرقم: ٤٥٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٨٦، الرقم: ٤٣٤٤، وأبو عوانة في المسند، ١/ ٤٩٩، ال رقم: ١٨٦١۔

میں رہا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے استنجاء اور وضو کے لیے پانی لاتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: مانگ (کیا مانگتا ہے؟) میں نے عرض کیا: میں آپ سے جنت کی رفاقت مانگتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ اور کچھ؟ میں نے عرض کیا: مجھے یہی کافی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر زیادہ سجدے کر کے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔'' اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ نَهَارِي فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ أَوَيْتُ إِلَى بَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبِتُّ عِنْدَهُ. فَلَا أَزَالُ أَسْمَعُهُ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ رَبِّي حَتَّى أَمَلَّ أَوْ تَغْلِبَنِي عَيْنِي فَأَنَامَ، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: يَا رَبِيْعَةُ، سَلْنِي، فَأُعْطِيَكَ. قُلْتُ: أَنْظِرْنِي حَتَّى أَنْظُرَ وَتَذَكَّرْتُ أَنَّ الدُّنْيَا فَانِيَةٌ مُنْقَطِعَةٌ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَسْأَلُكَ أَنْ تَدْعُوَ اللهَ أَنْ يُجْنِبَنِي مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قُلْتُ: مَا أَمَرَنِي بِهِ أَحَدٌ، وَلَكِنِّي عَلِمْتُ أَنَّ الدُّنْيَا مُنْقَطِعَةٌ فَانِيَةٌ وَأَنْتَ مِنَ اللهِ بِالْمَكَانِ الَّذِي أَنْتَ بِهِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تَدْعُوَ اللهَ. قَالَ: إِنِّي فَاعِلٌ فَأَعِنِّي بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ربیعہ بن کعب بیان کرتے ہیں کہ میں دن کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا اور جب رات آ جاتی تو میں آپ ﷺ کے دروازے کی پناہ لیتا اور وہیں رات گزارتا میں رات کو سنتا کہ آپ ﷺ سبحان اللہ اور سبحان ربی کا اس قدر ورد کرتے کہ میں تھک جاتا، یا مجھ پر نیند غالب آ جاتی اور میں سو جاتا۔ ایک دن آپ ﷺ مجھے فرمانے لگے: اے ربیعہ! مانگو جو مانگنا ہے میں تمہیں دوں گا: میں نے عرض کیا: مجھے مہلت دیں، میں ذرا سوچ لوں مجھے خیال آیا کہ دنیا تو فانی ہے اور ختم ہو جانے والی ہے، لہٰذا میں نے عرض کیا: میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے جہنم سے آزاد کر دے اور جنت میں داخل کر دے۔ رسول اللہ ﷺ خاموش ہوگئے۔ پھر فرمانے لگے: یہ

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥٠٠، الرقم: ١٦١٢٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٥٧، الرقم: ٤٥٧٦، والعسقلاني في المطالب العالية، ٤/٣٥٣، الرقم: ٥٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٤٩۔

تجھے کس نے مشورہ دیا، میں نے عرض کیا: مجھے مشورہ تو کسی نے نہیں دیا، لیکن میں جانتا ہوں کہ دنیا فانی ہے، ختم ہونے والی ہے اور آپ کا اللہ تعالیٰ کے ہاں اعلیٰ مقام ہے، لہٰذا مجھے اچھا لگا کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: میں دعا ضرور کروں گا۔ (لیکن) کثرتِ سجود کے ذریعے اس معاملے میں میری مدد کر۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ، تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَکَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَکَ وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْکَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ تو ہو میں تیرا سینہ بے نیازی سے بھر دوں گا اور تیرا فقر و فاقہ ختم کر دوں گا؛ اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی ختم نہیں کروں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ صحیح الاسناد ہے۔

٦. عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ٣٠، ٤/٦٤٢، الرقم: ٢٤٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الهم بالدنيا، ٢/١٣٧٦، الرقم: ٤١٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٨، الرقم: ٨٦٨١، وابن حبان عن أبي هريرة رضی الله عنه في الصحيح، ٢/١١٩، الرقم: ٣٩٣.

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الطهارة وسننها، باب: المحافظة على الوضوء، ١/١٠١، الرقم: ٢٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٨٢، الرقم: ٢٢٤٨٦، والدارمي في السنن، ١/١٧٤، الرقم: ٦٥٥، والبزار في المسند، ٦/٣٥٨، الرقم: ٢٣٦٧، وابن حبان في الصحيح، ٣/٣١١، الرقم: ١٠٣٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١١٦، الرقم: ٧٠١٩.

وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَأَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دین پر قائم رہو اگرچہ تم اس کا احاطہ نہیں کر سکتے اور یہ بات جان لو کہ تمہارے تمام اعمال میں سب سے افضل عمل نماز ہے اور مومن کے سوا کوئی وضو کی پابندی نہیں کرتا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فَاسْتَكْثِرُوْا مِنَ السُّجُوْدِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک برائی مٹاتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے تو تم کثرت سے سجدہ کیا کرو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ، قَالَ: فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ، فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) حضور نبی اکرم ﷺ سردی کے موسم میں

۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في كثرة السجود، ۱/ ۴۵۷، الرقم: ۱۴۲۴، والبزار في المسند، ۷/ ۱۵۰، الرقم: ۲۷۰۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/ ۱۵۲، الرقم: ۵۶۲۔

۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۷۹، الرقم: ۲۱۵۹۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۱۵۱، الرقم: ۵۶۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۲۴۸۔

باہر تشریف لائے۔ درختوں کے پتے گر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی کو پکڑا تو اس کے پتے گرنا شروع ہو گئے اور فرمایا: اے ابو ذر! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے جب نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ گئے۔'' اس حدیث کو امام احمد نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ حَالٍ يَكُوْنُ عَلَيْهَا الْعَبْدُ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ أَنْ يَرَاهُ سَاجِدًا مُعَفِّرًا وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے بندے کی سب سے پسندیدہ حالت یہ ہے کہ وہ سجدہ ریز ہو کر اپنے چہرے کو خاک آلود کر رہا ہو۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال عمر رضي الله عنه: لو لا ثلاث لأحببت أن أكون قد لقيت الله: لولا أن أضع جبهتي لله، أو أجلس في مجالس ينتقى فيها طيب الكلام كما ينقى جيد التمر، أو أن أسير في سبيل الله عزوجل.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تین باتوں کا مزہ نہ ہوتا تو میں خدا سے ملاقات (یعنی موت) کو زیادہ پسند کرتا۔ اللہ کے سامنے سر ٹیکنے کا مزہ، ایسی مجالس میں شرکت کا مزہ جن میں اس طرح اچھا کلام منتخب کیا جاتا ہے جس طرح عمدہ کھجوروں کو چن لیا جاتا ہے اور اللہ کے راستے میں چلنے کا مزہ۔''

٢. كان علي بن أبي طالب رضي الله عنه يصلي ليله ولا يهجع إلا يسيراً، ويقبض

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٥٨، الرقم: ٦٠٧٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٠١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥٣، الرقم: ٥٦٦

١: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٥١، وأحمد بن حنبل في الزهد: ١١٧۔

٢: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٤۔

على لحيته، ويتململ تململ السليم، ويبكي بكاء الحزين حتى يصبح.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رات بھر نماز ادا فرماتے۔ بہت تھوڑا سا ستاتے، اپنی ریش مبارک کو پکڑ لیتے اور مریض کی طرح لوٹتے اور انتہائی غمگین آدمی کی طرح روتے حتی کہ صبح ہو جاتی۔''

٣. كان عبد الله بن الزبير رضی اللہ عنہ إذا قام في الصلاة كأنه عمود من الخشوع، وكان يسجد ويطيل السجود حتى تنزل العصافير على ظهره لا تحسبه إلا جدار حائط، وكان يحيي الدهر كله ليلة قائماً حتى يصبح، وليلة يحييها راكعاً، حتى يصبح وليلة يحييها ساجداً، حتى يصبح وكان يسمى حمامة المسجد.

''حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو خشوع کی وجہ سے یوں معلوم ہوتا کہ گویا ایک ستون کھڑا ہے۔ سجدہ کرتے اور طویل سجدہ کرتے حتیٰ کہ چڑیاں دیوار سمجھ کر آپ کی پشت پر بیٹھ جاتیں۔ آپ ہمیشہ شب بیداری فرماتے کسی رات کو صبح تک قیام میں کسی کو رکوع میں اور کسی کو سجدہ میں بسر کرتے اور آپ کو مسجد کا کبوتر کہا جاتا تھا۔''

٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا كَانَ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالإِيمَانِ عِنْدَكُمْ مِنَ الأَعْمَالِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما صحابی رسول ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں کون سا عمل کفر و ایمان میں فرق کرنے والے تھے۔ آپ نے فرمایا: نماز۔''

٥. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: نُبِّئْتُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما كَانَا

٣: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٤١.

٤: أخرجه المروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٨٧٧، الرقم: ٨٩٣، وهبة الله اللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٨٢٩، الرقم: ١٥٣٨.

٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٨٠، الرقم: ٣٢١٢، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٣/٢٩٤، ومعمر بن راشد في الجامع، ١١/٣٣٠، الرقم: ٢٠٦٨٣.

يُعَلِّمَانِ النَّاسَ: تَعْبُدُ اللهَ، وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الَّتِي افْتَرَضَ اللهُ لِمَوَاقِيْتِهَا، فَإِنَّ فِي تَفْرِيْطِهَا الْهَلَكَةَ.

”محمد بن سیرین رَحِمَہُ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، اور نماز جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کی ہے، اس کے اوقات میں ادا کرو، اور بے شک اسے چھوڑنے میں ہلاکت ہے۔“

٦. عَنِ الضَّحَّاكِ رَحِمَہُ اللہ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ﴾ [المنافقون، ٦٣: ٩] قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ.

”حضرت ضحاک رَحِمَہُ اللہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿اور تمہاری اولاد (کہیں) تمہیں اللہ کی یاد سے ہی غافل نہ کر دیں﴾ میں بیان کرتے ہیں کہ ذکر اللہ سے مراد پانچ نمازیں ہیں۔“

٧. قال أبو يزيد رَحِمَہُ اللہ: اطَّلَعَ اللهُ على قلوبِ أوليائه، فمِنهُم من لم يكنْ يصلُحُ لِحَمْلِ المعرفة صِرْفاً، فَشَغَلَهم بالعبادة.

”حضرت ابو یزید بسطامی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اولیاء کے دلوں پر مطلع ہوتا ہے پس ان میں سے بعض وہ ہوتے ہیں جو معرفت الٰہی کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے، ایسے دلوں کو عبادت میں مشغول کر دیتا ہے۔“

٦: أخرجه الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٨/ ١١٧، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/ ١٢٧، الرقم: ٤٦۔

٧: أخرجه السُّلمى في طبقات الصّوفية: ٧١۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

﴿فرض نمازوں کی فضیلت اور محافظت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ. (البقرة، ۲: ۱۱۰)

''اور نماز قائم (کیا) کرو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو۔''

۲. حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ○ (البقرة، ۲: ۲۳۸)

''سب نمازوں کی محافظت کیا کرو اور بالخصوص درمیانی نماز کی، اور اللہ کے حضور سراپا ادب و نیاز بن کر قیام کیا کرو○''

۳. فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ج فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ج اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا○ (النساء، ٤: ١٠٣)

''پھر (اے مسلمانو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو، پھر جب تم (حالتِ خوف سے نکل کر) اطمینان پا لو تو نماز کو (حسبِ دستور) قائم کرو۔ بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت کے حساب سے فرض ہے○''

٤. وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ط وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ○ (الأنعام، ٦: ٧٢)

''اور یہ (بھی حکم ہوا ہے) کہ تم نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرتے رہو اور وہی اللہ ہے جس کی طرف تم (سب) جمع کیے جاؤ گے○''

٥. وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ

السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ o (هود، ۱۱: ۱۱٤)

’’اور آپ دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کیجئے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے o‘‘

٦. اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا o (بنی إسرائیل، ۱۷: ۷۸)

’’آپ سورج ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک (ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی) نماز قائم فرمایا کریں اور نمازِ فجر کا قرآن پڑھنا بھی (لازم کر لیں)، بے شک نمازِ فجر کے قرآن میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے (اور حضوری بھی نصیب ہوتی ہے) o‘‘

۷. وَاْمُرْ اَهْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا ط لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا ط نَحْنُ نَرْزُقُکَ ط وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی o (طه، ۲۰: ۱۳۲)

’’اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرمائیں اور اس پر ثابت قدم رہیں، ہم آپ سے رزق طلب نہیں کرتے (بلکہ) ہم آپ کو رزق دیتے ہیں، اور بہتر انجام پرہیزگاری کا ہی ہے o‘‘

۸. یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ o (الحج، ۲۲: ۷۷)

’’اے ایمان والو! تم رکوع کرتے رہو اور سجود کرتے رہو، اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور (دیگر) نیک کام کیے جاؤ تاکہ تم فلاح پا سکو o‘‘

۹. وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ o اُولٰٓئِکَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ o الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ o (المؤمنون، ۲۳: ۹-۱۱)

’’اور جو اپنی نمازوں کی (مداومت کے ساتھ) حفاظت کرنے والے ہیں o یہی لوگ (جنت کے) وارث ہیں o یہ لوگ جنت کے سب سے اعلیٰ باغات (جہاں تمام نعمتوں، راحتوں اور قربِ الٰہی کی لذتوں کی کثرت ہوگی ان) کی وراثت (بھی) پائیں گے، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے o‘‘

١٠. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○

(النور، ٢٤: ٥٦)

’’اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے رہو اور رسول (ﷺ) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ و اقتدار، استحکام اور امن و حفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)○‘‘

١١. وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ط اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ.

(العنكبوت، ٢٩: ٤٥)

’’اور نماز قائم کیجئے، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔‘‘

١٢. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ○ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ○

(المعارج، ٧٠: ٣٤، ٣٥)

’’اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں○ یہی لوگ ہیں جو جنتوں میں معزز و مکرّم ہوں گے○‘‘

١٣. فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللهَ قَرْضًا حَسَنًا.

(المزمل، ٧٣: ٢٠)

’’سو جتنا آسانی سے ہوسکے اُتنا (ہی) پڑھ لیا کرو، اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو قرضِ حسن دیا کرو۔‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: وجوب الزكاة، ٢/ ٥٠٦، الرقم: ١٣٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان الإيمان الذي يدخل به الجنة وأن من تمسك بما أمر به دخل الجنة، ١/ ٤٤، الرقم: ١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٤٢، الرقم: ٨٤٩٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/ ٨٣، الرقم: ٧٠٢٩۔

عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيْدُ عَلَى هَذَا، فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) مجھے ایسا عمل بتلائیں جس کے ذریعے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، فرض نماز کی پابندی کر، زکوٰۃ ادا کر اور رمضان المبارک کے روزے رکھ۔ وہ عرض کرنے لگا: مجھے اس ہستی کی قسم ہے جو میری جان کی مالک ہے! میں اس پر اضافہ نہیں کروں گا۔ جب وہ واپس مڑا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنتی آدمی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اسے دیکھ لے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ: ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟ قَالُوْا: لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا. قَالَ: فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سوچو تو سہی اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ نہائے تو کیا کہتے ہو کہ اس کے جسم پر میل کچیل باقی رہ جائے گا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: مواقيت الصلاة، باب: الصلوات الخمس كفارة، ١/ ١٩٧، الرقم: ٥٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا وترفع به الدرجات، ١/ ٤٦٢، الرقم: ٦٦٧، والترمذي في السنن، كتاب: الأمثال، باب: مثل الصلوات الخمس، ٥/ ١٥١، الرقم: ٢٨٦٨۔

ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ. فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے رہتے ہیں اور فجر اور عصر کی نماز کے وقت وہ اکٹھے ہوجاتے ہیں۔ پھر وہ جو فرشتے رات تمہارے پاس ٹھہرے تھے، اوپر چڑھ جاتے ہیں اور ان سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے حالانکہ وہ انہیں (اپنے بندوں کو) خوب جانتا ہے، تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں: جب ہم ان کے پاس سے (رات کو) روانہ ہوئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس (صبح) پہنچے تو بھی نماز پڑھ رہے تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: مواقيت الصلوة، باب: فضل صلاة العصر، ١/٢٠٣، الرقم: ٥٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، ١/٤٣٩، الرقم: ٦٣٢، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٨، الرقم: ١٧٣٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٧، الرقم: ٧٤٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٥٠، الرقم: ٢٨٣٦۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر، ١/ ٢٠٩، الرقم: ٢٣٣، والترمذي في السنن، أبواب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل الصلوات الخمس، ١/ ٤١٨، الرقم: ٢١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الطهارة وسننها، باب: تحت كل شعرة جنابة، ١/ ١٩٦، الرقم: ٥٩٨۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا ان کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے، جب تک انسان گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے۔“ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنَ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَذَلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالْبَيْهَقِيُّ، وَالْبَزَّارُ.

”حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے سامنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا، پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان نے بھی فرض نماز کا وقت پایا، اچھی طرح وضو کیا، پھر خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ نماز اس کے پچھلے تمام گناہوں کا کفارہ بن جائے گی، جب تک کہ وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، بیہقی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللهُ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: فضل الوضوء والصلاة عقبه، ١/ ٢٠٦، الرقم: ٢٢٨، والبزار في المسند، ٢/ ٦٨، الرقم: ٤١١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٢٩٠، الرقم: ٣٣٩٧، وفي السنن الصغرى، ١/ ٤٩٥، الرقم: ٨٧٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٤٩، الرقم: ٥٧، وأبو عوانة في المسند، ١/ ٣٦٣، الرقم: ١٣١٢۔

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الوتر، باب: في من لم يوتر، ٢/ ٦٢، الرقم: ١٤٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١٥/٥، الرقم: ٢٢٧٤٥، وابن حبان في الصحيح، ٢٣/٥، الرقم: ١٧٣٢، والدارمي في السنن، ١/ ٤٤٦، الرقم: ١٥٧٧۔

اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عبادہ بن صامت ﷜ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو شخص انہیں ادا کرے اور حقیر سمجھ کر ان میں سے کسی کو ضائع نہ کرے، اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں ادا نہ کرے، اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ وعدہ نہیں ہے، چاہے گا تو اسے عذاب سے دوچار کرے گا اور چاہے تو اسے جنت میں داخل کر دے گا۔'' اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنهما يَقُوْلَانِ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ -- ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -- ثُمَّ أَكَبَّ، فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا نَدْرِي عَلَى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِّحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيْلَ لَهُ: ادْخُلْ بِسَلَامٍ. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما دونوں کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!) تین دفعہ فرمانے کے بعد چہرہ اقدس کے بل جا گرے (یعنی سجدہ ریز ہوگئے)، ہم میں سے بھی ہر شخص منہ کے بل گر کر رونے لگا۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ ﷺ نے حلف کیوں اُٹھایا۔ پھر آپ ﷺ نے سرِ انور اٹھایا تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر رونق تھی اور آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار ہمیں سرخ اونٹوں سے بھی بڑھ کر پسندیدہ تھے۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: جو شخص پانچ نمازیں پڑھے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کرے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچا رہے، اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے

۷: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الزكاة، باب: وجوب الزكاة، ٥/٨، الرقم: ٢٤٣٨، وفي السنن الكبرى، ٢/٥، الرقم: ٢٢١٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٩٩، الرقم: ١١٠٣، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٧٠۔

جائیں گے اور اسے کہا جائے گا با سلامت داخل ہو جاؤ۔'' اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتَّى تَحَاتَّ وَرَقُهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا عُثْمَانَ، أَلَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هَذَا؟ قُلْتُ: وَلِمَ تَفْعَلُهُ؟ فَقَالَ: هَكَذَا فَعَلَ بِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَنَا مَعَهُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتَّى تَحَاتَّ وَرَقُهُ، فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ، أَلَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هَذَا؟ قُلْتُ: وَلِمَ تَفْعَلُهُ؟ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، تَحَاتَتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ هَذَا الْوَرَقُ وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِيْنَ﴾ [هود، ١١: ١١٤]. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے اس کی ایک خشک ٹہنی پکڑی اور اسے اس قدر ہلایا کہ اس کے تمام پتے گر گئے۔ پھر کہنے لگے: اے ابو عثمان! تم نے مجھ سے پوچھا کیوں نہیں کہ میں نے ایسے کیوں کیا؟ میں نے کہا: آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ کہنے لگے: میں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح اس کی ایک خشک ٹہنی پکڑی اور اسے ہلایا، یہاں تک کہ اس کے تمام پتے گر گئے۔ پھر فرمایا: اے سلمان! تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں کہ میں نے ایسے کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا: آپ نے ایسے کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے: ایک مسلمان جب اچھی طرح وضو کرے اور پانچ نمازیں ادا کرے تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑ رہے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح و شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو، کچھ شک نہیں کہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٣٧، الرقم: ٢٣٧٥٨، والدارمي في السنن، ١/١٩٧، الرقم: ٧١٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٥٧، الرقم: ٦١٥١، والبزار في المسند، ٦/٤٧٧، الرقم: ٢٥٠٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٤٥، الرقم: ٥٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٩٧۔

کرنے والے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد، اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَم تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا نَجَاةً وَلَا بُرْهَانًا وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، وَأَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز کا ذکر کیا اور فرمایا: جو شخص اس کی حفاظت کرے گا، یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور، برھان اور آگ سے نجات کا باعث ہوگی اور جس نے اس کا خیال نہ کیا، اس کے لئے نہ کوئی نور ہوگا، نہ نجات اور نہ ہی برہان، بلکہ وہ بروز قیامت قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، احمد بن حنبل نے اسناد صحیح کے ساتھ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ ﷺ يُعْجِبُهُ أَنْ يَقْعُدَ حَيْثُ تُعْرَضُ الْمَصَاحِفُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ، فَقَالَ: أَيُّ دَرَجَاتِ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا، مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَلَا دِيْنَ لَهُ.

’’حضرت زر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اس جگہ بیٹھنا پسند فرماتے تھے، جہاں مصاحف کھلے ہوئے ہوتے، پس آپ کے پاس بنوثقیف کا ایک آدمی آیا اور کہا: اسلام کے درجوں

٩: أخرجه الدارمي في السنن، كتاب: الرقاق، باب: في المحافظة على الصلاة، ٢/٣٩٠، الرقم: ٢٧٢١، وابن حبان في الصحيح، ٤/٣٢٩، الرقم: ١٤٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٩، الرقم: ٦٥٧٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٨٧، الرقم: ٢٥٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٣٩، الرقم: ٣٥٣۔

١: أخرجه المروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٨٩٨، الرقم: ٩٣٥۔

میں سے کون سا درجہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: بروقت نماز کی ادائیگی، جس نے نماز ترک کی پس اس کا کوئی دین نہیں۔‘‘

٢. قال سعيد بن المسيب رضی اللہ عنہ: ما فاتتني فريضة في جماعة منذ أربعين سنة، وما أذن المؤذن منذ ثلاثين سنة إلا وأنا في المسجد وصلى رضی اللہ عنہ الصبح بوضوء العشاء خمسين سنة.

’’حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چالیس سال سے میرا کوئی فرض باجماعت فوت نہیں ہوا اور تیس سال سے موذن جب بھی اذان دیتا ہے تو میں مسجد میں ہوتا ہوں۔ آپ نے پچاس سال عشاء کے وضو کے ساتھ نمازِ فجر ادا فرمائی۔‘‘

٣. قال عبد الله بن أحمد بن حنبل رَحِمَهُ الله: كان أبي يصلي في كل يوم وليلة ثلاثمائة ركعة فلما مرض من تلك الأسواط أضعفته، فكان يصلي في كل يوم وليلة مائة وخمسين ركعة، وكان قرب الثمانين.

’’(امام احمد بن حنبل رَحِمَهُ الله کے صاحبزادے) حضرت عبد اللہ بن احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد (امام احمد بن حنبل) ایک دن میں تین سو رکعات نوافل پڑھتے تھے اور جب انہیں ظلم و تعدی کے کوڑے لگے ضعف میں اضافہ ہوگیا تو ایک دن میں ڈیڑھ سو رکعات پڑھتے تھے اس وقت وہ اسی برس کی عمر کے قریب قریب تھے۔‘‘

٤. قال بِشْر رَحِمَهُ الله: لا تجدُ حلاوةَ العبادةِ، حتى تجعلَ بينك وبين الشهواتِ حائطاً من حديد.

’’حضرت بشر حافی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: تو اس وقت تک عبادت کی حلاوت کو نہیں پا سکتا جب تک کہ تو

٢: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٤٧۔

٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/١٨١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١١/٢١٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥/٣٠٠۔

٤: أخرجه السُّلمی في طبقات الصّوفية: ٤٣۔

اپنے اور اپنی شہوات کے درمیان لوہے کی مضبوط دیوار قائم نہیں کر لیتا۔‘‘

٥. سئل إسماعيل بن نجيد رَحِمَهُ الله: ما الذي لا بد للعبد منه؟. فقال: ملازمة العبودية على السُّنة، ودوام المراقبة.

’’حضرت اسماعیل بن نجید رَحِمَهُ الله سے پوچھا گیا: کون سی چیز ہے جو ایک بندے کے لئے بجا لانا ضروری ہے؟ انہوں نے کہا: سنت کے مطابق عبادت کا اہتمام کرنا اور مراقبہ میں ہمیشگی اختیار کرنا۔‘‘

٦. قال أبو عبد الله رَحِمَهُ الله: الخشوع في الصلاة علامة فلاح المصلي.

’’حضرت ابوعبد اللہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: نماز میں خشوع وخضوع نمازی کی کامیابی کی علامت ہے۔‘‘

٧. قال أبو مسلم الخولاني رَحِمَهُ الله: من شد رجليه في الصلاة ثبت الله رجليه على الصراط.

’’حضرت ابو مسلم خولانی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس نے اپنے دونوں پاؤں نماز میں باندھ لئے (یعنی نماز میں استقامت اور خشوع اختیار کیا) اللہ تعالیٰ پل صراط پر اسے ثابت قدم رکھے گا۔‘‘

٨. قال سفيان بن عيينة رحمه الله: ائتوا الصلاة قبل النداء ولا تكونوا كالعبد السوء لا يأتي للصلاة حتى يدعى إليها.

’’حضرت سفیان بن عیینہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: نماز کے لئے اذان ہونے سے پہلے آؤ اور برے غلام کی طرح نہ ہونا کہ جب تک بلایا نہ جائے نماز کے لیے نہیں آتا۔‘‘

٥: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٤٥٥۔

٦: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية :٤٩٨

٧: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٤٦۔

٨: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٨٧۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ

﴿باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَo (البقرة، ٢: ٤٣)

”اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ (مل کر) رکوع کیا کروo“

٢. وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ قف فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ص وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ. (النساء، ٤: ١٠٢)

”اور (اے محبوب!) جب آپ ان (مجاہدوں) میں (تشریف فرما) ہوں تو ان کے لیے نماز (کی جماعت) قائم کریں پس ان میں سے ایک جماعت کو (پہلے) آپ کے ساتھ (اقتداء) کھڑا ہونا چاہئے اور انہیں اپنے ہتھیار بھی لیے رہنا چاہئیں، پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو (ہٹ کر) تم لوگوں کے پیچھے ہو جائیں اور (اب) دوسری جماعت کو جنہوں نے (ابھی) نماز نہیں پڑھی آجانا چاہیے پھر وہ آپ کے ساتھ (مقتدی بن کر) نماز پڑھیں۔“

٣. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَo (الحج ٢٢: ٧٧)

”اے ایمان والو! تم رکوع کرتے رہو اور سجود کرتے رہو، اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور (دیگر) نیک کام کیے جاؤ تاکہ تم فلاح پا سکوo“

٤. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَo (النور، ٢٤: ٥٦)

’’اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے رہو اور رسول (ﷺ) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ و اقتدار، استحکام اور امن و حفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)o‘‘

۵. وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّاo فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًاo فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًاo (الصافات، ۳۷: ۱-۳)

’’قسم ہے قطار در قطار صف بستہ جماعتوں کیo پھر بادلوں کو کھینچ کر لے جانے والی یا برائیوں پر سختی سے جھڑکنے والی جماعتوں کیo پھر ذکرِ الٰہی (یا قرآن مجید) کی تلاوت کرنے والی جماعتوں کیo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز کو تنہا آدمی کی نماز پر ستائیس درجے فضیلت ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے

’’اور دوسری روایت میں ’’پچیس درجے فضیلت‘‘ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔‘‘

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجماعة والإمامة، باب: فضل صلاة الجماعة، ۱/ ۲۳۱، الرقم: ٦۱۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، ۱/ ٤٥۰، الرقم: ٦٥۰، والنسائي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فضل الجماعة، ۲/ ۱۰۳، الرقم: ۸۳۷، ومالك في الموطأ، كتاب: صلاة الجماعة، باب: فضل صلاة الجماعة على صلاة الفذ، ۱/ ۱۲۹، الرقم: ۲۸۸۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجماعة والإمامة، باب: فضل صلاة الجماعة، ۱/ ۲۳۲، الرقم: ٦۲۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة، ۱/ ٤٥۹، الرقم: ٦٤۹، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل المشي إلى الصلاة، ۱/ ۱٥۳ الرقم: ٥٥۹۔

تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوْقِهِ خَمْسَةً وَعِشْرِيْنَ ضِعْفًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی جماعت سے پڑھی ہوئی نماز کا ثواب اس کی اپنے گھر یا بازار میں (تنہا) پڑھی ہوئی نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے بھاری اور کوئی نماز نہیں ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہوتے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اذان کا حکم دوں اور اقامت کہی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر آگ کے شعلے لے کر انہیں جلا دوں جو (باجماعت) نماز کے لیے ابھی تک نہیں نکلے۔'' اس حدیث کو امام بخاری، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ: دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ وَحْدَهُ فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، سَمِعْتُ رَسُوْلَ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجماعة والإمامة، باب: فضل العشاء في جماعة، ١/٢٠٦، الرقم: ٦٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٩٢، الرقم: ٣٣٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤١، الرقم: ٢١٣١٠، والدارمي في السنن، ١/٣٢٦، الرقم: ١٢٧٣۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: فضل صلاة العشاء والصبح جماعة، ١/ ١٣٢، الرقم: ٦٥٦، ومالك في الموطأ، كتاب: صلاة الجماعة، باب: ما جاء في العتمة والصبح، ١/ ٤٥٤، الرقم: ٢٩٥، وعبد الرزاق في المصنف، ١/ ٥٢٥، الرقم: ٢٠٠٩، وابن حبان في الصحيح، ٥/ ٤٠٨، الرقم: ٢٠٦٠۔

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَمَالِكٌ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں آئے اور تنہا بیٹھ گئے، میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی تو گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت پڑھی تو گویا اس نے تمام رات قیام کیا (یعنی نوافل پڑھتے ہوئے رات گزاری)۔'' اس حدیث کو امام مسلم، مالک اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالنَّسَائِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو کل حالتِ اسلام میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق ہو اس پر لازم ہے کہ جس جگہ اذان دی جاتی ہے وہاں ان نمازوں کی حفاظت کرے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لیے سنن ہدیٰ مشروع فرمائی ہیں اور یہ (جماعت سے نماز پڑھنا) سنن

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: صلاة الجماعة لك سنن الهدى، ۱/ ۴۵۳، الرقم: ۶۵۴، والنسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: المحافظة على الصلوات حيث ينادي بهن، ۲/ ۱۰۸، الرقم: ۸۴۹، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في التشديد في ترك الجماعة، ۱/ ۱۵۰، الرقم: ۵۵۰۔

ہدیٰ یعنی سنت مؤکدہ ہے اور اگر تم نے گھروں میں نماز پڑھی جیسا کہ تارک جماعت پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی (ﷺ) کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے ان مساجد میں جانے کا قصد کرتا ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے میں ایک نیکی عطا فرماتا ہے، ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے، (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) ہم یہ سمجھتے تھے کہ جماعت کو چھوڑنے والا صرف منافق ہوتا ہے جس کا نفاق معروف ہو۔ اور (جماعت کی اہمیت کا اندازہ یہاں سے لگا لیں کہ) ایک شخص دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں لایا جاتا اور اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِکُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلَى كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَنَسٍ مَوْقُوْفًا.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے رضائے الٰہی کے لیے چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی اس کے لیے دو نجاتیں لکھی گئیں: ایک نجات جہنم سے اور دوسری منافقت سے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انس سے موقوفاً روایت کی گئی ہے۔

٧. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ:

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل التكبيرة الأولى، ٢/ ٧، الرقم: ٢٤١، وعبد الرزاق في المصنف، ١/ ٥٢٨، الرقم: ٢٠١٩، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/ ٢٨٥، الرقم: ٤٦٦۔

٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في فضل صلاة الجماعة، ١/١٥١، —

أَشَاهِدٌ فُـلَانٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: أَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ ﷻ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابی بن کعب ﷺ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور فرمانے لگے: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا: کیا فلاں آدمی موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: یہ دو نمازیں (یعنی فجر اور عشاء) منافقوں کے لئے بہت مشکل ہیں۔ اگر تمہیں ان کے ثواب کا علم ہو جائے تو تم ان دونوں کے لیے ضرور (مسجد میں) آؤ اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ آنا پڑے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اور اگر تم اس کی فضیلت کو جان لو تو تم اس میں مقابلہ بازی سے کام لو۔ ایک شخص کی دوسرے شخص کے ساتھ نماز، اکیلے شخص کی نماز سے افضل ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اسی طرح جتنی تعداد زیادہ ہو، اتنی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدٍ جَمَاعَةً أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً لَا تَفُوْتُهُ الرَّكْعَةُ الْأُوْلَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللهُ

-------- الرقم: ٥٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤٠، الرقم: ٢١٢٧٦، وابن حبان في الصحيح، ٥/٤٠٥، الرقم: ٢٠٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٢٩٥، الرقم: ٩١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٦١، الرقم: ٤٧٤٤۔

۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: صلاة العشاء والفجر في جماعة، ١/٢٦١، الرقم: ٧٩٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٦٢، الرقم: ٢٨٧٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ١٦٠، ١٦٤، الرقم: ٥٩٤، ٦٠٦۔

لَهُ بِهَا عِتْقًا مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو شخص مسجد میں جماعت سے چالیس روز تک نماز پڑھے کہ اس کی عشاء کی پہلی رکعت بھی فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے نجات لکھ دیتا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ لَيَعْجَبُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْجَمِيْعِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نماز با جماعت کو بہت زیادہ پسند فرماتے ہیں۔''

اس حدیث کو امام احمد نے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْفَجْرَ كُتِبَتْ صَلَاتُهُ يَوْمَئِذٍ فِي صَلَاةِ الْأَبْرَارِ وَكُتِبَ فِي وَفْدِ الرَّحْمَنِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے، پھر مسجد میں پہنچ کر نماز فجر سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے اور نماز فجر تک بیٹھا رہے، اس کی اس دن کی نماز ابرار (نیک لوگوں) کی نماز شمار ہوتی ہے اور اسے رحمٰن کے وفد میں شمار کیا جاتا ہے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٠، الرقم: ٥١١٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥٩، الرقم: ٥٨٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٢٦، الرقم: ٨٣٩١، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٦٠، الرقم: ٥٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٣٩.

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٨٥، الرقم: ٧٧٦٦، وفي مسند الشاميين، ١/٣٠٠، الرقم: ٥٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٤١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٦٤، الرقم: ٦٩٧.

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَوَصْلِ الصُّفُوْفِ

﴿پہلی صف میں نماز پڑھنے اور صفیں ملانے کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَعُرِضُوْا عَلٰی رَبِّکَ صَفًّا. (الکهف، ١٨: ٤٨)

’’اور (سب لوگ) آپ کے رب کے حضور قطار در قطار پیش کیے جائیں گے۔‘‘

٢. وَالصّٰفّٰتِ صَفًّاo فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًاo فَالتّٰلِيٰتِ ذِکْرًاo (الصافات، ٣٧: ١-٣)

’’قسم ہے قطار در قطار صف بستہ جماعتوں کیo پھر بادلوں کو کھینچ کر لے جانے والی یا برائیوں پرسختی سے جھڑکنے والی جماعتوں کیo پھر ذکرِ الٰہی (یا قرآن مجید) کی تلاوت کرنے والی جماعتوں کیo‘‘

٣. وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَo وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَo (الصافات، ٣٧: ١٦٥، ١٦٦)

’’اور یقیناً ہم تو خود صف بستہ رہنے والے ہیںo اور یقیناً ہم تو خود (اللہ کی) تسبیح کرنے والے ہیںo‘‘

٤. اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا کَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌo (الصف، ٦١: ٤)

’’بے شک اللہ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اُس کی راہ میں (یوں) صف بستہ ہوکرلڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوںo‘‘

٥. يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِکَةُ صَفًّا. (النبا، ٧٨: ٣٨)

’’جس دن جبرائیل (روح الامین) اور (تمام) فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔‘‘

٦. وَجَآءَ رَبُّکَ وَالْمَلَکُ صَفًّا صَفًّاo (الفجر، ٨٩: ٢٢)

’’اور آپ کا رب جلوہ فرما ہوگا اور فرشتے قطار در قطار (اس کے حضور) حاضر ہوں گےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کی بہترین صف پہلی ہے اور کم ترین آخری اور عورتوں کی بہترین صف آخری ہے اور کم ترین صف پہلی ہے(یعنی مردوں کے لیے زیادہ ثواب پہلی صف میں جبکہ عورتوں کے لیے آخری صف میں)۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''حضرت براء بن عازب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشک وشبہ پہلی صف میں کھڑے ہونے والوں پر اللہ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔'' اس حدیث کو امام نسائی، ابن ماجہ اور عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الأول، ١/ ٣٢٦، الرقم: ٤٤٠، والترمذي في السنن، أبواب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل الصف الأول، ١/ ٤٣٥، الرقم: ٢٢٤، والنسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: ذكر خير الصفوف النساء وشر صفوف الرجال، ٢/ ٩٣، الرقم: ٨٢٠، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: صف النساء وكراهية التأخير عن الصف الأول، ١/ ١٨١، الرقم: ٦٧٨.

٢: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الآذان، باب: رفع الصوت بالآذان، ٢/ ١٣، الرقم: ٦٤٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: فضل الصف المقدم، ١/ ٣١٨، الرقم: ٩٩٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/ ٤٥، ٥١، الرقم: ٢٤٣١، ٢٤٤٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/ ٣٣٢، الرقم: ٣٨٠٣.

٣. عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَـلَاثًا وَلِلثَّانِي مَرَّةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پہلی صف کے لیے تین مرتبہ مغفرت کی دعا فرماتے اور دوسری کے لیے دو مرتبہ۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللهُ ﷻ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صف کو ملاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے اور جو صف توڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے توڑ دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، ابو داود اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز حاکم نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔

٥. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوْفَ

٣: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل الصف الأول، ١/ ٤٣٥، الرقم: ٢٢٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: فضل الصف المقدم، ١/ ٣١٨، الرقم: ٩٩٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/ ٥١، الرقم: ٢٤٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٢٦، والدارمي في السنن، ١/ ٣٢٤، الرقم: ١٢٦٥.

٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: من وصل صفا، ٢/٩٣، الرقم: ٨١٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: تسوية الصفوف، ١/١٧٨، الرقم: ٦٦٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٠١، الرقم: ٤٩٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٧، الرقم: ٥٧٢٤، والحاكم في المستدرك، ١/٣٣٣، الرقم: ٧٧٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢٣، الرقم: ١٥٤٩.

٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: كيف يقوم الإمام الصفوف، ٢/٨٩، —

مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُوْرَنَا، وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ. وَكَانَ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْمُتَقَدِّمَةِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ صف کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک چلتے ہمارے کندھے یا (کہا) ہمارے سینے سیدھے کرتے اور فرماتے: تم آگے پیچھے نہ ہوا کرو، تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اگلی صفوں پر اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صفوں کو ملانے والوں پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان لوگوں کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اور جو شخص صف کا خلا پر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کا درجہ بلند فرما دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اسے امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔

--------- الرقم: ٨١١، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: تسوية الصفوف، ١/١٧٨، الرقم: ٦٦٤، والحاكم في المستدرك، ١/٧٦٦، الرقم: ٢١١٥۔

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: إقامة الصفوف، ١/٣١٨، الرقم: ٩٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٨٩، الرقم: ٢٤٦٣١، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢٣، الرقم: ١٥٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٩٧، والحاكم في المستدرك، ١/٣٣٤، الرقم: ٧٧٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٠١، الرقم: ٤٩٦٨۔

٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: إِنَ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: وَعَلَى الثَّانِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابو امامہ ﷺ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: دوسری صف کے لئے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: دوسری صف کے لئے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صف پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: دوسری صف کے لیے بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دوسری صف کے لئے بھی (یعنی پہلی صف کے لیے نزول رحمت کئی گنا زیادہ ہوتا ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٢، الرقم: ٢٢٣١٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٩١، والمنذري في الترغيب و الترهيب، ١/١٨٧، الرقم: ٧٠٢۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الجُمُعَةِ وَيَوْمِهَا

﴿ نمازِ جمعہ اور یومِ جمعہ کی فضیلت ﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○

(الجمعة، ٦٢: ٩، ١٠)

’’اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ و نماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو○ پھر جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور (پھر) اللہ کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرنے لگو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَابْنُ مَاجه، وَأَحْمَدُ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: الدهن للجمعة، ١/٣٠١، الرقم: ٨٤٣، وابن ماجه عن أبي ذر في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الزينة يوم الجمعة، ١/٣٤٩، الرقم: ١٠٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٣٨، الرقم: ٢٣٧٦١۔

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے روز غسل کرے اور حسبِ استطاعت طہارت کرے، تیل لگائے اور خوشبو لگائے پھر اپنے گھر سے نمازِ جمعہ کے لیے نکلے اور (صفوں کے درمیان پرسکون بیٹھے ہوئے) دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔ پھر نماز پڑھے جو اس کے لیے لکھ دی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے۔ اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے روز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک ساعت ہے جو بندہ مسلمان اسے پائے اور وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا وہی عطا فرما دی جائے گی اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ قلیل وقت ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: الساعة التي في يوم الجمعة، ١/٣١٦، الرقم: ٨٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: في الساعة التي في يوم الجمعة، ٢/٥٨٣، الرقم: ٨٥٢، والترمذي في السنن، أبواب: الوتر، باب: ما جاء في الساعة التي ترجى في يوم الجمعة، ٢/٣٦٢، الرقم: ٤٩١۔

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: في الساعة التي في يوم الجمعة، ٢/٥٨٤، الرقم: ٨٥٣، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الإجابة أية ساعة هي في يوم الجمعة، ١/٢٧٦، الرقم: ١٠٤٩۔

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابو بردہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ کیا تم نے اپنے والد سے ساعت جمعہ کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث سنی ہے؟ وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: ہاں! میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ساعت امام کے (خطبہ کے لیے) بیٹھنے سے لے کر نماز پڑھی جانے تک ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم كَانَ يَقُوْلُ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا، اور ایک رمضان کے روزوں کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا ان کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے، جب تک گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُوْدَاوُدَ.

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر، ١/ ٢٠٩، الرقم: ٢٣٣، والترمذي في السنن، أبواب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل الصلوات الخمس، ١/ ٤١٨، الرقم: ٢١٤، وابن ماجه عن أبي أيوب الأنصاري في السنن، كتاب: الطهارة وسننها، باب: تحت كل شعرة جنابة، ١/ ١٩٦، الرقم: ٥٩٨۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: فضل من استمع وأنصت في الخطبة، ٢/٥٨٨، الرقم: ٨٥٧، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فضل الجمعة، ١/٢٧٦، الرقم: ١٠٥٠۔

''حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا، پھر جمعہ پڑھنے آیا اور خاموشی سے خطبہ سنا، اس کے اس جمعہ سے لے کر گزشتہ جمعہ تک اور تین دن زائد کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور فرمایا: جس شخص نے کنکریاں چھوئیں (یعنی توجہ سے خطبہ نہ سنا بلکہ کنکریوں سے کھیلتا رہا) اس نے لغو کام کیا۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس بہترین دن میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے، جس دن میں حضرت آدم ﷤ پیدا کیے گئے جس دن میں حضرت آدم ﷤ جنت میں داخل کیے گئے اور جس دن وہ جنت سے (زمین پر) اُتارے گئے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: تُبْعَثُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَكْتُبُوْنَ مَجِيءَ النَّاسِ فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَرُفِعَتِ الأَقْلَامُ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا حَبَسَ فُلَانًا؟ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ ضَالًّا فَاهْدِهِ وَإِنْ كَانَ مَرِيْضًا

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: فضل يوم الجمعة، ٢/٥٨٥، الرقم: ٨٥٤، والترمذي في السنن، أبواب: الوتر، باب: ما جاء في فضل يوم الجمعة، ٢/٣٥٩، الرقم: ٣٨٨، والنسائي في السنن، كتاب: الجمعة، باب: ذكر فضل يوم الجمعة، ٣/٨٩، الرقم: ١٣٧٣۔

٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: التبكير على الجمعة، ٣/٩٧، الرقم: ١٣٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٠، الرقم: ٢٢٢٩٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٨٧، الرقم: ٨١٠٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٣٤، الرقم: ١٧٧١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٢٦، الرقم: ٥٦٥٦۔

فَاشْفِهِ وَإِنْ كَانَ عَائِلاً فَأَغْنِه. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن فرشتوں کو مساجد کے دروازوں پر بھیج دیا جاتا ہے اور وہ لوگوں کی آمد لکھتے رہتے ہیں۔ جب امام آ جاتا ہے تو قلم روک لیے جاتے ہیں اور رجسٹر بند کر دیئے جاتے ہیں۔ فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں: فلاں آدمی کو (جمعہ میں آنے سے) کس چیز نے روکا ہے۔ پھر کہتے ہیں: اے اللہ! اگر وہ گمراہ ہے تو اسے ہدایت دے، اگر وہ بیمار ہے تو اسے شفا دے اور اگر وہ تنگ دست ہے تو اسے دولت مند بنا۔“

اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن خزیمہ کے ہیں۔

٨. عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلاَلٍ: خَلَقَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ وَأَهْبَطَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللهُ آدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لاَ يَسْأَلُ اللهَ فِيْهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ. مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلاَ أَرْضٍ وَلاَ رِيَاحٍ وَلاَ جِبَالٍ وَلاَ بَحْرٍ إِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو لبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کا دن تمام دِنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب دِنوں سے زیادہ عظمت والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانی اور عید الفطر کے دن سے بھی عظیم ہے۔ اس کی پانچ خوبیاں ہیں: اس میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: في فضل الجمعة، ١/٣٤٤، الرقم: ١٠٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٠، الرقم: ١٥٥٨٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٣٣، الرقم: ٤٥١١، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٤٧٧، الرقم: ٥٥١٦۔

کیا۔ اسی میں آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا اسی میں آدم علیہ السلام کو فوت کیا، اس میں ایک ایسا وقت ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی چیز مانگے، اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا کرتا ہے، بشرطیکہ وہ حرام نہ ہو اور اسی میں قیامت برپا ہوگی، ہر مقرب فرشتہ، آسمان و زمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن خطرہ محسوس کرتے ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے سندِ حسن کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔



فَصْلٌ فِي ذَمِّ تَرْکِ الصَّلَاةِ وَالتَّأْخِيْرِ فِيْهَا

﴿نماز چھوڑنے اور اس میں سستی کرنے کی مذمت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِنَّ الصَّلٰوةَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًاo (النساء، ٤: ١٠٣)

’’پھر (اے مسلمانو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو، پھر جب تم (حالتِ خوف سے نکل کر) اطمینان پا لو تو نماز کو (حسبِ دستور) قائم کرو۔ بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت کے حساب سے فرض ہےo‘‘

٢. اِنَّ الْمُنٰـفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ج وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوةِ قَامُوْا کُسَالٰی لا يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْکُرُوْنَ اللهَ اِلَّا قَلِيْلاًo (النساء، ٤: ١٤٢)

’’بے شک منافق (بزعمِ خویش) اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالانکہ وہ انہیں (اپنے ہی) دھوکے کی سزا دینے والا ہے، اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ (محض) لوگوں کو دکھانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو یاد (بھی) نہیں کرتے مگر تھوڑاo‘‘

٣. وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰـتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ کَفَرُوْا بِاللهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ کُسَالٰی وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ کٰرِهُوْنَo (التوبة، ٩: ٥٤)

’’اور ان سے ان کے نفقات (یعنی صدقات) کے قبول کیے جانے میں کوئی (اور) چیز انہیں مانع نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے منکر ہیں اور وہ نماز کی ادائیگی کے لیے نہیں آتے مگر کاہلی و بے رغبتی کے ساتھ اور وہ (اللہ کی راہ میں) خرچ (بھی) نہیں کرتے مگر اس حال میں کہ وہ ناخوش ہوتے ہیںo‘‘

٤. رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ

الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ○ (النور، ٢٤: ٣٧)

’’(اللہ کے اس نور کے حامل) وہی مردانِ (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے (بلکہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی) وہ (ہمہ وقت) اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں (سب) الٹ پلٹ ہو جائیں گی○‘‘

٥. وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ○ (الروم، ٣٠: ٣١)

’’اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے مت ہو جاؤ○‘‘

٦. فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ○ (الماعون، ١٠٧: ٤-٦)

’’پس افسوس (اور خرابی) ہے ان نمازیوں کے لیے○ جو اپنی نماز (کی روح) سے بے خبر ہیں (یعنی انہیں محض حقوق اللہ یاد ہیں حقوق العباد بھلا بیٹھے ہیں)○ وہ لوگ (عبادت میں) دکھلاوا کرتے ہیں (کیوں کہ وہ خالق کی رسمی بندگی بجا لاتے ہیں اور پسی ہوئی مخلوق سے بے پرواہی برت رہے ہیں)○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: منافقوں پر فجر اور

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجماعة والإمامة، باب: فضل العشاء في جماعة، ١/٢٠٦، الرقم: ٦٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٩٢، الرقم: ٣٣٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤١، الرقم: ٢١٣١٠، والدارمي في السنن، ١/٣٢٦، الرقم: ١٢٧٣-

عشاء کی نمازوں سے بھاری اور کوئی نماز نہیں ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہوتے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اذان کا حکم دوں اور اقامت کہی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر آگ کے شعلے لے کر انہیں جلا دوں جو نماز کے لیے ابھی تک نہیں نکلے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْکَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ يُمِيْتُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَکَ نَافِلَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ خَلَفٌ عَنْ وَقْتِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: جب تم پر ایسے حاکم مسلط ہو جائیں جو نماز کو (مستحب) وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں یا فرمایا: نماز کے (مستحب) وقت کو ختم کر کے پڑھیں تو تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: جو آپ ارشاد فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لیا کرو پھر اگر ان کے ساتھ نماز پاؤ تو (اُن حاکموں کے فتنہ سے بچنے کے لیے) وہ بھی پڑھ لینا کیونکہ وہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ اور خلف راوی نے ’’عن وقتھا‘‘ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: سَيَكُوْنُ أُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: كراهية التأخير الصلاة عن وقتها المختار وما يفعله المأموم إذا أخرها الإمام، ١/٤٤٨، الرقم: ٦٤٨، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: إذا أخرها الإمام الصلاة عن وقتها، ١/١١٧، الرقم: ٤٣١، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في إذا أخروا الصلاة عن وقتها، ١/٢٩٨، الرقم: ١٢٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦٨، الرقم: ٢١٥١٦۔

٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في إذا أخروا الصلاة عن وقتها، ١/٢٩٨، الرقم: ١٢٥٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٣٨٠، الرقم: ٣٧٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣١٤، الرقم: ٢٢٧٣٣۔

أَشْيَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا فَاجْعَلُوْا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (ایک زمانے میں) میری امت کے حکام ایسے لوگ ہوں گے جو دنیاوی امور کی وجہ سے نماز تاخیر سے پڑھا کریں گے۔ تم اپنی نمازوں کو ان کے ساتھ نفل کے طور پر پڑھ لیا کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، عبد الرزاق اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَضَرَبَ فَخِذِي: كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيْتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟ قَالَ: مَا تَأْمُرُ؟ قَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ، فَإِنْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میری ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: تم جب ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز میں مقررہ وقت سے دیر کریں گے تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھ لو، پھر اپنے کاموں پر جاؤ، اگر تم مسجد میں ہو اور تمہاری موجودگی میں جماعت کھڑی ہو تو شریک ہو جاؤ۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، عبد الرزاق اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ

٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: إعادة الصلاة بعد ذهاب وقتها مع الجماعة، ١١٣/٣، الرقم: ٨٥٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٣٨٠/٢، الرقم: ٣٧٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٥٤/٢، الرقم: ٧٥٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٦٨/٥، الرقم: ٢١٥١٦، والبزار في المسند، ٣٧٤/٩، الرقم: ٣٩٥٤۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: بيان إطلاق اسم الكفر على ترك الصلاة، ٨٨/١، الرقم: ٨٢، والترمذي في السنن، كتاب: الإيمان، باب: ما جاء في ترك الصلاة، ١٣/٥، الرقم: ٢٦١٨، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في رد الإرجاء، ٢١٩/٤، الرقم: ٤٦٧٨۔

الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان اور کفر اور شرک میں نماز نہ پڑھنے کا فرق ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أُبَيِّ بْنِ کَعْبٍ رضی الله عنه قَالَ: صَلَّی بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ: أَشَاهِدٌ فُـلَانٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: أَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَی الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الرُّکَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَی مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِکَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْکَی مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْکَی مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا کَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَی اللهِ عزوجل.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور فرمانے لگے: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر پوچھا: کیا فلاں آدمی موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے: یہ دو نمازیں (یعنی فجر اور عشاء) منافقوں کے لئے بہت مشکل ہیں۔ اگر تمہیں ان کے ثواب کا علم ہو جائے تو تم ان دونوں کے لیے ضرور آؤ اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ آنا پڑے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اور اگر تم اس کی فضیلت کو جان لو تو تم اس میں مقابلہ بازی سے کام لو۔ ایک شخص کی دوسرے شخص کے ساتھ نماز، اکیلے شخص کی نماز سے افضل ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اسی طرح جتنی تعداد زیادہ ہو، اتنی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه أبو داود في السنن، کتاب: الصلاة، باب: في فضل صلاة الجماعة، ١/١٥١، الرقم: ٥٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤٠، الرقم: ٢١٢٧٦، وابن حبان في الصحيح، ٥/٤٠٥، الرقم: ٢٠٥٦، والنسائي في السنن الکبری، ١/٢٩٥، الرقم: ٩١٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٣٢، الرقم: ١٨٣٤، والبيهقي في السنن الکبری، ٣/٦١، الرقم: ٤٧٤٤۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: لَا إِسْلَامَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کا کوئی اسلام نہیں جو نمازی نہیں۔''

٢. قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: مَنْ تَرَكَ صَلَاةً وَاحِدَةً مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللهِ وَبَرِئَ اللهُ مِنْهُ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑی، تو وہ اللہ تعالیٰ سے بری ہوا، اور اللہ تعالیٰ اس سے بری ہوا۔''

٣. قَالَ الإِمَامُ أَحْمَدُ رحمه الله: كُلُّ شَيْءٍ يَذْهَبُ آخِرُهُ فَقَدْ ذَهَبَ جَمِيعُهُ، فَإِذَا ذَهَبَتْ صَلَاةُ الْمَرْءِ ذَهَبَ دِينُهُ.

''امام احمد رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ ہر وہ چیز جس کا آخری حصہ چلا گیا (ضائع ہوگیا) تو وہ ساری کی ساری ضائع ہوگئی، پس جب انسان کی نماز جاتی رہی تو اس کا دین جاتا رہا۔''

٤. قَالَ الإِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْمَرْوَزِيُّ رحمه الله: لَقَدْ شَدَّدَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْوَعِيدَ فِي تَرْكِهَا، وَوَكَّدَهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ بِأَنْ يَخْرُجَ تَارِكُهَا مِنَ الإِيْمَانِ بِتَرْكِهَا، وَلَمْ تُجْعَلْ فَرِيْضَةٌ مِنْ أَعْمَالِ الْعِبَادِ عَلَامَةً بَيْنَ الْكُفْرِ وَالإِيْمَانِ إِلَّا الصَّلَاةُ.

''امام ابو عبد اللہ مروزی رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نماز کو ترک کرنے میں سخت وعید دی ہے، اور اسے اپنے نبی مکرم ﷺ کی زبان مبارک پر موکد فرمایا کہ اس کا تارک اسے ترک

١: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٦/١٥٧، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٨٩٧، الرقم: ٩٣٠، ٩٣١۔

٢: أخرجه المروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/ ٨٩٨، الرقم: ٩٣٤۔

٣: أخرجه ابن القيم في الصلاة: ٣٩۔

٤: أخرجه المروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/ ١٣٢، ١٣٣۔

کرنے کی وجہ سے ایمان سے نکل جاتا ہے (یعنی اس کا ایمان کامل نہیں ہوتا)، اور بندوں کے اعمال میں سے نماز کے سوا کسی اور فریضہ کو کفر اور ایمان کے درمیان علامت نہیں بنایا۔‘‘

٥. عَنْ مَعْقِلٍ الْخَثْعَمِيِّ، قَالَ: أَتَى عَلِيًّا رَجُلٌ وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا تَرَى فِي امْرَأَةٍ لَا تُصَلِّي؟ قَالَ: مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ.

’’حضرت معقل خثعمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی اس وقت آیا جب آپ رحبہ میں تھے، اور کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کی اس عورت کے بارے میں کیا رائے ہے، جو نماز نہیں پڑھتی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو نماز نہیں پڑھتا وہ کفر کرنے والا ہے۔‘‘

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن شقیق عقیلی فرماتے ہیں، صحابہ کرام، نماز کے سوا کسی دوسرے عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

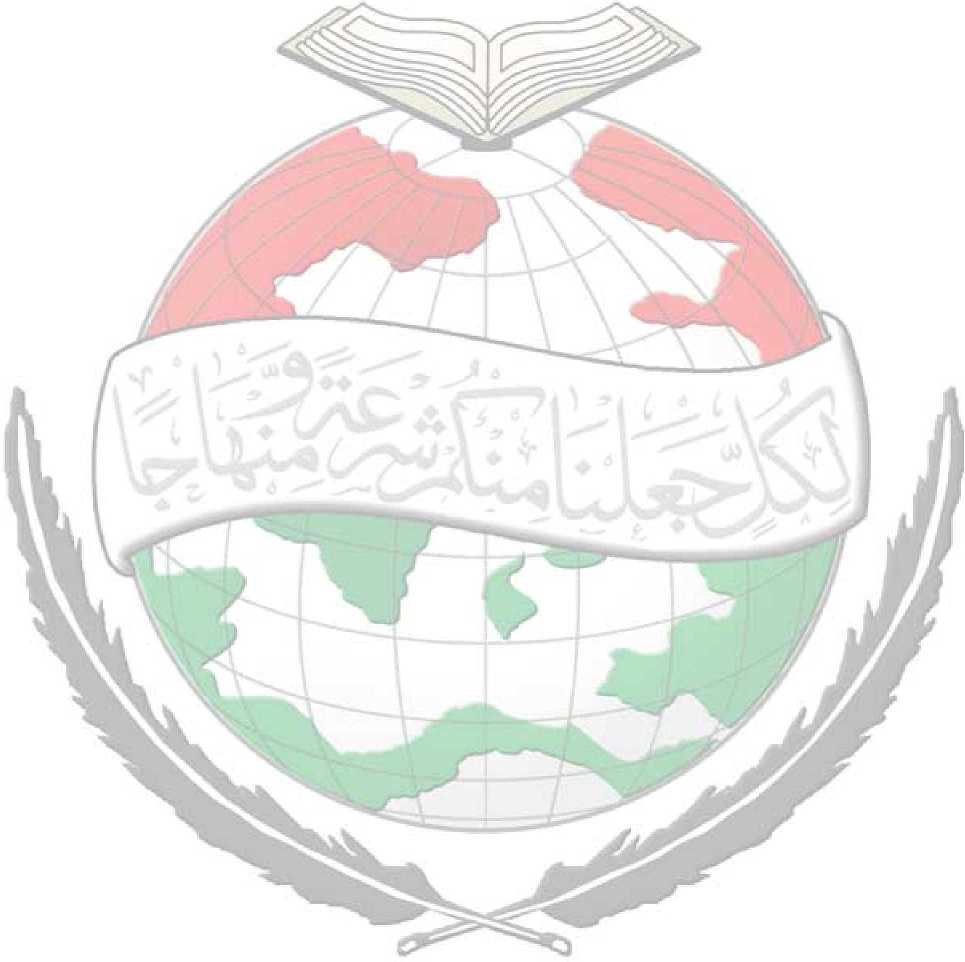
٧. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ رحمه الله: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ رحمه الله يَقُولُ: كَانَ رَأْيُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ لَدُنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ عَمْدًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا كَافِرٌ.

٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٧١، الرقم: ٣٠٤٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٧٢، الرقم: ٤٢، والذهبي في الكبائر، ١/٢٠، والعدني في الإيمان، ١/١٧١، الرقم: ٦٣۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الإيمان، باب: ما جاء في ترك الصلاة، ٥/١٤، الرقم: ٢٦٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٧٢، الرقم: ٣٠٤٤٦، والذهبي في الكبائر، ١/٢٠۔

٧: أخرجه ابن عبد البر في التمهيد، ٤/٢٢٥، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٩٢٩، الرقم: ٩٩٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢١٧، الرقم: ٨٣٠۔

’’محمد بن نصیر مروزی رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اسحاق رَحِمَهُ الله کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ اہل علم کی حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ سے یہ رائے تھی کہ بغیر عذر کے عمداً نماز ترک کرنے والا یہاں تک کہ اس کا وقت جاتا رہے، کافر ہے۔‘‘



فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْوِتْرِ

﴿ نمازِ وتر کی فضیلت ﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوْتَ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةِ الضُّحَى، وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے میرے خلیل (رحمت دو عالم ﷺ) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے کہ مرتے دم تک انہیں نہ چھوڑوں: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، نماز چاشت پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضي الله عنها كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التطوع، باب: صلاة الضحى في الحضر، ١/٣٩٥، الرقم: ١١٢٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلاة الضحى، ١/٤٩٩، الرقم: ٧٢١، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: الحث على الوتر قبل النوم، ٣/٢٢٩، الرقم: ١٦٧٧۔

٢: أخرجه البخاري في كتاب: التهجد، باب: قيام النبي ﷺ بالليل في رمضان وغيره، ١/٣٨٥، الرقم: ١٠٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ في الليل، ١/٥٠٩، الرقم: ٧٣٨، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في وصف صلاة النبي ﷺ بالليل، ٢/٣٠٢، الرقم: ٤٣٩، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في صلاة اليل، ٢/٤٠، الرقم: ١٣٤١۔

”حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن ﷛ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: رمضان المبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں اور اس کے علاوہ بھی (نمازِ تہجد) گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے، تم ان کے ادا کرنے کی خوبصورتی اور طوالتِ (قیام) کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے، تم ان کے ادا کرنے کی خوبصورتی اور طوالتِ (قیام) کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں (نمازِ وتر) پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ خَافَ عَلَى أَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُوْمَ آخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ، وَذٰلِكَ أَفْضَلُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ.

”حضرت جابر ﷛ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو رات کے آخری حصے میں قیام نہ کر سکنے کا اندیشہ ہو، وہ رات کے شروع میں وتر پڑھ لے اور جو شخص رات کے آخری حصے میں قیام کرنے کے متعلق پر امید ہو تو وہ رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرے کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں اور یہ (وقت عبادت کے لیے) افضل ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: من خاف أن لا يقوم من آخر الليل فليوتر أوله، ١/ ٥٢٠، الرقم: ٧٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٠٠، الرقم: ١٤٢٤٥، وأبو يعلى في المسند، ٤/ ١٨٨، الرقم: ٢٢٧٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/ ٣٥، الرقم: ٤٦١٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٢٢٩، الرقم: ٨٧١۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب: الوتر، باب: ما جاء أن الوتر ليس بحتم، ٢/ ٣١٦، الرقم: ٤٥٣، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: الأمر بالوتر، —

اللهِ ﷺ وَقَالَ: إِنَّ اللهَ وِتْرٌ، يُحِبُّ الْوِتْرَ، فَأَوْتِرُوْا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک طریقہ جاری فرمایا اور ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے، پس اے اہل قرآن (مسلمانو!) تم بھی وتر پڑھا کرو۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابو داود نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت علی کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥. عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ: قَالَ أَبُوْ الْوَلِيْدِ الْعَدَوِيُّ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ وَهِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ وَهِيَ الْوِتْرُ فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوْعِ الْفَجْرِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَالْحَاكِمُ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت خارجہ بن حذافہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو الولید عدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک نماز کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، وہ نماز ''وتر'' ہے پس تمہارے لیے اسے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، طبرانی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٢٨/٣، الرقم: ١٦٧٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: استحباب الوتر، ٦١/٢، الرقم: ١٤١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في الوتر، ٣٧٠/١، الرقم: ١١٦٩، وعبد الرزاق عن أبي عبيدة في المصنف، ٤/٣، الرقم: ٤٥٧١.

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: استحباب الوتر، ٦١/٢، الرقم: ١٤١٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٧٩/٢، الرقم: ٢١٦٨، والحاكم في المستدرك، ٤٤٨/١، الرقم: ١١٤٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤٧٧/٢، الرقم: ٤٢٩١، وفي السنن الصغرى، ٤٤٢/١، الرقم: ٧٧٧.

٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ، وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما سے مروی ہے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں وتر کے علاوہ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الضُّحَى وَصَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَلَمْ يَتْرُكِ الْوِتْرَ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ. رَوَاهُ الْمُنْذِرِيُّ، وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِي فِي الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص نماز چاشت پڑھے اور مہینے میں تین دن کے روزے رکھے اور سفر وحضر میں وتر نہ چھوڑے اسے شہید کا ثواب ملتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام منذری نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اسے امام طبرانی نے ’’المعجم الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٤، الرقم: ٧٦٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٤٣، الرقم: ٧٩٨، ٥/٣٢٤، الرقم: ٥٤٤٠، وفي المعجم الكبير، ١١/٣٩٣، الرقم: ١٢١٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم: ٤٣٩١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢١٨، الرقم: ٦٥٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦/١١٣۔

٧: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٢٩، الرقم: ٨٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٤١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٣٣٢۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَلَوَاتِ التَّطَوُّعِ

﴿نفلی نمازوں کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ق عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ (الإسراء، ١٧: ٧٩)

’’اور رات کے کچھ حصہ میں (بھی) قرآن کے ساتھ (شب خیزی کرتے ہوئے) نمازِ تہجد پڑھا کریں یہ خاص آپ کے لیے زیادہ (کی گئی) ہے، یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمٰی جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)○‘‘

٢. وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ○ (الفرقان، ٢٥: ٦٣)

’’اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لئے سجدہ ریزی اور قیامِ (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں○‘‘

٣. تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا. (السجدة، ٣٢: ١٦)

’’ان کے پہلو اُن کی خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید (کی مِلی جُلی کیفیت) سے پکارتے ہیں۔‘‘

٤. وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ○ (ق، ٥٠: ٤٠)

’’اور رات کے بعض اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی○‘‘

٥. كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ○ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○

(الذاريات، ٥١: ١٧-١٨)

’’وہ راتوں کو تھوڑی سی دیر سویا کرتے تھےo اور رات کے پچھلے پہروں میں (اٹھ اٹھ کر) مغفرت طلب کرتے تھےo‘‘

٦. وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِo (الطور، ٥٢: ٤٩)

’’اور رات کے اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور (پچھلی رات بھی) جب ستارے چھپتے ہیںo‘‘

٧. يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُo قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًاo نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًاo اَوْزِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًاo اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًاo اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًاo اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًاo (المزمل، ٧٣: ١-٧)

’’اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!)o آپ رات کو (نماز میں) قیام فرمایا کریں مگر تھوڑی دیر (کے لیے)o آدھی رات یا اِس سے تھوڑا کم کر دیںo یا اس پر کچھ زیادہ کر دیں اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریںo ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گےo بے شک رات کا اُٹھنا (نفس کو) سخت پامال کرتا ہے اور (دِل و دِماغ کی یکسوئی کے ساتھ) زبان سے سیدھی بات نکالتا ہےo بے شک آپ کے لیے دن میں بہت سی مصروفیات ہوتی ہیںo‘‘

٨. اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ. (المزمل، ٧٣: ٢٠)

’’بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ (کبھی) دو تہائی شب کے قریب اور (کبھی) نصف شب اور (کبھی) ایک تہائی شب (نماز میں) قیام کرتے ہیں، اور اُن لوگوں کی ایک جماعت (بھی) جو آپ کے ساتھ ہیں (قیام میں شریک ہوتی ہے)۔‘‘

٩. وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًاo وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًاo (الإنسان، ٧٦: ٢٥، ٢٦)

’’اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریںo اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریںo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. فَضْلُ صَلَاةِ التَّهَجُّدِ

﴿نمازِ تہجد کی فضیلت﴾

١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا. فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ صَلَّى جَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت اس درجہ قیام فرمایا کرتے کہ دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جب کہ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں شکرگزار بندہ بنوں؟ جب جسم مبارک قدرے بھاری ہو گیا تو آپ ﷺ نمازِ تہجد بیٹھ کر ادا فرمانے لگے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو کر قرأت کرتے اور پھر رکوع میں جاتے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالَى

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: قوله ليغفرلك الله ما تقدم من ذنبك و ما تأخر، ٤/١٨٣٠، الرقم: ٤٥٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: إكثار الأعمال والاجتهاد في العبادة، ٤/٢١٧٢، والترمذي عن المغيرة بن شعبة في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في الاجتهاد في الصلاة، ٢/٢٦٨، الرقم: ٤١٢۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التهجد، باب: الدُّعاءِ وَالصَّلَاةِ مِن آخِرِ اللَّيْلِ، ١/٣٨٤، الرقم: ١٠٩٤، وفي كتاب: الدعوات، باب: الدُّعاءُ نصفَ اللَّيْلِ، ٥/٢٣٣٠، الرقم: ٥٩٦٢، وفي كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يريدونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ [الفتح: ١٥]، ٦/٢٧٢٣، الرقم: ٧٠٥٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين، باب: الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل والإجابة فيه، ١/٥٢١، الرقم: ٧٠٥۔

كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا کروں، ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ میں اسے بخش دوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَ قَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ أَصَحُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ:

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: فضل صوم المحرم، ٢/٨٢١، الرقم: ١١٦٣، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل صلاة الليل، ٢/٣٠١، الرقم: ٤٣٨، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: فضل صلاة الليل، ٣/٢٠٦، الرقم: ١٦١٣، وأبو يعلى في المسند، ١١/٢٨٠، الرقم: ٦٣٩٢، وابن حبان في الصحيح، ٨/٣٩٨، الرقم: ٣٦٣٦۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في دعاء النبي ﷺ، ٥/٥٥٢، الرقم: ٣٥٤٩، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥١، الرقم: ١١٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٥٠٢، الرقم: ٤٤٢٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٩٢، الرقم: ٧٧٦٦۔

هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رات کا قیام اپنے اوپر لازم کرلو کہ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے قربِ خداوندی کا باعث ہے، برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما قَالاَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص خود رات کو بیدار ہو اور اپنی اہلیہ کو (بھی) بیدار کرے، دونوں دو رکعت نماز مل کر ادا کریں تو ان کا شمار کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں اور (کثرت سے) ذکر کرنے والی عورتوں میں ہو گا۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: لَا تَدَعْ قِيَامَ

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: التطوع، باب: الحث على قيام الليل، ٢/٧٠، الرقم: ١٤٥١، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فيمن أيقظ أهله من الليل، ١/٤٢٣، الرقم: ١٣٣٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٤٨، الرقم: ٤٧٣٨، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٤١٣، الرقم: ١٣١٠، ١١٤٠٦، والحاكم في المستدرك، ١/٤٦١، الرقم: ١١٨٩.

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: قيام الليل، ٢/٣٢، الرقم: ١٣٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٤٩، الرقم: ٢٦١٥٧، والحاكم في المستدرك، —

اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن ابی قیس کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے نصیحت کی کہ قیام اللیل نہ چھوڑنا کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ اسے نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ بیمار ہو جاتے یا کمزور ہو جاتے تو بیٹھ کر پڑھ لیتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد بن حنبل اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لِسُلَيْمَانَ: يَا بُنَيَّ، لَا تُكْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ، فَإِنَّ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ تَتْرُكُ الرَّجُلَ فَقِيْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی ماں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! رات کو زیادہ نہ سونا (بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کرنا)، کیونکہ رات کو زیادہ سونے والا شخص قیامت کے دن فقیر بن کر آئے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ

١/٤٥٢، الرقم: ١١٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٤، الرقم: ٤٤٩٨، والطيالسي في المسند، ١/٢١٤، الرقم: ١٥١٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/١٧٧، الرقم: ١١٣٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢٧٩، الرقم: ٨٠٠۔

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في قيام الليل، ١/٤٢٢، الرقم: ١٣٣٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/١٨٣، الرقم: ٤٧٤٦، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٢١٠، الرقم: ٣٣٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٩٧، الرقم: ٤٥٥٢۔

٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/١٦٩، الرقم: ٣٢٤٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٤٠، الرقم: ٩١٢، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٣٣، الرقم: ٣٥٠٨، وابن المبارك في الزهد، ١/١٠١، الرقم: ٣٥٣۔

فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُوْلُ: أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن ایک میدان میں اکٹھے کئے جائیں گے اور ایک منادی اعلان کرے گا: جن لوگوں کے پہلو (اپنے رب کی یاد میں) بستروں سے جدا رہتے تھے، وہ کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے، ان کی تعداد بہت کم ہوگی اور وہ جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہوجائیں گے پھر باقی (بچ جانے والے) لوگوں کے حساب و کتاب کا حکم جاری کر دیا جائے گا۔'' اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَابَأْسَ بِهِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رات کی نماز دن کی نماز سے اتنی ہی افضل ہے جتنا پردہ میں صدقہ کرنا سرعام صدقہ کرنے سے افضل ہے۔''

اسے امام عبد الرزاق اور طبرانی نے نا قابلِ اعتراض سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

١٠. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا خَيَّبَ اللهُ عَبْدًا قَامَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٩: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٣/٤٧، الرقم: ٤٧٣٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٢٠٥، الرقم: ٨٩٩٩، وأيضًا ١٠/١٧٩، الرقم: ١٠٣٨٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/١٣٠، الرقم: ٣٠٩٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٢٩، الرقم: ٤٣٤٨۔

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢١٤، الرقم: ١٧٧٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/١٢٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٤٥، الرقم: ٩٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٥٤، والمناوي في فيض القدير، ٥/٤٤٤۔

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو کبھی ناکام نہیں کرتا جو رات کے وقت قیام کرتے ہوئے سورۂ بقرہ اور آل عمران سے آغاز کرتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عَجِبَ رَبُّنَا ﷻ مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ أَهْلِهِ وَحَيِّهِ إِلَى صَلَاتِهِ فَيَقُوْلُ رَبُّنَا: أَيَا مَـلَائِكَتِي، انْظُرُوْا إِلَى عَبْدِي ثَارَ مِنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ مِنْ بَيْنِ حَيِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي. وَرَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيْلِ اللهِ ﷻ فَانْهَزَمُوْا فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْفِرَارِ وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتَّى أُهَرِيْقَ دَمُهُ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي فَيَقُوْلُ اللهُ ﷻ لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوْا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي حَتَّى أُهَرِيْقُ دَمُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارا پروردگار دو آدمیوں پر بڑا خوش ہے: ایک وہ شخص جو نرم و گرم بستر اور محبوب بیوی اور دیگر اہل خانہ کو چھوڑ کر نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! میرے بندے کو دیکھو نرم و گرم بستر اور محبوب بیوی اور دیگر اہل خانہ کو چھوڑ کر میری رحمت کی تلاش اور خوف عذاب کے باعث نماز کے لئے کھڑا ہو گیا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں جنگ کی اور اس کے ساتھی شکست خوردہ ہو گئے اور وہ پسپائی کی ذلت اور ثابت قدمی کے ثواب کو مدنظر رکھ کر تادمِ زیست میری رحمت کی تلاش اور خوف عذاب کے باعث لڑتا رہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کو دیکھو، میری رحمت کی امید سے، میرے عذاب کے خوف کی وجہ سے خون کا آخری قطرہ بہنے تک لڑتا رہا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابو یعلی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤١٦، الرقم: ٣٩٤٩، وابن حبان في الصحيح، ٦/٢٩٨، الرقم: ٢٥٥٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٧٩، الرقم: ١٠٣٨٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٤٦، الرقم: ٩٣٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٦٨، الرقم: ٦٤٣۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال مالک بن دينار رَحِمَهُ الله: لم يبق من روح الدنيا إلا ثلاثة: لقاء الإخوان والتهجد بالقرآن وبيت خال يذکر الله فيه.

’’حضرت مالک بن دینار رَحِمَهُ الله نے فرمایا: دنیا کی راحت سے صرف تین چیزیں باقی ہیں: احباب کی زیارت، قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ تہجد ادا کرنا اور خالی گھر جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔‘‘

٢. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: وضعَ الله تعالی خمسةَ أشياءَ في خمسةِ مواضعَ: العزّ في الطاعّة، والذلّ في المعصيةِ، والهيبة في قيامِ اللّيلِ، والحِکْمَة في البطن الخالي، والغِنی في القناعة.

’’امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں کو پانچ جگہوں پر رکھا ہے: عزت کو اطاعت میں، ذلت کو معصیت میں، مصیبت کو قیام اللیل میں، حکمت کو خالی پیٹ میں، اور مالداری کو قناعت میں۔‘‘

٣. قال إبراهيم الخواص رحمه الله: دواء القلب خمسة أشياء: قراءة القرآن بالتدبر، وخلاء البطن، وقيام الليل، والتضرع عند السحر، ومجالسة الصالحين.

’’ابراہیم الخواص رَحِمَهُ الله نے فرمایا: دل کی دواء پانچ چیزیں ہیں: غور و تدبر کے ساتھ قرآن حکیم کی تلاوت کرنا، پیٹ کو خالی رکھنا، رات کو (عبادتِ الٰہی کے لیے) قیام کرنا، سحری کے وقت گریہ زاری کرنا، صالحین کی مجلس میں بیٹھنا۔‘‘

٤. قال جعفر بن محمد: بت ليلة مع إبراهيم، فانتبهت، فإذا هو يناجي

١: أخرجه الشعراني في الطبقات الکبری: ٥٨۔

٢: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٦١۔

٣: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢٨٦۔

٤: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢٨٥۔

إلى الصباح ويقول: برح الخفاء، وفي التلاقي راحة هل يشفي خل بغير خليله؟

”حضرت جعفر بن محمد خلدی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم الخواص رَحِمَهُ الله کے پاس رات گزاری میں اچانک جاگا تو سنا کہ وہ رات کو گریہ زاری کرتے ہوئے کہہ رہے تھے: ناراضگی دور ہوگئی اور محبوب کے وصال میں ہی راحت ہے کیا دوست اپنے دوست کے بغیر شفاء پا سکتا ہے؟“

٥. قال أبو العالية رَحِمَهُ الله: من أعظم الذنوب أن يتعلم الرجل القرآن، ثم ينام عنه ولا يتهجد به.

”حضرت ابو عالیہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: بہت بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ ایک شخص قرآن مجید کا علم حاصل کرے اور پھر سویا رہے اور اس کے ساتھ تہجد نہ پڑھے۔“

٢. فَضْلُ صَلَاةِ الْإِشْرَاقِ

﴿نمازِ اشراق کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز با جماعت پڑھ کر طلوعِ آفتاب تک بیٹھا، اللہ کا ذکر کرتا رہا، پھر دو رکعت نماز (اشراق) ادا کی اس کے لیے

٥: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٥٥۔

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجمعة، باب: ذكر ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس، ٢/٤٨١، الرقم: ٥٨٦، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٤٢، الرقم: ٨٨٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٣٨، الرقم: ٩٧٦٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٧٨، الرقم: ٦٦٧۔

کامل (ومقبول) حج اورعمرہ کا ثواب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لفظ تامۃ ”کامل“ تین مرتبہ فرمایا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ لَمْ يَقُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ حَتَّى يُمْكِنَهُ الصَّلَاةُ وَقَالَ: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَلَسَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى يُمْكِنَهُ الصَّلَاةُ كَانَتْ بِمَنْزِلَةِ عُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ مُتَقَبَّلَتَيْنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فجر کی نماز ادا فرماتے تو اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ اُٹھتے جب تک کہ دوسری نماز (اشراق) نہ پڑھ لیتے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے صبح (فجر) کی نماز ادا کی، پھر وہ اسی جگہ پر بیٹھا رہا یہاں تک کہ (جب سورج ایک نیزے کے برابر بلند ہوا اور) وہ دوسری نماز (یعنی نمازِ اشراق) پر قادر ہوا تو اس کا یہ عمل بمنزل ایک مقبول حج اور عمرہ کے ہوگا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣. فَضْلُ صَلَاةِ الضُّحَى

﴿نمازِ چاشت کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوْتَ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الضُّحَى وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے میرے خلیل (رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین باتوں کی

٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣٧٥، الرقم: ٥٦٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٥، والشعراني في لواقح الأنوار القدسية: ٦٨۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التطوع، باب: صلاة الضحى في الحضر، ١/٣٩٥، الرقم: ١١٢٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: —

وصیت فرمائی ہے کہ مرتے دم تک انہیں نہ چھوڑوں: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، نماز چاشت پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِیءُ مِنْ ذَلِکَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص صبح اُٹھتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے اور اس کا ایک بار سبحان اللہ کہہ دینا صدقہ ہے۔ ایک بار الحمد للہ کہہ دینا صدقہ ہے، ایک بار لا الہ الا اللہ کہہ دینا صدقہ ہے، ایک بار اللہ اکبر کہہ دینا صدقہ ہے۔ کسی شخص کو نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، کسی کو برائی سے روک دینا صدقہ ہے اور چاشت کی نماز پڑھ لینا ان تمام اُمور سے کفایت کر جاتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاشت کی دو رکعات کی پابندی کرتا ہے، اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

.... استحباب صلاة الضحى، ١/٤٩٩، الرقم: ٧٢١۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلاة الضحى، ١/٤٩٨، الرقم: ٧٢٠، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: صلاة الضحى، ٢/٢٦، الرقم: ١٢٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦٧، الرقم: ١٢٥١٣۔

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في صلاة الضحى، ٢/٣٤١، الرقم: ٤٧٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الضحى، ١/٤٤٠، الرقم: ١٣٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٣، الرقم: ٩٧١٤۔

٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک محل بنا دیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ: إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور فرماتے: یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمانوں پر (رحمت) کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس میں میرے نیک اعمال اوپر اٹھائے جائیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحَى لَا يَقُوْلُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ.

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في صلاة الضحى، ٢/٣٣٧، الرقم: ٤٧٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الضحى، ١/٤٣٩، الرقم: ١٣٨٠۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الوتر، باب: ما جاء في الصلاة عند الزوال، ٢/٣٤٢، الرقم: ٤٧٨۔

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: التطوع، باب: صلاة الضحى، ٢/٢٧، الرقم: ١٢٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٩٦، الرقم: ٤٤٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٤٩، الرقم: ٤٦٨٦۔

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت سہل بن معاذ بن انس الجہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز کے سلام پھیرنے سے لے کر چاشت کی دو رکعت پڑھنے تک اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہے، نیکی کے علاوہ کوئی بات نہ کرے، اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' اس حدیث کو امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الضُّحَى، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ: أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُدِيْمُوْنَ عَلَى صَلَاةِ الضُّحَى؟ هَذَا بَابُكُمْ فَادْخُلُوْهُ بِرَحْمَةِ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ضحیٰ ہے۔ جب قیامت کا دن ہو گا، ایک آواز دینے والا آواز دے گا: نمازِ ضحیٰ کی پابندی کرنے والو! کہاں ہو؟ یہ تمہارا دروازہ ہے، اس میں اللہ کی رحمت سے داخل ہو جاؤ۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤. فَضْلُ صَلَاةِ الْأَوَّابِيْنَ

﴿نمازِ اَوّابین کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَي عَشْرَةَ سَنَةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٩٥، الرقم: ٥٠٦٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٠٦، الرقم: ٧٨٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٦٧، الرقم: ١٠٠٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٣٩۔

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل التطوع وست ركعات —

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے، اس کے لئے یہ نفل بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعات پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه فِي هَذِهِ الآيَةِ: ﴿تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنٰـهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ [السجدة، ٣٢:١٦] قَالَ: كَانُوْا يَتَيَقَّظُوْنَ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يُصَلُّوْنَ قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: قِيَامُ اللَّيْلِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس آیت: ﴿ان کے پہلو اُن کی خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور اُمید (کی ملی جُلی کیفیت) سے پکارتے ہیں اور ہمارے عطا کردہ رزق میں

بعد المغرب، ٢/٢٩٨، الرقم: ٤٣٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في ست ركعات بعد المغرب، ١/٣٦٩، الرقم: ١١٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٢٧، الرقم: ٨٦٢.

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل التطوع وست ركعات بعد المغرب، ٢/٢٩٨، الرقم: ٤٣٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الصلاة بين المغرب والعشاء، ١/٤٣٧، الرقم: ١٣٧٣، وأبو يعلى في المسند، ٨/٣٦٠، الرقم: ٤٩٤٨.

٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: وقت قيام النبي ﷺ من الليل، ٢/٣٥، الرقم: ١٣٢١، ١٣٢٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٩، الرقم: ٤٥٢٤، وفي السنن الصغرى، ١/٤٧٨، الرقم: ٨٤١.

سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: صحابہ کرام مغرب اور عشاء کے درمیان نفل پڑھا کرتے تھے۔ حسن بصری کہا کرتے تھے کہ رات کو قیام کیا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ حَبِيْبِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَقَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمار بن یاسر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے محبوب حضور نبی اکرم ﷺ کو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتا ہے، اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى إِلَى الْعِشَاءِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

’’حضرت حذیفہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ آپ ﷺ عشاء تک (نوافل) پڑھتے رہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٩١، الرقم: ٧٢٤٥، وفي المعجم الصغير، ٢/ ١٢٧، الرقم: ٩٠٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/ ٢٣٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٢٢٧، الرقم: ٨٦٤.

٥: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ١/ ١٥٧، الرقم: ٣٨٠، والحاكم في المستدرك، ١/ ٤٥٧، الرقم: ١١٧٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٢٢٨، الرقم: ٨٦٨.

٦: أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، ١/ ٦٠٩، الرقم: ٦٥٨، والنّووي في الأذكار: ٨٣.

صَلَاةِ الْمَغْرِبِ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ فِيْمَا يَدْعُوْ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلَى دِيْنِکَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز مغرب سے فارغ ہوتے تو گھر میں داخل ہو کر دو رکعت نماز نفل ادا فرماتے، پھر اپنی دعا میں یوں فرماتے: اے دلوں کو موڑنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔''

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥. فَضْلُ صَلَاةِ تَحِيَّةِ الْوُضُوْءِ

﴿نماز تحیۃ الوضوء کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ رضی الله عنه عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: يَا بِلَالُ، حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْکَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُوْرًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِکَ الطُّهُوْرِ مَا کُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نماز فجر کے وقت فرمایا: اے بلال! مجھے اپنا وہ اُمید افزا عمل بتاؤ جو تم نے زمانہ اسلام میں کیا ہو، کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ عرض کیا: میرے نزدیک تو ایسا امید افزا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التطوع، باب: فضل الطهور بالليل والنهار وفضل الصلاة بعد الوضوء بالليل والنهار، ١/٣٨٦، الرقم: ١٠٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب: من فضائل بلال رضی الله عنه، ٤/١٩١٠، الرقم: ٢٤٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٣٣، الرقم: ٨٣٨٤ ـ

کوئی عمل نہیں ہے ما سوائے اس کے کہ رات یا دن کی کسی بھی ساعت کے اندر میں نے جب بھی وضو کیا تو اس کے ساتھ نماز (تحیۃ الوضوء) جو قسمت میں لکھی ہے ضرور پڑھتا ہوں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۲. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر حضور قلب کے ساتھ دو رکعات نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں جن میں کوئی بھول چوک نہ ہو تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: الذكر المستحب عقب الوضوء، ۱/۲۰۹، الرقم: ۲۳۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۱۵۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱/۷۸، الرقم: ۳۷۳، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/۱۱۰، الرقم: ۲۲۲۔

۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: كراهية الوسوسة وحديث النفس في الصلاة، ۱/۲۳۸، الرقم: ۹۰۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۱۱۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۵/۲۴۹، الرقم: ۵۲۴۲، والحاكم في المستدرك، ۱/۲۲۲، الرقم: ۴۵۱، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۱۱۸، الرقم: ۲۸۰۔

٦. فَضْلُ صَلَاةِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ

﴿نمازِ تحیۃ المسجد کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابو قتادہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٢. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَي النَّاسِ قَالَ: فَجَلَسْتُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ. قَالَ: فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ.

’’صحابی رسول حضرت ابو قتادہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں بھی بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھنے سے پہلے دو

١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التطوع، باب: ما جاء في التطوع مثنى مثنى، ٣٩١/١، الرقم: ١١١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب تحية المسجد بركعتين وكراهة الجلوس قبل صلاتهما وأنها مشروعة في جميع الأوقات، ٤٩٥/١، الرقم: ٧١٤۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب تحية المسجد بركعتين وكراهة الجلوس قبل صلاتهما وأنها مشروعة في جميع الأوقات، ٤٩٥/١، الرقم: ٧١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٥/٥، الرقم: ٢٢٦٥٤، وابن خزيمة في الصحيح، ١٦٤/٣، الرقم: ١٨٢٩، وأبو عوانة في المسند، ٣٤٦/١، الرقم: ١٢٤٠۔

رکعت نماز پڑھنے سے تم کو کس نے روکا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہیں۔

٧. فَضْلُ صَلَاةِ التَّسْبِيْحِ

﴿نمازِ تسبیح کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي وَهْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسَبَّحُ فِيْهَا فَقَالَ: يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. ثُمَّ يَقُوْلُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ يَتَعَوَّذُ وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً ثُمَّ يَقُوْلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلَى هَذَا فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ تَسْبِيْحَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ يَبْدَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسَ عَشْرَةَ تَسْبِيْحَةً ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا. فَإِنْ صَلَّى لَيْلًا فَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُسَلِّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَإِنْ صَلَّى نَهَارًا فَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُسَلِّمْ. قَالَ أَبُوْ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ: يَبْدَأُ فِي الرُّكُوْعِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِي السُّجُوْدِ

١: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب: الوتر، باب: ما جاء في صلاة التسبيح، ٢/٣٥٠، الرقم: ٤٨١، وأبو داود في السنن، كتاب: التطوع، باب: صلاة التسبيح، ٢/٢٩، الرقم: ١٢٩٧، و٢/٣٠، الرقم: ١٢٩٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة التسبيح، ١/٤٤٢، ٤٤٣، الرقم: ١٣٨٦، ١٣٨٧۔

بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَبِّحُ التَّسْبِيْحَاتِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ: إِنْ سَهَا فِيْهَا يُسَبِّحُ فِي سَجْدَتَي السَّهْوِ عَشْرًا عَشْرًا؟ قَالَ: لَا إِنَّمَا هِيَ ثَلَاثُ مِائَةِ تَسْبِيحَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ: فَإِنَّکَ لَوْ کُنْتَ أَعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَ لَکَ بِذَلِکَ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أُصَلِّيَهَا تِلْکَ السَّاعَةَ. قَالَ: صَلِّهَا مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”ابو وہب کہتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن مبارک سے تسبیحات والی نماز کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: تکبیر کہہ کر سبحانک اللهم الخ پڑھے، پھر پندرہ مرتبہ سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر کہے، پھر أعوذ بالله پڑھے، بسم الله پڑھے، سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھے اور پھر دس مرتبہ تسبیح (مذکورہ بالا) کہے، رکوع میں دس مرتبہ، رکوع سے اٹھ کر دس مرتبہ، سجدہ میں دس مرتبہ، سجدہ سے اٹھ کر دس مرتبہ اور پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ یہی تسبیحات کہے، یوں چار رکعتیں پڑھے، اس طرح ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) تسبیحات ہوں گی، ہر رکعت کے شروع میں پندرہ مرتبہ اور پھر قرأت کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے، اگر رات کو پڑھے تو ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرنا مجھے پسند ہے، اگر دن کو پڑھے تو چاہے سلام پھیرے چاہے نہ پھیرے۔ ابو وہب فرماتے ہیں: مجھے ابو رزمہ عبد العزیز نے بتایا کہ عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا: رکوع میں پہلے سبحان ربی العظیم کہے اور سجدے میں پہلے سبحان ربی الاعلیٰ کہے، پھر تسبیحات پڑھے۔ ابو رزمہ عبد العزیز فرماتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن مبارک سے پوچھا، اگر سہو ہو جائے تو کیا سجدہ سہو میں بھی دس دس مرتبہ تسبیحات کہے، آپ نے فرمایا: نہیں یہ صرف تین سو تسبیحات ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے گناہ تمام اہلِ زمین سے بھی زیادہ ہوں تب بھی اس (نماز) کے باعث معاف کر دیئے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا: اگر اس وقت نہ پڑھ سکوں؟ فرمایا: رات اور دن میں جس وقت بھی پڑھ سکو (پڑھ لو)۔“ اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٨. فَضْلُ صَلَاةِ الْاِسْتِخَارَةِ

﴿نمازِ استخارہ کی فضیلت﴾

١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُوْلُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ. فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللَّهُمَّ، إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي. أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي. أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي. قَالَ: وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کرنا اسی طرح سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھاتے۔ آپ ﷺ فرماتے: جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے، پھر یوں کہے: اَللَّهُمَّ إِنِّي

١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التطوع، باب: ما جاء في التطوع مثنى مثنى، ٣٩١/١، الرقم: ١١١٣، وفي كتاب: الدعوات، باب: الدعاء عند الاستخارة، ٢٣٤٥/٥، الرقم: ٦٠١٩، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في صلاة الاستخارة، ٣٤٥/٢، الرقم: ٤٨٠، وقال الترمذي: حديث صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستخارة، ٨٩/٢، الرقم: ١٥٣٨، والنسائي في السنن، كتاب: النكاح، باب: كيف الاستخارة، ٨٠/٦، الرقم: ٣٢٥٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الاستخارة، ٤٤٠/١، الرقم: ١٣٨٣۔

أَسْتَخِيْرُکَ بِعِلْمِکَ وَأَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَأَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِيْمِ. فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللَّهُمَّ إِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي. أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِکْ لِي فِيْهِ وَإِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي. (أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ) فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ کَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي ’’اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے سبب طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل میں سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اُخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے آسان کر دے، تو اس میں مجھے برکت دے اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے برا ہے تو اسے مجھ سے دور رکھ اور اس سے مجھے دور رکھ اور میرے لیے بھلائی کو مقرر فرما خواہ وہ کہیں ہو۔ پھر مجھے راضی کر دے۔‘‘ فرمایا: اور (پھر) اپنی حاجت کا نام لے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٩. فَضْلُ صَلَاةِ الْحَاجَةِ

﴿نمازِ حاجت کی فضیلت﴾

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَی رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ کَانَتْ لَهُ إِلَی اللهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَی أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَکْعَتَيْنِ، ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَی اللهِ، وَلْيُصَلِّ عَلَی النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم، ثُمَّ لِيَقُلْ: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

١: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الصلاة، باب: ما جاء في صلاة الحاجة، ٢/٣٤٤، الرقم: ٤٧٩، وابن ماجه في السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٤، والحاکم في المستدرک، ١/٤٦٦، الرقم: ١١٩٩.

الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، الْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَکَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾.

زَادَ ابْنُ مَاجَه: ثُمَّ يَسْأَلُ اللهَ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا شَاءَ فَإِنَّهُ يُقَدَّرُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ بِأَسَانِيْدِهِمْ.

’’حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ یا کسی آدمی سے کوئی کام ہو، اُسے چاہیے کہ وہ اچھے طریقے سے وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے، پھر کہے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَکَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ ’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اور عرش عظیم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جو تیری رحمت اور تیری بخشش کا سبب ہوتی ہیں اور میں ہر نیکی میں سے اپنا حصہ مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے کسی گناہ کو بخشے بغیر، میرے کسی غم کو دور کئے بغیر اور میری کسی حاجت کو جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو، پورا کئے بغیر نہ چھوڑنا۔ اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! (رحم فرما)۔‘‘

’’امام ابنِ ماجہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: پھر دنیا اور آخرت کی کوئی چیز مانگے تو وہ اس کے لئے مقدر کر دی جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور امام حاکم نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔

٢. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَکَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: ادْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْئَهُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى، اَللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے لئے بینائی کی دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: (نماز کے بعد) یہ دعا کرنا: ﴿اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى، اَللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ’’اے اللہ! میں نبیِٔ رحمت (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ١١٩، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٤٠ـ١٧٢٤٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤ـ١٠٤٩٥، وفي عمل اليوم والليلة، ١/٤١٧، الرقم: ٦٥٨ـ٦٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠ـ ١٩٠٩ـ ١٩٢٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وفي المعجم الكبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩ـ

پیش کرتا ہوں کہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار کی شفاعت قبول فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠. فَضْلُ صَلَاةِ التَّوَسُّلِ

﴿نمازِ توسل کی فضیلت﴾

١. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ ﵁ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَکَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: ادْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْئَهُ وَيُصَلِّيَ رَکْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى، اَللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عثمان بن حنیف ﵁ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی

١: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات، باب: ١١٩، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، وابن ماجه في السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٤٠۔١٧٢٤٢، والنسائي في السنن الکبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤۔١٠٤٩٥، وفي عمل اليوم والليلة، ١/٤١٧، الرقم: ٦٥٨۔٦٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، والحاکم في المستدرک، ١/٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠۔ ١٩٠٩۔ ١٩٢٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وفي المعجم الکبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخاري في التاريخ الکبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩۔

خدمت میں حاضر ہوا اورعرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے لئے بینائی کی دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: (نماز کے بعد) یہ دعا کرنا: ﴿اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَی رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَی، اَللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ”اے اللہ! میں نبئ رحمت (حضرت) محمد ﷺ کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔ اے محمد (ﷺ)! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں کہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار کی شفاعت قبول فرما۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١. فَضْلُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

﴿گھر میں نفلی نماز ادا کرنے کی فضیلت﴾

١. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: صَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ، فِي بُيُوْتِکُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَکْتُوْبَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو، کیونکہ افضل یہ ہے کہ آدمی فرض نمازوں کے علاوہ باقی نمازیں گھر میں ادا کرے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الاعتصام بالکتاب والسنة، باب: ما يکره من کثرة السؤال وتکلف ما لا يعنيه، ٦/٢٦٥٨، الرقم: ٦٨٦٠، ومسلم في الصحيح، کتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب الصلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد، ١/٥٤٠، الرقم: ٧٨١، والنسائي في السنن، کتاب: قيام الليل، باب: الحث على الصلاة في البيوت والفضل في ذلک، ٣/١٩٧، الرقم: ١٥٩٩۔

٢. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيْبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھ لے تو وہ اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھر پڑھنے کے لیے بھی رکھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی نمازوں کی وجہ سے اس کے گھر میں بہتری پیدا کر دے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے ان کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: أَيُّمَا أَفْضَلُ:

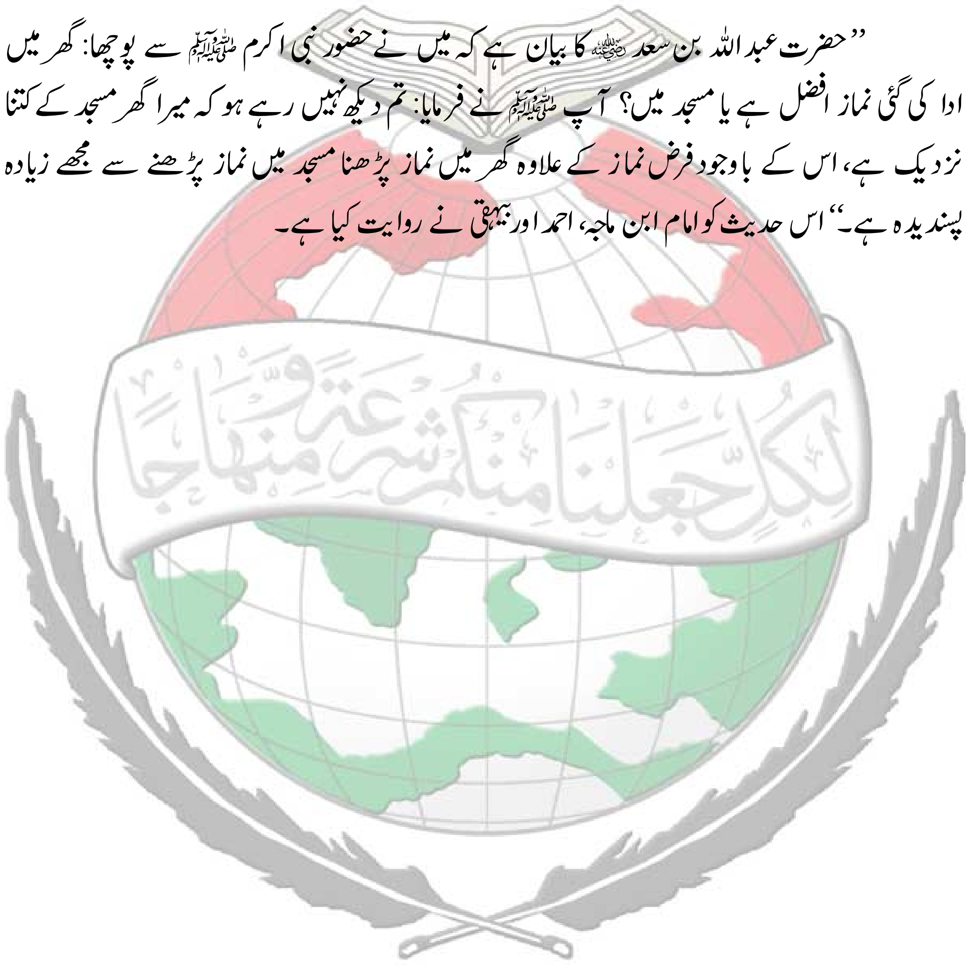
٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلاة النافلة في بيته، ١/٥٣٩، الرقم: ٧٧٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٧٠، الرقم: ٤٨٣٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٦٠، الرقم: ٦٤٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٥، الرقم: ١٤٤٣١۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلاة النافلة في بيته، ١/٥٣٩، الرقم: ٧٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠١، الرقم: ٥٣٦، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٢٩١، الرقم: ٧٣٠٦، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٣٥، الرقم: ٨٥٤۔

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في التطوع في البيت، ١/٤٣٩، الرقم: ١٣٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٤٢، الرقم: ١٩٠٢٩، —

اَلصَّلَاةُ فِي بَيْتِي أَوِ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى بَيْتِي مَا أَقْرَبَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: گھر میں ادا کی گئی نماز افضل ہے یا مسجد میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ میرا گھر مسجد کے کتنا نزدیک ہے، اس کے باوجود فرض نماز کے علاوہ گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے مجھے زیادہ پسندیدہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔



.... والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤١١، الرقم: ٣٩٣٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٥م١٧٢، الرقم: ٧٨٦٤۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ دَعْوَةِ اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ ﷻ کے حضور دعا کرنے کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَo (البقرة، ٢: ١٨٦)

’’اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہِ (مراد) پا جائیںo۔‘‘

٢. هُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّهٗ ج قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ج اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِo (آل عمران، ٣: ٣٨)

’’اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، عرض کیا: میرے مولا! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہےo‘‘

٣. اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ط اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَo (الأعراف، ٧: ٥٥)

’’تم اپنے رب سے گڑگڑا کر اور آہستہ (دونوں طریقوں سے) دعا کیا کرو، بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتاo‘‘

٤. اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ ط اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِo رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِo

(إبراهيم: ١٤: ٣٩)

’’سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق (علیہما السلام) دو

فرزند) عطا فرمائے، بے شک میرا رب دعا خوب سننے والا ہےo اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنا دے، اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما لےo‘‘

٥. اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ. (النمل، ٢٧: ٦٢)

’’بلکہ وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور فرماتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) وارث و جانشین بناتا ہے؟‘‘

٦. وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَo (غافر، ٤٠: ٦٠)

’’اور تمہارے رب نے فرمایا ہے: تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم فِيْمَا رَوَى عَنِ اللهِ تَبَارَکَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي، إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا. يَا عِبَادِي، کُلُّکُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِي أَهْدِکُمْ. يَا عِبَادِي، کُلُّکُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِي أُطْعِمْکُمْ. يَا عِبَادِي، کُلُّکُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ کَسَوْتُهُ فَاسْتَکْسُوْنِي أَکْسُکُمْ. يَا عِبَادِي، إِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا، فَاسْتَغْفِرُوْنِي أَغْفِرْ لَکُمْ.

١: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم الظلم، ٤/١٩٩٤، الرقم: ٢٥٧٧، والبزار في المسند، ٩/٤٤١، الرقم: ٤٠٥٣، والحاکم في المستدرك، ٤/٢٦٩، الرقم: ٧٦٠٦، والبيهقي في السنن الکبرى، ٦/٩٣، الرقم: ١١٢٨٣، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٧٢، الرقم: ٤٩٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١٢٥۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت ابو ذر ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کر دیا، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جس کو میں ہدایت دوں، سو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تم کو ہدایت دوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں، پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تم کو کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں، لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو میں تم کو لباس پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشتا ہوں، تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تم کو بخش دوں گا۔“

اسے امام مسلم، بزار اور بخاری نے ”الأدب المفرد“ میں روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو دعا میں اصرار کرے اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے دیدے، کیونکہ خدا کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء، باب: العزم بالدعاء ولا يقل إن شئت، ٤/٢٠٦٣، الرقم: ٢٦٧٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٥١، الرقم: ١٠٤٢٠.

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في فضل الدعاء، ٥/٤٥٦، الرقم: ٣٣٧١، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٢٤، الرقم: ٣٠٨٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣١٧، الرقم: ٢٥٣٤، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٩١، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/١١٣.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز (یعنی جوہر) ہے۔‘‘ اسے امام ترمذی نے ذکر کیا ہے۔

٤. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو بدل نہیں سکتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کر سکتی۔‘‘

اسے امام ترمذی اور احمد نے ذکر کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن کہا ہے۔

٥. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ٥﴾ [غافر، ٤٠: ٦٠].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا عین عبادت ہے، پھر آپ ﷺ نے (بطور دلیل) یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿اور تمہارے رب نے فرمایا ہے:

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: القدر، باب: ما جاء لا يرد القدر إلا الدعاء، ٤/٤٤٨، الرقم: ٢١٣٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٠٩، الرقم: ٢٩٨٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٧، ٢٨٠، ٢٨٢، الرقم: ٢٢٤٤٠، ٢٢٤٦٦، ٢٢٤٩١، والبزار في المسند، ٦/٥٠١ الرقم: ٢٥٤٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/ ١٠٠، الرقم: ١٤٤٢، والحاكم في المستدرك، ١/ ٦٧٠، الرقم: ١٨١٤۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: التفسير، باب: ومن سورة المؤمن، ٥/٣٧٤، الرقم: ٣٢٤٧، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢/٧٦، الرقم: ١٤٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الدعاء، باب: فضل الدعاء، ٢/١٢٥٨، الرقم: ٣٨٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٦٧، ٢٧١، ٢٧٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٠، الرقم: ١١٤٦٤۔

تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہوکر داخل ہوں گے o﴾۔‘‘

امام ترمذی اور ابو داود نے اسے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ کوئی چیز محترم و مکرم نہیں ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن، اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے۔

٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً.

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في فضل الدعاء، ٥/٤٥٥، الرقم: ٣٣٧٠، وابن ماجه في السنن، كتاب: الدعاء، باب: فضل الدعاء ٢/١٢٥٨، الرقم: ٣٨٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦٢، ٢٥٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٥١، الرقم: ٨٧٠۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، ٥/٥٤٨، الرقم: ٣٥٤٠، والدارمي في السنن، ٢/٤١٤، الرقم: ٢٧٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦٧، الرقم: ٢١٥١٠_ ٢١٥٤٤، والطبراني عن ابن عباس رضي الله عنهما في المعجم الكبير، ١٢/ ١٩، الرقم: ١٢٣٤٦۔

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور (قبولیت کی) اُمید رکھے گا جو کچھ بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کے برابر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً میں زمین بھر کے برابر تجھے بخشش عطا کروں گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُدْعُوا اللهَ وَأَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَمَا سُئِلَ اللهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ،

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٦٦، ٥/ ٥١٧، الرقم: ٣٤٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٧، الرقم: ٦٦٥٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢١١، الرقم: ٥١٠٩، والحاكم في المستدرك، ١/٦٧٠، الرقم: ١٨١٧، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٩٢۔

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في دعاء النبي ﷺ، ٥/ ٥٥٢، الرقم: ٣٥٤٨، والحاكم في المستدرك، ١/ ٦٧٥، الرقم: ١٨٣٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣١٥، الرقم: ٢٥٢٦۔

فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللهِ، بِالدُّعَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھولا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے اسے عافیت (کا سوال) زیادہ پسند ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مزید فرمایا: دعا اس مصیبت کے لئے بھی نافع ہے جو اتر چکی ہے اور اس کے لئے بھی جو ابھی تک نہیں اُتری۔ پس اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو۔‘‘ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ حَيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ. قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حیادار کریم ہے۔ وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ کوئی شخص اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے تو وہ اسے خالی اور نامراد واپس لوٹا دے۔‘‘

اسے امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللهُ

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ١٠٥، ٥/ ٥٥٦، الرقم: ٣٥٥٦، وأبو داود في السنن، كتاب: الوتر، باب: الدعاء، ٢/ ٧٨، الرقم: ١٤٨٨، وعبد الرزاق عن أنس في المصنف، ٢/ ٢٥١، الرقم: ٣٢٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ١٦٠، الرقم: ٨٧٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ٢٥٦، الرقم: ٦١٤٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٢١١، الرقم: ٢٩٦٥۔

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما جاء أن دعوة المسلم مستجاب، ٥/٤٦٢، الرقم: ٣٣٨٢، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢/٧٦، الرقم: ١٤٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الدعاء، باب: فضل الدعاء، ٢/١٢٥٨، الرقم: ٣٨٢٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٤٥٠، الرقم: ١١٤٦٤۔

لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے، وہ خوشحالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے بیان کیا ہے جبکہ حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا۔

١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ عزوجل يَغْضَبْ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے (دعا) نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔''

امام ترمذی، حاکم اور بخاری نے ''الأدب المفرد'' میں اسے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٢، ٥/ ٤٥٦، الرقم: ٣٣٧٣، وأبو يعلى في المسند، ١٢/ ١٠، الرقم: ٦٦٥٥، والحاكم في المستدرك، ١/ ٦٦٧-٦٦٨، الرقم: ١٨٠٦-١٨٠٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١/ ٢٢٩، الرقم: ٦٥٨، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/ ١٩١۔

١٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء بظهر الغيب، ٤/ ٨٩، الرقم: ١٥٣٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الدعاء، باب: دعوة الوالد ودعوة المظلوم، ٢/ ١٢٧٠، الرقم: ٣٨٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٥١٧، الرقم: ١٠٧١٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٤١٦، الرقم: ١٤٢١۔

کہ جن کی قبولیت میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے: ایک باپ کی دعا (اپنی اولاد کے لئے)، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا (ہمیشہ قبول ہوتی ہیں)۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يُصْرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا. قَالُوْا: إِذَا نُكْثِرُ. قَالَ: اَللهُ أَكْثَرُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان کوئی بھی دعا کرتا ہے بشرطیکہ جس میں گناہ یا قطع رحمی نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا کرتا ہے: یا تو اس کی دعا کو جلدی قبول کر لیتا ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس سے اس قسم کی کوئی تکلیف دور کر دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ پھر تو ہم زیادہ سے زیادہ دعا کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی زیادہ (سے زیادہ قبول کرتا) ہے۔‘‘

اسے امام ابن ابی شیبہ، احمد بن حنبل اور حاکم نے ذکر کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَيُدِرُّ لَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ، تَدْعُوْنَ اللهَ فِي لَيْلِكُمْ وَنَهَارِكُمْ، فَإِنَّ الدُّعَاءَ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى.

١٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٢، الرقم: ٢٩١٧٠، وأحمد ابن حنبل في المسند، ٣/١٨، الرقم: ١١١٤٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣٣٧، الرقم: ٤٣٦٨، والحاكم في المستدرك، ١/٦٧٠، الرقم: ١٨١٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٩٢، الرقم: ٩٣٧، وابن الجعد في المسند، ١/٤٧٢، الرقم: ٣٢٨٣۔

١٥: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣/ ٣٤٦، الرقم: ١٨١٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣١٧، الرقم: ٢٥٣٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٤٧۔

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمن سے بچائے اور تمہارے رزق میں اضافہ کر دے؟ اللہ تعالیٰ سے دن رات دعا کرتے رہو، کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔‘‘ اسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو اللهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، فَيُعْرِضُ عَنْهُ، ثُمَّ يَدْعُوْهُ، فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ: أَبَى عَبْدِي أَنْ يَدْعُوَ غَيْرِي يَدْعُوْنِي فَأُعْرِضَ عَنْهُ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدِ اسْتَجَبْتُ لَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلِمِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! کہ بندہ اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اور اللہ اس پر ناراض ہونے کی وجہ سے اس سے منہ موڑ لیتا ہے۔ وہ پھر پکارتا ہے، اللہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے: میرے بندے نے میرے سوا کسی اور کو پکارنے سے انکار کر دیا۔ وہ مجھے ہی پکارتا رہا حالانکہ میں نے اس سے منہ موڑ لیا تھا۔ لہٰذا میں تمہیں گواہ بنا کر (کہتا ہوں) کہ میں نے اس کی دعا قبول فرما لی۔‘‘ اسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال عمر بن الخطاب رضی الله عنه: إني لا أحمل همَّ الإجابة ولكن هم الدعاء، فإذا أتممت الدعاء علمت أن الإجابة معه.

’’حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے قبولیت کی فکر نہیں ہوتی بلکہ میں دعا کی فکر کرتا ہوں پس جب میں دعا کو پورا کرتا ہوں تو جان جاتا ہوں کہ قبولیت اس کے ساتھ ہے۔‘‘

٢. قال أويس القرني رضی الله عنه: الدعاء بظهر الغيب أفضل من الزيارة واللقاء

١٦: أخرجه الطبراني في الدعاء، ١/٢٨، الرقم: ٢١، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/ ٣٧٥، الرقم: ٧٠٨٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٠٨.

١: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بِالُمنحِ الُمحمّديّة، ٣/٣٥٠.

٢: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٤٤.

لأنهما قد يعرض فيهما التزين والرياء.

''حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پیٹھ پیچھے دعائے خیر کرنا زیارت اور ملاقات سے افضل ہے کیونکہ ان دونوں میں کبھی تکلف اور ریاء کا عمل دخل ہوتا ہے۔''

٣. قيل: مرّ موسى عليه السلام برجُل يدعو ويتضرّع، فقال موسى عليه السلام: إلهي، لو كانت حاجته بيدي قضيتها، فأوحى الله تعالى إليه: أنا أرحم به منك، ولكنه يدعوني، وله غنم، وقلبه عند غنمه، وإني لا أستجيب لعبد يدعوني وقلبه عند غيري. فذكر موسى عليه السلام للرجل ذلك، فانقطع إلى الله تعالى بقلبه فقضيت حاجته.

''مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک شخص کے پاس سے گزرے جو دعا کر رہا تھا اور گڑگڑا رہا تھا، یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یا الٰہی! اگر میرے پاس اس کی حاجت ہوتی تو میں پوری کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ اے موسیٰ! میں تم سے زیادہ اس پر رحم کرنے والا ہوں مگر وہ مجھے پکارتا ہے اور اس کا دل اپنی بکریوں کے پاس ہے اور میں کسی ایسے بندے کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل میرے سوا کسی اور کے پاس ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات اس شخص سے کہہ دی پھر اس نے خالص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر دل سے دعا کی اور اس کی دعا قبول ہوئی۔''

٤. قال الأستاد الشيخ أبو علي الدّقاق رحمه الله: **الدعاء مفتاحُ الحاجةِ، ومستروح أصحابِ الفاقاتِ، وملجأُ المضطرّين، ومتنفس ذوي المآرب.**

''اُستاد ابو علی دقاق نے فرمایا: دعاء قضائے حاجات کی چابی ہے اور فاقہ مستوں کے لئے راحت کا سبب ہے۔ مجبوروں کے لئے جائے پناہ ہے اور حاجت مندوں کے لئے آرام کا سبب ہے۔''

٥. قال سهل بن عبد الله رحمه الله: **خلق اللهُ تعالى الخَلْقَ، وقال: ناجوني،**

٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٦٧ـ

٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٦٤ـ

٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٦٤ـ

فإن لم تفعلوا فانظروا إليّ، فإن لم تفعلوا فاسمعوا منّي، فإن لم تفعلوا فكونوا ببابي، فإن لم تفعلوا فأنزلوا حاجاتكم بي.

’’حضرت سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ نے مخلوق کو پیدا کر کے فرمایا: مجھ سے باتیں کرو، اگر یہ نہ کر سکو تو میری طرف دیکھو، اگر یہ بھی نہ کر سکو تو میری بات کو سنو، اگر یہ بھی نہ کر سکو تو میرے دروازے پر رہو اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو دعا کی صورت میں میرے پاس اپنی ضرورتوں کو لاؤ۔‘‘

٦. **قال أبو حازم الأعرج رحمه الله: لأن أُحَرّم الدعاء أشدُّ عليّ من أن أُحَرّم الإجابةَ.**

’’حضرت ابو حازم رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اگر میں دعا سے محروم کر دیا جاؤں تو یہ میرے لئے زیادہ ناگوار ہو گا بہ نسبت اس کے کہ میں مقبولیت سے محروم کر دیا جاؤں۔‘‘

٧. **یروی أن یحیی بن سعید القطان رحمه الله رأی الحقَّ سبحانه في منامه، فقال: إلهي: كم أدعوك ولا تجيبني؟ فقال: يا يحيى، لأني أحبُّ أن أسمع صوتك.**

’’بیان کیا جاتا ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور عرض کیا: یا الٰہی! میں تجھے کتنا پکارتا ہوں حالانکہ تو میری پکار کا جواب عطا نہیں فرماتا؟ جواب ملا: اے یحییٰ! یہ اس لئے ہے کہ مجھے تمہاری پکار کی آواز پسند ہے۔‘‘

٨. **قال يحيى بن معاذ رَحِمَهُ الله: إلهي، كيف أدعوك وأنا عاصٍ؟ وكيف لا أدعوك وأنت كريم؟**

’’حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اے اللہ! میں تجھے کیسے پکاروں؟ جبکہ میں نافرمان ہوں اور تمہیں کیونکر نہ پکاروں؟ جبکہ تو کریم ہے۔‘‘

٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٦٥.

٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٦٥.

٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٦٧.

٩. قال الأستاذ أبو علي الدّقاق رَحِمَهُ الله: إذا بكى الْمُذْنِبُ فقد رَاسَلَ الله ﷻ.

''استاد ابو علی دقاق رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جب گنہگار روتا ہے تو یوں سمجھو کہ اس نے اللہ کو اپنا پیغام پہنچا دیا۔''



٩: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٧٠۔

فَصْلٌ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَةِ

﴿فرض نمازوں کے بعد دعا کرنے کا بیان﴾

١. عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ. وفي رواية للبخاري: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ. وفي رواية مسلم: كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یوں فرمایا کرتے تھے (اور بخاری کی دوسری روایت میں ہے:) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یوں فرمایا کرتے تھے (اور مسلم کی روایت میں ہے:) جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو اس کے بعد یوں فرماتے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ﴾ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: الذكر بعد الصلاة، ١/٢٨٩، الرقم: ٨٠٨، وفي كتاب: الدعوات، باب: الدعاء بعد الصلاة، ٥/٢٣٣٢، الرقم: ٥٩٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٤، الرقم: ٥٩٣، والترمذي نحوه في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما يقول إذا أسلم من الصلاة، ٢/٩٦، الرقم: ٢٩٩۔

دولت نفع نہیں دے گی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَوْدِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ سَعْدٌ رضی الله عنه يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ، وَيَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمرو بن میمون الْأَوْدِي رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه اپنے صاحبزادوں کو ان کلمات کی ایسے تعلیم دیتے جیسے استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے: بیشک رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے (آپ ﷺ فرماتے:) اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ’’اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں ذلت کی زندگی کی طرف لوٹائے جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (حضرت عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں) جب میں نے یہ حدیث حضرت مصعب (بن سعد) کے سامنے بیان کی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔‘‘

یہ حدیث امام بخاری و ترمذی نے روایت کی ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: ما يتعوذ من الجبن، ٣/١٠٣٨، الرقم: ٢٦٦٧، وفي كتاب: الدعوات، باب: التعوذ من عذاب القبر، ٥/٢٣٤١، الرقم: ٦٠٠٤، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في دعاء النبي وتعوذه في دبر كل صلاة، ٥/٥٦٢، الرقم: ٣٥٦٧، والنسائي في السنن، كتاب: الاستعاذة، باب: الاستعاذة من العجل، ٨/٢٦٧، الرقم: ٥٤٤٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٨، الرقم: ٢٩١٣٠۔

٣. عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِيْنَ يُسَلِّمُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالشَّافِعِيُّ وَلَفْظُهُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلَى ...... فذكر الحديث.

''حضرت ابو زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد (دعا میں) کہا کرتے تھے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ نیکی کرنے کی توفیق اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ کی مدد کے بغیر نہیں ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور ہم سوائے اس کے کسی کی عبادت نہیں کرتے اس کے لئے تمام نعمتیں ہیں اور اسی کے لیے فضل اور تمام اچھی تعریفیں ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا دین خالص ہے اگرچہ کافروں کو یہ ناگوار گزرے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور شافعی نے روایت کیا ہے، اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کی روایت

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٥، الرقم: ٥٩٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الوتر، باب: ما يقول الرجل إذا سلم، ٢/٨٢، الرقم: ١٥٠٦-١٥٠٧، والنسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: عدد التهليل والذكر بعد التسليم، ٣/٧٠، الرقم: ١٣٤٠، وفي السنن الكبرى، ١/٣٩٨، الرقم: ١٢٦٣، ٦/٣٨، الرقم: ٩٩٥٦، والشافعي في المسند، ١/٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤، الرقم: ١٦١٥٠۔

کے الفاظ ہیں: ''رسول اللہ ﷺ ان کلمات کو ہر نماز کے بعد بلند آواز سے ادا فرماتے تھے پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی۔''

٤. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَـلَاثًا وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. قَالَ الْوَلِيْدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: كَيْفَ الْإِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: تَقُوْلُ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ثوبان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار استغفار کرتے اور فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ'' (اے اللہ تو صاحب سلامتی ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے، اے صاحب جلال و اکرام تو بڑی برکت والا ہے)۔ حضرت ولید (راوی) کہتے ہیں: میں نے اوزاعی سے پوچھا: استغفار کیسے کرتے تھے؟ کہا کہ فرماتے تھے: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: قِيْلَ: لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو امامہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا کہ کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں (کی گئی دعا)

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٤، الرقم: ٥٩١۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٧٩، ٥/٥٢٦، الرقم: ٣٤٩٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٤٢٤، الرقم: ٣٩٤٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٢، الرقم: ٩٩٣٦، وفي عمل اليوم والليلة، ١/١٨٦، الرقم: ١٠٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٧٠، الرقم: ٣٤٢٨، وفي مسند الشاميين، ١/٤٥٤، الرقم: ٨٠٣، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٤٧٧، الرقم: ٨٣٩، ٨٤٠۔

اور فرض نمازوں کے بعد (کی گئی دعا جلد مقبول ہوتی ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے بیان کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن کہا ہے۔

٦. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ يُسَلِّمُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے بعد یہ دعا مانگتے: ’’اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا‘‘ (اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع، پاکیزہ رزق اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں)۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَکَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ...... وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَالِکٌ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما يقال بعد التسليم، ١/٢٩٨، الرقم: ٩٢٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٣، الرقم: ٢٩٢٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٩٤، الرقم: ٢٦٥٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣١، الرقم: ٩٩٣٠۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة ص، ٥/٣٦٦، ٣٦٨، الرقم: ٣٢٣٣، ٣٢٣٥، ومالك في الموطأ، كتاب: القرآن، باب: العمل في الدعاء، ١/٢١٨، الرقم: ٥٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٣٦٨، الرقم: ٣٤٨٤، ٥/٢٤٣، الرقم: ٢٢١٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/ ١٠٩، الرقم: ٢١٦، والحاكم في المستدرك، ١/٧٠٨، الرقم: ١٩٣٢۔

میرا رب میرے پاس نہایت احسن صورت میں آیا ...... اور فرمایا: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ. ’’اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! جب آپ نماز ادا کر چکیں تو یہ دعا مانگیں: اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے، برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی بغیر آزمائے اپنے پاس بلا لے۔‘‘

اسے امام ترمذی، مالک اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے اس کو حسن حدیث کہا ہے اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔

٨. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ، إِنِّي لَأُحِبُّکَ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَأَنَا، وَاللهِ، أُحِبُّکَ. قَالَ: أُوْصِيْکَ يَا مُعَاذُ، لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ، أَعِنِّي عَلَى ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دن ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بخدا میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا: اَللّٰهُمَّ، أَعِنِّي عَلَى ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ. ’’اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی طرح عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما۔‘‘

٨: أخرجه أبو داود في السنن، کتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ٢/ ٨٦، الرقم: ١٥٢٢، والنسائي في السنن الکبرى، ٦/٣٢، الرقم: ٩٩٣٧، وفي عمل اليوم والليلة، ١/١٨٧، الرقم: ١٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٤٤، الرقم: ٢٢١٧٢، والبزار في المسند، ٧/ ١٠٤، الرقم: ٢٦٦١، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٦٥، الرقم: ٢٠٢١، والطبراني في المعجم الکبير، ٢٠/ ٦٠، الرقم: ١١٠، والحاکم في المستدرک، ١/ ٤٠٧، الرقم: ١٠١٠۔

اسے امام ابو داود، نسائی، احمد، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں جبکہ حاکم نے اسے شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

٩. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رضي الله عنه قَالَ: مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ نَبِيِّكُمْ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَّا سَمِعْتُهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَذُنُوْبِي كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَأَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، إِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی (تو دیکھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنتا: ﴿اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَذُنُوْبِي كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَأَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، إِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ﴾ ’’اے میرے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت و اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش رکھ اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال اور اخلاق کی رہنمائی عطا فرما، بیشک نیک اعمال اور اخلاق کی ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دیتا اور بُرے اعمال اور اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچاتا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ مَسَحَ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُوْلُ: نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ، اَللّٰهُمَّ اذْهَبْ بِالْهَمِّ وَالْحُزْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٦٥، الرقم: ٦١٠، وفي المعجم الأوسط، ٤/٣٦٢، الرقم: ٤٤٤٢، وفي المعجم الكبير، ٤/١٢٥؛ الرقم: ٣٨٧٥، ٨/٢٢٧، الرقم: ٧٨٩٣، والحاكم في المستدرك، ٣/٥٢٢، الرقم: ٥٩٤٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٧٥، الرقم: ١٩٣٥، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٤٥، الرقم: ١١٧۔

١٠: أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، ١/١٠١، الرقم: ١١٢، والنّووي في الأذكار من كلام سيّد الأبرار: ٧١۔

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے چہرہ مبارک کا مسح کرتے اور فرماتے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ رحمٰن و رحیم کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اے اللہ! غم و حزن کو دور فرما دے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔



فَصْلٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الدُّعَاءِ

﴿دعا کے وقت ہاتھ اُٹھانا﴾

١. قَالَ أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ ﷺ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ إِبْطُهُ يَسْأَلُ اللهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ عَجَلَتُهُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ وَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے (اور اتنے بلند کرتا ہے) یہاں تک کہ اس کی بغل (کی سفیدی) ظاہر ہو جاتی ہے پھر وہ جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح کہے: میں نے مانگا، میں نے مانگا لیکن مجھے کچھ نہ دیا گیا۔“ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: رفع الأيدي في الدُّعاءِ، ٥/٢٣٣٥، وفي كتاب: المغازي، باب: غَزْوَة أَوْطاسٍ، ٤/١٥٧١، الرقم: ٤٠٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٢، الرقم: ٨٩٥۔

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ١٣٨، الرقم: ٣٩٦٩۔

٣. عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلصَّلَاةُ مَثْنَى، مَثْنَى تَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ، وَتَمَسْكَنُ وَتَذَرَّعُ وَتُقْنِعُ يَدَيْکَ تَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّکَ مُسْتَقْبِلاً بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَکَ وَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِکَ فَهُوَ کَذَا وَ کَذَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز (نفل) دو دو رکعتیں ہیں، ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے، خشوع و خضوع ہے اوراس کے بعد سنجیدگی اور وقار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا و التجاء ہے۔ سکون اور اپنے رب کی طرف ہاتھوں کو (دعا میں) اس طرح اٹھانا کہ ان کا اندرونی حصہ منہ کی جانب رہے اور پھر کہنا: اے رب! اے رب! جس نے ایسا نہ کیا وہ ایسا ہے وہ ایسا ہے (یعنی جس نے اللہ کے حضور اپنا دامنِ طلب دراز نہ کیا وہ محروم ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى أَنْ تَشَهَّدَ فِي کُلِّ رَکْعَتَيْنِ وَأَنْ تَبَاءَسَ وَتَمَسْکَنَ وَتُقْنِعَ بِيَدَيْکَ وَتَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ، اَللَّهُمَّ، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِکَ فَهِيَ خِدَاجٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

٣: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الصلاة، باب: ما جاء في التخشع في الصلاة، ٢/٢٢٥، الرقم: ٣٨٥، والنسائي في السنن الکبرى، ١/٢١٢، ٤٥٠، الرقم: ٦١٥، ١٤٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٦٧، والطبراني في المعجم الکبير، ١٨/٢٩٥، الرقم: ٧٥٧۔

٤: أخرجه أبو داود في السنن، کتاب: الصلاة، باب: في صلاة النهار، ٢/٢٩، الرقم: ١٢٩٦، وابن ماجه في السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الليل والنهار مثنى مثنى، ١/٤١٩، الرقم: ١٣٢٥، والنسائي في السنن الکبرى، ١/٢١٢، ٤٥١، الرقم: ٦١٦، ١٤٤١، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٠-٢٢١، الرقم: ١٢١٢-١٢١٣۔

’’حضرت مطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (نفل) نماز کی دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت پر تشہد ہے اور (نماز سے فراغت کے بعد بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اپنی) مصیبت وغربت کا حال عرض کرتا ہے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہتا ہے، یا اللہ! یا اللہ! (یہ عطا فرما وہ عطا فرما) جو ایسا نہ کرے اس کی نماز نامکمل ہے۔‘‘ اسے ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ إِذَا دَعَا جَعَلَ بَاطِنَ كَفَّيْهِ إِلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت خلاد بن سائب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا فرماتے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے چہرہ انور کے سامنے کر لیتے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل لَيَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا شَيْءَ فِيْهِمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ اس کا بندہ دعا کے لئے (اس کے سامنے) ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی بغیر ان میں کچھ ڈالے لوٹا دے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، الْفَجْرَ سَلَّمَ، انْحَرَفَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’اسود عامری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٥٦، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/١٤٦، الرقم: ٢١٧، ٢٤٧، والمزي في تهذيب الكمال، ٧/٧٧، الرقم: ١٤١٨، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢/١٠٠، الرقم: ٧٢٣، والشوكاني في نيل الأوطار، ٤/٣٥۔

٦: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٢/ ٢٥١، الرقم: ٣٢٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٥٦، الرقم: ٦١٤٨، وفي كتاب الدعاء، ١/٨٤، الرقم: ٢٠٣، ٢٠٥۔

٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٦٩، الرقم: ٣٠٩٣، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٢/١٧١، وابن القدامة في المغني، ١/٣٢٨۔

میں نمازِ فجر ادا کی پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ایک طرف رخِ انور موڑ کر اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ الْبَيْتِ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَقَوْمٌ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعِي أَيْدِيْهُمْ يَدْعُوْنَ اللهَ ﷻ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ تَرَى مَا أَرَى بِأَيْدِي الْقَوْمِ؟ فَقُلْتُ: مَا تَرَى فِي أَيْدِيهِمْ؟ فَقَالَ: نُوْرٌ. قُلْتُ: أُدْعُ اللهَ أَنْ يُرِيَنِيْهِ، قَالَ: فَدَعَا، فَرَأَيْتُهُ، فَقَالَ: يَا أَنَسُ، اسْتَعْجَلْ بِنَا حَتَّى نُشْرِكَ الْقَوْمَ، فَأَسْرَعْتُ مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَرَفَعْنَا أَيْدِيَنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الدُّعَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں گھر سے مسجد کی طرف نکلا اور کچھ لوگ مسجد میں اپنے ہاتھوں کو اٹھائے اللہ ﷻ سے دعا مانگ رہے تھے تو مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم وہ چیز دیکھ رہے ہو جو ان کے ہاتھوں میں ہے؟ تو میں نے عرض کیا: آپ ان کے ہاتھوں میں کیا دیکھ رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (میں ان کے ہاتھوں میں) نور (دیکھ رہا ہوں) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بھی یہ نور دکھائے، حضرت انس بیان کرتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس! جلدی کرو یہاں تک کہ ہم بھی ان لوگوں کے ساتھ (دعا میں) شریک ہوسکیں۔ پس میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جلدی جلدی ان لوگوں کی طرف گیا پھر ہم نے بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لئے۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے ''التاریخ الکبیر'' میں اور طبرانی نے ''کتاب الدعاء'' میں روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

٩. عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا ابْتَهَلَ وَدَعَا كَمَا

:٨ أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٣/٢٠٢، الرقم: ٦٩٢، والطبراني في كتاب الدعاء، ١/٨٥، الرقم: ٢٠٦۔

:٩ أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٨/٦٢، وابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٥٥٧۔

يَسْتَطْعِمُ الْمِسْكِيْنُ. رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

’’حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارگاہِ خداوندی میں دعا اور زاری فرماتے تو اپنے ہاتھ بلند فرماتے (اور آگے پھیلاتے) جیسے کہ مساکین کھانا طلب کرتے وقت ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ اور دستِ سوال وطلب دراز کرتے ہیں۔‘‘

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. وقال الإمام أبو زكريا يحيى بن شرف النووي (٦٣١-٦٧٦ھ): قَالَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا وَغَيْرِهِمْ: اَلسُّنَّةُ فِي كُلِّ دُعَاءٍ لِرَفْعِ بَلاَءٍ كَالْقَحْطِ وَنَحْوِهِ أَنْ يَّرْفَعَ يَدَيْهِ وَيَجْعَلَ ظَهْرَ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ احْتَجُّوْا بِهَذَا الْحَدِيْثِ قوله: عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الاسْتِسْقَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ، هَذَا الْحَدِيْثُ يُوْهِمُ ظَاهِرُهُ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ ﷺ إِلَّا فِي الاسْتِسْقَاءِ وَلَيْسَ الْأَمْرُ كَذَلِكَ بَلْ قَدْ ثَبَتَ رَفْعُ يَدَيْهِ ﷺ فِي الدُّعَاءِ فِي مَوَاطِنَ غَيْرَ الاسْتِسْقَاءِ وَهِيَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ وَقَدْ جَمَعْتُ مِنْهَا نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ حَدِيْثًا مِنَ الصَّحِيْحَيْنِ أَوْ أَحَدِهِمَا.

’’امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی نے فرمایا: ہمارے علمائے کرام اور بعض دیگر مشائخ نے کہا ہے کہ ہر دعا میں جو کسی مصیبت جیسے قحط وغیرہ کے ٹالنے کے لئے ہو ہاتھ اٹھانا سنت ہے اور وہ اس طرح کہ اپنی ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف کرے۔ اس حدیث کو دلیل بناتے ہوئے بعض لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز استسقاء کے علاوہ دعا میں ہاتھ بلند نہیں فرماتے تھے حتی کہ (جب آپ ہاتھ بلند فرماتے تو) آپ ﷺ کی بغلوں کی مبارک سفیدی نظر آتی تھی۔ اس حدیث کا ظاہر یہ وہم ڈالتا ہے کہ آپ نماز استسقاء کے علاوہ ہاتھ بلند نہیں فرماتے تھے جبکہ درحقیقت معاملہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہ بات ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے نماز استسقاء کے علاوہ دیگر مواقع پر بھی ہاتھ

١: أخرجه النووي في شرحه على صحيح مسلم، ٦/١٩٠۔

اٹھا کر دعا مانگی ہے اور یہ مواقع بے شمار ہیں اور میں نے صحیحین یا ان دونوں میں کسی ایک میں سے اس طرح کی تیس احادیث جمع کی ہیں۔‘‘

٢. قال الإمام ابن تيمية (٦٦١-٧٢٨ھ) في الفتاوی: وَإِنْ أَرَادَ أَنَّ مَنْ دَعَا اللهَ لاَ يَرْفَعُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَهَذَا خِلَافُ مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ السُّنَنُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَا فَطَرَ اللهُ عَلَيْهِ عِبَادَهُ مِنْ رَفْعِ الْأَيْدِي إِلَی اللهِ فِي الدُّعَاءِ.

’’علامہ ابن تیمیہ نے اپنے فتاوی میں بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اس کثرت سے ثابت ہے کہ اس کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس کی احادیث متواتر ہیں اور اگر اس سے کسی نے یہ مراد لیا ہے کہ دعا کرنے والا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے تو یہ حضور نبی اکرم ﷺ سے منقول سنن متواترہ کے خلاف ہے اور اس (انسانی) فطرت کے بھی خلاف ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں (یعنی مانگنے والا ہمیشہ ہاتھ بڑھاتا ہے) اور وہ یہ ہے کہ دعا میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ بلند کئے جائیں۔‘‘

٣. وأخرج الإمام ابن رجب الحنبلي (٧٣٦-٧٩٥ھ): مَدَّ يَدَيْهِ إِلَی السَّمَاءِ وَهُوَ مِنْ آدَابِ الدُّعَاءِ الَّتِي يُرْجَی بِسَبَبِهَا إِجَابَتُهُ.

’’امام ابن رجب حنبلی نے ایک طویل حدیث میں (حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کی کیفیتِ دعا بیان کرتے ہوئے) بیان کیا: انہوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور یہ آدابِ دعا میں سے ہے جس کے سبب امیدِ قبولیت رکھی جاتی ہے۔‘‘

٤. وقال الإمام جلال الدين السّيوطي (٨٤٩-٩١١ھ): أَحَادِيْثُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ فَقَدْ وَرَدَ عَنْهُ ﷺ نَحْوُ مِائَةِ حَدِيْثٍ فِيْهِ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ وَقَدْ جَمَعْتُهَا فِي جُزْءٍ ﴿فض الوعا في أحاديث رفع اليدين في الدعاء﴾ لَكِنَّهَا

٢: أخرجه ابن تيمية في مجموع الفتاوی، ٥/٢٦٥۔

٣: أخرجه ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٠٥۔

٤: أخرجه السيوطي في تدريب الراوي، ٢/١٨٠۔

فِي قَضَايَا مُخْتَلِفَةٍ فَكُلُّ قَضِيَةٍ مِنْهَا لَمْ تَتَوَاتَرْ وَالْقَدْرُ الْمُشْتَرَكُ فِيْهَا وَهُوَ الرَّفْعُ عِنْدَ الدُّعَاءِ تَوَاتَرَ بِاعْتِبَارِ الْمَجْمُوْعِ.

''امام جلال الدین سیوطی نے فرمایا: دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ سے تقریباً سو کے قریب احادیث منقول ہیں۔ جن میں یہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے دعا میں ہاتھ بلند فرمائے ہیں۔ ان تمام احادیث کو میں نے ایک مستقل کتاب - فض الوعا في أحاديث رفع اليدين في الدعاء - میں جمع کر دیا ہے۔ اگرچہ یہ دعائیں مختلف قضایا سے متعلق ہیں مگر ان میں ہاتھ اٹھانا چونکہ قدرِ مشترک ہے اس لئے یہ (ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا) مجموعی اعتبار سے احادیثِ متواترہ (سے ثابت) ہوگیا۔''



فَصْلٌ فِي مَسْحِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْوَجْهِ بَعْدَ الدُّعَاءِ

﴿دعا کے بعد ہاتھوں کا چہرے پر پھیرنا﴾

١. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے سے پہلے (ہاتھ) نیچے نہ کرتے تھے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے جبکہ ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

٢. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب دعا فرماتے تو (اس کے لئے) اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھاتے (پھر دعا کے بعد) اپنے چہرہ انور پر ہاتھ پھیرتے۔'' اسے امام ابو داود، احمد بن حنبل اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في رفع الأيدي عند الدعاء، ٤٦٣/٥، الرقم: ٣٣٨٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/ ٢٤٧، الرقم: ٣٢٣٤، والبزار في المسند، ٢٤٣/١، الرقم: ١٢٩، والحاكم في المستدرك، ٧١٩/١، الرقم: ١٩٦٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٢٤/٧، الرقم: ٧٠٥٣۔

٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢/ ٧٩، الرقم: ١٤٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٢١/٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤١/٢٢، الرقم: ٦٣١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٥/٢، والسيوطي في الجامع الصغير، ١٤٥/١، الرقم: ٢١٦، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر، ١٥٢/١۔

٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ، مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيْهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَإِنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ. سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهِمَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دیواروں کو (پردوں سے) نہ چھپایا کرو اور جو شخص اپنے بھائی کے خط میں بغیر اس کی اجازت کے دیکھتا ہے بیشک وہ جہنم کی آگ میں دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہتھیلیاں اوپر کر کے سوال کیا کرو اور ہاتھوں کی پشت اوپر نہ رکھا کرو اور جب فارغ ہو جاؤ تو انہیں چہروں پر مل لیا کرو۔‘‘

اسے امام ابو داود، ابن ابی شیبہ، حاکم، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَعَوْتَ اللّٰهَ، فَادْعُ بِبُطُوْنِ كَفَّيْكَ. وَلَا تَدْعُ بِظُهُوْرِهِمَا. فَإِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ ﷻ سے دعا کرو تو اپنے (ہاتھوں کی) ہتھیلیوں سے دعا کیا کرو نہ کہ ان کی پشت سے اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر مل لو۔‘‘ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢/٧٨، الرقم: ١٤٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٢، الرقم: ٢٩٤٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٣١٩، الرقم: ١٠٧٧٩، وفي مسند الشاميين، ٢/٤٣٢، الرقم: ١٦٣٩، والحاكم في المستدرك، ١/٧١٩، الرقم: ١٩٦٨۔

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الدعاء، باب: رفع اليدين في الدعاء، ٢/١٢٧٢، الرقم: ٣٨٦٦، وفي كتاب: إقامة الصلاة و السنة فيها، باب: من رفع يديه في الدعاء و مسح بهما وجهه، ١/ ٣٧٣، الرقم: ١١٨١، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/١٤١، الرقم: ٤٢٢۔

٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِي أَنْ يَرْفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ، فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا خَيْرَ فِيْهِمَا، فَإِذَا رَفَعَ أَحَدُكُمْ يَدَيْهِ فَلْيَقُلْ: ﴿يَا حَيُّ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ إِذَا رَدَّ يَدَيْهِ فَلْيُفْرِغْ ذَلِكَ الْخَيْرَ عَلَى وَجْهِهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارا رب بڑا حیادار اور کریم ہے وہ اس بات سے حیا محسوس کرتا ہے کہ اس کا کوئی بندہ (اس کے سامنے دعا کے لئے) ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے پس جب بھی تم میں سے کوئی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو یوں کہے: ﴿يَا حَيُّ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ (اے حیا دار (رب!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!) یہ کلمات تین بار دہرائے پھر جب وہ اپنے ہاتھوں کو (واپس) ہٹائے تو وہ انہیں اپنے چہرہ پر پھیر لے۔‘‘

اسے امام بزار، ابن حبان، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

٦. عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ صَدْرِهِ فِي الدُّعَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَقَالَ: وَرُبَّمَا رَأَيْتُ مَعْمَرًا يَفْعَلُهُ وَأَنَا أَفْعَلُهُ.

’’امام زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں اپنے ہاتھ مبارک سینہ اقدس تک بلند فرماتے اور پھر دعا کے بعد ان کو اپنے چہرہ انور پر پھیر لیتے۔‘‘

٥: أخرجه البزار عن سلمان ﷺ في المسند، ٦/٤٧٨، الرقم: ٢٥١١، وأبو يعلى في المسند، ٣/٣٩١، الرقم: ١٨٦٧، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٠٦، الرقم: ٨٧٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٤٢٣، الرقم: ١٣٥٥٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٢١، الرقم: ٨٤٧، وابن راشد في الجامع، ١٠/٤٤٣۔

٦: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٢/٢٤٧، الرقم: ٣٢٣٤، ٣٢٣٥، وأيضاً، ٣/١٢٣، الرقم: ٥٠٠٣۔

اس حدیث کو امام عبد الرزاق نے روایت کیا، اور یہ بھی فرمایا کہ میں نے معمر کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا اور میں بھی ایسا ہی کرتا ہوں۔

وقال الإمام البيهقي (٣٨٤-٤٥٨ھ) في الشعب: وأما آدابه: فَمِنْهَا: الْمُحَافَظَةُ عَلَى الدُّعَاءِ فِي الرَّخَاءِ دُوْنَ تَخْصِيْصِ حَالِ الشِّدَّةِ وَالْبَلَاءِ. وَمِنْهَا: افْتِتَاحُ الدُّعَاءِ وَخَتْمُهُ بِالصَّلَاةِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَمِنْهَا: أَنْ يَّدْعُوَ فِي دُبُرِ صَلَوَاتِهِ. وَمِنْهَا: أَنْ يَرْفَعَ الْيَدَيْنِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا الْمَنْكِبَيْنِ إِذَا دَعَا. وَمِنْهَا: أَنْ يَمْسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ إِذَا فَرَغَ مِنَ الدُّعَاءِ. (١)

’’امام بیہقی نے ’’شعب الإیمان‘‘ میں فرمایا: آداب دعا میں سے ہے کہ: (۱) خوشحالی میں ہمیشہ دعا پر استقامت اختیار کرنا اور دعا کو سختی اور مصیبت کے (وقت کے) ساتھ خاص نہ کرنا۔ (۲) یہ کہ دعا کے آغاز اور آخر میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا۔ (۳) اور یہ کہ اپنی (تمام) نمازوں کے بعد دعا کرنا۔ (۴) اور یہ کہ (دونوں) ہاتھوں کو دعا میں اپنے کندھوں کے برابر بلند کرنا۔ (۵) اور یہ کہ دعا سے فارغ ہو کر اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا۔‘‘

(١) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤٥۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ بَعْضِ الْأَدْعِيَّةِ الْمَأْثُوْرَةِ

﴿بعض ماثورہ دعاؤں کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس رضی الله عنه نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دینا اور ہمیں عذاب جہنم سے بچانا۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: بِتُّ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ رضي الله عنها ...... فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي بَصَرِي نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِي نُوْرًا وَفَوْقِي نُوْرًا وَتَحْتِي نُوْرًا وَأَمَامِي نُوْرًا وَخَلْفِي نُوْرًا وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا. قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعٌ فِي التَّابُوْتِ فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابن عباس رضی الله عنهما نے فرمایا کہ میں نے رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی الله عنها

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: قول النبي ﷺ: ربنا آتنا في الدنيا حسنة، ٥/٢٣٤٧، الرقم: ٦٠٢٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠١، الرقم: ١٢٠٠٠، وابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٥٦٤۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: الدعاء إذا انتبه بالليل، ٥/٢٣٢٧، الرقم: ٥٩٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ١/٥٢٥، الرقم: ٧٦٣۔

کے پاس گزاری۔ ......حضرت بلال نے نماز (تہجد) کے لیے اذان دی۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا اور آپ ﷺ اپنی دعا میں فرما رہے تھے: ''اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر دے اور میری نگاہ میں نور اور میری سماعت میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور مجھے نور بنا دے۔'' کُرَیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے سات چیزوں کا ذکر فرمایا۔ میں حضرت عباس کی اولاد میں سے ایک شخص سے ملا تو اس نے ان کا ذکر کر کے عصبی و لحمی و دمی، شعری اور بشری (میرے پٹھوں، میرے گوشت، میرے خون، میرے بالوں اور میری جلد) کا ذکر کیا نیز دو چیزیں اور بیان کیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو اُٹھے اور کہے: ''**لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ**'' (نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ پاک ہے اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اور (نیکی کرنے کی) طاقت اور (گناہ سے بچنے کی) قوت اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔) پھر کہے: ''اے اللہ! مجھے بخش دے یا اور دعا کرے تو (اس کی دعا) قبول کی جائے گی اور اگر وضو

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التهجد، باب: من تعار من الليل فصلى، ١/ ٣٨٧، الرقم: ١١٠٣، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في الدعاء إذا انتبه من الليل، ٥/ ٤٨٠، الرقم: ٣٤١٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما يقول الرجل إذا تعار من الليل، ٤/ ٣١٤، الرقم: ٥٠٦٠، وابن ماجه في السنن، كتاب: الدعاء، باب: ما يدعو به إذا انتبه من الليل، ٢/ ١٢٧٦، الرقم: ٣٨٧٨۔

کرے اور نماز ادا کرے تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنِ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، لَکَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ، لَکَ مُلْکُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُوْرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ، أَنْتَ مَلِکُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَکَ الْحَمْدُ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُکَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ، وَقَوْلُکَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ، لَکَ أَسْلَمْتُ، وَبِکَ آمَنْتُ، وَعَلَيْکَ تَوَکَّلْتُ، وَإِلَيْکَ أَنَبْتُ، وَبِکَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْکَ حَاکَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلَهَ غَيْرُکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب رات کو تہجد پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو کہتے: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے۔ تیرے لیے سب تعریفیں ہیں اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی بادشاہی تیرے لیے ہے اور سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ ان میں ہے سب کا نور ہے اور تیرے لیے سب تعریفیں ہیں اور تو برحق ہے، تیرا وعدہ برحق ہے، تیرا دیدار برحق ہے، تیرا کلام برحق ہے، جنت برحق ہے، دوزخ برحق ہے، سارے نبی برحق ہیں، محمد

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التهجد، باب: التهجد بالليل، ١/٣٧٧، الرقم: ١٠٦٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ١/٥٣٢، الرقم: ٧٦٩، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما يقول إذا قام من الليل إلى الصلاة، ٥/٤٨١، الرقم: ٣٤١٨، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: ذكر ما يستفتح به القيام، ٣/٢٠٩، الرقم: ١٦١٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، ١/٢٠٥، الرقم: ٧٧١۔

مصطفیٰ ﷺ برحق ہیں اور قیامت برحق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیری خاطر جھگڑا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا۔ پس مجھے بخش دے اور جو میں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اور جو چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا، تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب کے بعد ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔‘‘ یہ متفق علیہ حدیث ہے۔

٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَی وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں فتنہ جہنم، فتنہ قبر، عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنہ دولت مندی کی برائی، فتنہ مفلسی کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے یوں صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے، نیز میری خطاؤں اور میرے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! میں سستی، بارعصیاں اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦. عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوَی إِلَی فِرَاشِهِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: التعوذ من فتنة الكفر، ٥/٢٣٤٤، الرقم: ٦٠١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: التعوذ من شر الفتن وغيرها، ٤/٢٠٧٨، الرقم: ٥٨٩، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٧٧، ٥/٥٢٥، الرقم: ٣٤٩٥۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: السؤال بأسماء الله تعالى والاستعاذ بها، ٦/٢٦٩٢، الرقم: ٦٩٥٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما —

بِاسْمِکَ أَحْيَا وَأَمُوْتُ، وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بستر پر جانے لگتے تو فرماتے: اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا (سوتا اور جاگتا) ہوں اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں جس نے ہمیں مر جانے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف جمع ہونا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا أَقُوْلُ لَکُمْ إِلَّا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ، کَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَکِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَکَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تم سے اسی طرح کہتا ہوں جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا، آپ فرماتے تھے: اے اللہ! میں عجز، سستی، بزدلی، بخل، بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقوی عطا فرما، اس کو پاکیزہ کر، تو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے اور تو اسی کا ولی اور مولیٰ ہے۔ اے اللہ! جو علم نفع نہ دے، جو دل ڈرتا نہ ہو، جو نفس سیر نہ ہو اور جو دعاء قبول نہ ہو اس سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

--------- يقال عند النوم، ٤/٤١١، الرقم: ٥٠٤٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣٢٢، الرقم: ٢٦٥٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٩٩، الرقم: ٢٣٤٣٩۔

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، ٤/٢٠٨٨، الرقم: ٢٧٢٢، والنسائي في السنن، کتاب: الاستعاذة، باب: الاستعاذة من العجز، ٨/٢٦٠، الرقم: ٥٤٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٧١، الرقم: ١٩٣٢٧۔

٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِکَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِکَ وَجَمِيْعِ سَخَطِکَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی (دعاؤں میں سے) یہ دعا بھی تھی: اے اللہ! میں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت کے پھر جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری تمام ناراضگیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے: ’’اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ‘‘ (اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے باہر آئے تو کہے: ’’اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ‘‘ (اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ يَعْنِي إِذَا

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: أكثر أهل الجنة الفقراء وأكثر أهل النار النساء وبيان الفتنة بالنساء، ٤/٢٠٩٧، الرقم: ٢٧٣٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستعاذة، ٢/٩١، الرقم: ١٥٤٥۔

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: ما يقول إذا دخل المسجد، ١/٤٩٤، الرقم: ٧١٣، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد، ١/١٢٦، الرقم: ٤٦٥، والدارمي في السنن، ١/٣٧٧، الرقم: ١٣٩٤۔

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما يقول إذا خرج من بيته، ٥/٤٩٠،

خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ: بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، يُقَالُ لَهُ: كُفِيتَ وَوُقِيتَ، وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص گھر سے باہر جاتے وقت یہ کلمات کہے: ’’بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ‘‘ (اللہ کے نام سے (باہر جاتا ہوں)، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی قوت اسی (کی عطا) سے ہے۔) ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے کہ تیری کفایت کی گئی، تو (شر سے) بچایا گیا اور اس سے شیطان دور رہتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّيءِ الْأَسْقَامِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا مانگا کرتے: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں برص، دیوانہ پن، کوڑھ اور جملہ بُری بیماریوں سے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ: يَا مُقَلِّبَ

١١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستعاذة، ٢/٩٣، الرقم: ١٥٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٩٢، الرقم: ١٣٠٢٧، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٩٥، الرقم: ١٠١٧۔

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: القدر، باب: ما جاء أن القلوب بين إصبعي الرحمن، ٤/٤٤٨، الرقم: ٢١٤٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٥، الرقم: ٢٩١٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٢، الرقم: ١٢١٢٨، وأبو يعلى في المسند، ٦/٣٥٩، الرقم: ٣٦٨٧۔

الْقُلُوبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِيْنِکَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، آمَنَّا بِکَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا کَيْفَ يَشَاءُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے کیا آپ کو ہمارا دین سے پھر جانے کا ڈر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہے انہیں پھیر دے (یعنی اس کے قبضہ میں ہیں)۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم کَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں قرضے اور دشمن کے غلبہ اور دشمنوں کی خوشی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

١٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: کَانَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم يَدْعُوْ يَقُوْلُ: رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْکُرْ لِي وَلَا تَمْکُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرُ

١٣: أخرجه النسائي في السنن، کتاب: الاستعاذة، باب: الاستعاذة من غلبة الدين، ٨/٢٦٥، الرقم: ٥٤٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٣، الرقم: ٦٦١٨، والحاکم في المستدرک، ١/٧١٣، الرقم: ١٩٤٥۔

١٤: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات، باب: في دعاء النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ٥/٥٥٤، الرقم: ٣٥٥١، وأبو داود في السنن، کتاب: الصلاة، باب: ما يقول الرجل إذا سلم، ٢/٨٣، الرقم: ١٥١٠، وابن ماجه في السنن، کتاب: الدعاء، باب: دعاء رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، ٢/١٢٥٩، الرقم: ٣٨٣٠۔

الْهُدَى لِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ. رَبِّ اجْعَلْنِي لَکَ شَكَّارًا لَکَ ذَكَّارًا لَکَ رَهَّابًا لَکَ مِطْوَاعًا لَکَ مُخْبِتًا إِلَيْکَ أَوَّاهًا مُنِيبًا. رَبِّ، تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه. قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے میرے پروردگار! میری مدد فرما میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر مجھے کامیاب فرما اور میرے خلاف کسی کو کامیابی نہ دے، میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کارگر نہ ہو۔ مجھے ہدایت دے اور اسے میرے لئے آسان فرما۔ مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے پالنہار! تو مجھے اپنا کثرت سے ذکر کرنے والا شکر گزار، بہت ڈرنے والا نہایت فرمانبردار، خوب اطاعت کرنے والا، بہت عاجزی کرنے والا بہت گریہ و زاری کرنے والا اور تیری ہی جانب رجوع کرنے والا بنا دے۔ میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو ڈال۔ میری دعا قبول فرما، میری دلیل کو قائم رکھ، میری زبان کو درست رکھ، میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور میرے سینے کی کھوٹ نکال دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَرْدَفَهُ عَلَى دَابَّتِهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَيْهَا، كَبَّرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثَلَاثًا، وَحَمِدَ اللهَ ثَلَاثًا، وَسَبَّحَ اللهَ ثَلَاثًا، وَهَلَّلَ اللهَ وَاحِدَةً، ثُمَّ اسْتَلْقَى عَلَيْهِ فَضَحِکَ، ثُمَّ أَقْبَلَ، فَقَالَ: مَا مِنَ امْرِيءٍ يَرْكَبُ دَابَّتَهُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ إِلَّا أَقْبَلَ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالَى فَضَحِکَ إِلَيْهِ كَمَا ضَحِكْتُ إِلَيْکَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

١٥: أخرجه أحمد ابن حنبل في المسند، ١/ ٣٣٠، الرقم: ٣٠٥٨، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/ ٣٥٦، الرقم: ١٤٨٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ١٣١۔

”حضرت عبد اللہ ابن عباس رضي اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے تین دفعہ اللہ اکبر، تین دفعہ الحمد للہ، تین دفعہ سبحان اللہ اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ کہا۔ پھر تھوڑے سے جھکے اور مسکرائے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: جو شخص اپنی سواری پر سوار ہوتے ہوئے اس طرح کرتا ہے جیسے میں نے کیا ہے تو اللہ ﷻ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اسی طرح مسکراتا ہے جس طرح میں مسکرایا۔“

اسے امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَO﴾ [الأنبياء، ٢١: ٨٧] أَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِهَا فِي مَرَضِهِ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً فَمَاتَ فِي مَرَضِهِ ذَلِكَ أُعْطِيَ أَجْرَ شَهِيْدٍ وَإِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ جَمِيْعُ ذُنُوْبِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَO﴾ (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بیشک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھاO) کے متعلق فرمایا کہ جو مسلمان اپنی بیماری کے دوران اس کے توسل سے چالیس دفعہ دعا کرے، پھر وہ اس بیماری میں فوت ہو جائے تو اسے شہید کا ثواب ملتا ہے اور اگر وہ شفایاب ہو جائے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ:

١٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/٥٠٦، الرقم: ١٨٦٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٦٧، الرقم: ٥٢٨٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/٦٦٩۔

١٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ١٠٨، ٥/٥٥٨، الرقم: ٣٥٦٠، وابن ماجه في السنن، كتاب: اللباس، باب: ما يقول الرجل إذا لبس ثوبا جديدا، ٢/١١٧٨، الرقم: ٣٥٥٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/١٨٩، الرقم: ٢٥٠٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٤، الرقم: ٣٠٥، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٢١٤، الرقم: ٧٤١٠۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ عَمَدَ إِلَی الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ عَمَدَ إِلَی الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ، كَانَ فِي كَنَفِ اللهِ وَفِي حِفْظِ اللهِ وَفِي سَتْرِ اللهِ حَيًّا وَمَيِّتًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نیا لباس زیب تن فرمایا تو اس طرح اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا: ’’اَلْحَمْدُ ﷲِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي‘‘ (اللہ تعالیٰ لائق ستائش ہے جس نے مجھے لباس پہنایا کہ میں اس سے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔) پھر فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نیا لباس پہن کر یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگے اور پرانے کپڑے صدقہ کر دے وہ زندگی بھر اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی حمایت، حفاظت اور پردے میں رہے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ ِﷲِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ: وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ ِﷲِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ مُخْتَصَرًا وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

١٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما يقول إذا فرغ من الطعام، ٥/٥٠٨، الرقم: ٣٤٥٨، وأبو داود في السنن، كتاب: اللباس، باب: ١، ٤/٤٢، الرقم: ٤٠٢٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: ما يقال إذا فرغ من الطعام، ٢/١٠٩٣، الرقم: ٣٢٨٥، وأبو يعلى في المسند، ٣/٦٢، الرقم: ١٤٨٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٨١، الرقم: ٣٨٩، والبخاري في التاريخ الكبير، ٧/٣٦٠، الرقم: ١٥٥٧۔

''حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھی: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ'' (تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ (کھانا) کھلایا اور بغیر ہمت اور قوت کے یہ مجھے عطا کیا) تو اس کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور جس نے نیا لباس پہننے کے بعد یہ دعا پڑھی: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ'' (تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ (لباس) پہنایا اور بغیر ہمت اور قوت کے یہ مجھے عطا کیا) تو اس کے بھی اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔''

اسے امام ترمذی نے مختصراً اور ابو داود نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔

١٩. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ، أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا وَقَعْتَ فِي وَرْطَةٍ قُلْتَهَا؟ قُلْتُ بَلَى، جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ، كَمْ مِنْ خَيْرٍ قَدْ عَلَّمْتَنِيهِ قَالَ: إِذَا وَقَعْتَ فِي وَرْطَةٍ فَقُلْ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّ اللهَ يَصْرِفُ بِهَا مَا يَشَاءُ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ، تو وہ کہو؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، آپ نے کتنی ہی اچھی چیزیں مجھے سکھائی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کسی مصیبت میں پھنس جاؤ، تو یوں کہو: ''بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ'' (اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، بڑا رحم فرمانے والا ہے، اور نیک کام کرنے کی طاقت اور قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ جو بلند رتبہ اور عظمت والا ہے کی توفیق سے)۔ پس اللہ تعالیٰ ان کلمات کے ذریعے سے انواع و اقسام کی آزمائشوں میں سے جو چاہتا ہے ٹال دیتا ہے۔'' اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٩: أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، ١/٢٩٨، الرقم: ٣٣٦، والطبراني في الدعاء، ١/٥٤٦، الرقم: ١٩٦١۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ

﴿روزے اور قیام کی فضیلت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَo (البقرة، ٢: ١٨٣)

’’اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤo‘‘

٢. شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ج فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ. (البقرة، ٢: ١٨٥)

’’رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اتارا گیا ہے جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور (جس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں، پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پالے تو وہ اس کے روزے ضرور رکھے۔‘‘

٣. وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًاo (الفرقان، ٢٥: ٦٣)

’’اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لئے سجدہ ریزی اور قیامِ (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیںo‘‘

٤. تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا.

(السجدة، ٣٢: ١٦)

’’ان کے پہلو اُن کی خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید (کی مِلی جُلی کیفیت) سے پکارتے ہیں۔‘‘

٥. وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًاo (الأحزاب، ٣٣: ٣٥)

’’اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ نے اِن سب کے لیے بخشش اور عظیم اجر تیار فرما رکھا ہےo‘‘

٦. يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُo قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًاo نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًاo اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًاo اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًاo اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًاo اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًاo (المزمل، ٧٣: ١-٧)

’’اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!)o آپ رات کو (نماز میں) قیام فرمایا کریں مگر تھوڑی دیر (کے لیے)o آدھی رات یا اِس سے تھوڑا کم کر دیںo یا اس پر کچھ زیادہ کر دیں اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریںo ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گےo بے شک رات کا اُٹھنا (نفس کو) سخت پامال کرتا ہے اور (دِل و دِماغ کی یکسوئی کے ساتھ) زبان سے سیدھی بات نکالتا ہےo بے شک آپ کے لیے دن میں بہت سی مصروفیات ہوتی ہیںo‘‘

٧. وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًاo وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًاo (الإنسان، ٧٦: ٢٥، ٢٦)

’’اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریںo اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریںo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصوم، باب: هل يقول إني صائم إذا شتم، ٢/ ٦٧٣، الرقم: ١٨٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: فضل الصيام، ٢/ ٨٠٧، ـــ

آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اُسی کے لیے ہے سوائے روزے کے، کیونکہ روزہ میرے لیے ہے اور اُس کی جزاء میں ہی دیتا ہوں۔ روزہ ڈھال ہے اور جس روز تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو نہ فحش باتیں کرے اور نہ جھگڑے۔ اگر اُسے کوئی گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں جن سے اُسے فرحت ہوتی ہے۔ افطار کرے تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو روزے کے باعث خوش ہوگا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ سَهْلٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ. يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ. فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سہل بن سعد ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک

الرقم: ۱۱۵۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۳۲۳، الرقم: ۷۱۷۴، والبزار في المسند، ۳/ ۱۲۹، الرقم: ۹۱۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/ ۹۰، الرقم: ۲۵۲۵۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصوم، باب: الريان للصائمين، ۲/ ۶۷۱، الرقم: ۱۷۹۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: فضل الصيام، ۲/ ۸۰۸، الرقم: ۱۱۵۲، والنسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة في فضل الصائم، ۴/ ۱۶۸، الرقم: ۲۲۳۶، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: ما جاء في فضل الصيام، ۱/ ۵۲۵، الرقم: ۱۶۴۰۔

دروازہ ہے جس کو رَیَّان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے روز اُس سے روزہ دار داخل ہوں گے اور اُن کے سوا اُس سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ (اس دروازہ میں سے داخل ہونے کے لئے) روزہ دار کھڑے ہو جائیں گے۔ اس دروازہ میں ان کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوگا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی دوسرا اُس سے داخل نہیں ہوگا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ، أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ، أَقْصِرْ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیطانوں اور سرکش جنوں کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصوم، باب: هل يقال رمضان أو شهر رمضان ومن رأى كله واسعا، ٢/ ٦٧٢، الرقم: ١٨٠٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: فضل شهر رمضان، ٢/ ٧٥٨، الرقم: ١٠٧٩، والنسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: فضل شهر رمضان، ٤/ ١٢٦، الرقم: ٢٠٩٧۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصوم، باب: ما جاء في فضل شهر رمضان، ٣/ ٦٦، الرقم: ٦٨٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: ما جاء في فضل شهر رمضان، ١/ ٥٢٦، الرقم: ١٦٤٢، وابن حبان في الصحيح، ٨/ ٢٢١، الرقم: ٣٤٣٥۔

دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا، جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں پس ان میں سے کوئی بند نہیں کیا جاتا۔ ایک منادی پکارتا ہے: اے طالب خیر! آگے آ، اے شر کے متلاشی! رک جا، اور اللہ تعالیٰ کئی لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔ ماہ رمضان کی ہر رات یونہی ہوتا رہتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مُرْنِي بِعَمَلٍ. قَالَ: عَلَيْکَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مُرْنِي بِعَمَلٍ. قَالَ: عَلَيْکَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی عمل کے کرنے کا حکم فرمائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ! اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں۔ میں نے دوبارہ عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی عمل کے کرنے کا حکم فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ رکھو، اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَکَرَ رَمَضَانَ يُفَضِّلُهُ عَلَى الشُّهُوْرِ فَقَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ کَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَالْبَيْهَقِيُّ.

٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: في فضل الصيام، ٤/ ١٦٥، الرقم: ٢٢٢٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/ ٣٠٨، الرقم: ٧٨٩٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٢٧٣، الرقم: ٨٨٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٤٩، الرقم: ٢٢٢٠٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ٩١، الرقم: ٧٤٦٤، والحاكم في المستدرك، ١/ ٥٨٢، الرقم: ١٥٣٣۔

٦: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: ذكر اختلاف يحيى بن أبي كثير والنضر بن شيبان، ٤/ ١٥٨، الرقم: ٢٢٠٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في قيام شهر رمضان، ١/ ٤٢١، الرقم: ١٣٢٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٣١٤، الرقم: ٣٦٣٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/ ٣٣٥، الرقم: ٢٢٠١۔

''حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی دوسرے مہینوں پر فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: جوشخص رمضان المبارک میں ایمان و اخلاص کے ساتھ قیام کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو۔''

اس حدیث کو امام نسائی، ابن ماجہ، اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ أَصَحُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رات کا قیام اپنے اوپر لازم کر لو کہ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے قربِ خداوندی کا باعث ہے، برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ. زَادَ مُحْرِزٌ فِي حَدِيْثِهِ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلصِّيَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالطَّبَرَانِيُّ.

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في دعاء النبي ﷺ، ٥/٥٥٢، الرقم: ٣٥٤٩، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥١، الرقم: ١١٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٥٠٢، الرقم: ٤٤٢٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٩٢، الرقم: ٧٧٦٦۔

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: في الصوم زكاة الجسد، ١/٥٥٥، الرقم: ١٧٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٩٣، الرقم: ٥٩٧٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٢٣، الرقم: ١٤٤٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/١٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٩٢، الرقم: ٣٥٧٨۔

’’حضرت ابوہریرہ ﷛ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوئی نہ کوئی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ آدھا صبر ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ﷛ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ، قَالَ: وَصِيَامٌ حَسَنٌ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عثمان ابن ابی العاص ﷛ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جیسے تم میدانِ جنگ میں (دشمن سے بچاؤ کے لیے) ڈھال استعمال کرتے ہو ایسے ہی روزہ دوزخ سے (بچاؤ کے لیے) ڈھال ہے۔ بہتر (طریقہ) ہر ماہ تین دن روزہ رکھنا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ابن خزیمہ کے ہیں۔

١٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ، وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ. قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: ما جاء في فضل الصيام، ١/٥٢٥، الرقم: ١٦٣٩، والنسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة في فضل الصائم، ٤/١٦٧، الرقم: ٢٢٣١، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٥١، الرقم: ٨٣٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٩٣، الرقم: ١٨٩١۔

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٤، الرقم: ٦٦٢٦، والحاكم في المستدرك، ١/٧٤٠، الرقم: ٢٠٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٤٦، الرقم: ١٩٩٤، وابن المبارك في المسند، ١/٥٩، الرقم: ٩٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٠٨، الرقم: ٣٨١٥۔

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ اور قرآن بندے کے لیے قیامت کے دن سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے کھانے اور خواہش نفس سے روکا لہٰذا اس کے لیے میری سفارش قبول کر اور قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے رات کے وقت نیند سے روکا (اور قیام اللیل میں مجھے پڑھتا یا سنتا رہا) لہٰذا اس کے متعلق میری سفارش قبول کر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔“

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، حاکم نے روایت کیا ہے، نیز آپ نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔

١١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُعْطِيَتْ أُمَّتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي: أَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللهُ ﷻ إِلَيْهِمْ وَمَنْ نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا. وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنَّ خُلُوْفَ أَفْوَاهِهِمْ حِيْنَ يُمْسُوْنَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ. وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. وَأَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِنَّ اللهَ ﷻ يَأْمُرُ جَنَّتَهُ فَيَقُوْلُ لَهَا: اسْتَعِدِّي وَتَزَيَّنِي لِعِبَادِي أَوْشَكُوْا أَنْ يَسْتَرِيْحُوْا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا إِلَى دَارِي وَكَرَامَتِي. وَأَمَّا الْخَامِسَةُ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ غُفِرَ لَهُمْ جَمِيْعًا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: لَا، أَلَمْ تَرَ إِلَى الْعُمَّالِ يَعْمَلُوْنَ فَإِذَا فَرَغُوْا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وُفُّوْا أُجُوْرَهُمْ؟ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنهما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ تحفے ملے ہیں جو اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے۔ پہلا یہ ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر التفات فرماتا ہے اور جس پر اس کی نظر پڑ جائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔ دوسرا یہ ہے کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی

١١: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣٠٣/٣، الرقم: ٣٦٠٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٥٦/٢، الرقم: ١٤٧٧ـ

زیادہ اچھی لگتی ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ فرشتے ہر دن اور ہر رات ان کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ چوتھا یہ ہے کہ اللہ ﷻ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندوں کے لیے تیاری کر لے اور مزین ہو جا، تاکہ وہ دنیا کی تھکاوٹ سے میرے گھر اور میرے دارِ رحمت میں پہنچ کر آرام حاصل کریں۔ پانچواں یہ ہے کہ جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے ان سب کو بخش دیا جاتا ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا: کیا یہ شبِ قدر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جب مزدور کام سے فارغ ہو جاتے ہیں تو انہیں مزدوری دے دی جاتی ہے؟'' اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن ابی قیس کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے نصیحت کی کہ قیام اللیل نہ چھوڑنا، کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ اسے نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ بیمار ہو جاتے یا کمزور ہو جاتے تو (نماز) بیٹھ کر پڑھ لیتے۔''

اس حدیث کو امام ابو داود اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٢. قال أبو بكر بن حفص رَحِمَهُ الله: ذكر لي أن أبا بكر كان يصوم الصيف ويفطر الشتاء.

١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: قيام الليل، ٣٢/٢، الرقم: ١٣٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٤٩/٦، الرقم: ٢٦١٥٧، والحاكم في المستدرك، ٤٥٢/١، الرقم: ١١٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٤/٣، الرقم: ٤٤٩٨، والطيالسي في المسند، ٢١٤/١، الرقم: ١٥١٩، وابن خزيمة في الصحيح، ١٧٧/٢، الرقم: ١١٣٧، والبخاري في الأدب المفرد، ٢٧٩/١، الرقم: ٨٠٠۔

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٦٧۔

’’حضرت ابوبکر بن حفص رَحِمَہُ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت ابوبکر گرمیوں میں روزے سے ہوتے اور سردیوں میں افطار کرتے۔‘‘

٣. قال ربيع بن خراش رَحِمَهُ الله: الجوع يصفي الفؤاد ويميت الهوى ويورث العلم.

’’حضرت ربیع بن خراش رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا کہ بھوک دل کو صاف، خواہش نفس کو تباہ کرتی ہے اور علم کا وارث بناتی ہے۔‘‘

٤. قال سهل بن عبد الله التستري رحمه الله لأصحابه: ما دامت النفس تطلب منكم المعصية فأدبوها بالجوع والعطش، فإذا لم ترد منكم المعصية فأطعموها ما شاءت، واتركوها تنام من الليل ما أحبت.

’’حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رَحِمَہُ اللہ اپنے خدام سے فرماتے: جب تک تمہارا نفس گناہ طلب کرتا ہے اسے بھوک اور پیاس کے ساتھ سزا دو جب تم سے گناہ کی طلب نہ کرے تو جو چاہے اسے کھلاؤ اور اسے رات کو جب تک چاہے سویا رہنے دو۔‘‘

٥. قال سفيان رحمه الله: إياكم والبطنة، فإنها تُقسي القلب، واكظموا العلم، ولا تكثروا الضحک، فتمجه القلوب.

’’حضرت سفیان ثوری رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: کثرتِ طعام سے بچو کہ یہ دل میں سختی پیدا کرتا ہے اور علم سے اپنے آپ کو سیراب کرو، اور کثرت سے نہ ہنسو کہ دلوں کو ناگزیر لگنے لگے۔‘‘

٣: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٦٧۔

٤: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ١١٩۔

٥: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ١١٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/٣٦۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْاِعْتِکَافِ

﴿ فضیلتِ اِعتکاف کا بیان ﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓی اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَo (البقرة، ٢: ٥١)

’’اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا تھا پھر تم نے موسیٰ (علیہ السلام) کے چلّۂ اعتکاف میں جانے) کے بعد بچھڑے کو (اپنا) معبود بنا لیا اور تم واقعی بڑے ظالم تھےo‘‘

٢. وَعَهِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِیَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰکِفِيْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِo (البقرة، ٢: ١٢٥)

’’اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) کو تاکید فرمائی کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک (صاف) کر دوo‘‘

٣. ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَی الَّيْلِۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ. (البقرة، ٢: ١٨٧)

’’پھر روزہ رات (کی آمد) تک پورا کرو، اور عورتوں سے اس دوران شب باشی نہ کیا کرو جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو۔‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ کَانَ يَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الاعتکاف، باب: الاعتکاف في العشر الأواخر ـ

رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف کیا ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر سال رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے اور جس سال آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا اس سال آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف کیا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ عُمَرَ رضی الله عنه سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ؟ قَالَ: فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ

والاعتكاف في المساجد، ٢/٧١٣، الرقم: ١٩٢٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الاعتكاف، باب: اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، ٢/٨٣١، الرقم: ١١٧٢، وأبوداود في السنن، كتاب: الصوم، باب: الاعتكاف، ٢/٣٣١، الرقم: ٢٤٦٢، والترمذي نحوه في السنن، كتاب: الصوم، باب: ما جاء في الاعتكاف، وقال: حديث حسن صحيح، ٣/١٥٧، الرقم: ٧٩٠۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتكاف، باب: الاعتكاف في العشر الأوسط من رمضان، ٢/٧١٩، الرقم: ١٩٣٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الاعتكاف، باب: اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، ٢/٨٣٠، الرقم: ١١٧١، وأبوداود في السنن، كتاب: الصوم، باب: أين يكون الاعتكاف، ٢/٣٣٢، الرقم: ٢٤٦٥۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتكاف، باب: الاعتكاف ليلا، ٢/٧١٤، الرقم: ١٩٢٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأيمان، باب: نذر الكافر وما يفعل فيه إذا أسلم، ٣/١٢٧٧، الرقم: ١٦٥٦، والترمذي في السنن، كتاب: الأيمان والنذور، باب: ما جاء في وفاء النذر، ٤/١١٢، الرقم: ٥٣٩۔

سے دریافت کیا: میں نے دورِ جاہلیت میں منت مانی تھی کہ خانہ کعبہ میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی منت پوری کرو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ. قَالَ نَافِعٌ: وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللهِ ﷺ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ يَمُرُّ بِالْمَرِيْضِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ وَ قَالَ ابْنُ عِيْسَى: قَالَتْ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی مریض کے پاس سے اعتکاف کی حالت میں گذرتے تو بغیر ٹھہرے حسب معمول گزرتے جاتے اور اس کا حال پوچھ لیتے۔ ابن عیسیٰ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ اعتکاف کی حالت میں مریض کی مزاج پرسی فرما لیا کرتے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الاعتكاف، باب: اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، ٢/٨٣٠، الرقم: ١١٧١، وأبوداود في السنن، كتاب: الصوم، باب: أين يكون الاعتكاف، ٢/٣٣٢، الرقم: ٢٤٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: ما جاء في الاعتكاف، ١/٥٦٢، الرقم: ١٧٦٩۔

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصوم، باب: المعتكف يعود المريض، ٢/٣٣٣، الرقم: ٢٤٧٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣٢١، الرقم: ٨٣٧٨۔

٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ: هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوْبَ، وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہوں سے رکا رہتا ہے۔ اس کے لئے ایسی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو تمام نیک عمل کرنے والوں کے لئے لکھی جاتی ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ ﷻ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے (صدق و خلوص کے ساتھ) ایک دن اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے، ہر خندق مشرق سے مغرب کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ لمبی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رضي الله عنهما عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِي رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: في ثواب الاعتكاف، ١/٥٦٧، الرقم: ١٧٨١، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٢٠٧، الرقم: ٦٦٣٢، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢/٨٥، الرقم: ٦٤٣۔

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٢٠، الرقم: ٧٣٢٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٦٣، الرقم: ٣٩٧١، وقال: رواه الحاكم وقال: صحيح الإسناد، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٩٢۔

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٢٨، الرقم: ٢٨٨٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٢٥، الرقم: ٣٩٦٦، ٣٩٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٩٦، الرقم: ١٦٤٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٧٣۔

’’حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت امام حسین علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف کرتا ہے اس کا ثواب دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا بَقِيَ عَشْرٌ مِنْ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَاعْتَزَلَ أَهْلَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رمضان کے (آخری عشرہ) کے دس دن باقی رہ جاتے تو آپ ﷺ اپنا کمر بند (یعنی کمرِ ہمت) کس لیتے اور اپنے اہلِ خانہ سے الگ ہو (کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو) جاتے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. قال عمر رضي الله عنه: إن في العزلة الراحة من خلالي السوء.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عزلت نشینی میں برے دوستوں سے راحت اور چھٹکارا ہے۔‘‘

۲. قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه: خذوا بحظكم من العزلة.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عزلت نشینی میں سے بھی اپنا حصہ لو۔‘‘

۳. قال ذو النون رَحِمَهُ الله: لم أر شيئاً أَبْعثَ لِطَلَبِ الإخلاص، من الوحدة؛ لأنه إذَا خلا، لم ير غيرَ الله تعالى، فإذا لم ير غيرَه، لم يُحرِّكْه إلا حكمُ الله.

۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٦٦، الرقم: ٢٤٤٢٢، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/١٤٣، الرقم: ٢١١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٣٥، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٤/٢٦٩۔

۱: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ١٧٦۔

۲: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ٤٤٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/١٦١، وابن عبد البر في التمهيد، ١٧/٤٤٦، وابن أبي عاصم في الزهد: ٤٨، الرقم: ٨٤۔

۳: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٢١۔

ومن أحبَّ الخَلْوة، فقد تعلَّق بعمودِ الإِخْلاَص، واستمسک برکنٍ کبير من أرکان الصدق.

”حضرت ذو النون مصری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: میں نے تنہائی سے بڑھ کر کوئی چیز طلب اخلاص پر ابھارنے والی نہیں دیکھی، کیونکہ بندہ جب خلوت میں ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھتا، پس جب اس کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھتا، تو اسے اللہ تعالیٰ کے حکم کے علاوہ کوئی چیز عمل کے لئے متحرک نہیں کرتی، اور جو خلوت کو پسند کرتا ہے، تو وہ اخلاص کے ستون کے ساتھ چمٹ جاتا ہے، اور صدق کے ستونوں میں سے ایک بڑے ستون کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے۔“

٤. قال الجنيد رَحِمَهُ الله: المسير من الدنيا إلى الآخرة سهل هيّن على المؤمن. وهجران الخلق في جنب الله شديد.

”حضرت جنید بغدادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: مومن کے لئے دنیا سے آخرت تک کا سفر آسان اور ہلکا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی خاطر مخلوق سے کنارہ کش ہونا تکلیف دہ ہے۔“

٥. قال الجريري رَحِمَهُ الله: من لم يحکم بينه وبين الله تعالى التقوى والمراقبة لم يصل إلى الکشف والمشاهدة.

”امام جریری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس شخص نے اپنے اور اللہ کے درمیان تقویٰ اور مراقبہ کو مضبوط نہیں کیا، وہ شخص کشف اور مشاہدہ تک نہیں پہنچ سکتا۔“

٦. قال السّريُّ رَحِمَهُ الله: من أَرادَ أن يَسْلَم دِينُه، ويستريحَ قلبُه وبدنُه، ويَقِلَّ غمُّه؛ فليعتزلِ النَّاسَ، لأنَّ هذا زمانُ عُزْلَةٍ ووحْدَةٍ.

”حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ اپنے دین کو محفوظ کر لے اور یہ کہ اس کا دل اور بدن استراحت کریں اور اس کا غم ہلکا ہو اسے چاہئے کہ لوگوں سے علیحدگی اختیار کر لے

٤: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالکين، ٢/ ١١٧۔

٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٨٩۔

٦: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٥٠۔

کیونکہ یہ خلوت نشینی اور تنہا رہنے کا زمانہ ہے‘‘۔

٧. قال يحي بن معاذ رَحِمَهُ الله: الصبرُ على الخَلْوةِ من علامات الإخلاص.

’’حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: (گناہ سے بچنے کے لیے) خلوت (کی حالت میں جم کر بیٹھے رہنے) پر صبر کرنا اخلاص کی نشانی ہے۔‘‘

٨. قال إبراهيم الخواص رَحِمَهُ الله: المُرَاعَاةُ تورثُ المراقبةَ، والمراقبةُ تورثُ خلوصَ السرِّ والعلانية لله تعالى.

’’حضرت ابراہیم خواص رَحِمَهُ الله نے فرمایا: احکامِ خداوندی کا لحاظ رکھنے سے مراقبہ پیدا ہوتا ہے اور مراقبہ سے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کے لئے خلوص پیدا ہوتا ہے۔‘‘



٧: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١٠٩۔

٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٩١۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

﴿شبِ قدر کی فضیلت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ○ (الدخان، ٤٤ : ٣)

’’بے شک ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں اتارا ہے بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں○‘‘

٢. اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ○ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ○ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ○ سَلٰمٌ ۛ قف هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○ (القدر، ٩٧ : ١-٥)

’’بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اتارا ہے○ اور آپ کیا سمجھے ہیں (کہ) شبِ قدر کیا ہے؟○ شبِ قدر (فضیلت و برکت اور اَجر و ثواب میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے○ اس (رات) میں فرشتے اور روح الامین (جبرائیل) اپنے رب کے حکم سے (خیر و برکت کے) ہر امر کے ساتھ اترتے ہیں○ یہ (رات) طلوعِ فجر تک (سراسر) سلامتی ہے○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صلاة التراويح، باب: تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر، ٢/٧١٠، الرقم: ١٩١٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ٢/٨٢٣، الرقم: ١١٦٥/١١٦٩، والترمذي في السنن، كتاب: الصوم، باب: ما جاء في ليلة القدر، ٣/١٥٨، الرقم: ٧٩٢۔

الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وفي رواية: فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں (اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان کی آخری سات طاق راتوں) میں تلاش کیا کرو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (یعنی شبِ قدر) کو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ شب قدر نو راتیں باقی رہنے پر ہے یا سات باقی رہنے پر یا پانچ باقی رہنے پر ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور بیہقی نے روایت کیا ہے

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر، ٢/٧١١، الرقم: ١٩١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣٠٨، الرقم: ٨٣١٦، وابن حجر العسقلاني في تغليق التعليق، ٣/٢٠٥، والشوكاني في نيل الأوطار، ٤/٣٧٠۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصوم، باب: من صام صوم رمضان إيمانا واحتسابا، ٢/ ٦٧٢، الرقم: ١٨٠٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ١/ ٥٢٣، الرقم: ٧٦٠، والترمذي في السنن، كتاب: الصوم، باب: الترغيب في قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، ٣/١٧١، الرقم: ٨٠٨، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في قيام شهر رمضان، ٢/٤٩، الرقم: ١٣٧١۔

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے شبِ قدر میں حالت ایمان میں ثواب کی غرض سے قیام کیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے اُس کے بھی سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، مَا أَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: قُوْلِي: اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ عُفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بتایئے اگر مجھے شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: ’’اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ عُفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي‘‘ یا اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَکٌ فَرَضَ اللهُ عزوجل عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٨٥، ٥/٥٣٤، الرقم: ٣٥١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٥٨، الرقم: ٢٦٢٥٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢١٨، الرقم: ١٠٧٠٨، والحاكم في المستدرك، ١/٧١٢، الرقم: ١٩٤٢۔

٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: ذكر اختلاف على معمر فيه، ٤/١٢٩، الرقم: ٢١٠٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: ما جاء في فضل شهر رمضان، ١/٥٢٦، الرقم: ١٦٤٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/١٧٥، الرقم: ٧٣٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٠، الرقم: ٧١٤٨، وابن راهويه في المسند، ١/٧٤۔

أَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ، لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس رمضان المبارک کا مہینہ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شریر شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار راتوں سے افضل اور بہتر ہے، جو اس کے ثواب سے محروم رہا پس وہ محروم رہا۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُوْمٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب ماہ رمضان آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جو مہینہ تم پر آ گیا ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ تمام نیکیوں سے محروم رہا اور اس رات کی بھلائی سے وہی محروم رہے گا جس کی قسمت میں محرومی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ مَالِكٍ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَثِقُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أُرِيَ أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ مِنْ ذَلِكَ، فَكَأَنَّهُ تَقَاصَرَ أَعْمَارَ أُمَّتِهِ أَنْ يَبْلُغُوا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِي طُوْلِ الْعُمُرِ، فَأَعْطَاهُ اللهُ لَيْلَةَ

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: ما جاء في فضل شهر رمضان، ١/٥٢٦، الرقم: ١٦٤٤، والسعدي في فضائل الأعمال، ١/ ٤٤، الرقم: ١٧٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٦٠، الرقم: ١٤٩١۔

٧: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب: الاعتكاف، باب: ما جاء في ليلة القدر، ١/٣٢١، الرقم: ٦٩٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٢٣، الرقم: ٣٦٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٥، الرقم: ١٥٠٨۔

الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ثقہ (یعنی قابل اعتماد) اہل علم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سابقہ امتوں کی عمریں دکھائی گئیں یا اس بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے چاہا دکھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کی کم عمروں کا خیال کرتے ہوئے سوچا کہ کیا میری امت اس قدر اعمال کر سکے گی جس قدر دوسری امتوں کے لوگوں نے طوالتِ عمر کے باعث کئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شبِ قدر عطا فرما دی جو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے۔“

اس حدیث کو امام مالک اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: هِيَ فِي رَمَضَانَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَإِنَّهَا وِتْرٌ فِي إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ أَوْ ثَـلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ، فَمَنْ قَامَهَا إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ (رات) ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے۔ جو بندہ اس میں ایمان وثواب کے ارادہ سے قیام کرے اس کے اگلے پچھلے (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣١٨، ٣٢١، ٣٢٤، الرقم: ٢٢٧٦٥، ٢٢٧٩٣، ٢٢٨١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٧١، الرقم: ١٢٨٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٥، الرقم: ١٥٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٧٥-١٧٦.

٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٤٣، الرقم: ٣٧١٧، وفي فضائل الأوقات، ١/٣١٨، الرقم: ١٥٥.

نَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام فِي كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللهَ ﷻ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهَى بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي، مَا جَزَاءُ أَجِيْرٍ وَفَّى عَمَلَهُ، قَالُوْا: رَبَّنَا، جَزَاءُهُ أَنْ يُوَفَّى أَجْرُهُ. قَالَ: مَلَائِكَتِي، عَبِيْدِي وَإِمَائِي قَضَوْا فَرِيْضَتِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَيَّ بِالدُّعَاءِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَأُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ: ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ: فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں، اور ہر اس کھڑے بیٹھے بندے پر جو اللہ کا ذکر کرتا ہے، سلام بھیجتے ہیں۔ جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے یعنی عید الفطر کا دن تو اللہ ان بندوں سے اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! اُس مزدور کی اُجرت کیا ہونی چاہیے جو اپنا کام پورا کر دے؟ وہ عرض کرتے ہیں: الٰہی! اس کی اُجرت یہ ہے کہ اسے پورا پورا اجر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے فرشتو! میرے بندے اور بندیوں نے میرا وہ فریضہ پورا کر دیا جو ان پر تھا۔ پھر وہ دعا میں دست طلب دراز کرتے ہوئے نکل پڑے۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) مجھے اپنی عزت اپنے جمال، اپنے کرم، اپنی بلندی اور رفعتِ مکانی کی قسم: میں ان کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر (اپنے بندوں سے) فرماتا ہے: لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔ فرمایا: پھر یہ لوگ بخشے ہوئے لوٹتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

﴿نفلی روزوں کی فضیلت کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. فَضْلُ صِيَامِ الشَّوَّالِ

﴿شوال کے روزوں کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے عمر بھر کے روزے رکھے۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: جَعَلَ اللهُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرٍ فَشَهْرٌ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ وسِتَّةُ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ تَمَامُ السَّنَةِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ وَصِيَامُ سِتَّةِ أَيَّامٍ بِشَهْرَيْنِ

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: استحباب صوم ستة أيام من شوال إتباعا لرمضان، ٨٢٢/٢، الرقم/١١٦٤، والترمذي في السنن، كتاب: الصوم، باب: ما جاء في صيام ستة أيام من شوال ١٣٢/٣، الرقم:٧٥٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الصوم، باب: في صوم ستة أيام من شوال، ٣٢٤/٢، الرقم:٢٤٣٣۔

٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: صيام ستة أيام من شوال، ١/ ٥٤٧، الرقم: ١٧١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٨٠، الرقم: ٢٢٤٦٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/ ١٦٢، ١٦٣، الرقم: ٢٨٦٠، ٢٨٦١، وابن خزيمة في الصحيح، ٢٩٨/٣، الرقم: ٢١١٥۔

فَذَلِكَ صِيَامُ سَنَةٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک نیکی کو دس گنا کر دیتا ہے۔ رمضان کا ایک مہینہ دس مہینے کے برابر ہے اور عید الفطر کے بعد چھ دن (روزہ رکھنے سے) سال کا ثواب پورا ہو جاتا ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ ماہ رمضان کے روزے دس مہینوں کے برابر ہیں اور چھ دن کے روزے دو ماہ کے برابر ہیں۔ اس طرح پورے سال کے روزے بن جاتے ہیں۔''

امام نسائی، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے اسے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ نسائی کے ہیں۔

۳. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَأَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالَ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ پیدائش کے دن تھا۔'' اسے امام طبرانی نے ''المعجم الأوسط'' میں روایت کیا ہے۔

۲. فَضْلُ صِيَامِ شَعْبَانَ وَنِصْفٍ مِّنْ شَعْبَانَ

﴿شعبان اور نصف شعبان کے روزوں کی فضیلت﴾

۱. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَمْ أَرَكَ تَصُوْمُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ؟ قَالَ: ذَالِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ

۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۲۷۵، الرقم: ۸۶۲۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۶۷، الرقم: ۱۵۱۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۱۸٤۔

۱: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: صوم النبي ﷺ بأبي هو وأمّي وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك، ٤/۲۰۱، الرقم: ۲۳۵۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۰۱، الرقم: ۲۱۸۰۱، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۲/۸۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۳٤۶، الرقم: ۹۷۶۵۔

رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس قدر آپ شعبان میں روزے رکھتے ہیں اس قدر میں نے آپ کو کسی اور مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان میں (آتا) ہے اور لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں حالانکہ اس مہینے میں (پورے سال کے) عمل اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل روزہ دار ہونے کی حالت میں اُٹھائے جائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الصَّوْمِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: شَعْبَانُ لِتَعْظِيْمِ رَمَضَانَ. قِيْلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ رمضان المبارک کے بعد کس مہینے میں روزے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تعظیم رمضان کے لیے شعبان کے روزے رکھنا (افضل ہیں)۔ پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رمضان المبارک میں صدقہ دینا (افضل ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزكاة، باب: ما جاء في فضل الصدقة، ٥١/٣، الرقم: ٦٦٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٠٥/٤، الرقم: ٨٣٠٠، وفي شعب الإيمان، ٣٧٧/٣، الرقم: ٣٨١٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٧٢/٢، الرقم: ١٥٣٩، والمناوي في فيض القدير، ٤٣/٢۔

٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ٤٤٤/١، الرقم: ١٣٨٨، والكناني في مصباح الزجاجة، ١٠/٢، الرقم: ٤٩١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٧٤/٢، الرقم: ١٥٥٠۔

النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا. فَإِنَّ اللهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ: أَلاَ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ؟ أَلاَ مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ؟ أَلا كَذَا أَلا كَذَا؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب پندرہ شعبان کی رات ہوتو اس رات کو قیام کیا کرو اور دن کو روزہ رکھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے: کیا کوئی میری بخشش کا طالب ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اسے رزق دوں؟ کیا کوئی بیمار ہے کہ میں اسے شفا دوں؟ کیا کوئی ایسے ہے؟ ایسے ہے؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ يَطْلَعُ اللهُ إِلَى خَلْقِهِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات اپنی مخلوق پر نظر رحمت فرماتا ہے اور مشرک اور کینہ پرور کے سوا ہر کسی کو معاف فرما دیتا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣. فَضْلُ صِيَامِ الْمُحَرَّمِ وَيَوْمِ الْعَاشُوْرَاءِ

﴿ماہ محرم اور یومِ عاشوراء کے روزوں کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ

٤: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٢/ ٤٨١، الرقم: ٥٦٦٥۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: فضل صوم المحرم، ٢/ ٨٢١، الرقم: ١١٦٣، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل صلاة الليل، ٢/ ٣٠١، الرقم: ٤٣٨، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: فضل صلاة الليل، ٣/ ٢٠٦، الرقم: ١٦١٣۔

رَمَضَانَ، شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ. وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ؟ فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عاشوراء کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ گزشتہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: أَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: شَهْرُ اللهِ الَّذِي تَدْعُوْنَهُ الْمُحَرَّمَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَأَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء، ٢/٨١٩، الرقم: ١١٦٢، والترمذي في السنن، كتاب: الصوم، باب: ما جاء في الحث على صوم يوم عاشوراء، ٣/١٢٦، الرقم: ٧٥٢، وأبو داود في السنن، كتاب: الصيام، باب: في صوم الدهر تطوعا، ٢/٣٢١، الرقم: ٢٤٢٥۔

٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: صيام أشهر المحرم، ١/ ٥٥٤، الرقم: ١٧٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٢٩، الرقم: ٨٣٤٠، والدارمي في السنن، ٢/ ٣٥، الرقم: ١٧٥٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/ ١١٧، الرقم: ٢٩٠٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٢٨١، الرقم: ٦٤١٧۔

کہ ماہ رمضان کے بعد افضل ترین روزے کون سے ہیں (یعنی کس مہینے کے ہیں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا وہ ماہ جسے تم محرم کہتے ہو (کے روزے سب سے افضل ہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ كَانَ لَهُ كَفَّارَةَ سَنَتَيْنِ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہے وہ اس کے لیے دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور جو شخص محرم کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اسے ہر دن کے بدلے تیس دن (کے روزوں) کا ثواب ملتا ہے۔‘‘

اسے امام طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

٤. فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ

﴿یومِ عرفہ کے روزہ کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٦٤، الرقم: ٩٦٣، وفي المعجم الكبير، ١١/٧٢، الرقم: ١١٠٨١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٧٠، الرقم: ١٥٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٩٠۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة، ٢/٨١٩، الرقم:١١٦٢، والترمذي في السنن، كتاب: الصوم، باب: ما جاء في فضل صوم يوم عرفة، ٣/١٢٤، وقال أبو عيسى: حديث أبي قتادة حديث حسن، الرقم: ٧٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الصوم، باب: في صوم الدهر تطوعا، ٢/٣٢١، الرقم:٢٤٢٥۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوم عرفہ (نویں ذو الحجہ کے روزہ) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (یوم عرفہ کا روزہ) گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

ترمذی کی روایت کے الفاظ ہیں: ’’یوم عرفہ کے روزہ کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اسے گزشتہ اور آئندہ سال کا کفارہ بنا دیتا ہے۔‘‘

٢. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ، غُفِرَ لَهُ سَنَةٌ أَمَامَهُ وَسَنَةٌ بَعْدَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالنَّسَائِيُّ، وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص یومِ عرفہ کا روزہ رکھتا ہے اس کے ایک پچھلے سال کے اور ایک بعد والے سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُ سَنَتَيْنِ مُتَتَابِعَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى، وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہے اس کے دو سالوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔‘‘

٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب صيام يوم عرفة، ١/٥٥١، الرقم: ١٧٣١، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٥١، الرقم: ٢٨٠١، وأبو يعلي في المسند، ١٣/٥٤٢، الرقم: ٧٥٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٧٩، الرقم: ٥٩٢٣۔

٣: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٣/٥٤٢، الرقم: ٧٥٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٧٩، الرقم: ٥٩٢٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٧٠، الرقم: ٤٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٨٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٨، الرقم: ١٥١٩۔

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَصِيَامِ أَلْفِ يَوْمٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ یوم عرفہ کا روزہ ہزار دن کے روزوں کی طرح ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے، اور مذکورہ الفاظ امام بیہقی کے ہیں۔

٥. فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

﴿پیر اور جمعرات کے روزوں کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الاِثْنَيْنِ؟ قَالَ: ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ، أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے سوموار کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت باسعادت ہوئی اور اسی دن میں مبعوث ہوا یا مجھ پر قرآن نازل ہوا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمِ خَمِيْسٍ

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٤٤، الرقم: ٦٨٠٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٥٧، الرقم: ٣٧٦٤، وابن عبد البر في التمهيد، ١٢/ ١٥٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٩، الرقم: ١٥٢٢، والسيوطي في الدر المنثور، ١/١٥٤۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء والاثنين والخميس، ٢/٨١٩، الرقم: ١١٦٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٤٦، الرقم: ٢٧٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٩٧، الرقم: ٢٢٥٩٤۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: النهي عن الشحناء والتهاجر، ٤/١٩٨٧، الرقم: ٢٥٦٥، ومالك في الموطأ، كتاب: حسن الخلق، باب: ما جاء —

وَاثْنَيْنِ. فَيَغْفِرُ اللهُ ﷻ فِي ذَلِکَ الْيَوْمِ لِکُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِکُ بِاللهِ شَيْئًا. إِلَّا امْرَأً کَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ. فَيُقَالُ: ارْکُوْا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، ارْکُوْا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَمَالِکٌ، وَأَحْمَدُ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ. فَيُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِکُ بِاللهِ شَيْئًا. إِلَّا رَجُلًا کَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: أَنْظِرُوْا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا. أَنْظِرُوْا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوْا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً بیان کیا کہ ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ اس دن اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی مغفرت فرما دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، سوائے اس شخص کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہے، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کو (اُن کے حال پر) چھوڑ دو حتی کہ یہ صلح کر لیں، ان کو چھوڑ دو حتی کہ یہ صلح کر لیں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔

’’امام مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا، سوائے اس بندے کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو اور یہ کہا جاتا ہے کہ ان کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں، ان کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں۔ ان کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں۔‘‘

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الأَعْمَالُ يَوْمَ

.... في المهاجرة، ٢/٩٠٩، الرقم: ١٩١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٨٩، الرقم: ٩٠٤١.

٣: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الصوم، باب: ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس، ٣/١٢٢، الرقم: ٧٤٧، وفي الشمائل المحمدية، ١/٢٥٢، الرقم: ٣٠٨، وعبد الرزاق —

الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کو اعمال (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کئے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل روزے کی حالت میں پیش ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے نیز کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٦. ثَوَابُ مَنْ صَامَ الْأَيَّامَ الْبِيْضَ

﴿ایامِ بیض کے روزے رکھنے کا ثواب﴾

١. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصُوْمَ الْبِيْضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ: وَقَالَ: هُنَّ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں ایام بیض (یعنی ہر ماہ کی) تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے کہ یہ عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

٢. عَنْ جَرِيْرٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ

.... في المصنف، ٤/٣١٤، الرقم: ٧٩١٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٧٨، الرقم: ١٥٦٩، والسعدي في فضائل الأعمال، ١/٤٨، الرقم: ١٩٤، والنووي في رياض الصالحين، ١/٢٩٢۔

١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصوم، باب: في الصوم الثلاث من كل شهر، ٢/٣٢٨، الرقم: ٢٤٤٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: ما جاء في صيام الدهر، ١/٥٤٤، الرقم: ١٧٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٨۔

٢: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: كيف يصوم ثلاثة أيام من كل شهر، ٤/ ٢٢١، الرقم: ٢٤٢٠، وفي السنن الكبرى، ٢/ ١٣٦، الرقم: ٢٧٢٨، وأبو يعلى في المسند، ١٣/ ٤٩٢، الرقم: ٧٥٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/ ٣٥٦، الرقم: ٢٤٩٩۔

الدَّهْرِ وَأَيَّامُ الْبِيْضِ صَبِيْحَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

”حضرت جریر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماہ تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں اور وہ تین دن ایام بیض یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ ہے۔“

اسے امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

٧. فَضْلُ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

﴿ہر ماہ تین روزے رکھنے کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّکَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: فَإِنَّکَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِکَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ، وَنَفِهَتِ النَّفْسُ. صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَذَلِکَ صَوْمُ الدَّهْرِ، أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ، قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ بِي. قَالَ مِسْعَرٌ: يَعْنِي قُوَّةً قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عليه السلام وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَی. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں (ایسی چیز) نہ بتاؤں جس سے تم دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو ہمیشہ قیام کرنے والے شمار ہو جاؤ؟ میں عرض گزار ہوا: ضرور بتائیے، فرمایا: اگر واقعتاً تم وہی کرو (یعنی دن کو ہمیشہ روزہ رکھو اور راتوں کو ہمیشہ قیام کرو) تو آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور حوصلہ ڈھا بیٹھو گے۔ یوں کرو کہ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى وآتينا داود زبورا، ٣/١٢٥٣، الرقم: ٣٢٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به، ٢/٨١٧، الرقم: ١١٥٩، والبزار في المسند، ٦/٣٨٠، الرقم: ٢٣٩٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٣٠، الرقم: ٢٧٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٩٩، الرقم: ٨٢٥٦۔

ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھنے والی بات ہو جائے گی یا ایسی بات ہو جائے گی جیسے ہمیشہ روزے رکھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اپنے اندر (یہ ہمت) پاتا ہوں۔ مسعر کا قول ہے کہ اس مراد ہے طاقت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: تو پھر داؤدی روزہ رکھ لو کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن چھوڑ دیتے، اور وہ دشمن سے مقابلہ کے وقت بھاگنے والے نہیں تھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَـلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ تَصْدِيْقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ [الأنعام، ٦: ١٦٠] اَلْيَوْمُ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ذر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر ماہ تین روزے رکھتا ہے، گویا وہ عمر بھر روزہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن مجید میں نازل فرمائی ہے کہ ﴿جو شخص کوئی ایک نیکی لے کر آتا ہے پس اس کے لیے دس گنا ہے۔﴾ لہٰذا ایک دن دس دن کے برابر ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: رَجُلٌ يَصُوْمُ الدَّهْرَ قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ قَالُوْا: فَثُلُثَيْهِ؟ قَالَ: أَكْثَرَ قَالُوْا: فَنِصْفَهُ قَالَ: أَكْثَرَ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصوم، باب: ما جاء في صوم ثلاثة أيام من كل شهر، ١٣٥/٣، الرقم: ٧٦٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب: ما جاء في صيام ثلاثة أيام من كل شهر، ٥٤٥/١، الرقم: ١٧٠٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٧٥/٢، الرقم: ١٥٥٩۔

٣: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الصوم، باب: صوم ثلثى الشهر وذكر اختلاف الناقلين للخبر، ٢٠٨/٤، الرقم: ٢٣٨٥، وفي السنن الكبرى، ١٢٦/٢، الرقم: ٢٦٩٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٢٩٦/٤، الرقم: ٧٨٦٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٣٢٨، الرقم: ٩٥٥٥۔

الصَّدْرِ؟ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’عمرو بن شرحبیل ایک صحابیِ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اُس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو عمر بھر روزہ رکھنا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں خیال کرتا ہوں کہ اس نے عمر بھر نہیں کھایا (یعنی یہ روزے بہت زیادہ ہیں)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: عمر کے دو تہائی حصے کے متعلق کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی زیادہ ہے۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا روزہ نہ بتاؤں جو سینے کا کینہ اور وسوسے ختم کر دیتا ہے؟ ہر ماہ تین دن روزہ رکھا کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٨. فَضْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا وَأَفْطَرَ يَوْمًا

﴿ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرنے والے کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، بَلَغَنِي أَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ. فَلَا تَفْعَلْ. فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا. وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا. وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا. صُمْ وَأَفْطِرْ. صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؛ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عليه السلام صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَكَانَ يَقُوْلُ: يَا لَيْتَنِي! أَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبد اللہ بن عمرو! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم دن میں روزہ رکھتے ہو اور ساری رات قیام کرتے ہو، تم ایسا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى وآتينا داود زبورا، ٣/١٢٥٣، الرقم: ٣٢٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به، ٢/٨١٧، الرقم: ١١٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٩٤، الرقم: ٦٨٣٢۔

نہ کیا کرو، کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے، روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور ہر مہینہ میں تین روزے رکھ لیا کرو اور یہ صوم دہر ہو جائیں گے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ کی قوت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو، ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کاش کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی دی ہوئی رخصت مان لی ہوتی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ: كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ: كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو داؤدی روزہ سب روزوں سے پسند ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن چھوڑ دیتے۔ اللہ تعالیٰ کو داؤدی نماز سب نمازوں سے زیادہ پسند ہے۔ وہ نصف رات تک سوتے، تہائی رات قیام کرتے پھر باقی چھٹا حصہ سوتے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال ابن شوذب رحمه الله: كان ابن سيرين رحمه الله يصوم يوما ويفطر يوما وكان اليوم الذي يفطر فيه يتغدى ولا يتعشى ثم يتسحر ويصبح صائما.

’’حضرت ابن شوذب رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ امام ابن سیرین رَحِمَهُ الله ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے، اور جس دن افطار کرتے تھے اس میں دوپہر کا کھانا کھاتے اور شام کا نہیں

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: أحب الصلاة إلى الله صلاة داود، ١٢٥٧/٣، الرقم: ٣٢٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به، ٨١٦/٢، الرقم: ١١٥٩۔

١: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ٤٣٢۔

کھاتے تھے پھر سحری کھاتے اور روزہ دار ہو جاتے۔‘‘

۲. قال الفضيل رَحِمَهُ الله: ثلاث خصال تُقَسِّي القلب: كثرةُ الأكل، وكثرةُ النوم، وكثرةُ الكلام.

’’حضرت فضیل بن عیاض رَحِمَهُ الله نے فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں جو دل کو سخت کر دیتی ہیں: کثرتِ طعام، کثرتِ منام اور کثرتِ کلام۔‘‘

۳. قال بِشْر رَحِمَهُ الله: المُتَقَلِّبُ في جوعه، كَالمُتَشَحِّط في دَمه في سَبيل الله. وثوابُه الجنةُ.

’’حضرت بشر حافی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اپنی بھوک میں لوٹ پوٹ ہونے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خون آلود ہونے والے کی طرح ہے اور اس کا ثواب جنت ہے۔‘‘

٤. قال يحيى بن معاذ رَحِمَهُ الله: لو أن الْجُوعَ يُباعُ فِي السُّوقِ لما كان ينبغي لطلابِ الآخرةِ إذا دَخَلوا السُّوقَ أن يشتروا غَيْرَه.

’’حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اگر بھوک ایسی چیز ہوتی، جو بازار میں خریدی جاسکتی، تو آخرت کے طالبین کے لئے، جب بھی بازار میں داخل ہوتے، یہ مناسب نہ ہوتا کہ کسی اور چیز کو خریدتے۔‘‘

٥. قال مظفر القرميسيني رَحِمَهُ الله: الصوم ثلاثة: صوم الروح، بقصر الأمل، وصوم العقل، بخلاف الهوى، وصوم النفس، بالإمساك عن الطعام والمحارم.

’’شیخ مظفر قرمیسنی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: روزے تین طرح کے ہوتے ہیں: روح کا روزہ، یہ امید کو مختصر کرنے سے ہوتا ہے۔ عقل کا روزہ، یہ خواہش نفس کی خلاف ورزی سے ہوتا ہے اور نفس کا روزہ، یہ

۲: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ۱۳۔

۳: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٤٤۔

٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٤١۔

٥: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٣٩٦۔

کھانے اور حرام کاموں سے رکنے سے ہوتا ہے۔‘‘

٦. قال أبو حمزة رَحِمَهُ الله: من رزق ثلاثة أشياء، مع ثلاثة أشياء، فقد نجا من الآفات: بطن خال مع قلب قانع، وفقر دائم مع زهد حاضر، وصبر كامل مع ذكر دائم.

’’حضرت ابو حمزہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس کو تین چیزوں کے ساتھ تین چیزیں عطا کر دی گئیں وہ آفات سے نجات پا گیا۔ خالی پیٹ قلب نافع کے ساتھ، دائمی فقر زہد حاضر کے ساتھ، صبر کامل دائمی ذکر کے ساتھ۔‘‘



٦: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢٩٧۔

فَصْلٌ فِي أَجْرِ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ ﷻ وَنَظَّفَهُ

﴿رضاءِ الٰہی کے لئے مسجد بنانے اور اسے صاف رکھنے کے اجر کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ط اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ج وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ○ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ قف فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ○ (التوبة، ٩: ١٨)

’’مشرکوں کے لیے یہ روا نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں درآنحالیکہ وہ خود اپنے اوپر کفر کے گواہ ہیں، ان لوگوں کے تمام اعمال باطل ہو چکے ہیں اور وہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہنے والے ہیں○ اللہ کی مسجدیں صرف وہی آباد کر سکتا ہے جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لایا اور اس نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور اللہ کے سوا (کسی سے) نہ ڈرا۔ سو امید ہے کہ یہی لوگ ہدایت پانے والوں میں ہو جائیں گے○‘‘

٢. اَتَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ط لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ط فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ○ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ○ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِىْ بَنَوْا رِيْبَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ○ (التوبة، ٩: ١٠٨۔ ١١٠)

’’(اے حبیب!) آپ اس (مسجد کے نام پر بنائی گئی عمارت) میں کبھی بھی کھڑے نہ ہوں۔ البتہ وہ مسجد، جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، حقدار ہے کہ آپ اس میں قیام فرما

ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو (ظاہراً و باطناً) پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ طہارت شعار لوگوں سے محبت فرماتا ہےo بھلا وہ شخص جس نے اپنی عمارت (یعنی مسجد) کی بنیاد اللہ سے ڈرنے اور (اس کی) رضا و خوشنودی پر رکھی، بہتر ہے یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسے گڑھے کے کنارے پر رکھی جو گرنے والا ہے۔ سو وہ (عمارت) اس معمار کے ساتھ ہی آتشِ دوزخ میں گر پڑی، اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتاo ان کی عمارت جسے انہوں نے (مسجد کے نام پر) بنا رکھا ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں (شک اور نفاق کے باعث) کھٹکتی رہے گی سوائے اس کے کہ ان کے دل (مسلسل خراش کی وجہ سے) پارہ پارہ ہو جائیں، اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہےo‘‘

۳. **قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓی اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًاo** (الكهف، ۱۸:۲۱)

’’ان (ایمان والوں) نے کہا جنہیں ان کے معاملہ پر غلبہ حاصل تھا کہ ہم ان (کے دروازہ) پر ضرور ایک مسجد بنائیں گے (تاکہ مسلمان اس میں نماز پڑھیں اور ان کی قربت سے خصوصی برکت حاصل کریں)o‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. **عَنْ عُثْمَانَ ﷛ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ ﷻ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.**

’’حضرت عثمان ﷛ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: من بنى مسجداً، ۱/۱۷۲، الرقم: ۴۳۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: فضل بناء المسجد، ۱/۳۷۸، الرقم: ۵۳۳، والنسائي في السنن، كتاب: المساجد، باب: الفضل في بناء المساجد، ۲/۳۱، الرقم: ۶۸۸، وابن ماجه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: من بنى لله مسجدا، ۱/۲۴۳، الرقم: ۷۳۵۔

٢. عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا، صَغِيْرًا كَانَ أَوْ كَبِيْرًا: بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے چھوٹی یا بڑی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مسجدیں بنانے اور انہیں صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُوْرُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا

٢: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل بنيان المسجد، ٢/١٣٥، الرقم: ٣١٩، وأبو يعلى في المسند، ٧/٢٧٧، الرقم: ٤٢٩٨، والبخاري في التاريخ الكبير، ٥/٣٢٩، الرقم: ١٠٤٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٢٠، الرقم: ٤١٨، والعيني في عمدة القاري، ٤/٢١٢۔

٣: أخرجه الترمذي، كتاب: الجمعة، باب: ما ذكر في تطيب المساجد، ٢/٤٨٩، الرقم: ٥٩٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: اتخاذ المساجد في الدور، ١/١٢٤، الرقم: ٤٥٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: المساجد والجماعت، باب: المساجد في الدور، ١/٢٥٠، الرقم: ٧٥٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٤١، الرقم: ٧٤٤٤۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن، باب: ما جاء فيمن قرأ حرفا من القرآن ما له من الأجر، ٥/١٧٨، الرقم: ٢٩١٦، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في كنس المساجد، ١/١٢٦، الرقم: ٤٦١، وأبو يعلى في المسند، ٧/٢٥٣، الرقم: ٤٢٦٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٠٨، الرقم: ٦٤٨٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٧١، الرقم: ١٢٩٧۔

أَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت انس ﷺ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے اجر و ثواب میرے سامنے لائے گئے حتیٰ کہ اس تنکے (کا ثواب بھی لایا گیا) جسے آدمی مسجد سے اٹھا کر باہر پھینکتا ہے اور میرے سامنے میری امت کے گناہ بھی لائے گئے۔ سب سے بڑا گناہ میں نے دیکھا کہ آدمی کو قرآن مجید کی کوئی سورت یا کوئی آیت عطا کی جائے اور وہ اسے بھلا دے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءُ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ، فَتُوُفِّيَتْ لَيْلاً، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أُخْبِرَ بِمَوْتِهَا، فَقَالَ: أَلَا آذَنْتُمُوْنِي بِهَا؟ فَخَرَجَ بِأَصْحَابِهِ، فَوَقَفَ عَلَى قَبْرِهَا، فَكَبَّرَ عَلَيْهَا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ، وَدَعَا لَهَا، ثُمَّ انْصَرَفَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت ابو سعید ﷺ کا بیان ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ وہ رات کو فوت ہوگئی۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کو اس کے متعلق بتایا گیا۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھے اس کی بروقت اطلاع کیوں نہیں دی تھی؟ پھر آپ ﷺ اپنے صحابہ کو لے گئے، اس کی قبر پر کھڑے ہوئے، اللہ اکبر کہا۔ صحابہ آپ کے پیچھے تھے۔ اس کے لئے دعا کی اور واپس تشریف لے آئے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطَمِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَبْنِي الْمَسْجِدَ

٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في الصلاة على القبر، ١/٤٩٠، الرقم: ١٥٣٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/١٤٣، الرقم: ٨٢٢٠، والروياني في المسند، ١/٨٠، الرقم: ٤٣، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢/٣٥۔

٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٧، الرقم: ٢٦٠٥٣، وفي كتاب الأدب، ١/٣٧٠، الرقم: ٤٠١، والنميري في أخبار المدينة، ١/٣٩، الرقم: ١٦٥، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٥٤١۔

وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ﷺ يَقُوْلُ:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ يَبْنِي الْمَسَاجِدَا
وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدَا

وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَيَتْلُو الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَهُمْ يَبْنُوْنَ الْمَسْجِدَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابوجعفر الخطمی ﷺ سے روایت کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی کی تعمیر فرما رہے تھے اور ساتھ ساتھ حضرت عبد اللہ بن رواحہ ﷺ شعر پڑھ رہے تھے:

”کامیاب ہو گیا وہ شخص جو (ذکرِ الٰہی کے لئے) مسجدیں تعمیر کر رہا ہے اور اٹھتے بیٹھتے قرآن پڑھ رہا ہے۔“

اور حضور نبی اکرم ﷺ (ان کے اشعار کے جواب میں) فرما رہے تھے کہ وہ (یعنی صحابہ کرام) تلاوت کلام پاک اٹھتے بیٹھتے کر رہے تھے جبکہ وہ مسجد کی تعمیر میں مصروف تھے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ جَابِرٍ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَفَرَ مَاءً لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدٌ حَرَّى مِنْ جِنٍّ وَلَا إِنْسٍ وَلَا طَائِرٍ إِلَّا آجَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ بَنَى مَسْجِدًا كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ أَوْ أَصْغَرَ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

”حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کنواں کھدوائے تو اس میں سے پینے والے پیاسے جنوں، انسانوں اور پرندوں میں سے ہر ایک کا ثواب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عنایت فرمائیں گے۔ اور اگر کوئی مسجد بنائے، اگرچہ چیل کے گھونسلے کے برابر ہی کیوں نہ ہو یا اس سے چھوٹی ہو پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائیں گے۔“

٧: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٦٩، الرقم: ١٢٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٤٠، الرقم: ١٨٥٧، وأبو يعلى في المسند، ٧/٨٥، الرقم: ٤٠١٧۔

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي قِرْصَافَةَ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ابْنُوْا الْمَسَاجِدَ وَأَخْرِجُوْا الْقُمَامَةَ مِنْهَا، فَمَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَهَذِهِ الْمَسَاجِدُ الَّتِي تُبْنَى فِي الطَّرِيْقِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَإِخْرَاجُ الْقُمَامَةِ مِنْهَا مُهُوْرُ حُوْرِ الْعِيْنِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو قرصافہ ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مسجدیں بناؤ اور انہیں صاف رکھو۔ جو شخص مسجد تعمیر کراتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنا دیتا ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان مساجد کے بارے میں کیا خیال ہے جو راستے میں بنائی جاتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ان کا بھی یہی حکم ہے اور ان کی صفائی حورعین کا حق مہر ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣، الرقم: ٢٥٢١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٢٢/١، الرقم: ٤٢٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ

﴿نماز کے لئے مسجد میں پیدل جانے کی فضیلت کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ. يَعْدِلُ بَيْنَ الاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ واجب ہو جاتا ہے۔ سورج طلوع ہوتے ہی دو آدمیوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دینا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا سامان سواری پر رکھوا دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہہ دینا بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لیے اُٹھایا جانے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: من أخذ بالركاب ونحوه، ٣/١٠٩٠، الرقم: ٢٨٢٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ٢/٦٩٩، الرقم: ١٠٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٦، الرقم: ٨١٦٨، وابن حبان في الصحيح، ١/٥٣٤، الرقم: ٢٩٩.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجماعة والإمامة، باب: فضل صلاة الفجر في جماعة، ١/٢٣٣، الرقم: ٦٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: فضل كثرة الخطا إلى المساجد، ١/٤٦٠، الرقم: ٦٦٢، والبزار في المسند، ٨/١٤٧، الرقم: ٣١٦٦، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٢٧٨، الرقم: ٧٢٩٤.

أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ، أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو موسیٰ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز میں سب سے زیادہ ثواب اُن کو ملتا ہے جو زیادہ دور سے آتے ہیں، پھر جو ان کی نسبت دور سے آتے ہیں۔ جو (مسجد میں بیٹھ کر) نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ امام کے ساتھ پڑھتا ہے، اسے ایسے شخص سے زیادہ ثواب ملتا ہے جو نماز پڑھ کر (گھر چلا جائے اور) سو جائے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی عبادت نہ بتاؤں جس سے تمہارے گناہ مٹ جائیں اور جس سے تمہارے درجات بلند ہو جائیں، صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تکلیف کے وقت مکمل وضو کرنا، زیادہ قدم چل کر مسجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور تمہارے لیے یہی رباط ہے (یعنی اپنے آپ کو عبادت کے لیے پابند کر لینا)۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضى الله عنهما قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ.

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: فضل إسباغ الوضوء على المكاره، ٢١٩/١، الرقم: ٢٥١، والترمذي في السنن، كتاب: الطهارة، باب: ما جاء في إسباغ الوضوء، ٧٢/١، الرقم: ٥١، والنسائي في السنن، كتاب: الطهارة، باب: الفضل في ذلك، ٨٩/١، الرقم: ١٤٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: الطهارة وسننها، باب: ما جاء في إسباغ الوضوء، ١٤٨/١، الرقم: ٤٢٨۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: فضل كثرة الخطا إلى المساجد، ٤٦٢/١، الرقم: ٦٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٣٢/٣، الرقم: ١٤٦٠٦، —

فَأَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوْا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ. فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ أَرَدْنَا ذٰلِکَ. فَقَالَ: يَا بَنِي سَلِمَةَ، دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ. دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضي اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسجد کے قریب کچھ جگہ خالی ہوئی تو بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی، یا رسول اللہ! ہمارا یہی ارادہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنوسلمہ! اپنے گھروں میں رہو، تمہارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں (دوبارہ فرمایا:) اپنے گھروں میں رہو، تمہارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ. وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ. قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ أَوْ قُلْتُ لَهُ: لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ. قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ. إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ. وَرُجُوْعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَدْ جَمَعَ اللهُ لَکَ ذٰلِکَ كُلَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک شخص کو جانتا ہوں جس کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا اور اس کی نماز کبھی قضا نہیں ہوتی تھی، میں نے اُسے مشورہ دیا کہ دراز گوش خرید لو جس پر سوار ہو کر دھوپ اور اندھیرے میں آسانی سے آ سکو۔ اس نے کہا: اگر میرا گھر مسجد کے پہلو میں

.... والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣٣، الرقم: ٤٥٩٦، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٢٣٠، الرقم: ٤٥١۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: فضل كثرة الخطا إلى المساجد، ١/٤٦٠، الرقم: ٦٦٣، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٦٠، الرقم: ٢٠٤١۔

ہوتا تو یہ میرے لیے کوئی خوشی کی بات نہ تھی، میری نیت یہ ہے کہ گھر سے مسجد تک میرا آنا جانا لکھا جائے۔ (اس پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ تمام (ثواب) تمہارے لیے جمع کر دیا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رات کی تاریکیوں میں مساجد کی طرف کثرت سے جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کے حصول کی خوشخبری دے دو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمَسَيَّبِ قَالَ: حَضَرَ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ الْمَوْتُ فَقَالَ: إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا مَا أُحَدِّثُكُمُوْهُ إِلَّا احْتِسَاباً. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنَى إِلَّا كَتَبَ اللهُ ﷻ لَهُ حَسَنَةً وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرَى إِلَّا حَطَّ اللهُ ﷻ عَنْهُ سَيِّئَةً، فَلْيُقَرِّبْ أَحَدُكُمْ أَوْ لِيُبَعِّدْ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِي جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ، فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ صَلَّى مَا أَدْرَكَ وَأَتَمَّ مَا بَقِيَ، كَانَ كَذَلِكَ، فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ، كَانَ كَذَلِكَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في فضل العشاء والفجر في الجماعة، ١/٤٣٥، الرقم: ٢٢٣، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في المشي إلى الصلاة في الظلم، ١/١٥٤، الرقم: ٥٦١، وابن ماجه عن أنس في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: المشي إلى الصلاة، ١/٢٥٧، الرقم: ٧٨١۔

٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب: ما جاء في الهدى في المشى إلى الصلاة، ١/١٥٤، الرقم: ٥٦٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٢١، الرقم: ٨٦١١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٦٩، الرقم: ٤٧٩٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٣٠، الرقم: ٤٦٣۔

”حضرت سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ ایک انصاری صحابی پر موت کا وقت آ گیا اور وہ کہنے لگا کہ میں تمہیں محض ثواب کی نیت سے ایک حدیث سناتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی آدمی اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لئے جاتا ہے تو ہر دائیں قدم کے اٹھنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ہر بائیں قدم کے رکھنے پر ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں، کوئی آدمی دور رہتا ہو یا نزدیک، اگر وہ مسجد میں آ کر نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتے ہیں اور اگر وہ بعد میں پہنچ کر دیکھے کہ کچھ نماز پڑھی جا چکی ہے اور کچھ رہ گئی ہے تو جتنا حصہ مل جائے (ساتھ مل کر) پڑھ لے اور باقی کو مکمل کرے۔ تب بھی اس کا یہی ثواب ہے اور اگر نماز مکمل ہونے کے بعد مسجد میں پہنچے پھر پوری نماز پڑھے تب بھی (خلوصِ نیت کی وجہ سے) یہی ثواب ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو داود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمَشَّاءُوْنَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ، أُولَئِكَ الْخَوَّاضُوْنَ فِي رَحْمَةِ اللهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تاریکیوں میں مسجد جانے والے خدا کی رحمت میں غوطہ زن ہوتے ہیں۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللهُ بِهِ الْخَطَايَا: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَأَعْمَالُ الإِقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلًا.

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: المشي إلى الصلاة، ١/٢٥٦، الرقم: ٧٧٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٣٤، الرقم: ٤٨٤، والمناوي في فيض القدير، ٦/٢٧٢۔

٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الطهارة وسننها، باب: ما جاء في إسباغ الوضوء، ١/١٤٨، الرقم: ٤٢٨، والبزار في المسند، ٢/١٦١، الرقم: ٥٢٨، وأبو يعلى في المسند، ١/٣٧٩، الرقم: ٤٨٨، والحاكم في المستدرك، ١/٢٢٣، الرقم: ٤٥٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/١٠٢، الرقم: ٤٧٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/١٦، الرقم: ٢٧٣٩۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلَی وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں ان چیزوں کے بارے میں جو گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ (وہ یہ ہیں) مشکل اوقات میں مکمل وضو کرنا، مساجد میں پیدل آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابو یعلی اور بزار نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ بزار کے ہیں۔

١٠. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَشِّرِ الْمُدْلِجِيْنَ إِلَی الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ بِمَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا يَفْزَعُوْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اندھیروں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبر کی خوش خبری سنا دو جب تمام لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے، انہیں کوئی گھبراہٹ نہیں ہو گی۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ يَحْيَی بْنِ يَحْيَی الْغَسَّانِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَشْيُکَ إِلَی الْمَسْجِدِ، وَرُجُوْعُکَ إِلَی بَيْتِکَ فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ.

’’حضرت یحییٰ بن یحییٰ غسانی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا مسجد کی طرف جانا اور گھر کی طرف لوٹنا ثواب میں برابر ہیں۔‘‘

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٤٢، ٢٩٣، الرقم: ٧٦٣٣، ٨١٢٥، وفي مسند الشاميين، ٢/١٢٣، الرقم: ١٠٣٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٣٤، الرقم: ٤٨٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٣١۔

١١: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ٤٤٢، وابن السرى في الزهد، ٢/٤٧٢، الرقم: ٩٥٦۔

فَصْلٌ فِي أَجْرِ مَنْ لَزِمَ الْمَسْجِدَ وَجَلَسَ فِيْهِ لِلْخَيْرِ وَالصَّلَاةِ

﴿مسجد میں نیکی اور نماز کی نیت سے بیٹھنے کا اَجر﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَاط اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ط لَهُمْ فِی الدُّنْيَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌo (البقرة، ٢: ١١٤)

’’اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اس کے نام کا ذکر کیے جانے سے روک دے اور انہیں ویران کرنے کی کوشش کرے، انہیں ایسا کرنا مناسب نہ تھا کہ مسجدوں میں داخل ہوتے مگر ڈرتے ہوئے، ان کے لیے دنیا میں (بھی) ذلّت ہے اور ان کے لیے آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہےo‘‘

٢. فِیْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْکَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِo (النور، ٢٤: ٣٦-٣٧)

’’(اللہ کا یہ نور) ایسے گھروں (مساجد اور مراکز) میں (میسر آتا ہے) جن (کی قدر و منزلت) کے بلند کیے جانے اور جن میں اللہ کے نام کا ذکر کیے جانے کا حکم اللہ نے دیا ہے (یہ وہ گھر ہیں کہ اللہ والے) ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیںo‘‘

٣. اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّکٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللهَ قف فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ يَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَo (التوبة، ٩: ١٨)

’’اللہ کی مسجدیں صرف وہی آباد کر سکتا ہے جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لایا اور اس نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور اللہ کے سوا (کسی سے) نہ ڈرا۔ سو امید ہے کہ یہی لوگ ہدایت پانے والوں میں ہو جائیں گےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: اَلْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ، أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سات آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا، جس روز کہ اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا: عادل حاکم، وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لٹکا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو اللہ سے محبت کے باعث اکٹھے ہوں اور اسی سبب سے جدا ہوں، وہ آدمی جس کو حیثیت اور جمال والی عورت بلائے (مراد برائی کی دعوت دے) مگر وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کرے، یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جو خلوت میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں بہنے لگیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: هَلِ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجماعة والإمامة، باب: من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، ١/ ٢٣٤، الرقم: ٦٢٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: فضل إخفاء الصدقة، ٢/ ٧١٥، الرقم: ١٠٣١، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في الحب في الله، ٤/ ٥٩٨، الرقم: ٢٣٩١۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجماعة والإمامة، باب: من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، ١/ ٢٣٥، الرقم: ٦٣٠، وكتاب: اللباس، باب: فص الخاتم، ٥/ ٢٢٠٣، الرقم: ٥٥٣١، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: وقت العشاء وتأخيرها، ١/ ٤٤٣، الرقم: ٦٤٠، والنسائي في السنن، كتاب: المواقيت، باب: آخر وقت العشاء، ١/ ٢٦٨، الرقم: ٥٣٩۔

بَعْدَ مَا صَلَّى. فَقَالَ: صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا، وَلَمْ تَزَالُوْا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا. قَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ خَاتَمِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس ﷺ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھی پہنی تھی؟ فرمایا: ہاں۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے نصف رات تک نماز عشاء میں تاخیر کر دی۔ پھر نماز پڑھنے کے بعد ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم اسی وقت سے نماز میں ہو جب سے اس کا انتظار کر رہے ہو۔ حضرت انس ﷺ نے فرمایا کہ گویا میں آپ ﷺ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن سمرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے مصلیٰ پر بیٹھے رہتے حتیٰ کہ سورج اچھی طرح نکل آتا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ، قَالَ: أَحْسَبُهُ قَالَ: فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: فضل الجلوس في مصلاه بعد الصبح وفضل المساجد، ٤٦٤/١، الرقم: ٦٧٠، والنسائي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: قعود الإمام في مصلاه بعد التسليم، ٨٠/٣، الرقم: ١٣٥٧، وفي السنن الكبرى، ٥١/٦، الرقم: ٩٩٩٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٠٩/٥، الرقم: ٢٦٣٨٤۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة ص، ٣٦٦/٥، الرقم: ٣٢٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٦٨/١، الرقم: ٣٤٨٤، وأيضاً، ٢٣٣/٥، الرقم: ٢٢١٦٢، والدارمي في السنن، ١٧٠/٢، الرقم: ٢١٤٩، وأبو يعلى في المسند، ٤٧٥/٤، الرقم: ٢٦٠٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣٤٢/٥، الرقم: ٥٤٩٦، وفي مسند الشاميين، ٣٤٠/١، الرقم: ٥٩٧۔

تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، أَوْ قَالَ: فِي نَحْرِي، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ. قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فِي الْكَفَّارَاتِ. وَالْكَفَّارَاتُ: الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ، وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ، عَاشَ بِخَيْرٍ، وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج رات میرا پروردگار میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا۔ راوی فرماتے ہیں: میرا خیال ہے آپ ﷺ نے فرمایا: خواب میں آیا اور پوچھا: اے محمد (ﷺ)! جانتے ہو، مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی اور میں نے زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب جان لیا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر پوچھا: اے محمد (ﷺ)! جانتے ہو، بلند و بالا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں رب جانتا ہوں کفارات کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں اور کفارات یہ ہیں، نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا۔ مساجد کی طرف پیدل چل کر جانا اور مشقت کے وقت کامل وضو کرنا۔ جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہا اور اسے بھلائی پر ہی موت آئی وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ، ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ: كَانَتْ لَهُ

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجمعة، باب: ذكر ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس، ٢/٤٨١، الرقم: ٥٨٦، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٤٢، الرقم: ٨٨٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٣٨، الرقم: ٩٧٦٢۔

كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز با جماعت پڑھ کر طلوعِ آفتاب تک بیٹھا، اﷲ کا ذکر کرتا رہا، پھر دو رکعت نماز (اشراق) ادا کی اس کے لیے کامل (و مقبول) حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لفظ تامۃ ’’کامل‘‘ تین مرتبہ فرمایا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ، فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْإِيْمَانِ. قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [التوبة، ٩: ١٨].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کو دیکھو کہ اسے مسجد میں آنے جانے کی عادت ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اﷲ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اﷲ کی مسجدیں صرف وہی آباد کرسکتا ہے جو اﷲ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لایا﴾۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے، اس کے علاوہ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا، اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة التوبة، ٥/٢٧٧، الرقم: ٣٠٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٨، الرقم: ١١٦٦٩، والدارمي في السنن، ١/٣٠٢، الرقم: ١٢٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٥/٦، الرقم: ١٧٢١، والحاكم في المستدرك، ١/٣٣٢، الرقم: ٧٧٠۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ، إِلَّا تَبَشْبَشَ اللهُ لَهُ كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ، إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک بندہ مسجد میں رہ کر خدا کا ذکر کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے رضامندی کا اظہار فرماتا رہتا ہے جیسا کہ جب کوئی غائب (واپس گھر) آتا ہے تو اس کے گھر والے اس سے خوش ہوتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے، اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْمَغْرِبَ. فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ. وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ. فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُسْرِعًا، قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: أَبْشِرُوْا. هَذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ. يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ يَقُوْلُ: انْظُرُوْا إِلَى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيْضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ أُخْرَى. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی جو بیٹھنے والے حضرات تھے وہ بیٹھ گئے اور جو جانے والے تھے چلے گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: لزوم المساجد وانتظار الصلاة، ١/٢٦٢، الرقم: ٨٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٥٣، الرقم: ٩٨٤٠، وابن حبان في الصحيح، ٤/٤٨٤، الرقم: ١٦٠٧، والحاكم في المستدرك، ١/٣٣٢، الرقم: ٧٧١، وابن جعد في المسند، ١/٤١٥، الرقم: ٢٨٣٨۔

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: لزوم المساجد وانتظار الصلاة، ١/٢٦٢، الرقم: ٨٠١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٨٦، الرقم: ٦٧٥٠، والبزار في المسند، ٦/٣٥٧، الرقم: ٢٣٦٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٥٤۔

تیزی سے تشریف لائے کہ آپ کا سانس پھولا ہوا تھا۔ اپنے گھٹنوں کے سہارے بیٹھ کر فرمایا: تم خوش ہو جاؤ کہ تمہارے رب نے آسمان کا ایک دروازہ کھولا ہے اور تمہارا ذکر فرشتوں سے فخریہ فرما رہا ہے کہ میرے بندوں کی جانب دیکھو، ایک فریضہ پورا کر کے دوسرے فریضہ کا انتظار کر رہے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: اَلْمَسْجِدُ بَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ، وَ قَدْ ضَمَّنَ اللهُ عزوجل لِمَنْ كَانَ الْمَسَاجِدُ بُيُوْتَهُ الرَّوْحَ وَالرَّحْمَةَ وَالْجَوَازَ عَلَى الصِّرَاطِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ، وَقَالَ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور جو شخص مسجد کو اپنا گھر بنائے، اللہ تعالیٰ اسے رحمت اور مہربانی کے باعث پل صراط سے گزار کر اپنی رضامندی اور پھر جنت تک پہنچنے کی ضمانت دیتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے نیز بزار نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔

۱۰. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ أَلِفَ الْمَسْجِدَ أَلِفَهُ اللهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مسجد سے پیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے پیار کرتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٥٤، الرقم: ٦١٤٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٩٧، الرقم: ٢٠٠٢٩، والبزار في المسند، ٦/٥٠٦، الرقم: ٢٥٤٦، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٧٧، الرقم: ٧٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٢١٧، الرقم: ٦٦٥٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٨٤، الرقم: ٩٥٠۔

۱۰: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٦٩، الرقم: ٦٣٨٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٣٧، الرقم: ٤٩٨۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال الإمام مالک رحمه الله: مثل المنافقين في المسجد كمثل العصافير في القفص إذا فتح باب القفص طارت العصافير.

''امام مالک بن انس رَحِمَهُ الله نے فرمایا: مسجد میں منافقوں کی حالت چڑیوں کی طرح ہے جو کہ پنجرے میں ہوں جب دروازہ کھلا تو اڑ گئیں۔''

٢. قال محمد بن علي رحمه الله: صلاحُ خمسة أصناف في خمسة مواطن: صلاح الصِّبيان في الكُتَّاب، وصلاحُ القُطَّاع في السجن، وصلاح النِّساء في البيوت، وصلاحُ الفِتيان في العلم، وصلاحُ الكُهول في المساجد.

''محمد بن علی رحمة الله عليه نے فرمایا: پانچ طرح کے لوگوں کی اصلاح پانچ مقامات پر ہوتی ہے۔ بچوں کی اصلاح مدرسہ میں، ڈاکوؤں کی جیل میں، عورتوں کی اصلاح گھروں میں، جوانوں کی علم میں اور بوڑھوں کی اصلاح مساجد میں ہوتی ہے۔''

٣. قال سهيل بن حسان الكلبي رَحِمَهُ الله: إن الله ليعطي العبد ما دام جالسا في المسجد بحضر الفرس السريع ملء كشحه في الجنة، وتصلي عليه الملائكة، ويكتب له في الرباط الأكبر.

''حضرت سہیل بن حسان کلبی رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ بندہ کو جتنی دیر وہ مسجد میں بیٹھتا ہے اتنی دیر جنت میں تیز رفتار موٹے تازے گھوڑے کی دوڑ کے برابر جگہ عطا فرماتا ہے، اور فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک بہت بڑی قیام گاہ لکھ دی جاتی ہے۔''

١: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٨٠۔
٢: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢١٩۔
٣: أخرجه ابن المبارك في كتاب الزهد: ١٤٧۔

٤. عن داود بن صالح رحمه الله قال: قال لي أبو سلمة بن عبد الرحمن رحمه الله: يا ابن أخي، هل تدري في أي شيء أنزلت هذه الآية: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا﴾ [آل عمران، ٣: ٢٠٠] قال: قلت: لا، قال: إنه لم يكن، يا ابن أخي، على عهد رسول الله ﷺ غزو يرابط فيه، ولكنه انتظار الصلاة خلف الصلاة. رواه الحاكم وابن المبارك واللفظ له.

’’حضرت داود بن صالح رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کیا تو جانتا ہے کہ یہ آیت ﴿اے ایمان والو! صبر کرو اور ثابت قدمی میں (دشمن سے بھی) زیادہ محنت کرو اور (جہاد کے لیے) خوب مستعد رہو﴾ کس چیز کے بارے میں اتری ہے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! بے شک حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں کوئی ایسا غزوہ نہیں تھا کہ جس میں سرحد پر مقیم رہا جائے، بلکہ رباط سے یہاں مراد ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار ہے۔‘‘

٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٣٢٩، الرقم: ٣١٧٧، وابن المبارك في الزهد: ١٤٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٧٠، الرقم: ٢٨٩٧، والطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٤/٢٢١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٤٤٥، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٤١٦۔

اَلْكِتَابُ الثَّانِي:

اَلدَّعْوَةُ إِلَى الرَّسُوْلِ ﷺ

﴿ربطِ رِسالت کا بیان﴾

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ:

مَحَبَّةُ النَّبِيِّ ﷺ

﴿محبتِ رسول ﷺ﴾

٦. فَصْلٌ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی قبرِ انور کی زیارت کا بیان﴾

٧. فَصْلٌ فِي كَوْنِ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالصَّحَابَةِ حُبَّ النَّبِيِّ ﷺ وَبُغْضِهِمْ بُغْضَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿اہل بیت اور صحابہ سے محبت دراَصل حضور ﷺ سے محبت اور ان سے بُغض حضور ﷺ سے بُغض ہونے کا بیان﴾

٨. فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ الْحَيَوَانَاتِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ سے حیوانات کی محبت کا بیان﴾

(١) مَحَبَّةُ الْبَعِيرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اُونٹوں کی محبت کا بیان﴾

(٢) مَحَبَّةُ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بکریوں کی محبت کا بیان﴾

(٣) مَحَبَّةُ الظَّبْيَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہرنیوں کی محبت کا بیان﴾

(٤) مَحَبَّةُ الْفَرَسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گھوڑوں کی محبت کا بیان﴾

(٥) مَحَبَّةُ الْحِمَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دراز گوش کی محبت کا بیان﴾

(٦) مَحَبَّةُ الْأَسَدِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شیر کی محبت کا بیان﴾

(٧) مَحَبَّةُ الذِّئْبِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بھیڑیوں کی محبت کا بیان﴾

(٨) مَحَبَّةُ الْوَحْشِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگلی بیل کی محبت کا بیان﴾

(٩) مَحَبَّةُ الطُّيُوْرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پرندوں کی محبت کا بیان﴾

(١٠) مَحَبَّةُ الضَّبِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گوہ کی محبت کا بیان﴾

٩. فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ النَّبَاتَاتِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نباتات کی محبت کا بیان﴾

(١) مَحَبَّةُ الْجِذْعِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھجور کے تنے کی محبت کا بیان﴾

(٢) مَحَبَّةُ الشَّجَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ درختوں کی محبت کا بیان﴾

١٠. فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ الْجَمَادَاتِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جمادات کی محبت کا بیان﴾

(١) مَحَبَّةُ الْجِبَالِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پہاڑوں کی محبت کا بیان﴾

(٢) مَحَبَّةُ الْأَحْجَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پتھروں کی محبت کا بیان﴾

١١. فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ الْأَجْسَامِ الْأَرْضِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ زمینی اَشیا کی محبت کا بیان﴾

(١) مَحَبَّةُ الْمَاءِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پانی کی محبت کا بیان﴾

(٢) مَحَبَّةُ الطَّعَامِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھانے کی محبت کا بیان﴾

(٣) مَحَبَّةُ التُّرَابِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مٹی کی محبت کا بیان﴾

١٢. فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ الْأَجْرَامِ السَّمَاوِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آسمانی مخلوق کی محبت کا بیان﴾

(۱) مَحَبَّةُ الْمَلَائِكَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ملائکہ کی محبت کا بیان﴾

(۲) مَحَبَّةُ الْبُرَاقِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ براق کی محبت کا بیان﴾

(۳) مَحَبَّةُ الْقَمَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چاند کی محبت کا بیان﴾

(٤) مَحَبَّةُ الشَّمْسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سورج کی محبت کا بیان﴾

(٥) مَحَبَّةُ السَّحَابِ وَالْمَطَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بادل اور بارش کی محبت کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي وُجُوْبِ حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَأَجْرِهِ

﴿حضور ﷺ کی محبت کے واجب ہونے اور اس کے اَجر و ثواب کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللهُ بِاَمْرِهٖ ط وَاللهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَo

(البقرة، ٢: ٢٤)

”(اے نبیِ مکرم!) آپ فرما دیں: اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے (محنت سے) کمائے اور تجارت و کاروبار جس کے نقصان سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکمِ (عذاب) لے آئے، اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتاo“

٢. قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ.

(البقرة، ٢:١٤٤)

”(اے حبیب!) ہم بار بار آپ کے رُخِ انور کا آسمان کی طرف پلٹنا دیکھ رہے ہیں، سو ہم ضرور بالضرور آپ کو اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس پر آپ راضی ہیں، پس آپ اپنا رخ ابھی مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیجئے، اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہو پس اپنے چہرے اسی کی طرف پھیر لو۔“

٣. قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللهُ وَیَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ○

(آل عمران، ٣: ٣١)

’’(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لئے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے○‘‘

٤. لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ○

(التوبة، ٩: ١٢٨)

’’بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں○‘‘

٥. قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ○

(یونس، ١٠: ٥٨)

’’فرما دیجئے: (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث ہے (جو بعثتِ محمدی ﷺ کے ذریعے تم پر ہوا ہے) پس مسلمانوں کو چاہئے کہ اس پر خوشیاں منائیں، یہ اس (سارے مال و دولت) سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں○‘‘

٦. سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ○

(بني إسرائيل، ١٧: ١)

’’وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرّب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تاکہ ہم اس (بندۂ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں، بے شک وہی خوب سننے والا خوب

دیکھنے والا ہےo‘‘

۷. اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ط وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ط كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًاo (الأحزاب، ۳۳: ۶)

’’یہ نبیِ (مکرّم) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں اور آپ کی ازواجِ (مطہّرات) اُن کی مائیں ہیں۔ اور خونی رشتہ دار اللہ کی کتاب میں (دیگر) مؤمنین اور مہاجرین کی نسبت (تقسیمِ وراثت میں) ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں سوائے اس کے کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہو، یہ حکم کتابِ (الٰہی) میں لکھا ہوا ہےo‘‘

۸. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللهَ كَثِیْرًاo (الأحزاب، ۳۳: ۲۱)

’’فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر شخص کے لئے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہےo‘‘

۹. اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo (الأحزاب، ۳۳: ۵۶)

’’بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرمّ ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کروo۔‘‘

۱۰. لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَ اَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَo

(البلد، ۹۰: ۱-۳)

’’میں اس شہر (مکہ) کی قَسم کھاتا ہوںo (اے حبیبِ مکرّم!) اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیںo (اے حبیبِ مکرّم! آپ کے) والد (آدم یا ابراہیم علیہما السلام) کی قَسم اور (ان کی)

قسم جن کی ولادت ہوئی۔''

۱۱. وَالضُّحٰی ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰی ۝ (الضحی، ۹۳: ۱۔۲)

''(اے حبیبِ مکرّم!) قسم ہے چاشت (کی طرح آپ کے چہرۂ انور) کی (جس کی تابانی نے تاریک روحوں کو روشن کر دیا) ۝ (اے حبیبِ مکرّم!) قسم ہے سیاہ رات کی (طرح آپ کی زلفِ عنبریں کی) جب وہ (آپ کے رُخِ زیبا یا شانوں پر) چھا جائے ۝''

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰی أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية للبخاري: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، وَذَكَرَ نَحْوَهُ.(۲)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اُس کے والد (یعنی والدین)، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! (اِس کے بعد سابقہ الفاظِ حدیث ہیں)۔''

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: حُبُّ الرَّسُوْلِ صلی الله عليه وآله وسلم مِنَ الإِيْمَانِ، ۱/۱٤، الرقم: ۱٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: وجوب محبّة رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين، ۱/٦۷، الرقم: ٤٤۔

(۲) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإِيْمَان، باب: حُبُّ الرَّسُوْلِ صلی الله عليه وآله وسلم مِنَ الإِيْمَانِ، ۱/۱٤، الرقم: ۱٤۔

٢. عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيءَ (وفي رواية أحمد: قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ عَمَلٍ لَا صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ) إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ. فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ''أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ''. قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کیا: میرے پاس تو کوئی عمل نہیں (مسند احمد میں ہے کہ اس نے عرض کیا: میں نے تو اس کے لئے بہت سے اعمال تیار نہیں کیے، نہ بہت سی نمازیں پڑھی ہیں اور نہ بہت سے روزے رکھے ہیں) سوائے اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم (قیامت کے روز) اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمیں (تمام صحابہ کرام کو) کبھی کسی خبر سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی خوشی حضور نبی اکرم ﷺ کے اِس فرمان اقدس سے ہوئی کہ تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس ﷺ نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں۔ لہٰذا اُمید کرتا ہوں کہ ان کی محبت کے باعث میں بھی اِن حضرات کے ساتھ ہی رہوں گا اگرچہ میں ان جیسے اعمال نہ کر سکوں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ خَارِجَانِ مِنَ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشي العدوي، ٣/١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٥، وفي كتاب: الأدب، باب: ما جاء في قول الرجل ويلك، ٥/٢٢٨٥، الرقم: ٥٨١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ٤/٢٠٣٢، الرقم: ٢٦٣٩، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن المرء مع من أحب، ٤/٥٩٥، الرقم: ٢٣٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٤، الرقم: ١٢٠٣٢۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأحكام، باب: القضاء والفتيا في الطريق، —

الْمَسْجِدِ فَلَقِيْنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور میں ایک مرتبہ مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر ایک آدمی ملا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ وہ آدمی کچھ دیر خاموش رہا پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس کے لئے (فرائض میں سے) روزہ، نماز اور صدقہ وغیرہ (جیسے اعمال) تو زیادہ نہیں کئے لیکن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ

.... ٢٦١٥/٦، الرقم: ٦٧٤٣، وفي كتاب: الأدب، باب: ما جاء في قول الرجل ويلك، ٢٢٨٢/٥، الرقم: ٥٨١٥، وفي كتاب: الأدب، باب: علامة حب الله ﷻ لقوله: وإن كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله، ٢٢٨٥/٥، الرقم: ٥٨١٦-٥٨١٩، وفي كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ١٣٤٩/٣، الرقم: ٣٤٨٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب ٢٠٣٢/٤-٢٠٣٣، الرقم: ٢٦٣٩، والترمذي نحوه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء أن المرء مع من أحب، ٥٩٥/٤، الرقم: ٢٣٨٥ وصحّحه۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأَيْمَان وَالنُّذُور، باب: كيف كانت يمين النبي ﷺ، ٢٤٤٥/٦، الرقم: ٦٢٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٩٣/٥، الرقم: ٢٢٥٥٦، والبزار في المسند، ٣٨٤/٨ الرقم: ٣٤٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٠٣/١، الرقم: ٣١٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٣٢/٢، الرقم: ١٣٨١۔

نَفْسِکَ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الآنَ، وَاللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الآنَ يَا عُمَرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے (تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے) جب تک میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ رب العزت کی قسم! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اب (تمہارا ایمان کامل ہوا) ہے۔‘‘ اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِکُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا، فَأَمَرَ بِهِ، فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَللَّهُمَّ، الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَلْعَنُوْهُ، فَوَاللهِ، مَا عَلِمْتُ إِنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. وفي رواية: لَا تَلْعَنْهُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں ایک شخص تھا، جس کا نام عبد اللہ اور لقب حِمار تھا۔ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے اس پر شُربِ خمر کی حد جاری فرمائی۔ ایک روز اسے آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حالتِ نشہ میں لایا گیا تو آپ ﷺ کے

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحدود، باب: ما يكره من لعن شارب الخمر وإنه ليس بخارج من الملة، ٦/٢٤٨٩، الرقم: ٦٣٩٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٧/٣٨١، الرقم: ١٣٥٥٢، والبزار في المسند، ١/٣٩٣، الرقم: ٢٦٩، وأبو يعلى في المسند، ١/١٦١، الرقم: ١٧٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٣١٢، الرقم: ١٧٢٧٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢٢٨، والقاضي عياض في مشارق الأنوار، ١/٣٧١۔

حکم سے اسے کوڑے مارے گئے۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت فرما یہ کتنی دفعہ (اس جرم میں) لایا گیا ہے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ بھیجو، میں جانتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ بھیجو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، عبد الرزاق اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے، ان میں سے ایک شخص کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش وہ اپنے تمام اہل وعیال اور مال و دولت کو قربان کر کے میری زیارت کر لے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ، وَهُمْ جُلُوْسٌ، فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: فيمن يود رؤية البني ﷺ بأهله وماله، ٤/٢١٧٨، الرقم: ٢٨٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٧، الرقم: ٩٣٨٨، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٠/٢٤٨، وفي الاستذكار، ١/١٨٨، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢١٢، الرقم: ٨٠٩، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٢/٥٢٦، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٥/٣٥٨، والمناوي في فيض القدير، ٦/٨۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب أبي بكر وعمر كليهما، ٥/٦١٢، الرقم: ٣٦٦٨، والحاكم في المستدرك، ١/٢٠٩، الرقم: ٤١٧، والطيالسي في المسند، ١/٢٧٥، الرقم: ٢٠٦٤، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٢١٢، الرقم: ٣٣٩، والطبري في رياض النضرة، ١/٣٣٨، الرقم: ٢٠٩۔

مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے مہاجر اور انصار صحابہ کرام کے جھرمٹ میں تشریف فرما ہوتے اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں ہوتے تو کوئی صحابی بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھتا، البتہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور کو مسلسل تکتے رہتے اور سرکار علیہ الصلاۃ والسلام انہیں دیکھتے، یہ دونوں حضرات رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر مسکراتے اور خود حضور ﷺ ان دونوں کو دیکھ کر تبسم فرماتے۔''

اسے امام ترمذی، حاکم اور احمد نے ''فضائل الصحابة'' میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَاللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّكَ. فَقَالَ: انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: وَاللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّكَ. فَقَالَ: انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: وَاللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوچو! کیا کہہ رہے ہو۔ وہ کہنے لگا: اللہ کی قسم، میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوچو! کیا کہہ رہے

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في فضل الفقر، ٤/٥٧٦، الرقم: ٢٣٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٨٥، الرقم: ٢٩٢٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٧٣، الرقم: ١٤٧١، والروياني في المسند، ٢/٨٨، الرقم: ٨٧٢.

ہو؟ وہ کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے تین مرتبہ یہ بات کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو مجھ سے (حقیقتاً) محبت کرتا ہے تو فقر کے لیے تیار ہو جا، کیونکہ مجھ سے محبت کرنے والوں کی طرف فقر اس سے بھی زیادہ تیزی سے بڑھتا ہے جتنی تیزی سے سیلاب اپنی منزل کی طرف بڑھتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٩. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ. قَالَ: أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ، مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَأَعَادَهَا أَبُوْ ذَرٍّ، فَأَعَادَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسا عمل نہیں کر سکتا (کیا اسے اس محبت کا اجر ملے گا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! تو ان کے ساتھ ہو گا جن سے تجھے محبت ہے۔ انہوں نے عرض کیا: میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: اے ابو ذر! تو یقیناً ان کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔ راوی کا بیان ہے: ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اپنا جملہ دہرایا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی اسے دہرا کر بیان کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور بزار نے عمدہ اِسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٠. عَنِ الْأَدْرَعِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جِئْتُ لَيْلَةً أَحْرُسُ النَّبِيَّ ﷺ فَإِذَا رَجُلٌ

٩: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: إخبار الرجل الرجل بمحبته إليه، ٤/٣٣٣، الرقم: ٥١٢٦، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣١٥، الرقم: ٥٥٦، والدارمي في المسند، ٢/٤١٤، الرقم: ٢٧٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٥٦، الرقم: ٢١٤١٦، والبزار في المسند، ٩/٣٧٣، الرقم: ٣٩٥۔

١٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في حفر القبر، ١/٤٩٧، الرقم: ١٥٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٣٧، الرقم: ١٨٩٩٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٢٢، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٤/٣٤٨، الرقم: ٢٣٨٢، وابن حبان في الثقات، ٢/٩٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤١٧، الرقم: ٥٨٣۔

قِرَاءَتُهُ عَالِيَةٌ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَا مُرَاءٍ (وفي رواية قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَمُرَاءٍ هَذَا؟ قَالَ: مَعَاذَ اللهِ هَذَا عَبْدُ اللهِ ذُو الْبِجَادَيْنِ) قَالَ: فَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَفَرَغُوْا مِنْ جِهَازِهِ، فَحَمَلُوْا نَعْشَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ارْفُقُوْا بِهِ رَفَقَ اللهُ بِهِ، إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: وَحَفَرَ حُفْرَتَهُ فَقَالَ: أَوْسِعُوْا لَهُ أَوْسَعَ اللهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَقَدْ حَزِنْتَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: أَجَلْ، إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: وَلَهُ شَوَاهِدُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه رَوَاهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ الْأَرْبَعَةِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت اَدرع سُلَمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہرہ داری کرنے آیا تو ایک شخص بلند آواز سے قرآن پڑھ رہا تھا۔ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے آئے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ریاکار معلوم ہوتا ہے (اور ایک روایت میں ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا یہ ریاکار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: معاذ اللہ! یہ تو عبد اللہ ذو البجادین ہے۔) اس کے چند روز بعد اس آدمی کا انتقال ہو گیا۔ جب اس کا جنازہ تیار ہوا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ نرمی کرنا اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ نرمی کرے گا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا تھا۔ لوگوں نے اس کی قبر کھودی آپ ﷺ نے فرمایا: قبر کشادہ کرو، اللہ عزوجل بھی اس پر کشادگی کرے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو اس کا بہت غم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت (جو) رکھتا تھا۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، احمد، بیہقی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا کہ اس حدیث کے دیگر شواہد بھی موجود ہیں جو کہ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں اور جنہیں چاروں اصحابِ سنن (ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ) نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَصَابَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ خَصَاصَةٌ فَبَلَغَ ذٰلِکَ عَلِيًّا، فَخَرَجَ يَلْتَمِسُ عَمَـلًا يُصِيبُ فِيْهِ شَيْئًا لِيُقِيتَ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَتَی بُسْتَانًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ، فَاسْتَسْقَی لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ دَلْوًا کُلُّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ، فَخَيَّرَهُ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ تَمْرِهِ سَبْعَ عَشَرَةَ عَجْوَةً، فَجَاءَ بِهَا إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

ورواه البيهقي أيضًا إِلَّا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ أَيْنَ هٰذَا يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ قَالَ: بَلَغَنِي مَا بِکَ مِنَ الْخَصَاصَةِ يَا نَبِيَّ اللهِ، فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ عَمَـلًا لِأُصِيْبَ لَکَ طَعَامًا. قَالَ: فَحَمَلَکَ عَلَی هٰذَا حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ؟ قَالَ عَلِيٌّ رضی الله عنه: نَعَمْ، يَا نَبِيَّ اللهِ، فَقَالَ نَبِيٌّ ﷺ: وَاللهِ، مَا مِنْ عَبْدٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ إِلَّا الْفَقْرُ أَسْرَعُ إِلَيْهِ مِنْ جَرْيَةِ السَّيْلِ عَلَی وَجْهِهِ، مَنْ أَحَبَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَلْيُعِدَّ تِجْفَافًا وَإِنَّمَا يَعْنِي الصَّبْرَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فاقہ سے تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ہوئی تو وہ مزدوری کرنے کے لئے نکلے تاکہ اس سے کچھ (معاوضہ) حاصل کر کے حضور نبی اکرم ﷺ کی تکلیف کا مداوا کر سکیں، چنانچہ وہ ایک یہودی کے باغ میں پہنچے تو اس کے لئے سترہ ڈول پانی کھینچا اور ہر ڈول کے بدلے اس نے ایک عمدہ کھجور دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ سترہ عجوہ کھجوریں لے کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہو گئے۔‘‘ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا۔

امام بیہقی نے مزید بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے ابو الحسن! یہ کھجوریں کہاں سے آئیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے معلوم ہوا کہ آپ کئی دن کے فاقہ سے ہیں

١١: أخرجه ابن ماجه في السنن، کتاب: الأحکام، باب: الرجل يستسقي کل دلو بتمرة ويشترط جلدة، ٢/٨١٨، الرقم: ٢٤٤٦، والبيهقي في السنن الکبری، ٦/١١٩، الرقم: ١١٤٢٩، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٦/٣٨٥، والزيلعي في نصب الراية، ٤/١٣٢۔

تو میں مزدوری کی تلاش میں نکل پڑا تا کہ آپ کی خدمت میں کچھ کھانے کو پیش کیا جا سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نے اس کام پر ابھارا تھا؟ حضرت علی ﷛ نے عرض کیا: جی ہاں، یا نبی اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! کوئی بندہ ایسا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو اور فقر و فاقہ اس کے چہرے کی طرف سیلاب کی سی تیزی سے نہ بڑھیں لہٰذا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہو تو اسے (ان آزمائشوں پر) صبر کے لئے تیار رہنا چاہئے۔‘‘

۱۲. عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عُتْبَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا كَانَتْ قُبَّةٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ قُبَّتِکَ وَلَا أَحَبَّ أَنْ يُبِيْحَهَا اللهُ وَمَا فِيْهَا، وَوَاللهِ، مَا مِنْ قُبَّةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُعَمِّرَهَا اللهُ وَيُبَارِکَ فِيْهَا مِنْ قُبَّتِکَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَأَيْضًا وَاللهِ، لَا يُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتَّى أَکُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

’’حضرت فاطمہ بنت عتبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے (قبول اسلام کے بعد) عرض کیا: یا رسول اللہ! (قبولِ اسلام سے پہلے) آپ کے خیمہ سے زیادہ ناپسندیدہ خیمہ میرے لئے کوئی نہ تھا، اور میں پسند نہ کرتی تھی کہ خدا اس خیمہ کو اور اس خیمہ میں رہنے والے کو باقی رکھے، اور اب خدا کی قسم! مجھے آپ کے خیمہ سے زیادہ کوئی خیمہ محبوب نہیں، اللہ تعالیٰ اسے (ہمیشہ) باقی رکھے، اور اس میں برکت نازل فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی قسم کھا کر فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومنِ کامل نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی اولاد اور اس کے (ماں) باپ سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں۔‘‘

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے نیز فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے امام ذہبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

۱۳. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَإِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ

۱۲: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/۵۲۸، الرقم: ۳۸۰۵، والعسقلاني مختصرا في فتح الباري، ۹/۵۱۱، وفي تلخيص الحبير، ۴/۵۳، والصنعاني في سبل السلام، ۳/۲۲۰۔

۱۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۱۵۲، الرقم: ۴۷۷، وفي المعجم الصغير، ــ

مِنْ وَلَدِي. وَإِنِّي لَأَكُوْنُ فِي الْبَيْتِ فَأَذْكُرُکَ فَمَا أَصْبِرُ حَتَّى آتِيَکَ فَأَنْظُرُ إِلَيْکَ. وَإِذَا ذَکَرْتُ مَوْتِي وَمَوْتَکَ عَرَفْتُ أَنَّکَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَأَنِّي إِذَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ حَسِبْتُ أَنْ لَا أَرَاکَ. فَلَمْ يَرُدَّ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِم... الخ﴾ [النساء، ٤: ٦٩] فَدَعَا بِهِ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گذار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ مجھے میری جان اور میرے اہل و عیال اور میری اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو آپ کو ہی یاد کرتا رہتا ہوں اور اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک حاضر ہوکر آپ کی زیارت نہ کرلوں۔ لیکن جب مجھے اپنی موت اور آپ کے وصال مبارک کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ بلندترین مقام پر جلوہ افروز ہوں گے اور جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو خدشہ ہے کہ کہیں آپ کی زیارت سے محروم نہ ہوجاؤں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس صحابی کے جواب میں سکوت فرمایا یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت مبارکہ کو لے کر اترے: ﴿اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روز قیامت) اُن (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے......﴾ پس آپ ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما کَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ حَلَّفَهَا بِاللهِ مَا خَرَجْتُ مِنْ بُغْضِ زَوْجٍ وَبِاللهِ مَا خَرَجْتُ رَغْبَةً بِأَرْضٍ عَنْ أَرْضٍ، وَبِاللهِ مَا

------- ١/٥٣، الرقم: ٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٤٠، ٨/١٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٢٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/١٨٢۔

١٤: أخرجه الترمذي مختصرا في السنن، كتاب: التفسير، باب: ومن سورة الممتحنة،ـــ

خَرَجْتُ الْتِمَاسَ الدُّنْيَا وَبِاللهِ مَا خَرَجْتُ إِلَّا حُبًّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ، وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (جب اسلام قبول کرنے کے لیے) کوئی عورت حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آتی تو آپ ﷺ اس سے اللہ ﷻ کی قسم لیتے کہ (کہیے کہ) میں نہ تو خاوند کی دشمنی کی وجہ سے، نہ کسی زمین کی طمع میں اور نہ ہی کسی دنیاوی مقصد کے حصول کے لیے حاضر ہوئی ہوں بلکہ میں صرف اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں (اسلام قبول کرنے کے لیے) آئی ہوں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ابن عبد البر کے ہیں۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

وفي رواية للنسائي: عن الهيثم بن الحنش قال: كنا عند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما فخدرت رجله فقال له رجل: اذكر أحب الناس إليك. فقال: يا محمد! قال: فقام فكأنما نشط من عقال.

''حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہوگیا تو ایک آدمی نے ان سے کہا: لوگوں

.... ٥/٤١٢، الرقم: ٣٣٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٢٧، الرقم: ١٢٦٦٨، وابن عبد البر في جامع العلوم والحكم، ١/١٤، والطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٨: ٦٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٣٥١۔

١: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١/٣٣٥، الرقم: ٩٦٤، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١/١٤١ وابن الجعد في المسند، ١/٣٦٩، الرقم: ٢٥٣٩، وابن سعد في الطبقات، ٤/١٥٤، وابن السني في عمل اليوم والليلة، الرقم: ١٦٨، ١٧٠، ١٧٢، والقاضي عياض في الشفا، ١/٤٩٨، الرقم: ١٢١٨، ويحيى بن معين في التاريخ، ٤/٢٤، الرقم: ٢٩٥٣۔

میں سے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اسے یاد کریں۔ تو آپ ﷺ نے کہا: یا محمد (ﷺ)۔'' اسے امام بخاری نے ''الأدب المفرد'' میں روایت کیا ہے۔

امام نسائی سے مروی ہے کہ ہیثم بن حنش روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے کہ آپ کا پاؤں شل ہوگیا۔ کسی نے ان سے کہا کہ اپنے سب سے زیادہ محبوب ہستی کو یاد کیجئے (تو یہ جاتا رہے گا۔) چنانچہ انہوں نے (زور سے) کہا: یا محمد (ﷺ)! (یہ کہنے کے بعد) اسی وقت ان کا پاؤں کھل گیا۔''

٢. عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ ذَهَبَ بَصَرُهُ، فَعَادُوْهُ. فَقَالَ: كُنْتُ أُرِيْدُهُمَا لِأَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَأَمَّا إِذْ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ، فَوَاللهِ، مَا يَسُرُّنِي أَنْ مَا بِهِمَا بِظَبْيٍ مِنْ ظِبَاءِ تُبَالَةَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَابْنُ سَعْدٍ.

''حضرت قاسم بن محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی کی بینائی جاتی رہی تو لوگ ان کی عیادت کے لئے گئے۔ (جب ان کی بینائی ختم ہونے پر افسوس کا اظہار کیا) تو انہوں نے فرمایا: میں ان آنکھوں کو فقط اس لئے پسند کرتا تھا کہ ان کے ذریعہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کا دیدار نصیب ہوتا تھا۔ اب چونکہ آپ ﷺ کا (ظاہراً) وصال ہوگیا ہے اس لئے اگر مجھے چشم غزال (ہرن کی آنکھیں) بھی مل جائیں تو کوئی خوشی نہ ہوگی۔''

اسے امام بخاری نے ''الأدب المفرد'' میں اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٣. كان عمر بن الخطاب ﷺ يقول: اللّٰهم ارزقني شهادة في سبيلك، واجعل موتي في بلد رسولك ﷺ.

''حضرت عمر فاروق ﷺ دعا کیا کرتے تھے: اے میرے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما

٢: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١/١٨٨، الرقم: ٥٣٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣١٣۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: كراهية النبي ﷺ أن تعرى المدينة، ٢/٦٦٨، الرقم: ١٧٩١۔

اور اپنے رسول ﷺ کے شہر میں موت عطا فرمائے۔‘‘

٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ رضی الله عنه عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَذْكُرُ النَّبِيَّ قَطُّ إِلَّا بَکَی. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عمر بن محمد رضی الله عنه اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی الله عنهما کو حضور نبی اکرم ﷺ کو یاد کرتے ہوئے نہیں سنا مگر یہ کہ وہ ہر بار (آپ ﷺ کے ذکر پر) آبدیدہ ہو جاتے۔‘‘ اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٥. عن عبدة بنت خالد بن معدان، قالت: ما کان خالد يأوي إلی فراش إلا وهو يذکر من شوقه إلی رسول الله ﷺ وإلی أصحابه من المهاجرين والأنصار يسميهم ويقول: هم أصلي وفصلي، وإليهم يحن قلبي، طال شوقي إليهم، فعَجِّل رب قبضي إليک حتی يغلبه النوم.

’’عبدہ بنت خالد بن معدان رضی الله عنها سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: خالد (یعنی ان کے والد) جب بھی اپنے بستر پر آتے تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنا شوق اور آپ ﷺ کے صحابہ مہاجرین و انصار سے اپنی محبت کا ذکر نام لے لے کر کیا کرتے اور کہتے کہ یہ لوگ میرا سب کچھ ہیں، ان کی طرف میرا دل میلان کرتا ہے۔ میرا شوق ان کی طرف بہت بڑھ گیا ہے۔ اے میرے رب عزوجل میری روح ان کی طرف جلدی قبض کر (یہی کہتے کہتے) ان پر نیند غالب آ جاتی۔‘‘

٦. قال أبو سفيان ابن حرب: أنشدک بالله يا زيد، أتحبّ أنّ محمداً الآن عندنا مکانک تضرب عنقه وإنّک في أهلک؟ فقال زيد: والله، ما

٤: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٥٤، الرقم: ٨٦۔

٥: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٢١٠، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤/٥٣٩، والمزي في تهذيب الکمال، ٨/١٧١، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ١٦/١٩٩۔

٦: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٣/ ٣٦٢، وابن سعد في الطبقات الکبری، ٢/٥٦، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٦٤٩۔

أحبّ أنّ محمداً الآن في مكانه الّذي هو فيه تصيبه شوكة وأنّي جالس في أهلي. فقال أبو سفيان: ما رأيتُ من النّاس أحداً يحبّ أحداً كحبّ أصحاب محمد محمداً ﷺ.

’’ابوسفیان بن حرب نے (صحابیٔ رسول حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ سے) کہا: اے زید! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تو پسند کرتا ہے کہ اس وقت محمد ﷺ تیری جگہ ہوں اور ان کی (معاذ اللہ) گردن ماری جائے اور تو واپس اپنے اہل و عیال میں چلا جائے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: خدا کی قسم! میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس وقت جہاں بھی رونق افروز ہیں وہاں آپ ﷺ کے پائے اقدس میں کانٹا بھی چبھے اور میں اپنے اہل و عیال کے پاس ہوں۔ اس وقت ابوسفیان نے کہا کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی کو اس قدر محبوب رکھتا ہو جس قدر کہ محمد ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم ان کو محبوب رکھتے ہیں۔‘‘

٧. قال القاضي عياض رَحِمَهُ الله: من علامة حبِّ الرجلِ للنبي ﷺ شفقته على أمته، ونصحه لهم، وسعيه في مصالحهم، ورفع المضار عنهم.

’’قاضی عیاض رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ کسی کی آپ ﷺ کے ساتھ محبت کی علامت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی امت کے ساتھ شفقت و مہربانی سے پیش آئے، ان کو اچھی بات بتائے اور ان کی خیر خواہی کی کوشش کرے۔‘‘

٨. قال بلال رضي الله عنه حين حضرته الوفاة: غداً نلقى الأحبة محمداً وحزبه قال: تقول امرأته: واويلاه! قال: يقول: وافرحاه.

’’جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے (موت کے آثار نظر آنے پر اظہار مسرت کرتے ہوئے) فرمایا: کل ہم اپنے محبوب حضور نبی اکرم ﷺ اور ان کے اصحاب سے

٧: القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ: ٥٠٤۔

٨: أخرجه ابن أبي الدنيا في المحتضرين، ٢٠٧/١، الرقم: ٢٩٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣٥٩/١۔

ملاقات کریں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کی بیوی نے کہا: ہائے افسوس! راوی کہتے کہ انہوں نے بیوی کو اظہارِ افسوس کی بجائے اظہارِ فرحت کی تلقین فرمائی۔"

٩. قال الإمام القسطلاني: من علامات محبته ﷺ كثرة ذكره، فمن أحب شيئاً أكثر من ذكره. وقيل: للمحب ثلاث علامات: أن يكون كلامه ذكر المحبوب، وصمته فكراً فيه، وعمله طاعة له.

"امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کی ایک علامت آپ ﷺ کا بکثرت ذکر کرنا ہے۔ کیوں کہ جو شخص جس چیز سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر بھی زیادہ کرتا ہے اور یہ بھی مذکور ہے: محبّ کی تین علامات ہیں: ایک یہ کہ اس کا کلام محبوب کا ذکر ہو، اس کی خاموشی محبوب کی فکر ہو اور اس کا عمل اُس کی فرمانبرداری ہو۔"

٩: القسطلاني في المواهب اللّدنيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ٢/٤٩٥۔

فَصْلٌ فِي كَيْفِيَّاتِ الصَّحَابَةِ فِي حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی محبت میں کیفیاتِ صحابہ کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ (التوبة، ٩: ٤٠)

’’اگر تم ان کی (یعنی رسول اللہ ﷺ کی غلبہ اسلام کی جد و جہد میں) مدد نہ کرو گے (تو کیا ہوا) سو بے شک اللہ نے ان کو (اس وقت بھی) مدد سے نوازا تھا جب کافروں نے انہیں (وطنِ مکہ سے) نکال دیا تھا درآنحالیکہ وہ دو (ہجرت کرنے والوں) میں سے دوسرے تھے جب کہ دونوں (رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) غارِ (ثور) میں تھے جب وہ اپنے ساتھی (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے فرما رہے تھے غمزدہ نہ ہو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پس اللہ نے ان پر اپنی تسکین نازل فرما دی اور انہیں (فرشتوں کے) ایسے لشکروں کے ذریعہ قوت بخشی جنہیں تم نہ دیکھ سکے اور اس نے کافروں کی بات کو پست و فروتر کر دیا، اور اللہ کا فرمان تو (ہمیشہ) بلند و بالا ہی ہے، اور اللہ غالب، حکمت والا ہے○‘‘

٢. وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ. (التوبة، ٩: ١٠٠)

’’اور مہاجرین اور ان کے مددگار (انصار) میں سے سبقت لے جانے والے، سب سے پہلے ایمان لانے والے اور درجۂ احسان کے ساتھ اُن کی پیروی کرنے والے، اللہ ان (سب) سے راضی ہو گیا اور وہ (سب) اس سے راضی ہو گئے۔‘‘

٣. اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ. (الأحزاب، ٣٣: ٦)

’’یہ نبیِ (مکرّم) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں اور آپ کی ازواجِ (مطہّرات) اُن کی مائیں ہیں۔‘‘

٤. اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَکَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ ط يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا يَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا○

(الفتح، ٤٨: ١٠)

’’(اے حبیب!) بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا○‘‘

٥. لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا○ (الفتح، ٤٨: ١٨)

’’بے شک اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ (حدیبیہ میں) درخت کے نیچے آپ سے بیعت کررہے تھے، سو جو (جذبۂ صدق و وفا) ان کے دلوں میں تھا اللہ نے معلوم کرلیا تو اللہ نے ان (کے دلوں) پر خاص تسکین نازل فرمائی اور انہیں ایک بہت ہی قریب فتحِ (خیبر) کا انعام عطا کیا○‘‘

٦. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ.

(الفتح، ٤٨: ٢٩)

’’محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ (ﷺ) کی معیت اور سنگت میں ہیں (وہ) کافروں پر بہت سخت اور زور آور ہیں آپس میں بہت نرم دل اور شفیق ہیں۔‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأذان، باب: مَنْ دخل لِيؤم الناس فجاء الإمام ــ

عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بنی عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے گئے تا کہ اُن (کے کسی تنازعہ) کی صُلح کرا دیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اگر آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں اقامت کہہ دوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے۔ تو اسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے آئے اور لوگ ابھی نماز میں تھے۔ پھر آپ ﷺ صفوں میں داخل ہوتے ہوئے پہلی صف میں جا کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالی کی آواز سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنا چاہا۔ مگر چونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حالتِ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ نہ کرتے تھے اس لئے انہوں نے توجہ نہ کی۔ پھر جب لوگوں نے بہت زور سے تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں (حضرت ابو بکر صدیق کو) اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اللہ رب العزت کی حمد بیان کی اور اللہ تعالیٰ کے رسولِ

.... الأول، ١/٢٤٢، الرقم: ٦٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: تقديم الجماعة من يصلي بهم، ١/٣١٦، الرقم: ٤٢١، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: التصفيق في الصلاة، ١/٢٤٧، الرقم: ٩٤٠، والنسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: استخلاف الإمام، ٢/٨٢، الرقم: ٧٩٣ ومالك في الموطأ، ١/١٦٣، الرقم: ٣٩٠۔

مکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھاتے رہنے کا جو حکم فرمایا تھا اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے اور صف میں مل گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ آگے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ادھر متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا تو کس چیز نے تمہیں اپنی جگہ پر قائم رہنے سے منع کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلَاةِ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ، كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَكَصَ أَبُوْ بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ: أَنْ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ، فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی اور خادم خاص تھے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض وصال میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے، چنانچہ پیر کے روز لوگ صفیں بنائے نماز ادا کر رہے تھے کہ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہمیں دیکھنے لگے۔ اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرہ انور قرآن کے

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأذان، باب: أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالإِمَامَةِ، ۱/۲۴۰، الرقم: ۶۴۸، وفي كتاب: الأذان، باب: هل يلتفت لأمر ينزل به، ۱/۲۶۲، الرقم: ۷۲۱، وفي كتاب: التهجد، باب: من رجع القهقري في صلاته، ۱/۴۰۳، الرقم: ۱۱۴۷، وفي كتاب: المغازى، باب: مرض النبي ﷺ ووفاته، ۴/۱۶۱۶، الرقم: ۴۱۸۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس، ۱/۳۱۶، الرقم: ۴۱۹، والنسائي نحوه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: الموت يوم الاثنين، ۴/۷، الرقم: ۱۸۳۱۔

اوراق کی طرح معلوم ہوتا تھا، جماعت کو دیکھ کر آپ ﷺ مسکرائے۔ آپ ﷺ کے دیدار پُرانوار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم نماز توڑ دیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خیال ہوا کہ شاید آپ ﷺ نماز میں تشریف لا رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ کر صف میں مل جانا چاہا، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اشارہ سے فرمایا کہ تم لوگ نماز پوری کرو، پھر آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا اور اسی روز آپ ﷺ کا وصال ہوگیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُم ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ کَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وُضُوْئِهِ، وَإِذَا تَکَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، وَاللهِ، لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْکِ، وَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَکِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِکًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. ...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام کو دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے ہیں تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ اپنی آوازوں کو پست کر لیتے ہیں اور انتہائی تعظیم

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الشروط، باب: الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وکتابة الشروط، ٢/٩٧٤، الرقم: ٢٥٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢١٦، الرقم: ٤٨٧٢، والطبراني في المعجم الکبير، ٢٠/٩، الرقم: ١٣، والبيهقي في السنن الکبرى، ٩/٢٢٠۔

کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ رب العزت کی قسم! میں (عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں۔‘‘

اسے امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ، وَهُمْ جُلُوْسٌ، فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَـلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے مہاجر اور انصار صحابہ کرام کے جھرمٹ میں تشریف فرما ہوتے اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں ہوتے تو کوئی صحابی بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھتا البتہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور کو مسلسل تکتے رہتے اور سرکار علیہ الصلاۃ والسلام انہیں دیکھتے، یہ دونوں حضرات رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر مسکراتے اور خود حضور نبی اکرم ﷺ ان دونوں کو دیکھ کر تبسم فرماتے۔‘‘

اسے امام ترمذی، حاکم اور احمد نے ’’فضائل الصحابۃ‘‘ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب أبي بكر وعمر كليهما، ٥/٦١٢، الرقم: ٣٦٦٨، والحاكم في المستدرك، ١/٢٠٩، الرقم: ٤١٧، والطيالسي في المسند، ١/٢٧٥، الرقم: ٢٠٦٤، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٢١٢، الرقم: ٣٣٩، والطبري في رياض النضرة، ١/٣٣٨، الرقم: ٢٠٩۔

٥. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنْ نَتَصَدَّقَ، فَوَافَقَ ذَلِکَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَکْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَأَتَى أَبُوْ بَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ صلى الله عليه وآله وسلم: يَا أَبَا بَکْرٍ، مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيءٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا، اگر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی سبقت لے جا سکا تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی مال اُن کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ (اتنے میں) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا، میں اِن سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، اور ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی نے فرمایا

٥: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: في مناقب أبي بکر وعمر رضي الله عنهما کليهما، ٦/٦١٤، الرقم: ٣٦٧٥، وأبو داود في السنن، کتاب: الزکاة، باب: الرخصة في ذالك، ٢/١٢٩، الرقم: ١٦٧٨، والدارمي في السنن، ١/٤٨٠، الرقم: ١٦٦٠، والبزار في المسند، ١/٢٦٣، الرقم: ١٥٩، والحاکم في المستدرك، ١/٥٧٤، الرقم: ١٥١٠، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٣، الرقم: ١٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٧٩، الرقم: ١٢٤٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/١٧٣، الرقم: ٨٠۔

کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي اللہ عنهما قَالَ: أَصَابَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ خَصَاصَةٌ فَبَلَغَ ذٰلِکَ عَلِيًّا، فَخَرَجَ يَلْتَمِسُ عَمَلًا يُصِيْبُ فِيْهِ شَيْئًا لِيُقِيْتَ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَتَى بُسْتَانًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ، فَاسْتَسْقَى لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ دَلْوًا کُلُّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ، فَخَيَّرَهُ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ تَمْرِهِ سَبْعَ عَشَرَةَ عَجْوَةً، فَجَاءَ بِهَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

ورواه البيهقي أيضًا إِلَّا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِنْ أَيْنَ هٰذَا يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ قَالَ: بَلَغَنِي مَا بِکَ مِنَ الْخَصَاصَةِ يَا نَبِيَّ اللهِ، فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ عَمَلًا لِأُصِيْبَ لَکَ طَعَامًا. قَالَ: فَحَمَلَکَ عَلَى هٰذَا حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ؟ قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: نَعَمْ، يَا نَبِيَّ اللهِ، فَقَالَ نَبِيٌّ ﷺ: وَاللهِ، مَا مِنْ عَبْدٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ إِلَّا الْفَقْرُ أَسْرَعُ إِلَيْهِ مِنْ جَرْيَةِ السَّيْلِ عَلَى وَجْهِهِ، مَنْ أَحَبَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَلْيُعِدَّ تِجْفَافًا وَإِنَّمَا يَعْنِي الصَّبْرَ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فاقہ سے تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ہوئی تو وہ مزدوری کرنے کے لئے نکلے تا کہ اس سے کچھ (معاوضہ) حاصل کر کے حضور نبی اکرم ﷺ کی تکلیف کا مداوا کر سکیں چنانچہ وہ ایک یہودی کے باغ میں پہنچے تو اس کے لئے (بطورِ معاوضہ) سترہ ڈول پانی کھینچا اور ہر ڈول کے بدلے اس نے ایک عمدہ کھجور دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ سترہ عجوہ کھجوریں لے کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہو گئے۔“ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا۔

”امام بیہقی نے مزید بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے ابو الحسن! یہ کھجوریں کہاں سے آئیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے معلوم ہوا کہ آپ کئی دن کے

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الأحكام، باب: الرجل يستسقي كل دلو بتمرة ويشترط جلدة، ٢/٨١٨، الرقم: ٢٤٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/١١٩، الرقم: ١١٤٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦/٣٨٥، والزيلعي في نصب الراية، ٤/١٣٢.

فاقہ سے ہیں تو میں مزدوری کی تلاش میں نکل پڑا تاکہ آپ کی خدمت میں کچھ کھانے کو پیش کیا جا سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نے اس کام پر ابھارا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں، یا نبی اللہ، تو آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! کوئی بندہ ایسا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو اور فقر و فاقہ اس کے چہرے کی طرف سیلاب کی سی تیزی سے نہ بڑھیں لہٰذا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا تو اسے (ان آزمائشوں پر) صبر کے لئے تیار رہنا چاہئے۔‘‘

٧. قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَإِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَلَدِي، وَإِنِّي لَأَکُوْنُ فِي الْبَيْتِ، فَأَذْکُرُکَ، فَمَا أَصْبِرُ حَتَّى آتِيَکَ، فَأَنْظُرُ إِلَيْکَ، وَإِذَا ذَکَرْتُ مَوْتِي وَمَوْتَکَ عَرَفْتُ أَنَّکَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَأَنِّي إِذَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ حَسِبْتُ أَنْ لَا أَرَاکَ، فَلَمْ يَرُدَّ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا، حَتَّى نَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُوْلٰئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ ......﴾ [النساء، ٤: ٦٩] فَدَعَا بِهِ، فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض گذار ہوئے: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے میری جان، اہل و عیال اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو آپ کو ہی یاد کرتا رہتا ہوں اور اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک حاضر ہوکر آپ کی زیارت نہ کرلوں۔ لیکن جب مجھے اپنی موت اور آپ کے وصال مبارک کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ بلند ترین مقام پر

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٥٢، الرقم: ٤٧٧، وفي المعجم الصغير، ١/٥٣، الرقم: ٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٤٠، ٨/١٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٧، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٢٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/١٨٢۔

جلوہ افروز ہوں گے اور جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو خدشہ ہے کہ کہیں آپ کی زیارت سے محروم نہ ہوجاؤں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس صحابی کے جواب میں سکوت فرمایا: یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اس آیت مبارکہ کو لے کر نازل ہوئے ﴿اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) اُن (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے......﴾ پس آپ ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اسے (سورہ نساء کی) یہ آیت پڑھ کر سنائی۔‘‘

اسے امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٨. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: لَقَدْ ضَرَبُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حَتَّى غَشِيَ عَلَيْهِ فَقَامَ أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه فَجَعَلَ يُنَادِي يَقُوْلُ: وَيْلَكُمْ أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللهُ؟ قَالُوْا: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: هَذَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ الْمَجْنُوْنُ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى، وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفار و مشرکین نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس قدر جسمانی اذیت پہنچائی کہ آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (آئے اور) کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے: تم تباہ و برباد ہو جاؤ، کیا تم ایک (معزز) شخص کو صرف اِس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ فرماتے ہیں کہ میرا رب اللہ عزوجل ہے؟ اُن ظالموں نے کہا: یہ کون ہے؟ (کفار و مشرکین میں سے کچھ) لوگوں نے کہا: یہ ابو قحافہ کا بیٹا ہے جو (عشقِ رسول ﷺ میں) مجنوں بن چکا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْغَارِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَدْخُلُ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ حَيَّةٌ أَوْ شَيْءٌ كَانَتْ لِي قَبْلَكَ. قَالَ ﷺ: ادْخُلْ فَدَخَلَ

٨: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/٣٦٢، الرقم: ٣٦٩١، والحاكم في المستدرك، ٣/٧٠، الرقم: ٤٤٢٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٢٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٢٨٥۔

٩: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٣، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٢٤٠، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/٤٥١۔

أَبُوْ بَكْرٍ، فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ بِيَدِهِ، كُلَّمَا رَأَى جُحْرًا جَاءَ بِثَوْبِهِ فَشَقَّهُ ثُمَّ أَلْقَمَهُ الْجُحْرَ حَتَّى فَعَلَ ذٰلِکَ بِثَوْبِهِ أَجْمَعَ. قَالَ: فَبَقِيَ جُحْرٌ فَوَضَعَ عَقِبَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَأَيْنَ ثَوْبُکَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ أَبَا بَكْرٍ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَأَوْحَى اللهُ ﷻ إِلَيْهِ أَنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدِ اسْتَجَابَ لَکَ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: (وقتِ ہجرت) جب غار (میں پناہ لینے) کی رات تھی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عنایت فرمائیے کہ میں آپ ﷺ سے پہلے غار میں داخل ہوں تا کہ اگر کوئی سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو وہ آپ ﷺ کی بجائے مجھے تکلیف پہنچائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ داخل ہو جاؤ۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ساری جگہ کی تلاشی لینے لگے۔ جب بھی کوئی سوراخ دیکھتے تو اپنے لباس کو پھاڑ کر سوراخ کو بند کر دیتے۔ یہاں تک کہ اپنے تمام لباس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی ایک سوراخ بچ گیا تو انہوں نے اپنی ایڑی کو اُس سوراخ پر رکھ دیا اور پھر حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: ’’اے ابو بکر! تمھارا لباس کہاں ہے؟ تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اُس کے بارے بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دُعا کی: اے اللہ! ابو بکر رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اُس نے آپ ﷺ کی دُعا کو قبول فرما لیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ حَاصَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ حَيْصَةً، قَالُوْا: قُتِلَ مُحَمَّدٌ (ﷺ) حَتَّى كَثُرَتِ الصَّوَارِخُ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ،

١٠–١١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٨٠، الرقم: ٧٤٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٧٢، ٣٣٢، وابن جرير الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢/٧٤، وابن هشام في السيرة النبوية، ٤/٥٠، والقاضي عياض في الشفا، ١/٤٩٧، الرقم: ١٢١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١١٥۔

فَخَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مُتَحَزِّمَةً فَاسْتَقْبَلَتْ بِابْنِهَا وَأَبِيْهَا وَزَوْجِهَا وَأَخِيْهَا لَا أَدْرِي أَيَّهُمُ اسْتَقْبَلَتْ بِهِ أَوَّلًا. فَلَمَّا مَرَّتْ عَلَى آخِرِهِمْ قَالَتْ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: أَبُوْكِ، أَخُوْكِ، زَوْجُكِ، ابْنُكِ، تَقُوْلُ: مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ يَقُوْلُوْنَ: أَمَامَكِ حَتَّى دُفِعَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَخَذَتْ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا أُبَالِي إِذْ سَلِمْتَ مِنْ عَطَبٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ شَيْخِهِ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب غزوہ اُحد کا دن تھا تو اہلِ مدینہ سخت تنگی و پریشانی میں مبتلا ہوگئے (کیونکہ)، انہوں نے (غلط فہمی اور منافقین کی افواہیں سن کر) سمجھا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کو (العیاذ باللہ) شہید کر دیا گیا ہے، یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں چیخ و پکار کرنے والی عورتوں کی کثیر تعداد (جمع) ہوگئی، یہاں تک کہ انصار کی ایک عورت پیٹی باندھے ہوئے باہر نکلی اور اپنے بیٹے، باپ، خاوند اور بھائی (کی لاشوں کے پاس) سے گذری، (راوی کہتے ہیں:) میں نہیں جانتا کہ وہ سب سے پہلے کس سے ملیں۔ پس جب وہ ان میں سے سب سے آخری شخص کے پاس سے گزری تو پوچھنے لگی: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: تمہارا باپ، بھائی، خاوند اور تمہارا بیٹا ہے۔ (جو کہ شہید ہو چکے ہیں) وہ کہنے لگی: (مجھے صرف یہ بتاؤ کہ) رسول اللہ ﷺ کس حال میں ہیں؟ لوگ کہنے لگے: وہ تمہارے سامنے تشریف فرما ہیں یہاں تک کہ اسے حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچایا گیا اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے کرتہ مبارک کا پلو پکڑ لیا اور پھر عرض کرنے لگی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، جب آپ کسی نقصان سے محفوظ ہیں تو مجھے اور کسی کی پرواہ نہیں (یعنی آپ سلامت ہیں تو سب کچھ سلامت ہے)۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے اپنے شیخ محمد بن شعیب سے روایت کیا ہے انہیں میں نہیں جانتا اور باقی تمام رجال ثقہ ہیں۔

١١. وفي رواية: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِامْرَأَةٍ

مِنْ بَنِي دِيْنَارٍ وَقَدْ أُصِيْبَ زَوْجُهَا وَأَخُوْهَا وَأَبُوْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِأُحُدٍ فَلَمَّا نَعَوْا لَهَا قَالَتْ: فَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ قَالُوْا: خَيْرًا يَا أُمَّ فُلَانٍ. هُوَ بِحَمْدِ اللهِ كَمَا تُحِبِّيْنَ. قَالَتْ: أَرُوْنِيْهِ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَأُشِيْرَ لَهَا إِلَيْهِ حَتَّى إِذَا رَأَتْهُ قَالَتْ: كُلُّ مُصِيْبَةٍ بَعْدَکَ جَلَلٌ. رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

’’ایک اور روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ قبیلہ بنی دینار کی ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کا باپ، بھائی اور شوہر جنگ اُحد کے دن آپ ﷺ کے سامنے شہید ہوئے تھے۔ جب اسے یہ بتایا گیا تو اس نے کہا: (میرے آقا) رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟ صحابہ کرام نے کہا: اے فلاں کی ماں! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ ﷺ خیریت سے ہیں۔ جیسا کہ تو چاہتی ہے تو اس نے کہا: مجھے آپ ﷺ کی زیارت کرواؤ تاکہ میں انہیں دیکھ لوں۔ تو میں نے اسے (دکھانے) کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف اشارہ کیا یہاں تک کہ اس نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا اور کہنے لگی آپ ﷺ کی (سلامتی کے) بعد ساری مصیبتیں آسان ہیں۔ (مجھے کسی بھی مصیبت کی پروا نہیں)۔‘‘ اسے امام ابن جریر طبری اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ مُقْبِلًا وَعَلَيْهِ إِهَابُ كَبْشٍ قَدْ تَنَطَّقَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرُوْا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي قَدْ نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَيْنَ أَبَوَيْنِ يَغْذُوَانِهِ بِأَطْيَبِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، فَدَعَاهُ حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ إِلَى مَا تَرَوْنَ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو دنبہ کی کھال میں ملبوس دیکھ کر صحابہ سے فرمایا: اِس شخص دیکھو جس کے قلب کو اللہ نے روشن فرما دیا ہے۔ میں نے ان کی عیش و عشرت والی زندگی بھی دیکھی ہے۔ اِس کے والدین اس کو سب سے اچھا کھانا اور

۱۲: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۰۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۵/۱۶۰، الرقم: ۶۱۸۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۶/۳۳۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۸۱، الرقم: ۳۱۶۳، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۱/۳۹۱۔

سب سے اچھا مشروب دیتے تھے۔ لیکن اﷲ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی وجہ سے ان میں کس قدر تبدیلی آئی جسے تم دیکھ رہے ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضی الله عنه وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ، فَبَکَی طَوِيْلًا وَقَالَ: وَمَا کَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اﷲِ ﷺ، وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا کُنْتُ أُطِيْقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَکُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ ...... الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ مَنْدَه.

’’حضرت ابن شماسہ مہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مرض موت میں مبتلا تھے ہم ان کی عیادت کے لئے گئے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کافی دیر تک روتے رہے اور فرمایا: مجھے حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا، نہ میری نظر میں آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی بزرگ تھا، نہ ہی آپ ﷺ کی جلالت کے پیش نظر آپ ﷺ کو جی بھر کے دیکھ سکا کہ رسول اﷲ ﷺ کا حلیہ بیان کروں۔ میں آپ ﷺ کا حلیہ بیان نہیں کرسکتا کیونکہ میں آپ ﷺ کو کبھی آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ابن خزیمہ، اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَضَ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ

١: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: کون الإسلام يهدم ما قبله وکذا الهجرة والحج، ١/١١٢، الرقم: ١٢١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٣١، الرقم: ٢٥١٥، والشيباني في الأحاد والمثاني، ٢/١٠١، الرقم: ٨٠١، وابن منده في الإيمان، ١/٤٢٠، الرقم: ٢٧٠، وأبو عوانة في المسند، ١/٧٠، الرقم: ٢٠٠، وابن سعد في الطبقات الکبری، ٤/٢٥٩۔

٢: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب مناقب زيد بن حارثة، ٥/٦٧٥، الرقم: ٣٨١٣۔

لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيهِ: لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ، فَوَاللهِ، مَا سَبَقَنِي إِلَى مَشْهَدٍ. قَالَ: لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ أَبِيْکَ وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْکَ فَآثَرْتُ حُبَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى حُبِّي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ساڑھے تین ہزار مقرر فرمایا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے اپنے والد سے پوچھا: آپ نے حضرت اسامہ بن زید کو مجھ پر کیوں فضیلت دی؟ وہ کسی جنگ میں مجھ پر سبقت نہیں لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت زید، تمہارے باپ سے اور حضرت اسامہ تم سے زیادہ محبوب تھے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ في قصة طويلة: أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ إِلَى قُرَيْشٍ ...... فَدَعُوْا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ لِيَطُوْفَ بِالْبَيْتِ، فَأَبَى أَنْ يَطُوْفَ وَقَالَ: كُنْتُ لَا أُطُوْفُ بِهِ حَتَّى يَطُوْفَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَرَجَعَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے طویل واقعہ میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو (صلح حدیبیہ کے موقع پر) کفار کی طرف (سفیر بنا کر) روانہ کیا (مذاکرات کے بعد) انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو طواف کعبہ کی دعوت دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ ﷺ طواف نہیں کر لیتے اور پھر (بغیر طواف کئے) پلٹ کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آ گئے۔‘‘ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤. قال مصعب بن عبد الله: ولقد كان عبد الرحمن بن القاسم رحمهما الله

٣: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٢١، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/٣٦٩۔

٤: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى: ٥٢٢۔

يذكر النبي ﷺ فينظر إلى لونه كأنه نزف منه الدم، وقد جف لسانه في فمه هيبةً لرسول الله ﷺ.

”مصعب بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ عبد الرحمٰن بن قاسم رَحِمَهُ الله جب حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کر رہے ہوتے تو ان کے چہرے کا رنگ ایسا ہو جاتا کہ گویا اس سے خون نچوڑ لیا گیا ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کے ہیبت وجلال سے ان کا منہ اور زبان خشک ہو جاتی۔

۵. قال مصعب بن عبد الله رَحِمَهُ الله: ولقد كنت آتي عامر بن عبد الله بن الزبير رَحِمَهُ الله فإذا ذكر عنده النبي ﷺ بكى حتى لا يبقى في عينيه دموع.

”مصعب بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ میں عامر بن عبد اللہ بن زبیر رَحِمَهُ الله کے پاس آیا کرتا تھا۔ جب بھی ان کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر جمیل کیا جاتا تو وہ اتنا روتے کہ ان کی آنکھوں میں آنسو تک نہ رہتا۔“

٦. قال مصعب بن عبد رَحِمَهُ الله: ولقد رأيت الزهري، وكان من أهنإ الناس وأقربهم، فإذا ذكر عنده النبي ﷺ فكأنه ما عرفك ولا عرفته.

”مصعب بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری رَحِمَهُ الله کو دیکھا کہ وہ بڑے نرم دل اور ملنسار تھے۔ پس جب بھی ان کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو وہ ایسے ہو جاتے گویا کہ نہ وہ تمہیں پہچانتے ہیں اور نہ تم انہیں پہچانتے ہو۔“

۷. بلغ معاوية أن كابس بن ربيعة يشبه برسول الله ﷺ، فلما دخل عليه من باب الدار قام عن سريره وتلقاه وقبّل بين عينيه، وأقطعه المرغاب لشبهه صورة رسول الله ﷺ.

۵: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى: ٥٢٢۔

٦: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى: ٥٢٢۔

۷: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى: ٥٣٢۔

’’حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ کابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت صوری رکھتے ہیں۔ چنانچہ (ایک مرتبہ) جب وہ دروازہ میں داخل ہوئے اور آپ کے دربار میں پہنچے تو آپ اپنے تخت پر (تعظیم کے لئے) کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کی مشابہت صوری کی بنا پر ان کو مرغاب کا علاقہ عنایت فرما دیا۔‘‘



فَصْلٌ فِي اقْتِرَانِ ذِکْرِهِ ﷺ بِذِکْرِ رَبِّهِ تَعَالَی

﴿ذکرِ الٰہی کے ساتھ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کے یکجا ہونے کا ذکر﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَ اَطِيْعُوا اللهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَo (آل عمران، ۳:۱۳۲)

’’اور اللہ کی اور رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائےo‘‘

۲. فَلَا وَ رَبِّکَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی يُحَکِّمُوْکَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاo (النساء، ۴:۶۵)

’’پس (اے حبیب!) آپ کے رب کی قسم یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ اپنے درمیان واقع ہونے والے ہر اختلاف میں آپ کو حاکم بنالیں پھر اس فیصلہ سے جو آپ صادر فرما دیں اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور (آپ کے حکم کو) بخوشی پوری فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیںo‘‘

۳. مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ ج وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنَاکَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًاo (النسآء، ۴:۸۰)

’’جس نے رسول (ﷺ) کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجاo‘‘

۴. يَحْلِفُوْنَ بِاللهِ لَکُمْ لِيُرْضُوْکُمْ وَ اللهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِيْنَo (التوبة، ۹:۶۲)

’’مسلمانو! (یہ منافقین) تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی رکھیں حالاں کہ اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) زیادہ حقدار ہے کہ اسے راضی کیا جائے اگر یہ لوگ ایمان والے ہوتے (تو یہ حقیقت جان لیتے اور رسول ﷺ کو راضی کرتے، رسول ﷺ کے راضی ہونے سے ہی اللہ راضی

ہو جاتا ہے کیوں کہ دونوں کی رضا ایک ہے)o‘‘

٥. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًاo (الأحزاب، ۳۳:۲۱)

’’فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر شخص کے لئے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہےo‘‘

٦. وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًاo (الأحزاب، ۳۳: ۷۱)

’’اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرتا ہے تو بے شک وہ بڑی کامیابی سے سرفراز ہواo‘‘

٧. اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ ط يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ج وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًاo (الفتح، ٤٨ : ١٠)

’’(اے حبیب!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہو گا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گاo‘‘

٨. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللهَ ط اِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌo (الحجرات، ٤٩ : ١)

’’اے ایمان والو! (کسی بھی معاملے میں) اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے آگے نہ بڑھا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو (کہ کہیں رسول ﷺ کی بے ادبی نہ ہو جائے)، بے شک اللہ (سب کچھ) سننے والا خوب جاننے والا ہےo‘‘

۹. وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○ (الم نشرح، ۹۴: ۴)

’’اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو پس جو بھی شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو بے شک وسیلہ جنت میں ایک منزل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا پس جس نے اس وسیلہ کو میرے لئے طلب کیا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي ﷺ ثم يسأل الله له الوسيلة، ۱/۲۸۸، الرقم: ۳۸۴، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ۵/۵۸۶، الرقم: ۳۶۱۴، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: مايقول إذا سمع المؤذن، ۱/۱۴۴، الرقم: ۵۲۳، والنسائي في السنن، كتاب: الأذان، باب: الصلاة على النبي ﷺ بعد الأذان، ۲/۲۵، الرقم: ۶۷۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۶۸، الرقم: ۶۵۶۸۔

٢. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَجِلَ هَذَا، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً.

’’حضرت فضالہ بن عبید ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دورانِ نماز اس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا کہ اس نے اپنی دعا میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجا، اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے عجلت سے کام لیا پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور اسے یا اس کے علاوہ کسی اور کو (ازرہِ تلقین) فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرے پھر نبی اکرم ﷺ (یعنی مجھ) پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے، تو اس کی دعا قبول ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے اور ہم نے اس حدیث کی سند میں کوئی علت نہیں دیکھی۔

٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيْلُ،

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في جامع الدعوات، ٥/٥١٧، الرقم: ٣٤٧٧، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢/٧٦، الرقم: ١٤٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٨، الرقم: ٢٣٩٨٢، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٩٠، الرقم: ١٩٦٠، والحاكم في المستدرك، ١/٤٠١، الرقم: ٩٨٩، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٥١، الرقم: ٧٠٩-٧١٠.

٣: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٨/١٧٥، الرقم: ٣٣٨٢، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٢٢، الرقم: ١٣٨٠، والخلال في السنة، ١/٢٦٢، الرقم: ٣١٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٤٠٥، الرقم: ٧١٧٦، والطبري في جامع البيان، ٣٠/٢٣٥، وابن كثير في ـــ

فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي وَرَبَّکَ يَقُوْلُ لَکَ: کَيْفَ رَفَعْتُ ذِکْرَکَ؟ قَالَ: اَللهُ أَعْلَمُ. قَالَ: إِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِي. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور عرض کیا: میرے اور آپ کے رب نے آپ کے لئے پیغام بھیجا ہے کہ میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے حبیب!) جب بھی میرا ذکر ہوگا تو (ہمیشہ) میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر ہو گا۔‘‘ اسے امام ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اس کی اسناد حسن ہیں۔

٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ، أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِي فَقَالَ اللهُ: يَا آدَمُ، وَکَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، لِأَنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِکَ، وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوْحِکَ، رَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَعَلِمْتُ أَنَّکَ لَمْ تُضِفْ إِلَى اسْمِکَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْکَ، فَقَالَ اللهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ، اُدْعُنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاکِرَ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

.... تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٢٥، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٤٣٩، وفي مجمع الزوائد، ٨/٢٥٤۔

٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٢، الرقم: ٤٢٢٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٥/٤٨٩، والقاضي عياض في الشفا، ١/٢٢٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/٤٣٧، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٢/١٥٠، وفي قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة: ٨٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ١/١٣١، ٢/٢٩١، ١/٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/١٣٠، الرقم: ٢٠٦۔

وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ مَيْسَرَةَ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ، وَاسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ، وَخَلَقَ الْعَرْشَ، كَتَبَ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ. وَخَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ الَّتِي أَسْكَنَهَا آدَمَ وَحَوَّاءَ، فَكَتَبَ اسْمِي عَلَى الْأَبْوَابِ وَالْأَوْرَاقِ وَالْقِبَابِ وَالْخِيَامِ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ، فَلَمَّا أَحْيَاهُ اللهُ تَعَالَى، نَظَرَ إِلَى الْعَرْشِ، فَرَأَى اسْمِي، فَأَخْبَرَهُ اللهُ أَنَّهُ سَيِّدُ وَلَدِکَ، فَلَمَّا غَرَّهُمَا الشَّيْطَانُ تَابَا وَاسْتَشْفَعَا بِاسْمِي إِلَيْهِ.

’’حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم ؑ سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے محمد(ﷺ) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کس طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک تو میں نے انہیں (ظاہراً) پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم ؑ نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے ہر ستون پر ’’لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ‘‘ لکھا ہوا دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہوسکتا ہے جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا ہے کہ مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اب جبکہ تم نے ان کے وسیلہ سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف فرما دیا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

’’علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت میسرہ ﷺ روایت کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کو نبوت کب ملی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اور پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے اسے سات آسمانوں میں تقسیم کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے عرش کو تخلیق کیا اور اس کی پیشانی پر لکھا: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ

اللهِ ﷺ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، ''محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو تخلیق کیا کہ جہاں اس نے حضرت آدم و حوا (علیہما السلام) کو بسایا تھا، تو جنت کے دروازوں، درختوں کے پتوں، خیموں اور محلات پر میرا نام لکھا۔ اس وقت تک حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا فرمایا تو انہوں نے عرش پر میرا نام لکھا ہوا دیکھا، تب اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ (اے آدم!) محمد (ﷺ) تیری اولاد کے سردار ہیں۔ اس لیے جب شیطان نے انہیں بہکایا تو انہوں نے توبہ کی اور میرے نام سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ اختیار کیا۔''

٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ علیہ السلام الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَکَ اسْمُکَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِکَ، فَرَأَيْتُ فِيْهِ مَكْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَکَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ، فَأَوْحَى اللهُ عزوجل إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ، يَا آدَمُ، مَا خَلَقْتُکَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَلَمَّا أَصَابَ آدَمَ الْخَطِيْئَةُ، رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ إِلاَّ غَفَرْتَ لِي، فَأُوْحِيَ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: يَارَبِّ، إِنَّکَ لَمَّا أَتْمَمْتَ خَلْقِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِکَ، فَإِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَكْرَمُ خَلْقِکَ عَلَيْکَ، إِذْ قَرَنْتَ اسْمَهُ مَعَ

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٨٢، الرقم: ٩٩٢، وفي المعجم الأوسط، ٦/٣١٣، الرقم: ٦٥٠٢، ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٢/١٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٣، والسيوطي في جامع الأحاديث، ١١/٩٤۔

اسْمِکَ، فَقَالَ: نَعَمْ، قَدْ غَفَرْتُ لَکَ، وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُکَ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے (بغیر ارادہ کے) لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) اگر تو نے مجھے معاف نہیں کیا تو میں (تیرے محبوب) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف فرما دے) تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: (اے آدم!) محمد مصطفیٰ کون ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے، جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا وہاں میں نے ’’لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ‘‘ لکھا ہوا دیکھا، لہٰذا میں جان گیا کہ یہ ضرور کوئی بڑی عظیم المرتبت ہستی ہے، جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ’’اے آدم! وہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہاری نسل میں سے آخری نبی ہیں، اور ان کی امت بھی تمہاری نسل کی آخری امت ہو گی، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

’’علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے (نادانستگی میں) خطا سرزد ہو گئی، تو انہوں نے (توبہ کے لئے) اپنا سر اٹھایا اور عرض کیا: اے میرے رب! میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری خطاء معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی کی: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہیں؟ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: مولا! جب تو نے میری تخلیق کو مکمل کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا تو اس پر لکھا ہوا تھا: ’’لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ‘‘ تو میں جان گیا بے شک وہ تیری مخلوق میں سب سے بڑھ کر عزت و مرتبہ والے ہیں۔ تبھی تو، تو نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں اور میں نے (ان کے توسّل سے بخشش مانگنے پر) تمہاری مغفرت فرما دی ہے اور وہ تمہاری نسل سے آخری نبی ہوں گے، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَنَادَى بِالْأَذَانِ: اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

٦: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٢٧١، الرقم: ٦٧٩٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/٤٣٧۔

اللهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ آدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: آخِرُ وَلَدِکَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاکِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (زمین پر نزول کے بعد) انہوں نے وحشت محسوس کی تو (ان کی وحشت و تنہائی دور کرنے کے لئے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: اَللهُ أَکْبَرُ، اَللهُ أَکْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دومرتبہ کہا، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ دومرتبہ کہا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: محمد (ﷺ) کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ﷺ۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم، ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ أَبُوْ طَالِبٍ إِذَا رَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ:

وَشَقَّ لَهُ مِنِ اسْمِهِ لِيُجِلَّهُ   فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طالب جب حضور نبی اکرم ﷺ کو تکتے تو یہ شعر گنگناتے: ’’اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تکریم کی خاطر آپ کا نام اپنے نام سے نکالا ہے، پس عرش والا (اللہ تعالیٰ) محمود اور یہ (حبیب) محمد مصطفیٰ ہیں۔‘‘

اس روایت کو امام بخاری نے ’’التاریخ الصغیر‘‘ میں، امام ابن حبان، ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱: أخرجه البخاري في التاريخ الصغير، ۱/ ۱۳، الرقم: ۳۱، وابن حبان في الثقات، ۱/ ۴۲، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۱/ ۴۱، والبيهقي في دلائل النبوة، ۱/ ۱۶۰، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۹/ ۱۵۴، والعسقلاني في الإصابة، ۷/ ۲۳۵، وفي فتح الباري، ۶/ ۵۵۵۔

٢. قال القاضي عياض: من علامات محبة النبي ﷺ كثرة ذكره له، فمن أحب شيئاً أكثر ذكره. وقال أيضاً: من علامات حبه ﷺ مع كثرة ذكره تعظيمه له وتوقيره عند ذكره وإظهار الخشوع والانكسار مع سماع اسمه. قال إسحاق التجيبي: كان أصحاب النبي ﷺ بعده لا يذكرونه إلا خشعوا واقشعرت جلودهم وبكوا. وكذلک كثير من التابعين منهم من يفعل ذلک محبة له وشوقاً إليه، ومنهم من يفعله تهيباً وتوقيراً.

’’قاضی عیاض فرماتے ہیں علامت محبت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ محبت کا دعوی کرنے والا حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکرِ جمیل با کثرت کرے۔ اس لئے کہ جو شخص جس چیز کو زیادہ محبوب رکھتا ہے اس کا ذکر باکثرت کیا کرتا ہے۔ قاضی عیاض مزید فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سے محبت کرنے کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ کثرت کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکرِ جمیل کرے گا اور آپ ﷺ کے ذکر کے وقت غایت تعظیم و توقیر بجا لائے گا اور آپ ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے وقت انتہائی عجز و انکسار کا اظہار کرے گا۔ ابن اسحاق تجیبی رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کا ذکرِ جمیل کرتے تو انتہائی عاجزی و فروتنی سے کرتے اور ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور وہ رونے لگتے۔ یہی حال اکثر تابعین رحمهم الله کا تھا۔ ان میں سے کچھ تو آپ ﷺ سے محبت و شوق کی بنا پر روتے اور کچھ آپ کی ہیبت و عظمت کی وجہ سے۔‘‘

٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَرَفَعْنَا لَکَ ذِكْرَکَ﴾،

٢: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ: ٥٠٠-٥٠١۔

٣: أخرجه القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢٠/١٠٦، والبغوي في معالم التنزيل، ٤/٥٠٢، والطبري في جامع البيان، ٣٠/٢٣٥، والشافعي في أحكام القرآن، ١/٥٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٨/٥٤٧-٥٤٩، والصنعاني في تفسير القرآن، ٣/٣٨٠، والثعلبي في الجواهر الحسان، ٤/٤٢٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٢٥، وابن الجوزي في زاد المسير، ٩/١٦٣، والشوكاني في فتح القدير، ٥/٤٦٣، والواحدي في الوجيز في تفسير الكتاب العزيز، ٢/١٢١٢۔

[ألم نشرح، ٩٤: ٤]، قَالَ: يَقُوْلُ لَهُ: لَا ذُكِرْتُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي فِي الْأَذَانِ، وَالإِقَامَةِ، وَالتَّشَهُّدِ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمَنَابِرِ، وَيَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ الْأَضْحَى، وَأَيَّامَ التَّشْرِيْقِ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ، وَعِنْدَ الْجِمَارِ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَفِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ، وَفِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا عَبَدَ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ، وَصَدَّقَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَكُلِّ شَيءٍ، وَلَمْ يَشْهَدْ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، لَمْ يَنْتَفِعْ بِشَيءٍ، وَكَانَ كَافِرًا. أَخْرَجَهُ الْقُرْطُبِيُّ وَنَحْوَهُ الْبَغَوِيُّ وَالطَّبَرِيُّ وَغَيْرُهُمْ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ’’اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا۔‘‘ کی تفسیر میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے فرمایا: (اے حبیب!) اذان میں، اقامت میں، تشہد میں، جمعہ کے دن منبروں پر، عید الفطر کے دن (خطبوں میں) ایام تشریق میں، عرفہ کے دن، مقام جمرہ پر، صفا و مروہ پر، خطبہ نکاح میں (الغرض) مشرق و مغرب میں جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا تو تیرا ذکر بھی میرے ذکر کے ساتھ شامل ہو گا اور اللہ تعالیٰ (نے فرمایا کہ اس) کا کوئی بندہ (رات دن) اگر اس کی حمد و ثنا بیان کرے اور جنت و دوزخ کے ساتھ ساتھ (باقی ہر ایک ارکان اسلام کی بھی) گواہی دے مگر یہ اقرار نہ کرے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول ہیں تو وہ ہرگز ذرہ برابر بھی نفع نہیں پائے گا اور مطلقاً کافر (کا کافر) ہی رہے گا۔‘‘ اسے امام قرطبی اور اسی کی مثل امام بغوی، طبری وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

٤. قال ابن الجوزي: قد قرن الله تعالى اسم نبينا ﷺ باسمه ﷻ عند ذكر الطاعة والمعصية، فقال تعالى: ﴿اَطِيْعُوا اللهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ [النساء، ٤: ٥٩] **وقال: ﴿وَيُطِيْعُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾** [التوبة، ٩: ٧١] **وقال: ﴿فَرُدُّوْهُ اِلَى اللهِ وَالرَّسُوْلِ﴾** [النساء، ٤: ٥٩] **وقال: ﴿فَاِنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ﴾** [الأنفال، ٨: ٤١] **وقال: ﴿وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ﴾** [التوبة، ٩: ٧٤] **وقال: ﴿اِنَّ**

٤: ابن الجوزى في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٣٦٨

الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٥٧] وقال: ﴿اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ [التوبة، ٩: ٦٣] وقال: ﴿وَلاَ يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَ رَسُوْلُهٗ﴾ [التوبة، ٩: ٢٩].

’’علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنا نام نامی اور اسم گرامی ذکر فرمایا ساتھ ہی اپنے حبیب کے نام اقدس کا ذکر فرمایا خواہ اطاعت واتباع کا مقام ہو یا گناہ اور نافرمانی کا۔ ارشاد باری ہے: ﴿اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو﴾ اور فرمایا: ﴿اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت بجا لاتے ہیں﴾ اور فرمایا: ﴿تو اسے (حتمی فیصلہ کے لیے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو﴾ اور فرمایا: ﴿اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے اور رسول (ﷺ) کے لیے ہے﴾ اور فرمایا: ﴿اور وہ (اسلام اور رسول ﷺ کے عمل میں سے) اور کسی چیز کو ناپسند نہ کر سکے سوائے اس کے کہ انہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے غنی کر دیا تھا﴾ اور فرمایا: ﴿بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو اذیت دیتے ہیں﴾ اور فرمایا: ﴿کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کرتا ہے﴾ اور فرمایا: ﴿اور نہ ان چیزوں کو حرام جانتے ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے حرام قرار دیا ہے﴾۔‘‘

٥. قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ هَارُوْنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ: مَنْ رَدَّ فَضْلَ النَّبِيِّ ﷺ، فَهُوَ عِنْدِي زِنْدِيْقٌ لَا يُسْتَتَابُ، وَيُقْتَلُ لِأَنَّ اللهَ ﷻ قَدْ فَضَّلَهُ ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام وَقَدْ رُوِيَ عَنِ اللهِ ﷻ قَالَ: لَا أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي، وَيَرْوِي فِي قَوْلِهِ: ﴿لَعَمْرُکَ﴾، [الحجر، ١٥: ٧٢]، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْلَاکَ، مَا خَلَقْتُ آدَمَ.

رَوَاهُ ابْنُ يَزِيْدَ الْخَلَّالُ (٢٣٤-٣١١هـ) وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو عباس ہارون بن العباس الہاشمی نے فرمایا کہ جس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کا انکار کیا، میرے نزدیک وہ زندیق (ومرتد) ہے، اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی، اور اسے قتل کیا جائے گا، کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام پر

٥: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢٧٣، الرقم: ٢٧٣۔

فضیلت عطا فرمائی، اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''(اے محبوب!) میرا ذکر کبھی آپ کے ذکر کے بغیر نہیں کیا جائے گا۔'' اور اس فرمانِ الٰہی: (اے حبیبِ مکرم!) آپ کی عمرِ مبارک کی قسم!'' کی تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد مصطفیٰ! اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں حضرت آدم کو بھی پیدا نہ کرتا۔''

اسے امام ابن یزید خلال (۲۳۴۔۳۱۱ھ) نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔



فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى خَيْرِ الْأَنَامِ مُحَمَّدٍ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کی فضیلت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. هُوَ الَّذِیْ يُصَلِّیْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا○ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ج وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا○

(الأحزاب، ٣٣: ٤٣)

’’وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جائے اور وہ مومنوں پر بڑی مہربانی فرمانے والا ہے○ جس دن وہ (مومن) اس سے ملاقات کریں گے تو ان (کی ملاقات) کا تحفہ سلام ہوگا، اور اس نے ان کے لئے بڑی عظمت والا اجر تیار کر رکھا ہے○‘‘

٢. اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○

(الأحزاب، ٣٣: ٥٦)

’’بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِّ (مکرمّ ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رضی الله عنه فَقَالَ:

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: واتخذ الله إبراهيم خليلا، ٣/١٢٣٣، الرقم: ٣١٩٠، وفي كتاب: الدعوات، باب: الصلاة على النبي ﷺ، ٥/٢٣٣٨، الرقم: ٥٩٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد، ١/٣٠٥، الرقم: ٤٠٦، والنسائي في السنن، كتاب: السهو،ــ

أَلَا أُهْدِي لَکَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقُلْتُ: بَلَی، فَأَهْدِهَا لِي، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، کَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْکُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا کَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْکُمْ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّيْتَ عَلَی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَی آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اَللَّهُمَّ بَارِکْ عَلَی مُحَمَّدٍ وَعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلَی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَی آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد الرحمن بن ابو لیلیٰ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں جسے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے؟ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ مجھے وہ ضرور عطا کریں، انہوں نے فرمایا: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی خدمت میں سلام بھیجنا تو سکھا دیا ہے لیکن ہم آپ کے اہلِ بیت پر درود کیسے بھیجا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو: اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور آلِ محمد ﷺ پر جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر، بیشک تُو بہت تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور آلِ محمد ﷺ پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَا السَّلَامُ

باب: نوع آخر، ٣/٤٧، الرقم: ١٢٨٧-١٢٨٩، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٨٦، الرقم: ١٩٥٧.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: الصلاة على النبي ﷺ، ٥/٢٣٣٩، الرقم: ٥٩٩٧، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: إن الله وملائكته يصلون على النبي الخ، ٤/١٨٠٢، الرقم: ٤٥٢٠، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة، باب: الصلاة على النبي ﷺ، ١/٢٩٢، الرقم: ٩٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٧، الرقم: ١١٤٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٤٦، الرقم: ٨٦٣٣، —

عَلَيْکَ، فَکَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْکَ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِکْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنا تو اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ ہے لیکن ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح کہو: اے اللہ! حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا، اور برکت نازل فرما حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی۔‘‘

اسے امام بخاری، ابنِ ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

.... وأبو يعلى في المسند، ٢/٥١٥، الرقم: ١٣٦٤، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٣٣٠، الرقم: ٦٠٨، والعيني في عمدة القاري، ١٩/١٢٧۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ١/ ٣٠٦، الرقم: ٤٠٨، وأبو داود في السنن، كتاب: الوتر، باب: في الاستغفار، ٢/ ٨٨، الرقم: ١٥٣٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٢٥٣، الرقم: ٨٧٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٧٥، الرقم: ٨٨٦٩، والنسائي في السنن الكبرى، ١/ ٣٨٤، الرقم: ١٢١٩۔

٤. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْکَ، فَكَمْ أَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: مَا شِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَکَ. قُلْتُ: النِّصْفَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَکَ. قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَکَ. قُلْتُ: أَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِي كُلَّهَا، قَالَ: إِذًا تُكْفَى هَمَّکَ وَيُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ:

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کثرت سے آپ پر درود بھیجتا ہوں۔ پس میں آپ پر کتنا درود بھیجا کروں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو؟ انہوں نے عرض کیا: کیا میں اپنی دعا کا چوتھائی حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جتنا تو چاہے لیکن اگر تو اس میں اضافہ کرلے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آدھا حصہ خاص کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تو چاہے لیکن اگر تو اس میں اضافہ کرلے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) دو تہائی کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تو چاہے لیکن اگر تو اس میں اضافہ کرلے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں ساری دعا آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کرتا ہوں، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تو یہ درود ہی تمہارے تمام غموں (کو دور کرنے) کے لئے کافی ہو جائے گا اور (اسی کے

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ٢٣، ٤/٦٣٦، الرقم: ٢٤٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٣٦، الرقم: ٢١٢٨٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٥٧، ٤٥٨، الرقم: ٣٥٧٨، ٣٨٩٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٨٩، الرقم: ١٧٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٨٧، الرقم: ١٤٩٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٨٩، الرقم: ١١٨٥۔

باعث) تمہارے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔‘‘

اسے امام ترمذی، احمد، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام احمد نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْکَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: بَلِيْتَ. قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

وفي رواية: فَقَالَ: إِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَامَنَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ. وَقَالَ

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، ١/٢٧٥، الرقم: ١٠٤٧، وفي كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ٢/٨٨، الرقم: ١٥٣١، والنسائي في السنن، كتاب: الجمعة، باب: بإكثار الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم يوم الجمعة، ٣/٩١، الرقم: ١٣٧٤، وفي السنن الكبرى، ١/٥١٩، الرقم: ١٦٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة، باب: في فضل الجمعة، ١/٣٤٥، الرقم: ١٠٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٦٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨، الرقم: ١٦٢٠٧، والدارمي في السنن، ١/٤٤٥، الرقم: ١٥٧٢، والبزار في المسند، ٨/٤١١، الرقم: ٣٤٨٥، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٩٠، الرقم: ٩١٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٩٧، الرقم: ٤٧٨٠، والحاكم في المستدرك، ١/٤١٣، الرقم: ١٠٢٩، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٣٧١، الرقم: ٦٣٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١١٨، الرقم: ١٧٣٣۔ ١٧٣٤۔

الْوَادِيَاشِيُّ: صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: تَفَرَّدَ بِهِ أَبُوْ دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ النَّوَوِيُّ فِي الْأَذْكَارِ. وَقَالَ الشَّوْكَانِيُّ: رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے ایام میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہوں نے وفات پائی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہو گی۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ کا جسدِ مبارک خاک میں مل چکا ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو (کھانا یا کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانا) حرام کر دیا ہے۔“

”اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ بزرگ و برتر نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارے جسموں کو کھائے۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، دارمی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام بخاری کی شرائط کے مطابق صحیح ہے اور امام وادیاشی نے فرمایا کہ اسے امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا کہ اسے امام ابن خزیمہ نے صحیح قرار دیا ہے اور امام عجلونی نے فرمایا کہ اسے امام بیہقی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام شوکانی بیان کرتے ہیں کہ اسے امام ترمذی کے علاوہ اصحاب صحاح نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ، حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ذكر وفاته ودفنه ﷺ، ١/٥٢٤، الرقم: ١٦٣٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٨، الرقم: ٢٥٨٢، والمزي في تهذيب الكمال، ١٠/٢٣، الرقم: ٢٠٩٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٥، ٤/٤٩٣، والمناوي في فيض القدير، ٢/٨٧، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/١٩٠، الرقم: ٥٠١۔

اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ الْمَنَاوِيُّ: قَالَ الدَّمِيْرِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: حَسَنٌ.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے، اس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے فارغ ہونے تک اس کا درود مجھے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اور (یا رسول اللہ!) آپ کے وصال کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں وصال کے بعد بھی (اسی طرح پیش کیا جائے گا کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ عزوجل کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے سندِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام ابن ماجہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام مناوی نے بیان کیا کہ امام دمیری نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں اور امام منذری اور عجلونی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً.

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الوتر، باب: ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٢/٣٥٤، الرقم: ٤٨٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٩٢، الرقم: ٩١١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٥، الرقم: ٣١٧٨٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ٥/١٧٧، الرقم: ٥٥٩، وأبو يعلى في المسند، ٨/٤٢٧، الرقم: ٥٠١١، والشاشي في المسند، ١/٤٠٨، الرقم: ٤١٣-٤١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٤٩، الرقم: ٥٧٩١، وفي شعب الإيمان، ٢/٢١٢، الرقم: ١٥٦٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٧، الرقم: ٩٨٠٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٨١، الرقم: ٢٥٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٧، الرقم: ٢٥٧٥، والنووي في رياض الصالحين، ١/٣١٦، والمزي في تهذيب الكمال، ١٥/٤٨٢، الرقم: ٣٥٠٩، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/١٦٧۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلَی وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ النَّوَوِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْمِزِّيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ. وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَلَهُ شَاهِدٌ عِنْدَ الْبَيْهَقِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه وَلَا بَأْسَ بِسَنَدِهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جس نے ان میں سے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہو گا۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی اور بخاری نے ’’التاریخ الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ امام نووی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ امام مزی نے فرمایا کہ حدیث حسن ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا کہ اسے امام ترمذی نے حسن اور امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے اور امام بیہقی کے ہاں بھی اس کی تائید حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے اور اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِي عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ النَّوَوِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَأَيَّدَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان

٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: زيارة القبور، ٢/٢١٨، الرقم: ٢٠٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦٧، الرقم: ٨٧٩٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٥٠، الرقم: ٧٥٤٢، ٣/٣٠، الرقم: ١١٨١٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٨١، الرقم: ٨٠٣٠، والبزار عن علي رضی الله عنه في المسند، ٢/١٤٧، الرقم: ٥٠٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩١، الرقم: ٤١٦٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٥، الرقم: ٧٣٠٧، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٤، الرقم: ٢٧۔

نہ بناؤ (یعنی اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو انہیں قبرستان کی طرح ویران نہ رکھو) اور نہ ہی میری قبر کو عید گاہ بناؤ (کہ جس طرح عید سال میں دو مرتبہ آتی ہے اس طرح تم سال میں صرف ایک یا دو دفعہ میری قبر کی زیارت کرو بلکہ میری قبر کی جس قدر ممکن ہو کثرت سے زیارت کیا کرو) اور مجھ پر (کثرت سے) درود بھیجا کرو پس تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد، ابن ابی شیبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام نووی نے فرمایا کہ اسے امام ابو داود نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر نے بھی ان کی تائید کی ہے۔

٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: تَفَرَّدَ بِهِ أَبُوْ دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ النَّوَوِيُّ فِي الْأَذْكَارِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَمَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ ثِقَةٌ ...... وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے میری روح لوٹا دی ہوئی ہے تو میں اس سلام بھیجنے والے کو سلام کا جواب دیتا ہوں۔‘‘

اسے امام ابو داود، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر نے فرمایا کہ امام ابو داود اس حدیث کو روایت کرنے میں منفرد ہیں اور امام نووی نے ’’الاذکار‘‘ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی سند میں عبد اللہ بن یزید اسکندرانی راوی کو میں نہیں جانتا اور مہدی بن جعفر بھی ثقہ

٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: زيارة القبور، ٢/٢١٨، الرقم: ٢٠٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٢٧، الرقم: ١٠٨٢٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٤٥، الرقم: ١٠٠٥٠، وفي شعب الإيمان، باب: تعظيم النبي ﷺ وإجلاله وتوقيره، ٢/٢١٧، الرقم: ١٥٨١ والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٦٢، الرقم: ٣٠٩٢، ٩/١٣٠، الرقم: ٩٣٢٩، والهندي في كنز العمال، ١/٤٩١، الرقم: ٢١٦١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٢۔

ہے اور اس کے علاوہ بقیہ تمام رجال ثقات ہیں۔

١٠. عَنِ ابْنِ عَبَاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ نَسِيَ الصَّلَاة عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت عبد اللہ ابن عباس رضي الله عنهما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو (بوجہ غفلت) درود شریف پڑھنا بھول گیا وہ بہشت کی راہ بھول گیا۔“

١١. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ حُمَيْدُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

”حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو، بیشک تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد اور مذکورہ الفاظ میں سندِ حسن کے ساتھ امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام

١٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: الصلاة على النبي ﷺ ١/٢٩٤، الرقم: ٩٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٨٠، الرقم: ١٢٨١٩، والبيهقي في عن أبي هريرة في السنن الكبرى، ٩/٢٨٦، الرقم: ١٨٩٥٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٩١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣٢، الرقم: ٢٥٩٩۔

١١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ١٥٠، الرقم: ٧٥٤٣، وأحمد بن حنبل عن أبي هريرة ﷺ في المسند، ٢/٣٦٧، الرقم: ٨٧٩٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٨٢، الرقم: ٢٧٢٩، وفي المعجم الأوسط، ١/١٧، الرقم: ٣٦٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٥، الرقم: ٧٣٠٧ والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٦، الرقم: ٢٥٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٢۔

منذری نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا کہ اس کی سند میں حمید بن ابی زینب راوی کو میں نہیں جانتا جبکہ دیگر تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو (شخص) میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں بذاتِ خود اسے سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ (بھی) مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ ِللهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ، يُبَلِّغُوْنِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ اللہ تعالیٰ کی

١٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢١٨، الرقم: ١٥٨٣، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٣/١٣٥، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٦/٣٢٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٦، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٨٨، والهندي في كنز العمال، ١/٤٩٢، الرقم: ٢١٦٥، والمناوي في فيض القدير، ٦/١٧٠، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٦/٢١-٢٢، وقال: وأخرج أبو بكر ابن أبي شيبة والبيهقي، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٦٥٤، وفي شرحه على سنن النسائي، ٤/١١٠-

١٣: أخرجه النسائي في السنن كتاب: السهو، باب: السلام على النبي ﷺ، ٣/٤٣، الرقم: ١٢٨٢، وفي السنن الكبرى، ١/٣٨٠، الرقم: ١٢٠٥، ٦/٢٢، الرقم: ٩٨٩٤، وفي عمل اليوم والليلة، ١/٦٧، الرقم: ٦٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٢١٥، الرقم: ٣١١٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٧٠٥، ٣١٧٢١، والدارمي في السنن، ٢/٤٠٩، الرقم: ٢٧٧٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٩٥، الرقم: ٩١٤، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٥٦، الرقم: ٣٥٧٦-

زمین میں بعض گشت کرنے والے فرشتے ہیں (جن کی ڈیوٹی یہی ہے کہ) وہ مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، دارمی، ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اور اس کے دس گناہ ختم کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَأَسْكَنَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَالِمِ بْنِ سَلَمٍ

١٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٢٥٣، الرقم: ٨٧٠٣، وأحمد ابن حنبل في المسند، ٣/ ١٠٢، الرقم: ١٢٠١٧، والبزار في المسند، ٩/٢٩٥، الرقم: ٣٧٩٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٢١، الرقم: ٩٨٩٠، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٨٥، الرقم: ٩٠٤، والحاكم في المستدرك، ١/٧٣٥، الرقم: ٢٠١٨۔

١٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٨٨، الرقم: ٧٢٣٥، وفي المعجم الصغير، ٢/١٢٦، الرقم: ٨٩٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٣، الرقم: ٢٥٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٣۔

الْهُجَيْمِيُّ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتوں کا نزول فرماتا ہے، اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) منافقت اور آگ (دونوں) سے ہمیشہ کے لئے آزادی لکھ دیتا ہے اور روزِ قیامت اس کا قیام (اور درجہ) شہداء کے ساتھ ہوگا۔''

اسے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس میں ابراہیم بن سالم بن سلم الھُجَیمی نامی راوی کو میں نہیں جانتا بقیہ تمام رجال ثقات ہیں۔

١٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا دَامَ اسْمِي فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذَرِيُّ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لئے اس وقت تک بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں موجود رہتا ہے۔''

اسے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا کہ اسے امام ابن حبان نے ''الثقات'' میں روایت کیا ہے۔

١٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٣٢، الرقم: ١٨٣٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٢، الرقم: ١٥٧ وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦/٨١، والخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث، ١/٣٦، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢/٣٢، والعسقلاني في لسان الميزان، ٢/٢٦، الرقم: ٩٣، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٤/١٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٣٦، والعجلوني في كشف الخفاء، ٢/٣٣٨، الرقم: ٢٥١٨، والسيوطي في تدريب الراوي، ٢/٧٤، ٧٥، والسمعاني في أدب الإملاء والاستملاء، ١/٦٤۔

١٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَاءَ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ بِأَيْدِيْهِمُ الْمَحَابِرُ، فَيَأْمُرُ اللهُ ﷻ جِبْرِيْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ فَيَسْأَلَهُمْ مَنْ هُمْ؟ فَيَأْتِيْهِمْ فَيَسْأَلُهُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ، فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: أُدْخُلُوا الْجَنَّةَ طَالَ مَا كُنْتُمْ تُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو حدیث لکھنے والے لوگ آئیں گے درآنحالیکہ ان کے ہاتھوں میں دواتیں ہوں گی۔ پس اللہ ﷻ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دے گا کہ وہ ان کے پاس جاکر ان سے پوچھے کہ وہ کون ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس جاکر ان سے پوچھیں گے (کہ تم کون ہو؟) وہ کہیں گے: ہم کاتبینِ حدیث ہیں، تو اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا: جنت میں اتنے عرصہ کے لئے داخل ہوجاؤ جتنا عرصہ تم نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے رہے ہو۔‘‘ اسے امام دیلمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اوپر کی طرف نہیں جاتی (یعنی قبول نہیں ہوتی) جب تک تو اپنے نبی مکرم ﷺ پر درود شریف نہ بھیجے۔‘‘

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٧: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٥٤، الرقم: ٩٨٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/٤١٠، الرقم: ١٥٤٢، والسمعاني في أدب الإملاء والاستملاء، ١/٥٣۔

١: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب: الوتر، باب: ما جاء في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ٢/ ٣٥٦، الرقم: ٤٨٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣٠، الرقم: ٢٥٩٠، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٤/ ٢٠١، والمناوي في فيض القدير، ٣/٥٤٣۔

٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِکَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالُوْا لَهُ: فَعَلِّمْنَا قَالَ: قُوْلُوْا: ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ﴾.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَأَبُوْ يَعْلَى وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه مَوْقُوْفًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درودِ پاک کا نذرانہ پیش کرو تو (اَدبِ رسالت کا تقاضا یہ ہے) نہایت خوبصورت انداز سے پیش کیا کرو، کیونکہ شاید تم نہیں جانتے کہ یہ (ہدیۂ درود) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے ان سے عرض کیا: تو آپ ہی ہمیں (کوئی خوبصورت طریقہ) سکھا دیں۔ انہوں نے فرمایا: تم اس طرح کہو: اے اللہ! تو اپنے درود، رحمتیں اور (تمام) برکتیں تمام رسولوں کے سردار، تمام پرہیزگاروں کے امام، انبیاء کے خاتم (یعنی سب سے آخری نبی)، تیرے (خاص) بندے اور (سچے) رسول، تمام خیر اور بھلائیوں کے امام و قائد اور رسول رحمت (و برکت) کے لئے خاص فرما، اے اللہ! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس مقام محمود پر

٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ١/٢٩٣، الرقم:٩٠٦، وأبو يعلى في المسند، ٩/١٧٥، الرقم: ٥٢٦٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٢١٤، الرقم:٣١١٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١١٥، الرقم: ٨٥٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٠٨، الرقم: ١٥٥٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٩، الرقم: ٢٥٨٨، وقال المنذري: رواه ابن ماجه موقوفا بإسناد حسن۔

فائز فرما جس پر تمام اولین و آخرین (یعنی تخلیق کائنات سے روزِ قیامت تک) کے تمام لوگ رشک کریں گے۔ اے اللہ! تو درود بھیج حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! تو برکت عطاء فرما حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کو جیسا کہ تو نے برکت عطا فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، ابو یعلی، عبد الرزاق، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام ابن ماجہ نے اسنادِ حسن کے ساتھ موقوفا روایت کیا ہے۔

٣. قال الدارقطني رَحِمَهُ الله: الصواب أنه من قول أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين رضي الله عنه: لو صلّيتُ صلاةً لم أُصَل فيها على النبي ﷺ ولا على أهل بيته لرأيت أنها لا تتم.

’’امام دارقطنی رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ درست بات وہ ہے جو ابو جعفر بن محمد بن علی بن حسین رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ اگر میں ایسی نماز پڑھوں جس میں حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اہل بیت پر درود نہ بھیجوں تو یقیناً میرے نزدیک ایسی نماز کامل نہ ہوگی۔‘‘

٤. قال القاضي عياض رَحِمَهُ الله: اعلم أن الصلاة على النبي ﷺ فرض على الجملة، غير محدّد بوقت، لأمر الله تعالى بالصلاة عليه، وحمل الأئمة والعلماء له على الوجوب، وأجمعوا عليه.

’’قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ واضح ہونا چاہئے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا فی الجملہ فرض ہے۔ یہ کسی خاص وقت کے ساتھ محدود و معین نہیں ہے، کیونکہ اللہ ﷻ نے آپ ﷺ پر علی الاطلاق درود بھیجنے کا حکم دیا ہے اور درود شریف پڑھنے کو ائمہ و علماء نے واجب قرار دیا ہے اور اس کے وجوب پر سب کا اجماع ہے۔‘‘

٣: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ: ٥٥٠.

٤: القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ: ٥٤٥.

٥. قال القاضي أبو بكر بن بكير رَحِمَهُ الله: افترض الله على خلقه أن يصلوا على نبيه ﷺ ويسلموا تسليما، ولم يجعل ذلک لوقت معلوم، فالواجب أن يكثر المرء منها، ولا يغفل عنها.

’’قاضی ابوبکر بن بکیر رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ الله ﷻ نے اپنی تمام مخلوق پر فرض کیا ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پیش کریں۔ اس کے لئے کوئی معین وقت لازم نہیں ہے۔ لہٰذا انسان پر واجب ہے کہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے اور اس سے غفلت نہ برتے۔‘‘

٦. قال القاضي أبو عبد الله بن محمد بن سعيد رَحِمَهُ الله: ذهب مالک رَحِمَهُ الله وأصحابه وغيرهم من أهل العلم أن الصلاة على النبي ﷺ فرض بالجملة بعقد الأيمان، لا تتعين فيه الصلاة.

’’قاضی ابوعبد الله محمد بن سعید رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ امام مالک رَحِمَهُ الله اور ان کے اصحاب اور دیگر اہل علم کا یہ مذہب ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنا فرض ہے۔ صرف نماز میں پڑھنے کی تخصیص نہیں ہے۔‘‘

٧. قال مالک رَحِمَهُ الله في رواية ابن وهب: يقول المسلّم: السلام عليک أيها النبي ورحمة الله وبركاته.

’’امام مالک رَحِمَهُ الله، ابن وہب رضی الله عنہ کی روایت میں (سلام پیش کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ مسلّم (یعنی سلام عرض کرنے والا یوں) کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ (اے نبی آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں)۔‘‘

٨. عن عبد الله ابن مسعود رضی الله عنہ: إذا أراد أحدكم أن يسأل الله شيئاً فليبدأ

٥: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ: ٥٤٦۔

٦: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ: ٥٤٦۔

٧: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ: ٥٨٧۔

٨: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ: ٥٥٢۔

بمدحه والثناء عليه بما هو أهله، ثم يصلي على النبي ﷺ، ثم ليسأل، فإنه أجدر أن ينجح.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی اللہ ﷻ سے سوال کرے تو اسے چاہئے کہ پہلے اس کی (شان جلالت و کبریائی کے مطابق) حمد و ثنا کرے پھر حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے، اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے کیونکہ اس کے بعد سزاوار ہے کہ وہ جو مانگے قبول ہو۔''

٩. قال أبو بكر الصديق رضی اللہ عنہ: الصلاة على النبي ﷺ أمحق للخطايا من الماء للنار والسلام على النبي ﷺ أفضل من عتق الرقاب وحب رسول الله ﷺ أفضل من مهج الأنفس أو قال: من ضرب السيف في سبيل الله.

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا اس سے زیادہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے جتنا پانی آگ کو، اور حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسول اللہ ﷺ کی محبت جان قربان کرنے سے افضل ہے یا فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے (بہتر ہے)۔''

١٠. قال الشيخ السيد عبد القادر الجيلاني رَحِمَهُ الله كان من دعاء علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ مَصَابِيْحِ الْحِكْمَةِ وَمَوَالِي النِّعْمَةِ وَمَعَادِنِ الْعِصْمَةِ وَاعْصِمْنِي بِهِمْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَلَا تَأْخُذْنِي عَلَى غِرَّةٍ وَّ لَا عَلَى غَفْلَةٍ وَلَا تَجْعَلْ عَوَاقِبَ أَمْرِي حَسْرَةً وَّ نَدَامَةً وَارْضَ عَنِّي.

''حضرت شیخ سید عبد القادر الجیلانی رَحِمَهُ الله روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کے اہل وعیال پر اپنی رحمتیں نازل فرما جو علم وحکمت کے چراغ، فضل ونعمت والے اور عصمت کی کانیں ہیں، ان کے ساتھ مجھے بھی ہر برائی سے محفوظ فرما اور

٩: أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٧/١٦١، والسيوطي في الدرالمنثور، ٦: ٦٥٤، والنبهاني في سعادة الدارين: ٨٨۔

١٠: أخرجه الشيخ عبد القادر الجيلانی في الغنية، ١/٣٢٩۔

مجھے بے خبری اور غفلت کی حالت میں نہ پکڑ اور میرے اعمال کے نتائج میرے لئے موجب حسرت و ندامت نہ بنا اور مجھ سے راضی ہو جا۔‘‘

١١. قال أحمد بن عطاء الروذباري رَحِمَهُ الله: سمعت أبا صالح يقول: رؤي بعض أصحاب الحديث في المنام. فقيل له: ما فعل الله بک؟ فقال: غفر لي. فقيل: بأي شيء؟ فقال: بصلاتي في كتبي على النبي ﷺ.

’’احمد بن عطاء، ابو صالح عبد اللہ بن صالح کا قول بیان کرتے تھے کہ اصحاب حدیث میں سے ایک کو خواب میں دیکھا گیا۔ پوچھا گیا کہ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔ اس نے کہا: مجھے بخش دیا گیا۔ اس سے پوچھا گیا، کس عمل کے بدلے؟ اس نے کہا: اس درود شریف کی وجہ سے جو میں حضور نبی اکرم ﷺ پر کتابوں میں لکھا کرتا تھا۔‘‘

١٢. قال الحليمي رَحِمَهُ الله: والمقصود بالصلاة عليه ﷺ التقرب إلى الله تعالى بامتثال أمره تعالى، وقضاء حق النبي ﷺ علينا.

’’حلیمی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ حق جو ہمارے ذمہ ہے، اس کی ادائیگی ہوتی ہے۔‘‘

١٣. قال المجد رَحِمَهُ الله أحد القدماء من المصريين: من صلى على النبي ﷺ إذا سمع ذكره في الأذان وجمع أصبعيه المسبحة والإبهام وقبّلهما ومسح بهما عينيه لم يرمد أبدا.

’’حضرت مجد رَحِمَهُ الله جو کہ قدماء مصریین میں سے ایک بزرگ ہیں، نے فرمایا: جس نے اذان میں حضور نبی اکرم ﷺ کا نام مبارک سن کر ان پر درود پڑھا اور انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر اس کو چوما اور پھر

١١: أخرجه ابن قيّم الجوزية في جلاء الأفهام في الصلاة والسلام على خير الأنام: ٥٦۔

١٢: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ٢/ ٥٠٦۔

١٣: أخرجه السخاوي في المقاصد الحسنة: ٣٨٤۔

اپنی آنکھوں پر ملا تو وہ کبھی آشوبِ چشم میں مبتلا نہ ہو گا۔‘‘

١٤. عن الخضر عليه السلام أنه من قال: حين سمع المؤذن يقول: أشهد أن محمد رسول الله، مرحبا بحبيبي وقرة عيني محمد بن عبد الله ثم يقبل إبهاميه ويجعلهما على عينيه لم يرمد أبدا.

’’حضرت خضر عليه السلام فرماتے ہیں: جس شخص نے مؤذن سے یہ کلمات سنے: **أشهد أن محمد رسول الله** اور وہ شخص اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو چومتے ہوئے یہ کہے: **مرحبا بحبيبي وقرة عيني محمد بن عبد الله** ﷺ. تو وہ کبھی آشوبِ چشم میں مبتلا نہیں ہو گا۔‘‘



١٤: أخرجه السخاوي في المقاصد الحسنة: ٣٨٤۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ إِنْشَادِ مَدِيْحَةِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿نعتِ رسول ﷺ پڑھنے کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِo

(البقرة، ٢: ١١٩)

’’(اے محبوبِ مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اہلِ دوزخ کے بارے میں آپ سے پرسش نہیں کی جائے گیo‘‘

٢. فَکَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍم بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًاo

(النساء، ٤: ٤١)

’’پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گےo‘‘

٣. لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْکُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo

(التوبة، ٩: ١٢٨)

’’بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزو مند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیںo‘‘

٤. لَعَمْرُکَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَکْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَo

(الحجر، ١٥: ٧٢)

’’(اے حبیبِ مکرّم!) آپ کی عمرِ مبارک کی قَسم، بے شک یہ لوگ (بھی قومِ لوط کی طرح) اپنی بدمستی میں سرگرداں پھر رہے ہیںo‘‘

٥.   سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ○

(الإسراء، ١٧: ١)

’’وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرّب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تاکہ ہم اس (بندۂ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں، بے شک وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے○‘‘

٦.   عَسٰٓی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا○ (الإسراء، ١٧: ٧٩)

’’یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)○‘‘

٧.   طٰهٰ○ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی○ (طه، ٢٠: ١، ٢)

’’طاہا، (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)○ (اے محبوبِ مکرّم!) ہم نے آپ پر قرآن (اس لیے) نازل نہیں فرمایا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں○‘‘

٨.   وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ○ (الأنبياء، ٢١: ١٠٧)

’’اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر○‘‘

٩.   لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. (الأحزاب، ٣٣: ٢١)

’’فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے۔‘‘

١٠.   يٰٓاَيُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا○ وَّ دَاعِيًا اِلَی اللهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا○ (الأحزاب، ٣٣: ٤٥، ٤٦)

’’اے نبیّ (مکرّم) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ

آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہےo اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منوّر کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)o‘‘

١١. اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاo (الأحزاب، ٣٣: ٥٦)

’’بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِّ (مکرمّ ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کروo‘‘

١٢. يٰسٓo وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِo اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَo (يٰس، ٣٦: ١-٣)

’’یا سین (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)o حکمت سے معمور قرآن کی قَسمo بے شک آپ ضرور رسولوں میں سے ہیںo‘‘

١٣. وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰىo مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰىo (النجم، ٥٣: ١-٢)

’’قسم ہے روشن ستارے (محمد ﷺ) کی جب وہ (چشم زدن میں شبِ معراج اوپر جا کر) نیچے اترےo تمہیں (اپنی) صحبت سے نوازنے والے (یعنی تمہیں اپنے فیضِ صحبت سے صحابی بنانے والے رسول ﷺ) نہ (کبھی) راہ بھولے اور نہ (کبھی) راہ سے بھٹکےo‘‘

١٤. وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍo (القلم، ٦٨: ٤)

’’اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزّین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متّصف ہیں)o‘‘

١٥. يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُo قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًاo (المزمل، ٧٣: ١-٢)

’’اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!)o آپ رات کو (نماز میں) قیام فرمایا کریں مگر تھوڑی دیر (کے لیے)o‘‘

١٦. لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَo (البلد، ٩٠: ١-٣)

’’میں اس شہر (مکہ) کی قَسم کھاتا ہوںo (اے حبیبِ مکرّم!) اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیںo (اے حبیبِ مکرّم! آپ کے) والد (آدم یا ابراہیم علیہما السلام) کی قَسم اور (ان کی) قَسم جن کی ولادت ہوئیo‘‘

۱۷. وَالضُّحٰی o وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی o مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی o وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰیo وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰیo

(الضحی، ۹۳:۱-۵)

’’قَسم ہے چاشت کے وقت کی (جب آفتاب بلند ہو کر اپنا نور پھیلاتا ہے)o اور قَسم ہے رات کی جب وہ چھا جائےo آپ کے رب نے (جب سے آپ کو منتخب فرمایا ہے) آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی (جب سے آپ کو محبوب بنایا ہے) ناراض ہوا ہےo اور بے شک (ہر) بعد کی گھڑی آپ کے لیے پہلی سے بہتر (یعنی باعثِ عظمت و رفعت) ہےo اور آپ کا رب عنقریب آپ کو (اتنا کچھ) عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گےo‘‘

۱۸. اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَo وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَo الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَo وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَo

(الم نشرح، ۹۴:۱-۴)

’’کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم و حکمت اور معرفت کے لیے) کشادہ نہیں فرما دیاo اور ہم نے آپ کا (غمِ امت کا وہ) بار آپ سے اتار دیاo جو آپ کی پشتِ (مبارک) پر گراں ہو رہا تھاo اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیاo‘‘

۱۹. اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ o فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ o اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُo

(الکوثر، ۱۰۸:۱-۳)

’’بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر و فضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہےo پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیۂ تشکرّ ہے)o بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام و نشاں ہوگاo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، يَقُوْلُ: هَجَاهُمْ حَسَّانُ، فَشَفَى وَاشْتَفَى. قَالَ حَسَّانُ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ ... وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيْفًا ... رَسُوْلَ اللهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي ... لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (حضرت حسان سے) یہ فرماتے سنا: (اے حسان) جب تک تم اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ان کا دفاع کرتے رہو گے روح القدس (جبرائیل عليه السلام) تمہاری تائید کرتے رہیں گے، نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حسان نے کفارِ قریش کی ہجو کرکے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور اپنے آپ کو شفا دی (یعنی اپنا دل ٹھنڈا کیا) حضرت حسان نے (کفار کی ہجو میں) کہا:

’’تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، تو میں نے آپ ﷺ کی طرف سے جواب دیا ہے اور اس کی اصل جزا اللہ ﷻ ہی کے پاس ہے۔ تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، جو نیک اور

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: من أحب أن لا يسب نسبه، ١٢٩٩/٣، الرقم: ٣٣٣٨، وفي كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ١٥٢٣/٤، الرقم: ٣٩١٤، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ٢٢٧٨/٥، الرقم: ٥٧٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ١٩٣٤/٤۔ ١٩٣٥، الرقم: ٢٤٨٩۔٢٤٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٠٣/١٣، الرقم: ٥٧٨٧۔

ادیانِ باطلہ سے اعراض کرنے والے ہیں، وہ اللہ ﷻ کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی خصلت وفا کرنا ہے۔ بلا شبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ، أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِکَ، وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا، فَنَزَلَ يَحْدُوْ بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاغْفِرْ فِدَآءً لَکَ مَا أَبْقَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

وَأَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا صِيْحَ بِنَا أَبَيْنَا

وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟ قَالُوْا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ: يَرْحَمُهُ اللهُ. قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ خیبر کی جانب نکلے۔ ہم رات کے وقت سفر کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ٤/١٥٣٧، الرقم: ٣٩٦٠، وفي كتاب: الأدب، باب: مايجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه، ٥/٢٢٧٧، الرقم: ٥٧٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة خيبر، ٣/١٤٢٧، الرقم: ١٨٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٢٧، الرقم: ٢٠٨٢٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/٣٢، الرقم: ٦٢٩٤، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١/١٠١، الرقم: ٥۔

عامر! آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ حضرت عامر شاعر تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آئے اور لوگوں کے سامنے یوں حدی خوانی کرنے لگے:

''اے اللہ تعالیٰ! اگر تیری مدد و نصرت ہمارے شاملِ حال نہ ہوتی تو نہ ہم ہدایت یافتہ ہوتے، اور نہ ہی صدقہ کرتے اور نہ ہی نماز ادا کرتے۔ پس تو ہم پر سکینہ نازل فرما اور جب دشمنوں سے ہمارا سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ، اور ہم پر سکینہ نازل فرما، اور اگر دشمن ہم پر چلائے یا ہم پر حملہ آور ہو تو ہم اس کا انکار کریں (اور اس کا مقابلہ کریں نہ کہ اس کے آگے ہتھیار پھینک دیں)۔''

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ حدی خوانی کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: عامر بن اکوع ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ ہم میں سے ایک شخص (حضرت عمر) کہنے لگے کہ ان کے لئے (شہادت اور جنت) واجب ہوگئی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه قَالَ لهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عُمَارَةَ، وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ، مَا وَلَّى النَّبِيُّ ﷺ، وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ، فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ رضی الله عنه آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ:

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: بغلة النبي ﷺ البيضاء، ٣/١٠٥٤، الرقم: ٢٧١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: في غزوة حنين، ٣/١٤٠٠ـ١٤٠١، الرقم: ١٧٧٦، والترمذي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: ما جاء في الثبات عند القتال، ٤/١٩٩، الرقم: ١٦٨٨، وقال أبو عيسى: وفي الباب عن علي وابن عمر رضی الله عنهم وهذا حديث حسن صحيح، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٣٠، الرقم: ٣٣٥٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨٠ـ٢٨١، ٢٨٩، ٣٠٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٨٨، ١٩١، الرقم: ٨٦٢٩، ٨٦٣٨، ٦/١٥٥، الرقم: ١٠٤٤١، وابن حبان في الصحيح، ١١/٩٠، الرقم: ٤٧٧٠، ١٣/٨٤، الرقم: ٥٧٧١، وابن الجارود في المنتقى، ١/٢٦٧، الرقم: ١٠٦٦، والبغوي في شرح السنة، ١١/٦٤، الرقم: ٢٧٠٦، ١٢/٣٧٢۔

أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبُ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے دریافت کیا: اے ابو عمارہ! کیا غزوۂ حنین میں آپ لوگوں نے پیٹھ دکھائی؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، خدا کی قسم! حضور نبی اکرم ﷺ نے پیٹھ نہیں دکھائی، ہاں بعض جلد باز لوگ بھاگ نکلے تو اہلِ ہوازن نے انہیں تیروں کی باڑ پر رکھ لیا جبکہ اس موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ اپنے سفید خچر پر جلوہ افروز تھے جس کی لگام حضرت ابوسفیان بن حارث نے تھام رکھی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے:

''میں نبی برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب (جیسے سردار) کا لختِ جگر ہوں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: كَيْفَ بِنَسَبِي؟ فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّکَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وفي رواية: عن الشَّعْبِيِّ قال: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ ﷺ فِي قُرَيْشٍ قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِنَسَبِي فِيْهِمْ؟ قَالَ: أَسُلُّکَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: من أحب أن لا يسب نسبه، ١٢٩٩/٣، الرقم: ٣٣٣٨، وفي كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ١٥٢٣/٤، الرقم: ٣٩١٤، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ٢٢٧٨/٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٧٣/٥، الرقم: ٢٦٠١٨، وأبو يعلى في المسند، ٣٤١/٧، الرقم: ٤٣٧٧، وابن حبان في الصحيح، ٩٥/١٦، الرقم: ٧١٤٥، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢٩٧/٤، والبخاري في الأدب المفرد، ٢٩٨/١، الرقم: ٨٦٢، وابن سليمان في مسند عائشة رضي الله عنها، ٧٥/١، الرقم: ٦٠۔

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میرے نسب کا کیا ہو گا؟‘‘ تو انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ’’میں آپ کے نسب مبارک کو ان (مشرکین) سے ایسے نکال لوں گا، جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

’’اور امام شعبی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے قریش (کی مذمت) بیان کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں موجود میرے نسب کا کیا کرو گے؟ تو انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ کے نسب کو ان سے ایسے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَسَّانَ: اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية للبخاري: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ: اهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ، فَإِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَکَ.

’’حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو کرو (یعنی ان کی مذمت میں اشعار پڑھو) اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی (اس کام میں) تمہارے ساتھ ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

’’اور بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ’’مشرکین کی ہجو (یعنی مذمت) کرو یقیناً جبرائیل علیہ السلام بھی (میری ناموس کے دفاع میں) تمہارے ساتھ شریک ہیں۔‘‘

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الملائكة، ٣/١١٧٦، الرقم: ٣٠٤١، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم، باب: فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، ٤/١٩٣٣، الرقم: ٢٤٨٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٩٣، الرقم: ٦٠٢٤.

٦. عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه أَنَّ حَسَّانَ رضي الله عنه قَالَ فِي حَلْقَةٍ فِيهِمْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَنْشُدُکَ اللهَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَجِبْ عَنِّي أَيَّدَکَ اللهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ؟ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، نَعَمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے حلقہ میں جہاں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، ان سے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے حسان!) میری طرف سے (کفار و مشرکین کو) جواب دو، اللہ تعالیٰ روح القدس (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام) کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں، اللہ کی قسم! میں نے سنا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، عبدالرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه مَرَّ بِحَسَّانَ رضي الله عنه وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْکَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَقَالَ: أَنْشُدُکَ اللهَ أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَجِبْ

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ٤/١٩٣٣، الرقم: ٢٤٨٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في الشعر، ٤/٣٠٤، الرقم: ٥٠١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٩، الرقم: ٧٦٣٢، ٥/٢٢٢، الرقم: ٢١٩٨٩، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٤٣٩، الرقم: ١٧١٦، ١١/٢٦٧، الرقم: ٢٠٥١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٤٠-٤١، الرقم: ٣٥٨٤-٣٥٨٦.

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الملائكة، ٣/١١٧٦، الرقم: ٣٠٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ٤/١٩٣٢، الرقم: ٢٤٨٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في الشعر، ٤/٣٠٣، الرقم: ٥٠١٣، والنسائي في السنن، كتاب: المساجد، باب: الرخصة في إنشاد الشعر الحسن في المسجد، ٢/٤٨، الرقم: ٧١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٢٢، الرقم: ٢١٩٨٦، وابن حبان في الصحيح، ٤/٥٣٢، الرقم: ١٦٥٣.

عَنِّي، اَللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ: اَللَّهُمَّ، نَعَمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، درآنحالیکہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھور کر ان کی طرف دیکھا تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مسجد میں اس وقت بھی شعر پڑھتا تھا جب مسجد میں آپ سے افضل شخص (یعنی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ظاہرًا بھی) موجود تھے، پھر انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف مڑ کر دیکھا (جو کہ وہاں موجود تھے) اور کہا: (اے ابو ہریرہ!) میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ کیا تم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے حسان!) میری طرف سے (مشرکین کو) جواب دو۔ اے اللہ! اس کی روح القدس (حضرت جبریل علیہ السلام) کے ذریعہ سے تائید فرما؟ تو انہوں نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! سنا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: اهْجُوْا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ، فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ: اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ، فَلَمْ يُرْضِ، فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قَالَ حَسَّانُ رضي الله عنه: قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوْا إِلَى هٰذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنْبِهِ، ثُمَّ أَدْلَعَ لِسَانَهُ، فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيْمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا تَعْجَلْ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا، وَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي، فَأَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ. وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالطَّبَرِيُّ.

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ١٩٣٥/٤، الرقم: ٢٤٩٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٨/٤، الرقم: ٣٥٨٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٣٨/١٠، الرقم: ٢٠٨٩٥، والطبري في تهذيب الآثار، ٦٢٩/٢، الرقم: ٩٢٩، والمقدسي في أحاديث الشعر، ٦٤/١، الرقم: ٢١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٩٣/١٢۔

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قریش کی ہجو کرو، کیونکہ ان (گستاخوں) پر ہجو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ شاق گزرتی ہے پھر آپ ﷺ نے حضرت ابن رواحہ کی طرف پیغام بھیجا کہ کفارِ قریش کی ہجو کرو، انہوں نے کفارِ قریش کی ہجو کی، وہ آپ کو پسند نہیں آئی، پھر آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، پھر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا جب حضرت حسان آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو انہوں نے عرض کیا: اب وقت آ گیا ہے آپ نے اس شیر کی طرف پیغام بھیجا ہے جو اپنی دم سے مارتا ہے پھر اپنی زبان نکال کر اس کو ہلانے لگے پھر عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں اپنی زبان سے انہیں اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا جس طرح چمڑے کو پھاڑتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی نہ کرو، یقیناً ابوبکر قریش کے نسب کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ان میں میرا نسب بھی ہے (تم ان کے پاس جاؤ) تاکہ ابوبکر میرا نسب ان سے الگ کر دیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے پھر واپس لوٹے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوبکر نے میرے لئے آپ کا نسب الگ کر دیا ہے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں (ان کی ھجو کرتے ہوئے) آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، طبرانی اور طبری نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ، يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا، يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَوْ قَالَ: يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في إنشاد الشعر، ١٣٨/٥، الرقم: ٢٨٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٧٢/٦، الرقم: ٢٤٤٨١، وأبو يعلى في المسند، ١٨٩/٨، الرقم: ٤٧٤٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٧/٤، الرقم: ٣٥٨٠، والحاكم في المستدرك، ٥٥٤/٣ـ ٥٥٥، الرقم: ٦٠٥٨ـ٦٠٥٩، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢٩٨/٤، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ٤٢٣/٢، الرقم: ٤٢٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٢٣/١ـ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے منبر رکھتے تھے جس پر وہ کھڑے ہوکر حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے (مشرکین کے مقابلہ میں) فخر یا دفاع کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے: بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا رہے گا۔ جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فخر یا دفاع کرتا رہے گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ رضي الله عنه بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُوْلُ:

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ ... الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيْلِهِ

ضَرْبًا يَزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ ... وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا ابْنَ رَوَاحَةَ، بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفِي حَرَمِ اللهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ، فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَغَوِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْبَغَوِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في إنشاد الشعر، ١٣٩/٥، الرقم: ٢٨٤٧، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: إنشاد الشعر في الحرم والمشي بين يدي الإمام، ٢٠٢/٥، الرقم: ٢٨٧٣، وفي السنن الكبرى، ٣٨٣/٢، الرقم: ٣٨٥٦، والبغوي في شرح السنة، ٣٧٤/١٢-٣٧٥، الرقم: ٣٤٠٤-٣٤٠٥، وقال: إسناده صحيح، والعسقلاني في فتح الباري، ٥٠٢/٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢٣٥/١، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥١/١٣، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٢٩٧/١.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمرہ قضاء کے موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں اس شان سے داخل ہوئے کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے آگے آگے چل رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

’’کافروں کے بیٹو! حضور نبی اکرم ﷺ کے راستہ سے ہٹ جاؤ۔ آج ان کے آنے پر ہم تمہاری گردنیں ماریں گے۔ ایسی ضرب جو کھوپڑیوں کو گردن سے جدا کردے اور دوست کو دوست سے الگ کردے۔‘‘

’’اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عبد اللہ بن رواحہ! رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں شعر کہتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دو! یہ اشعار اِن (دشمنوں) کے حق میں تیروں سے تیز تر اثر کرتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور بغوی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بغوی نے فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

١١. عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ: لَوْ حَرَّكْتَ بِنَا الرِّكَابَ فَقَالَ: قَدْ تَرَكْتُ قَوْلِي. قَالَ لَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَسْمِعْ وَأَطِعْ قَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: وَجَبَتْ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ.

١١: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/٦٩، الرقم: ٨٢٥٠، وفي فضائل الصحابة، ١/٤٤، الرقم: ١٤٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٥، الرقم: ٣٢٣٢٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٥٢٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٣٨١، الرقم: ٢٦٤، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٤٦، الرقم: ٣٨٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/١٠٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٢٣٦۔

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کاش! (حدی خوانی کرکے) تو ہمارے ساتھ ہماری سواری میں تحرک پیدا کرے! انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے شعر کہنا چھوڑ دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: شعر سناؤ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی اطاعت بجالاؤ تو انہوں نے یہ شعر پڑھے:

''اے اللہ تعالیٰ! اگر تیری مدد و نصرت ہمارے شاملِ حال نہ ہوتی تو نہ ہم ہدایت یافتہ ہوتے، اور نہ ہی صدقہ کرتے اور نہ ہی نماز ادا کرتے۔ پس تو ہم پر سکینہ نازل فرما اور جب دشمنوں سے ہمارا سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔''

''پس حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ اشعار سن کر فرمایا: اے اللہ! اس پر رحم فرما، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (حضور نبی اکرم ﷺ کے اس قول کی بدولت اس پر) جنت واجب ہوگئی ہے۔''

اس حدیث کو امام نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد سے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَتَغَنَّيْنَ وَيَقُلْنَ:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَعْلَمُ اللهُ إِنِّي لَأُحِبُّكُنَّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

وفي رواية: **فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَللَّهُمَّ بَارِكْ فِيْهِنَّ.**

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کی گلیوں سے

١٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: النكاح، باب: الغناء والدف، ١/٦١٢، الرقم: ١٨٩٩، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١/١٩٠، الرقم: ٢٢٩، وأبو يعلى في المسند، ٦/١٣٤، الرقم: ٣٤٠٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/١٢٠، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١/٧٥، الرقم: ٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٢٦١۔

گزرے تو چند لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور گا کر کہہ رہی تھیں:

’’ہم بنو نجار کی بچیاں کتنی خوش نصیب ہیں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ (جیسی ہستی) ہماری پڑوسی ہے۔‘‘

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (ان کی نعت سن کر) فرمایا: (میرا) اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بھی تم سے بے حد محبت رکھتا ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انہیں برکت عطا فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم، ابویعلی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَنْشَدَ النَّبِيَّ ﷺ كَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ ’’بَانَتْ سُعَادُ‘‘ فِي مَسْجِدِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهُ:

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ   وَصَارِمٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ

أَشَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِكُمِّهِ إِلَى الْخَلْقِ لِيَسْمَعُوْا مِنْهُ ...... الحديث.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وفي رواية: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا انْتَهَى خَبَرُ قَتْلِ ابْنِ خَطَلٍ إِلَى كَعْبِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي سَلْمَى وَكَانَ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْعَدَهُ بِمَا أَوْعَدَهُ ابْنَ خَطَلٍ فَقِيْلَ لِكَعْبٍ إِنْ لَمْ تُدْرِكْ نَفْسَكَ قُتِلْتَ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلَ عَنْ أَرَقِّ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَدُلَّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه وَأَخْبَرَهُ خَبَرَهُ

١٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٦٧٠-٦٧٣، الرقم: ٦٤٧٧-٦٤٧٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٤٣، الرقم: ٧٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/١٧٧-١٧٨، الرقم: ٤٠٣، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/٣٨١، والعسقلاني في الإصابة، ٥/٥٩٤، وابن هشام في السيرة النبوية، ٥/١٩١، والكلاعي في الاكتفاء، ٢/٢٦٨، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٤/٣٧٣۔

فَمَشَى أَبُوْ بَكْرٍ وَكَعْبٌ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى صَارَ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ: اَلرَّجُلُ يُبَايِعُکَ فَمَدَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَمَدَّ كَعْبٌ يَدَهُ فَبَايَعَهُ وَسَفَرَ عَنْ وَجْهِهِ فَأَنْشَدَهُ:

نُبِّئْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ أَوْعَدَنِي وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ مَأْمُوْلُ

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ

فَكَسَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بُرْدَةً لَهُ فَاشْتَرَاهَا مُعَاوِيَةُ ﷺ مِنْ وَلَدِهِ بِمَالٍ فَهِيَ الَّتِي تَلْبَسُهَا الْخُلَفَاءُ فِي الْأَعْيَادِ.

رَوَاهُ ابْنُ قَانِعٍ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ فِي الْبِدَايَةِ، وَقَالَ: قُلْتُ: وَرَدَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْطَى بُرْدَتَهُ حِيْنَ أَنْشَدَهُ الْقَصِيْدَةَ ...... وَهَكَذَا الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ الْأَثِيْرِ فِي الْغَابَةِ قَالَ: هِيَ الْبُرْدَةُ الَّتِي عِنْدَ الْخُلَفَاءِ، قُلْتُ: وَهَذَا مِنَ الْأُمُوْرِ الْمَشْهُوْرَةِ جِدًّا.

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب بن زہیر ﷺ نے اپنے مشہور قصیدے ’بانت سعاد‘ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی مسجد نبوی میں مدح کی اور جب اپنے اس شعر پر پہنچا:

’’بیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (کفر وظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔‘‘

’’حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ وہ انہیں (یعنی کعب بن زہیر) کو (غور سے) سنیں۔‘‘ اسے امام حاکم، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

’’اور حضرت سعید بن مسیّب ﷺ کی روایت میں ہے کہ جب حضرت کعب بن زہیر ﷺ کے

پاس (قبول اسلام سے قبل، گستاخِ رسول) ابن خطل کے قتل کی خبر پہنچی اور اسے یہ خبر بھی پہنچ چکی تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے بھی وہی دھمکی دی ہے جو آپ ﷺ نے ابن خطل کو دی تھی تو کعب سے کہا گیا کہ اگر تو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو سے باز نہیں آئے گا تو قتل کر دیا جائے گا۔ اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ نرم دل صحابی کے بارے میں معلومات کیں، تو اسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا گیا۔ وہ ان کے پاس گیا اور انہیں اپنی (ندامت و توبہ کی) ساری بات بتا دی، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ چپکے سے چلے (تاکہ کوئی صحابی راستے میں ہی اسے پہچان کر قتل نہ کر دے) یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پہنچ گئے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ ایک آدمی ہے جو آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہے سو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ اقدس آگے بڑھایا تو حضرت کعب بن زہیر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر آپ ﷺ کی بیعت کر لی پھر اپنے چہرے سے نقاب ہٹا لیا اور اپنا وہ قصیدہ پڑھا جس میں ہے:

”مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دھمکی دی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں عفو و درگزر کی (زیادہ) امید کی جاتی ہے۔

”بیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (کفر و ظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔“

”پس حضور نبی اکرم ﷺ نے (خوش ہوکر) اسے اپنی چادر پہنائی جسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی اولاد سے مال کے بدلہ میں خرید لیا اور یہی وہ چادر ہے جسے (بعد میں) خلفاء عیدوں (اور اہم تہواروں کے موقع) پر پہنا کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام ابن قانع اور امام عسقلانی نے روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر نے ”البدایہ“ میں روایت کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ ”حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر مبارک ان کو اس وقت عطا فرمائی جب انہوں نے اپنے قصیدے کے ذریعے آپ ﷺ کی مدح فرمائی ...... اور اسی طرح حافظ ابو الحسن ابن الاثیر نے ”أُسُد الغابة“ میں بیان کیا ہے کہ یہ وہی چادر ہے جو خلفا کے پاس رہی اور یہ بہت ہی مشہور واقعہ ہے۔“

١٤. عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدْ مَدَحْتُ بِمَدْحَةٍ وَمَدَحْتُکَ بِأُخْرَی. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ وَابْدَأْ بِمَدْحَةِ اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت اسود بن سریع ﷺ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور آپ ﷺ کی نعت بیان کی ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا لاؤ (مجھے بھی سناؤ) اور ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، بیہقی اور بخاری نے ’’**الأدب المفرد**‘‘ میں روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَكَأَنَّ مَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهِ نَضْحُ النَّبْلِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَغَوِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

’’حضرت کعب بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے شعر کے بارے میں نازل کیا جو نازل کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک مومن

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٤، الرقم: ١٥٧١١، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٨٧، الرقم: ٨٤٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/٨٩، الرقم: ٤٣٦٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٢٦، الرقم: ٣٤٢، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٢٥٢، الرقم: ١٦٣٦، وقال: أخرجه البغوي، وابن عدي في الكامل، ٥/٢٠٠۔

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٨٧، الرقم: ٢٧٢١٨، ٣/٤٥٦، وابن حبان في الصحيح، ١٣/١٠٢، الرقم: ٥٧٨٦، ١١/٥، الرقم: ٤٧٠٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٧٥، الرقم: ١٥١-١٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣٩، والبخاري في التاريخ الكبير، ٥/٣٠٤، والبغوي في شرح السنة، ١٢/٣٧٨، الرقم: ٣٤٠٩، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١٣٢٥، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٤/١٩٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢١٦، الرقم: ٥٦٦۔

اپنی تلوار اور زبان دونوں کے ساتھ جہاد کرتا ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! گویا جو الفاظ تم ان (کفار و مشرکین) کی مذمت میں کہتے ہو وہ (ان کے لئے) بمنزلہ تیر برسانے کے ہیں۔'' اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، بغوی اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَمْدَحَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاكَ فَأَنْشَأَ الْعَبَّاسُ رضي الله عنه يَقُوْلُ:

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْأُفُقُ

فَنَحْنُ فِي الضِّيَاءِ وَفِي النُّوْرِ وَسُبُلُ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِي وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت خریم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمتِ اقدس میں موجود تھے تو حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی مدح و نعت پڑھنا چاہتا ہوں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح و سالم رکھے (یعنی تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھنا شروع کیا:

''اور آپ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو (آپ کے نور سے) ساری زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے اُفقِ عالم روشن ہو گیا پس ہم ہیں اور ہدایت کے راستے ہیں اور ہم آپ کی عطا کردہ روشنی اور آپ ہی کے نور میں ان (ہدایت کی راہوں) پر گامزن ہیں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

١٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢١٣، الرقم: ٤١٦٧، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٦٩، الرقم: ٥٤١٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٦٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٠٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٥٣، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٤٤٧، الرقم: ٦٦٤، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٢٧٤، الرقم: ٢٢٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٧۔

١٧. عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْبَرَّادِ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ﴾ [الشعراء، ٢٦: ٢٢٤] جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ﷺ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنْزَلَ اللهُ هَذِهِ الآيَةَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّا شُعَرَاءُ فَقَالَ: اِقْرَأُوْا مَا بَعْدَهَا: ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ [الشعراء، ٢٦: ٢٢٧] أَنْتُمْ ﴿وَانْتَصَرُوْا﴾ أَنْتُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالطَّبَرِيُّ.

”حضرت حسن براد ﷺ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب قرآن پاک کی یہ آیت نازل ہوئی: ’’اور شاعروں کی پیروی بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں۔‘‘ تو حضرت عبد اللہ بن ابی رواحہ، حضرت کعب بن مالک اور حضرت حسان بن ثابت ﷺ تینوں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ وہ گریہ کناں تھے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے (شعراء کے بارے میں) یہ آیت نازل فرمائی ہے اور وہ جانتا ہے کہ ہم بھی شاعر ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسکے بعد والی آیت پڑھو کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: اس آیت سے مراد تم لوگ ہو اور پھر (آیت کے اگلے حصہ): ’’اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (ظالموں سے بزبانِ شعر) انتقام لیا۔‘‘ تلاوت کر کے فرمایا: اس سے مراد بھی تم لوگ ہی ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم اور طبری نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: وَإِيَّاكَ يَا سَيِّدَ الشُّعَرَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

١٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٧، الرقم: ٢٦٠٥١، وابن أبي حاتم في تفسيره، ٩/٢٨٣٤-٢٨٣٥، والطبري في جامع البيان، ١٩/١٢٩-١٣٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٤، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٥٣٩، والعيني في عمدة القاري، ٢٢/١٨١.

١٨: أخرجه ابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ١/٢٤٤، الرقم: ٢٩٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/٩٣.

’’حضرت ہشام بن حسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اور (سنو!) اے شاعروں کے سردار!‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يَحْمِي أَعْرَاضَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ كَعْبٌ: أَنَا، قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: أَنَا، قَالَ: إِنَّكَ لَتُحْسِنُ الشِّعْرَ. قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ: أَنَا. إِذْ قَالَ: أُهْجُهُمْ، فَإِنَّهُ سَيُعِيْنُكَ عَلَيْهِمْ رُوْحُ الْقُدُسِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنوں کی عزتوں کی حفاظت کون کرے گا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!)، میں، اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے بھی عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (حفاظت کروں گا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تو عمدہ شعر کہنے والا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (بھی حفاظت کروں گا)۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: تم مشرکین کی ہجو کرو اور اس کام میں روح القدس (حضرت جبرائیل) علیہ السلام تمہاری مدد کرے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام طحاوی نے بیان کیا ہے۔

٢٠. عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ خَرَجَ إِلَى الْيُمَنِ فَاشْتَرَى حُلَّةً ذِي يَزَنٍ، فَقَدِمَ بِهَا الْمَدِيْنَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَهْدَاهَا لَهُ فَرَدَّهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: إِنَّا لَا نَقْبَلُ هَدِيَّةَ مُشْرِكٍ فَبَاعَهَا حَكِيْمٌ فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاشْتُرِيَتْ لَهُ فَلَبِسَهَا ثُمَّ دَخَلَ فِيْهَا الْمَسْجِدَ فَقَالَ حَكِيْمٌ: فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ فِيْهَا لَكَأَنَّهُ الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِي حِيْنَ رَأَيْتُهُ كَذَلِكَ أَنْ قُلْتُ:

١٩: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢٩٧/٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٤١٦/٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٥٩٠/٦۔

٢٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩٣/٣، ٢٠٢، الرقم: ٣٠٩٤، ٣١٢٥، والحاكم في المستدرك، ٥٥١/٣، الرقم: ٦٠٥٠، والطبري في تهذيب الآثار، ٦٧١/٢، الرقم: ٩٨٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧٣/٨، ١٠١/١٥۔ ١٠٢۔

مَا يَنْظُرُ الْحُكَّامُ بِالْحُكْمِ بَعْدَ مَا بَدَا وَاضِحٌ ذُوْ غُرَّةٍ وَحَجُوْلُ

إِذَا وَاضَحُوْهُ الْمَجْدَ أَرْبَى عَلَيْهِمُ بِمُسْتَفْرَغٍ مَاءِ الذِّنَابِ سَجِيْلُ

فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ نَحْوَهُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ (قبولِ اسلام سے پہلے بغرض تجارت) یمن کی طرف گئے۔ وہاں سے انہوں نے ایک نہایت دلربا اور جاذب نظر لباس خریدا۔ مدینہ منورہ واپس آ کر وہ لباس حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفتاً پیش کیا۔ آپ ﷺ نے یہ لباس قبول کرنے سے انکار فرمایا اور یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ ہم مشرک کا تحفہ قبول نہیں کرتے۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے اسے فروخت کرنے کا (عندیہ دیا) تو آپ ﷺ نے اسے اپنے لئے خریدنے کا حکم فرمایا۔ وہ لباس آپ ﷺ کے لئے خرید لیا گیا۔ جب آپ ﷺ نے اُسے زیبِ تن فرما کر مسجد میں تشریف لائے اور حضرت حکیم نے آپ ﷺ کو اس لباس میں دیکھا تو وہ بے ساختہ کہہ اٹھے: میں نے اس لباس میں آپ ﷺ سے زیادہ حسین جچتا ہوا انسان کبھی نہیں دیکھا، آپ تو چودھویں کا چاند دکھائی دیتے ہیں اور بے قابو ہو کر بے ساختہ یہ اشعار پڑھنے لگے:

’’جب روشن، چمکتے دمکتے اور گورے مکھڑے والے (محمد مصطفیٰ ﷺ) جلوہ افروز ہوتے ہیں تو (حسن و قبح کا) حکم لگانے والے (حسن مصطفیٰ ﷺ میں کھو کر) اپنا (منصب) حکم بھول جاتے ہیں۔ جب لوگوں نے ان کے ساتھ عظمت اور بزرگی میں مقابلہ کرنا چاہا تو وہ ان سب پر (عطاؤں اور کرم نوازیوں سے بھرے) بڑے بڑے ڈولوں کے ساتھ سبقت لے گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری، طبرانی اور اسی طرح حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قَالَ عُرْوَةُ ﷺ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها تَكْرَهُ أَنْ يُّسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ: فَإِنَّهُ قَالَ:

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عروہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو (سخت) ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے حضرت حسان ﷺ کو برا بھلا کہا جائے۔ فرماتی تھیں (انہیں برا بھلا مت کہو) انہوں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) یہ نعت پڑھی ہے:

’’بلاشبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفی ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ هِشَامٍ ﷺ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ٤/١٥١٨، الرقم: ٣٩١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في حديث الإفك وقبول توبة القاذف، ٤/٢١٣٧، الرقم: ٢٧٧٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٩٦، الرقم: ٨٩٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٩٧، وأبو يعلى في المسند، ٨/٣٤١، الرقم: ٤٩٣٣۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب، حديث الإفك، ٤/١٥٢٣، الرقم: ٣٩١٤، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ٥/٢٢٧٨، الرقم: ٥٧٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت ﷺ، ٤/١٩٣٣، الرقم: ٢٤٨٧۔

’’حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) سے راویت کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں برا بھلا نہ کہو وہ (اپنی شاعری کے ذریعے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کفار کے مقابلہ میں دفاع کیا کرتے تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَدَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ فَأَمَرَتْ فَأُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ ...... الحديث. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت مسروق سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھا تو اتنے میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (ان کی تکریم کے لئے) حکم دیا کہ اُن کے لئے تکیہ رکھا جائے (حضرت حسان رضی اللہ عنہ چونکہ اشعار کے ذریعے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرتے تھے، اس لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ عزت و تکریم بخشی)۔‘‘ اس روایت کو امام طبری اور ابن کثیر نے بیان کیا ہے۔

٤. وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها كَانَتْ تَأْذَنُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ وَتَدْعُوْ لَهُ بِالْوِسَادَةِ وَتَقُوْلُ: لَا تُؤْذُوْا حَسَّانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَنْصُرُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِلِسَانِهِ. ذَكَرَهُ السَّيُوْطِيُّ.

’’ایک اور روایت میں امام محمد بن سیرین علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گھر میں آنے کی (خصوصی) اجازت دے دیتی تھیں اور ان کے لئے تکیہ لگانے کا اہتمام کرتی تھیں اور تاکیداً فرماتیں کہ انہیں تنگ نہ کیا جائے کیونکہ وہ اپنی زبان سے (شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اشعار کہہ کر) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کیا کرتے تھے۔‘‘ اسے امام سیوطی نے ذکر کیا ہے۔

٥. عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَيْ بُنَيَّ، فَكُلَّمَا ذَكَرْتَ اللهَ فَاذْكُرْ إِلَى جَنْبِهِ

٣-٤: أخرجه الطبري في جامع البيان، ١٨/٨٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٧٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/١٥٨۔

٥: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٣/٢٨١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١٢۔

اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَإِنِّي رَأَيْتُ اسْمَهُ مَكْتُوْبًا عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ، وَأَنَا بَيْنَ الرُّوْحِ وَالطِّيْنِ، كَمَا أَنِّي طُفْتُ السَّمَاوَاتِ، فَلَمْ أَرَ فِي السَّمَاوَاتِ مَوْضِعًا إِلَّا رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ وَأَنَّ رَبِّي أَسْكَنَنِي الْجَنَّةَ، فَلَمْ أَرَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا وَلَا غُرْفَةً إِلَّا اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَى نُحُوْرِ الْعِيْنِ، وَعَلَى وَرَقِ قَصَبِ آجَامِ الْجَنَّةِ، وَعَلَى وَرَقِ شَجَرَةِ طُوْبَى، وَعَلَى وَرَقِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَعَلَى أَطْرَافِ الْحُجُبِ، وَبَيْنَ أَعْيُنِ الْمَلَائِكَةِ، فَأَكْثِرْ ذِكْرَهُ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَذْكُرُهُ فِي كُلِّ سَاعَاتِهَا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالسَّيُوْطِيُّ.

’’حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے (اپنی اولاد سے) فرمایا: اے میرے بیٹے، تو جب کبھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کے نام کا بھی ذکر کرو، پس بے شک میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسم گرامی عرش کے پایوں پر لکھا ہوا پایا، درآنحالیکہ میں روح اور مٹی کے درمیانی مرحلہ میں تھا، جیسا کہ (روح پھونکے جانے کے بعد) میں نے تمام آسمانوں کا طواف کیا اور کوئی جگہ ان آسمانوں میں ایسی نہ پائی جہاں میں نے اسم ’’محمد ﷺ‘‘ لکھا ہوا نہ دیکھا ہو، بے شک میں حورعین کے گلوں پر، جنت کے محلات کے بانسوں کے پتوں پر، طوبیٰ درخت کے پتوں پر، سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر، دربانوں کی آنکھوں پر، اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان بھی اسم ’’محمد ﷺ‘‘ لکھا ہوا دیکھا، پس تم بھی کثرت سے ان کا ذکر کیا کرو، بے شک ملائکہ ہر گھڑی ان کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر اور سیوطی نے نقل کیا ہے۔

٦. عَنْ بَرِيْرَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: أَعَانَ جِبْرِيْلُ عليه السلام حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ عَلَى مَدْحِهِ النَّبِيَّ ﷺ بِسَبْعِيْنَ بَيْتًا.

٦: أخرجه الفاكهي في أخبار مكة، ١/٣٠٦، الرقم: ٦٣١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢/٤٠٦، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٢١، والخزرجي في خلاصة تهذيب تهذيب الكمال، ١/٧٥، الرقم: ١١، والسيوطي في الدرالمنثور، ٦/٣٣٧۔

رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ. وَقَالَ ابْنُ عَسَاكِرَ: هَذَا الْإِسْنَادُ وَهُوَ الصَّحِيْحُ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کے سلسلہ میں ستر اشعار کے ساتھ مدد فرمائی۔''

اس حدیث کو امام فاکہی، ابن عساکر اور مزی نے روایت کیا ہے۔ امام ابن عساکر نے فرمایا کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ﴿وَالشُّعَرَاءُ﴾ قَالَ: اَلْمُشْرِكُوْنَ مِنْهُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَهْجُوْنَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم ﴿يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ﴾ غُوَاةُ الْجِنِّ ﴿فِي كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ﴾ فِي كُلِّ فَنٍّ مِنَ الْكَلَامِ، يَأْخُذُوْنَ ثُمَّ اسْتَثْنَى فَقَالَ: ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ يَعْنِي حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ وَكَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنهم كَانُوْا يَذُبُّوْنَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَصْحَابِهِ هِجَاءَ الْمُشْرِكِيْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالسَّيُوْطِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت (وَالشُّعَرَاءُ...) سے وہ مشرک شاعر مقصود ہیں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفقائے کار کی مذمت کرنے اور (ہجو کرنے) میں مصروف رہتے تھے، اور آیت مبارکہ - ﴿شاعروں کی پیروی بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں﴾ - سے یہ مراد ہے کہ جن لوگوں کو جنات نے بہکایا ہو ﴿اور وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہوں﴾ اسی طرح وہ اپنی تاویلیں ہر فن اور کلام میں گھڑتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں استثناء کرتے ہوئے فرمایا: ﴿سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے﴾ اور اِس سے مراد حضرت حسان بن ثابت، حضرت عبد اللہ بن رواحہ، اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہم (و دیگر نعت خواں شامل) ہیں جو کہ مشرکین مکہ کے خلاف حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے اصحاب کا دفاع کیا کرتے تھے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی حاتم اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٧: أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره، ٩/٢٨٣٤، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٢/٤٨٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٤۔

فَصْلٌ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی قبرِ انور کی زیارت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ (النساء، ٤: ٦٤)

’’اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے ○‘‘

۲. وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِکْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللهِ ط وَکَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ (النساء، ٤: ١٠٠)

’’اور جو شخص بھی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلے پھر اسے (راستے میں ہی) موت آ پکڑے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ثابت ہو گیا، اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ○‘‘

۳. لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ○ وَ اَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ○ (البلد، ٩٠: ١-٢)

’’میں اس شہر (مکہ) کی قَسم کھاتا ہوں ○ (اے حبیبِ مکرّم!) اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں ○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَکُمْ قُبُوْرًا

۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: زيارة القبور، ٢/٢١٨، الرقم: ٢٠٤٢، —

وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِي عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ النَّوَوِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَأَيَّدَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو انہیں قبرستان کی طرح ویران نہ رکھو) اور نہ ہی میری قبر کو عیدگاہ بناؤ (کہ جس طرح عید سال میں دو مرتبہ آتی ہے اس طرح تم سال میں صرف ایک یا دو دفعہ میری قبر کی زیارت کرو بلکہ میری قبر کی جس قدر ممکن ہو کثرت سے زیارت کیا کرو) اور مجھ پر (کثرت سے) درود بھیجا کرو پس تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد، ابن ابی شیبہ نے حضرت علی ﷺ سے، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام نووی نے فرمایا کہ اسے امام ابو داود نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر نے بھی ان کی تائید کی ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي

.... وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦٧، الرقم: ٨٧٩٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٥٠، الرقم: ٧٥٤٢، ٣/٣٠، الرقم: ١١٨١٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٨١، الرقم: ٨٠٣٠، والبزار عن علي ﷺ في المسند، ٢/١٤٧، الرقم: ٥٠٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩١، الرقم: ٤١٦٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٥، الرقم: ٧٣٠٧، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٤، الرقم: ٢٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٣/٥١٦، والنووي في رياض الصالحين، ١/٣١٦۔

:٢ أخرجه الدارقطني في السنن، ٢/٢٧٨، الرقم: ١٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩٠، الرقم: ٤١٥٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٢، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/٦٧۔

وأقل ما يقال في هذا الحديث إنه حسن، و قد قال الحافظ السيوطي في (المناهل: ٢٠٨): له طرق و شواهد حسنه لأجلها الذهبي، وقال العلامة المناوي في (فيض القدير شرح الجامع الصغير ٦/١٤٠)۔ قال الذهبي: طرقه لينة لكن يتقوى بعضها ببعض۔ قال الملا علي —

وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی (روزِ قیامت) اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہوگئی۔‘‘

اس حدیث کو امام دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَحِيْمٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي النَّوْمِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ فَيُسَلِّمُوْنَ عَلَيْكَ أَتَفْقَهُ سَلَامَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرُدُّ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

’’حضرت سلیمان بن سحیم ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی تو عرض کیا: یارسول اللہ! یہ لوگ جو آپ کی قبرِ انور پر سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں، کیا آپ ان کا سلام سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (بارگاہِ الٰہی میں اُن کی شفاعت بھی کرتا ہوں)، اور میں خود ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔‘‘

.... القاري: حديث ابن عمر له طرق وشواهد حسنة الذهبي لأجلها وصححه جماعة من أئمة الحديث (شرحه على الشفا ٣/٨٤٢)۔ ونقل الخفاجي أن الذهبي حسنه، كذا في (شرح الشفا، ٣/٥١١)، ومما يدل على هذا ذكر الأئمة له في الفضائل وعدم إدخاله في الأحاديث الضعيفة أو الموضوعة۔

وممن ذكره في الفضائل والمناسك الحافظ الضياء المقدسي في (فضائل الأعمال) في فضل زيارة قبر المصطفى ﷺ (٤١٣۔ ٤١٤) والحافظ أبو عبد الله الحليمي في (الشعب ٢/١٣)، والإمام الرافعي في المناسك (التلخيص الحبير ٢/٢٦٧)، والإمام النووي في (الإيضاح ص٤٨٨) وابن الملقن في (تحفة المحتاج، ٢/١٨٩)۔

٣: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩١، الرقم: ٤١٦٥، وأيضا في حياة الأنبياء في قبورهم، ١/٢٠، الرقم: ١٩، وأيضا في ما ورد في حياة الأنبياء بعد وفاتهم، ١/٣، والقاضي عياض في الشفا، ١/٥٧٦، الرقم: ١٤٤٤، والسمهودي في خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفى ﷺ، ١/٤٢، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٥٧٠، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ١٢/٣٥٧، وابن منظور في مختصر تاريخ دمشق، ١/٣٠٧۔

اس حدیث کو امام بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا مِنْ عَبْدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي (وفي رواية: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي) إِلَّا وَكَّلَ اللهُ بِهِ مَلَكًا يُبَلِّغُنِي وَكُفِيَ أَمْرُ آخِرَتِهِ وَدُنْيَاهُ وَكُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْهِنْدِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو (شخص) میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود بھیجتا ہے، میں خود اسے سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے، تو (بارگاہ الٰہی سے) اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہے جو میری خدمت میں وہ (تحفۂ) درود پہنچاتا ہے، اور یہ درود اس بھیجنے والے کے لئے دنیا وآخرت کے معاملات کا کفیل ہوجاتا ہے، اور (قیامت کے روز) میں خود اس درود پڑھنے والے کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا۔''

اس حدیث کو امام بیہقی، ہندی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٦. وفي رواية عنه: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ بَعِيْدٍ عُلِّمْتُهُ. رَوَاهُ الْمُتَّقِيُّ الْهِنْدِيُّ.

٤: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٨٩، الرقم: ٤١٥٦، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/٢٩٢، والهندي في كنز العمال، ١/٤٩٨، الرقم: ٢١٩٧.

٥-٦: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢١٨، الرقم: ١٥٨٣، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٣/١٣٥، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٦/٣٢٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٦، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٨٨، والهندي في كنز العمال، ١/٤٩٢، الرقم: ٢١٦٥، والمناوي في فيض القدير، ٦/١٧٠، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٦/٢١-٢٢.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو (شخص) میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں بذاتِ خود اسے سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ (بھی) مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔“ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

”ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو (شخص) میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود بھیجتا ہے میں خود اسے سنتا ہوں، (اور جواب بھی دیتا ہوں) اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے، تو اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہے، جو مجھے وہ درود پہنچاتا ہے اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ بھی مجھے بتا دیا جاتا ہے۔“ اسے امام متقی ہندی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ حَاطِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي وَمَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْآمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت حاطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے وصال کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی اور جو حرمین میں سے کسی ایک میں فوت ہو گیا۔ روزِ قیامت وہ امان پانے والوں میں اٹھایا جائے گا۔“

اس حدیث کو امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ زَارَ قَبْرِي أَوْ قَالَ: مَنْ زَارَنِي كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللهُ

٧: أخرجه الدارقطني في السنن، ٢/٢٧٨، الرقم: ٩١٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٨٨، الرقم: ٤١٥١، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/٨٩، الرقم: ٣٨٦، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٧/٦٣، وابن حجر العسقلاني في لسان الميزان، ٦/١٨٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٤٧، الرقم: ١٨٦٥، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٥٦٩۔

٨: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٤٥، الرقم: ١٠٠٥٣، والطيالسي في المسند، ١/١٢، الرقم: ٦٥، وابن حجر العسقلاني في المطالب العالية، ٧/١٥٥، الرقم: ١٣٢٢۔

فِي الْآمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے میری قبرِ انور یا فرمایا: جس نے میری زیارت کی میں اس کے لیے شافع یا گواہ ہوں گا۔ اور جو دو حرموں میں سے کسی ایک میں بھی فوت ہوا اسے اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اہلِ ایمان میں اٹھائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٠. وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے وصال کے بعد میری قبرِ انور کی زیارت کی اس نے گویا میری حیاتِ مبارکہ میں میری زیارت کی۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: ’’جس نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبرِ انور کی زیارت کی گویا اس نے میری حیاتِ مبارکہ میں میری زیارت کی۔‘‘

١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَهْبُطَنَّ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا وَإِمَامًا مُقْسِطًا، وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ بِنِيَّتِهِمَا، وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتَّى يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَلَأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم

٩-١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٤٠٦، الرقم: ١٣٤٩٦، ١٣٤٩٧، وفي المعجم الأوسط، ١/٩٤، الرقم: ٢٨٧، ٣/٣٥١، الرقم: ٣٣٧٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٤٦، الرقم: ١٠٠٥٤، والدارقطني في السنن، ٢/٢٧٨، الرقم: ١٩٢۔

١١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٥١، الرقم: ٤١٦٢، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١١/٣١٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٧/٤٩٣۔

عادل حاکم اور منصف امام کے طور پر ضرور آئیں گے۔ وہ فوری طور پر حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت سے چل پڑیں گے اور میری قبر پر ضرور آئیں گے، مجھے سلام کریں گے اور میں انہیں ضرور جواب دوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَاءَنِي زَائِراً لَا يَعْمَلُهُ حَاجَةٌ إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ لَهُ شَفِيْعًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری زیارت کے لئے آیا اور اسے میری زیارت کے علاوہ کوئی اور سروکار نہیں تھا، تو مجھ پر لازم ہے کہ میں اس کی شفاعت کرنے والا ہوجاؤں۔‘‘ امام طبرانی نے اسے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) ﷛، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ ِللهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حَيَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ، تُحَدِّثُوْنَ وَتُحَدَثُ لَكُمْ، وَوَفَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ، فَمَا رَأَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدْتُ اللهَ عَلَيْهِ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ شَرٍّ اسْتَغْفَرْتُ اللهَ لَكُمْ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالْجَهْضَمِيُّ وَالشَّاشِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری زندگی بھی تمہارے لئے خیر ہے کیونکہ (بذریعہ وحی الٰہی اور میری سنت) تمہیں نئے نئے احکام ملتے ہیں اور میری

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٢٩١، رقم: ١٣١٤٩، وأبو نعيم في تاريخ أصبهان، ٢/١٩٠، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٦/٤١٥، وابن حجر العسقلاني في لسان الميزان، ٦/٢٩، وفي تلخيص الحبير، ٢/٢٦٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٢، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٥٦٩۔

١٣: أخرجه البزار في المسند، ٥/٣٠٨، الرقم: ١٩٢٥، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ١/٣٨۔٣٩، الرقم: ٢٥۔٢٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/١٩٤، والشاشي في المسند، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٢٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٨٣، الرقم: ٦٨٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٤۔

وفات بھی تمہارے لئے خیر ہے کیونکہ (میری قبر میں بھی) تمہارے اعمال میرے سامنے پیش ہوا کریں گے۔ چنانچہ اگر (تمہاری) نیکیاں دیکھوں گا تو اللہ کا شکر بجا لایا کروں گا اور اگر برائیاں دیکھوں گا تو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا کروں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام بزار، جھضمی، شاشی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٤. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ، فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا بَلَغَنِي بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيْهِ، هَذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ ابْنُ الْحِمْيَرِيِّ لَا أَعْرِفُهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

وَرَوَى أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَيَّانَ وَلَفْظُهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ، فَهُوَ قَائِمٌ عَلَى قَبْرِي، إِذَا مُتُّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً إِلَّا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيْهِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَآلِكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا)! صَلَّى عَلَيْكَ فُلَانٌ، فَيُصَلِّي الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ بِكُلِّ وَاحِدٍ عَشْرًا.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی آوازیں سننے (اور سمجھنے) کی قوت عطاء فرمائی ہے، پس روزِ قیامت تک جو بھی مجھ پر درود پڑھے گا، وہ فرشتہ اس درود

١٤: أخرجه البزار في المسند، ٤/٢٥٥، الرقم: ١٤٢٥، ١٤٢٦، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٤١٦، الرقم: ٢٨٣١، وابن حيان في العظمة، ٢/٧٦٢، الرقم: ١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٦، الرقم: ٢٥٧٤، وقال: رواه الطبراني في الكبير بنحوه، والعسقلاني في لسان الميزان، ٤/٢٤٩، الرقم: ٦٧٨۔

پڑھنے والے کا نام اور اس کے والد کا نام مجھے پہنچائے گا، اور عرض کرے گا: یا رسول اللہ! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بزار نے اور بخاری نے ’’التاریخ الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی سند میں ابن حمیری راوی ہے میں اسے نہیں جانتا اس کے علاوہ تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

’’امام ابو شیخ ابن حیان کی روایت کردہ حدیث کے الفاظ یوں ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی آوازیں سننے (اور سمجھنے) کی قوت عطا فرمائی ہے، پس وہ فرشتہ میری قبر پر کھڑا ہے، جب سے میں نے اس دنیا سے (ظاہراً) پردہ کیا ہے، وہ قیامت تک کھڑا رہے گا۔ پس میری اُمت میں سے جو بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے، وہ فرشتہ اس کا نام اور اس کے باپ کا نام مجھے بتاتا ہے، اور یوں کہتا ہے، اے محمد! فلاں شخص نے آپ پر درود بھیجا ہے، پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر ہر ایک درود کے بدلے میں دس رحمتیں بھیجے گا۔‘‘

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضی الله عنه عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رضی الله عنه قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِي...... الحديث.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب من ترجى له السلامة من الفتن، ٢/١٣٢٠، الرقم: ٣٩٨٩، والحاكم في المستدرك، ١/٤٤، الرقم: ٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩١، الرقم: ٤١٦٣، والطبري في تهذيب الآثار، ٢/٧٩٥، الرقم: ١١١٨، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٤٧، الرقم: ١٠٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٥٣-١٥٤، الرقم: ٣٢١-٣٢٢.

وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرًا ﷺ وَهُوَ يَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: هَاهُنَا تُسْكَبُ الْعَبَرَاتُ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ایک دن وہ مسجد نبوی کی طرف گئے تو وہاں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کے پاس بیٹھ کر زار و قطار روتے ہوئے پایا......الحدیث۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبری، حاکم، طبرانی، قضاعی اور ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

’’ایک روایت میں امام محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کے قریب (زار و قطار) روتے جا رہے تھے اور ساتھ ساتھ وہ کہتے جا رہے تھے: ’’یہی وہ درِ محبوب ہے جہاں (نذرانۂ محبت) آنسوؤں کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔‘‘ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری قبر اور میرے منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنِ الْقَاسِمِ (بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ) قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقُلْتُ: يَا أُمَّهْ، اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ رضي الله عنهما فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ.

٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في تسوية القبر، ٣/٢١٥، الرقم: ٣٢٢٠، وأبو يعلى في المسند، ٨/٥٣، الرقم: ٤٥٧١، والحاكم في المستدرك، ١/٥٢٤، الرقم: ١٣٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣، الرقم: ٦٥٤٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٢٠٩، والنميري في أخبار المدينة، ٢/٩٣، الرقم: ١٦٢٨، وأحمد بن حنبل في الزهد، ١/٣٦٩، والواداشي في تحفة المحتاج، ١/٦١٠، الرقم: ٨٢٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٢/١٥٨۔

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

وفي رواية: عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، إِنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها: اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَشَفَتْ لَهَا عَنْهُ فَبَكَتْ حَتَّى مَاتَتْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

’’حضرت قاسم (بن محمد بن ابو بکر الصدیق) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: اماں جان! میرے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور اور آپ ﷺ کے دونوں ساتھیوں (یعنی حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی قبر انور بھی کھول دیں، انہوں نے میرے لیے تینوں مقدس قبور (کا دروازہ) کھول دیا (لہٰذا میں زیارت قبور سے مستفید ہوا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، ابو یعلی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

’’حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ وہ اس کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کا روضۂ اقدس کھول دیں۔ تو انہوں نے اس عورت کے لئے روضۂ اقدس کھول دیا تو وہ عورت (روضۂ اقدس کے پاس) اتنا روئی کہ (فراقِ رسول ﷺ میں) اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے ”کتاب الزھد“ میں روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ مَالِكٍ عليه الرحمة عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقِفُ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ

٣: أخرجه مالك في الموطأ، ١/١٦٦، الرقم: ٣٩٧، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ١/٨٣، الرقم: ٩٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٤٥، الرقم: ١٠٠٥٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٢١٠، وابن عبد البر في الاستذكار، ٢/٣٢٣، الرقم: ٣٦٨، وفي التمهيد، ١٧/٣٠٤، والقاضي عياض في الشفا، ١/٥٨٧، الرقم: ١٤٨٠، والزرقاني في شرحه، ١/٤٧٧۔

وَعُمَرَ رضي الله عنهما.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْجَهْضَمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

''امام مالک علیہ الرحمۃ نے حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کے پاس کھڑے ہوکر بارہا حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر درود و سلام بھیجتے ہوئے دیکھا۔''

اس روایت کو امام مالک، جهضمی، بیہقی، ابن سعد، ابن عبد البر اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ نَبِيْهِ بْنِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيُصَلُّوْنَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّوْنَهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب بھی دن نکلتا ہے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ اقدس کو (اپنے نورانی وجود سے) گھیر لیتے ہیں اور قبرِ اقدس پر (حصولِ برکت و توسل کے لئے) اپنے پَر مس کرتے ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود (وسلام) بھیجتے ہیں اور شام ہوتے ہی آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے مزید اُترتے ہیں اور وہ بھی دن والے فرشتوں کی طرح کا عمل دہراتے ہیں۔ حتی کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ مبارک (روزِ قیامت) شق ہو گی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں

٤: أخرجه الدارمي في السنن، باب: ما أكرم الله تعالى نبيه بعد موته، ١/٥٧، الرقم: ٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩٢، الرقم: ٤١٧٠، وابن حيان في العظمة، ٣/١٠١٨، الرقم: ٥٣٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٣٩٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، في قول الله تعالى: هو الذي يصلي عليكم وملائكته... الخ ٣/٥١٨۔

(میدانِ حشر میں) تشریف لائیں گے۔‘‘ اسے امام دارمی، بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ أَوْسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا، فَشَكَوْا إِلَی عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقَالَتْ: انْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًی إِلَی السَّمَاءِ، حَتّٰی لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ، قَالَ: فَفَعَلُوْا، فَمُطِرْنَا مَطَرًا، حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الإِبِلُ، حَتّٰی تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْخَطِيْبُ التَّبْرِيْزِيُّ.

’’حضرت ابو جوزاء اوس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے، تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنی ناگفتہ بہ حالت کی) شکایت کی۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور (یعنی روضہ اقدس) کے پاس جاؤ اور وہاں سے ایک کھڑکی آسمان کی طرف اس طرح کھولو کہ قبرِ انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایسا ہی کیا تو بہت زیادہ بارش ہوئی، یہاں تک کہ خوب سبزہ اگ آیا اور اونٹ اتنے موٹے ہو گئے کہ (محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے لہٰذا اس سال کا نام ہی ’’عَامُ الْفَتْق‘‘ (پیٹ) پھٹنے کا سال رکھ دیا گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی اور خطیب تبریزی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: أَقْبَلَ مَرْوَانُ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا

٥: أخرجه الدارمي في السنن، باب: (١٥): ما أكرم الله تعالی نبيّه ﷺ بعد موته، ١/٥٦، الرقم: ٩٢، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٤/٤٠٠، الرقم: ٥٩٥٠، وابن الجوزي في الوفاء بأحوال المصطفی ﷺ، ٢/٨٠١، وتقي الدين السبكي في شفاء السقام، ١/١٢٨، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٤/٢٧٦، الزرقاني في شرحه، ١١/١٥٠۔

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٢، الرقم: ٢٣٦٣٢، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٦٠، رقم: ٨٥٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٥٨، الرقم: ٣٩٩٩، وفي المعجم الأوسط، ١/٩٤، الرقم: ٢٨٤، ٩/١٤٤، الرقم: ٩٣٦٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٧/٢٤٩، ٢٥٠، والسبكي في شفاء السقام ١/١١٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٢٤٥، والهندي في كنز العمال، ٦/٨٨، الرقم: ١٤٩٦٧۔

وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ، فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا تَصْنَعُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُوْ أَيُّوْبَ رضی الله عنه فَقَالَ: نَعَمْ، جِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ (وفي رواية: وَلَا الْخَدَرَ) سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَا تَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ وَلَكِنِ ابْكُوْا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت داؤد بن ابو صالح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز (خلیفہ وقت) مروان آیا اور اس نے دیکھا کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور پر اپنا چہرہ جھکائے ہوئے ہے، تو اس نے اس آدمی سے کہا: کیا تو جانتا ہے کہ تو یہ کیا کر رہا ہے؟ جب مروان اس کی طرف بڑھا تو دیکھا کہ وہ (صحابی رسول) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے (جواب میں) فرمایا: ہاں (میں جانتا ہوں) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا ہوں۔ کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: میں کسی تاریک جگہ پر نہیں آیا) میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: دین (ملک و ریاست) پر مت روؤ جب اس کا ولی اس کا اہل ہو، ہاں دین پر اس وقت روؤ جب اس کا ولی نا اہل ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُنِيْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنهم عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی الله عنه أَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم فَوَقَفَ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم ثُمَّ انْصَرَفَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن منیب بن عبد اللہ بن ابی امامہ رضی اللہ عنہم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور کی طرف آتے ہوئے اور پھر وہاں ٹھہرتے ہوئے دیکھا، پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، یہاں تک کہ

٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩١، الرقم: ٤١٦٤، والقاضي عياض في الشفا، ١/٥٨٦، الرقم: ١٤٧٣، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٥٧٠۔

میں نے گمان کیا کہ آپ نماز پڑھنے لگے ہیں (لیکن وہ روضہ انور پر سلام عرض کر رہے تھے) پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد وہاں سے تشریف لے گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ مَالِكِ الدَّارِ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ رضی الله عنه، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيْلَ لَهُ: ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مَسْقِيُّوْنَ وَقُلْ لَهُ: عَلَيْكَ الْكَيْسُ، عَلَيْكَ الْكَيْسُ، فَأَتَى عُمَرَ، فَأَخْبَرَهُ، فَبَكَى عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ، لَا آلُوْ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

’’حضرت مالک دار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے تو ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ (اللہ تعالیٰ سے) اپنی اُمت کے لئے سیرابی مانگیں کیونکہ وہ (قحط سالی کے باعث) ہلاک ہوگئی ہے تو خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ اس صحابی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اسے میرا سلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کئے جاؤ گے اور عمر سے (یہ بھی) کہہ دو (دین کے دشمن تمہاری جان لینے کے درپے ہیں ان سے) ہوشیار رہو، ہوشیار رہو۔ پھر وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ کسی کام میں عاجز ہو جاؤں۔‘‘

۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥٦، الرقم: ٣٢٠٠٢، والبيهقي في دلائل النبوة، ٧/٤٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٤٩، والسبكي في شفاء السقام، ١/١٣٠، والهندي في كنز العمال، ٨/٤٣١، الرقم: ٢٣٥٣٥، وابن تيمية في اقتضاء الصراط المستقيم، ١/٣٧٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٥/١٦٧، وقال: إسناده صحيح، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٤٨٤۔

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے اور بیہقی نے ''دلائل النبوۃ'' میں روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر نے فرمایا کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔ امام عسقلانی نے بھی فرمایا کہ امام ابن ابی شیبہ نے اسے اسنادِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَبِي حَرْبٍ الْهَلَالِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَجَّ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى بَابِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَعَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَتَى الْقَبْرَ وَوَقَفَ بِحَذَاءِ وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ'' ثُمَّ سَلَّمَ عَلَى أَبِي بَکْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، جِئْتُکَ مُثْقَلًا بِالذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا مُسْتَشْفِعًا بِکَ عَلَى رَبِّکَ لِأَنَّهُ قَالَ فِي مُحْکَمِ کِتَابِهِ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيْمًا﴾ [النساء، ٤: ٦٤] وَقَدْ جِئْتُکَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مُثْقَلًا بِالذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا أَسْتَشْفِعُ بِکَ عَلَى رَبِّکَ أَنْ يَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي وَأَنْ تُشَفِّعَ فِيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ فِي عُرْضِ النَّاسِ وَهُوَ يَقُوْلُ:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي الْأَرْضِ أَعْظُمُهُ ... فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِ الْأَبْقَاعُ وَالْأَکَمُ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاکِنُهُ ... فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو حرب ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے فریضہ حج ادا کیا، پھر وہ مسجد نبوی ﷺ کے دروازے پر آیا، وہاں اپنی اونٹنی بٹھا کر اسے باندھنے کے بعد وہ مسجد میں داخل ہو گیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی قبر انور کے پاس آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے قدمین مبارک کی جانب کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ'' پھر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی

٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩٥، الرقم: ٤١٧٨۔

خدمت میں سلام عرض کیا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ (کے روضۂ اقدس) کی جانب (دوبارہ) بڑھا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں گنا ہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ کے رب کی بارگاہ میں آپ کو اپنی بخشش کا وسیلہ بنا سکوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ مجید میں فرمایا ہے: ''اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔'' اور (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں آپ کے پاس گنا ہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا آیا ہوں، اور میں آپ کے رب کے حضور آپ کو اپنا وسیلہ بناتا ہوں اور یہ (عرض ہے) کہ آپ (اپنے رب کی بارگاہ میں) میرے حق میں سفارش فرمائیں، پھر وہ صحابہ کے ایک بڑے گروہ کی طرف بڑھا (جو کہ اسے دیکھ رہے تھے) اور (ان اشعار میں اپنے دل کی کیفیت) بیان کرنے لگا:

''اے وہ بہترین (ہستی!) جن کی مبارک استخوان (مراد جسم اقدس) اس (با برکت) زمین میں مدفون ہیں، پس ان (کے جسدِ اقدس) کی پاکیزہ خوشبو سے اس زمین کے ٹکڑے اور ٹیلے بھی معطر و پاکیزہ ہیں، (یارسول اللہ!) میری جان اس روضہ اقدس پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں اور (آپ ﷺ اپنی) اس قبرِ انور میں (بھی اسی طرح) پاکدامنی اور جود وکرم کا سرچشمہ اور منبع ہیں (جیسے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں تھے)۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠. قال العلامة ابن قدامة وابن كثير: وَقَدْ ذَكَرَ جَمَاعَةٌ مِنْهُمُ الشَّيْخُ أَبُوْ مَنْصُوْرٍ الصَّبَّاغُ فِي كِتَابِهِ ''الشَّامِلُ الْحِكَايَةِ الْمَشْهُوْرَةِ'' عَنِ الْعُتْبِيِّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ'' سَمِعْتُ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا

١٠: أخرجه ابن قدامة في المغني، ٣/٢٩٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٢١، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٥٧٠۔

اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيْمًا﴾ [النساء، ٤: ٦٤] وَقَد جِئْتُکَ مُسْتَغْفِرًا لِذَنْبِي مُسْتَشْفِعًا إِلَى رَبِّي ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُوْلُ:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظُمُهُ فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَم

ثُمَّ انْصَرَفَ الْأَعْرَابِيُّ فَغَلَبَتْنِي عَيْنِي فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي النَّوْمِ فَقَالَ: عُتْبِيُّ، اِلْحَقِ الْأَعْرَابِيَّ فَبَشِّرْهُ أَنَّ اللهَ ﷻ قَدْ غَفَرَ لَهُ.

وزاد ابن قدامة بعد تخريج هذا الحديث: ثُمَّ تَأْتِي الْقَبْرَ فَتُوَلِّي ظَهْرَکَ الْقِبْلَةَ وَتَسْتَقْبِلُ وَسَطَهُ وَتَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا نَبِيَّ اللهِ وَخِيْرَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَشْهَدُ أَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّکَ وَنَصَحْتَ لِأُمَّتِکَ وَدَعَوْتَ إِلَى سَبِيْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَعَبَدْتَ اللهَ حَتَّى أَتَاکَ الْيَقِيْنُ، فَصَلَّى اللهُ عَلَيْکَ کَثِيْرًا کَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى.

اَللَّهُمَّ اجْزِ عَنَّا نَبِيَّنَا أَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ أَحَدًا مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِي وَعَدْتَهُ يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ. اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللَّهُمَّ إِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيْمًا﴾ [النساء، ٤: ٦٤] وَقَدْ أَتَيْتُکَ مُسْتَغْفِرًا مِنْ ذُنُوْبِي وَمُسْتَشْفِعًا بِکَ إِلَى رَبِّي، فَأَسْأَلُکَ يَا رَبِّ،

أَنْ تُوْجِبَ لِيَ الْمَغْفِرَةَ كَمَا أَوْجَبْتَهَا لِمَنْ أَتَاهُ فِي حَيَاتِهِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ أَوَّلَ الشَّافِعِيْنَ وَأَنْجَحَ السَّائِلِيْنَ وَأَكْرَمَ الْآخِرِيْنَ وَالْأَوَّلِيْنَ بِرَحْمَتِکَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ثُمَّ يَدْعُوْ لِوَالِدَيْهِ وَلِإِخْوَانِهِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ أَجْمَعِيْنَ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ قَلِيْلًا وَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا عُمَرُ الْفَارُوْقُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا صَاحِبَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَضَجِيْعَيْهِ وَوَزِيْرَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. اَللّٰهُمَّ اجْزَهُمَا عَنْ نَبِيِّهِمَا وَعَنِ الْإِسْلَامِ خَيْرًا. سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ.

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ قَبْرِ نَبِيِّکَ ﷺ وَمِنْ حَرَمِ مَسْجِدِکَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

’’علامہ ابن قدامہ اور ابن کثیر نے بیان کیا ہے کہ (ثقہ اصحاب کی) ایک جماعت نے حضرت عتبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہیں میں سے شیخ ابو منصور صباغ بھی اپنی کتاب ’’الشامل الحکایۃ المشھورۃ،، میں بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی قبر انور پر حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا: ’’اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ‘‘ (پھر عرض کیا:) میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے: ’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔‘‘ اور (یا رسول اللہ!) بے شک میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرنے اور اپنے رب کے ہاں آپ کو وسیلہ بنانے کے لیے آیا ہوں۔ پھر وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے) ان اشعار میں اپنا حال دل عرض کرنے لگا:

’’اے وہ بہترین ہستی! جن کی مبارک استخوان اس (بابرکت) زمین میں مدفون ہیں، پس

ان (کے جسدِ اقدس) کی پاکیزہ خوشبو سے اس زمین کے ٹکڑے اور ٹیلے بھی معطر و پاکیزہ ہیں، (یا رسول اللہ!) میری جان اس روضہ اقدس پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں اور (آپ ﷺ اپنی) اس قبرِ انور میں پاکدامنی اور جود و کرم کا سرچشمہ اور منبع ہیں (جیسے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں تھے)۔‘‘

’’پھر (حضرت عتبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ) وہ اعرابی (روتا ہوا وہاں سے) چلا گیا اور میری آنکھ لگ گئی، تو میں اسی وقت خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عتبی! فوراً اس اعرابی کے پاس جاؤ اور اسے یہ خوشخبری سناؤ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا ہے۔

’’امام ابن قدامہ نے اس حدیث کی تخریج کے بعد (روضہ انور کی زیارت کے آداب بیان کرتے ہوئے) یہ اضافہ فرمایا ہے کہ (اے زائر روضہ رسول ﷺ!) پھر تو قبرِ انور کے پاس حاضر ہو اور قبلہ کی طرف پشت کر کے اور قبرِ انور (کی طرف منہ کر کے حجرۂ مبارک) کے وسط میں کھڑا ہو جا اور یوں عرض گزار ہو: ’’اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا نَبِيَّ اللهِ وَخِيَرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ‘‘ سلام کے بعد (یوں عرض کرے یا رسول اللہ!) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے رب کے پیغامات کو بندوں تک (نہایت احسن طریقہ سے) پہنچا دیا ہے، اور آپ نے ہمیشہ اپنی اُمت کی خیر خواہی چاہی، اور لوگوں کو اپنے رب تعالیٰ کے راستے کی طرف اور حکمت اور موعظتِ حسنہ کے ساتھ دعوت دی۔ اور آپ نے اپنے پروردگار کی اس قدر عبادت کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق الیقین کی دولت سے نواز دیا۔ پس اللہ تعالیٰ آپ پر (اپنی شان کے لائق) بے پناہ درود و سلام بھیجے جیسا ہمارا رب چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے۔

’’اے ہمارے اللہ! تو ہماری طرف سے ہمارے نبی مکرم ﷺ کو وہ افضل ترین جزاء عطا فرما جو تو نے (مجموعی طور پر) انبیاء و رسل میں سے کسی کو بھی عطا فرمائی ہے۔ اور انہیں اس مقامِ محمود پر پہنچا دیا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا تھا اور جس پر اگلے اور پچھلے (انبیاء و اولیاء) تمام لوگ رشک کرتے ہیں۔ اے اللہ! تو درود بھیج محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! بے شک تو نے ہی یہ فرمایا ہے اور تیرا فرمان (یقیناً) حق ہے: ’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم

سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول(ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔‘‘ اور (پھر آپ ﷺ کی خدمت میں براہِ راست توسل کرتے ہوئے یوں عرض کرے) (یا رسول اللہ!) بے شک میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی معافی اور آپ کو اپنے رب کے ہاں وسیلہ بنا کر مغفرت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں، اے میرے رب! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے لئے مغفرت کو اسی طرح واجب کر دے جس طرح تو نے اس شخص کے لئے واجب کی جو آپ ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں آپ ﷺ کے پاس (گناہوں کی مغفرت کے لئے) حاضر ہوا (کیونکہ آپ ﷺ اب بھی اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ کی طرح ہی جلوہ افروز ہیں۔) اے اللہ! میرے آقا ﷺ کو روزِ محشر سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور تیری بارگاہ میں سب سے کامیاب (واحسن انداز میں) سوال کرنے والا بنا اور اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے رب! تو اپنی رحمت کے وسیلہ جلیلہ سے آپ ﷺ کو اگلوں اور پچھلوں (انبیاء واولیاء) میں سب سے معزز بنا۔

’’پھر اپنے والدین، بہن بھائیوں، اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا مانگے، پھر تھوڑا سا آگے بڑھے اور (حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے مزارات پر کھڑے ہو کر) یوں عرض کرے: ’’اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا أَبَا بَکْرٍ الصِّدِّيْقَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا عُمَرُ الْفَارُوْقُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکُمَا يَا صَاحِبَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَضَجِيْعَيْهِ وَوَزِيْرَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ. اَللّٰهُمَّ اجْزَهُمَا عَنْ نَبِيِّهِمَا وَعَنِ الْإِسْلَامِ خَيْرًا. سَلَامٌ عَلَيْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ‘‘ (اے ابو بکر صدیق آپ پر سلامتی ہو، اے عمر فاروق آپ پر سلامتی ہو، اے حضور نبی اکرم ﷺ کے دونوں محبوب اور اُن ﷺ کے قرب میں آرام کرنے والے اصحاب! اور اُن ﷺ کے دونوں وزیرو! آپ پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ اے اللہ! انہیں (یعنی حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) ان کے نبی مکرم ﷺ اور اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرما۔ پس آپ پر سلامتی ہو آپ کے صبر کرنے کے صلہ میں، پس (اب دیکھو) آخرت کا گھر کیا خوب ہے۔)

’’(پھر یوں عرض کرے:) اے اللہ! اے تمام رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے! میری اس زیارت کو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور اور اپنی مسجد کے حرم کی آخری زیارت نہ بنا (بلکہ بار بار مجھے حاضری کی توفیق عطا فرما)۔‘‘

١١. عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَسْتَدِيْرُ الْقِبْلَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما.

رَوَاهُ الْجَهْضَمِيُّ. وَذَكَرَ الذَّهَبِيُّ: نَافِعٌ هُوَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْمَدَنِيُّ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما تَابِعِيٌّ، ثِقَةٌ، ثَبَتٌ، فَقِيْهٌ مَشْهُوْرٌ مَاتَ سَنَةَ (١١٧) ه أَوْ بَعْدَ ذَلِكَ.

وفي رواية: عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما يُسَلِّمُ عَلَى الْقَبْرِ، رَأَيْتُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَأَكْثَرَ، يَجِيءُ إِلَى الْقَبْرِ فَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، اَلسَّلَامُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَى أَبِي، ثُمَّ انْصَرَفَ. رَوَاهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ وَنَحْوَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنے کسی سفر سے واپس لوٹتے تو (سب سے پہلے) مسجد نبوی میں دو رکعت نفل نماز ادا کرتے پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور پر حاضری دیتے اور اپنا دایاں ہاتھ قبرِ انور پر رکھتے اور قبلہ کی طرف پشت کر لیتے اور پھر حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔‘‘

اس حدیث کو امام جھضمی نے روایت کیا ہے۔

’’اور امام ذہبی نے فرمایا کہ حضرت نافع سے مراد حضرت ابو عبد اللہ مدنی رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام اور نہایت جلیل القدر تابعی، ثقہ، ثبت اور مشہور فقیہ ہیں، اور ان کا وصال سن ۱۱۷ھ یا اس کے بھی بعد ہوا۔‘‘

’’اور ایک روایت میں حضرت نافع رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ۱۰۰ سے بھی زائد مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر (باقاعدگی سے حاضر ہو کر) سلام عرض کرتے دیکھا ہے۔ آپ روضہ اقدس پر حاضر ہو کر یوں سلام عرض کرتے: ’’اَلسَّلَامُ عَلَى

١١: أخرجه الجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ١/٨٤، الرقم: ١٠١، والقاضي عياض في الشفا، ١/٥٨٦، الرقم: ١٤٧٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٠٨، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٥/٩٥-١٠١.

النَّبِيِّ ﷺ، اَلسَّلَامُ عَلَی أَبِي بَکْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَی أَبِي'' اس کے بعد آپ کہیں اور تشریف لے جاتے۔'' اس روایت کو امام قاضی عیاض اور اسی طرح امام ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔

١٢. وذکر الإمام العسقلاني في ''الفتح'': نُقِلَ عَنِ الإِمَامِ أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ تَقْبِيْلِ مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَقْبِيْلِ قَبْرِهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا...... وَنُقِلَ عَنْ أَبِي الصَّيْفِ الْيَمَانِيِّ أَحَدِ عُلَمَاءِ مَکَّةَ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ جَوَازُ تَقْبِيْلِ الْمُصْحَفِ وَأَجْزَاءِ الْحَدِيْثِ وَقُبُوْرِ الصَّالِحِيْنَ وَبِاللهِ التَّوْفِيْقُ.

''امام عسقلانی علیہ الرحمہ نے ''فتح الباری'' میں بیان کیا ہے کہ امام احمد بن حنبل رَحِمَهُ الله سے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور اور آپ ﷺ کے منبر شریف کو چومنے کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اس میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے...... اور اسی طرح مکہ کے شافعی علماء میں سے ایک جید حضرت عالم ابو صیف یمانی رَحِمَهُ الله سے بھی قرآن مجید، اَحادیث مبارکہ کے اجزاء اور قبورِ صالحین تک کو چومنے کا جواز بھی منقول ہے اور اللہ تعالیٰ جسے توفیق عطا فرماتا ہے (وہی ایسے اچھے اعمال بجالاتا ہے)۔''

١٣. عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْکٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ مَنْ أَدْرَکْتُ يَقُوْلُ: بَلَغَنَا أَنَّهُ مَنْ وَقَفَ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّ اللهَ وَمَلَائِکَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٥٦] **صَلَّی اللهُ عَلَيْکَ يَا مُحَمَّدُ: حَتَّی يَقُوْلَهَا سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَأَجَابَهُ مَلَکٌ صَلَّی اللهُ عَلَيْکَ يَا فُلَانُ، لَمْ يَسْقُطْ لَکَ حَاجَةٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.**

وذکر القاضي عياض في ''الشِّفا'': قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْفَقِيْهُ: وَمِمَّا لَمْ يَزَلْ مِنْ شَأْنِ مَنْ حَجَّ، الْمُرُوْرُ بِالْمَدِيْنَةِ، وَالْقَصْدُ إِلَی الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ

١٢: أخرجه العسقلاني في فتح الباري، ٣/٤٧٥، والشوکاني في نيل الأوطار، ٥/١١٥۔

١٣: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩٢، الرقم: ٤١٦٩، والقاضي عياض في الشفا، ١/٥٨٥، الرقم: ١٤٧١، والجرجاني في تاريخ جرجان، ١/٢٢٠، الرقم: ٣٤٧، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٥٧٠۔

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَالتَّبرُّکُ بِرُؤْيَةِ رَوْضَتِهِ وَمِنْبَرِهِ، وَقَبْرِهِ، وَمَجْلِسِهِ، وَمَلَامِسِ يَدَيْهِ، وَمَوَاطِئِ قَدَمَيْهِ، وَالْعَمُوْدِ الَّذِي كَانَ يَسْتَنِدُ إِلَيْهِ وَيَنْزِلُ جِبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ فِيْهِ عَلَيْهِ، وَبِمَنْ عَمَرَهُ وَقَصَدَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَالاعْتِبَارُ بِذَلِکَ كُلِّهِ.

’’حضرت ابن ابی فدیک سے روایت ہے کہ میں نے بعض (تابعین) سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ہمیں (صحابہ کرام سے) یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کے پاس حاضر ہو کر یہ آیت کریمہ: ’’بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرّم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔‘‘ تلاوت کرے اور ساتھ ہی ستر مرتبہ یہ بھی پڑھے: ’’صَلَّی اللهُ عَلَيْکَ يَا مُحَمَّدُ‘‘ (اے محمد مصطفیٰ! اللہ تعالیٰ آپ پر (اپنی شان کے لائق بے شمار) رحمتیں نازل فرمائے۔‘‘ تو (اس کے فارغ ہونے سے قبل) ایک فرشتہ اسے جواب دے گا: اے فلاں درود بھیجنے والے! اللہ تعالیٰ تجھ پر بھی درود (بصورتِ رحمت) بھیجے، اور تمہاری کوئی حاجت ایسی باقی نہ رہے جو پوری نہ ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

’’قاضی عیاض علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ’’الشِّفا‘‘ میں بیان کرتے ہیں کہ امام اسحاق بن ابراہیم فقیہ بیان کرتے ہیں: وہ چیز جو آج بھی ہر حج کرنے والے شخص کی شان (یعنی طریقہ) ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ میں حاضر ہو تو جس طرح مسجد نبوی ﷺ میں نماز کا قصد کرے (لازماً) اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ انور سے، منبر مبارک سے، قبر انور سے، مجلس مبارک سے، آپ ﷺ کے دست اقدس سے مَس شدہ اشیاء سے، اور ان چیزوں سے جنہیں حضور نبی اکرم ﷺ کے قدمین مبارک کا بوسہ لینے کا شرف حاصل ہوا، اور اس ستون سے جس کے ساتھ ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے، اور جس پر حضرت جبریل امین علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوتے تھے، اور ان (تمام) مقامات جن کا قصد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ مسلمین نے کیا ہے (وہ بھی بالالتزام اور رغبت قلبی کے ساتھ ان) سے برکت حاصل کرے، اور ان تمام چیزوں کو صمیم قلب سے (بابرکت) اور صحیح تر جانے (اور ان سے حصولِ تبرک و توسّل کرے)۔‘‘

١٤. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ رضی الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ إِذْ رَأَى

١٤: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩٥، الرقم: ٤١٧٧۔

مُنْكَرًا لَا يُمْكِنُهُ أَنْ يُغَيِّرَهُ أَتَى الْقَبْرَ فَقَالَ:

أَيَا قَبْرَ النَّبِيِّ وَصَاحِبَيْهِ أَلَا يَا غَوْثَنَا لَوْ تَعْلَمُوْنَا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو اسحاق قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہاں مدینہ منورہ میں ہمارے پاس ایک آدمی تھا جب وہ کوئی ایسی برائی دیکھتا جسے وہ اپنے ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرانور کے پاس آتا اور (آپ ﷺ کی بارگاہ میں یوں) عرض کرتا:

''اے قبرِ نبی (سرورِ دوعالم ﷺ کی قبر مبارک) اور (اپنی قبور میں آرام فرما) آپ ﷺ کے دونوں رفقاء! اور اے ہمارے مددگار (اور ہمارے آقا و مولا ﷺ) آپ ہماری (اس ناگفتہ بہ حالتِ زار پر) نظرِکرم فرمائیں۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رضي الله عنه إِذْ كَانَ خَلِيْفَةً بِالشَّامِ فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ قَالَ: إِنَّ لِي إِلَيْکَ حَاجَةً إِذْ أَتَيْتَ الْمَدِيْنَةَ سَتَرَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ. وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي فُلَانٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رضي الله عنه كَانَ يُبْرِدُ إِلَيْهِ الْبَرِيْدَ مِنَ الشَّامِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

وفي رواية: عَنْ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رضي الله عنه يُوَجِّهُ بِالْبَرِيْدِ قَاصِدًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لِيُقْرِئَ عَنْهُ النَّبِيَّ ﷺ السَّلَامَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت یزید بن ابوسعید مقبری علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ

١٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩١-٤٩٢، الرقم: ٤١٦٦-٤١٦٧، والقاضي عياض في الشفا، ٢/٥٨٥، الرقم: ١٤٧٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٥/٢٠٤، وابن حزم في المحلى، ٩/٥١٦، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٥٧٠.

کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب وہ شام کے خلیفہ تھے، تو (وقتِ رخصت) جب میں نے انہیں الوداع کہنے لگا تو انہوں نے فرمایا: مجھے آپ سے ایک کام ہے، اور وہ یہ کہ جب آپ مدینہ منورہ جائیں اور (دور سے) حضور نبی اکرم ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت کرتے ہی آپ ﷺ کی بارگاہ میں میری طرف سے سلام عرض کرنا۔ اور حضرت عبد اللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک ثقہ شخص نے بتایا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ ملک شام سے حضرت سلیمان بن سحیم رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کرتے تھے (کہ میری طرف سے روضۂ انور پر حاضر ہو کر خصوصی سلام عرض کریں)۔''

اس روایت کو امام بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت حاتم بن مردان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس پر سلام عرض کرنے کے لئے خصوصی قاصد مدینہ منورہ روانہ فرمایا کرتے تھے۔'' اس روایت کو امام بیہقی نے ذکر کیا ہے۔

١٦. قال الغزالي رَحِمَهُ الله: كل من يتبرک بمشاهدته في حياته يتبرک بزيارته بعد وفاته.

''امام غزالی رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص کہ زندگی میں جس کی زیارت سے برکت حاصل کی جاسکتی ہے، وفات کے بعد بھی اس کی زیارت سے برکت حاصل کی جاسکتی ہے۔''

١٧. كره مالک رَحِمَهُ الله أن يقال: زرنا قبر النبي ﷺ وقال أبو عمران رحمه الله: **إنما كره مالک أن يقال: طواف الزيارة، وزرنا قبر النبي ﷺ، لاستعمال الناس ذلک بينهم بعضهم لبعض، فكَرِه تسوية النبي ﷺ مع الناس بهذا اللفظ، وأحب أن يخص بأن يقال: سلمنا على النبي ﷺ**

''حضرت امام مالک رَحِمَهُ الله اسے مکروہ جانتے ہیں کہ کوئی یہ کہے ہم نے قبر انور کی زیارت کی ہے۔ ابو عمران رَحِمَهُ الله کہتے ہیں کہ امام مالک رَحِمَهُ الله نے طواف زیارت اور زیارت قبر نبی ﷺ کو اس

١٦: الغزالي في إحياء علوم الدين، ٢/٢٤٧۔

١٧: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ: ٥٨٤۔

لئے مکروہ کہا کہ عام لوگ ایک دوسرے کے لئے باہمی استعمال کرتے ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی عام لوگوں کے ساتھ ایسے لفظوں میں بھی برابری کرنا مکروہ ہے۔ لہٰذا مستحب یہ ہے کہ خاص طور پر یوں کہا جائے کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام عرض کیا۔‘‘

١٨. قال ابن أبي فديک رَحِمَهُ اللهُ: سمعت بعض من أدرکت یقول: بلغنا أنه من وقف عند قبر النبي ﷺ فتلا هذه الآیة: ﴿إِنَّ اللهَ وَمَلَائِکَتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِيِّ یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٥٦] **- قال: صلی الله علیک یا محمد، من یقولها سبعین مرة ناداه ملک: صلی الله علیک یا فلان، ولم تسقط له حاجة.**

’’ابن ابی فدیک رَحِمَهُ اللهُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بعض ان علماء سے جن سے ملا ہوں، سنا ہے: وہ فرماتے تھے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کے پاس کھڑا ہوا یہ آیہ کریمہ پڑھے: ﴿إِنَّ اللهَ وَمَلَائِکَتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِيِّ یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٥٦] پھر کہے: صَلَّی اللهُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ اور اسے ستر مرتبہ کہے تو فرشتہ اسے صدا دیتا ہے کہ اے فلاں شخص تجھ پر الله ﷻ کی رحمت ہو تیری کوئی حاجت نظر انداز نہ ہو گی۔‘‘

١٩. قال مالک رَحِمَهُ اللهُ في روایة ابن وهب رَحِمَهُ اللهُ: إذا سلم علی النبي ﷺ، ودعا، یقف ووجهه إلی القبر الشریف لا إلی القبلة، ویدنو، ویسلم، ولا یمس القبر بیده.

’’امام مالک رَحِمَهُ اللهُ نے ابن ابی وہب رَحِمَهُ اللهُ کی روایت میں فرمایا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام عرض کرو اور دعا مانگو تو اس طرح کھڑا ہو کہ (زائر کا) منہ قبر شریف کی طرف ہو نہ کہ قبلہ کی جانب۔ اور قریب ہو کر سلام عرض کرو اور (بتقاضائے ادب و احترام) آپ ﷺ کی قبر مبارک کو اپنے ہاتھ سے نہ چھوؤ۔‘‘

١٨: أخرجه القاضي عیاض في الشفا بتعریف حقوق المصطفی: ٥٨٥۔

١٩: أخرجه القاضي عیاض في الشفا بتعریف حقوق المصطفی: ٥٨٦۔

۲۰. قال النووی: اعلم أنّ زيارة قبر الرسول ﷺ من أهمّ القربات وأنجح المساعي... إِلى أن قال: ثم يأتي القبر الكريم فيستدبر القبلة، ويستقبل جدار القبر، عاض الطرف في مقام الهيبة والإِجلال فيقول: السّلام عليک يا رسول الله... إِلى أن قال: ويتوسّل به في حق نفسه ويستشفع به إِلى ربه ﷻ.

''امام نوویؒ قبر رسول ﷺ کی زیارت کے بارے بیان کرتے ہیں کہ: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت تمام قربتوں سے بڑھ کر اہم ترین قربت ہے اور تمام کوششوں سے بڑھ کر کامیاب ترین کوشش ہے۔۔۔(امام نووی آدابِ زیارت بیان کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:) اس کے بعد زائر آپ ﷺ کی قبرِ انور کے پاس آئے، قبلہ کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو اور قبرِ انور کی دیوار اس کے سامنے ہو اور اپنی نگاہ کو مقام ہیبت اور جلال پر مرکوز کر کے یوں کہے: السّلام علیک یارسول اللہ ''یا رسول اللہ! آپ ﷺ پر سلامتی ہو۔'' پھر (زائر) حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنی جان کے لئے وسیلہ پکڑے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ ﷺ کو وسیلہ بنا کر پیش کرے۔''

۲۱. قال ابن حبيب رَحِمَهُ الله: ويقول إذا دخلتَ مسجد الرسول: ﴿بسم الله، وَ سَلَامٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَّبِّنَا وَصَلَّى اللهُ وَمَلٰئِكَتُهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَجَنَّتِکَ وَاحْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ ثم اقصِدْ إلى الروضة، وهي ما بين القبر والمنبر فاركَعْ فيها ركعتين قبل وقوفک بالقبر تحمد الله فيهما وتسأله تمام ما خرجت إليه والعونَ عليه. وإن كانت ركعتان في غير الروضة أجزأتاک، وفي الروضة أفضل. وقد قال: ﷺ ما بين منبري روضة من رياض الجنة، ومنبري على ترعة من ترع الجنة.

۲۰: النووي في المجموع، ۸/ ۲۰۲۔

۲۱: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ: ۵۸۷۔

''ابن حبیب رَحِمَهُ الله نے کہا کہ جب مسجد نبوی میں داخل ہوتو کہو۔''اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع (کرتا ہوں)، اور سلامتی ہو حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر، سلامتی ہو ہم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجیں محمد ﷺ پر، اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی جنت اور رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ' اس کے بعد روضہ اطہر کی طرف متوجہ ہو (ریاض الجنۃ میں حاضر ہو) جو قبر و منبر کے درمیان ہے۔ وہاں پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھے یہ مواجہ شریف میں کھڑے ہونے سے پہلے ہے۔ ان میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرے پھر اپنی وہ تمام حاجتیں خدا سے مانگے جس کے لئے نکلا ہے اور اس پر اس سے مدد مانگے۔ اگر یہ دو رکعتیں روضہ شریف کے علاوہ کسی اور جگہ مسجد میں ہوں تو مضائقہ نہیں۔ مگر روضہ شریف میں افضل ہے کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ (روضہ) ہے۔''

٢٢. قال الإمام القسطلاني رَحِمَهُ الله: اعلم أن زيارة قبره الشريف من أعظم القربات، وأرجى الطاعات، والسبيل إلى أعلى الدرجات، ومن اعتقد غير هذا فقد انخلع من ربقة الإسلام، وخالف الله ورسوله وجماعة العلماء الأعلام. وقال القاضي عياض رَحِمَهُ الله: إنها سنة من سنن المسلمين مجمع عليها، وفضيلة مرغب فيها.

''امام قسطلانی رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ یہ بات جان لو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر شریف کی زیارت سب سے بڑی عبادت اور ایسی اطاعت ہے جس کی قبولیت کی زیادہ امید ہے نیز یہ بلند درجات کی طرف (لے جانے کا) ایک راستہ ہے پس جس نے اس کے علاوہ عقیدہ اختیار کیا اس نے اسلام کا پٹہ اپنا گردن سے اتار دیا اور اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ اور بلند مرتبہ علماء کرام کی جماعت کی مخالفت کی۔ حضرت قاضی عیاض رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں یہ (یعنی زیارت روزہ رسول ﷺ) مسلمانوں کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے جس پر سب کا اتفاق ہے اور ایک ایسی فضیلت ہے جس کی ترغیب دی گئی ہے۔''

٢٢: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ٣/٤٠٣۔

فَصْلٌ فِي کَوْنِ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالصَّحَابَةِ حُبَّ النَّبِيِّ ﷺ وَبُغْضِهِمْ بُغْضَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿اہل بیت اور صحابہ سے محبت دراصل حضور ﷺ سے محبت، اور ان سے بُغض حضور ﷺ سے بُغض ہونے کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (المائدة، ٥: ١١٩)

”اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے، یہی (رضائے الٰہی) سب سے بڑی کامیابی ہے ○“

٢. وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ لا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (التوبة، ٩: ١٠٠)

”اور مہاجرین اور ان کے مددگار (انصار) میں سے سبقت لے جانے والے، سب سے پہلے ایمان لانے والے اور درجۂ احسان کے ساتھ اُن کی پیروی کرنے والے، اللہ ان (سب) سے راضی ہوگیا اور وہ (سب) اس سے راضی ہوگئے اور اس نے ان کے لیے جنتیں تیار فرما رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی زبردست کامیابی ہے ○“

٣. مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ○ (الأحزاب، ٣٣: ٢٣)

”مومنوں میں سے (بہت سے) مَردوں نے وہ بات سچ کر دکھائی جس پر انہوں نے اللہ سے

عہد کیا تھا، پس ان میں سے کوئی (تو شہادت پا کر) اپنی نذر پوری کر چکا ہے اور ان میں سے کوئی (اپنی باری کا) انتظار کر رہا ہے، مگر انہوں نے (اپنے عہد میں) ذرا بھی تبدیلی نہیں کیo‘‘

٤. اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًاo وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللهِ وَالْحِكْمَةِ ط اِنَّ اللهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًاo

(الأحزاب، ٣٣: ٣٣-٣٤)

’’بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دےo اور تم اللہ کی آیتوں کو اور (رسول ﷺ کی) سنت و حکمت کو جن کی تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے یاد رکھا کرو، بے شک اللہ (اپنے اولیاء کے لیے) صاحبِ لُطف (اور ساری مخلوق کے لیے) خبردار ہےo‘‘

٥. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللهِ وَرِضْوَانًا. (الفتح، ٤٨: ٢٩)

’’محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ (ﷺ) کی معیت اور سنگت میں ہیں (وہ) کافروں پر بہت سخت اور زور آور ہیں آپس میں بہت نرم دل اور شفیق ہیں۔ آپ انہیں کثرت سے رکوع کرتے ہوئے، سجود کرتے ہوئے دیکھتے ہیں وہ (صرف) اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے طلب گار ہیں۔‘‘

٦. رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللهِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo (المجادلة، ٥٨: ٢٢)

’’اللہ اُن سے راضی ہوگیا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے ہیں، یہی اللہ (والوں) کی جماعت ہے، یاد رکھو! بے شک اللہ (والوں) کی جماعت ہی مراد پانے والی ہےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. [الأحزاب، ٣٣: ٣٣].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت صفیہ بنت شیبہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآنحالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر مبارک اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقوش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں اور آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ’’بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔‘‘ [الأحزاب، ٣٣: ٣٣]۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبي ﷺ، ٤/١٨٨٣، الرقم: ٢٤٢٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٠، الرقم: ٣٦١٠٢، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٧٢، الرقم: ١١٤٩، وابن راهويه في المسند، ٣/٦٧٨، الرقم: ١٢٧١، والحاكم في المستدرك، ٣/١٦٩، الرقم: ٤٧٠٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤٩، والطبري في جامع البيان، ٢٢/٦، ٧۔

٢. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا. بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا. بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ. فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ: أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّي فَأُجِيْبُ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا: كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدَى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللهِ، وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ. فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي. أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت زید بن ارقم ﷺ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس تالاب پر کھڑے ہوئے جسے خُم کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور وعظ و نصیحت کے بعد فرمایا: اے لوگو! میں تو بس ایک انسان ہوں عنقریب میرے رب کا پیغام لانے والا فرشتہ (یعنی فرشتۂ اجل) میرے پاس آئے گا اور میں اسے لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو، پھر آپ نے کتاب اللہ تعالیٰ (کی تعلیمات پر عمل کرنے پر) ابھارا اور اس کی ترغیب دی پھر فرمایا: اور (دوسرے) میرے اہلِ بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں (کہ کہیں تم بھول کر بھی ان کے ساتھ کوئی برا سلوک نہ کر بیٹھنا)۔‘‘ اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب ﷺ، ٣/١٨٧٣، الرقم: ٢٤٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٦، الرقم: ١٩٢٦٥، وابن حبان في الصحيح، ١/١٤٥، الرقم: ١٢٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤٨، الرقم: ٢٦٧٩، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ١/٧٩، الرقم: ٨٨.

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي —

نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ﴾، [آل عمران، ٣: ٦١]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ نازل ہوئی: ''آپ فرما دیں کہ آ جاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو (ایک جگہ پر) بلا لیتے ہیں۔'' [آل عمران، ٣: ٦١] تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔''

اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ علیهما السلام، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن اور حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی درجہ میں ہوگا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

طالب رضی اللہ عنہ، ١٨٧١/٤، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة آل عمران، ٢٢٥/٥، الرقم: ٢٩٩٩، وفي كتاب: المناقب، باب: ٢١، ٦٣٨/٥، الرقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٨٥/١، الرقم: ١٦٠٨، والنسائي في السنن الكبرى، ١٠٧/٥، الرقم: ٨٣٩٩، والحاكم في المستدرك، ١٦٣/٣، الرقم: ٤٧١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦٣/٧، الرقم: ١٣١٦٩-١٣١٧٠.

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على بن أبى طالب رضی اللہ عنہ، ٦٤١/٥، الرقم: ٣٧٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٧٧/١، الرقم: ٥٧٦، وفى فضائل الصحابة، ٦٩٣/٢، الرقم: ١١٨٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٥٠/٣، الرقم: ٢٦٥٤.

٥. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضي الله عنهم: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم سے فرمایا: جس سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہو گی، اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہو گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحِبُّوْا اللهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللهِ عزوجل. وَأَحِبُّوْا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کے سبب محبت کرو اور میرے اہلِ بیت سے میری محبت کی خاطر محبت کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٩، الرقم: ٣٨٧٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في فضل الحسن والحسين، ١/٥٢، الرقم: ١٤٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٨، الرقم: ٣٢١٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٢، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٣٤، الرقم: ٦٩٧٧، والحاكم في المستدرك، ٣/١٦١، الرقم: ٤٧١٤.

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٤، الرقم: ٣٧٨٩، والحاكم في المستدرك ٣/١٦٢، الرقم: ٤٧١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٦٦، الرقم: ٤٠٨، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤/١٥٩.

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی اور جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَايَ، مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي أَبْغَضَهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللهُ أَدْخَلَهُ النَّارَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین میرے بیٹے ہیں جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ عزوجل نے محبت کی اور جس سے اللہ عزوجل نے محبت کی اللہ عزوجل نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس پر اللہ عزوجل کا غضب ہوا اور جس پر اللہ عزوجل کا غضب ہوا اللہ عزوجل نے اُسے آگ میں داخل کر دیا۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين، ١/٥١، الرقم: ١٤٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٩، الرقم: ٨١٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٨٨، الرقم: ٧٨٦٣، وأبو يعلى في المسند، ١١/٧٨، الرقم: ٦٢١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٠٢، الرقم: ٤٧٩٥۔

٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٨١، الرقم: ٤٧٧٦۔

۹. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيْرَ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ، فَقُمْنَ، فَقَالَ: كَأَنِّي قَدْ دُعِيْتُ فَأَجَبْتُ. إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ تَعَالَى، وَعِتْرَتِي، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تُخْلِفُوْنِي فِيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل مَوْلَايَ وَأَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، اَللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیرِ خم پر قیام فرمایا۔ آپ ﷺ نے سائبان لگانے کا حکم دیا، وہ لگا دیئے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ یقیناً میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب اور دوسری میری عترت۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے ہو اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے سامنے آئیں گی۔ پھر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو بھی دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰. عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ،

۹: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٥، ١٣٠، الرقم: ٨١٤٨، ٨٤٦٤، وفي فضائل الصحابة، ١/١٥، والحاكم في المستدرك، ٣/١٠٩، الرقم: ٤٥٧٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٦٦، الرقم: ٤٩٦٩۔

۱۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العباس بن عبد المطلب رضی الله عنهما، ١/٥٠، الرقم: ١٤٠، والحاكم في المستدرك، ٤/٨٥، الرقم: ٦٩٦٠، والمقدسي في —

وَهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَقْطَعُوْنَ حَدِيْثَهُمْ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُوْنَ فَإِذَا رَأَوُا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوْا حَدِيْثَهُمْ وَاللهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم جب قریش کی جماعت سے ملتے اور وہ باہم گفتگو کر رہے ہوتے تو گفتگو روک دیتے ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اس امر کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جب میرے اہلِ بیت سے کسی کو دیکھتے ہیں تو گفتگو روک دیتے ہیں؟ اللہ رب العزت کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک میرے اہلِ بیت سے اللہ تعالیٰ کے لیے اور میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہ کرے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُوْصِي مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي وَمَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللهَ ﷻ، وَمَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ ﷻ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ ﷻ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ تعالیٰ کو ولی جانا، اور جس نے علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی، اور

.... الأحاديث المختارة، ٨/٣٨٢، الرقم: ٤٧٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/١١٣، الرقم: ٦٣٥٠، والسيوطي في شرحه على سنن ابن ماجه، ١/١٣، الرقم: ١٤٠۔

١١: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٢٩، الرقم: ١٧٥١، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥:١٨١،١٨٢، والهندى في كنز العمال، ١١/٦١١، الرقم: ٣٢٩٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٨،١٠٩ وقال: رواه الطبراني بإسنادين۔

جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ تعالیٰ سے بغض رکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی، متقی ہندی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، حَبِيْبُکَ حَبِيْبِي، وَحَبِيْبِي، حَبِيْبُ اللهِ. وَعَدُوُّکَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي، عَدُوُّ اللهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدِي.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی) روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میری (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی) طرف دیکھ کر فرمایا: اے علی! تو دنیا میں بھی سردار ہے اور آخرت میں بھی سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اور اس کے لئے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ لَّا أَسْئَلُکُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ [الشورى، ٤٢: ٢٣]، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُکَ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت: ’’فرما دیجئے: میں اس تبلیغ رسالت پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر (اپنی اور اللہ کی) قرابت و قربت سے محبت (چاہتا ہوں)۔‘‘ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے قرابت دار کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دو بیٹے (حسن و حسین)۔‘‘

١٢: أخرجه الحاکم في المستدرک، ٣/ ١٣٨، الرقم: ٤٦٤٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣٢٥، الرقم: ٨٣٢٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٩/٥٧٥۔

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ٣/٤٧، الرقم: ٢٦٤١، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٩٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٨۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رضی الله عنه عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ، وَأَهْلِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ، وَعِتْرَتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عِتْرَتِهِ، وَذَاتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَاتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں اور میرے اہلِ بیت اسے اس کے اہلِ خانہ سے محبوب تر نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے۔''

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي. فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيْفَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو۔ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔''

اسے امام بخاری، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/٧٥، الرقم: ٦٤١٦، وفي المعجم الأوسط، ٦/٥٩، الرقم: ٥٧٩٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٨٩، الرقم: ١٥٠٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٥٤، الرقم: ٧٧٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٨٨۔

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبي صلی الله عليه وآله وسلم لو كنت متخذًا خليلاً، ٣/١٣٤٣، الرقم: ٣٤٧٠، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ٥٩، ٥/٦٩٥، الرقم: ٣٨٦١، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في النهى عن سبّ أصحاب رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، ٤/٢١٤، الرقم: ٤٦٥٨۔

حدیث حسن ہے۔

١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللهَ اَللهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور میرے بعد انہیں اپنی گفتگو کا نشانہ مت بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی، جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اس کی گرفت ہوئی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِي فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللهِ عَلَى شَرِّكُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

١٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: فيمن سبّ أصحاب النبي ﷺ، ٥/٦٩٦، الرقم: ٣٨٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٥٤، ٥٧، الرقم: ٢٠٥٤٩-٢٠٥٧٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٩١، الرقم: ١٥١١، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٧٩، الرقم: ٩٩٢، والروياني في المسند ٢/٩٢، الرقم: ٨٨٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٤٦، الرقم: ٥٢٥، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٦٨، الرقم: ٢٢٨٤۔

١٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في فضل من رَأى النَّبِيَّ ﷺ وَصَحِبَهُ، ٥/٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/١٩١، الرقم: ٨٣٦٦، وأحمد بن حبنل في فضائل الصحابة، ١/٣٩٧، الرقم: ٦٠٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٦٣، الرقم: ١٠٢٢، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٣/١٩٥۔

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم (انہیں) کہو: تمہارے شر پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ عَطَاءٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي رِبَاحٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَافِظًا وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کا میری وجہ سے دفاع کیا اورعزت کی تو قیامت کے دن میں اس کا محافظ ہوں گا اور جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: احْفَظُوْنِي فِي أَصْحَابِي، فَإِنَّهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْقُضَاعِيُّ.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں میرا لحاظ کرنا کیونکہ وہ میری امت کے بہترین لوگ ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابو نعیم اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوْقٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِهِمْ عُمُرِهِ.

١٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٥٤، الرقم: ١٠، وفي فضائل الصحابة، ١/٥٤، الرقم: ١٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٤/٢٢٢، والمناوي في فيض القدير، ٣/٣٧٠۔

١٩: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ١/٣١١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٩٠، الرقم: ١٥٠٧، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٤١٨، الرقم: ٧٢٠۔

١: أخرجه ابن ماجه في السنن، باب: فضل أهل بدر، ١/٥٧، الرقم: ١٦٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٨٤، الرقم: ١٠٠٦۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت نسیر بن ذعلوق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحابِ رسول ﷺ کو برا مت کہو پس ان کے عمل کا ایک لمحہ (جو انہوں نے حالت ایمان میں محبت مصطفیٰ میں گزارا ہے) تمہاری زندگی کے تمام اعمال سے بہتر ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلإِيْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ. قَالَ أَبُو الصَّلْتِ: لَوْ قُرِئَ هَذَا الإِسْنَادُ عَلَى مَجْنُوْنٍ لَبَرَأَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’امام عبد السلام بن ابی صالح ابو صلت ہروی، امام علی بن موسیٰ رضا سے وہ اپنے والد (امام موسیٰ الرضا) سے وہ امام جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد (امام محمد) سے وہ امام علی بن حسین سے وہ اپنے والد (امام حسین علیہ السلام) سے وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان دل سے پہچاننے، زبان سے اقرار کرنے اور ارکان (اسلام) پر عمل کرنے کا نام ہے۔ (امام ابن ماجہ کے شیخ) امام ابوصلت ہروی فرماتے ہیں: اگر اس حدیث مبارک کی یہ سند ﴿عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ﴾ پڑھ کر کسی پاگل پر دم کی جائے تو وہ ضرور شفایاب ہو جائے گا۔‘‘ اسے امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: قَامَ كَعْبٌ رضی اللہ عنہ فَأَخَذَ بِحُجْزَةِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ، وَقَالَ:

٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في الإيمان، ١/٢٥، الرقم: ٦٥، والطبراني في العمجم الأوسط، ٦/٢٢٦، الرقم: ٦٢٥٤، ٨/٢٦٢، الرقم: ٨٥٨٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٧، الرقم: ١٦، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٧٤٢۔

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٩٤٤، الرقم: ١٨٢٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٤٢۔

أَدَّخِرُهَا عِنُدَکَ لِلشَّفَاعَةِ يَوُمَ الُقِيَامَةِ؟ فَقَالَ الُعَبَّاسُ: وَلِي الشَّفَاعَةُ؟ قَالَ: نَعَمُ، إِنَّهُ لَيُسَ أَحَدٌ مِنُ أَهُلِ بَيُتِ نَبِيٍّ يُسُلِمُ إِلَّا کَانَتُ لَهُ شَفَاعَةٌ. رَوَاهُ أَحُمَدُ وَأَبُوُنُعَيُمٍ.

’’حضرت عطیہ عوفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا دامن پکڑا اورعرض کرنے لگے: میں آپ کے اس دامن کو قیامت کے دن اپنے لئے ذریعۂ شفاعت بناتا ہوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میرے لئے شفاعت ہوگی؟ انہوں نے کہا: ہاں! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے جس کسی نے بھی اسلام قبول کیا ہے اسے حقِ شفاعت حاصل ہوگا۔‘‘ اسے امام احمد اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام حاکم، بزار اور ابونعیم نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤. عَنُ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ ابُنُ عُمَرَ رضي الله عنهما هَلُ کَانَ أَصُحَابُ رَسُوُلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَضُحَکُوُنَ؟ قَالَ: نَعَمُ، وَالإِيُمَانُ فِي قُلُوُبِهِمُ أَعُظَمُ مِنَ الُجِبَالِ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيُمٍ.

’’حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں اور ایمان ان کے دلوں میں پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٥. **قال القاضي عياض رَحِمَهُ الله: من علامات محبة النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبته لمن أحب النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ومن هو بسببه من أهلِ بيته وصحابته من المهاجرين والأنصار، وعداوة من عاداهم، وبغض من أبغضهم وسبهم، فمن أحب شيئاً أحب من يحبُّ.**

’’قاضی عیاض رَحِمَہُ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ ہر اس فرد سے محبت کرے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت کرتے ہوں، اور اسی تعلق کے سبب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ مہاجرین و انصار سے محبت رکھتا ہے۔ اور جو ان سے عداوت رکھے اُن سے عداوت رکھے اور جو ان سے بغض و عناد رکھے ان سے بغض رکھے۔ پس جو شخص

٤: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣١١۔

٥: القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ٥٠١۔

جس سے محبت رکھے وہ اس کو بھی محبوب جانے جس سے اس کا محبوب محبت کرے۔‘‘

٦. قال القاضي عياض رَحِمَهُ الله: روي أن مالكاً رَحِمَهُ الله لمّا ضربه جعفر بن سليمان، ونال منه ما نال، وحمل مَغشِيّاً عليه، دخل عليه الناس، فأفاق، فقال: أُشهدكم أني جعلت ضاربي في حِلّ. فسئل بعد ذلک، فقال: خفت أن أموت، فألقى النبي ﷺ، فأستحي منه أن يدخل بعض آله بسببي النار. وقيل: إن المنصور أقاده من جعفر، فقال له: أعوذ بالله! والله، ما ارتفع منها سوطٌ عن جسمي إلا وقد جعلته في حلٍّ لقرابته من رسول الله ﷺ.

’’قاضی عیاض رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ ایک روایت میں ہے کہ جب جعفر بن سلیمان نے حضرت امام مالک رَحِمَهُ الله کو کوڑے مارے کیونکہ وہ امام پر بہت ناراض ہوا تھا۔ آپ کو بے ہوش وہاں سے اٹھا کر لایا گیا تھا۔ جب آپ کو ہوش آیا تو لوگ (مزاج پرسی کے لیے) آئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: میں نے اپنے مارنے والے (جعفر بن سلیمان) کو معاف کر دیا۔ کسی نے پوچھا: آپ کیوں معاف فرما رہے ہیں؟ فرمایا: اس لئے کہ میں خوف کرتا ہوں کہ اگر مجھے موت آ گئی اور اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی تو مجھے شرمندگی ہو گی کہ میری مار کے سبب سے حضور کے کسی قرابتی کو جہنم میں ڈالا جائے۔ (یہ تھا اُن کا تعلق خاندان رسول کے ایک فرد کے ساتھ)۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ منصور نے امام مالک رَحِمَهُ الله کا بدلہ جعفر سے لینے کا ارادہ کیا تو امام مالک رَحِمَهُ الله نے فرمایا: میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں، خدا کی قسم! اس کے کوڑوں میں سے جو کوڑا بھی میرے جسم سے ہٹتا تھا میں اسی وقت معاف کر دیتا تھا۔ اس لئے کہ اس کی رسول اللہ ﷺ سے قرابت ہے۔‘‘

٧. قال مالک بن أنس رَحِمَهُ الله، وغيره: من أبغض الصحابة و سبهم فليس له في فيء المسلمين حق.

’’حضرت مالک ابن انس رَحِمَهُ الله وغیرہ فرماتے ہیں کہ جس نے صحابہ سے دشمنی کی اور انہیں

٦: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٥٣٢۔

٧: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٥٣٧۔

گالیاں دیں تو اس کا کوئی حق مسلمانوں کے مال غنیمت میں نہیں ہے۔‘‘

۸. قال عبد الله بن المبارك رَحِمَهُ الله: خصلتان من كانتا فيه نجا: الصدق، وحب أصحاب محمد ﷺ.

’’حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ جس میں یہ دو خصلتیں ہوں گی وہ نجات پا جائے گا: ایک صدق (سچائی) دوسری حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ سے محبت۔‘‘

۹. ركب زيد بن ثابت مرة. فدنا ابن عباس ليأخذ بركابه. فقال: مه يا ابن عم رسول الله، فقال: هكذا أمرنا أن نفعل بكبرائنا. فقال: أرني يدك. فأخرجها إليه فقبّلها. فقال: هكذا أمرنا نفعل بأهل بيت رسول الله ﷺ.

’’ایک دفعہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آگے بڑھ کر ان کی سواری کی رکاب تھام لی۔ آپ نے کہا: اے حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا کے بیٹے! رک جایئے ایسا نہ کیجئے۔ تو انہوں نے فرمایا: ہمیں اس طرح ہی حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنے بڑوں کے ساتھ یونہی ادب سے پیش آئیں۔ پس حضرت زید نے فرمایا: مجھے اپنا ہاتھ دکھایئے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ باہر آپ کی طرف نکالا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ چوم لیا اور کہا: ہمیں بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اہل بیت رسول ﷺ کا یوں احترام کریں۔‘‘

۸: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ۵۳۷۔

۹: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۹/۳۲۶ وابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ۲/۲۴۴۔

فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ الْحَيَوَانَاتِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ سے حیوانات کی محبت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْئًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَکَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ (البقرة، ۲: ۲٦۰)

’’ارشاد فرمایا: سوتم چار پرندے پکڑ لو پھر انہیں اپنی طرف مانوس کر لو پھر (انہیں ذبح کر کے) ان کا ایک ایک ٹکڑا ایک ایک پہاڑ پر رکھ دو پھر انہیں بلاؤ وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آ جائیں گے، اور جان لو کہ یقیناً اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے○‘‘

۲. اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِکَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ (النحل، ١٦: ٧٩)

’’کیا انہوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا جو آسمان کی ہوا میں (قانونِ حرکت و پرواز کے) پابند (ہو کر اڑتے رہتے) ہیں، انہیں اللہ کے (قانون کے) سوا کوئی چیز تھامے ہوئے نہیں ہے۔ بیشک اس (پرواز کے اصول) میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں○‘‘

۳. وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○

(الأنبياء، ٢١: ٧٩)

’’اور ہم نے پہاڑوں اور پرندوں (تک) کو داؤد (علیہ السلام) کے (حکم کے) ساتھ پابند کر دیا تھا وہ (سب ان کے ساتھ مل کر) تسبیح پڑھتے تھے، اور ہم ہی (یہ سب کچھ) کرنے والے تھے○‘‘

٤. اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○ (النور، ٢٤: ٤١)

’’کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ (سب) اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں اور پرندے (بھی فضاؤں میں) پر پھیلائے ہوئے (اسی کی تسبیح کرتے ہیں)، ہر ایک (اللہ کے حضور) اپنی نماز اور اپنی تسبیح کو جانتا ہے، اور اللہ ان کاموں سے خوب آگاہ ہے جو وہ انجام دیتے ہیںo‘‘



۵. فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَo وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍo وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِo (ص، ۳۸: ۳٦-۳۸)

’’پھر ہم نے اُن کے لئے ہوا کو تابع کر دیا، وہ اُن کے حکم سے نرم نرم چلتی تھی جہاں کہیں (بھی) وہ پہنچنا چاہتےo اور کل جنّات (و شیاطین بھی ان کے تابع کر دیئے) اور ہر معمار اور غوطہ زَن (بھی)o اور دوسرے (جنّات) بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھےo‘‘

١. مَحَبَّةُ الْبَعِيْرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ اُونٹوں کی محبت کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی الله عنه قَالَ: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ. فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لِي، يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَقَالَ: أَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِي مَلَّكَکَ اللهُ إِيَّاهَا، فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّکَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اُونٹ تھا۔ جب اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر دست شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس اُونٹ کا مالک کون ہے اور یہ کس کا اونٹ ہے؟ انصار کا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ اس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے بہت زیادہ کام لیتے ہو۔“ اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ٣/٢٣، الرقم: ٢٥٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٠٥، الرقم: ١٧٥٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/١٥٩، الرقم: ١٣٥، وأبو عوانة في المسند، ١: ١٩٧، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢: ١٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٦: ١٦٥، الرقم: ١٢٣٢، والشافعي في تاريخ مدينة دمشق، ٢٧، ٢٤٩، الرقم: ٣٢٢٢۔

٢. عَنْ يَعْلَى بْنِ سِيَابَةَ ﷺ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً، فَأَمَرَ وَدْيَتَيْنِ فَانْضَمَّتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى، ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلَى مَنَابِتِهِمَا. وَجَاءَ بَعِيْرٌ فَضَرَبَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَرْجَرَ حَتَّى ابْتَلَّ مَا حَوْلَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ الْبَعِيْرُ؟ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيْدُ نَحْرَهُ. فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لِي مَالٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ. قَالَ: اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا. فَقَالَ: لَا جَرَمَ لَا أُكْرِمُ مَالًا لِي كَرَامَتُهُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. وَأَتَى عَلَى قَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ فَقَالَ: إِنَّهُ يُعَذَّبُ فِي غَيْرِ كَبِيْرٍ. فَأَمَرَ بِجَرِيْدَةٍ فَوُضِعَتْ عَلَى قَبْرِهِ فَقَالَ: عَسَى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ رَطْبَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت یعلی بن سیابہ ﷺ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے کھجور کے دو درختوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ﷺ کے حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے (اور آپ ﷺ کے لیے پردہ بن گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے قضائے حاجت فرمائی)۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے۔ پھر ایک اونٹ آپ ﷺ کی خدمت میں اپنی گردن کو زمین پر رگڑتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ اتنا بلبلایا کہ اس کے اردگرد کی جگہ گیلی ہوگئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ اس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے مالک کی طرف آدمی بھیجا (کہ اسے بلا لائے۔ جب وہ آ گیا تو) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا یہ اونٹ مجھے ہبہ کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے بڑھ کر اپنے مال میں سے کوئی چیز محبوب نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔ اس صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے تمام مال سے بڑھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ کا گزر

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٢، وابن حميد في المسند، ١/١٥٤، الرقم: ٤٠٥، والخطيب البغدادى فى موضح أوهام الجمع والتفريق، ١/٢٧٢، الرقم: ٢٧١ والنووي فى رياض الصالحين، ١/٢٤٣، الرقم: ٢٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦۔

ایک قبر سے ہوا جس کے اندر موجود میت کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی طلب فرمائی اور اسے اس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنی خشک نہیں ہو جاتی اسے عذاب میں تخفیف دی جاتی رہے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَتَلَاحَقَ بِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْيَا، فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ. فَقَالَ لِي: مَا لِبَعِيْرِکَ؟ قَالَ: قُلْتُ: عَيِيَ. قَالَ: فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ. فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ. فَقَالَ لِي: کَيْفَ تَرَى بَعِيْرَکَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَکَتُکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اتفاق سے حضور نبی اکرم ﷺ میرے ساتھ آ ملے میں اپنے پانی ڈھونے والے اونٹ پر سوار تھا جو تھکاوٹ کے باعث چل نہیں رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یہ تھک گیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ پیچھے کی جانب تشریف لائے، اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا کی تو وہ آسانی سے دوسرے اونٹوں سے آگے چلنے لگا۔ پھر ارشاد فرمایا: اب تم اپنے اونٹ کو کیسا دیکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: اب تو اچھا ہے۔ اسے آپ ﷺ کی برکت حاصل ہوگئی ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا مِنْ قَيْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَنَا النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَنَا بَکْرَةٌ صَعْبَةٌ لَا يُقْدَرُ عَلَيْهَا قَالَ: فَدَنَا مِنْهَا رَسُوْلُ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الجهاد والسير، باب: استئذان الرجل الإمام، ۳/۱۰۸۳، الرقم: ۲۸۰۵، ومسلم في کتاب: المساقاة، باب: بيع البعير واستثناء رکوبه، ۳/۱۲۲۱، الرقم: ۷۱۵، وأبو عوانة في المسند، ۳/۲٤۹، الرقم: ٤۸٤۳۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۷۳، الرقم: ۱۹۷۷۷، والحارث في المسند، ۱/۳٦۸، الرقم: ۲٦۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۲۵، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/۲۹۔

اللهِ ﷺ، فَمَسَحَ ضَرْعَهَا، فَحَفَلَ فَاحْتَلَبَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بنی قیس کے ایک بزرگ کو اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہمارے پاس ایک سرکش اونٹنی تھی جو قابو میں نہ آتی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس اونٹنی کے پاس گئے، اس کے تھنوں پر دستِ اقدس پھیرا تو وہ دودھ سے بھر گئے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں دوہا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، إِذْ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ جَهُوْرِيٌّ، بَدَوِيٌّ يَمَانِيٌّ، عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، فَأَنَاخَ بِبَابِ الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ، فَلَمَّا قَضَى نُحْبَهُ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ النَّاقَةَ الَّتِي تَحْتَ الْأَعْرَابِيِّ سَرِقَةٌ، قَالَ: أَثَمَّ بَيِّنَةٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، يَارَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: يَا عَلِيُّ، خُذْ حَقَّ اللهِ مِنَ الْأَعْرَابِيِّ إِنْ قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ، وَإِنْ لَمْ تَقُمْ، فَرُدَّهُ إِلَيَّ، قَالَ: فَأَطْرَقَ الْأَعْرَابِيُّ سَاعَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: قُمْ يَا أَعْرَابِيُّ، لِأَمْرِ اللهِ وَإِلَّا فَأَدِلَّ بِحُجَّتِکَ، فَقَالَتِ النَّاقَةُ مِنْ خَلْفِ الْبَابِ: وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْكَرَامَةِ يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ هٰذَا مَا سَرَقَنِي، وَلَا مَلَكَنِي أَحَدٌ سِوَاهُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أَعْرَابِيُّ، بِالَّذِي أَنْطَقَهَا بِعُذْرِکَ، مَا الَّذِي قُلْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ لَسْتَ بِرَبٍّ اسْتَحْدَثْنَاکَ، وَلَا مَعَکَ إِلٰهٌ أَعَانَکَ عَلَى خَلْقِنَا، وَلَا مَعَکَ رَبٌّ فَنَشُکُّ فِي رَبُوْبِيَّتِکَ، أَنْتَ رَبُّنَا كَمَا نَقُوْلُ، وَفَوْقَ مَا يَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ. أَسْأَلُکَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُبَرِّئَنِي بِبَرَاءَتِي. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْكَرَامَةِ يَا أَعْرَابِيُّ، لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ يَبْتَدِرُوْنَ أَفْوَاهَ الْأَزِقَّةِ يَكْتُبُوْنَ مَقَالَتَکَ، فَأَكْثِرِ الصَّلَاةَ عَلَيَّ.

٥: أخرجه الحاكم في المستدرك ٢/٦٧٦، الرقم: ٤٢٣٦۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: رَوَاهُ هَذَا الْحَدِيْث عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمِصْرِيُّ هَذَا لَسْتُ أَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بلند آواز والا یمنی دیہاتی بدو اپنی سرخ اونٹنی کے ساتھ ادھر آیا، اس نے اپنی اونٹنی مسجد کے دروازے کے سامنے بٹھائی اور خود آ کر بیٹھ گیا پھر جب اس نے اپنا کام پورا کرلیا تو صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اونٹنی جو دیہاتی کے قبضہ میں ہے چوری کی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا اس پر کوئی دلیل ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں، یارسول اللہ! تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر اس اعرابی پر چوری کی گواہی مل جاتی ہے تو اس سے اللہ کا حق لو (یعنی اس پر چوری کی حد جاری کرو) اور اگر چوری کی شہادت نہیں ملتی تو اس کو میری طرف لوٹا دو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر اعرابی نے کچھ دیر کے لئے اپنا سر جھکایا۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا: اے اعرابی! اللہ کے حکم کی پیروی کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ وگرنہ میں تمہاری حجت سے دلیل پکڑوں گا، پس اسی اثناء میں دروازے کے پیچھے سے اونٹنی بول پڑی اور کہنے لگی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو بڑی عزت وکرامت کے ساتھ مبعوث فرمایا! نہ تو اس شخص نے مجھے چوری کیا ہے اور نہ ہی اس کے سوا میرا کوئی اور مالک ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے تجھے اس ذات کی جس نے اس اونٹنی کو تیرا عذر بیان کرنے کے لئے قوتِ گویائی بخشی، اے اعرابی یہ بتا تو نے (سر جھکا کر) کیا کہا تھا! اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے کہا: اے اللہ! تو ایسا خدا نہیں ہے جسے ہم نے پیدا کیا ہو، نہ ہی تیرے ساتھ کوئی اور معبود ہے جس نے مخلوق بنانے پر تیری اعانت کی ہو، اور نہ ہی تیرے ساتھ کوئی اور رب ہے کہ ہم تیری ربوبیت میں شک کریں، تو ہمارا رب ہے جیسا کہ ہم کہتے ہیں اور کہنے والوں کے کہنے سے بھی بہت بلند ہے۔ پس اے میرے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو حضور ﷺ پر درود بھیج اور یہ کہ مجھے میرے الزام سے بری کر دے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس رب کی قسم جس نے مجھے عزت کے ساتھ مبعوث کیا! اے اعرابی! میں نے دیکھا کہ فرشتے تمہاری بات کو لکھنے کے لئے تنگ گلیوں کے موڑوں سے لپک کر آ رہے ہیں، پس تُو کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کر۔‘‘

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کو ثقات نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں یحییٰ بن عبداللہ مصری کے بارے میں کوئی جرح وتعدیل میں نہیں جانتا۔

۲. مَحَبَّةُ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ بکریوں کی محبت کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَرِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: وَفِي الْحَائِطِ غَنَمٌ فَسَجَدَتْ لَهُ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَكَ مِنْ هَذِهِ الْغَنَمِ. فَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ. وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَالْمَقْدَسِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور چند دیگر انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ باغ میں بکریاں تھیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان بکریوں سے زیادہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے اور اگر ایک دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم اور مقدسی نے روایت کیا ہے، اور مذکورہ الفاظ مقدسی کے ہیں۔

۲. عَنِ الْوَضِيْنِ بْنِ عَطَاءٍ رضی الله عنه أَنَّ جَزَّارًا فَتَحَ بَابًا عَلَى شَاةٍ لِيَذْبَحَهَا،

۱: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ۲/۳۷۹، الرقم: ۲۷۶، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۶/۱۳۰، الرقم: ۲۱۲۹، وفي ۶/۱۳۱، الرقم: ۲۱۳۰۔

۲: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۴/۴۹۳، الرقم: ۸۶۰۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۱۰۲، الرقم: ۱۶۷۵، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۱/۱۵۶، والمناوي في فيض القدير، ۶: ۱۳۵۔

فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ حَتَّى أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَاتَّبَعَهَا. فَأَخَذَهَا يَسْحَبُهَا بِرِجْلِهَا. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: اِصْبِرِي لِأَمْرِ اللهِ، وَأَنْتَ يَا جَزَّارُ، فَسُقْهَا إِلَى الْمَوْتِ سَوْقًا رَفِيْقًا.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''حضرت وضین بن عطا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک قصاب نے بکری ذبح کرنے کے لئے دروازہ کھولا تو وہ اس کے ہاتھ سے نکل بھاگی اور حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آ گئی۔ وہ قصاب بھی اس کے پیچھے آ گیا اور اس بکری کو پکڑ کر ٹانگ سے کھینچنے لگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بکری سے فرمایا: اللہ ﷻ کے حکم پر صبر کر اور اے قصاب! تو اسے نرمی کے ساتھ موت کی طرف لے جا۔''

اس حدیث کو امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنِ ابْنَةٍ لِخُبَابٍ رضي الله عنهما قَالَتْ: خَرَجَ أَبِي فِي غَزَاةٍ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَعَاهَدُنَا فَيَحْلِبُ عَنْزًا لَنَا فَكَانَ يَحْلِبُهَا فِي جَفْنَةٍ لَنَا فَتَمْتَلِئُ فَلَمَّا قَدِمَ خُبَابٌ حَلَبَهَا فَعَادَ حِلَابُهَا كَمَا كَانَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی بیٹی روایت کرتی ہیں کہ میرے والد، حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں کسی غزوہ میں (شرکت کی غرض سے گھر سے) باہر تشریف لے گئے۔ (والد کی غیر موجودگی میں) حضور نبی اکرم ﷺ ہماری دیکھ بھال فرماتے تھے اور ہماری بکری کا دودھ (بھی) دوہتے تھے۔ آپ ﷺ اس کا دودھ ہمارے پیالے میں دوہتے تھے یہاں تک کہ وہ بھر جاتا۔ جب حضرت خباب رضی اللہ عنہ (واپس) گھر تشریف لائے اور بکری کا دودھ دوہا تو اس (کے تھنوں میں دوبارہ) دودھ لوٹ آیا جیسے وہ پہلے تھا۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣٢٢/٦، الرقم: ٣١٧٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١١١/٥، الرقم: ٢١١٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨٧/٢٥، الرقم: ٦٤٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣١٢/٨۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا يَافِعًا أَرْعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه وَقَدْ فَرَّا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَا: يَا غُـلَامُ، هَلْ عِنْدَكَ مِنْ لَبَنٍ تَسْقِيْنَا؟ قُلْتُ: إِنِّي مُؤْتَمَنٌ وَلَسْتُ سَاقِيَكُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ جَذَعَةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَتَيْتُهُمَا بِهَا، فَاعْتَقَلَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم وَمَسَحَ الضَّرْعَ، وَدَعَا فَحَفَلَ الضَّرْعُ ثُمَّ أَتَاهُ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه بِصَخْرَةٍ مُنْقَعِرَةٍ، فَاحْتَلَبَ فِيْهَا، فَشَرِبَ، وَشَرِبَ أَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ شَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ: اقْلِصْ، فَقَلَصَ، فَأَتَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: عَلِّمْنِي مِنْ هَذَا الْقَوْلِ، قَالَ: إِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ قَالَ: فَأَخَذْتُ مِنْ فِيْهِ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً لَا يُنَازِعُنِي فِيْهَا أَحَدٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک نوعمر لڑکا تھا اور عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چراتا تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ادھر تشریف لائے اور آپ دونوں مشرکین سے راہِ فرار اختیار کر کے آئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے لڑکے! کیا تمہارے پاس ہمیں پلانے کے لئے دودھ ہے؟ میں نے کہا: میں (کسی کی بکریوں پر) امین ہوں لہٰذا میں آپ کو دودھ نہیں پلا سکتا، پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک سالہ بکری ہے جس سے بکرے نے جفتی نہ کی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں (ہے)، میں ان دونوں کو اس بکری کے پاس لے کر آیا تو اسے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکڑا اور اس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی تو وہ تھن دودھ سے بھر آیا پھر حضور نبی

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٦٢، الرقم: ٤٤١٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٧، الرقم: ٣١٨٠١، وأبو يعلى في المسند، ٨/٤٠٢، الرقم: ٤٩٨٥، وفي ٩/٢١٠، الرقم: ٥٣١١، والطيالسي في المسند، ١/٤٧، الرقم: ٣٥٣، والشاشي في المسند، ٢/١٢٢، الرقم: ٦٥٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٢٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/١٥٠، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٥٨، الرقم: ٣٩، وابن حجر العسقلاني في مقدمة فتح الباري، ١/٢٩٩، والطبري في رياض النضرة، ١/٤٦٤، الرقم: ٣٨٥، وابن جوزي في صفوة الصفوة، ١٢/٣٩٥.

اکرم ﷺ نے اسے دوہا، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پینڈے والا پتھر آپ ﷺ کے پاس لے کر حاضر ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس میں دودھ دوہا، پھر آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ دودھ نوش فرمایا اور پھر میں نے وہ دودھ پیا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے تھن کو حکم دیا کہ وہ سکڑ جائے تو وہ سکڑ گیا (جس طرح وہ دودھ دوہنے سے پہلے تھا) پھر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی (یا رسول اللہ!) جو کلمات آپ نے پڑھے وہ) مجھے بھی سکھایئے آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تو سیکھنے والا لڑکا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ستر سورتیں سیکھیں، اور اس چیز میں میرا کوئی مدمقابل نہیں ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ جَيْشِ بْنِ خَالِدٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حِيْنَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَخَرَجَ مِنْهَا مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ رضي الله عنهما وَدَلِيْلُهُمَا اللَّيْثِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَرِيْقَطِ، مَرُّوْا عَلَى خَيْمَتَي أُمِّ مَعْبَدٍ الْخُزَاعِيَّةِ وَكَانَتْ بَرْزَةً جَلْدَةً تَحْتَبِئُ بِفِنَاءِ الْقُبَّةِ، ثُمَّ تَسْقِي وَتُطْعِمُ، فَسَأَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْهُ مِنْهَا فَلَمْ يَصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى شَاةٍ فِي كِسْرِ الْخَيْمَةِ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ؟ قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ: فَهَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ: هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: أَتَأْذِنِيْنَ أَنْ أَحْلُبَهَا؟ قَالَتْ: بَلَى بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي نَعَمْ إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلُبْهَا، فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللهَ ﷻ، وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا، فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ، وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ وَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ

۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٤٨، الرقم: ٣٦٠٥، والحاكم في المستدرك، ٣/١٠، الرقم: ٤٢٧٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٣٠، والطبري في رياض النضرة، ١/٤٧٠، الرقم: ٣٨٧، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٥٩، ٦٠، الرقم، ٤٢، وابن عبد البر في الاستعاب، ٤/١٩٥٨، الرقم: ٤٢١٥، وابن جوزي في صفوة الصفوة، ١/١٣٧، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٧٧، الرقم: ١٤٣٧۔

الرَّهْطَ، فَحَلَبَ فِيْهَا ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوِيَتْ وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوُوْا وَشَرِبَ آخِرُهُمْ ﷺ ثُمَّ أَرَاضُوْا ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا ثُمَّ بَايَعَهَا، ثُمَّ ارْتَحَلُوْا عَنْهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت حبیش بن خالد صحابی رسول سے مروی ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے گائیڈ لیثی عبد اللہ بن اریقط مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلے تو وہ اُم معبد خزاعیہ کے دو خیموں کے پاس سے گزرے اور وہ بڑی بہادر اور دلیر خاتون تھیں۔ وہ اپنے خیمے کے آگے میدان میں چادر اوڑھ کر بیٹھتی تھیں اور لوگوں کو کھلاتی پلاتی تھیں۔ ان حضرات نے ان سے کھجور یا گوشت دریافت کیا کہ خریدیں مگر ان میں سے کوئی چیز بھی ان کے پاس نہ پائی۔ لوگوں کا زادِ راہ ختم ہو چکا تھا اور لوگ قحط کی حالت میں تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے خیمہ کے ایک کونے میں ایک بھیڑ دیکھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُم معبد! یہ بھیڑ کیسی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ وہ بکری ہے جس کو تھکن نے بکریوں سے پیچھے کر دیا ہے (جس کی وجہ سے اور بکریاں چرنے گئیں اور یہ رہ گئی ہے)۔ فرمایا: اس کا کچھ دودھ بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (اس بکری کے لئے دودھ دینا) اس سے (یعنی جنگل جانے سے) بھی زیادہ دشوار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوہوں؟ انہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، ہاں اگر آپ اس کے دودھ دیکھیں (تو دوہ لیجئے) آپ ﷺ نے **بسم اللہ** پڑھ کر تھن پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ! اُم معبد کو ان کی بکریوں میں برکت دے۔ اس بکری نے ٹانگیں پھیلا دیں، کثرت سے دودھ دیا اور فرمانبردار ہو گئی۔ آپ ﷺ نے ان کا وہ برتن مانگا جو ساری قوم کو سیراب کر دے۔ اس میں آپ ﷺ نے دودھ کو سیلاب کی طرح دوہا یہاں تک کہ کف اس کے اوپر آ گیا۔ آپ ﷺ نے اسے پلایا، اُم معبد نے پیا یہاں تک کہ وہ بھی سیراب ہو گئیں اور آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو پلایا، وہ بھی سیراب ہو گئے۔ سب سے آخر میں حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی نوش فرمایا اور فرمایا کہ قوم کے ساقی کو سب سے آخر میں پینا چاہیے۔ سب نے ایک بار پینے کے بعد دوبارہ پیا اور خوب سیر ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی برتن میں ابتدائی طریقہ پر دوبارہ دودھ دوہا اور اس کو ام معبد کے پاس چھوڑ دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣. مَحَبَّةُ الظَّبْيَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہرنیوں کی محبت کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى قَوْمٍ قَدْ صَادُوْا ظَبْيَةً فَشَدُّوْهَا إِلَى عَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ. فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي وَضَعْتُ وَلِي خَشْفَانِ. فَاسْتَأْذِنْ لِي أَنْ أُرْضِعَهُمَا ثُمَّ أَعُوْدُ إِلَيْهِمْ. فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذِهِ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: نَحْنُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُلُّوْا عَنْهَا حَتَّى تَأْتِيَ خَشْفَيْهَا تُرْضِعُهُمَا وَتَأْتِيَ إِلَيْكُمْ. قَالُوْا: وَمَنْ لَنَا بِذَلِكَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَنَا. فَأَطْلَقُوْهَا فَذَهَبَتْ فَأَرْضَعَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَيْهِمْ فَأَوْثَقُوْهَا. فَمَرَّ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَيْنَ أَصْحَابُ هَذِهِ؟ قَالُوْا: هُوَ ذَا نَحْنُ، يَارَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: تَبِيْعُوْنِهَا؟ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ، هِيَ لَكَ. فَخَلُّوْا عَنْهَا فَأَطْلَقُوْهَا فَذَهَبَتْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک گروہ کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے ایک ہرنی کو شکار کرکے ایک بانس کے ساتھ باندھ رکھا تھا۔ اس ہرنی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے دو چھوٹے بچے ہیں جنہیں میں نے حال ہی میں جنا ہے۔ پس آپ ﷺ مجھے ان سے اجازت دلوا دیں کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے کہا: یارسول اللہ، ہم اس کے مالک ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر تمہارے پاس واپس آ جائے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی واپسی کی ہمیں کون ضمانت دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں۔ انہوں نے ہرنی کو

١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٥٨، الرقم: ٥٥٤٧، وأبو نعيم في دلائل النبوة: ٣٧٦، الرقم: ٢٧٤، وابن كثير في شمائل الرسول ﷺ: ٣٤٧۔

چھوڑ دیا پس وہ گئی اور اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس لوٹ آئی۔ انہوں نے اسے پھر باندھ دیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ دوبارہ ان لوگوں کے پاس سے گزرے اور ان سے پوچھا: اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ ہم ہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس ہرنی کو مجھے فروخت کروگے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ آپ ہی کی ہے۔ پس انہوں نے اسے کھول کر آزاد کر دیا اور وہ چلی گئی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الصَّحْرَاءِ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْهِ: يَارَسُوْلَ اللهِ، فَالْتَفَتَ فَلَمْ يَرَ أَحَدًا. ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا ظَبْيَةٌ مُوْثَقَةٌ. فَقَالَتْ: أُدْنُ مِنِّي، يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَدَنَا مِنْهَا فَقَالَ: حَاجَتُکِ؟ قَالَتْ: إِنَّ لِي خَشْفَيْنِ فِي ذَلِکَ الْجَبَلِ. فَخَلِّنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأُرْضِعَهُمَا ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَيْکَ. قَالَ: وَتَفْعَلِيْنَ؟ قَالَتْ: عَذَّبَنِي اللهُ عَذَابَ الْعَشَّارِ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ. فَأَطْلَقَهَا فَذَهَبَتْ فَأَرْضَعَتْ خَشْفَيْهَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَأَوْثَقَهَا. وَانْتَبَهَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ: لَکَ حَاجَةٌ، يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، تُطْلِقُ هَذِهِ. فَأَطْلَقَهَا فَخَرَجَتْ تَعْدُوْ وَهِيَ تَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک صحراء میں سے گزر رہے تھے۔ کسی ندا دینے والے نے آپ ﷺ کو 'یارسول اللہ' کہہ کر پکارا۔ آپ ﷺ آواز کی طرف متوجہ ہوئے لیکن آپ ﷺ کو سامنے کوئی نظر نہ آیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ غور سے دیکھا تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ، میرے نزدیک تشریف لائیے۔ پس آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے اور اس سے پوچھا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کیا: اس پہاڑ میں میرے دو چھوٹے چھوٹے نومولود بچے ہیں۔ پس آپ مجھے آزاد کر دیجئے کہ میں جا کر انہیں دودھ پلا سکو پھر میں واپس لوٹ آؤں گی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم ایسا ہی کروگی؟ اس نے عرض کیا: اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے سخت عذاب دے۔ پس آپ ﷺ نے اسے آزاد کر دیا۔ وہ گئی اس نے اپنے بچوں کو

۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۳/۳۳۱، الرقم: ۷٦۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۹۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱: ۳۲۱، الرقم: ۱۱۷٦۔

دودھ پلایا اور پھر واپس لوٹ آئی۔ آپ ﷺ نے اسے دوبارہ باندھ دیا۔ پھر اچانک وہ اعرابی (جس نے اس ہرنی کو باندھ رکھا تھا) متوجہ ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی کوئی خدمت کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس ہرنی کو آزاد کردو۔ پس اس اعرابی نے اسے فوراً آزاد کر دیا۔ وہ وہاں سے دوڑتی ہوئی نکلی اور وہ یہ کہتی جارہی تھی: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔



٤. مَحَبَّةُ الْفَرَسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴾حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گھوڑوں کی محبت کا بیان﴿

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا قَالَ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ: وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہلِ مدینہ (ایک دہشت ناک آواز کی وجہ سے) خوف زدہ ہوگئے۔ صحابہ کرام اس آواز کی طرف گئے۔ راستہ میں اُنہیں حضور نبی اکرم ﷺ اس جگہ سے واپس آتے ہوئے ملے، آپ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ آپ کی گردن مبارک میں تلوار (لٹک رہی) تھی اور آپ فرما رہے تھے! تم کو خوفزدہ نہیں کیا گیا، تم کو خوفزدہ نہیں کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہم نے اس (گھوڑے) کو سمندر کی طرح رواں دواں پایا، یا وہ سمندر تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ گھوڑا بہت آہستہ چلتا تھا (مگر حضور ﷺ کے اس پر سوار ہونے کی برکت سے یہ نہایت تیز رفتار ہوگیا)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب:الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، باب: الْحَمَائِلِ وَتَعْلِيقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ، ١٠٦٥/٣، الرقم: ٢٧٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، بَابُ فِي شجاعة النّبِي عليه السلام وتقدمه للحرب، ١٨٠٢/٤، الرقم: ٢٣٠٧، والبيهقي في دلائل النبوة، ١٥٣/٦، والروياني في المسند، ٤٨٨/٢، الرقم: ١٥١٤، وابن قانع في معجم الصحابة، ١٥٧/١۔١٥٨۔

٢. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوْا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوا ثُمَّ قَالَ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ قَالَ: إِنَّهُ لَبَحْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سب لوگوں سے حسین وجمیل اور دلیر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا۔ لوگ آواز کی جانب دوڑے تو آپ لوگوں کو واپس آتے ہوئے ملے اور صورتِ حال کی خبر بھی لے آئے۔ اس وقت نبی کریم ﷺ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پرسوار تھے اور تلوار آپ کی گردن مبارک میں لٹک رہی تھی۔ آپ لوگوں سے فرما رہے تھے ڈرو نہیں، ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے پھر ارشاد فرمایا: ہم نے اسے (گھوڑے کو) دریا کی طرح (تیز رفتار) پایا ہے۔ یا یہ فرمایا: یہ تو دریا (کی طرح تیز رفتار) ہے (جبکہ اس سے پہلے وہ لاغر و کمزور گھوڑا تھا)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ: الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، باب: الْحَمَائِلِ وَتَعْلِيقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ، ٣/١٠٦٥، الرقم: ٢٧٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، بَابُ: فِي شجاعة النّبِي عليه السلَام وتقدمه للحرب، ٤/١٨٠٢، الرقم: ٢٣٠٧، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٥٣، والروياني في المسند، ٢/٤٨٨، الرقم: ١٥١٤، وابن قانع في معجم الصحابة، ١/١٥٧-١٥٨۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا، باب: الِاسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ، ٢/٩٢٦، الرقم: ٢٤٨٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، بَاب: فِي شجاعة النّبِي عليه السلَام وتقدمه للحرب، ٤/١٨٠٢، الرقم: ٢٣٠٧، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٥٣، والروياني في المسند، ٢/٤٨٨، الرقم: ١٥١٤۔

’’حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ مدینہ منورہ میں حملے کا خطرہ محسوس ہوا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے گھوڑا مستعار لیا، جس کو مندوب کہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر سوار ہو گئے، جب واپس لوٹے تو فرمایا کہ ہم نے (خطرے والی) کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی اور ہم نے تو اس (گھوڑے) کو دریا کی طرح پایا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ جُعَيْلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم (فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ) وَأَنَا عَلَى فَرَسٍ لِي عَجْفَاءَ ضَعِيْفَةٍ. قَالَ: فَكُنْتُ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ. فَلَحِقَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: سِرْ، يَا صَاحِبَ الْفَرَسِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَجْفَاءُ ضَعِيْفَةٌ. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم مِخْفَقَةً كَانَتْ مَعَهُ فَضَرَبَهَا بِهَا وَقَالَ: اَللَّهُمَّ، بَارِکْ لَهُ فِيْهَا. قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي مَا أُمْسِکُ رَأْسَهُ إِلَى أَنْ أَتَقَدَّمَ النَّاسَ. قَالَ: فَلَقَدْ بِعْتُ مِنْ بَطْنِهَا بِاثْنَي عَشَرَ أَلْفًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت جعیل اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک غزوہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا۔ میں اپنی نڈھال و لاغر گھوڑی پر سوار تھا۔ میں لوگوں کے آخری گروہ میں تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے گھڑ سوار، آگے بڑھو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، یہ نڈھال و لاغر گھوڑی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چابک ہوا میں لہرا کر گھوڑی کو مارا اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ، جعیل کی اس گھوڑی میں برکت عطا فرما۔ جعیل کہتے ہیں: میں اس گھوڑی کو پھر قابو نہ کر سکا، یہاں تک کہ میں لوگوں سے آگے نکل گیا۔ نیز میں نے اس کے پیٹ سے پیدا ہونے والے بچے بارہ ہزار میں فروخت کیے۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٥٣، والروياني في المسند، ٢/٤٨٨، الرقم: ١٥١٤، وابن قانع في معجم الصحابة، ١/١٥٧-١٥٨.

٥. مَحَبَّةُ الْحِمَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ دراز گوش کی محبت کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ الْخَطَمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: زَارَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى قُبَاءٍ. فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْجِعَ جِئْنَاهُ بِحِمَارٍ قَحَاطِيٍّ قَطُوْفٍ فَرَكِبَهُ. قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَا غُلَامٌ يَأْتِي مَعَكَ يَرُدُّ الدَّابَةَ. قَالَ: صَاحِبُ الدَّابَةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا. قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ارْكَبْ وَرُدَّهَا لَنَا. فَذَهَبَ فَرَدَّهُ عَلَيْنَا وَهُوَ هِمْلَاجٌ مَا يُسَايَرُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عصمہ بن مالک خطمی رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ قُباء کی طرف ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب آپ ﷺ نے واپس لوٹنے کا ارادہ فرمایا تو ہم آپ کے پاس ایک انتہائی خستہ حال اور سست رفتار دراز گوش (گدھا) لائے۔ آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لڑکا آپ کے ساتھ آتا ہے تاکہ جانور واپس لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانور کا مالک اس کے اگلے حصہ کا زیادہ حقدار ہے (کہ وہ آگے بیٹھے)۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس پر (صرف آپ ہی) سوار ہو جائیں اور پھر اسے ہماری طرف لوٹا دیں۔ آپ ﷺ (اس پر سوار ہو کر) چلے گئے اور جب ہمیں وہ جانور لوٹایا تو (آپ ﷺ کی برکت سے) وہ اس قدر تیز رفتار ہو چکا تھا کہ اس کا مقابلہ ہی نہیں کیا جا سکتا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: زَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَعْدًا

١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١٧٨، الرقم: ٤٧٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٠٧، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٧٩، والمناوي في فيض القدير، ٤/١٨٧۔

٢: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ١٧٦۔

فَقَالَ عِنْدَهُ، فَلَمَّا أَبْرَدُوْ جَاؤُوْا بِحِمَارٍ لَهُمْ أَعْرَابِيٍّ قَطُوْفٍ، قَالَ: فَوَطَؤُا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِقَطِيْفَةٍ عَلَيْهِ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَأَرَادَ سَعْدٌ أَنْ يَّرْدِفَ ابْنُهُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِيَرُدَّ الْحِمَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ كُنْتَ بَاعِثَهُ مَعِي فَاحْمِلْهُ بَيْنَ يَدَيَّ قَالَ: لَا بَلْ خَلْفَکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَهْلُ الدَّابَةِ هُمْ أَوْلَى بِصَدْرِهَا. قَالَ سَعْدٌ: لَا أَبْعَثُهُ مَعَکَ وَلَکِنْ رُدَّ الْحِمَارَ. قَالَ: فَرَدَّهُ وَهُوَ هِمْلَاجٌ فَرِيْغٌ مَا يُسَايَرُ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد کو شرفِ ملاقات بخشا۔ جب گرمی کی حدّت کم ہوئی تو وہ ایک خستہ حال اور سست رفتا دراز گوش (آپ ﷺ کے لئے) لے کر آئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے اس گدھے پر مخمل ڈال دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس پر سوار ہوئے، پس سعد نے چاہا کہ اس کا بیٹا حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھ جائے تاکہ وہ گدھا واپس لے آئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے میرے ساتھ بھیجنا ہی چاہتے ہو تو اسے میرے آگے سوار کرو۔ اس نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ! بلکہ آپ کے پیچھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سواری کا مالک اس کے آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اسے آپ کے ساتھ نہیں بھیجتا لیکن آپ خود ہی دراز گوش کو لوٹا دیجئے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اسے واپس لوٹایا تو وہ نہایت تیز رفتار ہو چکا تھا اور اس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَبِي مَنْظُوْرٍ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَعْنِي خَيْبَرَ...... أَصَابَ فِيْهَا حِمَارًا أَسْوَدَ، مُکَبَّلًا قَالَ: فَکَلَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْحِمَارَ فَکَلَّمَهُ الْحِمَارُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: مَا اسْمُکَ؟ قَالَ: يَزِيْدُ بْنُ شِهَابٍ أَخْرَجَ اللهُ تَعَالَى مِنْ نَسْلِ جَدِّي سِتِّيْنَ حِمَارًا کُلُّهُمْ لَا يَرْکَبُهُمْ إِلَّا نَبِيٌّ قَدْ کُنْتُ أَتَوَقَّعُکَ أَنْ تَرْکَبَنِي لَمْ

۳: أخرجه ابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/ ٢٣٢، وابن کثير في البداية والنهاية، ٦/ ١٥١، والقاضی عياض في الشفاء، ١: ٣٤١۔

يَبْقَ مِنْ نَسْلِ جَدِّي غَيْرِي وَلَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ غَيْرُکَ. قَدْ كُنْتُ قَبْلَکَ لِرَجُلٍ يَهُوْدِيٍّ وَكُنْتُ أَتَعَثَّرُ بِهِ عَمَدًا، وَكَانَ يُجِيْعُ بَطْنِي وَيَضْرِبُ ظَهْرِي، قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَأَنْتَ يَعْفُوْرُ. يَا يَعْفُوْرُ، قَالَ: لَبَّيْکَ ...... قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْكَبُهُ فِي حَاجَتِهِ وَإِذَا نَزَلَ عَنْهُ بَعَثَ بِهِ إِلَی بَابِ الرَّجُلِ فَيَأْتِي الْبَابَ فَيَقْرَعُهُ بِرَأْسِهِ، فَإِذَا خَرَجَ إِلَيْهِ صَاحِبُ الدَّارِ أَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ أَجِبْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ إِلَی بِئْرٍ كَانَتْ لِأَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ فَتَرَدَّی فِيْهَا جَزِعًا عَلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَصَارَتْ قَبْرَهُ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’ابو منظور بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کیا تو آپ ﷺ نے مالِ غنیمت میں ایک سیاہ گدھا پایا اور وہ پابہ زنجیر تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے کلام فرمایا تو اس نے بھی آپ ﷺ سے کلام کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میرا نام یزید بن شہاب ہے، اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ گدھے پیدا کئے، ان میں سے ہر ایک پر سوائے نبی کے کوئی سوار نہیں ہوا۔ میں توقع کرتا تھا کہ آپ مجھ پر سوار ہوں، کیونکہ میرے دادا کی نسل میں سوائے میرے کوئی باقی نہیں رہا اور انبیاء کرام میں سوائے آپ کے کوئی باقی نہیں رہا۔ میں آپ سے پہلے ایک یہودی کے پاس تھا، میں اسے جان بوجھ کر گرا دیتا تھا۔ وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مجھے مارتا پیٹتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: آج سے تیرا نام یعفور ہے۔ اے یعفور! اس نے لبیک کہا...... راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس پر سواری فرمایا کرتے تھے اور جب اس سے نیچے تشریف لاتے تو اسے کسی شخص کی طرف بھیج دیتے۔ وہ دروازے پر آتا اسے اپنے سر سے کھٹکھٹاتا اور جب گھر والا باہر آتا تو وہ اسے اشارہ کرتا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بات سنے۔ پس جب حضور نبی اکرم ﷺ اس دنیا سے ظاہری پردہ فرما گئے تو وہ ابو ہیثم بن تیہان کے کنویں پر آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے فراق کے غم میں اس میں کود پڑا۔ وہ کنواں اس کی قبر بن گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٦. مَحَبَّةُ الْأَسَدِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شیر کی محبت کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ سَفِيْنَةَ رضي الله عنه قَالَ: رَكِبْتُ الْبَحْرَ فِي سَفِيْنَةٍ فَانْكَسَرَتْ فَرَكِبْتُ لَوْحًا مِنْهَا فَطَرَحَنِي فِي أَجَمَةٍ فِيْهَا أَسَدٌ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِهِ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْحَارِثِ، أَنَا مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَطَأْطَأَ رَأْسَهُ وَغَمَزَ بِمَنْكِبِهِ شِقِّي. فَمَا زَالَ يَغْمِزُنِي وَيَهْدِيْنِي إِلَى الطَّرِيْقِ حَتَّى وَضَعَنِي عَلَى الطَّرِيْقِ. فَلَمَّا وَضَعَنِي هَمْهَمَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَوَدِّعُنِي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَغَوِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوا۔ وہ کشتی ٹوٹ گئی تو میں اس کے ایک تختے پر سوار ہوگیا۔ اس نے مجھے ایک ایسی جگہ پھینک دیا جو شیر کی کچھار تھی۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا کہ وہ (شیر) سامنے تھا۔ میں نے کہا: اے ابو الحارث (شیر کی کنیت)! میں حضور نبی اکرم ﷺ کا غلام ہوں۔ تو اس نے فوراً اپنا سر خم کردیا اور اپنے کندھے سے مجھے اشارہ کیا اور وہ اس وقت تک مجھے اشارہ اور رہنمائی کرتا رہا جب تک کہ اس نے مجھے صحیح راہ پر نہ ڈال دیا۔ پھر جب اس نے مجھے صحیح راہ پر ڈال دیا تو وہ دھیمی آواز میں غرایا۔ سو میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے۔‘‘

١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٦٧٥/٢، الرقم: ٤٢٣٥: ٧٠٢/٣، الرقم: ٦٥٥٠، والبخاري في التاريخ الكبير، ١٩٥/٣، الرقم: ٦٦٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٨٠/٧، الرقم: ٦٤٣٢، وابن راشد في الجامع، ٢٨١/١١، واللالكائي في كرامات الأولياء، ١٥٨/١، الرقم: ١١٤، والبغوي في شرح السنة، ١٣، ٣١٣، الرقم: ٣٧٣٢، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٤٠٠/٢، الرقم: ٥٩٤٩۔

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی، بغوی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ أَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَخْطَأَ الْجَيْشَ بِأَرْضِ الرُّوْمِ أَوْ أُسِرَ فِي أَرْضِ الرُّوْمِ. فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَإِذَا بِالْأَسَدِ. فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا الْحَارِثِ، أَنَا مَوْلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَإِنَّ مِنْ أَمْرِي کَيْتَ وَکَيْتَ. فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ لَهُ بَصْبَصَةً حَتَّی قَامَ إِلَی جَنْبِهِ. کُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا أَتَی إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِي إِلَی جَنْبِهِ. فَلَمْ يَزَلْ کَذَلِکَ حَتَّی بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ.

رَوَاهُ ابْنُ رَاشِدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابن منکدر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، ایک دفعہ روم کے علاقہ میں لشکرِ اسلام سے بچھڑ گئے یا وہ ارضِ روم میں قید کردیئے گئے۔ وہ وہاں سے بھاگے تاکہ لشکر سے مل سکیں کہ اچانک ایک شیر ان کے سامنے آ گیا۔ انہوں نے اس سے کہا: اے ابو حارث (شیر کی کنیت)! میں حضور نبی اکرم ﷺ کا غلام ہوں اور میرا معاملہ اس طرح ہے (کہ میں لشکر سے بچھڑ گیا ہوں)۔ یہ سننا تھا کہ شیر فوراً دُم ہلاتا ہوا ان کی طرف آیا اور ان کے پہلو میں کھڑا ہوگیا۔ جب بھی وہ (کسی درندے کی) آواز سنتا تو وہ شیر فوراً حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کے آگے آجاتا (جب خطرہ ٹل جاتا تو) پھر وہ واپس آجاتا اور ان کے پہلو میں چلنا شروع کردیتا۔ وہ اسی طرح ان کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ وہ لشکر میں پہنچ گئے۔ اس کے بعد شیر واپس لوٹ آیا۔‘‘

اس حدیث کو ابن راشد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢: أخرجه معمر بن راشد في الجامع، ٢٨١/١١، والبيهقي في دلائل النبوة، ٤٦/٦، واللالکائي في کرامات الأولياء، ١٥٩/١، الرقم: ١١٤، وابن کثير في شمائل الرسول ﷺ: ٣٤٦، ٣٤٧، والخطيب التبريزي في مشکاة المصابيح، ٤٠٠/٢، الرقم: ٥٩٤٩۔

٧. مَحَبَّةُ الذِّئْبِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿ حضور ﷺ کے ساتھ بھیڑیے کی محبت کا بیان ﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: عَدَا الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ فَأَخَذَهَا، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي، فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ، فَأَقْعَى الذِّئْبُ عَلَى ذَنَبِهِ. قَالَ: أَلَا تَتَّقِي اللهَ تَنْزِعُ مِنِّي رِزْقًا سَاقَهُ اللهُ إِلَيَّ؟ فَقَالَ: يَا عَجَبِي، ذِئْبٌ مُقْعٍ عَلَى ذَنَبِهِ يُكَلِّمُنِي كَلَامَ الْإِنْسِ؟ فَقَالَ الذِّئْبُ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَعْجَبَ مِنْ ذَلِكَ؟ مُحَمَّدٌ ﷺ بِيَثْرِبَ يُخْبِرُ النَّاسَ بِأَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ. قَالَ: فَأَقْبَلَ الرَّاعِي يَسُوْقُ غَنَمَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ، فَزَوَاهَا إِلَى زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا، ثُمَّ أَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ. فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَنُوْدِيَ: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لِلرَّاعِي: أَخْبِرْهُمْ. فَأَخْبَرَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَدَقَ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ، وَيُكَلِّمُ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ، وَشِرَاكُ نَعْلِهِ، وَيُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَدْ صَحَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: هَذَا إِسْنَادٌ عَلَى شَرْطِ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک بھیڑیا بکریوں پر حملہ آور ہوا اور

١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٨٣، ٨٨، الرقم: ١١٨٠٩، ١١٨٥٩، والحاكم في المستدرك، ٤: ٥١٤، الرقم: ٨٤٤٤، وعبد بن حميد في المسند، ١: ٢٧٧، الرقم: ٨٧٧، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤١، ٤٢، ٤٣، وابن كثير في شمائل الرسول: ٣٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩١، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١: ١١٣، الرقم: ١١٦۔

ان میں سے ایک بکری کو اٹھا لیا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور اس سے بکری چھین لی۔ بھیڑیا پچھلی ٹانگوں کو زمین پر پھیلا کر سرین پر بیٹھ گیا اور اگلی ٹانگوں کو کھڑا کرلیا اور اس نے چرواہے سے کہا: کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رزق چھین رہے ہو؟ چرواہے نے حیران ہو کر کہا: بڑی حیران کن بات ہے کہ بھیڑیا اپنی دم پر بیٹھا مجھ سے انسانوں جیسی باتیں کر رہا ہے؟ بھیڑیے نے کہا: کیا میں تمہیں اس سے بھی عجیب تر بات نہ بتاؤں؟ محمد ﷺ جو کہ یثرب (مدینہ منورہ) میں تشریف فرما ہیں لوگوں کو گزرے ہوئے زمانے کی خبریں دیتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چرواہا فوراً اپنی بکریوں کو ہانکتا ہوا مدینہ منورہ میں داخل ہوا اور ان کو اپنے ٹھکانوں میں سے کسی ٹھکانہ پر چھوڑ کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر اس نے آپ ﷺ کو اس معاملہ کی خبر دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے حکم پر باجماعت نماز کے لئے اذان کہی گئی۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور چرواہے سے فرمایا: سب لوگوں کو اس واقعہ کی خبر دو۔ پس اس نے وہ واقعہ سب کو سنایا۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ درندے انسان سے کلام نہ کریں اور انسان سے اس کے چابک کی رسی اور جوتے کے تسمے کلام نہ کریں۔ اس کی ران اسے خبر دے گی کہ اس کے بعد اس کے گھر والے کیا کرتے رہے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ اس کی سند صحیح کی شرط کے مطابق (صحیح) ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ ذِئْبٌ إِلَى رَاعِي غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً. فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى انْتَزَعَهَا مِنْهُ. قَالَ: فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلَى تَلٍّ، فَأَقْعَى وَاسْتَذْفَرَ فَقَالَ: عَمَدْتَ إِلَى رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللهُ عزوجل انْتَزَعْتَهُ مِنِّي. فَقَالَ الرَّجُلُ: تَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ

۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۰٦، الرقم: ۸۰۴۹، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۱: ۳۸۳، الرقم: ۲۰۸۰۸، وابن راهويه في المسند، ۱/۳۵۷، الرقم: ۳٦۰، وابن كثير في شمائل الرسول: ۳۴۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۹۱، والأزدي في الجامع، ۱۱: ۳۸۳، الرقم: ۲۰۸۰۸ وعبد بن حميد في المسند، ۱: ۲۷۷، الرقم: ۸۷۷، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/۴۱، ۴۲، ۴۳، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱: ۱۱۳، الرقم: ۱۱٦۔

كَالْيَوْمِ ذِئْبًا يَتَكَلَّمُ. قَالَ الذِّئْبُ: أَعْجَبُ مِنْ هَذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضَى وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ. وَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا. فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْلَمَ وَخَبَّرَهُ. فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّهَا أَمَارَةٌ مِنْ أَمَارَاتٍ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ. قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعَ حَتَّى تُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ مَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ رَاهَوَيْهِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: تَفَرَّدَ بِهِ أَحْمَدُ وَهُوَ عَلَى شَرْطِ السُّنَنِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک بھیڑیا کسی چرواہے کی بکریوں کے پاس آیا اور اُن میں سے ایک بکری اٹھا کر لے گیا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا یہاں تک کہ اس کے منہ سے بکری نکلوا لی۔ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور وہاں اپنی پشت کے بل گھٹنے اوپر اٹھا کر بیٹھ گیا اور اپنی دم اوپر اٹھا کر کہنے لگا: تم نے میرے منہ سے وہ رزق چھین لیا ہے جو اللہ عزوجل نے مجھے عطا کیا تھا۔ اس چرواہے نے کہا: بخدا میں نے آج سا دن پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا کہ بھیڑیا باتیں کر رہا ہے۔ بھیڑیئے نے جواب دیا: اس سے بھی عجیب تر بات یہ ہے کہ ایک آدمی (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ) دو میدانوں کے درمیان واقع نخلستانوں (مدینہ) میں بیٹھا جو کچھ ہو چکا اور جو ہونے والا ہے اُس کی خبریں لوگوں کو دے رہا ہے۔ وہ آدمی (یعنی چرواہا) یہودی تھا۔ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوگیا اور پھر اس نے آپ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کی تصدیق کی اور پھر فرمایا: یہ قیامت سے قبل واقع ہونے والی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ وہ وقت قریب ہے کہ ایک آدمی اپنے گھر سے نکلے گا اس کی واپسی پر اس کے جوتے اور اس کا چابک اسے بتائیں گے کہ اس کے گھر والوں نے اس کے بعد کیا کیا۔''

اس حدیث کو امام احمد اور ابن راہویہ نے روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو تنہا امام احمد نے روایت کیا ہے اور یہ سنن کی شرائط پر ہے۔

٣. عَنْ أُهْبَانَ بْنِ أَوْسٍ: كُنْتُ فِي غَنَمٍ لِي، فَكَلَّمَهُ الذِّئْبُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

''حضرت اُھبان بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی بکریوں کے پاس تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور اس نے مجھ سے (حضور نبی اکرم ﷺ کی نبوت کے متعلق) کلام کیا۔ پس وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے ''التاریخ الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ فَإِذَا هُوَ بِقَرِيْبٍ مِنْ مِائَةِ ذِئْبٍ قَدْ أَقْعَيْنَ وَفُوْدُ الذِّئَابِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَرْضَخُوْا لَهُمْ شَيْئًا مِنْ طَعَامِكُمْ وَتَأْمَنُوْنَ عَلَى مَا سِوَى ذٰلِکَ؟ فَشَكَوْا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْحَاجَةَ. قَالَ: فَآذِنُوْهُنَّ. قَالَ: فَآذَنُوْهُنَّ فَخَرَجْنَ وَلَهُنَّ عُوَاءٌ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت شمر بن عطیہ، مزینہ یا جہینہ کے ایک آدمی سے روایت بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے نمازِ فجر ادا فرمائی۔ اچانک تقریباً ایک سو بھیڑیئے پچھلی ٹانگوں کو زمین پر پھیلا کر اور اگلی ٹانگوں کو اٹھائے ہوئے اپنی سرینوں پر بیٹھے ہوئے (باقی) بھیڑیوں کے قاصد بن کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے گروہ صحابہ!) تم اپنے کھانے پینے کی اشیاء میں سے تھوڑا بہت ان کا حصہ بھی نکالا کرو اور باقی ماندہ کھانے کو (ان بھیڑیوں سے) محفوظ کر لیا کرو۔ پھر انہوں (بھیڑیوں) نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنی کسی حاجت کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دو۔ راوی بیان کرتے ہیں انہوں نے ان (بھیڑیوں) کو اجازت دی پھر وہ تھوڑی دیر بعد اپنی مخصوص آواز نکالتے ہوئے چل دیے۔''

٣: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٢/ ٤٤، الرقم: ١٦٣٣، والعسقلاني في فتح البارى، ٧/ ٤٥٢، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/ ٤٤۔

٤: أخرجه الدارمي في السنن، ١/ ٢٥، الرقم: ٢٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/ ٣٧٦۔

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: جَاءَ الذِّئْبُ فَأَقْعَى بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ بَصْبَصَ بِذَنَبِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا الذِّئْبُ وَهُوَ وَافِدُ الذِّئَابِ. فَهَلْ تَرَوْنَ أَنْ تَجْعَلُوْا لَهُ مِنْ أَمْوَالِكُمْ شَيْئًا؟ قَالَ: فَقَالُوْا بِأَجْمَعِهِمْ: لَا وَاللهِ، مَا نَجْعَلُ لَهُ شَيْئًا. قَالَ: وَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ حَجَرًا فَرَمَاهُ، فَأَدْبَرَ الذِئْبُ وَلَهُ عُوَاءٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الذِّئْبُ وَمَا الذِّئْبُ. رَوَاهُ ابْنُ رَاهَوَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں: ایک بھیڑیا آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور اپنی دم ہلانے لگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھیڑیا دیگر بھیڑیوں کا نمائندہ بن کر تمہارے پاس آیا ہے۔ کیا تم ان کے لئے اپنے مال سے کچھ حصہ مقرر کرتے ہو؟ صحابہ کرام ﷺ نے بیک زبان کہا: خدا کی قسم! ہم ایسا نہیں کریں گے۔ ایک شخص نے پتھر اٹھایا اور اس بھیڑیئے کو دے مارا۔ بھیڑیا مڑا اور غراتا ہوا بھاگ گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واہ کیا بھیڑیا تھا، واہ کیا بھیڑیا تھا۔''

اس حدیث کو امام ابن راہویہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ بِالْمَدِيْنَةِ فِي أَصْحَابِهِ إِذْ أَقْبَلَ ذِئْبٌ فَوَقَفَ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَعَوَى بَيْنَ يَدَيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا وَافِدُ السِّبَاعِ إِلَيْكُمْ. فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ تَفْرِضُوْا لَهُ شَيْئًا لَا يَعْدُوْهُ إِلَى غَيْرِهِ، وَإِنْ أَحْبَبْتُمْ تَرَكْتُمُوْهُ وَتَحَرَّزْتُمْ مِنْهُ. فَمَا أَخَذَ فَهُوَ رِزْقُهُ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا تَطِيْبُ أَنْفُسُنَا لَهُ بِشَيْءٍ. فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ

٥: أخرجه ابن راهويه في المسند، ١/٢٦٩، الرقم: ٢٣٩، البيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٢، وابن كثير في شمائل الرسول: ٣٤٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٣٥٩۔

٦: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٣٥٩، وابن كثير في شمائل الرسول: ٣٤٤، ٣٤٥۔

النَّبِيُّ ﷺ بِأَصَابِعِهِ أَيْ خَالِسُهُمْ. فَوَلَّى وَلَهُ عَسَلَانٌ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنطب ﷺ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں اپنے اصحاب کے درمیان جلوہ افروز تھے کہ اچانک ایک بھیڑیا ادھر آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اپنی مخصوص آواز میں کچھ کہنے لگا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہاری طرف درندوں کا نمائندہ بن کر آیا ہے۔ اگر تم پسند کرو تو (اپنے مویشیوں میں سے) ان کے لیے کوئی حصہ مقرر کر دو تا کہ یہ اس (مقرر کردہ) حصے کے علاوہ کسی اور (مویشی) کی طرف نہ بڑھیں، اور اگر تم چاہو تو تم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو اور اس سے کنارہ کشی کر لو۔ پھر یہ جو جانور پکڑ لیں گے وہ ان کا رزق ہو گا۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس (بھیڑیے کو) کچھ دینے پر ہمارے دل رضامند نہیں ہوتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی مبارک انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ ان سے اپنا حصہ چھین لیا کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ غصہ سے پیچ و تاب کھاتا ہوا واپس چلا گیا۔‘‘

اس حدیث کو ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَشَدَدْتُ عَلَى غَنَمِي. فَجَاءَ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً. فَاشْتَدَّ الرِّعَاءُ خَلْفَهُ. فَقَالَ: طُعْمَةٌ أَطْعَمَنِيْهَا اللهُ تَنْزِعُوْنَهَا مِنِّي؟ قَالَ: فَبُهِتَ الْقَوْمُ. فَقَالَ: مَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ كَلَامِ الذِّئْبِ، وَقَدْ نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى مُحَمَّدٍ، فَمَنْ مُصَدِّقٌ وَمُكَذِّبٌ.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ كَمَا قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں: میں غزوہ تبوک میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ میں اپنی بکریوں کی رکھوالی کر رہا تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک بکری کو اٹھا کر لے گیا۔ چرواہوں نے اس کا پیچھا کیا۔ اس نے کہا: یہ میرا کھانا ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ تم مجھ سے یہ چھین رہے ہو؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر لوگ مبہوت ہو گئے۔ اس نے کہا: تم بھیڑیئے کے کلام کرنے پر تعجب کا اظہار کر رہے ہو جبکہ محمد ﷺ پر وحی کا نزول ہوا ہے تو کون ہے جو ان کی

۷: أخرجه ابن كثير في شمائل الرسول: ۳۴۲، والعيني في عمدة القاري، ۱۲/۱۶۰، الرقم: ۴۲۳۲۔

تصدیق کرتا ہے اور کون ہے جو انہیں جھٹلاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام ابن کثیر نے فرمایا ہے۔

۸. عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بِالْبَقِيعِ، فَإِذَا الذِّئْبُ مُفْتَرِشًا ذِرَاعَيْهِ عَلَى الطَّرِيْقِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا أُوَيْسٌ يَسْتَفْرِضُ فَافْرِضُوْا لَهُ. قَالُوْا: نَرَى رَأْيَكَ، يَارَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: مِنْ كُلِّ سَائِمَةٍ شَاةٌ فِي كُلِّ عَامٍ. قَالُوْا: كَثِيْرٌ. قَالَ: فَأَشَارَ إِلَى الذِّئْبِ أَنْ خَالِسْهُمْ. فَانْطَلَقَ الذِّئْبُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ عَدِيٍّ: قَالَ لَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ: وَلَدُ هَذَا الرَّاعِي يُقَالُ لَهُمْ: بَنُوْ مُكَلِّمِ الذِّئْبِ. وَلَهُمْ أَمْوَالٌ وَنَعَمٌ، وَهُمْ مِنْ خَزَاعَةَ. وَاسْمُ مُكَلِّمِ الذِّئْبِ أُهْبَانُ. قَالَ: وَمُحَمَّدُ بْنُ أَشْعَثَ الْخَزَاعِيُّ مِنْ وَلَدِهِ.

’’حضرت حمزہ بن ابی عبید ﷺ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ انصار میں سے کسی آدمی کے جنازہ کے لیے جنت البقیع کی طرف تشریف لے گئے۔ پس آپ ﷺ نے اچانک دیکھا کہ ایک بھیڑیا اپنے بازو پھیلائے راستے میں بیٹھا ہوا ہے۔ (اسے دیکھ کر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھیڑیا (تم سے اپنا) حصہ مانگ رہا ہے پس اسے اس کا حصہ دو۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس کے حصہ کے بارے میں) ہم آپ کی رائے جاننا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر سال ہر چرنے والے جانور کے بدلہ میں ایک بھیڑ۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ زیادہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بھیڑیئے کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ ان سے اپنا حصہ چھین لیا کرے۔ پس (یہ سننے کے بعد) بھیڑیا چل دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن عدی کہتے ہیں: ’’ہمیں ابو بکر بن ابی داود نے بتایا کہ اس چرواہے کی اولاد کو ’’مکلم الذئب‘‘ (بھیڑیئے سے کلام کرنے والا) کی اولاد کہا جاتا تھا۔ ان کے پاس بہت سا مال واسباب تھا۔

۸: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/ ٤٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/ ١٤٦، وفي شمائل الرسول: ٣٤٣، ٣٤٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/ ٦٢۔

اور ان کا تعلق خزاعہ قبیلہ سے تھا اور بھیڑیئے سے کلام کرنے والے شخص کا نام اُھْبَان تھا۔ اور انہوں نے کہا کہ محمد بن اشعث خزاعی ان کی اولاد میں سے تھے۔‘‘

۹. رَوَى ابْنُ وَهْبٍ مِثْلَ هَذَا أَنَّهُ جَرَى لِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ مَعَ ذِئْبٍ وَجَدَاهُ أَخَذَ ظَبْيًا. فَدَخَلَ الظَّبْيُ الْحَرَمَ، فَانْصَرَفَ الذِّئْبُ، فَعَجِبَا مِنْ ذَلِكَ. فَقَالَ الذِّئْبُ: أَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِالْمَدِيْنَةِ يَدْعُوكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَتَدْعُوْنَهُ إِلَى النَّارِ. فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى! لَئِنْ ذَكَرْتَ هَذَا بِمَكَّةَ لَتَتْرُكَنَّهَا خُلُوْفًا. رَوَاهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ.

’’ابن وہب نے بھی اسی کی مثل حدیث روایت کی ہے کہ ابو سفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ کا بھی بھیڑیے کے ساتھ اسی طرح کا واقعہ پیش آیا۔ ان دونوں نے دیکھا کہ ایک بھیڑیا ایک ہرن کو پکڑنے کے لیے اس کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ پس ہرن حرم میں داخل ہو گیا تو بھیڑیا واپس مڑ گیا (اور حرم میں داخل نہیں ہوا)۔ اس پر ان دونوں نے اس سے بڑا تعجب کیا۔ بھیڑیے نے کہا اس سے بھی عجیب تر بات یہ ہے کہ محمد بن عبد اللہ (ﷺ) مدینہ میں تمہیں جنت کی طرف بلا رہے ہیں اور تم انہیں دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔ اس پر ابو سفیان نے کہا: لات و عزّیٰ کی قسم، اگر تو یہ بات مکہ میں کہتا تو ضرور مکہ والوں کو خالی گھروں والا کر دیتا (یعنی وہ یہ معجزہ دیکھ کر مدینہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چلے جاتے)۔‘‘ اس حدیث کو قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

۹: أخرجه القاضي عياض في الشفاء: ۳۷۹، وابن كثير في شمائل الرسول: ۳۴۵۔

٨. مَحَبَّةُ الْوَحْشِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ جنگلی بیل کی محبت کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَحْشٌ. فَإِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَعِبَ وَاشْتَدَّ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ. فَإِذَا أَحَسَّ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ، رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمْرَمْ، مَا دَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُؤْذِيَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی آل (یعنی اہلِ بیت) کے لئے ایک بیل رکھا گیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لاتے تو وہ کھیلتا کودتا اور (خوشی سے) جوش میں آ جاتا اور (حالتِ وجد میں) کبھی آگے بڑھتا اور کبھی پیچھے آتا۔ اور جب وہ یہ محسوس کرتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لے گئے ہیں تو پھر ساکت کھڑا ہو جاتا اور کوئی حرکت نہ کرتا جب تک کہ آپ ﷺ گھر میں موجود رہتے اس ڈر سے کہ کہیں آپ ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١١٢، ١٥٠، الرقم: ٢٤٨٦٢، ٢٥٢١٠، وأبويعلى في المسند، ٨/١٢١، الرقم: ٤٦٦٠، وابن راهويه في المسند، ٣/٦١٧، الرقم: ١١٩٢، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٩٥، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٣١، وابن عبد البر في التمهيد، ٦/٣١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣۔

٢: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٨/١٢١، الرقم: ٤٦٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١١٢، الرقم: ٢٤٨٦٢، وابن راهويه في المسند، ٣/٦١٧، الرقم: ١١٩٢، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٣١، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٩٥، وابن عبد البر في التمهيد، ٦/٣١٤۔

وَحْشٌ. فَكانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إذا خَرَجَ لَعِبَ وَاشْتَدَّ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ. فَإِذَا أَحَسَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ، رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمْرَمْ، مَا دَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ، مَخَافَةَ أَنْ يُؤْذِيَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت مجاہد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی اہلِ بیت کے لئے ایک بیل تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ جب باہر تشریف لاتے تو وہ کھیلتا اور (فرحتِ دیدار سے) جوش میں آجاتا اور (وجد کرتا ہوا) کبھی آگے بڑھتا اور کبھی پیچھے آتا۔ جب وہ یہ محسوس کرتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لے گئے ہیں تو پھر اس ڈر سے کہ کہیں آپ ﷺ کو تکلیف نہ ہو سکون سے کھڑا ہو جاتا اور کوئی حرکت نہ کرتا جب تک کہ آپ ﷺ گھر میں موجود رہتے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔



۹. مَحَبَّةُ الطُّيُوْرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ پرندوں کی محبت کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَمَرَرْنَا بِشَجَرَةٍ فِيْهَا فَرْخَا حُمَّرَةٍ، فَأَخَذْنَاهُمَا. قَالَ: فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ تَعَرَّضُ، فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِفَرْخَيْهَا؟ قَالَ: قُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: رُدُّوْهُمَا قَالَ: فَرَدَدْنَاهُمَا إِلَى مَوَاضِعِهِمَا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس میں چنڈول (ایک خوش آواز چڑیا) کے دو بچے تھے۔ ہم نے وہ دو بچے اُٹھا لئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چنڈول حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں شکایت کرتے ہوئے حاضر ہوئی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اس چنڈول کو اس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف دی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا: ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ راوی بیان کرتے ہیں: پس ہم نے وہ دو بچے جہاں سے لئے تھے وہیں رکھ دیے۔'' اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ الْمَشْيَ فَانْطَلَقَ ذَاتَ يَوْمٍ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَبِسَ أَحَدَ خُفَّيْهِ فَجَاءَ طَائِرٌ أَخْضَرُ فَأَخَذَ الْخُفَّ الْآخَرَ فَارْتَفَعَ بِهِ ثُمَّ أَلْقَاهُ فَخَرَجَ مِنْهُ أَسْوَدُ سَابِحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذِهِ كَرَامَةٌ أَكْرَمَنِي اللهُ بِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي

۱: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ۱/ ۳۲۱، والهناد في الزهد، ۲/ ۶۲۰، الرقم: ۱۳۳۷.

۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۹/ ۱۲۱، الرقم: ۹۳۰۴، وأبونعيم في دلائل النبوة، ۱/ ۱۹۸، الرقم: ۱۵۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/ ۲۰۳.

أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْنِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو آبادی سے دور تشریف لے جاتے۔ آپ ﷺ ایک دن قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے پھر وضو فرمایا اور اپنے دو موزوں میں سے ایک موزہ پہنا کہ اچانک ایک سبز پرندہ آیا اور آپ ﷺ کا دوسرا موزہ لے اڑا، پھر اسے نیچے پھینکا تو اس میں سے ایک سیاہ سانپ نکلا (اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کی اس موذی جانور سے حفاظت فرمائی) آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے میری تکریم فرمائی ہے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس (موذی جانور) سے جو پیٹ کے بل چلتا ہے اور ہر اس کے شر سے جو دو ٹانگوں پر چلتا ہے اور اس کے شر سے جو چار ٹانگوں پر چلتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِخُفَّيْهِ، يَلْبَسُهُمَا فَلَبِسَ أَحَدَهُمَا، ثُمَّ جَاءَ غُرَابٌ فَاحْتَمَلَ الْآخَرَ فَرَمَى بِهِ، فَخَرَجَتْ مِنْهُ حَيَّةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ خُفَّيْهِ حَتّى يَنْفُضَهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو اُمامہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں موزے پہننے کے لیے منگوائے۔ آپ ﷺ نے ایک موزہ پہنا تھا کہ ایک کوا آیا اور دوسرا موزہ اُٹھا کر لے گیا اور اُوپر جا کر پھینک دیا۔ اس موزے میں سے ایک سانپ نکلا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے موزے جھاڑے بغیر نہ پہنے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸/۱۳۷، الرقم: ۷۶۲۰، وفي مسند الشاميين، ۱/۳۱۲، الرقم: ۵۴۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۳/۵۱۱، الرقم: ۵۵۹۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۵/۱۴۰، والمناوي في فيض القدير، ۶/۲۱۱۔

١٠. مَحَبَّةُ الضَّبِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گوہ کی محبت کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي مَحْفَلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَدْ صَادَ ضَبًّا وَجَعَلَهُ فِي كُمِّهِ فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ. فَرَأَى جَمَاعَةً فَقَالَ: عَلَى مَنْ هَذِهِ الْجَمَاعَةُ؟ فَقَالُوْا: عَلَى هَذَا الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. فَشَقَّ النَّاسَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا اشْتَمَلَتِ النِّسَاءُ عَلَى ذِي لَهْجَةٍ أَكْذَبَ مِنْکَ وَلاَ أَبْغَضَ. وَلَوْ لَا أَنْ يُّسَمِّيَنِي قَوْمِي عَجُوْلاً لَعَجِلْتُ عَلَيْکَ فَقَتَلْتُکَ، فَسَرَرْتُ بِقَتْلِکَ النَّاسَ جَمِيْعًا. فَقَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: يَارَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَقْتُلْهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْحَلِيْمَ كَادَ أَنْ يَكُوْنَ نَبِيًّا ثُمَّ أَقْبَلَ [الْأَعْرَابِيُّ] عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى، لَا آمَنْتُ بِکَ. وَقَدْ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَعْرَابِيُّ، مَاحَمَلَکَ عَلَى أَنْ قُلْتَ مَا قُلْتَ، وَقُلْتَ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَمْ تُكْرِمْ مَجْلِسِي؟ فَقَالَ: وَتُكَلِّمُنِي أَيْضًا! اِسْتِخْفَافًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى، لَا آمَنْتُ بِکَ أَوْ يُؤْمِنُ بِکَ هَذَا الضَّبُ. فَأَخْرَجَ ضَبًّا مِنْ كُمِّهِ وَطَرَحَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنْ آمَنَ بِکَ هَذَا الضَّبُ آمَنْتُ بِکَ.

١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٢٦-١٢٩، الرقم: ٥٩٩٦، وفي المعجم الصغير، ٢/١٥٣-١٥٥، الرقم: ٩٤٨، وأبو نعيم في دلائل النبوة: ٣٧٧-٣٧٩، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٣٦-٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٢-٢٩٤، وابن كثير في شمائل الرسول، ٣٥١-٣٥٣، والسيوطی في الخصائص الكبرى، ٢/٦٥-

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَاضَبُّ. فَتَكَلَّمَ الضَّبُ بِكَلَامٍ عَرَبِيٍّ مُبِيْنٍ فَهِمَهُ الْقَوْمُ جَمِيْعًا: لَبَّيْکَ وَسَعْدَيْکَ، يَارَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَعْبُدُ؟ قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ وَفِي الْأَرْضِ سُلْطَانُهُ وَفِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهُ وَفِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ وَفِي النَّارِ عَذَابُهُ. قَالَ: فَمَنْ أَنَا، يَا ضَبُّ؟ قَالَ: أَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، قَدْ أَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَکَ، وَقَدْ خَابَ مَنْ كَذَّبَکَ.

فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ حَقًّا. لَقَدْ أَتَيْتُکَ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ هُوَ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْکَ، وَاللهِ، لَأَنْتَ السَّاعَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَمِنْ وَالِدِي. وَقَدْ آمَنْتُ بِکَ شَعْرِي وَبَشَرِي وَدَاخِلِي وَخَارِجِي وَسِرِّي وَعَـلَانِيَتِي. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي هَدَاکَ إِلَى هَذَا الدِّيْنِ الَّذِي يَعْلُوْ وَلَا يُعْلَى. لَا يَقْبَلُهُ اللهُ إِلَّا بِصَلَاةٍ وَلَا يُقْبَلُ الصَّلَاةُ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ. فَعَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "اَلْحَمْدُ" وَ "قُلْ هُوَاللهُ أَحَدٌ". فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، مَا سَمِعْتُ فِي الْبَسِيْطِ وَلَا فِي الرَّجَزِ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ هَذَا كَلَامُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَيْسَ بِشِعْرٍ. إِذَا قَرَأْتَ "قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ" مَرَّةً فَكَأَنَّمَا قَرَأْتَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَإِذَا قَرَأْتَ "قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ" مَرَّتَيْنِ فَكَأَنَّمَا قَرَأْتَ ثُلُثَي الْقُرْآنِ، وَإِذَا قَرَأْتَ "قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ" ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَأَنَّمَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَنِعْمَ الْإِلَهُ إِلَهُنَا، يَقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيُعْطِي الْجَزِيْلَ.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَعْطُوْا الْأَعْرَابِيَّ. فَأَعْطُوْهُ حَتَّى أَبْطَرُوْهُ. فَقَامَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُعْطِيَهُ نَاقَةً أَتَقَرَّبُ بِهَا

إِلَى اللهِ دُوْنَ الْبُخْتِي وَفَوْقَ الْأَعْرَابِيِّ وَهِيَ عُشَرَاءُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَدْ وَصَفْتَ مَا تُعْطِي، فَأَصِفُ لَكَ مَا يُعْطِيْكَ اللهُ جَزَاءً؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: لَكَ نَاقَةٌ مِنْ دُرَّةٍ جَوْفَاءَ، قَوَائِمُهَا مِنْ زَبَرْجَدٍ أَخْضَرَ وَعُنُقُهَا مِنْ زَبَرْجَدٍ أَصْفَرَ. عَلَيْهَا هَوْدَجٌ، وَعَلَى الْهَوْدَجِ السُّنْدُسُ وَالْإِسْتَبْرَقُ تَمُرُّ بِكَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ. فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَقِيَهُ أَلْفُ أَعْرَابِيٍ عَلَى أَلْفِ دَابَةٍ بِأَلْفِ رُمْحٍ وَأَلْفِ سَيْفٍ. فَقَالَ لَهُمْ: أَيْنَ تُرِيْدُوْنَ؟ فَقَالُوْا: نُقَاتِلُ هَذَا الَّذِي يَكْذِبُ وَيَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ. فَقَالُوْا لَهُ: صَبَوْتَ؟ قَالَ: مَا صَبَوْتُ وَحَدَّثَهُمُ الْحَدِيْثَ. فَقَالُوْا بِأَجْمَعِهِمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ. فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَتَلَقَّاهُمْ بِلَا رِدَاءٍ فَنَزَلُوْا عَنْ رِكَابِهِمْ يُقَبِّلُوْنَ مَا وَلَّوْا مِنْهُ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ. فَقَالُوْا: مُرْنَا بِأَمْرٍ تُحِبُّهُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: تَكُوْنُوْنَ تَحْتَ رَايَةِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ. قَالَ: فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ آمَنَ مِنْهُمْ أَلْفُ رَجُلٍ جَمِيْعًا غَيْرَ بَنِي سُلَيْمٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کی محفل میں تشریف فرما تھے کہ بنوسلیم کا ایک آیا۔ اس نے ایک گوہ کا شکار کیا تھا اور اسے اپنی آستین میں چھپا کر اپنی قیام گاہ کی طرف لے جا رہا تھا۔ اس نے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو دیکھا تو اس نے کہا: یہ لوگ کس کے گرد جمع ہیں؟ لوگوں نے کہا: اس کے گرد جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ وہ لوگوں کے درمیان سے گزرتا ہوا حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے محمد (ﷺ)! کسی عورت کا بیٹا تم سے بڑھ کر جھوٹا اور مجھے ناپسند نہیں ہوگا۔ اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ میری قوم مجھے جلد باز کہے گی تو تمہیں قتل کرنے میں جلدی کرتا اور تمہارے قتل سے تمام لوگوں کو خوش کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس (گستاخ) کو قتل کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے نہیں کہ حلیم و بردبار آدمی ہی نبوت کے لائق ہوتا ہے۔

وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: مجھے لات و عزیٰ کی قسم! میں تم پر ایمان نہیں رکھتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: اے اعرابی! کس چیز نے تمہیں اس بات پر ابھارا ہے کہ تم میری مجلس کی تکریم کو بالائے طاق رکھ کر ناحق گفتگو کرو؟ اس نے بے ادبی سے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کیا آپ بھی میرے ساتھ ایسے ہی گفتگو کریں گے؟ اور کہا: مجھے لات و عزیٰ کی قسم! میں آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ گوہ آپ پر ایمان نہیں لاتی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی آستین سے گوہ نکال کر حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پھینک دی اور کہا: اگر یہ گوہ آپ پر ایمان لے آئے تو میں بھی ایمان لے آؤں گا۔

''پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے گوہ (کلام کر)! پس گوہ نے ایسی واضح اور فصیح عربی میں کلام کیا کہ جسے تمام لوگوں نے سمجھا۔ اس گوہ نے عرض کیا: اے دو جہانوں کے رب کے رسول! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: تم کس کی عبادت کرتی ہو؟ اس نے عرض کیا: میں اس کی عبادت کرتی ہوں جس کا عرش آسمانوں میں ہے، زمین پر جس کی حکمرانی ہے اور سمندر پر جس کا قبضہ ہے، جنت میں جس کی رحمت ہے اور دوزخ میں جس کا عذاب ہے۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا: اے گوہ! میں کون ہوں؟ اس نے عرض کیا: آپ دو جہانوں کے رب کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ جس نے آپ کی تصدیق کی وہ فلاح پا گیا اور جس نے آپ کی تکذیب کی وہ ذلیل و خوار ہو گیا۔

''اعرابی یہ دیکھ کر بول اٹھا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ جب میں آپ کے پاس آیا تھا تو روئے زمین پر آپ سے بڑھ کر کوئی شخص مجھے ناپسند نہ تھا، اور بخدا! اِس وقت آپ مجھے اپنی جان اور اولاد سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔ میرے جسم کا ہر بال اور ہر رونگٹا، میرا عیاں و نہاں اور میرا ظاہر و باطن آپ پر ایمان لا چکا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس اللہ جل مجدہٗ کے لئے ہی ہر تعریف ہے جس نے تجھے اس دین کی طرف ہدایت دی جو ہمیشہ غالب رہے گا اور کبھی مغلوب نہیں ہوگا۔ اس دین کو اللہ تعالیٰ صرف نماز کے ساتھ قبول کرتا ہے اور نماز قرآن پڑھنے سے ہی قبول ہوتی ہے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص سکھائیں۔ وہ عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے بسیط اور رجز (عربی شاعری کے سولہ اوزان میں سے دو وزن) میں اس سے حسین کلام کبھی نہیں سنا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: یہ رب دوجہاں کا کلام ہے، شاعری نہیں۔ جب تم نے سورہ اخلاص کو ایک مرتبہ پڑھ لیا تو گویا تم نے ایک تہائی قرآن

پڑھنے کا ثواب پالیا اور اگر اسے دو مرتبہ پڑھا تو سمجھو کہ تم نے دو تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب پالیا۔ اور تم نے اسے تین مرتبہ پڑھ لیا تو گویا تم نے پورے قرآن کا ثواب پالیا۔ پھر اعرابی نے کہا ہمارا معبود تمام معبودوں سے بہتر ہے جو تھوڑے عمل کو قبول فرماتا ہے اور بے حد و حساب عطا فرماتا ہے۔

’’پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس اعرابی کی کچھ مدد کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے اتنا دیا کہ اسے (کثرتِ مال کی وجہ سے) بے نیاز کر دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں انہیں ایک اونٹنی دے کر قربِ الٰہی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ یہ فارسی النسل اونٹنی سے چھوٹی اور عربی النسل اونٹوں سے تھوڑی بڑی ہے اور یہ دس ماہ کی حاملہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جو اونٹنی اسے دو گے اس کی تم نے صفات بیان کردی ہیں، اب میں تمہارے لئے اس اونٹنی کی صفات بیان کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزاء میں عطا فرمائے گا؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں (ضرور بیان فرمایئے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں سوراخ دار موتیوں کی اونٹنی ملے گی جس کے پاؤں سبز زمرد کے ہوں گے اور جس کی گردن زرد زبرجد کی ہوگی اور اس پر کجاوہ ہوگا جو کہ کریب اور ریشم کا بنا ہوگا۔ وہ پل صراط سے تمہیں بجلی کے کوندے کی طرح گزار دے گی۔ پھر وہ اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ سے باہر نکلا۔ راستے میں اسے ایک ہزار اعرابی ملے جو ہزار سواریوں پر سوار تھے اور ہزار تیروں اور ہزار تلواروں سے مسلح تھے۔ اس نے ان سے پوچھا: تم کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اس سے لڑنے جا رہے ہیں جو کذب بیانی سے کام لیتا ہے اور یہ دعوی کرتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ اس اعرابی نے ان سے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ انہوں نے کہا: تم نے بھی نیا دین اختیار کرلیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے نیا دین اختیار نہیں کیا (بلکہ دینِ حق اختیار کیا ہے)۔ پھر اس نے انہیں (گوہ سے متعلق) تمام بات سنائی۔ یہ سن کر ہر کوئی کہنے لگا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ تک جب یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ انہیں ملنے کے لئے (تیزی سے) بغیر چادر کے باہر تشریف لائے۔ وہ آپ ﷺ کو دیکھ کر اپنی سواریوں سے کود پڑے اور حضور نبی اکرم ﷺ کے جس حصہ تک ان کی رسائی ہوئی اسے چومنے لگے اور ساتھ ساتھ کہنے لگے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں اس چیز کا حکم دیں جو آپ کو پسند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم خالد بن ولید کے جھنڈے تلے ہوگے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سارے عرب میں صرف بنو سلیم کے ہی ایک ہزار لوگ بیک وقت ایمان لائے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی، ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ النَّبَاتَاتِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نباتات کی محبت کا بیان﴾

۱. مَحَبَّةُ الْجِذْعِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ کھجور کے تنے کی محبت کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا أَجْعَلُ لَکَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا. قَالَ: إِنْ شِئْتِ قَالَ: فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا کَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي کَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا، حَتَّى کَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَکَّتُ، حَتَّى اسْتَقَرَّتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے حضور نبی

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: البيوع، باب: النجار، ۲/ ۷۳۸، الرقم: ۱۹۸۹، وأيضا في کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳/ ۱۳۱۴، الرقم: ۳۳۹۱-۳۳۹۲، وأيضا في کتاب: المساجد، باب: الاستعانة بالنجار والصناع في أعواد المنبر والمسجد، ۱/ ۱۷۲، الرقم: ۴۳۸، والترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: ۶، ۵/ ۵۹۴، الرقم: ۳۶۲۷، والنسائی في السنن، کتاب: الجمعة، باب: مقام الإمام في الخطبة، ۳/ ۱۰۲، الرقم: ۱۳۹۶، وابن ماجه في السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في بدء شأن المنبر، ۱/ ۴۵۴، الرقم: ۱۴۱۴-۱۴۱۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۲۲۶، والدارمی نحوه في السنن، ۱/ ۲۳، الرقم: ۴۲.

اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے تشریف فرما ہونے کے لئے کوئی چیز نہ بنوا دوں؟ کیونکہ میرا غلام بڑھئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو بنوا دو)۔ اس عورت نے آپ ﷺ کے لئے ایک منبر بنوا دیا۔ جمعہ کا دن آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ اسی منبر پر تشریف فرما ہوئے جو تیار کیا گیا تھا لیکن (حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر پر تشریف رکھنے کی وجہ سے) کھجور کا وہ تنا جس سے ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے (ہجر و فراق رسول ﷺ میں) چلاّ (کر رو) پڑا یہاں تک کہ پھٹنے کے قریب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے اُتر آئے اور کھجور کے ستون کو گلے سے لگا لیا۔ ستون اس بچہ کی طرح رونے لگا، جسے تھپکی دے کر چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے سکون آ گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ. فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ. فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطاب فرمایا کرتے تھے۔ جب منبر بنا اور آپ ﷺ اس پر جلوہ افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ ستون (آپ ﷺ کے ہجر و فراق میں) گریہ و زاری کرنے لگا۔ آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا (تو وہ پرسکون ہو گا)۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَ إِلَى لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهُ مِنبَرًا. فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ. فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَّهُ فَسَكَنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٣٥، الرقم: ٦٥٠٦، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٩٧، الرقم: ١٤٦٩۔

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله ﷻ به، ٥/٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٧۔

ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے پھر صحابہ کرام ﷺ نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنوا دیا۔ آپ ﷺ جب اس پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دینے لگے تو وہ تنا اس طرح رونے لگا جس طرح اُونٹنی اپنے بچے کی خاطر روتی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جِذْعٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا وَكَانَ يَخْطُبُ إِلَى ذَلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: هَلْ لَكَ أَنْ نَجْعَلَ لَكَ شَيْئًا تَقُوْمُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَرَاكَ النَّاسُ وَتُسْمِعَهُمْ خُطْبَتَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَصَنَعَ لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ فَهِيَ الَّتِي أَعْلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ وَضَعُوْهُ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي هُوَ فِيْهِ فَلَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُوْمَ إِلَى الْمِنبَرِ مَرَّ إِلَى الْجِذْعِ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَ الْجِذْعَ خَارَ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجِذْعِ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَّى إِلَيْهِ فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ وَغُيِّرَ أَخَذَ ذَلِكَ الْجِذْعَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ﷺ وَكَانَ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ ...... الحديث.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْمَقْدَسِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في بدء شأن المنبر، ١/٤٥٤، الرقم: ١٤١٤، والدارمي في السنن، ١/٣٠، الرقم: ٣٦، والشافعي في المسند، ١/٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٣٧ـ ١٣٨، الرقم: ٢١٢٨٥، ٢١٢٨٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٥٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٣٩٣، الرقم: ١١٩٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٩٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٣، الرقم: ٣٣٩٠، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١/٩، والعيني في عمدة القاري، ٦/٢١٥ـ

ابْنِ مَاجَه عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللهِ لَهُ شَاهِدٌ فِي الصَّحِيْحِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ ﷺ وَلَهُ طُرُقٌ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى الْمُوْصِلِيُّ فِي مُسْنَدِهِ.

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے اور اس وقت مسجد نبوی چھپر کی تھی۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لئے ایسی چیز تیار کر دیں جس پر آپ جمعہ کے دن قیام فرما ہوں تاکہ لوگ آپ ﷺ کی زیارت بھی کر سکیں اور خطبہ بھی سن سکیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ منبر تیار کیا گیا جس کی تین سیڑھیاں تھیں۔ صحابہ کرام نے اس منبر کو اس مقام پر رکھ دیا جہاں منبر کی جگہ تھی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے منبر پر کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا اور اس ستون کے قریب سے گزرے جس پر ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے تو اس ستون میں سے (ہجر و فراقِ رسول ﷺ میں) رونے کی آواز آئی اور وہ ستون درمیان سے شق ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے رونے کی یہ حالت دیکھی تو آپ ﷺ نے اس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا جس سے اس ستون کی حالت گریہ ختم ہو گئی پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھتے تو اس کے پاس نماز پڑھتے جب مسجد منہدم کی گئی تو اس ستون کو حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور انہی کے گھر میں رہا......الحدیث۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، دارمی، شافعی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا کہ اسے امام ابوعبد اللہ ابن ماجہ نے حضرت اسماعیل بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے اور اس کے شواہد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث صحیح (بخاری و مسلم) میں بھی ہیں اور اس کے بے شمار صحابہ کرام سے دیگر طرق بھی مروی ہیں اور اس کی اسناد حسن ہیں۔ امام کنانی نے فرمایا کہ یہ اسناد حسن ہے اور اسے امام ابو یعلی الموصلی نے بھی اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ. فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ ذَهَبَ إِلَى الْمِنْبَرِ. فَحَنَّ الْجِذْعُ، فَأَتَاهُ، فَاحْتَضَنَهُ، فَسَكَنَ. فَقَالَ: لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ

٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في بدء شأن المنبر، ١/٤٥٤، الرقم: ١٤١٥، والبخاري في التاريخ الكبير، ٧/٢٦، الرقم: ١٠٨، وأبو يعلى في المسند، ٦/١١٤، الرقم: ٣٣٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٩٦، الرقم: ١٣٣٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٣٧، الرقم: ١٦٤٣۔

لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

وفي رواية عن جابر رضي الله عنه: حَتَّى سَمِعَهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتَّى أَتَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمَسَحَهُ فَسَكَنَ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ لَمْ يَأْتِهِ، لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کے لئے منبر تیار ہوگیا تو آپ ﷺ منبر کی طرف تشریف لے گئے تو وہ ستون رونے لگا۔ آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اسے سینہ سے لگایا تو وہ پرسکون ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے سینہ سے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابویعلی اور بخاری نے ''التاریخ الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور روایت میں ہے کہ (ستون کے رونے کی) آواز تمام اہلِ مسجد نے سنی۔ (اس کا رونا سن کر) حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا تو وہ پرسکون ہوگیا۔ بعض صحابہ کہنے لگے: اگر حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف نہ لاتے تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔''

٦. عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنهما عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَأُتِيَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ فَحُفِرَ لَهُ وَأُقِيْمَ إِلَى جَنْبِهِ قَائِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ فَطَالَ الْقِيَامُ عَلَيْهِ وَغَلَبَهُ اسْتَنَدَ إِلَيْهِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهِ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِيْنَةَ فَرَآهُ قَائِمًا إِلَى جَنْبِ ذٰلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيْهِ مِنَ النَّاسِ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَحْمَدُنِي فِي شَيءٍ يَرْفُقُ بِهِ لَصَنَعْتُ لَهُ مَجْلِسًا يَقُوْمُ عَلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ جَلَسَ مَا شَاءَ وَإِنْ شَاءَ قَامَ. فَبَلَغَ

٦: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٢٩، الرقم: ٣٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/١١٦، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٢٧١، وفي دلائل النبوة، ٦/٦٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٩١، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٣، الرقم: ٣٣٩٣، وابن كثير في شمائل الرسول، ١/٢٥١، والعيني في عمدة القاري، ١٦/١٢٩، الرقم: ٥٨٥٣۔

ذَلِکَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِئْتُوْنِي بِهِ. فَأَتَوْهُ بِهِ فَأُمِرَ أَنْ يَصْنَعَ لَهُ هَذِهِ الْمَرَاقِيَ الثَّلَاثَ أَوِ الْأَرْبَعَ، هِيَ الآنَ فِي مِنْبَرِ الْمَدِيْنَةِ، فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذَلِکَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِذْعَ وَعَمَدَ إِلَى هَذِهِ الَّتِي صُنِعَتْ لَهُ جَزِعَ الْجِذْعُ فَحَنَّ كَمَا تَحِنُّ النَّاقَةُ حِيْنَ فَارَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ سَمِعَ حَنِيْنَ الْجِذْعِ رَجَعَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ: اِخْتَرْ أَنْ أَغْرِسَکَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي كُنْتَ فِيْهِ فَتَكُوْنَ كَمَا كُنْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أَغْرِسَکَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ أَنْهَارِهَا وَعُيُوْنِهَا فَيَحْسُنَ نَبْتُکَ وَتُثْمِرَ فَيَأْكُلَ أَوْلِيَاءُ اللهِ مِنْ ثَمَرَتِکَ وَنَخْلِکَ فَعَلْتُ. فَزَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ لَهُ: نَعَمْ، قَدْ فَعَلْتُ مَرَّتَيْنِ. فَسُئِلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِخْتَارَ أَنْ أَغْرِسَهُ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

وفي رواية: عَنْ عَمْرِو بْنِ يَخْلُو السَّرَحِيِّ عَنِ الشَّافِعِيِّ رضي الله عنه قَالَ: مَا أَعْطَى اللهُ نَبِيًّا مَا أَعْطَى مُحَمَّدًا ﷺ؟ فَقُلْتُ: أَعْطَى عِيْسَى عليه السلام إِحْيَاءَ الْمَوْتَى فَقَالَ: أَعْطَى مُحَمَّدًا ﷺ حَنِيْنَ الْجِذْعِ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جَنْبِهِ هُيِّئَ لَهُ الْمِنْبَرُ حَنَّ الْجِذْعُ حَتَّى سُمِعَ صَوْتُهُ فَهَذَا أَكْبَرُ مِنْ ذَلِکَ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب خطاب فرماتے تو کھڑے ہو کر فرماتے اور دورانِ خطاب کبھی قیام طویل ہو جاتا تو یہ طوالت آپ ﷺ کی طبیعت مقدسہ پر گراں گزرتی، تب ایک کھجور کا خشک تنا ایک گڑھا کھود کر گاڑھ دیا گیا، پس حضور نبی اکرم ﷺ جب خطاب فرماتے اور آپ ﷺ کا قیام طویل اور تھکا دینے والا ہو جاتا تو آپ ﷺ اس کھجور کے خشک تنے کا سہارا لے لیتے اور اس کے ساتھ ٹیک لگا لیتے، پس ایک شخص نے جو کہ یہیں سے مدینہ منورہ آیا ہوا تھا آپ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ ﷺ اس کھجور کے تنے کے پہلو میں

کھڑے ہیں، تو اس شخص نے اپنے آس پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا: اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ میری اس چیز کو پسند فرمائیں گے جو ان کے لئے آرام دہ ہوگی تو میں ان کے لئے ایک ایسی مسند تیار کردوں، جس پر آپ ﷺ قیام فرما ہوسکیں اور اگر جتنی دیر چاہیں اس پر تشریف فرما بھی ہو جائیں۔ یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے کر آؤ۔ تو صحابہ کرام اس شخص کو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئے۔ پس اس شخص کو حکم دے دیا گیا کہ وہ تین یا چار پائیدان والا منبر تیار کردے، جسے آج ''منبر المدینۃ'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس میں راحت محسوس کی۔ پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اس خشک کھجور کے تنے سے جدائی اختیار کی اور اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے جو ان کے لئے بنایا گیا تھا، تو وہ خشک لکڑی کا تنا غمناک ہوگیا، اور ایسے دھاڑیں مارنے لگا جیسے اونٹنی اپنے (گمشدہ) بچے کے لئے دھاڑیں مارتی ہے۔ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے یہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اس خشک تنے کی آہ و بکاء سنی تو اس کے پاس تشریف لائے اور اپنا دستِ اقدس اس پر رکھا اور فرمایا: تم چاہے یہ چیز اختیار کرلو کہ میں تمہیں اسی جگہ میں دوبارہ لگا دوں جہاں تم پہلے تھے، اور تم دوبارہ ایسے ہی سرسبز ہو جاؤ جیسا کہ کبھی تھے، اور اگر چاہو تو (اپنی اس خدمت کے صلہ میں جو تم نے میری کچھ عرصہ کی ہے) تمہیں جنت میں لگا دوں، وہاں تم جنت کے نہروں اور چشموں سے سیراب ہوتے رہو، پھر تمہاری پیداوار بہترین ہو جائے اور تم پھل دینے لگو، اور پھر اولیاء اللہ، تیرا پھل کھائیں، اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایسا کر دیتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے اسے دو مرتبہ فرمایا: ہاں میں نے ایسا کر دیا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کھجور کے تنے نے یہ اختیار کیا کہ میں اسے جنت میں لگاؤں۔''

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت عمرو بن ابی سَوَّار بیان کرتے ہیں: امام شافعی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو جو کچھ عطا فرمایا ہے وہ کسی اور نبی کو عطا نہیں فرمایا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا کیا۔ انہوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کو کھجور کا وہ تنا عطا کیا گیا ہے جس کے ساتھ آپ ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا گیا۔ جب آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا گیا وہ کھجور کا تنا رونے لگا یہاں تک کہ اس کے رونے کی آواز سنی گئی اور یہ اس سے بڑا معجزہ ہے۔'' اسے امام ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى جِذْعٍ مَنْصُوْبٍ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ النَّاسَ فَجَاءَهُ رُوْمِيٌّ فَقَالَ: أَلاَ أَصْنَعُ لَکَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ وَکَأَنَّکَ قَائِمٌ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا لَهُ دَرَجَتَانِ وَيَقْعُدُ عَلَى الثَّالِثَةِ فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلَى ذَلِکَ الْمِنْبَرِ خَارَ الْجِذْعُ کَخُوَارِ الثَّوْرِ حَتَّى ارْتَجَّ الْمَسْجِدُ حُزْنًا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنَ الْمِنْبَرِ فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ يَخُوْرُ فَلَمَّا الْتَزَمَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم سَکَتَ ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ لَمْ أَلْتَزِمْهُ لَمَا زَالَ هَکَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حُزْنًا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَدُفِنَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَصَحَّحَهُ وَاللَّالَکَائِيُّ. وَقَالَ الْمَقْدَسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول مبارک تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن مسجد میں نصب شدہ ایک کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو جاتے اور لوگوں سے خطاب فرماتے۔ ایک رومی صحابی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا میں آپ کے لئے ایسی چیز تیار نہ کر لاؤں کہ آپ اس پر بیٹھ جائیں اور یوں محسوس ہو کہ آپ قیام فرما ہیں؟ پس اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے منبر تیار کیا۔ اس منبر کے دو درجے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیسرے درجہ پر جلوہ افروز ہوئے۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پہلی مرتبہ) اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ کھجور کا تنا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی کی وجہ سے بیل جیسی آواز نکالنے لگا یہاں تک کہ پوری مسجد اس کی آواز سے غمگین ہوگئی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی خاطر منبر سے نیچے تشریف لائے۔ اس کے پاس گئے اور اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا جبکہ وہ بلبلا رہا تھا۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے ساتھ لگایا تو وہ پر سکون ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی

۷: أخرجه الدارمي في السنن، ۱/ ۳۲، الرقم: ٤۱، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/ ۱۰٤، الرقم: ۱۷۷۷، واللالکائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/ ۷۹۸، الرقم: ۱٤۷۲، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/ ۳۵٦ـ۳۵۷، الرقم: ۱۵۱۹ـ۱۵۲۰، والعسقلاني في فتح الباري، ۲/ ۳۹۹ـ

جان ہے اگر میں اسے اپنے ساتھ نہ ملاتا تو یہ اللہ کے رسول کے غم کی وجہ سے قیامت تک اسی طرح روتا رہتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اسے دفن کر دیا گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: حَنَّتِ الْخَشَبَةُ الَّتِي كَانَ يَقُوْمُ عِنْدَهَا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَيْهَا: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (کھجور کے تنے کی خشک) لکڑی جس کے پاس کھڑے ہوکر حضور نبی اکرم ﷺ خطاب فرمایا کرتے تھے، آپ ﷺ کی محبت میں چیخ چیخ کر رونے لگی تو حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا دستِ اقدس اس پر رکھا تو وہ خاموش ہوگئی۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، ابن ابی شیبہ، ابویعلی، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام ابویعلی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: حَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ الْخَلُوْجِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْأَصْبَهَانِيُّ.

٨: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٣٢، ٤٤٢، الرقم: ٤٠، ١٥٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٩، الرقم: ٣١٧٤٧، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٢٨، الرقم: ١٠٦٧، ٤/١٢٨، الرقم: ٢١٧٧، ٥/١٤٢، الرقم: ٢٧٥٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٣٩، الرقم: ١٧٧٦، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٣٦، الرقم: ٦٥٠٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٠٨، الرقم: ١٤٠٨، وابن الجعد في المسند، ١/٤٦٦، الرقم: ٣٢١٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/١٨٠-١٨١.

٩: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٣٠، الرقم: ٣٥، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٢٩، الرقم: ١٠٦٨، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١٥٥، الرقم: ١٧٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٣، وابن الأثير في النهاية في غريب الحديث والأثر، ٢/٦٠، والخطابي في غريب الحديث، ١/٤١٨، وابن الجوزي في غريب الحديث، ١/٢٩٥.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کھجور کا خشک تنا حضور نبی اکرم ﷺ کے فراق میں اس طرح تڑپا جس طرح وہ اونٹنی تڑپتی اور بے چین ہوتی ہے جس کا (چھوٹا سا) بچہ اس سے جدا کر دیا جائے۔'' اس حدیث کو امام دارمی، ابو یعلی اور اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى لِزْقِ جِذْعٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ رُوْمِيٌّ فَقَالَ: أَصْنَعُ لَکَ مِنْبَرًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ، فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا هَذَا الَّذِي تَرَوْنَ. قَالَ: فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ حَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ إِلَى وَلَدِهَا فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ فَسَكَنَ فَأُمِرَ بِهِ أَنْ يُحْفَرَ لَهُ وَيُدْفَنَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک خشک تنے کے پاس قیام فرما ہو کر خطاب فرمایا کرتے تھے، تو ایک رومی شخص آیا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ کے لئے منبر تیار کر دیتا ہوں جس پر تشریف فرما ہو کر آپ خطاب کرسکیں گے۔ پھر (اجازت ملنے پر) اس نے یہ منبر تیار کر دیا جسے تم دیکھ رہے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضور نبی اکرم ﷺ اس منبر پر خطاب فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے تو کھجور کا وہ خشک تنا یوں تڑپنے لگا جیسے اونٹنی اپنے (گمشدہ) بچے کے لئے تڑپتی ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ اس منبر سے اتر کر اس کھجور کے خشک تنے کی طرف تشریف لائے، اور اسے اپنے سینے سے لگایا تو وہ پرسکون ہوگیا، پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ (اسی منبر کے نیچے) گڑھا کھود کر اسے اس میں دفن کر دیا جائے۔''

اس حدیث کو امام دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنِ الصَّعْقِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: لَمَّا أَنْ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ جَعَلَ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى خَشَبَةٍ وَيُحَدِّثُ النَّاسَ فَكَثُرُوْا حَوْلَهُ فَأَرَادَ

۱۰: أخرجه الدارمي في السنن، ۱/۳۱، الرقم: ۳۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۱۹، الرقم: ۳۱۷۴۹، والعسقلاني في المطالب العالية، ۴/۶۹۸، الرقم: ۲، وأيضا في فتح الباري، ۶/۶۰۲، الرقم: ۳۳۹۰، والعيني في عمدة القاري، ۱۶/۱۲۸۔

۱۱: أخرجه الدارمي في السنن، ۱/۳۱، الرقم: ۳۸۔

النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُسْمِعَهُمْ فَقَالَ: ابْنُوْا لِي شَيْئًا أَرْتَفِعُ عَلَيْهِ. قَالُوْا: كَيْفَ يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: عَرِيْشٌ كَعَرِيْشِ مُوْسَی عليه السلام. فَلَمَّا أَنْ بَنَوْا لَهُ. قَالَ الْحَسَنُ: حَنَّتْ، وَاللهِ، الْخَشَبَةُ. قَالَ الْحَسَنُ: سُبْحَانَ اللهِ هَلْ تَشْقَی قُلُوْبُ قَوْمٍ سَمِعُوْا قَالَ أَبُوْ مُحَمَّدٍ: يَعْنِي هَذَا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت صعق بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو دورانِ خطاب اپنی پشت مبارک کھجور کے خشک تنے سے لگا لیا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ کے سامعین زیادہ ہوگئے، تو آپ ﷺ نے ان سب کو اپنی آواز سنانے کا ارادہ فرمایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے کوئی ایسی چیز بناؤ جس پر بیٹھ کر میں لوگوں سے خطاب کرسکوں۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا چبوترہ (نما تختہ) جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھا۔ پس جب انہوں نے وہ منبر بنایا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ خشک لکڑی (فراقِ رسول ﷺ میں) زار و قطار رو پڑی۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سبحان اللہ! کیا ان لوگوں کے دل بدبخت ہو سکتے ہیں جنہوں نے یہ ایمان افروز واقعہ (خود دیکھا ہو اور اس خشک لکڑی کا رونا اپنے کانوں سے) سن رکھا ہو۔'' اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَی جَنْبِ خَشَبَةٍ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَيْهَا. فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنُوْا لِي مِنْبَرًا. فَبَنَوْا لَهُ مِنْبَرًا لَهُ عَتَبَتَانِ. فَلَمَّا قَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ لِيَخْطُبَ، حَنَّتِ الْخَشَبَةُ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ أَنَسٌ: وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعْتُ الْخَشَبَةَ حَنَّتْ حَنِيْنَ الْوَلَدِ. فَمَا زَالَتْ تَحِنُّ حَتَّی نَزَلَ إِلَيْهَا

۱۲: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۱٤/٤۳٦، ٤۳۷، الرقم: ٦٥۰۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۱۰۸، ۱۰۹، الرقم: ۱٤۰۹، وابن الجعد في المسند، ۱/٤٦٦، الرقم: ۳۲۱۹، وأبو يعلى في المسند، ٥/۱٤۲، الرقم: ۲۷٥٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/۲۸۹، ۲۳۰، الرقم: ٦٥۰۷، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/۱٥۱، الرقم: ٥۷٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦۰۲، وابن كثير في شمائل الرسول: ۲٤۰۔

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ.

قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيْثِ بَكَى ثُمَّ قَالَ: يَا عِبَادَ اللهِ، اَلْخَشَبَةُ تَحِنُّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ شَوْقًا إِلَيْهِ لِمَكَانِهِ مِنَ اللهِ. فَأَنْتُمْ أَحَقُّ أَنْ تَشْتَاقُوْا إِلَى لِقَائِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت مبارک بن فضالہ کا بیان ہے: ہم سے حضرت حسن بصری رَحِمَهُ الله نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن ایک لکڑی کے ساتھ اپنی کمر کی ٹیک لگا کر خطاب فرمایا کرتے تھے۔ پھر جب لوگ کثرت سے آنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے منبر تیار کرو۔ پس لوگوں نے آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا جس کے دو درجے تھے۔ جب آپ ﷺ خطاب فرمانے کے لیے منبر پر تشریف فرما ہوئے تو وہ لکڑی حضور نبی اکرم ﷺ کے فراق میں رونے لگی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت مسجد میں موجود تھا۔ میں نے اس لکڑی کو بچے کی طرح روتے ہوئے سنا۔ وہ لکڑی مسلسل روتی رہی یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس کے لیے منبر سے نیچے تشریف لائے اور اسے سینے سے لگایا تو وہ پرسکون ہوگئی۔

’’راوی بیان کرتے ہیں: حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو رو پڑتے اور فرماتے: اے اللہ کے بندو! لکڑی حضور نبی اکرم ﷺ سے ملنے کے شوق میں اور اللہ کے حضور آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے روتی ہے۔ پس تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو کہ تم ان سے ملاقات کا اشتیاق رکھو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن حبان، طبرانی اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٢. مَحَبَّةُ الشَّجَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ درختوں کی محبت کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ جَابِرٍ ﷺ في رواية طويلة قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى نَزَلَ وَادِيًا أَفْيَحَ. فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ. فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ. فَنظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي. فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا. فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ. فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ، الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ. حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى. فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا. فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمُنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا، قَالَ: الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا. فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي. فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُقْبِلًا. وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا. فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا جَابِرُ، هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا. فَأَقْبِلْ بِهِمَا. حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ يَسَارِكَ. قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ. فَانْذَلَقَ لِي. فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ

١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: حديث جابر الطويل، وقصة أبي اليَسَر، ٢٣٠٦/٤، الرقم: ٣٠١٢، وابن حبان فى الصحيح، ٤٥٥/١٤ـ ٤٥٦، الرقم: ٦٥٢٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٩٤/١، الرقم: ٤٥٢، والأصبهاني فى دلائل النبوة، ٥٣/١ـ٥٥، الرقم: ٣٧، وابن عبد البر فى التمهيد، ٢٢٢/١، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ٣٨٣/٢، الرقم: ٥٨٨٥ـ

كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا. ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجُرُّهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي، ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَعَمَّ ذَاکَ؟ قَالَ: إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ. فَأَحْبَبْتُ: بِشَفَاعَتِي، أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ ...... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (ایک غزوہ) کے سفر پر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم ایک کشادہ وادی میں پہنچے۔ حضور نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں پانی وغیرہ لے کر آپ ﷺ کے پیچھے گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (اردگرد) دیکھا لیکن آپ ﷺ کو پردہ کے لئے کوئی چیز نظر نہ آئی، وادی کے کنارے دو درخت تھے، حضور نبی اکرم ﷺ ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے۔ آپ ﷺ نے اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری اطاعت کر۔ وہ درخت اس اونٹ کی طرح آپ ﷺ کا فرمانبردار ہوگیا جس کی ناک میں نکیل ہو اور وہ اپنے ہانکنے والے کے تابع ہوتا ہے پھر آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: اللہ کے اذن سے میری اطاعت کر، وہ درخت بھی پہلے درخت کی طرح آپ ﷺ کے تابع ہو گیا یہاں تک کہ جب آپ ﷺ دونوں درختوں کے درمیان پہنچے تو آپ ﷺ نے ان دونوں درختوں کو ملا دیا اور فرمایا: اللہ کے اذن سے جڑ جاؤ، سو وہ دونوں درخت جڑ گئے۔ میں وہاں بیٹھا اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا، میں نے اچانک دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت اپنے اپنے سابقہ اصل مقام پر کھڑے تھے۔

’’پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! تم نے وہ مقام دیکھا تھا جہاں میں کھڑا تھا۔ میں نے عرض کیا: جی! یا رسول اللہ! فرمایا: ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ان میں سے ہر ایک کی ایک ایک شاخ کاٹ کر لاؤ اور جب اس جگہ پہنچو جہاں میں کھڑا تھا تو ایک شاخ اپنی دائیں جانب اور ایک شاخ اپنی بائیں جانب ڈال دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر ایک پتھر توڑا اور تیز کیا، پھر میں ان درختوں کے پاس گیا اور ہر ایک سے ایک شاخ توڑی، پھر میں انہیں گھسیٹ کر حضور نبی اکرم ﷺ کے کھڑے ہونے کی جگہ لایا اس جگہ ایک شاخ دائیں جانب اور ایک شاخ بائیں جانب ڈال دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کے حکم پر عمل کر

دیا ہے۔ مگر اس عمل کا سبب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس جگہ دو قبروں کے پاس سے گزرا جن میں قبر والوں کو عذاب ہو رہا تھا، میں نے چاہا کہ میری شفاعت کے سبب جب تک وہ شاخیں سرسبز و تازہ رہیں ان کے عذاب میں کمی رہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ فَقَالَ لِي: ائْتِ تِلْكَ الْأَشَاءَتَيْنِ قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي النَّخْلَ الصِّغَارَ فَقُلْ لَهُمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَجْتَمِعَا فَاجْتَمَعَتَا فَاسْتَتَرَ بِهِمَا فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ قَالَ لِي: ائْتِهِمَا فَقُلْ لَهُمَا لِتَرْجِعْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا إِلَى مَكَانِهَا فَقُلْتُ لَهُمَا: فَرَجَعَتَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’یعلی بن مرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سفر کے دوران میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے حاجت کے لیے جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو مجھ سے فرمایا: ان دو درختوں کو بلا لاؤ۔ وکیع فرماتے ہیں کہ چھوٹے کھجور کے درختوں کو۔ مرہ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا تمہیں رسول اللہ ﷺ حکم دیتے ہیں کہ ایک جگہ جمع ہو جاؤ۔ وہ دونوں جمع ہوگئے اور آپ ﷺ نے ان کے ذریعہ پردہ فرمایا۔ جب آپ ﷺ حاجت سے فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا: جاؤ ان دونوں سے کہو کہ اپنی جگہ پر لوٹ جائیں، میں نے ان سے جا کر کہا وہ اپنی جگہ واپس چلے گئے۔‘‘

اس حدیث کو ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ کی روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الطهارة، باب: الارتياد للغائط والبول، ۱/۱۲۲، الرقم: ۳۳۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۲۱، الرقم: ۳۱۷۵۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۱۷۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۵، والكناني في مصباح الزجاجة، ۱/۵۰۔

۳: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: المناقب، باب: ۶، ۵/۵۹۳، الرقم: ۳۶۲۶، والدارمی فی السنن، باب: ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ۱/۳۱، الرقم: ۲۱، والحاكم فی المستدرك، ۲/۶۷۷، الرقم: ۴۲۳۸، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ۲/۱۳۴، الرقم: ۵۰۲، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۲/۱۵۰، الرقم: ۱۸۸۰۔

يَا رَسُوْلَ اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ ہم مکہ مکرمہ کی ایک طرف چلے تو جو پہاڑ اور درخت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آتا (وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) عرض کرتا: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ 'یا رسول اللہ! آپ پر سلامتی ہو۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، دارمی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے جبکہ حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔

٤. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ أَبُوْطَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا، فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوْا قَبْلَ ذَلِکَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَقَالَ: هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هَذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُکَ؟ فَقَالَ: إِنَّکُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ، وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ کَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ، وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ، قَالَ: أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ، فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ. فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلَى فَيْءِ

٤: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء فی نبوة النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٥/٥٩٠، الرقم: ٣٦٢٠، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٣١٧، الرقم: ٣١٧٣٣، ٣٦٥٤١، وابن حبان فی الثقات، ١/٤٢، والأصبهانی فی دلائل النبوة، ١/٤٥، الرقم: ١٩، والطبری فی تاريخ الأمم والملوك، ١/٥١٩۔

الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْظُرُوْا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ ...... قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوْا: أَبُوْطَالِبٍ. فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُوْطَالِبٍ، وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا، وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچے وہ سواریوں سے اترے اور انہوں نے اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کی طرف آ نکلا حالانکہ (روسائے قریش) اس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ راہب ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ روسائے قریش نے اس سے پوچھا آپ یہ سب کیسے جانتے ہیں؟ اس نے کہا: جب تم لوگ گھاٹی سے نمودار ہوئے تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جو سجدہ میں نہ گر پڑا ہو۔ اور وہ صرف نبی ہی کو سجدہ کرتے ہیں نیز میں انہیں مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے آیا تو آپ ﷺ اونٹوں کی چراگاہ میں تھے۔ راہب نے کہا انہیں بلا لو۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ کے سرِ انور پر بادل سایہ فگن تھا اور جب آپ لوگوں کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ (پہلے سے ہی) درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جیسے ہی آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپ ﷺ پر جھک گیا ہے۔ پھر راہب نے کہا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ ان کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابو طالب! چنانچہ وہ حضرت ابوطالب کو مسلسل واسطہ دیتا رہا (کہ انہیں واپس بھیج دیں) یہاں تک کہ حضرت ابو طالب نے آپ ﷺ کو واپس (مکہ مکرمہ) بھجوا دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ ﷺ کے ساتھ زادِ راہ کے طور پر کیک اور زیتون پیش کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: بِمَا أَعْرِفُ أَنَّکَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِذْقَ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ. فَعَادَ، فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کیسے علم ہوگا کہ آپ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس گچھے کو بلاؤں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قدموں میں آ گرا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: واپس چلے جاؤ۔ تو وہ واپس چلا گیا۔ اس اعرابی نے یہ دیکھ کر اسلام قبول کرلیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم طبرانی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے اور امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٦. عَنْ يَعْلَى بْنِ سِيَابَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيْرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً، فَأَمَرَ وَدِيَّتَيْنِ فَانْضَمَّتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى، ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلَى مَنَابَتِهِمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله ﷻ، ٥/ ٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٨، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣/٣، الرقم: ٦، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٢/٦٧٦، الرقم: ٤٢٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١١٠، الرقم: ١٢٦٢٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٥٣٨، ٥٣٩، الرقم: ٥٢٧، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٤٨۔

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦۔

’’حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے کھجور کے درختوں کو حکم دیا۔ وہ آپ کے حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے (اور آپ ﷺ کے لیے پردہ بن گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے قضائے حاجت فرمائی)۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس چلے گئے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ رضي الله عنه قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا عزوجل أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم روانہ ہوئے اور ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ وہاں محو استراحت ہو گئے۔ اتنے میں ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپ ﷺ پر سایہ فگن ہو گیا پھر کچھ دیر بعد وہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس درخت نے اپنے رب سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی بارگاہ میں سلام عرض کرے، پس اس نے اسے اجازت دے دی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٠، ١٧٣، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٥٨، الرقم: ١٨٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٤، الرقم: ٣٤٣٠، الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٥۔

٨: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٥٤، الرقم: ٦٥٢٣، وأبو يعلى في المسند، ٤/٢٣٧، الرقم: ٢٣٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٠٠، الرقم: ١٢٥٩٥، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ٢/ ٥٠٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٢٠، الرقم: ٢١١١، وفي مجمع الزوائد، ٩/١٠۔

كَأَنَّهُ يُدَاوِي وَيُعَالِجُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّکَ تَقُوْلُ أَشْيَاءَ؛ هَلْ لَکَ أَنْ أُدَاوِيَکَ؟ قَالَ: فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَی اللهِ ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَکَ أَنْ أُرِيَکَ آيَةً؟ وَعِنْدَهُ نَخْلٌ وَشَجَرٌ. فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عِذْقًا مِنْهَا، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ وَهُوَ يَسْجُدُ، وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَسْجُدُ، وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّی انْتَهَی إِلَيْهِ ﷺ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ. ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ارْجِعْ إِلَی مَکَانِکَ. فَقَالَ الْعَامِرِيُّ: وَاللهِ، لَا أُکَذِّبُکَ بِشَيئٍ تَقُوْلُهُ أَبَدًا، ثُمَّ قَالَ: يَا آلَ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَاللهِ، لَا أُکَذِّبُهُ بِشَيئٍ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَی وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قبیلہ بنو عامر کا ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ وہ شخص علاج معالجہ کرنے والا (حکیم) دکھائی دیتا تھا۔ پس اس نے کہا: اے محمد! آپ بہت سی (نئی) چیزیں (امورِ دین میں سے) بیان کرتے ہیں۔ (پھر اس نے ازراہ تمسخر کہا:) کیا آپ کو اس چیز کی حاجت ہے کہ میں آپ کا علاج کروں؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اسے اللہ کے دین کی دعوت دی پھر فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں کوئی معجزہ دکھاؤں؟ آپ ﷺ کے پاس کھجور اور کچھ اور درخت تھے۔ آپ ﷺ نے کھجور کی ایک شاخوں والی ٹہنی کو اپنی طرف بلایا، وہ ٹہنی (کھجور سے جدا ہو کر) آپ کی طرف سجدہ کرتے اور سر اٹھاتے، سجدہ کرتے اور پھر سر اٹھاتے ہوئے بڑھی یہاں تک کہ آپ کے قریب پہنچ گئی، پھر آپ ﷺ کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنی جگہ واپس چلی جائے۔ (یہ واقع دیکھ کر) قبیلہ بنو عامر کے اس شخص نے کہا: خدا کی قسم! میں کبھی بھی کسی شے میں بھی آپ کی تکذیب نہیں کروں گا جو آپ فرماتے ہیں۔ پھر اس نے برملا اعلان کر کے کہا: اے آلِ عامر بن صعصعہ! اللہ کی قسم! میں انہیں (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کو) آئندہ کسی چیز میں نہیں جھٹلاؤں گا۔'' اس حدیث کو امام ابن حبان، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ الْجَمَادَاتِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جمادات کی محبت کا بیان﴾

۱. مَحَبَّةُ الْجِبَالِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ پہاڑوں کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ: هَذِهِ طَابَةُ وَهَذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم غزوہ تبوک سے واپسی کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ طابہ (یعنی مدینہ منورہ) ہے اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُحُدٍ وَمَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب نزول النبي ﷺ الحجر، ۴/۱۶۱۰، الرقم: ۴۱۶۰، وفي كتاب: الزكاة، باب: خرص التمر، ۲/۵۳۹، الرقم: ۱۴۱۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبي ﷺ، ۴/۱۷۸۵، الرقم: ۱۳۹۲، وفي كتاب: الحج، باب: أحد جبل يحبنا ونحبه، ۲/۱۰۱۱، الرقم: ۱۳۹۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۴۲۳، الرقم: ۳۷۰۰۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۴۲۴، الرقم: ۲۳۶۵۲، وابن حبان في الصحيح، ۱۰/۳۵۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۳۷۲، الرقم: ۱۲۸۸۹، وأبو نعيم في دلائل النبوة: ۱۷۱، الرقم: ۲۱۲۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشي العدوي، ۳/۱۳۴۸، الرقم: ۳۴۸۳، وأبو يعلى في المسند، ۱۳/۵۰۹، ۵۱۰،—

وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ. فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ. فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہِ اُحد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ پہاڑ کو وجد آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے پاؤں کے ساتھ ٹھوکر مارتے ہوئے فرمایا: اُحد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔“ اس حدیث کو امام بخاری، ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اهْدَأْ، فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔“

اسے امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ عَلَى جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّکَ فَقَالَ

--------- الرقم: ٧٥١٨، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٤١٥، الرقم: ٦٤٩٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٦٢١، الرقم: ١٤٤٠ وأبو حاتم في الثقات، ٢/ ٢٤٢۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير، ٤/ ١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان بن عفان، ٥/ ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٥٥، الرقم: ٨١٩٠۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير،ــــ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اسْكُنْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تھے، وہ ہلنے لگا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حرا ٹھہر جا! تجھ پر صرف نبی ہے، یا صدیق ہے، یا شہید ہے۔ اس پہاڑ پر حضور نبی اکرم ﷺ تھے اور حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَی حِرَاءٍ فَتَزَلْزَلَ الْجَبَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اثْبُتْ حِرَاءُ، مَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ. وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ ﷺ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جبلِ حراء پر تھے کہ وہ کانپنے لگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حراء ٹھہر جا، تجھ پر سوائے نبی، صدیق یا شہید کے کوئی نہیں۔ اور اس پر حضور نبی اکرم ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر عبد الرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ﷺ تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

.... ٤/١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، وأبو داود عن سعيد بن زيد في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/٢١١، الرقم: ٤٦٤٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥١، الرقم: ٣١٩٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٩، الرقم: ٩٤٢٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٥، الرقم: ٨١٩٠۔

٥: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٤/٣٣٣، الرقم: ٢٤٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٥٩، الرقم: ١١٦٧١، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٢٢، الرقم: ١٤٤٦، ومحب طبري في الرياض النضرة، ١/٢٢٢۔

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمِ الْمَازِنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ فُلَانٌ إِلَى الْكُوْفَةِ أَقَامَ فُلَانٌ خَطِيْبًا فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ فَأَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ إِنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ إِيْثَمْ قَالَ ابْنُ إِدْرِيْسَ: وَالْعَرَبُ تَقُوْلُ آثَمُ قُلْتُ: وَمَنْ التِّسْعَةُ؟ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حِرَاءٍ: اثْبُتْ حِرَاءُ، إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ قُلْتُ: وَمَنْ التِّسْعَةُ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قُلْتُ وَمَنِ الْعَاشِرُ؟ فَتَلَكَّأَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ: أَنَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

’’عبد اللہ بن سالم مازنی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا۔ عبد اللہ کا بیان ہے کہ جب فلاں کوفے میں آیا اور اُس نے فلاں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑا کیا تو حضرت سعید بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تم اس ظالم کو نہیں دیکھتے۔ نو (۹) حضرات کے متعلق تو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں کے متعلق بھی گواہی دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ نو حضرات کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ حراء کے اوپر تھے: اے حراء ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہیدوں کے سوا کوئی نہیں ہے۔ نو حضرات کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمٰن بن عوف ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ دسواں کون ہے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ میں ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/٢١١، الرقم: ٤٦٤٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥١، الرقم: ٣١٩٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٨، الرقم: ١٦٣٨، والبزار في المسند، ٤/٩١، الرقم: ٢١٦٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٥، الرقم: ٨١٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٥٧، الرقم: ٦٩٩٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٧٣، الرقم: ٨٩٠۔

٧. عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ.... أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ قَالَ: فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اسْكُنْ ثَبِيْرُ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيْدَانِ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ، نَعَمْ. قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ شَهِدُوْا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي شَهِيْدٌ ثَلَاثًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

قال القاضي أبو بكر بن العربي رحمه الله تعلى في العارضة: ...... إنما اضطربت الصخرة ورجف الجبل استعظاماً لما كان عليه من الشرف، وبمن كان عليه من الأشراف.(١)

قال ابن المنير - فيما نقله القسطلاني - رحمهما الله تعالى، في الإرشاد: الحكمة في ذلك أنه لما ارتجف أراد النبي ﷺ أن يبين أن هذه الرجفة ليست من جنس رجفة الجبل بقوم موسى عليه السلام لَمّا حرَّفوا الكَلِمَ، فتلك رجفة الغضب، وهذه هزة الطرب، ولهذا نص على مقام النبوة والصِّدِّيقية والشهادة، التي توجب سرور ما اتصلت به، فأقر الجبل بذلك، فاستقر.(٢)

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، ٥/٦٢٧، الرقم: ٣٧٠٣، والنسائي في السنن، كتاب: الأحباس، باب: وقف المساجد، ٦/٢٣٥، الرقم: ٣٦٠٨، وفي السنن الكبرى، ٤/٩٧، الرقم: ٦٤٣٥، والدارقطني في السنن، ٤/١٩٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٤٤٦، ٤٤٧، الرقم: ٣٢١، ٣٢٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٩٤، الرقم: ١٣٠٥-

(١) أبو بكر بن العربي في عارضة الأحوذي، ١٣/١٥١-١٥٤-

(٢) إرشاد الساري، ٦/٩٧، ولامع الدراري، ٦/٩٧-

’’حضرت ثمامہ بن حزم قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ کے پاس آیا۔ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرما رہے تھے..... میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثبیرِ مکہ پر تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، عمر اور میں (رضی اللہ عنہم) بھی تھا۔ پہاڑ متحرک ہوا یہاں تک کہ اس کے پتھر نیچے گرنے لگے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاؤں کی ٹھوکر مار کر فرمایا ٹھہر ثبیر! ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اُوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ محاصرین نے کہا ہاں (ٹھیک ہے)۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! ان لوگوں نے میرے حق میں گواہی دی۔ ربِ کعبہ کی قسم میں شہید ہوں، تین مرتبہ فرمایا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

’’قاضی ابو بکر بن العربی رحمہ اللہ تعالی ”عارضة الأحوذي“ میں بیان کرتے ہیں کہ بے شک چٹان تھرتھرانے لگی اور پہاڑ لرزاں ہوگئے، اُس شرف کو بڑا جانتے ہوئے جو اشرافِ عرب کا ان پر جلوہ افروز ہونے سے انہیں ملا۔‘‘

’’ابن منیر نے - امام قسطلانی رحمھما اللہ تعالی نے جو کچھ نقل کیا ہے - کے بارے میں ”الارشاد الساري“ میں بیان کیا ہے کہ اس چیز میں جو حکمت پنہاں ہے وہ یہ ہے کہ جب وہ پہاڑ لرزاں ہوا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ وہ یہ بیان فرما دیں کہ یہ وہ لرزہ اور تھرتھراہٹ نہیں ہے جو قوم موسیٰ علیہ السلام پر پہاڑ کی ہوئی تھی جب انہوں نے کلمات میں تحریف کے جرم کا ارتکاب کیا، پس وہ تھرتھراہٹ غضب کی تھی، اور یہ خوشی اور قرب کی تھی، اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام نبوت، صدیقیت اور شہادت کو بیان فرما دیا، جو موجب سرور و فرحت ہیں، پس پہاڑ نے بھی اس چیز کا اقرار کیا اور پھر استقرار پکڑ لیا۔‘‘

٢. مَحَبَّةُ الْأَحْجَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پتھروں کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ. فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطَ فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذَلِکَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَـلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ. قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقَالَ: هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هَذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُکَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ...... الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی الله عنه سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ راستے میں جب وہ راہب کے پاس پہنچے تو حضرت ابو طالب اپنی سواری سے نیچے اتر آئے۔ باقی لوگوں نے بھی

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في بدء نبوة النبي ﷺ، ٥/٥٩٠، الرقم: ٣٦٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٧، الرقم: ٣١٧٣٣، و ٧/٣٢٧، الرقم: ٣٦٥٤١، والبزار في المسند، ٨/٩٧، الرقم: ٣٠٩٦، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٢، الرقم: ٤٢٢٩، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤٥، الرقم: ١٩۔

اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کی طرف نکلا حالانکہ اس سے پہلے وہ اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آیا کرتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف متوجہ ہوتا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کا سردار اور رب العالمین کا رسول ہے! وہ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کرے گا۔ روسائے قریش نے اس سے پوچھا: تمہیں کس نے بتایا؟ اس نے کہا: جب تم لوگ عقبہ سے چلے تو تمام درخت اور پتھر ان کو سجدہ کر رہے تھے اور وہ صرف نبی کو ہی سجدہ کرتے ہیں۔......"

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم، ابن ابی شیبہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ؛ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ وَأَبُويَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔"

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، طیالسی، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ. فَخَرَجَ فِي بَعْضِ

۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله عزوجل، ٥/٥٩٢، الرقم: ٣٦٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٠٥، الرقم: ٢١٠٤٣، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٥٩، الرقم: ٧٤٦٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٣١، الرقم: ١٩٦١، والطيالسي في المسند، ١/١٠٦، الرقم: ٧٨١، والبيهقي في دلائل النبوة، ٢/١٥٣۔

۳: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: المناقب، باب: ٦، ٥/٥٩٣، الرقم: ٣٦٢٦، والدارمى فى السنن، باب: ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن،—

نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ شَجَرٌ وَلَا جَبَلٌ إِلَّا قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم مکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ مکہ کے گرد و نواح میں گئے تو راستے میں جو پتھر اور درخت آپ ﷺ کے سامنے آتا تو وہ کہتا: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ 'یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو'۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ الفاظ حاکم کے ہیں اور امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤. عَنْ عِبَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَدْخُلُ مَعَهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ الْوَادِيَّ. فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَأَنَا أَسْمَعُهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے دیکھا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فلاں فلاں وادی میں داخل ہوا۔ آپ ﷺ جس بھی پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ کہتا: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ 'یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو' اور میں یہ تمام سن رہا تھا۔'' اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ الْيَمَنِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

۱/۳۱، الرقم: ۲۱، والحاكم في المستدرك، ۲/۶۷۷، الرقم: ۴۲۳۸، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲/۱۳۴، الرقم: ۵۰۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۱۵۰، الرقم: ۱۸۸۰، والمزي في تهذيب الكمال، ۱۴/۱۷۵، الرقم: ۳۱۰۳، والجرجاني في تاريخ جرجان، ۱/۳۲۹، الرقم: ۶۰۰۔

٤: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ۲/۱۵۴، وابن كثير في شمائل الرسول: ۲۵۹، ۲۶۰، وفي البداية والنهاية، ۳: ۱۶۔

٥: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول ۲/۲۱۶، ۲۱۷، والعيني في عمدة القاري، ۱۱/۷۸۔

فَقَالُوْا: ...... يَا أَبَا الْقَاسِمِ، إِنَّا قَدْ خَبَأْنَا لَکَ خَبِيْئًا. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، إِنَّمَا يُفْعَلُ هَذَا بِالْكَاهِنِ؛ وَالْكَاهِنُ وَالْمُتَكَهِّنُ وَالْكَهَانَةُ فِي النَّارِ. فَقَالَ لَهُ أَحَدُهُمْ: فَمَنْ يَشْهَدُ لَکَ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى حَفْنَةِ حَصْبَاءَ فَأَخَذَهَا فَقَالَ: هَذَا يَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: فَسَبَّحْنَ فِي يَدِهِ وَقُلْنَ: نَشْهَدُ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ. رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: یمن سے ایک وفد حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: ...... اے ابو القاسم! ہم نے آزمائش کے طور پر آپ سے ایک چیز چھپا رکھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ، ایسا تو کاہنوں سے کیا جاتا ہے۔ اور کاہن (اٹکل سے آئندہ کی باتیں بتانے والا) اور متکہن (اپنے آپ کو کاہن ظاہر کرنے والا) اور کہانت جہنم میں ہوں گے۔ اُن میں سے کسی نے کہا: اس بات کی کون گواہی دیتا ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تھوڑی سی کنکریوں کی طرف ہاتھ بڑھایا اور انہیں مٹھی میں لے کر فرمایا: یہ گواہی دیں گی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ کنکریوں نے تسبیح پڑھی اور پکار اٹھیں کہ ہم گواہی دیتی ہیں کہ آپ ﷺ بلا شبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے رسول ہیں۔''

اس حدیث کو امام حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُوْ

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: في غزوة حنين، ١٣٩٨/٣، الرقم: ١٧٧٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٣٨٠/٥، ٣٨١، الرقم: ٩٧٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٧/١، الرقم: ١٧٧٥، وفي فضائل الصحابة، ٩٢٧/٢، الرقم: ١٧٧٥، والنسائي في السنن الكبرى، ١٩٤/٥، الرقم: ٨٦٤٧، وابن حبان في الصحيح، ٥٢٣/١٥، ٥٢٤، الرقم: ٧٠٤٩، والحميدي في المسند، ٢١٨/١، الرقم: ٤٥٩، وأبو عوانة في المسند، ٢٧٦/٤، الرقم: ٦٧٤٨، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٥٥/٢، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٢٧٣/١، الرقم: ٣٥٦، والمزي في تهذيب الكمال، ١٣٥/٢٤، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٣١/٨۔

سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ .... أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيْمَا أَرَى قَالَ: فَوَاللهِ، مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین میں، میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، میں اور حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے، اور آپ سے بالکل الگ نہیں ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس سفید رنگ کی خچر پر سوار تھے جو آپ کو فروہ بن نفاثہ جذامی نے ہدیہ کی تھی، جب مسلمانوں اور کفار کا مقابلہ ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے خچر کو کفار کی جانب دوڑا رہے تھے ...... پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے چند کنکریاں اُٹھائیں اور کفار کے چہروں کی طرف پھینکیں اور فرمایا: رب محمد کی قسم! یہ ہار گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا لڑائی اسی تیزی کے ساتھ جاری تھی، میں اسی طرح دیکھ رہا تھا کہ اچانک آپ نے کنکریاں پھینکیں بخدا میں نے دیکھا کہ ان کا زور ٹوٹ گیا اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، عبدالرزاق اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ فِي الْبَيْتِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ صَنَمًا تُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللهِ. قَالَ: فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَكُبَّتْ كُلُّهَا لِوَجْهِهَا ثُمَّ قَالَ: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ [الإسراء، ۱۷: ۸۱]. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

۷: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۴۰۳، الرقم: ۳۶۹۰۵، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/۶۰۔

”حضرت جابر ﷜ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں مکہ مکرمہ میں بیت اللہ میں داخل ہوئے اور خانہ کعبہ میں اس وقت تین سو ساٹھ بت تھے، جن کی اللہ کے مقابلہ میں عبادت کی جاتی تھی۔ آپ ﷜ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا تو وہ سارے کے سارے منہ کے بل گر پڑے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا، بے شک باطل نے زائل و نابود ہی ہو جانا ہےo﴾۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفُتْحِ وَعَلَى الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةِ صَنَمٍ وَسِتُّوْنَ صَنَمًا، قَدْ شَدَّ لَهُمْ إِبْلِيْسُ أَقْدَامَهُمْ بِالرَّصَاصِ، فَجَاءَ وَمَعَهُ قَضِيْبُهُ، فَجَعَلَ يَهْوِي بِهِ إِلَى كُلِّ صَنَمٍ مِنْهَا، فَيَخِرُّ لِوَجْهِهِ وَيَقُوْلُ: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًاo﴾ [الإسراء، ١٧: ٨١] **حَتَّى أَمَّرَ بِهِ عَلَيْهَا كُلِّهَا.** رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فتح مکہ والے دن کعبہ میں داخل ہوئے، اور (اس وقت) اس میں تین سو ساٹھ بت پڑے ہوئے تھے، شیطان نے جن کے پاؤں آہنی زنجیروں سے جکڑ رکھے تھے، پس حضور نبی اکرم ﷺ ادھر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے دست اقدس میں اپنا عصا مبارک بھی تھا۔ آپ ﷺ اس عصا کے ساتھ ان بتوں میں سے ہر بت کی طرف آئے تو ہر بت اوندھے منہ گرتا جاتا اور آپ ﷺ اس وقت یہ آیہ کریمہ پڑھ رہے تھے: ﴿حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا، بے شک باطل نے زائل و نابود ہی ہو جانا ہےo﴾ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنے اس عصا کے ذریعے سارے بت گرا دیے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٢٧٩، الرقم: ١٠٦٥٦، وفي المعجم الصغير، ٢/٢٧٢، الرقم: ١١٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢١٢، والتميمي في دلائل النبوة، ١/١٩٦، الرقم: ٢٦٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١٧٦، وقال: رواه الطبراني ورجاله ثقات، وأيضاً، ٧/٥١، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٠/٣١٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٦٠۔

فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ الْأَجْسَامِ الْأَرْضِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ زمینی اَشیا کی محبت کا بیان﴾

١. مَحَبَّةُ الْمَاءِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پانی کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ. وفي رواية: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ ﷺ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے برتن کے اندر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی الله عنه سے دریافت کیا: آپ کتنے (لوگ)

١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ١٣٠٩/٣ـ ١٣١٠، الرقم: ٣٣٧٩ـ٣٣٨٠، ٥٣١٦، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فی معجزات النبی ﷺ، ١٧٨٣/٤، الرقم: ٢٢٧٩، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: ٦، ٥٩٦/٥، الرقم: ٣٦٣١، ومالك فی الموطأ، ٣٢/١، الرقم: ٦٢، والشافعی فی المسند، ١٥/١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١٣٢/٣، الرقم: ١٢٣٧٠، والبيهقی فی السنن الكبری، ١٩٣/١، الرقم: ٨٧٨، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٣١٦/٦، الرقم: ٣١٧٢٤ـ

تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی سب کے لئے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا، كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَلَّ الْمَاءُ، فَقَالَ: اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ. فَجَاؤُوْا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ. فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ سے روایت ہے کہ ہم تو معجزات کو برکت شمار کرتے تھے تم انہیں خوف دلانے والے شمار کرتے ہو۔ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ، لوگوں نے ایک برتن آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس برتن میں ڈالا اور فرمایا: پاک برکت والے پانی کی طرف آؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے (چشمہ کی طرح) پانی ابل رہا تھا۔ علاوہ ازیں ہم کھانا کھاتے وقت کھانے سے تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔''

۲: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ۱۳۱۲/۳، الرقم: ۳۳۸٦، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ٦، ۵۹۷/۵، الرقم: ۳٦۳۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤٦۰/۱، الرقم: ٤۳۹۳، وابن خزیمة فی الصحیح، ۱۰۲/۱، الرقم: ۲۰٤، والدارمی فی السنن، ۲۸/۱، الرقم: ۲۹، وابن أبی شیبة فی المصنف، ۳۱٦/٦، الرقم: ۳۱۷۲۲، والبزار فی المسند، ۳۰۱/٤، الرقم: ۱۹۷۸، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۳۸٤/٤، الرقم: ٤۵۰۱، وأبویعلی فی المسند، ۲۵۳/۹، الرقم: ۵۳۷۲، والشاشی فی المسند، ۳۵۸/۱، الرقم: ۳٤٦، واللالکائی فی اعتقاد أهل السنة، ۸۰۳/٤، الرقم: ۱٤۷۹، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ۸/۱، والبیهقی فی الاعتقاد، ۲۷۲/۱۔

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

۳. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْکَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام ﷡ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا، ہم سب نے (خوب پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں:) میں نے حضرت جابر ﷛ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۰، الرقم: ۳۳۸۳، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة الحديبية، ٤/۱۵۲٦، الرقم: ۳۹۲۱-۳۹۲۳، وفي كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماءِ المبارك، ۵/۲۱۳۵، الرقم: ۵۳۱٦، وفي كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ: (۱۸)، ٤/۱۸۳۱، الرقم: ٤۵٦۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۲۹، الرقم: ۱٤۵٦۲، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/٦۵، الرقم: ۱۲۵، وابن حبان في الصحيح، ۱٤/٤۸۰، الرقم: ٦۵٤۲، والدارمي في السنن، ۱/۲۱، الرقم: ۲۷، وأبويعلى في المسند، ٤/۸۲، الرقم: ۲۱۰۷، والبيهقي في الاعتقاد، ۱/۲۷۲، وابن جعد في المسند، ۱/۲۹، الرقم: ۸۲۔

٤. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَفِيْرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِيْنَا، وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وقال الإمام القسطلاني: وأما نبع الماء الطهور من بين أصابعه ﷺ، وهو أشرف المياه، فقال القرطبي: قصة نبع الماء من بين أصابعه قد تكررت منه ﷺ، في عدة مواطن في مشاهد عظيمة، ووردت من طرق كثيرة، يفيد مجموعها العلم القطعي المستفاد من التواتر المعنوي، ولم يسمع بمثل هذه المعجزة عن غير نبينا ﷺ، حيث نبع الماء من بين عظمه وعصبه ولحمه ودمه، وقد نقل ابن عبد البر عن المزني أنه قال: نبع الماء من بين أصابعه ﷺ أبلغ في المعجزة من نبع الماء من الحجر حيث ضربه موسى بالعصا فتفجرت منه المياه، لأن خروج الماء من الحجارة معهود بخلاف خروج الماء من بين اللحم والدم.(١)

”حضرت براء بن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کے کنویں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ (صحابہ کرام پانی ختم ہو جانے سے پریشان ہو کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے) سو حضور نبی اکرم ﷺ کنویں کے منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا: اس سے کلی فرمائی اور وہ پانی کنویں میں ڈال

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١١، الرقم: ٣٣٨٤، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٨٥۔

(١) الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنيّة بالمنح المحمّديّة، ٢/٢٢٧۔

دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد (پانی اس قدر اوپر آ گیا کہ) ہم اس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے سواریوں کے جانور بھی سیراب ہو گئے۔‘‘ اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

’’امام قسطلانیؒ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک معجزہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کا جاری ہونا ہے اور یہ سب سے معزز پانی تھا۔ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی نکلنے کا واقعہ مختلف مقامات میں متعدد بار ہوا ہے اور یہ بہت سے طرق کے ساتھ مروی ہے جن کا جمع ہونا علم قطعی یقینی کا فائدہ دیتا ہے جو تواتر معنوی سے حاصل ہوتی ہے اور اس قسم کا معجزہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی سے نہیں سنا گیا۔ آپ ﷺ کی مبارک ہڈیوں، پٹھوں، گوشت اور خون کے درمیان سے پانی نکلا۔ ابن عبد البر نے (اسماعیل بن یحییٰ بن اسماعیل امام جلیل متوفی ۲۶۴ھ) مزنیؒ سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کا نکلنا پتھر سے پانی کے نکلنے کے مقابلے میں زیادہ بلیغ (مؤثر) بات ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر عصا مارا تو اس سے چشمے پھوٹ نکلے اور پتھر سے پانی کا نکلنا معروف بات ہے جبکہ گوشت اور خون سے پانی کے نکلنے میں یہ بات نہیں ہے۔‘‘

۵. عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رضي الله عنه قَالَ... قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ لَنَا بِئْرًا، إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ وَسِعَنَا مَاؤُهَا فَاجْتَمَعْنَا عَلَيْهِ وَإِذَا كَانَ الصَّيْفُ قَلَّ وَتَفَرَّقْنَا عَلَى مِيَاهٍ حَوْلَنَا، وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ الْيَوْمَ أَنْ نَتَفَرَّقَ. كُلُّ مَنْ حَوْلَنَا عَدُوٌّ، فَادْعُ اللهَ يَسَعْنَا مَاؤُهَا، فَدَعَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَنَقَدَهُنَّ فِي كَفِّهِ ثُمَّ قَالَ: إِذَنِ اسْتَمَوْهَا فَالْقُوْا وَاحِدَةً وَاحِدَةً، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، فَمَا اسْتَطَاعُوْا أَنْ يَنْظُرُوْا إِلَى قَعْرِهَا بَعْدُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ وَالْفِرْيَابِيُّ.

۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢٦٢، الرقم: ٥٢٨٥، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٣٣، الرقم: ٧، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٧٢، الرقم: ٣٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٤/٣٤٦، والحارث في المسند، ٢/٦٢٦، الرقم: ٥٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٢٠٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٩/٤٤٨۔

’’صحابی رسول حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (میرے قبیلے کے) لوگوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا ایک کنواں ہے، جب سردیوں کا موسم ہو تو اس کا پانی ہمارے لیے کافی ہوتا ہے اور وہ ہماری ضرورت پوری کرتا ہے لیکن جب گرمی آتی ہے تو اس کا پانی کم ہو جاتا ہے اور ہمیں پانی پینے کے لئے اردگرد جانا پڑتا ہے، جبکہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں اور ہمارے اردگرد سب ہمارے دشمن ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کنویں کا پانی بڑھا دے تاکہ ہم اس کو جمع کر لیں اور ہمیں پانی کے لئے ادھر ادھر نہ جانا پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات کنکریاں منگوائیں اور انہیں اپنے ہاتھ میں گھمایا اور دعا فرمائی، پھر فرمایا: ان کنکریوں کو لے جاؤ اور جب تم اپنے کنویں پر پہنچو تو ایک ایک کر کے ان کنکریوں کو اس میں ڈالتے جانا اور ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لینا۔ حضرت حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایسا ہی کیا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا تو اس کے بعد (کنویں کا پانی اتنا بڑھ گیا کہ) ہم کنویں کی تہہ کو کبھی نہ دیکھ سکے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، اصبہانی اور فریابی نے روایت کیا ہے۔



٢. مَحَبَّةُ الطَّعَامِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ کھانے کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ارْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ لَهَا: أَسَمَمْتِ هَذِهِ الشَّاةَ؟ قَالَتِ الْيَهُوْدِيَّةُ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي هَذِهِ فِي يَدِي الذِّرَاعُ. قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا أَرَدْتِ إِلَى ذَلِكَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَمْ يَضُرَّهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

’’ابن شہاب نے حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ خیبر والوں میں ایک یہودیہ عورت نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملایا اور پھر وہ گوشت حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تحفے کے طور پر بھیج دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس کی دستی لی اور اُس سے کھایا اور آپ کے صحابہ میں سے چند اور نے بھی کھایا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو فرمایا: اپنے ہاتھ روک لو۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس عورت کے پاس ایک آدمی بھیجا جو اُسے بلا کر لایا۔ آپ ﷺ نے اُسے فرمایا: کیا تم نے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ یہودیہ عورت نے کہا: آپ کو کس نے بتایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اسی دستی (گوشت) نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ اس پر اُس عورت نے کہا: ہاں (میں نے زہر ملایا ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے تمہارا کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں

١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الديات، باب: فيمن سقى رجلًا سماً أو أطعمه فمات، ١٧٣/٤، الرقم: ٤٥١٠، والدارمي في السنن، ٤٦/١، الرقم: ٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤٦/٨.

تو یہ زہر آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ خَمَصًا شَدِيْدًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيْدًا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَبِمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ، إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَقَدْ أَكَلُوْا حَتَّى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق وهي الأحزاب، ٤/١٥٠٥، الرقم: ٣٨٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك ويتحققه تحققا تاما واستحباب الاجتماع على الطعام، ٣/١٦١٠، الرقم: ٢٠٣٩، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٢، الرقم: ٤٣٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٢٧٤، الرقم: ١٤٣٧٣، وأبو عوانة في المسند، ٤/٣٥١، الرقم: ٦٩٤٢، و ٥/١٧٧، الرقم: ٨٣٠٧، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٤٩، الرقم: ١٧۔

''سعید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو سخت بھوک لگی ہے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آ کر کہنے لگا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ اس نے بوری نکالی تو اس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا۔ میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور بیوی نے جو پیس لئے۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں بنا کر انہیں ہانڈی میں ڈال دیا۔ جب میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے کی خاطر جانے لگا تو بیوی نے کہا: کہیں مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کے سامنے شرمسار نہ کرنا۔ میں نے حاضرِ خدمت ہو کر سرگوشی کے انداز میں عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع جو کا آٹا ہے پس آپ ﷺ چند حضرات کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بآواز بلند فرمایا کہ اے خندق والو! جابر نے تمہارے لئے ضیافت کا بندوبست کیا ہے لہٰذا آؤ چلو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آنے تک ہانڈی نہ اتارنا اور روٹیاں نہ پکوانا۔ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ لوگوں کے آگے آگے تھے۔ جب میں گھر گیا تو بیوی نے گھبرا کر مجھ سے کہا کہ آپ نے تو میرے ساتھ وہی بات کر دی جس کا خدشہ تھا۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ کہا وہ میں نے عرض کر دیا تھا پس حضور نبی اکرم ﷺ نے آٹے میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا مانگی۔ پھر ہنڈیا میں لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ روٹی پکانے والی ایک اور بلا لو تاکہ میرے سامنے روٹیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال کر دیتی جائے اور فرمایا کہ ہانڈی کو نیچے نہ اتارنا۔ کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! سب نے کھانا کھا لیا یہاں تک کہ سارے شکم سیر ہو کر چلے گئے اور کھانا پیچھے بھی چھوڑ گئے۔ دیکھا گیا تو ہانڈی میں اتنا ہی گوشت موجود تھا جتنا پکنے کے لئے رکھا تھا اور ہمارا آٹا بھی اتنا ہی تھا جتنا کہ پکانے سے پہلے تھا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ضَعِيْفًا أَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ:

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۱، الرقم: ۳۳۸۵، وفي كتاب: الأطعمة، باب: من أكل حتى شبع، ۵/۲۰۵۷، الرقم: ۵۰۶۶، وفي كتاب: الأيمان والنذور، باب: إذا حلف أن لا يأتدم فأكل تمرا بخبز وما يكون من الأدم، ۶/۲۴۶۱، الرقم: ۶۳۱۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، —

نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: آرْسَلَکَ أَبُوْ طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: بِطَعَامٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُوْ طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا عِنْدَکِ فَأَتَتْ بِذَلِکَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُکَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَکَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَکَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَکَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَکَلَ الْقَوْمُ کُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ أَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضي الله عنها (والدۂ حضرت انس) سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ بھوکے ہیں۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے اثبات میں

باب: جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك ويتحققه تحققا تاما واستحباب الاجتماع على الطعام، ٣/١٦١٢، الرقم: ٢٠٤٠، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ٦، ٥/٥٩٥، الرقم: ٣٦٣٠، ومالك في الموطأ، كتاب: صفة النبي ﷺ، باب: جامع ما جاء في الطعام والشراب، ٢/٩٢٧، الرقم: ١٦٧٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٦٩، الرقم: ٦٥٣٤۔

جواب دیا اور چند جو کی روٹیاں نکال لائیں۔ پھر اپنا ایک دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک پلے روٹیاں لپیٹ دیں پھر روٹیاں میرے سپرد کر کے باقی دوپٹہ مجھے اُڑھا دیا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی جانب روانہ کر دیا۔ میں روٹیاں لے کر گیا تو رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں پایا شمع رسالت کے گرد چند پروانے بھی موجود تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہوگیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ابوطلحہ نے کھانا دے کر بھیجا ہے؟ میں عرض گزار ہوا: ہاں۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ۔ پھر آپ ﷺ چل پڑے میں ان سے آگے چل دیا اور جا کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بتا دیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر غریب خانے پر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ عرض گزار ہوئیں: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فوراً رسول اللہ ﷺ کے استقبال کو نکل کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ رسول خدا کے پاس جا پہنچے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا اور ان کے گھر جلوہ فرما ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آو۔ انہوں نے وہی روٹیاں حاضر خدمت کر دیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے ٹکڑے کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت ام سلیم رضي الله عنها نے سالن کی جگہ کپی سے سارا گھی نکال لیا۔ پھر رسول خدا نے اس پر وہی کچھ پڑھا جو خدا نے چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلا لو۔ پس انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھا لیا اور چلے گئے۔ پھر فرمایا: دس آدمی کھانے کے لیے اور بلا لو۔ چنانچہ وہ بھی سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر کھانے کے لیے دس اور آدمیوں کو بلا لو۔ پس انہیں بلایا گیا۔ وہ بھی شکم سیر ہو کر کھا چکے اور چلے گئے۔ پھر دس آدمیوں کو بلانے کے لیے فرمایا گیا اور اسی طرح جملہ حضرات نے شکم سیر ہو کر کھانا کھا لیا۔ جملہ مہمان ستر یا اسی افراد تھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة وفضلها، باب: قبول الهدية من المشركين، ٢/٩٢٣، الرقم: ٢٤٧٥، وفي كتاب: الأطعمة، باب: من أكل حتى شبع، ٥/٢٠٥٨، الرقم: ٥٠٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: إكرام الضيف وفضل إيثاره، ٣/١٦٢٦، الرقم: ٢٠٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩٧، ١٩٨، الرقم: ١٧٠٣، ١٧١١، وأبو عوانة في المسند، ٥/٢٠٤، الرقم: ٨٣٩٩، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/٤٧٢، الرقم: ٦٥٦، والفريابي في المسند، ١/٨١، الرقم: ٤٥۔

نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ: لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى وَايْمُ اللهِ، مَا فِي الثَّلَاثِيْنَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوْا أَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتْ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ أَوْ كَمَا قَالَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک سوتیس افراد حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس صاع کے لگ بھگ آٹا تھا، اسے وہ گوندھا گیا۔ پھر ایک مشرک، بکھرے ہوئے بالوں والا، دراز قد ریوڑ کو ہانکتا ہوا آ گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے بکری بیچنے یا عطیہ دینے کے لیے پوچھا، یا فرمایا کہ ہبہ۔ اس نے کہا: نہیں بلکہ بیچتا ہوں، تو اس سے ایک بکری خرید لی۔ پھر اسے بنایا گیا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سوتیس افراد میں سے ایک بھی نہ بچا جس کو حضور نبی اکرم ﷺ نے کلیجی میں سے حصہ نہ دیا ہو۔ اگر کوئی حاضر تھا تو اسے حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھا اس کے لیے حصہ رکھ دیا گیا۔ پھر اسے دو برتنوں میں ڈال لیا۔ پس تمام لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھا لیا اور دو برتنوں میں گوشت بچ رہا جو ہم نے اونٹ پر لاد لیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِيْنَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَي لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ، فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ١٣١٢/٣، الرقم: ٣٣٨٧، وفي كتاب: البيوع، باب: الكيل على البائع والمعطي، ٧٤٨/٢، الرقم: ٢٠٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٦٥/٣، الرقم: ١٤٩٧٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٥٦٣/٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣٢٧/١۔

التَّمْرِ فَدَعَا، ثُمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْزِعُوْهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ، وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والدِ محترم (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) وفات پا گئے اور اُن کے اوپر قرض تھا۔ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے والد نے (وفات کے بعد) پیچھے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس (اس کی ادائیگی کے لئے) کچھ بھی نہیں، ماسوائے اس پیداوار کے جو کھجور کے (چند) درختوں سے حاصل ہوتی ہے۔ ان سے کئی سالوں میں بھی قرض ادا نہیں ہو گا۔ آپ ﷺ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں۔ آپ ﷺ (ان کے ساتھ تشریف لے گئے اور ان کے) کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے گرد چند چکر لگائے اور دعا فرمائی، پھر دوسرے ڈھیر (کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا)، اس کے بعد آپ ﷺ ایک ڈھیر پر بیٹھ گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو ماپ کر دیتے جاؤ۔ (آپ ﷺ کی برکت سے) سب قرض خواہوں کا پورا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی ہی کھجوریں بچ بھی گئیں جتنی کہ قرض میں دی تھیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَقَدْ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الطَّعَامَ، وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. قَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت (عبد اللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ کھانا کھا رہے تھے اور کھانے کی تسبیح بھی سن رہے تھے۔''

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۱۳۱۲/۳، الرقم: ۳۳۸٦، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ٦، ٥٩٧/٥، الرقم: ۳٦۳۳، والدارمي في السنن: ۲۸/۱، الرقم: ۲۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۱/٦، الرقم: ۳۱۷۲۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٦٠/۱، الرقم: ٤۳۹۳، والبزار في المسند، ۳۰۱/٤، الرقم: ۱٤۷۸، وأبو يعلى في المسند، ۲٥۳/۹، الرقم: ٥۳۷۲، والقاضي عِياض في الشفا، ۳۰٦/۱، وابن عبد البر في التمهيد، ۲۱۹/۱، وابن كثير في البداية و النهاية، ۱۰۱/٦۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِتَمَرَاتٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ: خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ هَذَا أَوْ فِي هَذَا الْمِزْوَدِ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَ كَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اکٹھا کیا اور میرے لیے ان میں دعائے برکت فرمائی پھر مجھے فرمایا: انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو اور جب انہیں لینا چاہو تو اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر لے لیا کرو اسے جھاڑنا نہیں۔ سو میں نے ان میں سے اتنے اتنے (یعنی کئی) وسق (ایک وسق دوسو چالیس کلوگرام کے برابر ہوتا ہے) کھجوریں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیں ہم خود اس میں سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔ کبھی وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا (یعنی کھجوریں ختم نہ ہوئیں) حتیٰ کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ مجھ سے کہیں گر گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے۔

۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب لأبي هريرة رضی اللہ عنہ، ٦٨٥/٥، الرقم: ٣٨٣٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣٥٢/٢، الرقم: ٨٦١٣، وابن حبان فی الصحيح، ٤٦٧/١٤، الرقم: ٦٥٣٢، وابن راهويه فی المسند، ٧٥/١، الرقم: ٣۔

٣. مَحَبَّةُ التُّرَابِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مٹی کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ إِيَاسَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَأَعْلُوْ ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرْمِيْهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارَى عَنِّي فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوْا مِنْ ثَنِيَّةٍ أُخْرَى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَوَلَّى صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَعَلَيَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِإِحْدَاهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْأُخْرَى فَاسْتَطْلَقَ إِزَارِي فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيْعًا وَمَرَرْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْأَكْوَعِ فَزَعًا فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللهُ ﷻ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

”ایاس بن سلمہ کہتے ہیں کہ میرے والد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ ہم حضور نبی

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: في غزوة حنين، ٣/١٤٠٢، الرقم: ١٧٧٧، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٥١، الرقم: ٦٥٢٠، والروياني في المسند، ٢/٢٥٣، الرقم: ١١٥٠، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١٢٧، الرقم: ١٣٦، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٧٦، الرقم: ١٠٩٨، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٨/٣٢، والمناوي في فيض القدير، ٤/١٥٣۔

اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں گئے، جب ہمارا دشمن کے ساتھ مقابلہ ہوا تو میں آگے بڑھ کر ایک گھاٹی پر چڑھ گیا، دشمن کا ایک شخص سامنے سے آیا، میں نے اس کے تیر مارا، وہ چھپ گیا اور مجھ کو پتا نہ چل سکا اس نے کیا کیا، میں نے قوم کی طرف دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی سے چڑھ رہے تھے، ان کا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کا مقابلہ ہوا، حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ پشت پھیر کر بھاگے، میں بھی شکست خوردہ لوٹا، درآنحالیکہ مجھ پر دو چادریں تھیں، ایک میں نے باندھی ہوئی تھی اور دوسری اوڑھی ہوئی تھی، میرا تہبند کھل گیا تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور میں حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے شکست خوردہ لوٹا درآنحالیکہ آپ اپنے خچر شہباء پر سوار تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن الاکوع خوف زدہ ہو کر دیکھ رہا ہے، جب دشمنوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گھیر لیا تو آپ ﷺ خچر سے اترے اور زمین سے خاک کی ایک مٹھی اٹھا کر دشمن کے چہروں کی طرف پھینکی اور فرمایا: ان کے چہرے قبیح ہو گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس مٹھی سے ان کے ہر انسان کی آنکھ میں مٹی بھر دی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے، سو اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کو شکست دی اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کا مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه في رواية طويلة قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الإِسْلَامِ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِمُحَمَّدٍ إِنْ كُنْتُ لَأَكْتُبُ مَاشِئْتُ فَمَاتَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَرْضَ لَمْ تَقْبَلْهُ وَقَالَ أَنَسٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبُوْطَلْحَةَ: أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا؟ فَقَالُوْا: دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٢: أخرجه مسلم نحوه فی الصحیح، کتاب: صفات المنافقین وأحکامهم، ٤/٢١٤٥، الرقم: ٢٧٨١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/١٢٠، الرقم: ١٢٢٣٦، ١٣٣٤٨، والبیهقی فی السنن الصغری، ١/٥٦٨، الرقم: ١٠٥٤، وعبدبن حمید فی المسند، ١/٣٨١، الرقم: ١٢٧٨، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ٢/١٨٨، والخطیب التبریزی فی مشکاة المصابیح، ٢/٣٨٧، الرقم: ٥٧٩٨۔

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جو حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے کتابت کیا کرتا تھا وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا کر مل گیا اور کہنے لگا: میں تم میں سب سے زیادہ محمد مصطفی کو جاننے والا ہوں۔ میں ان کے لئے جو چاہتا تھا لکھتا تھا سو وہ شخص جب مر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے زمین قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ اس جگہ آئے جہاں وہ مرا تھا تو دیکھا اس کی لاش قبر سے باہر پڑی تھی۔ پوچھا کہ اس (لاش) کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا: ہم نے اسے کئی بار دفن کیا مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد بن حنبل نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔



فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ الْأَجْرَامِ السَّمَاوِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴾حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آسمانی مخلوق کی محبت کا بیان﴿

١. مَحَبَّةُ الْمَلَائِكَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴾حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ملائکہ کی محبت﴿

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ، كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ عليهما السلام. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ اُحد کے روز میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ ﷺ کی جانب سے لڑ رہے تھے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بڑی بہادری سے برسرِپیکار تھے۔ میں نے انہیں اس سے پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں، یعنی وہ جبرائیل و میکائیل علیہما السلام تھے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه وَكَانَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَي

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانَ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ، [آل عمران، ٣: ١٢٢]، ٤/١٤٨٩، الرقم: ٣٨٢٨، وفي كتاب: اللباس، باب: الثياب البيض، ٥/٢١٩٢، الرقم: ٥٤٨٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في قتال جبريل وميكائيل عن النبي ﷺ يوم أحد، ٤/١٨٠٢، الرقم: ٢٣٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧١، الرقم: ١٤٦٨، والشاشي في المسند، ١/١٨٥، الرقم: ١٣٣، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٥١، الرقم: ٣٤۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: شهود الملائكة بدرا، ٤/١٤٨٧، —

النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ؟ قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ. أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: وَكَذٰلِکَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَـلَائِكَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَهٰذَا لَفْظُهُمَا.

’’حضرت رفاعہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ جو کہ اہلِ بدر صحابہ میں سے ہیں، فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ (یا رسول اللہ!) آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے (صحابہ) کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں یا ایسا ہی کوئی دوسرا کلمہ استعمال فرمایا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: غزوۂ بدر میں شمولیت کرنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

۳. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيْلَ علیہ السلام قَالَ: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَمْ أَرَ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّالْكَائِيُّ.

’’اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: میں نے تمام زمین کے اطراف و اکناف اور گوشہ گوشہ کو چھان مارا، مگر نہ تو میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کسی کو پایا اور نہ ہی میں نے بنو ہاشم کے گھر سے بڑھ کر بہتر کوئی گھر دیکھا۔‘‘ اسے امام طبرانی اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

الرقم: ۳۷۷۱، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ۱/ ۵٦، الرقم: ۱٦۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳:۴٦۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/ ۳٦۴، الرقم: ۳٦۷۲۵۔۳٦۷۲۹، ۳٦۷۳۱، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۲/ ۴۵۱، الرقم: ٦۲۲٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/ ۲۹۱، والكناني في مصباح الزجاجة، ۱/ ۲۴، الرقم: ۵۸۔

۳: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ٦/ ۲۳۷، الرقم: ٦۲۸۵، واللالكائي فى اعتقاد أهل السنة، ۴/ ۷۵۲، الرقم: ۱۴۰۲، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ۸/ ۲۱۷۔

٤. عَنْ رَبِيْعَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلَّى عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِکَ أَوْ لِيُکْثِرْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس پر اسی طرح درود (بصورتِ دعا) بھیجتے ہیں جس طرح اس نے مجھ پر درود بھیجا۔ پس اب بندہ کو اختیار ہے کہ وہ مجھ پر اس سے کم درود بھیجے یا زیادہ۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ يُرَى فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرِيْلُ عليه السلام فَقَالَ: أَمَا يُرْضِيْکَ يَامُحَمَّدُ، أَنْ لَا يُصَلِّي عَلَيْکَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِکَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْکَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِکَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا؟ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ فِي الزُّهْدِ: عَنْ کَعْبٍ قَالَ: مَا مِنْ فَجْرٍ يَطْلُعُ إِلَّا هَبَطَ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَکٍ يَضْرِبُوْنَ الْقَبْرَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيَحُفُّوْنَ بِهِ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسُوْا فَإِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَکٍ، يَضْرِبُوْنَ الْقَبْرَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيَحُفُّوْنَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتَّى يُصْبِحُوْا، وَکَذٰلِکَ حَتَّى تَکُوْنَ السَّاعَةُ، فَإِذَا کَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَرَجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: الاعتدال في السجود، ١/٢٩٤، الرقم: ٩٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٤٦، وأبو يعلى في المسند، ١٣/١٥٤، الرقم: ٧١٩٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٨٢، الرقم: ١٦٥٤۔

٥: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ١/٣٨٤، الرقم: ١٢١٨۔

فِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ.(۱)

أَخْرَجَهُ الْقُرْطُبِيُّ فِي التَّذْكِرَةِ عَنْ كَعْبٍ قَالَ: مَا مِنْ فَجْرٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوْا بِالْقَبْرِ، يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا، وَهَبَطَ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَحُفُّوْنَ بِالْقَبْرِ وَيَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِاللَّيْلِ وَسَبْعُوْنَ أَلْفًا بِالنَّهَارِ. وَحَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُوَقِّرُوْنَهُ ﷺ.

رَوَاهُ الْقُرْطَبِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.(۲)

قَالَ الْإِمَامُ السَّيُّوْطِيُّ فِي الْخَصَائِصِ: إِنَّ مَهْدَهُ كَانَ يَتَحَرَّكُ بِتَحْرِيْكِ الْمَلَائِكَةِ.(۳)

''حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن تشریف لائے اور آپ ﷺ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا: اے محمد! کیا آپ اس بات پر خوش نہیں ہوں گے کہ آپ کی امت میں سے جو کوئی بھی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے میں اس پر دس مرتبہ درود (بصورت دعا) بھیجتا ہوں اور جو آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجتا ہے میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجتا ہوں؟'' اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

''امام عبد اللہ ابن مبارک 'کتاب الزھد' میں حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں کہ ہر روز صبح سویرے ستر ہزار ملائکہ (آسمان سے زمین پر) اُترتے ہیں، وہ اپنے پَر (تبرکاً آپ ﷺ کی) قبرِ

(۱) أخرجه ابن المبارك في الزهد: ۵۵۸، الرقم: ۱۶۰۰، والسيوطى في الخصائص الكبرىٰ، ۲/۲۱۷، والصالحي في سبل الهدىٰ و الرشاد، ۱۲/۴۵۲، ۴۵۳۔

(۲) أخرجه القرطبى في التذكره فى أمور أحوال الموتىٰ و أمور الآخرة: ۲۱۳، ۲۱۴، والدارمى في السنن مختصرًا، ۱/۵۷، الرقم: ۹۴۔

(۳) السيوطي في الخصائص الكبرى، ۱/۵۳، و كذا فى المواهب و الزرقانى۔

انور سے مس کرتے اور اُسے ڈھانپ لیتے ہیں، پھر آپ ﷺ (کی اُمت) کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ کہا کہ وہ آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں یہاں تک کہ اُنہیں (اِسی حالت میں) شام ہو جاتی ہے اور جب شام ہوتی ہے تو وہ (آسمان کی طرف) لوٹ جاتے ہیں اور پھر (اُسی طرح دوسرے) ستر ہزار ملائکہ اُتر آتے ہیں، جو اپنے پَر (تبرکاً آپ ﷺ کی) قبرِ انور سے مس کرتے اور اُسے ڈھانپ لیتے ہیں، اور آپ ﷺ کے لئے بلندئ درجات کی دُعا کرتے ہیں، اور میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ کہا کہ وہ آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ (اِسی حالت میں) صبح کرتے ہیں اور اِسی طرح قیامت تک (ملائکہ کی جماعتوں کا یہ سلسلہ) جاری رہے گا، پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو حضور ﷺ ستر ہزار ملائکہ کے جَلو میں (قبرِ انور سے) باہر تشریف لائیں گے۔‘‘

’’امام قرطبی ’’تذکرۃ‘‘ میں حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں کہ ہر روز صبح سویرے ستر ہزار فرشتے (آسمان سے زمین پر) اُترتے ہیں، یہاں تک کہ قبرِ انور کو (اپنے پروں سے) ڈھانپ لیتے ہیں، وہ اپنے پَر (تبرکاً اُس سے) مَس کرتے اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ جب شام ہوتی ہے تو وہ (آسمان کی طرف) لوٹ جاتے ہیں اور پھر (اُسی طرح دوسرے) ستر ہزار فرشتے قبرِ انور کو (اپنے پروں سے) ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے پَر (تبرکاً) اُس سے مس کرتے ہیں، اور ستر ہزار فرشتے رات کو اور ستر ہزار فرشتے دن کو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اور یہاں تک کہ جب (روزِ محشر) آپ ﷺ (کی قبرِ انور) کی زمین شق ہو جائے گی تو آپ ﷺ (ایسے) ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں (وہاں سے) جلوہ افروز ہوں گے جو آپ ﷺ کی (عظمت و) توقیر کے ڈنکے بجا رہے ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام قرطبی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

’’امام سیوطی نے ’’الخصائص الکبری‘‘ میں روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا جھولا ملائکہ کے ہلانے سے ہمیشہ ہلتا رہتا تھا۔‘‘

٢. مَحَبَّةُ الْبُرَاقِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ براق کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبُغْلِ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ قَالَ: فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ: فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ: اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ فَقِيْلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا...... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس براق لایا گیا، وہ ایک لمبے قد اور سفید رنگ کا چوپایہ تھا۔ گدھے سے بڑا اور خچر سے کم تھا۔ اس کا قدم نظر کی انتہاء پر پڑتا تھا۔ میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس تک پہنچا اور جس جگہ انبیاء علیہم السلام اپنی سواریوں کو باندھتے تھے وہاں میں نے اس کو باندھ دیا۔ پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور اس میں دو رکعات پڑھ کر باہر آیا۔ جبرئیل میرے پاس ایک برتن میں شراب اور دوسرے میں دودھ لے کر آئے، میں نے دودھ لے

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الإسراء برسول الله ﷺ إلى السماوات وفرض الصلوات، ١/١٤٥، الرقم: ١٦٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٣٣، الرقم: ٣٦٥٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٨، الرقم: ١٢٥٢٧، وأبو يعلى في المسند، ٦/١٠٩، الرقم: ٣٣٧٥، والطيالسي في المسند، ١/٥٥، الرقم: ٤١١، وأبو عوانة في المسند، ١/١٤٤، الرقم: ٣٤٤، وابن منده في الإيمان، ٢/٧٠٩، الرقم: ٧٠٧۔

لیا، جبرئیل نے کہا کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا، پھر مجھے آسمان پر لے جایا گیا اور جبرائیل نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا تم کون ہو؟ کہا جبرئیل، پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ۔ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں انہیں بلایا گیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا۔......،، اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا؟ قَالَ: فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْهُ. قَالَ: فَارْفَضَّ عَرَقًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شب معراج براق لایا گیا جس پر زین کسی ہوئی تھی اور لگام ڈالی ہوئی تھی۔ (حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری بننے کی خوشی میں) اس براق کے رقص کی وجہ سے آپ ﷺ کا اس پر سوار ہونا مشکل ہو گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسے کہا: کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس طرح کر رہا ہے؟ حالانکہ آج تک تجھ پر کوئی ایسا شخص سوار نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ ﷺ جیسا معزز و محترم ہو۔ یہ سن کر وہ براق شرم سے پسینہ پسینہ ہو گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو یعلی، ابن حبان اور احمد نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة بني إسرائيل، ٥/٣٠١، الرقم: ٣١٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦٤، الرقم: ١٢٦٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٣٤، وأبو يعلى في المسند، ٥/٤٥٩، الرقم: ٣١٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٥٧، الرقم: ١١٨٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٣، الرقم: ٢٤٠٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/٤٣٥، الرقم: ١٥٧٤، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٧/٢٠٦۔

٣. مَحَبَّةُ الْقَمَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چاند کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ. فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں پیش آیا، ایک ٹکڑا پہاڑ میں چھپ گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ تعالیٰ تو گواہ رہنا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ

١-٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية، فأراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧-٣٤٣٩، وفی كتاب: التفسير/القمر، باب: وَانْشَقَّ الْقَمَرُ: وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوْا، ٤/١٨٤٣، الرقم: ٤٥٨٣-٤٥٨٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، باب: انشقاق القمر، ٤/٢١٥٨-٢١٥٩، الرقم: ٢٨٠٠-٢٨٠١، والترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: من سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٥-٣٢٨٩، والنسائی فی السنن الكبری، ٦/٤٧٦، الرقم: ١١٥٥٢-١١٥٥٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٣٧٧، الرقم: ٣٥٨٣، ٣٩٢٤، ٤٣٦٠، وابن حبان فی الصحيح، ٤/٤٢٠، الرقم: ٦٤٩٥، والحاكم فی المستدرك، ٢/٥١٣، الرقم: ٣٧٥٨-٣٧٦١، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔ والبزار فی المسند، ٥/٢٠٢، الرقم: ١٨٠١-١٨٠٢، وأبويعلی فی المسند، ٥/٣٠٦، الرقم: ٢٩٢٩، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢/١٣٢، الرقم: ١٥٥٩-١٥٦١، والطيالسی فی المسند، ١/٣٧، الرقم: ٢٨٠، والشاشی فی المسند، ١/٤٠٢، الرقم: ٤٠٤۔

آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اہل مکہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دو مرتبہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا: اشْهَدُوْا اشْهَدُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر) چاند شق کیا گیا تو اس وقت ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے پس چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا: گواہ رہنا، گواہ رہنا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَتَّى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلَى هَذَا الْجَبَلِ وَعَلَى هَذَا الْجَبَلِ فَقَالُوْا: سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: وانشق القمر وإن يروا آية يعرضوا، ٤/١٨٤٣، الرقم: ٤٥٨٤، وفي كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آية فأراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: انشقاق القمر، ٤/٢١٥٨، الرقم: ٢٨٠٠، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٧، الرقم: ٣٥٨٣۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: وانشق القمر وإن يروا آية يعرضوا، ٤/١٨٤٣، الرقم: ٤٥٨٤، وفي كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آية فأراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: انشقاق القمر، ٤/٢١٥٨، الرقم: ٢٨٠٠، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٩۔

’’حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوت میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ کی اس طرف اور ایک اس جانب ہوگیا کفار نے کہا (حضرت) محمد (ﷺ) نے ہم پر جادو کیا ہے۔ بعض کہنے لگے اگر ہم پر جادو کیا تو وہ سب لوگوں پر جادو نہیں کر سکتے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

٥. عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعَانِي، إِلَى الدُّخُوْلِ فِي دِيْنِکَ أَمَارَةٌ لِنُبُوَّتِکَ رَأَيْتُکَ فِي الْمَهْدِ تُنَاغِي الْقَمَرَ وَتُشِيْرُ بِاصْبَعِکَ فَحَيْثُ أَشَرْتَ إِلَيْهِ مَالَ قَالَ: إِنِّي کُنْتُ أُحَدِّثُهُ وَيُحَدِّثُنِي وَيُلْهِيْنِي عَنِ الْبُکَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ وَالسَّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی نبوت پر دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایام طفولیت میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤ / ٣٦٠، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٥٣۔

٤. مَحَبَّةُ الشَّمْسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سورج کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحَى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رضي الله عنه فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ إِنَّ عَلِيًّا فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ أَسْمَاءُ رضي الله عنها: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ.

١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/١٤٧، الرقم: ٣٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٧، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/٢٠٥، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/٨٣، والقاضي عياض في الشفاء، ١/٤٠٠، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/١٣٧، والحلبي في السيرة الحلبية، ٢/١٠٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥/١٩٧.

رواه الطبراني بأسانيد، ورجال أحدهما رجال الصحيح غير إبراهيم بن حسن، وهو ثقة، وثّقهُ ابن حبان، ورواه الطحاوي في مشكل الآثار (٢/٩، ٤/٣٨٨، ٣٨٩) وللحديث طرق أخرى عن أسماء، وعن أبي هريرة، وعليّ ابن أبي طالب، وأبي سعيد الخدري رضي الله عنهم۔

وقد جمع طرقه أبو الحسن الفضلي، وعبيد الله بن عبد الله الحسكا (م٤٧٠ﻫ) في (مسألة في تصحيح حديث ردّ الشمس)، والسيوطي في (كشف اللبس عن حديث الشمس)۔ وقال السيوطي في الخصائص الكبرى (٢/١٣٧): أخرجه ابن منده، وابن شاهين، والطبراني بأسانيد بعضها على شرط الصحيح۔ وقال الشيباني في حدائق الأنوار (١/١٩٣): أخرجه الطحاوي في مشكل الحديث والآثار بإسنادين صحيحين۔

وقال الإمام النووي في شرحه على مسلم (١٢/٥٢): ذكر القاضي رضي الله عنه: أن نبينا ﷺ حبست له الشمس مرّتين ...... ذكر ذلك الطحاوي وقال: رواته ثقات۔

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔ وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔



٥. مَحَبَّةُ السَّحَابِ وَالْمَطَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بادل اور بارش کی محبت﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا. فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ ﷺ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِيءْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں لوگ قحط

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، ١/٣١٥، الرقم: ٨٩١، وفي باب: من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب، الدعاء في الاستسقاء، ٢/ ٦١٤، الرقم: ٨٩٧، والنسائي في السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: رفع الإمام يديه عند مسألة إمساك المطر، ٣/ ١٦٦، الرقم: ١٥٢٨، وابن الجارود في المنتقى، ١/ ٧٥، الرقم: ٢٥٦، والطبراني في الدعاء، ١/٢٩٧، الرقم: ٩٥٧۔

سالی میں مبتلا ہو گئے۔ ایک مرتبہ جب حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے۔ ہم نے اس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا تک نہیں دیکھا تھا، پھر قسم اس کی ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! آپ ﷺ نے ہاتھ کیا اٹھائے کہ پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ آپ ﷺ منبر سے اترے بھی نہیں کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپکتے دیکھے۔ اس روز بارش برسی، اگلے روز بھی، اس سے اگلے روز بھی یہاں تک کہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا شخص اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ پس آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا، ہم پر نہیں۔ پس جس طرف دست مبارک سے اشارہ کرتے ادھر کے بادل چھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ ایک دائرہ سا بن گیا۔ قناۃ نامی نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارش کا حال بیان کرتا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ١٣١٣/٣، الرقم: ٣٣٨٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ٦١٤/٢، الرقم: ٨٩٧، وأبو داود في السنن، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: رفع اليدين في الاستسقاء، ٣٠٤/١، الرقم: ١١٧٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩٥/٣، الرقم: ٢٦٠١، وفي الدعاء، ٥٩٦/١_ ٥٩٧، الرقم: ٢١٧٩، والبخاري في الأدب المفرد، ٢١٤/١، الرقم: ٦١٢، وابن عبد البر في الاستذكار، ٤٣٤/٢، والحسيني في البيان والتعريف، ٢٦/٢، الرقم: ٩٥٧_

يَحْبِسُهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ایک دفعہ اہل مدینہ (شدید) قحط سے دوچار ہوگئے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں مرگئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر کر جمع ہوگئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعہ) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ تو آپ ﷺ (اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سرِ اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ''ہمیں چھوڑ کر ہمارے گردا گرد برسو۔'' تو ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں (یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے)۔''

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء إذا انقطعت السبل من كثرة المطر، ١/٣٤٥، الرقم: ٩٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، والنسائي في السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: متى يستسقى الإمام، ٣/١٥٤، الرقم: ١٥٠٤، وفي السنن الكبرى، ١/٥٥٥، الرقم: ١٨٠٥، ومالك في الموطأ، كتاب: النداء للصلاة، باب: ما جاء في الاستسقاء، ١/١٩١، الرقم: ٤٥٠، والشافعي في المسند، ١/٧٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٩٢، الرقم: ٤٩١١، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٠٤، الرقم: ٢٨٥٧، والربيع في المسند، ١/٢٠٠، الرقم: ٤٩٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٩٧، والطبراني في الدعاء، ١/٦٠٠، الرقم: ٢١٨٧۔

رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمُطِرُوْا مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ، عَلَى رُءُوْسِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! (قحط سالی کی وجہ سے) مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں (اس کی التجاء پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک آدمی آ کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر (برسا)۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ، فَاسْتَسْقِ رَبَّکَ. فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ

٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأدب، باب: التبسم والضحک، ٥/٢٢٦١، الرقم: ٥٧٤٢، وفی کتاب: الدعوات، باب: الدعاء غير مستقبل القبلة، ٥/٢٣٣٥، الرقم: ٥٩٨٢، وفی کتاب: الجمعة، باب: الاستسقاء فی الخطبة يوم الجمعة، ١/٣١٥، الرقم: ٨٩١، وفی کتاب: الاستسقاء، باب: الاستسقاء فی المسجد الجامع، ١/٣٤٣، الرقم: ٩٦٧، وفی باب: الاستسقاء فی خطبة مستقبل القبلة، ١/٣٤٤، الرقم: ٩٦٨، وفی باب: إذا استشفع المشرکون بالمسلمين عند القحط، ١/٣٤٦، الرقم: ٩٧٤، وفی باب: من تمطر فی المطر حتی يتحادر علی لحيته، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٦، وفی کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٨٩، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء فی الاستسقاء، ٢/٦١٢۔٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وأبوداود فی السنن، کتاب: صلاة الاستسقاء، باب: رفع اليدين فی الاستسقاء، ١/٣٠٤، —

سَحَابٍ، فَاسْتَسْقَى، فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ مُطِرُوْا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِيْنَةِ، فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ، ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: غَرِقْنَا، فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا، فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِيْنَةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطَرُ مِنْهَا شَيءٌ، يُرِيْهِمُ اللهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ الإِمَامُ السَّيُوْطِيُّ فِي الْخَصَائِص عَنِ ابْنِ عَبَاسٍ قَالَ: كَانَتْ حَلِيْمَةُ لَا تَدَعُهُ يَذْهَبُ مَكَانًا بَعِيْدًا فَغَفَلَتْ عَنْهُ فَخَرَجَ مَعَ أُخْتِهِ الشَّيْمَاءِ فِي الظَّهِيْرَةِ إِلَى الْبَهْمِ فَخَرَجَتْ حَلِيْمَةُ تَطْلُبُهُ حَتَّى تَجِدَهُ مَعَ أُخْتِهِ فَقَالَتْ: فِي هَذَا الْحَرَّةِ فَقَالَتْ أُخْتُهُ: يَا أُمَّه! مَا وَجَدَ أَخِي حَرًّا رَأَيْتُ غُمَامَةً تُظِلُّ عَلَيْهِ إِذَا وَقَفَ وَقَفَتْ، وَإِذَا سَارَ سَارَتْ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ، قَالَتْ: أَحَقًّا يَا بُنَيَّة، قَالَتْ: أَي وَاللهِ.(۱)

''حضرت انس ﷛ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) بارش نہ ہونے کے باعث قحط پڑ گیا ہے لہٰذا اپنے رب سے بارش مانگئے، تو آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور ہمیں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے بارش مانگی تو فوراً بادلوں کے ٹکڑے آ کر آپس میں ملنے لگے پھر بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بہہ نکلیں اور بارش متواتر

الرقم: ۱۱۷۴، والنسائی فی السنن، کتاب: الاستسقاء، باب: کیف یرفع، ۳/۱۵۹۔۱۶۶، الرقم: ۱۵۱۵، ۱۵۱۷، ۱۵۲۷۔۱۵۲۸، وابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فیها، باب: ما جاء فی الدعاء فی الاستسقاء، ۱/۴۰۴، الرقم: ۱۲۶۹، والنسائی فی السنن الکبری، ۱/۵۵۸، الرقم: ۱۸۱۸۔

(۱) أخرجه السیوطي في الخصائص الکبری، ۱:۵۸۔

اگلے جمعہ تک ہوتی رہی پھر وہی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: (یارسول اللہ!) ہم تو غرق ہونے لگے لہٰذا اپنے رب سے دعا کیجئے کہ اس بارش کو ہم سے روک دے۔ آپ ﷺ مسکرا پڑے اور دعا کی: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا، ایسا دو یا تین دفعہ فرمایا۔ سو بادل چھٹنے لگے اور مدینہ منورہ کی دائیں بائیں جانب جانے لگے۔ چنانچہ ہمارے اردگرد (کھیتوں اور فصلوں پر) بارش ہونے لگی ہمارے اوپر بند ہوگئی۔ یونہی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی برکت اور ان کی قبولیتِ دعا دکھاتا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

’’امام سیوطی نے **الخصائص الکبری** میں روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حلیمہ سعدیہ آپ کا بہت خیال رکھتی تھی ایک روز قدرے غافل ہوگئی تو آپ اپنی رضاعی بہن شیماء کے ساتھ دوپہر کے وقت ریوڑ کی طرف نکل گئے حلیمہ بے قرار ہو گئی اور فوراً تلاش میں نکلی۔ جب بہن کے ساتھ دیکھا تو اس کی جان میں جان آئی۔ بیٹی کو ناراض ہوئی کہ اتنی سخت دھوپ میں انہیں لے کر کیوں آئی ہو؟ شیماء نے جواب دیا: امی جان! میرے بھائی کو دھوپ نے کچھ نہیں کہا۔ بادل ان پر مسلسل سایہ فگن رہا، جب یہ ٹھہرتے تو وہ بھی ٹھہر جاتا اور جب یہ چلتے تو وہ بھی چل پڑتا تھا یہاں تک کہ ہم یہاں پہنچ گئے۔ حلیمہ یہ سن کر خوشگوار حیرت کے عالم میں چیخ پڑی۔ میری بیٹی! کیا یہ سچ ہے؟ شیما نے جواب دیا: ہاں، امی جان یہ بالکل سچ ہے۔‘‘

اَلْبَابُ الثَّانِي:

تَعْظِيمُ النَّبِيِّ ﷺ

﴿تعظیمِ رسول ﷺ﴾

١. فَصْلٌ فِي تَعْظِيمِ النَّبِيِّ وَتَوْقِيْرِهِ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي التَّبَرُّکِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَآثَارِهِ الشَّرِيْفَةِ

﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ ﷺ کے آثار سے حصولِ برکت کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَآثَارِهِ الْمُقَدَّسَةِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس اور آپ کے آثار سے توسّل کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي سُجُوْدِ الْحَيَوَانَاتِ لِلنَّبِيِّ تَعْظِيْمًا لَهُ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے جانوروں کے سجدۂ تعظیمی کا بیان﴾


لكل جعلنا منكم شرعة ومنهاجا
www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي تَعْظِيْمِ النَّبِيِّ وَتَوْقِيْرِهِ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ط وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌo (البقرة، ۲: ۱۰۴)

’’اے ایمان والو! (نبی اکرم ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے) رَاعِنَا مت کہا کرو بلکہ (ادب سے) اُنْظُرْنَا (ہماری طرف نظرِ کرم فرمائیے) کہا کرو اور (ان کا ارشاد) بغور سنتے رہا کرو، اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہےo‘‘

۲. لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط قَدْ يَعْلَمُ اللهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ج فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌo (النور، ۲۴: ۶۳)

’’(اے مسلمانو!) تم رسول کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کو بلانے کی مثل قرار نہ دو (جب رسولِ اکرم ﷺ کو بلانا تمہارے باہمی بلاوے کی مثل نہیں تو خود رسول کی ذاتِ گرامی تمہاری مثل کیسے ہوسکتی ہے) بیشک اللہ ایسے لوگوں کو (خوب) جانتا ہے جو تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ میں (دربارِ رسالت سے) چپکے سے کھسک جاتے ہیں پس وہ لوگ ڈریں جو رسول کے امرِ (ادب) کی خلاف ورزی کر رہے ہیں کہ (دنیا میں ہی) انہیں کوئی آفت آ پہنچے گی یا (آخرت میں) ان پر دردناک عذاب آن پڑے گاo‘‘

۳. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ

لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِی النَّبِیَّ فَيَسْتَحْيِ مِنْكُمْ وَاللهُ لَا يَسْتَحْيِ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللهِ وَلَا اَنْ تَنْكِحُوْا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللهِ عَظِيْمًاo (الأحزاب، ٣٣: ٥٣)

’’اے ایمان والو! نبیِ (مکرّم ﷺ) کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو سوائے اس کے کہ تمہیں کھانے کے لئے اجازت دی جائے (پھر وقت سے پہلے پہنچ کر) کھانا پکنے کا انتظار کرنے والے نہ بنا کرو، ہاں جب تم بلائے جاؤ تو (اس وقت) اندر آیا کرو پھر جب کھانا کھاچکو تو (وہاں سے اُٹھ کر) فوراً منتشر ہوجایا کرو اور وہاں باتوں میں دل لگا کر بیٹھے رہنے والے نہ بنو۔ یقیناً تمہارا ایسے (دیر تک بیٹھے) رہنا نبیِّ (اکرم) کو تکلیف دیتا ہے اور وہ تم سے (اُٹھ جانے کا کہتے ہوئے) شرماتے ہیں اور اللہ حق (بات کہنے) سے نہیں شرماتا، اور جب تم اُن (ازواجِ مطّہرات) سے کوئی سامان مانگو تو اُن سے پسِ پردہ پوچھا کرو، یہ (اَدب) تمہارے دلوں کے لئے اور ان کے دلوں کے لئے بڑی طہارت کا سبب ہے، اور تمہارے لئے (ہرگز جائز) نہیں کہ تم رسول اللہ (ﷺ) کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ (جائز) ہے کہ تم اُن کے بعد اَبد تک اُن کی ازواجِ (مطّہرات) سے نکاح کرو بے شک یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا (گناہ) ہےo‘‘

٤. اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللهُ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًاo (الأحزاب، ٣٣: ٥٧)

’’بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو اذیت دیتے ہیں اللہ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت بھیجتا ہے اور اُس نے ان کے لئے ذِلّت انگیز عذاب تیار کر رکھا ہےo‘‘

٥. اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ ط يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًاo

(الفتح، ٤٨: ١٠)

’’(اے حبیب!) بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس

کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا٭‘‘

٦. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللهَ ؕ اِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ٭ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ٭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ٭ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ٭ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ٭ (الحجرات، ٤٩: ١-٥)

’’اے ایمان والو تم اللہ و رسول سے (کسی معاملہ میں) سبقت نہ کیا کرو (ان سے پہلے نہ بول اٹھا کرو ان کے حکم کا انتظار کیا کرو ان کا فرمانا اللہ کا فرمانا ہے) اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ (سب کچھ) سننے والا (اور تمہارے دلوں کے حال کو بھی) خوب جاننے والا ہے٭ اے ایمان والو اپنی آواز کو پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کیا کرو (نہ آواز میں تیزی ہو نہ بلندی ہو) اور ان سے اس طرح زور سے نہ بولو جیسے آپس میں زور سے بولتے ہو (یہ بات ادب کے خلاف ہے دیکھو) کہیں تمہارے اعمال (تمہاری نادانی سے) ضائع نہ ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو٭ بیشک جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کی بارگاہ میں (ادب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے چُن کر خالص کر لیا ہے۔ ان ہی کے لئے بخشش ہے اور اجرِ عظیم ہے٭ بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر (آپ کے بلند مقام و مرتبہ اور آدابِ تعظیم کی) سمجھ نہیں رکھتے٭ اور اگر وہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ہی ان کی طرف باہر تشریف لے آتے تو یہ اُن کے لئے بہتر ہوتا، اور اللہ بڑا بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے٭‘‘

٧. وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ٭ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ٭ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ٭ عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ٭ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ٭ (القلم، ٦٨: ١٠-١٤)

’’اور آپ کسی ایسے شخص کی بات نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا اِنتہائی ذلیل ہےo (جو) طعنہ زَن، عیب جو (ہے اور) لوگوں میں فساد انگیزی کے لیے چغل خوری کرتا پھرتا ہےo (جو) بھلائی کے کام سے بہت روکنے والا بخیل، حد سے بڑھنے والا سرکش (اور) سخت گنہگار ہےo (جو) بد مزاج درُشت خو ہے، مزید برآں بد اَصل (بھی) ہےo اِس لیے (اس کی بات کو اہمیت نہ دیں) کہ وہ مال دار اور صاحبِ اَولاد ہےo‘‘

۸. لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَo

(البلد، ۹۰: ۱-۳)

’’میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوںo (اے حبیبِ مکرّم!) اس لئے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیںo والد (آدم یا ابراہیم) کی قسم اور (ان کی) قسم جن کی ولادت ہوئی o‘‘

۹. اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَo فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْo اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُo

(الکوثر، ۱۰۸: ۱-۳)

’’بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر و فضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہےo پس آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیہ تشکر ہے)o بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام و نشاں ہوگاo‘‘

۱۰. تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّo مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَo سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍo وَّامْرَاَتُهٗ ط حَمَّالَةَ الْحَطَبِo فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍo

(اللّهب، ۱۱۱: ۱-۵)

’’ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ ہو جائے (اس نے ہمارے حبیب پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی ہے)o اسے اس کے (موروثی) مال نے کچھ فائدہ نہ پہنچایا اور نہ ہی اس کی کمائی نےo عنقریب وہ شعلوں والی آگ میں جا پڑے گاo اور اس کی (خبیث) عورت (بھی) جو (کانٹے دار) لکڑیوں کا بوجھ (سر پر) اٹھائے پھرتی ہے، (اور ہمارے حبیب کے تلووں کو زخمی کرنے کے لیے رات کو ان کی راہوں میں بچھا دیتی ہے)o اس کی گردن میں کھجور کی چھال کا (وہی) رسہّ ہوگا (جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی ہے)o‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ. فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَصَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ، الْتَفَتَ، فَرَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ. فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی الله عنه يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ. ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی الله عنه حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ. مَنْ رَابَهُ شَيءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ. فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن نے حضرت

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأذان، باب: من دخل ليؤم الناس فجاء الإمام الأول فتأخر الأول أو لم يتأخر جازت صلاته فيه عائشة عن النبي ﷺ، ١/٢٤٢، الرقم: ٦٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: تقديم الجماعة من يصلي بهم إذا تأخر الإمام، ١/٣١٦، الرقم: ٤٢١، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: التصفيق في الصلاة، ١/٢٤٧، الرقم: ٩٤٠، والنسائي في السنن، كتاب: آداب القضاة، باب: مصير الحاكم إلى رعيته للصلح بينهم، ٨/٢٤٣، الرقم: ٥٤١٣۔

ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: کیا آپ نماز پڑھا دیں گے تاکہ میں اقامت کہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کر دی اور دوران نماز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفوں کو چیرتے ہوئے صف اول میں جا کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالیاں بجائیں لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی اور جانب التفات نہیں فرمایا کرتے تھے۔ جب تالیوں کی آواز زیادہ ہوگئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا (اور پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا)۔ لیکن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا: اپنی جگہ پر قائم رہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر ادا کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اِمامت کا حکم دیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے حتی کہ صف اول کے برابر آ گئے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے بڑھ کر امامت کرائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے حکم دیا تھا تو تم مصلّٰی پر کیوں نہیں ٹھہرے رہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابوقحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے امامت کرائے! اس کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں تالیاں بجاتے دیکھا! اگر کسی کو نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے تو (بلند آواز سے) سبحان اللہ کہے۔ چنانچہ جب وہ سبحان اللہ کہے تو اس کی طرف توجہ دی جائے اور نماز میں تالیاں بجانا تو صرف عورتوں کے لئے مخصوص ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم سِتْرَ الْحُجْرَةِ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ، كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ. ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأذان، باب: أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، ۱/ ۲٤۰، الرقم: ٦٤۸، وفي كتاب: الأذان، باب: هل يلتفت لأمر ينزل به، ۱/ ۲٦۲، الرقم: ۷۲۱، وفي كتاب: التهجد، باب: من رجع القهقري في صلاته، ۱/ ٤۰۳، الرقم: ۱۱٤۷، وفي كتاب: المغازي، باب: مرض النبي صلى الله عليه وآله وسلم ووفاته، ٤/ ۱٦۱٦، الرقم: ٤۱۸۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس، ۱/ ۳۱٦، الرقم: ٤۱۹، والنسائي نحوه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: الموت يوم الاثنين، ٤/ ۷، الرقم: ۱۸۳۱۔

نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ. فَنَكَصَ أَبُوْ بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ. فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ: أَنْ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ. وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ (جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے خادمِ خاص تھے) فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض الموت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے چنانچہ پیر کے روز لوگ صفیں بنائے نماز ادا کر رہے تھے کہ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے حجرۂ مبارک کا پردہ اُٹھایا اور کھڑے کھڑے ہم کو دیکھنے لگے۔ اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ انور قرآن کے اَوراق کی طرح (تاباں و درخشاں) معلوم ہوتا تھا۔ جماعت کو دیکھ کر آپ ﷺ مسکرائے۔ آپ ﷺ کے دیدار پُرانوار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم نماز توڑ دیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خیال ہوا کہ شاید آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لا رہے ہیں اس لئے انہوں نے (تعظیماً) ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ کر صف میں مل جانا چاہا۔ لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اشارہ سے فرمایا کہ تم لوگ نماز پوری کرو۔ پھر آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا اور اسی روز آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ. قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ. وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ. وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وُضُوْئِهِ. وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْکِ: وَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة، ۲/۹۷٤، الرقم: ۲۵۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۳۲۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/۹، الرقم: ۱۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۲۱٦، الرقم: ٤۸۷۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۲۲۰۔

وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا... حَدِيْثٌ بِطُوْلِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام کا (حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں تعظیم و توقیر کا) مشاہدہ کرتا رہا۔ اس نے بیان کیا: جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور وہ اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو وہ فوراً اس کی تعمیل کرتے ہیں۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ اپنی آوازوں کو ان کے سامنے پست کر لیتے ہیں اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر نہیں دیکھ پاتے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ رب العزت کی قسم! میں (عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں: میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُوْمُوْا حَتَّى تَرَوْنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية زاد: وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ.

’’حضرت ابو قتادہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأذان، باب: متى يقوم الناس إذا رأوا الإمام عند الإقامة، ٢٢٨/١، الرقم: ٦١١، وفي باب: لا يسعى إلى الصلاة مستعجلا وليقم بالسكينة والوقار، ٢٢٨/١، الرقم: ٦١٢، وفي كتاب: الجمعة، باب: المشي إلى الجمعة، ٣٠٨/١، الرقم: ٨٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد، باب: متى يقوم الناس للصلاة، ٤٢٢/١، الرقم: ٦٠٤-٦٠٦، والترمذي في السنن، كتاب: الجمعة: الوتر، باب: ما جاء في الكلام بعد نزول الإمام من المنبر، ٣٩٤/٢، الرقم: ٥١٧-

اِقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا: ’’اور تم پر سکون (واطمینان) لازم ہے۔‘‘

٥. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفْدُ بَنِي تَمِيْمٍ، أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ التَّمِيْمِيِّ الْحَنْظَلِيِّ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ، وَأَشَارَ الْآخَرُ بِغَيْرِهِ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ: إِنَّمَا أَرَدْتَ خِلَافِي. فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿عَظِيْمٌ﴾ [الحجرات، ٤٩: ٢-٣] قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيْهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ بِحَدِيْثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’امام ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ قریب تھا کہ دو بہترین آدمی یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہلاک ہو جاتے جبکہ بنی تمیم کا وفد حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا۔ ان میں سے ایک نے اقرع بن حابس تمیمی حنظلی کی طرف اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا دوسرے نے کسی اور کی طرف۔ سو حضرت ابو بکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ نے صرف میری مخالفت کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تو آپ کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ سو دونوں حضرات کی آوازیں (دوران تکرار) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بلند ہو گئیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبیِ مکرّم (ﷺ) کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور اُن کے ساتھ اِس طرح بلند آواز سے بات (بھی) نہ کیا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے بلند آواز کے ساتھ کرتے ہو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما يكره من التعمق والتنازع في العلم والغلو في الدين والبدع، ٦/٢٦٦٢، الرقم: ٦٨٧٢، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة الحجرات، ٥/٣٨٧، الرقم: ٣٢٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٦، الرقم: ١٥٥٤٨، والبزار في المسند، ٦/١٤٦، الرقم: ٢١٨٨۔

سارے اعمال ہی (ایمان سمیت) غارت ہو جائیں اور تمہیں (ایمان اور اعمال کے برباد ہوجانے کا) شعور تک بھی نہ ہوo بے شک جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کی بارگاہ میں (ادب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے چُن کر خالص کرلیا ہے۔ ان ہی کے لئے بخشش ہے اور اجرِ عظیم ہےo﴾ ابن ابی ملیکہ اور ابن زبیر کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر (اور انہوں نے اپنے نانا جان حضرت ابو بکر کا ذکر نہیں کیا کہ) جب حضور نبی اکرم ﷺ سے کوئی بات کرتے تو اتنی آہستہ آواز سے بولتے کہ آواز سننے میں نہ آتی یہاں تک کہ سمجھی جا سکے۔‘‘

اسے امام بخاری، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ رضي الله عنه فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ. فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوْسَى: فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت موسیٰ بن انس حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (تم میں سے) کوئی ایسا ہے جو ثابت بن قیس کی خبر لا کر دے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا۔ سو وہ گئے تو انہیں دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ پوچھا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: برا حال ہے کیونکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام ٣/١٣٢٢، الرقم: ٣٤١٧، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: لا ترفعوا أصواتكم فوق صوت النبي ﷺ، الآية، ٤/١٨٣٣، الرقم: ٤٥٦٥، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٦/٣٠٤، وابن بشكوال في غوامض الأسماء المبهمة الواقعة في متون الأحاديث المسندة، ٢/٦٩٩۔

کی آواز سے اپنی آواز اونچی کر بیٹھا تھا لہٰذا میرے تمام عمل ضائع ہو چکے اور دوزخیوں میں میرا شمار ہو گیا۔ اس آدمی نے آ کر آپ ﷺ کی خدمت میں ان کی تمام صورتِ حال عرض کی۔ (حضرت موسیٰ بن انس کہتے ہیں کہ وہ آدمی بہت بڑی بشارت لے کر دوبارہ گیا) آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ تم جہنمی نہیں بلکہ جنتیوں میں سے ہو۔'' اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُوْرًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ: فَوَاللهِ، لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا، قَالَ أَنَسٌ: فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ، وَأَكْثَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي. فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: النَّارُ. فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَبُوْكَ حُذَافَةُ. قَالَ: ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي، سَلُوْنِي. فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلاً. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما يكره من كثرة السؤال وتكلف ما لا يعنيه، ٦/٢٦٦٠، الرقم: ٦٨٦٤، وفي كتاب: مواقيت الصلاة، باب: وقت الظهر عند الزوال، ١/٢٠٠، الرقم: ٢٠١، ٢٢٧٨، وفي كتاب: العلم، باب: حسن برك على ركبتيه عند الإمام أو المحدث، ١/٤٧، الرقم: ٩٣، وفي الأدب المفرد، ١: ٤٠٤، الرقم: ١١٨٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: توقيره ﷺ وترك إكثار سؤال عما لا ضرورة إليه، ٤/١٨٣٢، الرقم: ٢٣٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦٢، الرقم: ١٢٦٨١، وأبو يعلى في المسند، ٦/٢٨٦، الرقم: ٣٢٠١، وابن حبان في الصحيح، ١/٣٠٩، الرقم: ١٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٧٢، الرقم: ٩١٥٥، ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/١٠٦۔

فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ، وَأَنَا أُصَلِّي، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وذكر الإمام ابن كثير في قوله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة، ٥: ١٠١]، عَنِ السَّدِّيِّ أَنَّهُ قَالَ: غَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ: سَلُوْنِي فَإِنَّكُمْ لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ وَكَانَ يُطْعَنُ فِيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: أَبُوْكَ فُلَانٌ فَدَعَاهُ لِأَبِيْهِ فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَقَبَّلَ رِجْلَهُ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِكَ نَبِيًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا فَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللهُ عَنْكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى رَضِيَ ...... الحديث.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آفتاب ڈھلا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور پھر فرمایا: اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات و حادثات ہیں، پھر فرمایا: جو شخص کسی بھی نوعیت کی کوئی بات پوچھنا چاہتا ہے تو وہ پوچھے، خدا کی قسم! میں جب تک یہاں کھڑا ہوں تم جو بھی پوچھو گے اس کا جواب دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ جلال کے سبب بار بار یہ اعلان فرما رہے تھے کہ کوئی سوال کرو، مجھ سے (جو چاہو) پوچھ لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں۔ پھر حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ بار بار فرماتے رہے مجھ سے سوال کرو مجھ سے سوال کرو، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (تعظیماً) گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض گذار ہوئے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں (اور ہمیں کچھ نہیں پوچھنا)۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ گذارش کی تو حضور نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس

ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

’’علامہ ابن کثیر اﷲ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کی نسبت سوال مت کیا کرو (جن پر قرآن خاموش ہو) کہ اگر وہ تمہارے لئے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں مشقت میں ڈال دیں (اور تمہیں بری لگیں)﴾ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ امام سدی سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ (کسی بات پر خفا ہو کر) جلال میں آ گئے اور آپ ﷺ خطاب کے لئے قیام فرما ہوئے اور فرمایا: مجھ سے پوچھو! پس تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھو گے مگر یہ کہ میں تمہیں (اسی جگہ) اس کے بارے میں بتاؤں گا۔ پس بنو سُہم میں سے قبیلہ قریش کے ایک آدمی جنہیں عبد اﷲ بن حذافہ کہا جاتا تھا اور جن کے نسب میں طعنہ زنی کی جاتی تھی (یعنی لوگ ان کے نسب میں شک کرتے تھے)، کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اﷲ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ فلاں (حذافہ) شخص ہے۔ آپ ﷺ نے انہیں (ان کے اپنے) باپ کے نام کے ساتھ پکارا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے قدم مبارک چوم کر عرض کیا: یا رسول اﷲ! ہم اﷲ تعالیٰ کے رب ہونے، آپ کے نبی ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور قرآن کے امام و راہنما ہونے پر راضی ہیں، ہمیں معاف فرما دیجئے۔ اﷲ تعالیٰ آپ سے مزید راضی ہو گا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل عرض کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ راضی ہو گئے۔‘‘

۸. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَمَا يُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا: حجام آپ ﷺ کے سر مبارک کے بال تراش رہا تھا اور آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ کے گرد گھوم رہے تھے۔ ان کی کوشش یہ تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی ایک موئے مبارک بھی زمین پر گرنے نہ پائے بلکہ ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ

۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب قرب النبي ﷺ من الناس وتبركهم به، ٤/١٨١٢، الرقم: ٢٣٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٣، ١٣٧، الرقم: ١٢٤٢٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٨٠، الرقم: ١٢٧٣۔

میں آ جائے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ زَارِعٍ رضی الله عنه (وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبدِ الْقَيْسِ) قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَرِجْلَيْهِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت زارع رضی اللہ عنہ جو کہ وفد عبد القیس میں شامل تھے بیان کرتے ہیں: جب ہم مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو تیزی سے اپنی سواریوں سے اتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس اور پاؤں مبارک کو چومنے لگے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور امام بخاری نے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا فِي غَزْوَةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً. قُلْنَا: كَيْفَ نَلْقَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم وَقَدْ فَرَرْنَا! فَنَزَلَتْ ﴿إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ﴾ [الأنفال، ٨: ١٦]. فَقُلْنَا: لَا نَقْدِمُ الْمَدِيْنَةَ فَلَا يَرَانَا أَحَدٌ. فَقُلْنَا: لَوْ قَدِمْنَا. فَخَرَجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ. قُلْنَا: نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ. قَالَ: أَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ. قَالَ: فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ. فَقَالَ: إِنَّا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَهَذَا لَفْظُهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: ہم ایک غزوہ میں تھے کہ لوگ بری

٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: قبلة الجسد، ٤/٣٥٧، الرقم: ٥٢٢٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٣٣٩، الرقم: ٩٧٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢٧٥، الرقم: ٥٣١٣، وفي شعب الإيمان، ٦/١٤١، الرقم: ٧٧٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٤١، والمقرئ في تقبيل اليد، ١/٨٠، الرقم: ٢٠۔

١٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في التولي يوم الزحف، ٣/٤٦، الرقم: ٢٦٤٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٤١، الرقم: ٣٣٦٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٧٠، الرقم: ٥٣٨٤، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٣٣٨، الرقم: ٩٧٢، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٩٥، الرقم: ٧٨٦۔

طرح بکھر کر محاذ سے پیچھے ہٹ گئے۔ تو ہم نے کہا: اب حضور نبی اکرم ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے! ہم لوگ (جنگ سے) بھاگ گئے۔ اس پر آیت نازل ہوئی: ﴿بجز ان کے جو جنگی چال کے طور پر رُخ بدل دیں۔﴾ ہم نے کہا: اب مدینہ منورہ نہیں جائیں گے تاکہ ہمیں کوئی نہ دیکھے۔ پھر سوچا کہ اگر مدینہ چلے جائیں اور حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے لیے باہر تشریف لائیں گے۔ تو ہم عرض کر دیں گے کہ ہم بھگوڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو۔ پس ہم قریب ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کا دستِ اقدس چوم لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم مسلمانوں کا گروہ ہیں۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور امام بخاری نے **الأدب المفرد** میں روایت کیا ہے اور یہ الفاظ بھی بخاری کے ہیں۔

۱۱. عَنْ طَلْحَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالُوْا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ: سَلْهُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ؟ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِئُوْنَ هُمْ عَلَى مَسْأَلَتِهِ يُوَقِّرُوْنَهُ وَيَهَابُوْنَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ إِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ، فَلَمَّا رَآنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ؟ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: هٰذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام رضي الله عنهم نے ایک اَن پڑھ دیہاتی سے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اُن لوگوں کے بارے میں پوچھو جو اپنی نذر پوری کر چکے ہیں، کہ وہ کون ہیں۔ (دیہاتی کے توسل سے سوال کرنے کی وجہ یہ تھی کہ) خود صحابہ کرام حضور نبی اکرم ﷺ سے آپ کی تعظیم اور ڈر کی وجہ سے سوال کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ دیہاتی نے عرض کیا تو آپ ﷺ نے رخِ انور پھیر لیا، اس نے پھر سوال کیا تو آپ نے اب بھی رخ انور دوسری طرف کر لیا، پھر پوچھا تو

۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب طلحة بن عبيد الله رضی اللہ عنہ، ٥/٦٤٥، الرقم: ٣٧٤٢، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة الأحزاب، ٥/٣٥٠، الرقم: ٣٢٠٣، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٦، الرقم: ٦٦٣، والطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢١/١٤٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٢٨۔

آپ نے اب بھی چہرہ انور پھیر لیا۔ حضرت طلحہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں مسجد کے دروازے سے سامنے ہوا، مجھ پر سبز رنگ کا لباس تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا تو پوچھا نذر پوری کرنے والے کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ دیہاتی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (طلحہ) ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے ہیں۔‘‘

١٢. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْکٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوْسِهِمِ الطَّيْرُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت اسامہ بن شریک ﷛ کا بیان ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کے اصحاب اس طرح تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔‘‘

اسے امام ابو داود اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحَى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ ﷛. فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ، إِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ، فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ. قَالَتْ أَسْمَاءُ رضي الله عنها: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الطب، باب: في الرجل يتداوي، ٣/٤، الرقم: ٣٨٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٧٨/٤، الرقم: ١٨٤٧٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٤٣/٣، الرقم: ٥٨٧٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨٥/١، الرقم: ٤٨٦، والحاكم في المستدرك، ٢٠٨/١، الرقم: ٤١٦، والطيالسي في المسند، ١٧١/١، الرقم: ١٢٣٢۔

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٤٧/٢٤، الرقم: ٣٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٩٧/٨، وابن كثير في البداية والنهاية، ٨٣/٦، والقاضي عياض في الشفاء، ٤٠٠/١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١٣٧/٢، والحلبي في السيرة الحلبية، ١٠٣/٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٩٧/١٥۔

’’حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سرِ اقدس حضرت علی ﷺ کی گود میں تھا۔ وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ﷺ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ فَقَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهَذَيْنِ. فَجِئْتُهُ بِهِمَا قَالَ: مَنْ أَنْتُمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا؟ قَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ، قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت سائب بن یزید ﷺ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں کھڑا تھا کہ کسی نے مجھے (متوجہ کرنے کے لیے) کنکری ماری۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ تھے۔ انہوں نے (ایک طرف اشارہ کر کے) مجھے فرمایا کہ جاؤ اور ان دو آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں دونوں کو آپ کے پاس لے آیا۔ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: تم کون لوگ ہو یا کہاں سے آئے ہو؟ دونوں نے عرض کیا: (ہم) اہل طائف (میں) سے ہیں۔ فرمایا: اگر تم اس شہر (مدینہ منورہ) کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں بلند آواز (سے گفتگو) کرتے ہو۔‘‘

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: رفع الصوت في المساجد، ۱/۱۷۹، الرقم: ۴۵۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۴۴۷، الرقم: ۴۱۴۳، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/۲۹۴۔

۲. عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضي الله عنه وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكَى طَوِيْلًا وَقَالَ: وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيْقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ. وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ ...... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابن شماسہ مہری بیان کرتے ہیں: حضرت عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا تھے، ہم ان کی عیادت کے لئے گئے۔ حضرت عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کافی دیر تک روتے رہے۔ پھر فرمانے لگے: مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا، نہ میری نظر میں آپ سے بڑھ کر کوئی بزرگ تھا، نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت کے پیشِ نظر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جی بھر کے دیکھ سکا۔ اور اگر مجھے کہا جائے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ بیان کرو، تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ بیان نہیں کرسکتا کیونکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضي الله عنه قَالَ: وُلِدْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَامَ الْفِيْلِ. قَالَ: وَسَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ أَشْيَمَ أَخَا بَنِي يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ: أَأَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا أَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ ...... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام الفیل میں پیدا

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: كون الإسلام يهدم ما قبله وكذا الهجرة والحج، ١/١١٢، الرقم: ١٢١، وابن منده في الإيمان، ١/٤٢٠، الرقم: ٢٧٠، وأبو عوانة في المسند، ١/٧٠، الرقم: ٢٠٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/٢٥٩، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٥٧، الرقم: ٤١٨، والمناوي في فيض القدير، ٢/١٦٧۔

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في ميلاد النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/٥٨٩، الرقم: ٣٦١٩، والحاكم في المستدرك، ٣/٧٢٤، الرقم: ٦٦٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٧، الرقم: ٧٥، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/٤٠٧، الرقم: ٥٦٦، ٩٢٧۔

ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے پوچھا: تمہاری عمر زیادہ ہے یا حضور نبی اکرم ﷺ کی؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میری ولادت پہلے ہے (یعنی اِحتراماً بڑائی اور عظمت کی ہر نسبت حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف ہی کی)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

٤. عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ فِي قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ: أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ إِلَى قُرَيْشٍ ...... فَدَعُوْا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ لِيَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَأَبَى أَنْ يَطُوْفَ، وَقَالَ: كُنْتُ لَا أَطُوْفُ بِهِ حَتَّى يَطُوْفَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. فَرَجَعَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے طویل واقعہ میں مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو (صلح حدیبیہ کے موقع پر) کفار کی طرف (سفیر بنا کر) روانہ کیا ...... (مذاکرات کے بعد) انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو طوافِ کعبہ کی دعوت دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً انکار کر دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ ﷺ طواف نہیں کر لیتے۔ اور پھر (احترامِ مصطفیٰ ﷺ میں بغیر طواف ادا کیے) پلٹ کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آ گئے۔‘‘

اس روایت کو امام بیہقی نے بیان کیا ہے۔

٥. رُوِيَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةَ قَالَ: وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا أُكَلِّمُكَ بَعْدَهَا إِلَّا كَأَخِي السِّرَارِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’ایک روایت میں ہے کہ جب (نبی ﷺ کے سامنے بلند آواز سے کلام نہ کرنے سے متعلق) آیت نازل ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: خدا کی قسم! آئندہ آپ سے اسی طرح عرض و معروض کروں گا جیسے کہ چھپ کر باتیں کرتے ہیں۔‘‘ اس روایت کو امام بزار نے ذکر کیا ہے۔

٤: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٢١، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/٣٦٩، والقاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ، ٢/٥٩٣۔

٥: أخرجه البزار في المسند، ١/١٢٧، الرقم: ٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٦، الرقم: ١٦١٧٨۔

٦. إِنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا حَدَّثَهُ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ، مَا كَانَ يُسْمِعُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَيْئًا بَعْدَ هَذِهِ الآيَةِ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بات کرتے تو ایسے ہی باتیں کرتے جیسے پوشیدہ (بات) کرتا ہے۔ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد تو (ادباً) اتنی آہستہ بات کرنے لگے کہ بسا اوقات حضور ﷺ کو دوبارہ دریافت کرنے کی ضرورت ہوتی۔‘‘ اس روایت کو امام بخاری نے ذکر کیا ہے۔

٧. رَوَى صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَجَابَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمُ فَقُلْنَا لَهُ: وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ نُهِيْتَ عَنْ هَذَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’صفوان بن عسال رحمہ اللہ نے روایت کی کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ اس دوران کہ ہم آپ ﷺ کے پاس موجود تھے، ایک اعرابی نے آپ کو بلند آواز سے پکارا: یا محمد! (ﷺ)۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی اسے بلند آواز میں جواب دیا کہ میں یہاں ہوں۔ ہم نے اس اعرابی سے کہا: تم پر افسوس ہے اپنی آواز پست کرو کیونکہ تم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ہو۔ اور اس (بلند آواز) سے منع کیا جاچکا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ أَبِي رَزِيْنَ رضي الله عنه قَالَ: قِيْلَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما: أَيُّمَا أَكْبَرُ أَنْتَ أَمِ النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ: هُوَ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا وُلِدْتُ قَبْلَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، ٦/٢٦٦٢، الرقم: ٦٨٧٢۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، ٥/٥٤٥، الرقم: ٣٥٣٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٤٤، الرقم: ١١١٧٨، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٢٢، الرقم: ٥٦٢۔

٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٦٢، الرقم: ٥٣٩٨، وابن أبي شيبة في المصنف۔

’’حضرت مغیرہ بن ابی رزین ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: کون بڑا ہے آپ یا حضور نبی اکرم ﷺ؟ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میں تو (صرف) پیدا ان سے پہلے ہوا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۹. قال القاضي عياض: أما نصيحة المسلمين له بعد وفاته فالتزام التوقير والإجلال، وشدّة المحبة له، والمثابرة على تعلم سنته، والتفقه في شريعته، ومحبة أهل بيته وأصحابه.

’’قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی خیر خواہی آپ ﷺ کی وفات کے بعد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر اور آپ ﷺ سے غایت محبت کو لازم جانیں۔ آپ ﷺ کی سنت کو سیکھنے کی ہمیشہ کوشش کریں اور آپ ﷺ کی شریعت میں تفقہ (حاصل) کریں اور آل واصحاب سے محبت کریں۔

۱۰. قال ابن عباس: تعزروه: أي تجلوه. وقال المبرد: تعزروه: تبالغوا في تعظيمه.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آیت قرآنی تُعَزِّرُوْہُ سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعظیم کرو اور مبرد رَحِمَہُ اللہ اس کے معنی میں کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی تعظیم میں خوب مبالغہ کرو۔‘‘

۱۱. وذكر القاضي عياض: قال سهل بن عبد الله: لا تقولوا قبل أن يقول، وإذا قال فاستمعوا له وأنصتوا. ونهوا عن التقدم والتعجل بقضاء أمر قبل

-------- ٢٩٦/٥، الرقم: ٢٦٢٥٦: ١٨/٧، الرقم: ٣٣٩٢١، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٢٦٩/١، الرقم، ٣٥٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٧٠/٩، وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح۔

۹: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ ﷺ: ٥١٠۔

١٠: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ ﷺ: ٥١٢۔

١١-١٢: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ ﷺ: ٥١٣۔

قضائه فيه، وأن يفتاتوا بشيء في ذلک من قتال أو غيره من أمر دينهم، إِلَّا بأمره ولا يسبقوه به. وإلى هذا يرجع قول الحسن، ومجاهد، والضحاک، والسدي، والثوري.

”قاضی عیاض ذکر کرتے ہیں: حضرت سہل بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے کلام کرنے سے پہلے بات مت کرو اور جب حضور نبی اکرم ﷺ کلام فرماتے ہوں تو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو۔ آپ ﷺ کے فیصلہ سے قبل کسی معاملہ پر فیصلہ کی جلدی کرنے سے رک جاؤ۔ آپ ﷺ کسی امر کا حکم دیں خواہ وہ جہاد سے متعلق ہو یا اس کے علاوہ اُمور دینیہ میں سے ہو، تو آپ ﷺ ہی کے ارشاد پر چلو۔ آپ ﷺ سے پہلے کسی معاملہ میں جلدی نہ کرو۔ حضرت حسن، مجاہد، ضحاک، سدی اور ثوری رحمهم الله کا قول بھی اسی طرف واقع ہے۔“

١٢. قال القاضي عياض: قال أبو محمد مكي: أي لا تسابقوه بالكلام، وتغلظوا له بالخطاب، ولا تنادوه باسمه نداء بعضكم لبعض ولكن عظموه ووَقِّروه ونادوه بأشرف ما يحب أن ينادى به: يا رسول الله، يا نبي الله.

”قاضی عیاض مزید بیان کرتے ہیں کہ ابو محمد مکی رَحِمَهُ الله نے کہا: آپ ﷺ سے بات کرنے میں سبقت نہ کرو۔ مخاطب کرو تو عزت وتوقیر سے مخاطب کرو۔ اور آپ ﷺ کو اُن القاب سے پکارو جن سے پکارا جانا آپ ﷺ کو پسند ہو مثلاً یا رسول الله ﷺ، یا نبی الله ﷺ وغیرہ۔“

١٣. قال القاضي عياض: اعلم أن حرمة النبي ﷺ بعد موته، وتوقيره وتعظيمه، لازم كما كان في حال حياته، وذلک عند ذكره عليه السلام، وذكر حديثه وسنته، وسماع اسمه وسيرته، ومعاملة آله وعترته، وتعظيم أهل بيته وصحابته.

”قاضی عیاض رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ اس بات کو خوب یاد رکھو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی

١٣: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ ﷺ: ٥١٩۔

حرمت و تعظیم، عزت و تکریم آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی ایسی واجب ہے جیسے کہ آپ ﷺ کی حیاتِ ظاہری میں لازم تھی۔ اور یہ آپ ﷺ کے ذکر کے وقت اور آپ ﷺ کی حدیث و سنت اور آپ کے اسمِ گرامی اور سیرت مبارکہ کے سنتے وقت اور آپ ﷺ کی آل و اہلِ بیت اور صحابہ کرام کے ذکر سنتے وقت تعظیم و توقیر واجب ہے۔‘‘

١٤. قال القاضي عياض: من إعظام النبي ﷺ وإكباره إعظام جميع أسبابه، وإكرام مشاهده وأمكنته من مكة والمدينة، ومعاهده، وما لمسه ﷺ، أو عُرِفَ به.

’’قاضی عیاضؒ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت و احترام میں سے یہ بھی ہے کہ جو چیز بھی آپ ﷺ سے منسوب ہو اس کا احترام کیا جائے۔ آپ ﷺ کی محافلِ مقدسہ، مقاماتِ مقدسہ جیسے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور ہر وہ چیز جس کو آپ ﷺ نے کبھی مس کیا ہو یا جو آپ ﷺ کے ساتھ مشہور ہوگئی ہو، ان سب کی تعظیم و توقیر کی جائے۔‘‘

١٥. قال أبو إبراهيم التجيبي: واجب على كل مؤمن متى ذكره، أو ذكر عنده أن يخضع ويخشع، ويتوقر ويسكن من حركته، ويأخذ في هيبته وإجلاله بما كان يأخذ به نفسه لو كان بين يديه، ويتأدب بما أدبنا الله به.

’’حضرت ابو ابراہیم تجیبی کہتے ہیں کہ مسلمان پر واجب ہے کہ جب بھی آپ ﷺ کا ذکر کرے یا اس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر ہو تو خشوع و خضوع کے ساتھ آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر کرے۔ اپنی حرکات میں سکون و قرار اور آپ ﷺ کی ہیبت و جلال کا مظاہرہ کرے اور یہ ایسا ہونا چاہئے کہ اگر وہ آپ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کے دربار میں موجود ہو تو جیسی اس وقت اس کی حالت ہو ویسی ہی اس وقت بھی ہو۔ اور جیسا اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کا ادب سکھایا ویسا ادب کرے۔‘‘

١٤: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٥٤٠۔

١٥: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٥١٩، والنبهاني في سعادة الدارين: ٢٢٠۔

١٦. حدثنا ابن حميد، قال: ناظر أبو جعفر أمير المؤمنين مالكاً في مسجد رسول الله ﷺ، فقال له مالک: يا أمير المؤمنين، لا ترفع صوتک في هذا المسجد، فإن الله تعالى أدب قوماً فقال: ﴿لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ [الحجرات، ٤٩: ٢] ومدح قوماً فقال ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ﴾ [الحجرات، ٤٩: ٣] وذم قوماً فقال: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ﴾ [الحجرات، ٤٩: ٤] وإن حرمته ميتاً كحرمته حياً. فاستكان لها أبو جعفر، وقال: يا أبا عبد الله، أأستقبل القبلة وأدعو أم أستقبل رسول الله ﷺ؟ فقال: ولم تصرف وجهک عنه وهو وسيلتک ووسيلة أبيک آدم عليه السلام إلى الله تعالى يوم القيامة؟ بل استقبله واستشفع به، فيشفعه الله، قال الله تعالى: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّاباً رَحِيماً﴾ [النساء، ٤: ٦٤]

”ابن حمیدؒ سے بالاسناد مروی ہے کہ خلیفہ ابو جعفر نے حضرت امام مالکؒ سے رسول اللہ ﷺ کی مسجد شریف میں مناظرہ کیا۔ امام صاحبؒ نے اُس سے کہا: اے امیر المومنین! اس مسجد میں بلند آواز سے نہ بولو، کیونکہ اللہ ﷻ نے ایک جماعت کو اَدب سکھایا کہ ﴿اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبیِّ مکرّم (ﷺ) کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور اُن کے ساتھ اِس طرح بلند آواز سے بات (بھی) نہ کیا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے بلند آواز کے ساتھ کرتے ہو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے سارے اعمال ہی (ایمان سمیت) غارت ہوجائیں اور تمہیں (ایمان اور اعمال کے برباد ہوجانے کا) شعور تک بھی نہ ہو﴾ اور دوسری جماعت کی مدح فرمائی کہ ﴿بے شک جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کی بارگاہ میں (ادب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ

١٦: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ: ٥٢٠۔

ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے چُن کر خالص کر لیا ہے۔ ان ہی کے لیے بخشش ہے اور اجرِ عظیم ہے﴾ اور ایک قوم کی مذمت و برائی بیان فرمائی کہ: ﴿بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر (آپ کے بلند مقام و مرتبہ اور آدابِ تعظیم کی) سمجھ نہیں رکھتے﴾ امام مالک نے فرمایا کہ بلا شبہ آپ ﷺ کی عزت و حرمت اب بھی اسی طرح ہے جس طرح آپ ﷺ کی حیات ظاہری میں تھی۔ یہ سن کر ابو جعفر خاموش ہو گیا۔

’’پھر ابو جعفر نے دریافت کیا کہ اے ابو عبد اللہ (امام مالکؒ) میں قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر دعا مانگوں یا رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم کیوں حضور نبی اکرم ﷺ سے منہ پھیرتے ہو حالانکہ حضور نبی اکرم ﷺ تمہارے اور تمہارے والد حضرت آدم علیہ السلام کے بروز قیامت اللہ ﷻ کی جناب میں وسیلہ ہیں۔ بلکہ تم حضور نبی اکرم ﷺ ہی کی طرف متوجہ ہو کر آپ ﷺ سے شفاعت مانگو پھر اللہ ﷻ آپ ﷺ کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے○﴾۔‘‘

۱۷. قال مصعب بن عبد الله: کان مالک إذا ذکر النبي ﷺ يتغير لونه، وينحني حتی يصعب ذلک علی جلسائه، فقيل له يوماً في ذلک، فقال: لو رأيتم ما رأيت لما أنکرتم علی ما ترون، ولقد کنت أری محمد ابن المنکدر، وکان سيد القراء لا نکاد نسأله عن حديث أبداً إلا يبکي حتی نرحمه.

’’مصعب بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ امام مالک رَحِمَهُ الله کا (اَدب و محبتِ مصطفیٰ ﷺ میں) یہ حال تھا کہ جب ان کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو ان کا رنگ بدل جاتا اور خوب جھک جاتے (متواضع ہو جاتے) حتیٰ کہ ان کے مصاحبوں (شرکاءِ مجلس) کو گراں معلوم ہوتا۔ ایک دن اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اگر تم وہ دیکھو جو میں دیکھتا ہوں تو ضرور میری اس حالت کا انکار نہ کرو۔ میں نے محمد بن منکدرؒ کو دیکھا وہ قاریوں کے سردار تھا۔ جب کبھی بھی ہم ان سے حدیث کے بارے میں سوال کرتے تو وہ اتنا روتے کہ ہمیں ان پر رحم آتا۔‘‘

۱۷: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ ﷺ: ۵۲۱۔

۱۸. قال مصعب بن عبد الله: ولقد كنت أرى جعفر بن محمد الصادق، وكان كثير الدعابة والتبسم، فإذا ذكر عنده النبي ﷺ اصفر. وما رأيته يحدث عن رسول الله ﷺ إلا على طهارة. وقال أيضاً كان ابن سيرين ربما يضحک، فإذا ذكر عنده حديث النبي ﷺ خشع. وقال: كان عبد الرحمن بن مهدي إذا قرأ حديث النبي ﷺ أمرهم بالسكوت، وقال: ﴿لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ [الحجرات، ۲:۴۹] ويتأول أنه يجب له من الإنصات عند قراءة حديثه ما يجب له عند سماع قوله.

’’مصعب بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ بیشک میں نے امام جعفر بن محمد الصادق کو دیکھا ہے حالانکہ وہ انتہائی خوش مزاج اور ظریف الطبع تھے۔ لیکن جب بھی ان کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکرِ جمیل کیا جاتا تو ان کا چہرہ زرد ہو جاتا تھا۔ میں نے ان کو کبھی بے وضو حدیث بیان کرتے نہیں دیکھا۔ اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ ابن سیرینؒ ایک ہنس مکھ آدمی تھے۔ لیکن جب بھی ان کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث بیان کی جاتی تو متواضع ہو جاتے۔ اور مصعب بن عبداللہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن مہدیؒ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث پڑھتے تو خاموش رہنے کا حکم فرماتے اور فرماتے کہ ﴿اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبیِ مکرّم (ﷺ) کی آواز سے بلند مت کیا کرو﴾ اس کی تاویل میں کہتے کہ قرأت حدیث کے وقت خاموش رہنا واجب ہے جیسا کہ خود آپ ﷺ کا فرمان سننے کے وقت سکوت واجب ہے۔‘‘

۱۹. قال مالک: جاء رجل إلى ابن المسيب، فسأله عن حديث وهو مضطجع، فجلس وحدثه، فقال له الرجل: وددت أنک لم تتعن، فقال: إني كرهت أن أحدثک عن رسول الله ﷺ وأنا مضطجع.

’’حضرت امام مالک رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن مسیّب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں

۱۸: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ۵۲۱۔

۱۹: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ۵۲۴۔

آیا۔ اس نے ایک حدیث دریافت کی۔ آپ لیٹے ہوئے تھے، اٹھ کر بیٹھ گئے۔ پھر یہ حدیث بیان کی۔ اس شخص نے آپ سے کہا: میری خواہش تو یہ تھی کہ حضرت لیٹے لیٹے ہی حدیث بیان فرما دیتے، اٹھنے کی زحمت نہ فرماتے۔ آپ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث لیٹے لیٹے بیان کرنے کو مکروہ جانتا ہوں۔‘‘

۲۰. قال مصعب بن عبد الله: كان مالك بن أنس إذا حدث عن رسول الله ﷺ توضأ وتهيأ، ولبس ثيابه، ثم يحدث. قال مصعب: فسئل عن ذلك، فقال: إنه حديث رسول الله ﷺ.

’’مصعب بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ جب کوئی حدیث بیان فرماتے تو وضو کرتے، تیاری کرتے اور عمدہ لباس پہنتے، پھر حدیث بیان کرتے۔ مصعب فرماتے ہیں کہ اس اہتمام کے بارے میں حضرت امام مالک رَحِمَهُ الله سے کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ’’یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے۔‘‘

۲۱. قال مطرف: كان إذا أتى الناس مالكاً خرجت إليهم الجارية فتقول لهم: يقول لكم الشيخ: تريدون الحديث أو المسائل؟ فإن قالوا: المسائل. خرج إليهم، وإن قالوا: الحديث. دخل مغتسله، واغتسل وتطيب، ولبس ثياباً جدداً، ولبس ساجه وتعمم، ووضع على رأسه رداء، وتلقى له منصة، فيخرج فيجلس عليها وعليه الخشوع، ولا يزال يبخر بالعود حتى يفرغ من حديث رسول الله ﷺ قال: ولم يكن يجلس على تلك المنصة إلا إذا حدث عن رسول الله ﷺ.

قال ابن أبي أويس: فقيل لمالك في ذلك، فقال: أحب أن أعظم

۲۰: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ۵۲٤۔

۲۱: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ۵۲٤۔

حديث رسول الله ﷺ، ولا أحدث به إلا على طهارة متمكناً. وقال: وكان يكره أن يحدث في الطريق، أو وهو قائم، أو مستعجل. وقال: أحب أن أفهم حديث رسول الله ﷺ.

”مُطَرِّف فرماتے ہیں کہ جب لوگ حضرت امام مالکؒ کے پاس آتے تو پہلے آپ کی خادمہ آتی اور ان سے کہتی کہ حضرت امام رَحِمَهُ الله نے دریافت فرمایا ہے کہ کیا تم حدیث کی سماعت کرنے آئے ہو یا مسئلہ دریافت کرنے؟ اگر وہ کہتے کہ مسئلہ دریافت کرنے آئے ہیں تو آپ فوراً باہر تشریف لے آتے اور اگر وہ کہتے کہ حدیث کی سماعت کرنے آئے ہیں تو آپ (اہتماماً) پہلے غسل خانہ جاتے، غسل کرتے، خوشبو لگاتے اور عمدہ لباس پہنتے۔ عمامہ باندھتے، پھر اپنے سر پر چادر لپیٹتے، تخت بچھایا جاتا پھر آپ باہر تشریف لاتے اور اس تخت پر جلوہ افروز ہوتے۔ اس طرح پر کہ آپ پر انتہائی عجز و انکساری طاری ہوتی جب تک درس حدیث سے فارغ نہ ہوتے برابر اگر کی خوشبو سلگائی جاتی رہتی۔ دیگر راویوں نے کہا کہ اس تخت پر آپ جب ہی تشریف فرما ہوتے جبکہ آپ کو حدیث رسول ﷺ بیان کرنی ہوتی۔

”حضرت ابن ابی اویسؒ کہتے ہیں کہ اس بارے میں حضرت امام مالکؒ سے کسی نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”میں اسے بہت محبوب رکھتا ہوں کہ حدیث رسول ﷺ کی خوب تعظیم کروں۔ میں باوضو بیٹھ کر حدیث بیان کرتا ہوں۔ فرمایا میں اسے مکروہ جانتا ہوں کہ راستہ میں یا کھڑے کھڑے یا جلدی میں حدیث بیان کی جائے اور فرمایا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ حدیث رسول اللہ ﷺ کو خوب سمجھ کر بیان کروں۔“

٢٢. قال عبد الله بن المبارك: كنت عند مالک، وهو يحدثنا، فلدغته عقرب ست عشرة مرةً، وهو يتغير لونه ويصفر ولا يقطع حديث رسول الله ﷺ فلما فرغ من المجلس، وتفرق الناس عنه قلت له: يا أبا عبد الله، لقد رأيت اليوم منک عجباً. قال: نعم، لدغتني عقرب ست عشرة مرة، وأنا صابر في جميع ذلک، وإنما صبرت إجلالاً لحديث رسول الله ﷺ.

٢٢: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٥٢٦۔

’’حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت امام مالکؒ کے پاس تھا اور آپ حدیث کا درس دے رہے تھے۔ اس حال میں آپ کو سولہ مرتبہ بچھو نے ڈنگ مارا۔ (شدتِ اَلم سے) آپ کا رنگ متغیر ہوگیا اور چہرہ مبارک زرد پڑ گیا مگر حدیث رسول ﷺ کو منقطع نہ فرمایا۔ پس جب آپ مجلس سے فارغ ہوئے اور لوگ چلے گئے تو آپ سے میں نے عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! آج میں نے ایک عجیب بات دیکھی۔ آپ نے فرمایا: ہاں! مجھے بچھو نے سولہ مرتبہ ڈسا لیکن میں نے حدیث رسول ﷺ کی عظمت و جلال کی بنا پر صبر کیا۔‘‘

۲۳. كان مالك رحمه الله لا يركب بالمدينة دابة وكان يقول: أستحي من الله أن أطأ تربة فيها رسول الله ﷺ بحافر دابة.

’’حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں جانور پر سوار ہوکر نہ چلتے اور فرماتے کہ مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ میں سواری کے جانور سے اس ارض مقدس کو پامال کروں جہاں اللہ ﷻ کے رسول ﷺ جلوہ فرما ہیں۔‘‘

۲٤. قد حكى أبو عبد الرحمن السلمي عن أحمد بن فضلويه الزاهد، وكان من الغزاة الرماة، أنه قال: ما مسست القوس بيدي إلا على طهارة منذ بلغني أن النبي ﷺ أخذ القوس بيده.

’’ابو عبدالرحمٰن سلمی رَحِمَہُ اللہ، احمد بن فضلویہ زاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ غزوات میں (معروف) تیر انداز تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کمان کو کبھی بغیر وضو نہیں چھوا جب سے حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے دست مبارک میں لیا۔‘‘

۲۵. قال ابن عباس: ما خلق الله تعالى وما ذرأ نفسا هي أكرم من محمد ﷺ وما سمعت الله أقسم بحياة أحد غيره فقال: ﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ

۲۳: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٥٢٤۔

۲٤: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٥٤١۔

۲۵: أخرجه ابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفىٰ ﷺ: ٣٦٤۔

سَكۡرَتِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ﴾ [الحجر، ١٥: ٧٢]

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نفس تخلیق نہیں فرمایا اور نہ دنیا میں ظاہر فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ معظم و مکرم ہو اور میں نے نہیں سنا کہ اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کے سوا کسی پیغمبر کی زندگی کی قسم کھائی ہو۔ صرف آپ ہی کے متعلق فرمایا: ﴿(اے حبیبِ مکرّم!) آپ کی عمرِ مبارک کی قسم، بے شک یہ لوگ (بھی قومِ لوط کی طرح) اپنی بدمستی میں سرگرداں پھر رہے ہیں٥﴾‘‘

٢٦. قَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما **فِي قَوۡلِهِ تَعَالَى ﴿لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَيۡنَكُمۡ كَدُعَآءِ بَعۡضِكُمۡ بَعۡضًا﴾** [النور، ٢٤:٦٣]: **كَانُوۡا يَقُوۡلُوۡنَ: يَا مُحَمَّدُ، يَا أَبَا الۡقَاسِمِ، فَنَهَاهُمُ اللهُ ﷻ عَنۡ ذٰلِكَ إِعۡظَامًا لِنَبِيِّهِ ﷺ، قَالَ: فَقُوۡلُوۡا: يَا نَبِيَّ اللهِ، يَا رَسُوۡلَ اللهِ.**

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿(اے مسلمانو!) تم رسول کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کو بلانے کی مثل قرار نہ دو﴾ کی تفسیر میں فرمایا: بعض لوگ آپ ﷺ کو آپ کے اسم مبارک یعنی یا محمد اور یا ابو قاسم کہہ کر مخاطب کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی عظمت کے اظہار کے لیے ان کو اس طرح پکارنے سے منع کر دیا اور فرمایا کہ (آپ ﷺ کو) یَا نَبِیَّ اللہ، یَا رَسُوۡلَ اللہ (کے القاب سے) پکارا کرو۔‘‘

٢٧. قال الإمام القسطلاني: وأن المصلي يخاطبه بقوله: السلام عليك أيها النبي، ولا يخاطب غيره. و أنه كان يجب على من دعاه وهو في الصلاة أن يجيبه، ويشهد له حديث أبي سعيد بن المعلى: كنت أصلي في المسجد، فدعاني رسول الله ﷺ: فلم أجبه... الحديث، وفيه: ألم يقل الله تعالى: ﴿اسۡتَجِيۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاكُمۡ لِمَا يُحۡيِيۡكُمۡ﴾ [الأنفال، ٨: ٢٤]، **فإجابته**

٢٦: أخرجه ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٣٠٧۔

٢٧: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بِالُمنحِ الُمحمّديّة، ٢/ ٣٠٣۔

فرض، يعصي المرء بتركها.

”امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ نمازی، نماز میں آپ ﷺ کو مخاطب کر کے ”اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيّ“ کہتا ہے جب کہ کسی دوسرے کو مخاطب نہیں کر سکتا۔ یہ خصوصیت بھی ہے کہ کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور آپ ﷺ اسے بلائیں تو اس پر واجب ہے کہ وہ حاضر ہو۔ اس پر حضرت ابوسعید بن معلیٰ ﷛ کی حدیث دلالت کرتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلایا، میں حاضر نہ ہوا ...... الحدیث۔ اس میں یہ ہے کہ بعد میں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا: ﴿جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو﴾۔ تو آپ ﷺ کے حکم پر حاضر ہونا فرض ہے اور اسے ترک کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے۔“

۲۸. قال الإمام القسطلاني: ومن علامات محبته ﷺ تعظيمه عند ذكره، وإظهار الخشوع والخضوع والانكسار مع سماع اسمه، فكل من أحب شيئاً خضع له، كما كان كثير من الصحابة بعد إذا ذكروه خشعوا واقشعرت جلودهم وبكوا، وكذلک كان كثير من التابعين فمن بعدهم يفعلون ذلک محبة وشوقاً وتهيباً وتوقيراً.

”امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کا ذکر کرتے وقت اَدب و تعظیم کا خیال رکھا جائے۔ نیز جب آپ ﷺ کا اسم گرامی سنے تو خشوع و خصوع کا اظہار کیا جائے، کیونکہ جو کوئی کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کے لیے جھک جاتا ہے جیسا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد اکثر صحابہ کرام ﷡ آپ ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے خشوع و خصوع اختیار کرتے اور ان کے جسموں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور وہ رونے لگتے۔ اسی طرح اکثر تابعین اور ان کے بعد کے لوگ آپ ﷺ کی محبت، شوق اور تعظیم و توقیر کے طور پر ایسا کرتے تھے۔“

۲۸: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ۲/ ۴۹۶۔

فَصْلٌ فِي التَّبَرُّکِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَآثَارِهِ الشَّرِيْفَةِ

﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ ﷺ کے آثار سے حصولِ برکت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى. (البقرة، ٢: ١٢٥)

’’اور (حکم دیا کہ) ابراہیم (علیہ السلام) کے کھڑے ہونے کی جگہ کو مقامِ نماز بنا لو۔‘‘

٢. وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (البقرة، ٢: ٢٤٨)

’’اور ان کے نبی نے ان سے فرمایا اس کی سلطنت (کے من جانب اللہ ہونے) کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس صندوق آئے گا اس میں تمہارے رب کی طرف سے سکونِ قلب کا سامان ہوگا اور کچھ آلِ موسیٰ اور آلِ ہارون کے چھوڑے ہوئے تبرکات ہوں گے اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہوگا، اگر تم ایمان والے ہو تو بیشک اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے○‘‘

٣. هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ج قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ. (آل عمران، ٣: ٣٨)

’’اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، عرض کیا: میرے مولا! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بیشک تو ہی دعا کا سننے والا ہے۔‘‘

٤. اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا. (يوسف، ١٢: ٩٣)

’’میرا یہ قمیض لے جاؤ، سو اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دینا، وہ بینا ہو جائیں گے۔‘‘

٥. سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِهٖ لَيۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنۡ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ ○

(بني إسرائيل، ١٧: ١)

’’وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرّب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تاکہ ہم اس (بندۂ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں بے شک وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ. فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ. فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میری خالہ جان مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی پھر وضو فرمایا۔ تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا پھر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہرِ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: استعمال فضل وضوء الناس، ١/ ٨١، الرقم: ١٨٧، وفي كتاب: المناقب، باب: كنية النبي ﷺ، ٣/ ١٣٠١، الرقم: ٣٣٤٧، وفي باب: خاتم النبوة، ٣/ ١٣٠١، الرقم: ٣٣٤٨، وفي كتاب: المرضى، باب: من ذهب بالصبي المريض ليدعى له، ٥/ ٢١٤٦، الرقم: ٥٣٤٦، وفي كتاب: الدعوات، باب: الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤوسهم، ٥/ ٢٣٣٧، الرقم: ٥٩٩١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: إثبات خاتم النبوة وصفته ومحله من جسده ﷺ، ٤/ ١٨٢٣، الرقم: ٢٣٤٥۔

نبوت کی زیارت کی جو کبوتر کے انڈے یا حجلۂ عروسی کے جھالر جیسی تھی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ﷺ يَقُوْلُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ. فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهِ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ. فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ. وَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ. فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ، وَمَجَّ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا.

وفي رواية عنه: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَاكَ الْوَضُوْءَ. فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ. ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا، صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ مُخْتَصَرًا.

''حضرت ابو جُحَیفہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ لوگ آپ ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اُسے اپنے اوپر ملنے لگے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: استعمال فضل وضوء الناس، ١/٨٠، الرقم: ١٨٥، وفي كتاب: الصلاة في الثياب، باب: الصلاة في الثوب الأحمر، ١/١٤٧، الرقم: ٣٦٩، وفي كتاب: الصلاة، باب: سترة الإمام سترة من خلفه، ١/١٨٧، الرقم: ٤٧٣، وفي كتاب: الوضوء، باب: الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة، ١/٨٣، الرقم: ١٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين رضي الله عنهما، ٤/١٩٤٣، الرقم: ٢٤٩٧، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٠١، الرقم: ٣٠١.

رکعتیں ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ تھا۔ حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ پس اپنے ہاتھوں اور چہرہ اقدس کو اُسی میں دھویا اور اُسی میں کلی کی پھر اُن دونوں سے فرمایا: اس میں سے پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔‘‘

’’اور ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کا استعمال شدہ پانی لیتے دیکھا اور میں نے لوگوں کو آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کی طرف لپکتے دیکھا۔ جسے کچھ مل گیا اُس نے اسے اپنے اُوپر مل لیا اور جسے اس میں سے ذرا بھی نہ ملا اُس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی (اور اسے اپنے جسم پر مل لیا)۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ لے کر گاڑ دیا اور حضور نبی اکرم ﷺ سُرخ لباس میں ملبوس تھے اور اپنے کپڑے سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزے کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ اور میں نے دیکھا کہ نیزے سے پرے آدمی اور جانور گزر رہے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے مختصراً بیان کیا ہے۔

۳. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ، قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ. وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ. وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ. وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَي قَوْمِ، وَاللهِ، لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْکِ، وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ. وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا ...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الشروط، باب: الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط في القرض، ۲/۹۷٤، الرقم: ۲۵۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۳۲۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/۹، الرقم: ۱۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۲۱٦، الرقم: ٤۸۷۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۲۲۰۔

’’حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعابِ دہن (زمین پر) پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا اور وہ اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا تھا۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی فوری تعمیل کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی آوازوں کو پست کر لیتے تھے اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے میری قوم! خدا کی قسم! میں (عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں سفیر بن کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: أَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: هِيَ الشَّمْلَةُ. فَقَالَ سَهْلٌ: هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوْجَةٌ فِيْهَا حَاشِيَتُهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَكْسُوْكَ هَذِهِ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَلَبِسَهَا فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَحْسَنَ هَذِهِ فَاكْسُنِيْهَا فَقَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لَامَهُ أَصْحَابُهُ قَالُوْا: مَا أَحْسَنْتَ حِيْنَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ فَقَالَ: رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِيْنَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: حسن الخلق و السخاء وما يكره ما البخل، ٥/٢٢٤٥، الرقم: ٥٦٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٤٣، الرقم: ٥٧٨٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٧٠، الرقم: ٤٦٢۔

”حضرت سہل بن سعد ﷺ نے فرمایا: ایک عورت چادر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ حضرت سہل نے دوسرے حضرات سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ چادر کیسی ہے؟ دوسرے حضرات نے جواب دیا کہ یہ شملہ ہے۔ حضرت سہل نے کہا کہ یہ ایسی شملہ ہے جس کے حاشیے بنے ہوئے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں اسے آپ کے پہننے کی خاطر لائی ہوں۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ قبول فرما لی اور آپ کو ضرورت بھی تھی اور اسے پہننے کا شرف بخشا، جب صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے اسے آپ ﷺ کے جسمِ اطہر پر دیکھا تو وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ تو بہت اچھی ہے لہٰذا یہ مجھے پہنا دیجئے۔ فرمایا: اچھا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ اٹھ کر چلے گئے تو دوسرے صحابہ کرام نے انہیں ملامت کی اور کہا کہ آپ نے اچھا نہیں کیا۔ کیونکہ جب آپ نے یہ دیکھ لیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے قبول فرما لیا اور آپ ﷺ کو اس کی ضرورت بھی ہے اس کے باوجود آپ نے وہی مانگ لی اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ جب آپ ﷺ سے سوال کیا جائے تو آپ ﷺ انکار نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا کہ میں اس کی برکت کا امیدوار رہوں کیونکہ اس کو حضور نبی اکرم ﷺ کے جسمِ اطہر سے لگنے کا شرف حاصل ہو گیا ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اسی میں کفن دیا جاؤں۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا رَمَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ نُسُكَهُ، وَحَلَقَ، نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ، فَحَلَقَهُ. ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ: احْلِقْ. فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ: اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے مقام جمرہ پر

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، ۲/۹۴۸، كتاب: الحج، باب: بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، الرقم: ۱۳۰۵، والترمذي في السنن، كتاب: الحج، باب: ما جاء بأي جانب الرأس يبدأ في الحلق، ۳/۲۵۵، الرقم: ۹۱۲، وأبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: الحلق والتقصير، ۲/۲۰۳، الرقم: ۱۹۸۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۴۴۹، الرقم: ۴۱۱۴۔

کنکریاں ماریں اور اپنی قربانی کا فریضہ ادا فرما لیا تو آپ ﷺ نے سرِ انور کا دایاں حصہ حجام کے سامنے کر دیا، اس نے بال مبارک مونڈے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں بال عطا فرمائے۔ اِس کے بعد حجام کے سامنے (سرِ انور کی) بائیں جانب کی اور فرمایا: یہ بھی مونڈ و۔ اس نے ادھر کے بال مبارک بھی مونڈ دیئے۔ آپ ﷺ نے وہ بال بھی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے اور فرمایا: یہ بال لوگوں میں تقسیم کر دو۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَالْحَلاَّقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ. فَمَا يُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا: حجام آپ ﷺ کے سر مبارک کی حجامت بنا رہا تھا اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے گرد گھوم رہے تھے اور ان کی کوشش یہ تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی ایک بال مبارک بھی زمین پر گرنے نہ پائے بلکہ ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں آ جائے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي قِرَادٍ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَغَمَسَ يَدَهُ فَتَوَضَّأَ فَتَتَبَّعْنَاهُ فَحَسَوْنَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا حَمَلَكُمْ عَلَى مَا فَعَلْتُمْ؟ قُلْنَا: حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ، قَالَ: فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ يُحِبَّكُمُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ فَأَدُّوْا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاصْدُقُوْا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَحْسِنُوْا جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: قرب النبي ﷺ من الناس وتبركهم به، ٤/١٨١٢، الرقم: ٢٣٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٣، ١٣٧، الرقم: ١٢٤٢٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٨٠، الرقم: ١٢٧٣۔

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٣٢٠، الرقم: ٦٥١٧، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٣/ ٨١، الرقم: ١٣٩٧۔

”حضرت ابو قراد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، آپ ﷺ نے وضو کے لئے پانی منگوایا، اپنا ہاتھ اس میں ڈبویا اور وضو کیا ہم نے باقی ماندہ پانی لیا اور پی لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ایسے کیوں کیا؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کے پیشِ نظر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تم سے محبت کرے تو جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے لوٹا دیا کرو، سچ بولو اور جو بھی تمہارے ہمسائے میں ہو اس سے اچھا سلوک کرو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَاهُ مَالِکَ بْنَ سَنَانٍ رضی اللہ عنہ لَمَّا أُصِيْبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ أُحُدٍ مَصَّ دَمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَازْدَرَدَهُ فَقِيْلَ لَهُ: أَتَشْرَبُ الدَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَشْرَبُ دَمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَالَطَ دَمِي بِدَمِهِ لَا تَمَسُّهُ النَّارُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد میں حضور نبی اکرم ﷺ کے (چہرۂ اقدس پر آنے والے) زخم مبارک کو (اپنی زبان سے) چاٹنے اور (اس میں سے بہنے والا خون) چوسنے لگے۔ جس سے زخم کی جگہ چمکنے لگی ان سے کہا گیا کہ کیا تم خون پی رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں میں حضور نبی اکرم ﷺ کا (پاک) خون پی رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے خون سے میرا خون مل گیا اسے دوزخ کی آگ کبھی نہیں چھوئے گی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ

۸: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۹/۴۷، الرقم: ۹۰۹۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۷۰۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحج، باب: ما ذكر في الحجر الأسود، ۲/۵۷۹، الرقم: ۱۵۲۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، ۲/۹۲۵، الرقم: ۱۲۷۰، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج،ـــ

فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّکَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے جو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. **عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبِيْدَةَ: عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ. أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ. فَقَالَ: لَأَنْ تَكُوْنَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

’’امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے کچھ موئے مبارک ہیں جنہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا ان کے گھر والوں سے حاصل کیا ہے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ان میں سے ایک موئے مبارک بھی میرے پاس ہوتا تو وہ مجھے دنیا و مافیہا سے کہیں زیادہ محبوب ہوتا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳. **عَنْ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى رضی اللہ عنہ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة**

.... باب: تقبيل الحجر، ۲۷۷/۵، الرقم: ۲۹۳۷، وأبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: في تقبيل الحجر، ۱۷۵/۲، الرقم: ۱۸۷۳، وابن ماجه في السنن، كتاب: المناسك، باب: استلام الحجر، ۹۸۱/۲، الرقم: ۲۹۴۳۔

:۲ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: الماء الذي يغسل به شعر الإنسان، ۷۵/۱، الرقم: ۱۶۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶۷/۷، الرقم: ۱۳۱۸۸۔

:۳ أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال، ۱۶۴۱/۳، الرقم: ۲۰۶۹، وأبو داود في السنن، كتاب: اللباس، باب: الرخصة في العلم وخيط الحرير، ۴۹/۴، الرقم: ۴۰۵۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴۲۳/۲، الرقم: ۴۰۱۰، وفي شعب الإيمان ۱۴۱/۵، الرقم: ۶۱۰۸، وأبو عوانة في المسند، ۲۳۰/۱، الرقم: ۵۱۱ وابن راهويه في المسند، ۱۳۳/۱، الرقم: ۳۰۔

قَالَ: أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما عَنْ جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: هَذِهِ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ. لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ فَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ: هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ. فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا. فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ انہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جبّہ مبارک کے متعلق بتایا اور فرمایا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا جبّہ مبارک ہے اور پھر ایک جبّہ نکال کر دکھایا جو موٹا دھاری دار کسروانی (کسریٰ کے بادشاہ کی طرف منسوب) جبّہ تھا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامنوں پر دیباج کے جھالر تھے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ مبارک جبّہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی وفات تک محفوظ رہا۔ جب ان کی وفات ہوئی تو یہ میں نے لے لیا۔ یہی وہ مبارک جبّہ ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ پہنتے تھے۔ سو ہم اسے دھوکر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں اور اس کے ذریعے شفا طلب کی جاتی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٤. عن سلمى أن الحسن بن علي، وابن عباس، وابن جعفر أتوها فقالوا لها: اصنعي لنا طعاماً مما كان يعجب رسول الله ﷺ.

’’حضرت سلمیٰ بیان کرتی ہیں کہ حضرت امام حسن بن علی، حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہوں نے ان سے فرمائش کی کہ آپ ہمیں وہ کھانا تیار کر دیجئے جو رسول اللہ ﷺ پسند فرمایا کرتے تھے۔‘‘

٥. قال الغزالي: كل من يتبرك بمشاهدته في حياته يتبرك بزيارته

٤: أخرجه الترمذي في الشمائل المحمديه، ١/١٤٨، الرقم: ١٧٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٢٩٩، الرقم: ٧٥٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٢٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٢٥۔

٥: أخرجه الغزالي في إحياء علوم الدين، ٢/٢٤٧۔

بعد وفاته.

''امام غزالی فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص کہ زندگی میں جس کی زیارت سے برکت حاصل کی جاسکتی ہے، وفات کے بعد بھی اس کی زیارت سے برکت حاصل کی جاسکتی ہے۔''

٦. قالت صفية بنت نجدة: كان لأبي محذورة قُصَّة في مقدم رأسه إذا قعد وأرسلها أصابت الأرض. فقيل له: ألا تحلقها؟ فقال: لم أكن بالذي أحلقها، وقد مسها رسول الله ﷺ بيده.

''صفیہ بنت نجدہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے سر کے اگلے بال اتنے دراز تھے جب وہ بیٹھ کر لٹکاتے تو زمین سے لگ جاتے تھے۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ تم اسے کٹواتے کیوں نہیں؟ فرمایا: میں اسے ہرگز کٹوانے کے لئے تیار نہیں کیونکہ اسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے چھوا ہے۔''

٧. عن صَفِيَّة بنت نَجدَة قالت: وكانت في قلنسوة خالد بن وليد شَعَراتٌ من شَعره فسقطت قلنسوتُه في بعض حُروبِه، فشدَّ عليها شدةً أنكر عليه أصحاب النبي ﷺ كَثرةَ مَن قُتِل فيها، فقال: لم أفعلُها بسبب القَلَنسُوة، بل لما تضَمَّنَتْه من شَعرِه ﷺ لئلا أُسلَب بركتها وتقع في أيدي المشركين.

''حضرت صفیہ بنت نجدہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں حضور نبی اکرم ﷺ کے چند موئے مبارک تھے۔ ایک مرتبہ جب وہ ٹوپی کسی جہاد میں گر پڑی تو (آپ سب کچھ وہیں چھوڑ کر فوراً) اس کے لینے کیلئے تیزی سے دوڑ پڑے (اور انہیں دوبارہ حاصل کر لیا)۔ جب اس جہاد میں بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے تو لوگوں نے آپ پر اعتراض کیا۔ فرمایا: میں نے صرف ٹوپی کے حاصل کرنے کے لیے اتنی تگ و دو نہیں کی بلکہ اس ٹوپی میں حضور نبی اکرم ﷺ کے موئے مبارک تھے۔ مجھے خوف ہوا کہ کہیں اگر یہ مشرکین کے ہاتھ لگ گئی تو میں ان کی برکت سے محروم ہو جاؤں گا۔''

٦: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٥٤٠۔

٧: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ، ٢: ٦١٩۔

فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَآثَارِهِ الْمُقَدَّسَةِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس اور آپ کے آثار سے توسّل کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ (البقرة، ٢: ٨٩)

’’اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب (قرآن) آئی جو اس کتاب (تورات) کی (اصلاً) تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس موجود تھی، حالانکہ اس سے پہلے وہ خود (نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ اور ان پر اترنے والی کتاب ’قرآن‘ کے وسیلے سے) کافروں پر فتحیابی (کی دعا) مانگتے تھے، سو جب ان کے پاس وہی نبی (حضرت محمد ﷺ اپنے اوپر نازل ہونے والی کتاب ’قرآن‘ کے ساتھ) تشریف لے آیا جسے وہ (پہلے ہی سے) پہچانتے تھے تو اسی کے منکر ہو گئے، پس (ایسے دانستہ) انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے○‘‘

٢. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا○

(النساء، ٤: ٦٤)

’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے○‘‘

٣. وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ

وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِيْقًاo (النساء، ٤: ٦٩)

”اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیںo“

٤. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَo (المائدة، ٥: ٣٥)

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس (کے حضور) تک (تقرب اور رسائی کا) وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤo“

٥. وَمَا کَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط وَمَا کَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَo (الأنفال، ٨: ٣٣)

”اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرّم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوںo“

٦. اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَأَلْقُوْهُ عَلٰی وَجْهِ أَبِيْ يَأْتِ بَصِيْرًا. (يوسف، ١٢: ٩٣)

”(حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا:) میرا یہ قمیض لے جاؤ، سو اِسے میرے باپ (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے چہرے پر ڈال دینا، وہ بینا ہو جائیں گے۔“

٧. فَلَمَّآ أَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ أَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا. (يوسف، ١٢: ٩٦)

”پھر جب خوش خبری سنانے والا آ پہنچا اس نے وہ قمیص یعقوب (علیہ السلام) کے چہرے پر ڈال دیا تو اسی وقت ان کی بینائی لوٹ آئی۔“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسُهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

”حضرت انس رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ایک دفعہ اہل مدینہ (شدید) قحط سے دوچار ہوگئے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں مرگئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر کر جمع ہوگئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعہ) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ تو آپ ﷺ (اس شخص کی بات سن کر)

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٨٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وأبو داود في السنن، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: رفع اليدين في الاستسقاء، ١/٣٠٤، الرقم: ١١٧٤، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢١٤، الرقم: ٦١٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٩٥، الرقم: ٢٦٠١، وفي الدعاء، ١/٥٩٦ـ ٥٩٧، الرقم: ٢١٧٩ـ

مسکرا پڑے اور (اپنے سرِ اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ''ہمیں چھوڑ کر ہمارے گردا گرد برسو۔'' تو ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں (یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے)۔''

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَکَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: ادْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهُ وَيُصَلِّيَ رَکْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَی رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَی. اَللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيْحٌ.

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في دعاء الضعيف، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٥،١٠٤٩٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٧٩ـ١٧٢٨٢، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠، ١٩٠٩، ١٩٢٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وفي المعجم الكبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١/٤١٧، الرقم: ٦٥٨ـ٦٦٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٦٦، وأبو يوسف في المعرفة والتاريخ، ٣/٢٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٧٢، الرقم: ١٠١٨، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ١/٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٧٩۔

وفي رواية لأحمد: قَالَ: فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ.

وفي رواية: قَالَ عُثْمَانُ: فَوَاللهِ، مَا تَفَرَّقْنَا وَلَا طَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ حَتَّى دَخَلَ الرَّجُلُ وَكَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ ضَرٌّ قَطُّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَعْمَى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُصِبْتُ فِي بَصَرِي فَادْعُ اللهَ لِي قَالَ: اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ وَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللَّهُمَّ إِنِّي سَائِلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، أَسْتَشْفِعُ بِکَ عَلَى رَبِّي فِي رَدِّ بَصَرِي، اَللَّهُمَّ فَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي وَشَفِّعْ النَّبِيَّ فِي رَدِّ بَصَرِي، وَإِنْ كَانَتْ حَاجَةٌ فَافْعَلْ مِثْلَ ذَلِکَ فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ.

’’حضرت عثمان بن حنیف ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اورعرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے خیر و عافیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (ابھی) دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ دعا کرنا: ﴿اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى. اَللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ’’اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے، اے محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار دوعالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی

شرائط پر صحیح ہے اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

''اور امام احمد کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ تب اس شخص نے فوراً ہی وہ عمل کیا اور اسی وقت صحت یاب ہو گیا۔''

''اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس خدا کی قسم! ابھی ہم وہاں سے اٹھے تھے اور نہ ہی اس بات کو زیادہ دیر گزری تھی کہ وہ آدمی دوبارہ اس حال میں آیا کہ جیسے اُسے کبھی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

''علامہ ابن تیمیہ نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بصارت جواب دے گئی ہے۔ آپ میرے حق میں دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ وضو کرو اور پھر دو رکعت نماز پڑھو، پھر کہو: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ تیرے رحیم نبی ہیں ان کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب سے اپنی بینائی کی شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو مجھے شفاء عطا فرما اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت میرے بینائی کے لوٹانے میں قبول فرما۔'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تجھے پھر بھی آرام نہ آئے تو دوبارہ ایسا کرنا، تو اللہ نے اسے بینائی عطا فرما دی۔''

٣. عَنْ يَعْلَى بْنِ سِيَابَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً، فَأَمَرَ وَدْيَتَيْنِ فَانْضَمَّتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى، ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلَى مَنَابَتِهِمَا. وَجَاءَ بَعِيرٌ فَضَرَبَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَرْجَرَ حَتَّى ابْتَلَّ مَا

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٢، الرقم: ١٧٥٩٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٥٤، الرقم: ٤٠٥، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ١/٢٧٢، الرقم: ٢٧١ والنووي في رياض الصالحين، ١/٢٤٣، الرقم: ٢٤٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٤، ١٤٥، الرقم: ٣٤٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦۔

حَوْلَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ الْبَعِيْرُ؟ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيْدُ نَحْرَهُ. فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لِي مَالٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ. قَالَ: اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا. فَقَالَ: لَا جَرَمَ لَا أُكْرِمُ مَالًا لِي كَرَامَتُهُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. وَأَتَى عَلَى قَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ فَقَالَ: إِنَّهُ يُعَذَّبُ فِي غَيْرِ كَبِيْرٍ. فَأَمَرَ بِجَرِيْدَةٍ، فَوُضِعَتْ عَلَى قَبْرِهِ، فَقَالَ: عَسَى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ رَطْبَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے کھجور کے دو درختوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ﷺ کے حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے (اور آپ ﷺ کے لیے پردہ بن گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے قضائے حاجت فرمائی)۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے۔ پھر ایک اونٹ آپ ﷺ کی خدمت میں اپنی گردن کو زمین پر رگڑتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ اتنا بلبلایا کہ اس کے اردگرد کی جگہ گیلی ہو گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ اس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے مالک کی طرف آدمی بھیجا (کہ اسے بلا لائے۔ جب وہ آ گیا تو) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا یہ اونٹ مجھے ہبہ کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے بڑھ کر اپنے مال میں سے کوئی چیز محبوب نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔ اس صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے تمام مال سے بڑھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ کا گزر ایک قبر سے ہوا جس کے اندر موجود میت کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی طلب فرمائی اور اسے اس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنی خشک نہیں ہو جاتی اسے عذاب میں تخفیف دی جاتی رہے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ، أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِي فَقَالَ اللهُ: يَا آدَمُ، وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، لِأَنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِکَ، وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوْحِکَ، رَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَعَلِمْتُ أَنَّکَ لَمْ تُضِفْ إِلَى اسْمِکَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْکَ، فَقَالَ اللهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ، اُدْعُنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک میں نے انہیں پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے ہرستون پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ لکھا ہوا دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہوسکتا ہے جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا ہے مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اب جبکہ تم نے ان کے وسیلے سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف فرما دیا اور

٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٢، الرقم: ٤٢٢٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٥/٤٨٩، والقاضي عياض في الشفا، ١/٢٢٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/٤٣٧،ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٢/١٥٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ١/١٣١، ٢/٢٩١، ١/٦، وابن تيمية في قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة: ٨٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/١٣٠، الرقم: ٢٠٦۔

اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں تجھے بھی تخلیق نہ کرتا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٥. عَنْ مَالِکٍ الدَّارِ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ رضی الله عنه. فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اسْتَسْقِ لِأُمَّتِکَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَکُوْا. فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيْلَ لَهُ: ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّکُمْ مَسْقِيُّوْنَ وَقُلْ لَهُ: عَلَيْکَ الْکَيْسُ! عَلَيْکَ الْکَيْسُ! فَأَتَى عُمَرَ، فَأَخْبَرَهُ فَبَکَى عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ، لَا آلُوْ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ.

’’حضرت مالک دار رضی الله عنه روایت کرتے ہیں: حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه کے زمانہ میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے۔ ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ (اللہ تعالیٰ سے) اپنی امت کے لئے سیرابی مانگیں کیونکہ وہ (قحط سے) ہلاک ہوگئی ہے۔ پھر خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ اس صحابی سے فرمایا: عمر کے پاس جا کر اسے میرا سلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کئے جاؤ گے اور عمر سے (یہ بھی) کہہ دو: (دین کے دشمن تمہاری جان لینے کے درپے ہیں) عقلمندی اختیار کرو، عقلمندی اختیار کرو! پھر وہ صحابی حضرت عمر رضی الله عنه کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو حضرت عمر رضی الله عنه رو پڑے اور فرمایا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ عاجز ہو جاؤں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥٦، الرقم: ٣٢٠٠٢، وابن تيمية في اقتضاء الصراط المستقيم، ١/٣٧٣، والبيهقي في دلائل النبوة، ٧/٤٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٤٩، والسبكي في شفاء السقام، ١/١٣٠، والهندي في كنز العمال، ٨/٤٣١، الرقم: ٢٣٥٣٥، وابن كثير في البداية والنهاية، ٥/١٦٧، وقال: إسناده صحيح، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٤٨٤ وقال: رواه ابن أبي شيبة بإسناد صحيح.

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه كَانَ إِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقَى بِالعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْکَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ فَيُسْقَوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بارش کی دعا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے کرتے اور کہتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے تو تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا۔ فرمایا: تو ان پر بارش برسا دی جاتی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَالَ: اسْتَسْقَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هَذَا عَمُّ نَبِيِّکَ الْعَبَّاسُ نَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِهِ فَاسْقِنَا فَمَا بَرِحُوْا حَتَّى سَقَاهُمُ اللهُ قَالَ: فَخَطَبَ عُمَرُ النَّاسَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَرَى لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَى الْوَلَدُ لِوَالِدِهِ يُعَظِّمُهُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٤، وفي كتاب: فضائل الصحابة، باب: ذكر العباس بن عبد المطلب رضي الله عنهما، ٣/١٣٦٠، الرقم: ٣٥٠٧، وابن حبان في الصحيح، ٧/١١٠، الرقم: ٢٨٦١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٤٩، الرقم: ٢٤٣٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢٢٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٣٧، الرقم: ١٤٢١۔

٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٧٧، الرقم: ٥٤٣٨، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/٩٨، وفي الجامع الصغير، ١/٣٠٥، الرقم: ٥٥٩، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٩٢، والعسقلاني في فتح الباری، ٢/٤٩٧، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٤/٢٧٧، والسبكي في شفاء السقام، ١/١٢٨، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٩/٣٤٨، والمناوي في فيض القدير، ٥/٢١٥۔

وَيُفْحِمُهُ وَيَبِرُّ قَسَمَهُ فَاقْتَدُوْا أَيُّهَا النَّاسُ، بِرَسُوْلِ اللهِ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ وَاتَّخِذُوْهُ وَسِيْلَةً إِلَى اللهِ ﷻ فِيْمَا نَزَلَ بِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے عام الرمادہ (قحط و ہلاکت کے سال) میں حضرت عباس بن عبد المطلب کو وسیلہ بنایا اور اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگی۔ پھر لوگوں سے خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس ﷺ کو ویسا ہی سمجھتے تھے جیسے بیٹا باپ کو سمجھتا ہے (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس ﷺ کو بمنزل والد سمجھتے تھے) آپ ﷺ ان کی تعظیم و توقیر کرتے اور ان کی قسموں کو پورا کرتے تھے۔ اے لوگو! تم بھی حضرت عباس ﷺ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ تاکہ وہ تم پر (بارش) برسائے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيْهِ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ.

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٥، الرقم: ١٢٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٣، الرقم: ٥٦٧٣،٢٦۔

''وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے صدقے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔''

حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی (وہ کہتے ہیں): کبھی میں شاعر کے اس قول کو یاد کرتا اور (ساتھ ساتھ) حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا درانحالیکہ آپ ﷺ بارش طلب کر رہے ہوتے، تو آپ ﷺ (منبر سے) اُترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔ (وہ قول یہ ہے:)

''وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے صدقے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔''

''اور مذکورہ بالا شعر حضرت ابوطالب کا ہے۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ أَوْسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ. فَقَالَتْ: انْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كِوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ. قَالَ: فَفَعَلُوْا فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ. فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت ابو جوزاء اَوس بن عبد اللہ رضی الله عنه سے مروی ہے: مدینہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنی ناگفتہ بہ حالت کی) شکایت کی۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور (یعنی روضہ اقدس) کے پاس جاؤ اور اس سے ایک کھڑکی (سوراخ) آسمان کی طرف اس طرح کھولو کہ قبرِ انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ

٤: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب: ما أكرم الله تعالى نبيّه ﷺ بعد موته، ١/٥٦، الرقم: ٩٢، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٤/٤٠٠، الرقم: ٥٩٥٠، وابن الجوزي في الوفاء بأحوال المصطفى ﷺ، ٢/٨٠١، وتقي الدين السبكي في شفاء السقام، ١/١٢٨، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٤/٢٧٦، وفي شرح الزرقاني، ١١/١٥٠۔

رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو بہت زیادہ بارش ہوئی یہاں تک کہ خوب سبزہ اگ آیا اور اونٹ اتنے موٹے ہوگئے: (محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے لہٰذا اس سال کا نام ہی 'عَامُ الْفَتَقِ' (پیٹ) پھٹنے کا سال رکھ دیا گیا۔'' اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٥. قال ابن عباس: ﴿وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ﴾ من قبل محمد ﷺ والقرآن (يستفتحون) يستنصرون بمحمد والقرآن ﴿عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ من عدوّهم أسد وغطفان ومزينة وجهينة ﴿فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا﴾ صفته ونعته في كتابهم ﴿كَفَرُوْا بِهٖ﴾ جحدوا به ﴿فَلَعْنَةُ اللهِ﴾ سخط الله وعذابه ﴿عَلَى الْكَافِرِيْنَ﴾ على اليهود.

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''(یہود) حضرت محمد ﷺ اور قرآن کے نزول سے قبل اپنے دشمنوں اسد، غطفان، مزینۃ اور جھینۃ (کے قبائل) کے خلاف اللہ ﷻ سے حضور نبی اکرم ﷺ اور قرآن کے توسل سے حصولِ فتح کے لیے دعائیں کرتے تھے۔ لیکن جب وہ ہستی جس کی صفات و خصوصیات کو وہ اپنی کتابوں میں پہچان چکے تھے، تشریف لے آئی تو اس کا اِنکار کر دیا۔ پس (اس کفر کی وجہ سے) کافر یہود پر اللہ کا عذاب اور لعنت ہو۔''

٦. قال الشيخ تقي الدين السبكى: إن التوسل بالنبي ﷺ جائز في كل حال قبل خلقه وبعد خلقه في مدة حياته في الدنيا وبعد موته في مدة البرزخ وبعد البعث في عرصات القيمة والجنة وقال أيضاً طلب الاستسقاء من النبي ﷺ بعد موته في مدة البرزخ ولا مانع من ذلک فإن دعاء النبي ﷺ لربه تعالى في هذه الحالة غير ممتنع.

''شیخ تقی الدین سبکیؒ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے توسل ہر حال میں جائز ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت سے قبل بھی اور بعد از ولادت بھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ ظاہری

٥: أخرجه فيروز آبادي في تنوير المقباس من تفسير ابن عباس ﷺ: ١٣۔

٦: أخرجه تقي الدين السبكي في شفاء السقام في زيارة خير الأنام: ١٢٠۔

میں بھی، بعداز وصال برزخی زندگی میں بھی اور حشر کے میدان اور جنت میں بھی۔ اسی طرح مزید فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد برزخی زندگی میں آپ ﷺ سے بارش کے لیے درخواست کی جا سکتی ہے۔ اس حالت میں حضور نبی اکرم ﷺ سے دعا کرانا کوئی بعید از قیاس امر نہیں ہے۔‘‘

۷. قال الشيخ تقي الدين السبكي: يجوز ويحسن مثل هذا التوسل بمن له نسبة من النبي ﷺ كما كان عمر بن الخطاب رضی الله عنه إذا قحط استسقى بالعباس بن عبد المطلب رضی الله عنه ويقول: اللهم إنا كنا إذا قحطنا توسلنا إليك بنبينا فقينا وإنا نتوسل إليك بعم نبينا محمد ﷺ فاسقنا قال: فيسقون رواه البخاري من حديث أنس واستسقى به عام الرمادة فسقوا وفي ذلك يقول عباس بن عتبة بن أبي لهب:

بعمي سقى الله الحجاز وأهله عشية يستسقي بشيبته عمر

’’شیخ تقی الدین سبکیؒ بیان کرتے ہیں کہ (جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات سے توسل جائز ہے، اسی طرح) ان بزرگوں کے ذریعے بھی توسل مستحسن اور جائز ہے جن کو حضور ﷺ سے خاص نسبت ہے۔ جیسا کہ جب قحط پڑتا تو حضرت عمر رضی الله عنه حضرت عباس رضی الله عنه کا توسل اختیار کرتے تھے اور کہتے تھے: اے اللہ تعالیٰ! جب ہم قحط میں مبتلا ہوتے تھے تو تیرے نبی مکرم ﷺ کو وسیلہ بناتے تھے، تو ہمیں سیراب فرما دیتا تھا، اب ہم تیرے نبی مکرم ﷺ کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں۔ ہمیں سیراب فرما دے۔ تو وہ سیراب کر دئے جاتے تھے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت انس رضی الله عنه سے مروی حدیث میں مذکور ہے کہ عام الرمادہ میں حضرت عمر فاروق رضی الله عنه نے ایسا کیا تھا۔ اسی لیے حضرت عباس بن عتبہ بن ابی لہب نے کہا ہے: ’’میرے چچا کے طفیل اللہ تعالیٰ نے حجاز اور اہل حجاز کو اس شام سیراب کیا جب سیدنا عمر فاروق رضی الله عنه آپ کے بڑھاپے کے طفیل سیرابی کی درخواست کر رہے تھے۔‘‘

۸. قال الشيخ تقي الدين السبكي: اعلم أنه يجوز ويحسن التوسّل

۷: أخرجه تقی الدين السبكی في شفاء السقام في زيارة خير الأنام: ۱۲۸۔

۸: أخرجه تقي الدين السبكي في شفاء السقام في زيارة خير الأنام: ۱۱۹۔

والاستعانة والتشفع بالنبي ﷺ إلى ربّه ﷻ وجوز ذلك وحسنه من الأمور المعلومة لكل ذي دين المعروفة من فعل الأنبياء والمرسلين وسير السلف الصالحين والعلماء والعوام من المسلمين ولم ينكر أحد ذلك من أهل الأديان ولا سمع به في زمن من الأزمان.

’’شیخ تقی الدین سبکیؒ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو وسیلہ اور آپ ﷺ کی مدد و شفاعت چاہنا جائز ہی نہیں بلکہ ایک امرِ مستحسن ہے۔ اس کا جائز اور مستحسن ہونا ہر دین دار کے لیے ایک بدیہی امر ہے جو انبیاے کرام، رسلِ عظام علیہم السلام، سلف صالحین، علماے کرام اور عام مسلمانوں سے سے ثابت ہے اور کسی مذہب والے نے اس کا انکار نہیں کیا اور نہ کسی زمانہ میں ان امور کی برائی کی بات سنی گئی۔‘‘

٩. قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: إِنَّ التَّوَسُّلَ بِالْإِيْمَانِ بِنَبِيِّهِ ﷺ وَطَاعَتِهِ فَرْضٌ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ فِي كُلِّ حَالٍ، بَاطِنًا وَظَاهِرًا، فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَبَعْدَ مَوْتِهِ، فِي مَشْهَدِهِ وَمَغِيْبِهِ.

’’علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے اور آپ ﷺ کی اطاعت بجا لانے کا توسل ہر ایک پر ہر حال میں باطناً اور ظاہراً، آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں اور آپ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد، آپ ﷺ کی موجودگی میں اور آپ ﷺ کی عدم موجودگی میں فرض ہے۔‘‘

٩: أخرجه ابن تيمية في قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة: ٥.

فَصْلٌ فِي سُجُوْدُ الْحَيَوَانَاتِ لِلنَّبِيِّ تَعْظِيْمًا لَهُ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے لئے جانوروں کے سجدۂ تعظیمی کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَهُمْ جَمَلٌ يَسْنُوْنَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْجَمَلَ اسْتُصْعِبَ عَلَيْهِمْ فَمَنَعَهُمْ ظَهْرَهُ، وَإِنَّ الْأَنْصَارَ جَاؤُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: إِنَّهُ كَانَ لَنَا جَمَلٌ نُسْنِي عَلَيْهِ وَإِنَّهُ اسْتُصْعِبَ عَلَيْنَا وَمَنَعَنَا ظَهْرَهُ، وَقَدْ عَطَشَ الزَّرْعُ وَالنَّخْلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: قُوْمُوْا فَقَامُوْا فَدَخَلَ الْحَائِطَ وَالْجَمَلُ فِي نَاحِيَةٍ، فَمَشَى النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَهُ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّهُ قَدْ صَارَ مِثْلَ الْكَلْبِ الْكَلِبِ، وَإِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ صَوْلَتَهُ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيَّ مِنْهُ بَأْسٌ، فَلَمَّا نَظَرَ الْجَمَلُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتَّى خَرَّ سَاجِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِنَاصِيَتِهِ أَذَلَّ مَا كَانَتْ قَطُّ حَتَّى أَدْخَلَهُ فِي الْعَمَلِ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذِهِ بَهِيْمَةٌ لَا تَعْقِلُ تَسْجُدُ لَكَ وَنَحْنُ نَعْقِلُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ؟

وفي رواية: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ.

١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٨، الرقم: ١٢٦٣٥، والدارمي في السنن، باب: ٤، ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ١/٢٢، الرقم: ١٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٨١، الرقم: ٩١٨٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٢٠، الرقم: ١٠٥٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٢٦٥، الرقم: ١٨٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٥، الرقم: ٢٩٧٧، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/١٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤، ٩، والمناوي في فيض القدير، ٥/٣٢٩۔

فَقَالَ: لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ وَلَوْ صَلَحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا ...... الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَنَحْوَهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے میں ایک اونٹ تھا جس پر (وہ کھیتی باڑی کے لئے) پانی بھرا کرتے تھے، وہ ان کے قابو میں نہ رہا اور انہیں اپنی پشت استعمال کرنے (یعنی پانی لانے) سے روک دیا۔ انصار صحابہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا ہم اس سے کھیتی باڑی کے لئے پانی لانے کا کام لیتے تھے۔ وہ ہمارے قابو میں نہیں رہا اور اب وہ خود سے کوئی کام نہیں لینے دیتا۔ ہمارے کھیت کھلیان اور باغ پانی کی قلت کے باعث سوکھ گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اُٹھو، پس سارے اٹھ کھڑے ہوئے (اور اس انصاری کے گھر تشریف لے گئے)۔ آپ ﷺ احاطہ میں داخل ہوئے تو اُونٹ جو کہ ایک کونے میں تھا، حضور نبی اکرم ﷺ اُس اُونٹ کی طرف چل پڑے۔ انصار کہنے لگے: (یا رسول اللہ!) یہ اُونٹ کتے کی طرح باؤلا ہو چکا ہے اور ہمیں اس کی طرف سے آپ پر حملہ کا خطرہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اُونٹ نے جیسے ہی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی طرف بڑھا یہاں تک (قریب آکر) آپ ﷺ کے سامنے سجدہ میں گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے پیشانی سے پکڑا اور حسبِ سابق دوبارہ کام پر لگا دیا۔ صحابہ کرام نے یہ دیکھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بے عقل جانور ہوتے ہوئے بھی آپ کو سجدہ کر رہا ہے اور ہم تو عقلمند ہیں لہٰذا اس سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔

’’ایک روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم جانوروں سے زیادہ آپ کو سجدہ کرنے کے حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی فردِ بشر کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے اور اگر کسی بشر کا بشر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو اس کی قدر و منزلت کی وجہ سے سجدہ کرے جو کہ اسے بیوی پر حاصل ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح کی حدیث دارمی اور طبرانی نے بھی روایت کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۲. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهُ. فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَسْجُدُ لَکَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَکَ. فَقَالَ: اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوْا أَخَاكُمْ. وَلَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. وَلَوْ أَمَرَهَا أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَصْفَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَبْيَضَ، كَانَ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَفْعَلَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: هَذَا الإِسْنَادُ عَلَى شَرْطِ السُّنَنِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک اُونٹ آیا اور آپ ﷺ کے سامنے سجدہ ریز ہوگیا۔ صحابہ کرام ﷺ نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو جانور اور درخت سجدہ کرتے ہیں جبکہ ہم آپ کو سجدہ کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو۔ اگر میں کسی فردِ بشر کو حکم دیتا کہ وہ کسی اور کو سجدہ کرے تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اور اگر شوہر اسے حکم دے کہ وہ زرد پہاڑ کو سیاہ پہاڑ تک اور سیاہ پہاڑ کو سفید پہاڑ تک لے جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسا کرے۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں: اس کی اسناد سنن کی شرط پر ہیں۔

۳. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ حَتَّى إِذَا دَفَعْنَا إِلَى حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ بَنِي النَّجَّارِ إِذَا فِيْهِ جَمَلٌ لَا يَدْخُلُ الْحَائِطَ

۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٧٦، الرقم: ٢٤٥١٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧: ٢٩١، الرقم: ١٤٤٨٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٢٦٥،٢٦٦، الرقم: ١٨٩٥ والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣: ٣٥، الرقم: ٢٩٧٧، وابن كثير في شمائل الرسول: ٣٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٣١٠، والمناوي في فيض القدير، ٥: ٣٢٩۔

۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٠، الرقم: ١٤٣٧٢، وابن أبي شيبة في —

أَحَدٌ إِلَّا شَدَّ عَلَيْهِ. قَالَ: فَذَكَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ حَتّٰى أَتَى الْحَائِطَ. فَدَعَا الْبَعِيْرَ، فَجَاءَ وَاضِعًا مِشْفَرَهُ إِلَى الْأَرْضِ حَتّٰى بَرَکَ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتُوْا خِطَامًا. فَخَطَمَهُ وَدَفَعَهُ إِلَى صَاحِبِهِ. قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى النَّاسِ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ شَيْئٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَّا عَاصِيَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر سے واپس آئے۔ راستے میں ہم بنونجار کے ایک باغ میں پہنچے تو ہمیں معلوم ہوا کہ باغ میں ایک سرکش اونٹ ہے جو باغ میں کسی کو داخل نہیں ہونے دیتا اور جو باغ میں داخل ہونا چاہے اس پر حملہ کر دیتا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے اس بات کا ذکر حضور نبی اکرم ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور باغ میں داخل ہو گئے۔ آپ ﷺ نے اونٹ کو بلایا تو وہ اپنی گردن کو زمین کے ساتھ گھسیٹتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی لگام لاؤ۔ آپ ﷺ نے اسے لگام دی اور اسے اس کے مالک کے سپرد کر دیا۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بے شک زمین و آسمان میں سوائے سرکش جنوں اور انسانوں کے کوئی چیز ایسی نہیں جو یہ تسلیم نہ کرتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ کَانَ لَهُ فَحْلَانِ، فَاغْتَلَمَا. فَأَدْخَلَهُمَا حَائِطًا فَسَدَّ عَلَيْهِمَا الْبَابَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ لَهُ،

المصنف، ٦/٣١٥، الرقم: ٣١٧١٩، وعبد ابن حميد في المسند، ١/٣٣٧، الرقم: ١١٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٧، والتميمي في الثقات، ٤/٢٢٣، الرقم: ٢٦١٥۔

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٥٦، الرقم: ١٢٠٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٨، الرقم: ١٢٦٣٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٢٦٥،٢٦٦، الرقم: ١٨٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٥، الرقم: ٢٩٧٧، وابن كثير في شمائل الرسول: ٣٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤، والمناوي في فيض القدير، ٥: ٣٢٩۔

وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنِّي جِئْتُ فِي حَاجَةٍ، وَأَنَّ فَحْلَيْنِ لِي اغْتَلَمَا وَأَنِّي أَدْخَلْتُهُمَا حَائِطًا وَسَدَدْتُ الْبَابَ عَلَيْهِمَا، فَأُحِبُّ أَنْ تَدْعُوَ لِي أَنْ يُسَخِّرَهُمَا اللهُ لِي. فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: قُوْمُوْا مَعَنَا. فَذَهَبَ حَتَّى أَتَى الْبَابَ فَقَالَ: افْتَحْ. فَأَشْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: افْتَحْ. فَفَتَحَ الْبَابَ، فَإِذَا أَحَدُ الْفَحْلَيْنِ قَرِيْبٌ مِنَ الْبَابِ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ لَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ائْتِنِي بِشَيءٍ أَشُدُّ بِهِ رَأْسَهُ وَأُمَكِّنُكَ مِنْهُ. فَجَاءَ بِخِطَامٍ فَشَدَّ بِهِ رَأْسَهُ وَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، ثُمَّ مَشَى إِلَى أَقْصَى الْحَائِطِ إِلَى الْفَحْلِ الْآخَرِ. فَلَمَّا رَآهُ وَقَعَ لَهُ سَاجِدًا، فَقَالَ لِلرَّجُلِ: ائْتِنِي بِشَيءٍ أَشُدُّ بِهِ رَأْسَهُ. فَشَدَّ رَأْسَهُ وَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَإِنَّهُمَا لَا يَعْصِيَانِكَ. فَلَمَّا رَأَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ ذٰلِكَ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَيْنِ فَحْلَيْنِ لَا يَعْقِلَانِ سَجَدَا لَكَ. أَفَلَا نَسْجُدُ لَكَ؟ قَالَ: لَا آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ. وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کے پاس دو اونٹ تھے وہ دونوں سرکش ہو گئے۔ اس نے ان دونوں کو ایک باغ کے اندر قید کر دیا اور پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ ﷺ اس کے لیے دعا فرمائیں۔ (وہ جب حاضر ہوا تو) حضور نبی اکرم ﷺ انصار کے ایک گروہ میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس ایک حاجت لے کر حاضر ہوا ہوں۔ میرے دو اُونٹ ہیں جو سرکش ہو گئے ہیں۔ میں نے انہیں باغ میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں میرا فرماں بردار بنا دے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اُٹھو، میرے ساتھ آؤ۔ پس آپ ﷺ چلے یہاں تک کہ اس باغ کے دروازے پر تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھولو۔ اس شخص کو آپ ﷺ کے حوالے سے خدشہ تھا (کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جانور حضور نبی اکرم ﷺ پر حملہ کر دیں)۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: دروازہ کھولو۔ اس نے دروازہ کھول دیا۔ دونوں

اُونٹوں میں سے ایک دروازہ کے قریب ہی کھڑا تھا۔ جب اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو فوراً آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز لاؤ جس کے ساتھ باندھ کر میں اسے تمہارے حوالے کر دوں۔ وہ صحابی ایک نکیل لے آیا تو آپ ﷺ نے اس سے اسے باندھ دیا اور اسے صحابی کے حوالے کر دیا۔ پھر آپ ﷺ باغ کے دوسرے حصے کی طرف چلے جہاں دوسرا اُونٹ تھا۔ اس نے بھی جب آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوگیا۔ آپ ﷺ نے اس صحابی سے کہا: مجھے کوئی چیز لا دو جس سے میں اس کا سر باندھ دوں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا سر باندھ کر اسے صحابی کے حوالے کر دیا اور فرمایا: جاؤ اب یہ تمہاری نافرمانی نہیں کریں گے۔ جب صحابہ کرام نے یہ سارا واقعہ دیکھا تو عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ اونٹ جو کہ بے عقل ہیں آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو کیا ہم بھی آپ کو سجدہ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کسی انسان کو یہ حکم نہیں دیتا کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے۔ اگر میں کسی انسان کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَاضِحًا لِبَعْضِ بَنِي سَلَمَةَ اغْتَلَمَ. فَصَالَ عَلَيْهِمْ وَامْتَنَعَ عَلَيْهِمْ حَتَّى عَطَشَتْ نَخْلَةٌ. فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاشْتَكَى ذَلِكَ إِلَيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْطَلِقْ. وَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَ. فَلَمَّا بَلَغَ بَابَ النَّخْلِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا تَدْخُلْ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ مِنْهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ادْخُلُوْا فَلَا بَأْسَ عَلَيْكُمْ. فَلَمَّا رَآهُ الْجَمَلُ، أَقْبَلَ يَمْشِي وَاضِعًا رَأْسَهُ حَتَّى قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَجَدَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ائْتُوْا جَمَلَكُمْ فَاخْطَمُوْهُ وَارْتَحِلُوْهُ. فَأَتَوْهُ فَخَطَمُوْهُ وَارْتَحَلُوْهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی سَلَمَہ کے کسی شخص کا اُونٹ مستی میں آ گیا۔

۵: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/ ٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٥٨، الرقم: ١٢٦٣٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/ ٢٦٥،٢٦٦، الرقم: ١٨٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/ ٣٥، الرقم: ٢٩٧٧، وابن كثير في شمائل الرسول: ٣٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٤، والمناوي في فيض القدير، ٥: ٣٢٩۔

وہ لوگوں پر حملہ آور ہونے لگا۔ اُن کے کام سے رُک گیا یہاں تک کہ کھجور کے درخت (پانی نہ ملنے کی وجہ سے) خشک ہونے لگے۔ اس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس امر کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو چلیں۔ اور آپ ﷺ خود بھی اس کے ساتھ تشریف لے گئے۔ جب بابِ نخل تک پہنچ گئے تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اندر داخل نہ ہوں کیونکہ مجھے اس سے آپ کے حوالے سے خطرہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: داخل ہو جاؤ اور فکر نہ کرو۔ جب اونٹ کی نظر آپ ﷺ پر پڑی تو سر جھکائے ہوئے چل کر آپ ﷺ کے سامنے آ کھڑا ہوا، پھر سجدہ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے اونٹ کے پاس آؤ، اسے نکیل ڈالو اور اس پر کجاوہ رکھو۔ چنانچہ لوگوں نے آ کر اسے نکیل ڈالی اور اس پر کجاوہ رکھا۔'' اس حدیث کو امام بیہقی نے ''دلائل النبوۃ'' میں روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ قُعُوْدٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَاهُ آتٍ. قَالَ: إِنَّ نَاضِحَ آلِ فُلَانٍ قَدْ أَبِقَ عَلَيْهِمْ. قَالَ: فَنَهَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَهَضْنَا مَعَهُ. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا تَقْرُبْهُ، فَإِنَّا نَخَافُهُ عَلَيْكَ. فَدَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْبَعِيْرِ. فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيْرُ سَجَدَ. ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الْبَعِيْرِ فَقَالَ: هَاتُوْا السِّفَارَ. قَالَ: فَجِيْءَ بِالسِّفَارِ فَوَضَعَهُ فِي رَأْسِهِ. وَقَالَ: ادْعُوْا لِي صَاحِبَ الْبَعِيْرِ. قَالَ: فَدُعِيَ لَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَكَ الْبَعِيْرُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَحْسِنْ عَلَفَهُ وَلَا تَشُقَّ عَلَيْهِ فِي الْعَمَلِ. قَالَ: أَفْعَلُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ.

''حضرت عبد اللہ بن ابی اَوفی بیان کرتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے تھے کہ کوئی آنے والا آیا۔ اس نے کہا کہ فلاں گھرانے کا اونٹ بھاگ گیا ہے۔ آپ ﷺ اٹھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کے قریب نہ جائیے۔ ہمیں خطرہ ہے کہیں آپ کو نقصان نہ پہنچائے۔ مگر آپ ﷺ اونٹ کے قریب چلے گئے۔ جب اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو سجدہ ریز ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اونٹ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: مہار لے

٦: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/ ٢٩۔

آوَ۔ مہار لائی گئی تو آپ ﷺ نے وہ اس کے منہ میں ڈال دی۔ پھر فرمایا کہ اونٹ کے مالک کو بلا لو۔ جب مالک کو بلایا گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ اونٹ تمہارا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: اسے عمدہ چارہ دو اور اس سے زیادہ مشقت والا کام نہ لو۔ اس نے عرض کیا: (ہاں) میں ایسا ہی کروں گا۔'' اس حدیث کو امام بیہقی نے ''دلائل النبوۃ'' میں روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ رضی الله عنه قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَيْنَ نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنَى عَلَيْهِ. فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ وَوَضَعَ جِرَانَهُ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَعِيْرِ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: بِعْنِيْهِ؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ أَهَبُهُ لَکَ. فَقَالَ: لَا، بِعْنِيْهِ. قَالَ: لَا، بَلْ أَهَبُهُ لَکَ، وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهُ. قَالَ: أَمَا إِذْ ذَکَرْتَ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَکَا کَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ. فَأَحْسِنُوْا إِلَيْهِ. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَکَانِهَا. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ذَکَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا عزوجل أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا، بِهِ جِنَّةٌ. فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْخَرِهِ فَقَالَ: اخْرُجْ إِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ سَفَرِنَا مَرَرْنَا بِذَلِکَ الْمَاءِ فَأَتَتْهُ الْمَرْأَةُ بِجُزُرٍ وَلَبَنٍ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَرُدَّ الْجُزُرَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَشَرِبُوْا مِنَ اللَّبَنِ. فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ. فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَکَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٧٠/٤، ١٧٣، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١٥٨/١، الرقم: ١٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١: ١٥٤، الرقم: ٤٠٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٤٤/٣، الرقم: ٣٤٣٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٩، وابن عساكر في تاريخ مدينه دمشق، ٤: ٣٦٩۔

''حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم (ایک سفر میں) حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے تین اُمور (معجزات) دیکھے۔ ہمارا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس پر پانی رکھا جا رہا تھا۔ اس اونٹ نے جب حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلانے لگا اور اپنی گردن (از راہِ تعظیم) آپ ﷺ کے سامنے جھکا دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ اس کا مالک حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: یہ اونٹ مجھے بیچتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں، حضور، بلکہ یہ آپ کے لیے تحفہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اسے مجھے بیچ دو۔ اس نے دوبارہ عرض کیا: نہیں، بلکہ یہ آپ کے لیے تحفہ ہے، اور بے شک یہ ایسے گھرانے کی ملکیت ہے کہ جن کا ذریعہ معاش اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تمہارے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ اس اونٹ نے ایسا کیوں کیا ہے۔ اس نے شکایت کی ہے کہ تم اس سے کام زیادہ لیتے ہو اور چارہ کم ڈالتے ہو۔ اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ حضرت یعلی بن مروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم روانہ ہوئے اور ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ وہاں محوِ استراحت ہو گئے۔ اتنے میں ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپ ﷺ پر سایہ فگن ہو گیا پھر کچھ دیر بعد وہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس درخت نے اپنے رب سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی بارگاہ میں سلام عرض کرے، پس اس نے اسے اجازت دے دی۔ پھر ہم وہاں سے آگے چلے اور ہمارا گزر پانی پر سے ہوا۔ وہاں ایک عورت تھی اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا جسے جن چمٹے ہوئے تھے۔ وہ اسے لے کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس لڑکے کی ناک کا نتھنا پکڑ کر فرمایا: نکل جاؤ میں محمد، اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم آگے بڑھے۔ جب ہم اپنے سفر سے واپس لوٹے تو ہم دوبارہ اسی پانی کے پاس سے گزرے۔ پس وہی عورت آپ ﷺ کے پاس بھنا ہوا گوشت اور دودھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئی۔ آپ ﷺ نے بھنا ہوا گوشت واپس کر دیا اور اپنے صحابہ کو ارشاد فرمایا تو انہوں نے دودھ میں سے کچھ پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے بچے کے متعلق پوچھا تو اس نے جواب دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا! اس کے بعد ہم نے اس میں کبھی اس بیماری کا شائبہ تک نہیں پایا۔''

اس حدیث کو امام احمد اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ بَعِيْرًا لَنَا قَطَّ فِي حَائِطٍ. فَجَاءَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: تَعَالَ. فَجَاءَ مُطَأْطِئًا رَأْسَهُ حَتَّى خَطَمَهُ وَأَعْطَاهُ أَصْحَابَهُ. فَقَالَ لَهُ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَأَنَّهُ عَلِمَ أَنَّکَ نَبِيٌّ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحَدٌ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي نَبِيٌّ إِلَّا كَفَرَةُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا ایک اونٹ ہے جو سرکش ہو گیا ہے اور باغ میں موجود ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس اُونٹ کے پاس آئے اور اس سے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ وہ اطاعت گزاری سے اپنا سر جھکاتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اسے لگام دے دی اور اسے اس کے مالکوں کے سپرد کر دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسے لگتا ہے جیسے وہ جانتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو جہانوں میں سوائے نافرمان جنات اور انسانوں کے ہر کوئی جانتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَرِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: وَفِي الْحَائِطِ غَنَمٌ فَسَجَدَتْ لَهُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَکَ مِنْ هَذِهِ الْغَنَمِ. فَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ. وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْمَقْدَسِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ.

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٥٥، الرقم: ١٢٧٤٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١: ١٢٩، الرقم: ١٣٩۔

٩: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ٢/٣٧٩، الرقم: ٢٧٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/١٣٠، الرقم: ٢١٢٩، و في ٦/١٣١، الرقم: ٢١٣٠۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور چند دیگر انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ باغ میں بکریاں تھیں۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان بکریوں سے زیادہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے اور اگر ایک دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو نعیم اور مقدسی نے روایت کیا ہے اور الفاظ بھی امام مقدسی کے ہیں۔



اَلْبَابُ الثَّالِثُ:

اِتِّبَاعُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿اِتباعِ رسول صلى الله عليه وآله وسلم﴾


لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنہاجا
www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي فَضْلِ اتِّبَاعِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی اتباع کی اہمیت وفضیلت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَيْهِ. (البقرة، ۲: ۱۴۳)

’’اور آپ پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم (پرکھ کر) ظاہر کر دیں کہ کون (ہمارے) رسول (ﷺ) کی پیروی کرتا ہے (اور) کون اپنے الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔‘‘

۲. قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo (آل عمران، ۳: ۳۱)

’’(اے حبیب!) آپ فرما دیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لئے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہےo‘‘

۳. رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَo

(آل عمران، ۳: ۵۳)

’’اے ہمارے رب! ہم اس کتاب پر ایمان لائے جو تو نے نازل فرمائی اور ہم نے اس رسول کی اتباع کی سو ہمیں (حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لےo‘‘

۴. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًاo (النساء، ۴: ۵۹)

’’اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اوراپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی، پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لئے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، (تو) یہی (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہےo‘‘

۵. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًاo

(النّساء، ٤: ٦٤)

’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتےo‘‘

٦. وَ اَطِيْعُوا اللهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ج فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُo

(المائدة، ٥: ٩٢)

’’اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور (خدا و رسول ﷺ کی مخالفت سے) بچتے رہو، پھر اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف (احکام کا) واضح طور پر پہنچا دینا ہی ہے (اور وہ یہ فریضہ ادا فرما چکے ہیں)o‘‘

۷. فَاٰمِنُوْا بِاللهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَo

(الأعراف، ٧: ١٥٨)

’’سو تم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ جو (شانِ اُمیّت کا حامل) نبی ہے (یعنی اس نے اللہ کے سوا کسی سے کچھ نہیں پڑھا مگر جمیع خلق سے زیادہ جانتا ہے اور کفر و شرک کے معاشرے میں جوان ہوا مگر بطنِ مادر سے نکلے ہوئے بچے کی طرح معصوم اور پاکیزہ ہے) جو اللہ پر اور اس کے (سارے نازل کردہ) کلاموں پر ایمان رکھتا ہے اور تم انہی کی پیروی کرو تاکہ تم

ہدایت پا سکو o‘‘

۸. وَاَطِيْعُوا اللهَ وَرَسُوْلَـهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ o (الأنفال، ۸: ۱)

’’اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کیا کرو اگر تم ایمان والے ہو o‘‘

۹. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ.

(الأنفال، ۸: ۲۴)

’’اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو۔‘‘

۱۰. يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ o (الأنفال، ۸: ۶۴)

’’اے نبی (معظّم!) آپ کے لیے اللہ کافی ہے اور وہ مسلمان جنہوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی o‘‘

۱۱. لَقَدْ تَّابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ط اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ o (التوبة، ۹: ۱۱۷)

’’یقیناً اللہ نے نبی (معظم ﷺ) پر رحمت سے توجہ فرمائی اور ان مہاجرین اور انصار پر (بھی) جنہوں نے (غزوۂ تبوک کی) مشکل گھڑی میں (بھی) آپ (ﷺ) کی پیروی کی اس (صورتِ حال) کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل پھر جاتے، پھر وہ ان پر لطف و رحمت سے متوجہ ہوا، بے شک وہ ان پر نہایت شفیق، نہایت مہربان ہے o‘‘

۱۲. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ o

(النور، ۲۴:۵۶)

’’اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے رہو اور رسول

(ﷺ) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ و اقتدار، استحکام اور امن و حفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)o‘‘

۱۳. وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَo (الشعراء، ٢٦: ٢١٥)

’’اور آپ اپنا بازوئے (رحمت و شفقت) ان مومنوں کے لیے بچھا دیجیے جنہوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی ہےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُوْمُوْا حَتَّى تَرَوْنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اِقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَعُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأذان، باب: متى يقوم الناس إذا رأوا الإمام عند الإقامة، ١/٢٢٨، الرقم: ٦١١، وفي باب: لا يسعى إلى الصلاة مستعجلاً، ولْيَقُم بِالسكينة والوقارِ، ١/٢٢٨، الرقم: ٦١٢، وفي كتاب: الجمعة، باب: المشّي إِلَى الجُمُعَةِ، ١/٣٠٨، الرقم: ٨٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد، باب: متى يقوم الناس للصلاة، ١/٤٢٢، الرقم: ٦٠٤-٦٠٦، والترمذي في السنن، كتاب: الوتر، باب: ما جاء فى الكلام بعد نزول الإمام من المنبر، ٢/٣٩٤، الرقم: ٥١٧، وفي كتاب: العيدين، باب: كراهية أن يَنْتَظِرَ النَّاسُ الإمامَ وهم قيامٌ، عند افْتِتاحِ الصَّلَاةِ، ٢/٤٨٧، الرقم: ٥٩٢، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الصلاة تقام ولم يأت الإمام ينتظرونه قعودا، ١/١٤٨، الرقم: ٥٣٩، والنسائي في السنن، كتاب: الأذان، باب: إقامة المؤذن عند خروج الإمام، ٢/٣١، الرقم: ٦٨٧۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء سنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٨، الرقم: ٦٨٥٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: فرض —

مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس وقت تک چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں، کیونکہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کے باعث ہی ہلاک ہوئے، لہٰذا جب میں تمہیں کسی بات سے روکوں تو اس سے اجتناب کرو، اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو حسبِ استطاعت اس کی تعمیل کرو۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ، إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ. وَإِنِّي أَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَدْلَجُوْا، فَانْطَلَقُوْا عَلَى مَهَلِهِمْ، فَنَجَوْا. وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ. فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ. وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي

.... الحج مرة في العمر، ٢/٩٧٥، الرقم: ١٣٣٧، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: وجوب الحج، ٥/١١٠، الرقم: ٢٦١٩، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: اتباع سنة رسول الله ﷺ، ١/٣، الرقم: ٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٢٨، الرقم: ٩٥١٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٢٩، الرقم: ٢٥٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١/١٩٩، الرقم: ١٩، والسيوطي في أسباب ورود الحديث، ١/١٣٥، الرقم: ٩٢۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٦، الرقم: ٦٨٥٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: شفقته ﷺ على أمته ومبالغة في تحذيرهم مما يضرهم، ٤/١٧٨٨، الرقم: ٢٢٨٣، وابن حبان في الصحيح، ١/١٧٦، الرقم:٣، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٢٩٤، الرقم: ٧٣١٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ١/٧٨، الرقم: ٨٦، والرامهرمزي في أمثال الحديث، ١/٢٣، الرقم: ١٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٥٥٩۔

وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری اور اس (دینِ حق) کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آ کر کہا: اے میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے میں تمہیں واضح طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں لہٰذا اپنی حفاظت کا سامان کر لو چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مانی، راتوں رات نکل کر اپنی پناہ گاہ میں جا چھپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا اور صبح تک اپنے مقامات پر ہی (بے فکری سے پڑے) رہے۔ منہ اندھیرے ایک لشکر نے ان پر حملہ کر دیا انہیں ہلاک کر کے غارت گری کا بازار گرم کر دیا۔ سو یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو (دینِ حق) میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی اور اس شخص کی مثال جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلایا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ وَقَالَ: إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوا لیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے سونے

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بأفعال النّبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٦/٢٦٦١، الرقم: ٦٨٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريك خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من إباحته في الإسلام، ٣/١٦٥٥، الرقم: ٢٠٩١، والترمذي في السنن، كتاب: اللباس، باب: ما جاء في لبس الخاتم في اليمين، وقال: حديث بن عمر حديث حسن صحيح، ٤/٢٢٧، الرقم: ١٧٤١، وأبو داود في السنن، كتاب: الخاتم، باب: ما جاء في اتخاذ الخاتم، ٤/٨٨، الرقم: ٤٢١٨، والنسائي في السنن، كتاب: الزينة، باب: طرح الخاتم وترك لبسه، ٨/١٩٥، الرقم: ٥٢٩٠، ٥٢٩٢، ومالك في الموطأ، ٢/٩٣٦، الرقم: ١٦٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٦٠، الرقم: ٥٢٤٩۔

کی انگوٹھی بنوائی تھی پھر آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔'' اسے امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمْ. فَنَظَرَ إِلَى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ،

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٥، الرقم: ٦٨٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦١، الرقم: ٨٧١٣، وابن حبان في الصحيح، ١/١٩٦، الرقم: ١٧، والحاكم في المستدرك، ١/١٢٢، الرقم: ١٨٢، ٤/٢٧٥، الرقم: ٨٦٢٦، وقال: صحيح الإسناد، والهيثمي نحوه عن أبي سعيد الخدري ﷺ في موارد الظمآن، ١/٥٧٣، الرقم: ٢٣٠٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٤/٤٠٤، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/١٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٢٢۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: إذا أسلم الصبي فمات هل يصلى عليه وهل يعرض على الصبي الإسلام، ١/٤٥٥، الرقم: ١٢٩٠، وأبو داود في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في عيادة الذمي، ٣/١٨٥، الرقم: ٣٠٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٨٠، الرقم: ١٤٠٠٩، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٨٥، الرقم: ٥٢٤، وأبو يعلى في المسند، ٦/٩٣، الرقم: ٣٣٥٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٨٣، الرقم: ٦٣٨٩۔

فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر اُس سے فرمایا: اسلام قبول کرلو۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے پاس بیٹھا تھا تو اس نے کہا: ابو القاسم ﷺ کی اطاعت کرو۔ وہ مسلمان ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچا لیا۔‘‘

اسے امام بخاری، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ وَقَالَ: يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ، فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، خُذْ خَاتَمَکَ، انْتَفِعْ بِهِ. قَالَ: وَاللهِ، لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ ﷺ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کو اپنے ہاتھ میں لینے کا قصد کرتا ہے! رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا: جاؤ اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور (اسے فروخت کر کے ہی) نفع حاصل کرلو، اس نے کہا: خدا کی قسم! جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہو اس کو میں کبھی نہیں اٹھاؤں گا۔‘‘

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من إباحته في الإسلام، ٣/١٦٥٥، الرقم: ٢٠٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١/١٩٢، الرقم: ١٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٢٤، الرقم: ٤٠١٤، وفي شعب الإيمان، ٥/١٩٥، الرقم: ٦٣٣٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤١٤، الرقم: ١٢١٧٥، وأبو عوانة في المسند، ٥/٢٥١، الرقم: ٨٦١٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٧٣، الرقم: ٣١٢٩۔

اسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَإِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَلَدِي، وَإِنِّي لَأَکُوْنُ فِي الْبَيْتِ، فَأَذْکُرُکَ، فَمَا أَصْبِرُ حَتَّى آتِيَکَ، فَأَنْظُرُ إِلَيْکَ، وَإِذَا ذَکَرْتُ مَوْتِي وَمَوْتَکَ عَرَفْتُ أَنَّکَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَأَنِّي إِذَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ حَسِبْتُ أَنْ لَا أَرَاکَ، فَلَمْ يَرُدَّ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا، حَتَّى نَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُوْلٰئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ......﴾ [النساء، ٤: ٦٩] فَدَعَا بِهِ، فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے میری جان، اہل و عیال اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو آپ کو ہی یاد کرتا رہتا ہوں اور اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک حاضر ہوکر آپ کی زیارت نہ کرلوں۔ لیکن جب مجھے اپنی موت اور آپ کے وصال مبارک کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ بلند ترین مقام پر جلوہ افروز ہوں گے اور جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو خدشہ ہے کہ کہیں آپ کی زیارت سے محروم نہ ہوجاؤں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس صحابی کے جواب میں سکوت فرمایا: یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اس آیت مبارکہ کو لے کر نازل ہوئے ﴿اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) اُن (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے﴾۔ پس آپ ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔‘‘

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٥٢، الرقم: ٤٧٧، وفي المعجم الصغير، ١/٥٣، الرقم: ٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٤٠، ٨/١٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٢٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/١٨٢۔

اسے امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٩. عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الشَّعْبِيِّ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَوَلَدِي وَأَهْلِي وَمَالِي وَلَوْلَا إِنِّي آتِيْکَ فَأَرَاکَ لَخَشِيْتُ أَنِّي سَأَمُوْتُ وَبَکَی الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَبْکَاکَ؟ قَالَ: ذَکَرْتُ أَنَّکَ سَتَمُوْتُ وَنَمُوْتُ، فَتُرْفَعُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَنَحْنُ إِنْ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ کُنَّا دُوْنَکَ. فَلَمْ يُخْبِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ عزوجل عَلَی رَسُوْلِهِ ﷺ ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُوْلٰئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ......الخ﴾ [النساء، ٤: ٦٩-٧٠] فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَبْشِرْ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ مَنْصُوْرٍ.

’’حضرت عطاء بن سائب، حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان، اولاد، اہل و عیال اور مال سے بھی زیادہ محبوب ہیں اور جب تک میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر آپ کی زیارت نہ کرلوں تو یوں محسوس کرتا ہوں کہ میں اپنی جان سے گزر جاؤں گا، اور (یہ بیان کرتے ہوئے) وہ انصاری صحابی زار و قطار رو پڑے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ نالۂ غم کس لئے ہے؟ تو وہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! جب میں خیال کرتا ہوں کہ آپ وصال فرمائیں گے اور ہم بھی مرجائیں گے تو آپ انبیاء کرام کے ساتھ بلند درجات پر فائز ہوں گے، اور جب ہم جنت میں جائیں گے تو آپ سے نچلے درجات میں ہوں گے، (تو وہاں کیونکر شرفِ دیدار سے مفید ہوں گے) آپ ﷺ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر (یہ آیت مبارکہ) نازل فرمائی: ﴿اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر

٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٣١، الرقم: ١٣٨٠، وابن منصور في السنن، ٤/١٣٠٧، الرقم: ٦٦١، والهناد في الزهد، ١/١١٨، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ١/٣٣٥، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/١٨٢۔

اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیںo یہ فضل (خاص) اللہ کی طرف سے ہے، اور اللہ جاننے والا کافی ہےo﴾'' اس پر آپ ﷺ نے (اس صحابی کو بلایا اور) فرمایا: اے فلاں! تجھے (میری ابدی رفاقت کی) خوش خبری مبارک ہو۔''

اسے امام بیہقی اور ابن منصور نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: إِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: يَا ابْنَ أَخِي، إِنَّ اللهَ ﷻ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا وَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ يَفْعَلُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَمَالِكٌ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت اُمیّہ بن عبد اللہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ہم قرآن میں نماز حضر اور نماز خوف کے احکام تو پاتے ہیں لیکن نماز قصر ہم قرآن میں نہیں پاتے تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کو (ہادی بنا کر) مبعوث فرمایا اور ہم کچھ بھی تو نہ جانتے تھے، ہم تو صرف وہی کرتے ہیں جو حضور نبی اکرم ﷺ کو عمل کرتے دیکھا ہے۔''

اسے امام نسائی، ابن ماجہ اور مالک نے روایت کیا ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام حاکم نے

۱: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: تقصير الصلاة في السفر، باب: تقصير الصلاة في السفر، ۳/۱۱۷، الرقم: ۱٤۳٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: تقصير الصلاة في السفر، ۱/۳۳۹، الرقم: ۱۰٦٦، ومالك في الموطأ، ۱/۱٤٥، الرقم: ۳۳٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/٦٥، ۹٤، الرقم: ٥۳۳۳، ٥۸٦۳، وابن حبان في الصحيح، ٤/۳۰۱، الرقم: ۱٤٥۱، وابن خزيمة في الصحيح، ۲/۷۲، الرقم: ۹٤٦، والحاكم في المستدرك، ۱/۳۸۸، الرقم: ۹٤٦۔

فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما بِعَرَفَاتٍ، فَلَمَّا كَانَ حِيْنَ رَاحَ رُحْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَى الإِمَامُ فَصَلَّى مَعَهُ الْأُوْلَى وَالْعَصْرَ، ثُمَّ وَقَفَ مَعَهُ وَأَنَا وَ أَصْحَابٌ لِي حَتَّى أَفَاضَ الإِمَامُ فَأَفَضْنَا مَعَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الْمَضِيْقِ دُوْنَ الْمَأْزِمَيْنِ، فَأَنَاخَ وَأَنَخْنَا، وَنَحْنُ نَحْسَبُ أَنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَقَالَ غُلَامُهُ الَّذِي يُمْسِکُ رَاحِلَتَهُ: إِنَّهُ لَيْسَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ وَلَكِنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا انْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَكَانِ قَضَى حَاجَتَهُ فَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرُوَاتُهُ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ.

’’حضرت انس ابن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں میدانِ عرفات میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ جب کسی عمل کا وقت ہوتا، وہ جو کرتے میں بھی ان کے ساتھ وہی کرتا، حتی کہ اِمام آ گیا تو انہوں نے نمازِ ظہر و عصر اس کے ساتھ پڑھی، پھر انہوں نے، میں نے اور میرے ساتھیوں نے وقوف کیا۔ یہاں تک کہ امام عرفات سے لوٹا تو ہم بھی لوٹے جب ’’مازمین‘‘ (ایک جگہ کا نام) کے قریب ایک گھاٹی میں پہنچے تو انہوں نے اپنی سواری کے اُونٹ کو بٹھایا۔ ہم نے بھی اپنے اُونٹ بٹھا دیئے۔ ہمارا خیال تھا کہ آپ نماز پڑھنا چاہتے ہیں، تو ان کے غلام نے جو ان کی سواری پکڑا کرتا تھا، بتایا کہ آپ (اس جگہ) نماز نہیں پڑھنا چاہتے بلکہ جب حضور نبی اکرم ﷺ اس جگہ پہنچے تھے تو آپ ﷺ نے یہاں اپنا کوئی معاملہ انجام دیا تھا تو (اسی وجہ سے اتباعِ رسول ﷺ میں) آپ رضی اللہ عنہ بھی پسند کرتے ہیں کہ یہاں اپنا کوئی معاملہ انجام دیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث میں حجت ہیں۔

٣. قال سَهْل بن عبد الله: لا مُعين إلا الله، ولا دَليلَ إلاَّ رسول الله، ولا زاد

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند ٢/١٣١، الرقم: ٦١٥١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٤٣، الرقم: ٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٧٤، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٥٦۔

٣: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية:٢١١۔

إلا التَّقوى، ولا عَمَل إلا الصَّبر.

''حضرت سہل بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مدد گار نہیں، رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی راہنما نہیں، تقویٰ کے علاوہ کوئی زادِ راہ نہیں اور صبر کے سوا کوئی عمل نہیں۔''

٤. قال أبو الحسين الوراق: الصدق استقامة الطريق في الدين، واتباع السنة في الشرع.

''ابو الحسین وراق رَحِمَهُ الله نے فرمایا: صدق، دین کے راستے میں استقامت اور شریعت میں اتباعِ سنت کا نام ہے۔''

٥. قال الحارثُ المحاسبي رَحِمَهُ الله: من صَحَّحَ باطِنَه بالمُراقَبةِ والإخْلاصِ، زَيَّنَ اللهُ ظاهرَه بالمجاهَدَةِ واتِّباعِ السُّنَّةِ.

''حضرت حارث محاسبی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس شخص نے اپنے باطن کو مراقبہ اور اخلاص کے ساتھ درست کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاہدہ اور اتباعِ سنت کے ساتھ مزین کر دے گا۔''

٦. قال الإمام القسطلاني: رأس الأدب معه ﷺ كمال التسليم له والانقياد لأمره، وتلقي خبره بالقبول والتصديق دون أن يحمله معارضة خيال باطل يسميه صاحبه معقولاً، أو يسميه شبهة، أو شكاً، أو يقدم عليه آراء الرجال وزبالات أذهانهم، فيوحد التحكيم والتسليم والانقياد والإذعان، كما وحد المرسل بالعبادة والخضوع والذل والإنابة والتوكل.

''امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ آداب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے حکم کو کامل طور پر تسلیم کیا جائے اور اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کیا جائے اور آپ ﷺ

٤: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢٩٩
٥: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٦٠
٦: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهِب اللّدنّيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ٢/ ٤٥٩۔

کی خبر کو قبول کیا جائے اور اس کی تصدیق کی جائے اور کوئی خیال فاسد جسے لوگ معقول کہتے ہیں اس کو اہمیت نہ دی جائے۔ اسی طرح جسے شبہ یا شک کہا جاتا ہے اسے بھی جگہ نہ دی جائے۔ آپ ﷺ کے حکم یا خبر سے لوگوں کی آراء اور ان کی ذہنی اختراعات کو مقدم نہ کیا جائے بلکہ صرف آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کی جائے اور اس کے سامنے سر جھکایا جائے۔ گویا اس سلسلے میں آپ ﷺ کو واحد و یکتا سمجھا جائے جس طرح عبادت، خضوع، رجوع اور توکل صرف (آپ ﷺ کو) بھیجنے والی ذات اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔‘‘

٧. قال الإمام القسطلاني: لمحبة الرسول ﷺ علامات: أعظمها الاقتداء به، واستعمال سنته، وسلوك طريقته، والاهتداء بهديه وسيرته، والوقوف مع ما حدَّ لنا من شريعته. قال الله تعالى: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ﴾ [آل عمران، ٣: ٣١] **فجعل تعالى متابعة الرسول ﷺ آية محبة العبد ربه، وجعل جزاء العبد على حسن متابعة الرسول محبة الله تعالى إياه.**

’’امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت کی کچھ علامات ہیں۔ سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی اقتدا اصل میں آپ کی سنت کو اپنانا، آپ ﷺ کے راستے پر چلنا، آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے رہنمائی لینا اور آپ ﷺ کی شریعت کی حدود پر ٹھہر جانا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: ﴿(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا﴾۔ پس اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی اتباع کو بندے کی اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت قرار دیا اور رسول اکرم ﷺ کی اچھی طرح اتباع کی جزاء بندے کے لئے اپنی محبت کو قرار دیا۔‘‘

٧: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ٢/ ٤٩١۔

فَصْلٌ فِي أَنَّ طَاعَةَ الرَّسُوْلِ ﷺ هِيَ طَاعَةُ اللهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی اِطاعت ہی اللہ کی اِطاعت ہے﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًاo (النساء، ٤: ٥٩)

”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اوراپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی، پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لئے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، (تو) یہی (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہےo“

٢. مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًاo (النساء، ٤: ٨٠)

”جس نے رسول (ﷺ) کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجاo“

٣. قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَo (آل عمران، ٣: ٣٢)

”آپ فرما دیں کہ اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو پھر اگر وہ روگردانی کریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتاo“

٤. وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَo (آل عمران، ٣: ١٣٢)

’’اور اللہ کی اور رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائےo‘‘

٥. وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰـفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًاo (النساء، ٤: ٦١)

’’اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ (قرآن) کی طرف اور رسول (ﷺ) کی طرف آ جاؤ تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ (کی طرف رجوع کرنے) سے گریزاں رہتے ہیںo‘‘

٦. وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ. (النساء، ٤: ٦٤)

’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔‘‘

٧. وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ج وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًاo (النساء، ٤: ٦٩)

’’اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیںo‘‘

٨. وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ج فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُo (المائده، ٥: ٩٢)

’’اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور (خدا اور رسول ﷺ کی مخالفت سے) بچتے رہو، پھر اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول (ﷺ) پر صرف (اَحکام کا) واضح طور پر پہنچا دینا ہی ہے (اور وہ یہ فریضہ ادا فرما چکے ہیں)o‘‘

٩. قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ط وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ط وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُo

(النور، ٢٤: ٥٤)

”فرما دیجئے: تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، پھر اگر تم نے (اطاعت) سے رُوگردانی کی تو (جان لو) رسول (ﷺ) کے ذمہ وہی کچھ ہے جو ان پر لازم کیا گیا اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم کیا گیا ہے، اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے، اور رسول (ﷺ) پر (احکام کو) صریحاً پہنچا دینے کے سوا (کچھ لازم) نہیں ہےo“

١٠. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْo

(محمد، ٤٧: ٣٣)

”اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کیا کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کیا کرو اور اپنے اعمال برباد مت کروo“

١١. اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ ط يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ج وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًاo

(الفتح، ٤٨: ١٠)

”(اے حبیب!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گاo“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأحكام، باب: قول الله تعالى: أَطِيْعُوا اللهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ أُوْلِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ: [النساء، ٤: ٥٩]، ٦/٢٦١١، الرقم: ٦٧١٨، وفي كتاب: الجهاد، باب: يقاتل مِن وراء الإمام ويُتّقى به، ٣/١٠٨٠، الرقم: ٢٧٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: وجوب طاعة الأمراء معصية وتحريمها في المعصعية، ٣/١٤٦٦، الرقم: ١٨٣٥، والنسائي في السنن، كتاب: البيعة، باب: الترغيب في طاعة ـــ

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی سو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی سو اس نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِکَةٌ إِلَی النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم وَهُوَ نَائِمٌ...... فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا: فَالدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ صلی الله عليه وآله وسلم، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا، فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَی مُحَمَّدًا، فَقَدْ عَصَی اللهَ، وَمُحَمَّدٌ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ فرشتے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوئے ہوئے تھے۔ تو ان میں سے ایک نے کہا: یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا: (ان کی) آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: حقیقی گھر جنت ہی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حق کی طرف) بلانے والے ہیں۔ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھے اور برے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَی اللهَ، وَمَنْ أَطَاعَ عَلِيًّا فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَی عَلِيًّا فَقَدْ عَصَانِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هَذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

.... الإمام، ۷/۱۵٤، الرقم: ٤١٩٣، ۵۵۱۰، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: اتباع سنة رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، ١/٤، الرقم: ٣، وفي كتاب: الجهاد، باب: طاعة الإمام، الرقم: ٢٨٥٩، ٢٨٥٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٤٦، الرقم: ١٥٩٧، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٤٢٠، الرقم: ٤٥٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٢، الرقم: ٧٤٢٨۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بِسُنَنِ رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، ٦/٢٦٥٥، الرقم: ٦٨٥٢، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/١٨۔

٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٣١، الرقم: ٤٦١٧، والجرجاني في الكامل في ضعفاء الرجال، ٧/٢٣٣، الرقم: ٢١٣٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٣٠٧۔

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ ﷻ کی نافرمانی کی اور جس نے علی کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علی کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔‘‘ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کے اسناد صحیح ہیں۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا هَؤُلَاءِ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، نَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ، قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ اللهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ قَالُوْا: بَلَى، نَشْهَدُ أَنَّهُ مَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَأَنَّ مِنْ طَاعَةِ اللهِ طَاعَتَكَ، قَالَ: فَإِنَّ مِنْ طَاعَةِ اللهِ أَنْ تُطِيْعُوْنِي، وَإِنَّ مِنْ طَاعَتِي أَنْ تُطِيْعُوْا أَئِمَّتَكُمْ، أَطِيْعُوْا أَئِمَّتَكُمْ، فَإِنْ صَلُّوْا قُعُوْدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک دن صحابہ کے ایک گروہ کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے، پس حضور نبی اکرم ﷺ ان کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمہاری طرف مبعوث کیا ہوا اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ جس شخص نے آپ کی اطاعت کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور بے شک آپ کی اطاعت، اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں سے یہ بھی ہے کہ تم میری اطاعت کرو، اور میری اطاعت میں سے یہ ہے کہ تم اپنے ائمہ کی اطاعت کرو۔ اپنے ائمہ کی اطاعت کرو پس اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں تو تم بھی بیٹھ کر ادا کرو۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٣، الرقم: ٥٦٧٩، وأبو يعلى في المسند، ٩/٣٤٠، الرقم: ٥٤٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٥/٤٧٠، الرقم: ٢١٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٢١، الرقم: ١٣٢٣٨، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٠٨، الرقم: ٣٦٤.

٥. عَنْ أَبِي مُوْسَى ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ، إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ. وَإِنِّي أَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَدْلَجُوْا، فَانْطَلَقُوْا عَلَى مَهَلِهِمْ، فَنَجَوْا. وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ. فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ. وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوموسیٰ (اشعری) ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میری اور اس (دینِ حق) کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آ کر کہا: اے میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے میں تمہیں واضح طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں لہٰذا اپنی حفاظت کا سامان کر لو چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مانی، راتوں رات نکل کر اپنی پناہ گاہ میں جا چھپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا اور صبح تک اپنے اپنے مقامات پر ہی (بے فکری سے پڑے) رہے۔ منہ اندھیرے ایک لشکر نے ان پر حملہ کر دیا انہیں ہلاک کر کے غارت گری کا بازار گرم کر دیا۔ سو یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو (دینِ حق) میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی اور اس شخص کی مثال جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلایا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦. عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ آتِكُمْ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٢٦٥٦/٦، الرقم: ٦٨٥٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: شفقته ﷺ على أمته ومبالغة في تحذيرهم مما يضرهم، ١٧٨٨/٤، الرقم: ٢٢٨٣، وابن حبان في الصحيح، ١٧٦/١، الرقم:٣، وأبو يعلى في المسند، ٢٩٤/١٣، الرقم: ٧٣١٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٧٨/١، الرقم: ٨٦، والرامهرمزي في أمثال الحديث، ٢٣/١، الرقم: ١٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٥٥٩/٢۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: عزوة الطائف في شوال سنة ثمان، —

ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ ﷻ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَجَمَعَكُمُ اللهُ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ بِي؟ قَالُوْا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أَفَلَا تَقُوْلُوْنَ جِئْتَنَا خَائِفًا فَآمَنَّاكَ، وَطَرِيْدًا فَآوَيْنَاكَ، وَمَخْذُوْلًا فَنَصَرْنَاكَ. فَقَالُوْا: بَلْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْمَنُّ بِهِ عَلَيْنَا وَلِرَسُوْلِهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے گروہ انصار! کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم راہِ راست سے بھٹکے ہوئے تھے، پس اللہ تعالیٰ نے میرے سبب تمہیں ہدایت عطا فرمائی؟ کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے تھے، پس اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں جمع فرما دیا؟ کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم باہم (جانی) دشمن تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہارے دلوں میں محبت و الفت پیدا فرما دی؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کیوں نہیں کہتے کہ آپ ہمارے پاس حالتِ خوف میں تشریف لائے، پس ہم نے آپ کو امان دی، اور آپ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب آپ کی قوم نے آپ کو ملک بدر کر دیا تو ہم نے آپ کو پناہ دی، اور آپ ہمارے پاس حالتِ شکست میں تشریف لائے، تو ہم نے آپ کی مدد و نصرت کی۔ انہوں نے عرض کیا: (یہ آپ پر ہمارا کوئی احسان نہیں) بلکہ (آپ کا ہمارے پاس تشریف لانا) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا ہم پر احسان ہے۔''

اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے طویل روایت میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور امام نسائی، احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

.... ۱۵۷٤/٤، الرقم: ٤٠٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: إعطاء المؤلفة لقلوبهم على الإسلام، ۷۳۸/۲، الرقم: ۱۰٦۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۹۱/٥، الرقم: ۸۳٤۷، وفي فضائل الصحابة، ۷۲/۱، الرقم: ۲٤۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۰٤/۳، الرقم: ۱۲۰٤۰، وفي فضائل الصحابة، ۸۰۰/۲، الرقم: ۱٤۳٥، وابن حبان في الثقات، ۸۱/۲، والعسقلاني في فتح الباري، ٥۱/۸۔

٧. عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلاَ، هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّي وَهُوَ مُتَّكِيءٌ عَلَى أَرِيْكَتِهِ فَيَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلاَلًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّارُ قُطْنِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مقدام بن معدی کرب ﷺ سے مروی ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سن لو! عنقریب ایک آدمی کے پاس میری حدیث پہنچے گی، وہ اپنی مسہری پر ٹیک لگائے بیٹھا ہوا کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب (ہی کافی ہے)، ہم جو چیز اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور جو اس میں حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے، جبکہ (خبردار جان لو!) رسول اللہ ﷺ کا کسی شے کو حرام قرار دینا بھی اللہ تعالیٰ کے حرام قرار دینے کی طرح ہی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد، دارمی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٨. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحَى

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما نهي عنه أن يقال عند حديث النبي ﷺ، ٥/٣٨، الرقم: ٢٦٦٤، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه، ١/٦، الرقم: ١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٢، الرقم: ١٧٢٣٣، والدارمي في السنن، ١/١٥٣، الرقم: ٥٨٦، والدارقطني في السنن، ٤/٢٨٦ـ ٢٨٧، الرقم:٥٨، ٦٣، والحاكم في المستدرك، ١/١٩١، الرقم: ٣١ـ

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/١٤٧، الرقم: ٣٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٧، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/٨٣، والقاضي عياض في الشفاء، ١/٤٠٠، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/١٣٧، والحلبي في السيرة الحلبية، ٢/١٠٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥/١٩٧ـ

إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رضی الله عنه. فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّی غَرَبَتِ الشَّمْسُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ، إِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ، فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ. قَالَتْ أَسْمَاءُ رضي الله عنها: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سرِ اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔ وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

رواه الطبراني بأسانيد، ورجال أحدهما رجال الصحيح غير إبراهيم بن حسن، وهو ثقة، وثّقه ابن حبان، ورواه الطحاوي في مشكل الآثار (۲/۹، ٤/۳۸۸۔ ۳۸۹) وللحديث طرق أخرى عن أسماء عن أبي هريرة وعلي ابن أبي طالب وأبي سعيد الخدري رضی الله عنهم۔

وقد جمع طرقه أبو الحسن الفضلي وعبيد الله بن عبد الله الحسكا المتوفی سنة (٤۷۰) في (مسألة في تصحيح حديث ردّ الشمس)، والسيوطي في (كشف اللبس عن حديث الشمس)۔ وقال السيوطي في الخصائص الكبری (۲/۱۳۷): أخرجه ابن منده وابن شاهين والطبراني بأسانيد بعضها علی شرط الصحيح۔ وقال الشيباني في حدائق الأنوار (۱/۱۹۳): أخرجه الطحاوي في مشكل الحديث ۔ الآثار۔ بإسنادين صحيحين۔

وقال الإمام النووي في شرح مسلم (۱۲/۵۲): ذكر القاضي رضی الله عنه: أن نبينا ﷺ حبست له الشمس مرّتين...... ذكر ذلك الطحاوي وقال: رواته ثقات۔

ونقله عنه الحافظ ابن حجر في تلخيص الحبير (۱/۱۹۵) وحسّنه الحافظ أبو زرعة العراقي في تكملة كتاب والده ''طرح التثريب'' (۷/۲۷٤)۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال أبو الحسين الوراق: علامة محبة الله تعالى متابعة حبيبه.

”حضرت ابو الحسین وراق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کی علامت اس کے رسول ﷺ کی اتباع ہے۔“

٢. سئل ذو النون المصري عن المحبّة – قال: أن تُحبَّ ما أحَبَّ اللهُ، وتبغُضَ ما أبغض اللهُ ...... واتّباع رسولِ الله ﷺ في الدّين.

”حضرت ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کے متعلق پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا کہ تو اس چیز سے محبت کرے جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے، اور اس چیز کو ناپسند کرے جسے اللہ تعالیٰ نا پسند کرتا ہے ...... اور دین کے معاملہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اتباع و پیروی کرلے (تو یہ حقیقی محبت ہے)۔“

٣. قال ذو النون المصري: من علاماتِ المحبِّ لله، متابعةُ حبيبِ الله في أخلاقه، وأفعاله، أمره وسُنَنِهِ.

”حضرت ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے کی علامات میں سے ایک علامت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد ﷺ کے اخلاق، افعال اور آپ ﷺ کے حکم اور سنن میں اتباع و پیروی کرے۔“

٤. قال سفيان: المحبة اتباع الرسول ﷺ، كأنه التفت إلى قوله تعالى: ﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [آل عمران، ٣: ٣١].

١: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢٩٩۔

٢: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفيه: ١٨۔

٣: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفيه: ٢١۔

٤: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ: ٥٠٥۔

’’حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: محبت اتباعِ رسول ﷺ کا نام ہے۔ گویا کہ انہوں نے اللہ ﷻ کے اس فرمان کی طرف اشارہ کیا: ’’(اے حبیب!) آپ فرما دیں: ’’اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے۔‘‘



فَصْلٌ فِي أَنَّ التَّمَسُّکَ بِالسُّنَّةِ هِيَ طَاعَةُ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی سنتِ مبارکہ کو مضبوطی سے تھامنا ہی اِطاعتِ رسول ﷺ ہے﴾



اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَکِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ ۚ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍo (آل عمران، ۳: ۱٦٤)

’’بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھےo‘‘

۲. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَo (الأنفال، ۸: ۲۰)

’’اے ایمان والو! تم اللہ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اس سے رُوگردانی مت کرو حالانکہ تم سن رہے ہوo‘‘

۳. لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ کَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللهَ کَثِيْرًاo (الأحزاب، ۳۳: ۲۱)

’’فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہےo‘‘

٤. وَمَآ اٰتٰـكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج وَاتَّقُوا اللهَ ط اِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ (الحشر، ٥٩ : ٧)

’’اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں سو اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں سو (اُس سے) رُک جایا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو (یعنی رسول ﷺ کی تقسیم و عطا پر کبھی زبانِ طعن نہ کھولو)، بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَؤُوْا الْقُرْآنَ، وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا: (وحی الٰہی کی) امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی تہہ میں نازل فرمائی گئی اور قرآن کریم نازل ہوا۔ سو انہوں نے قرآن کریم پڑھا اور سنت سیکھی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٥، الرقم: ٦٨٤٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: رفع الأمانة والإيمان من بعض القلوب، وعرض الفتن على القلوب، ١/١٢٦، الرقم: ١٤٣، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما جاء في رفع الأمانة، ٤/٤٧٤، الرقم: ٢١٧٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٨٣، الرقم: ٢٣٣٠٣۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٥، الرقم: ٦٨٥١، وابن حبان في الصحيح، ١/١٩٦، الرقم: ١٧، والحاكم في المستدرك، ١/١٢٢، الرقم: ١٨٢، ٤/٢٧٥، الرقم: ٨٦٢٦، وقال: صحيح الإسناد، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦١، الرقم: ٨٧١٣۔

عَصَانِي فَقَدْ أَبَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس نے انکار کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُغَلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ ِللهِ وَمُنَاصَحَةُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے مجھ سے حدیث سنی، اسے اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا اور اسے اچھی طرح یاد کر لیا اور پھر اسے آگے پہنچا دیا۔ کئی حاملینِ فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ تک بات پہنچاتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا: اول خالص اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرنا، دوسرا مسلمان حکمرانوں کی بھلائی چاہنا اور تیسرا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ملے رہنا کیونکہ (مسلمانوں کی) دعا ان کے پیچھے ہوتی ہے۔‘‘ اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٤، الرقم: ٢٦٥٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: المناسك، باب: الخطبة يوم النحر، ٢/١٠١٥، الرقم: ٣٠٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٠، والدارمي في السنن، ١/٨٧، الرقم: ٢٣٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢٣٣، ٢٣٤، الرقم: ٥١٧٩۔

٤: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب: القدر، باب: النهي عن القول بالقدر، ٢/٨٩٩، الرقم: ١٥٩٤، والحاكم في المستدرك، ١/١٧٢، الرقم: ٣١٩، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٤/٣٣١، الرقم: ١٢٨، والواسطي في تاريخ واسط، ١/٥٠۔

تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْحَاكِمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه.

''امام مالک رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم انہیں تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے نبی ﷺ کی سنت۔''

اس حدیث کو امام مالک نے، اور امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه سے روایت کی ہے۔

٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوْا أَبَدًا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے خطاب فرمایا اور فرمایا: اے لوگو! یقیناً میں تمہارے درمیان ایسی شے چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت۔''

٦. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی الله عنه قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ

٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/١٧١، الرقم: ٣١٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١١٤، وفي الاعتقاد، ١/٢٢٨، والمروزي في السنة، ١/٢٦، الرقم: ٦٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٤١، الرقم: ٦٦، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٢١، وابن حزم في الأحكام، ٦/٢٤٣، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢/٢٠٦، وابن هشام في السيرة النبوية، ٦/١٠۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ٥/٤٤، الرقم: ٢٦٧٦، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في لزوم السنة، ٤/٢٠٠، الرقم: ٤٦٠٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، ١/١٥، الرقم: ٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٦، وابن حبان في الصحيح، ١/١٧٨، الرقم: ٥، والحاكم في المستدرك، ١/١٧٤، الرقم: ٣٢٩، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٤٦، الرقم: ٦١٨۔

الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنهَا الْعُيُوْنُ وَ وَجِلَتْ مِنهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد ہمیں نہایت فصیح و بلیغ وعظ فرمایا، جس سے آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور دل کانپنے لگے۔ ایک شخص نے کہا: یہ تو الوداع ہونے والے شخص کے وعظ جیسا (خطاب) ہے۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں پرہیزگاری اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ خبردار (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے لہٰذا تم میں سے جو یہ زمانہ پائے تو وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑے، تم لوگ (میری سنت کو) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا (یعنی اس پر سختی سے کاربند رہنا)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْمُتَمَسِّکُ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

وفي رواية لأبي نعيم: عَنِ ابْنِ فَارِسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِثْلَهُ، وَقَالَ:

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣١٥، الرقم: ٥٤١٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٢٠٠، والديلمي عن ابن عباس رضي الله عنهما في مسند الفردوس، ٤/١٩٨، الرقم: ٦٦٠٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٤١، الرقم: ٦٥، وقال: رواه ـــ

لَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری سنت کو اس وقت مضبوطی سے تھامے رکھنے والے کے لئے جبکہ میری امت فساد میں مبتلا ہوگی شہید کے برابر ثواب ہے۔

''اور امام ابو نعیم کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن فارس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی اور اس میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔''

٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: سَيَأْتِيكُمْ عَنِّي أَحَادِيْثُ مُخْتَلِفَةٌ فَمَا جَاءَكُمْ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي وَمَا جَاءَكُمْ مُخَالِفًا لِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس میری طرف (منسوب شدہ) مختلف احادیث پہنچیں گی، سو جو تمہارے پاس قرآن پاک اور میری سنت کے موافق پہنچے تو (جان لو کہ) وہ میری طرف سے (ہی) ہے اور جو تمہارے پاس قرآن پاک اور میری سنت سے متصادم قول پہنچے تو (جان لو کہ) وہ میری طرف سے نہیں ہے۔''

اس حدیث کو امام دیلمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنِ ابْنِ عَوْنٍ رضی الله عنه قَالَ: ثَلَاثٌ أُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي: هَذِهِ السُّنَّةُ أَنْ

--------- الطبراني بإسناد لا بأس به، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٧٢، وقال: رجاله ثقات، وابن عدي عن ابن عباس رضي الله عنهما في الكامل، ٢/٣٢٧، الرقم: ٤٦٠، وقال: وأرجو أنه لا بأس به، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢/٢٧٠، والعسقلاني في لسان الميزان، ٢/٢٤٦، الرقم: ١٠٣٣، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/١٣۔

٨: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٢١، الرقم: ٣٤٥٦، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية، ١/٤٣٠، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٣/٣١٥، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٢٣، وابن عدي في الكامل، ٤/٦٩۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٤، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/٩٦، الرقم: ١٣٢، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ١/٦١، الرقم: ٣٦۔

يَتَعَلَّمُوْهَا وَيَسْأَلُوْا عَنْهَا، وَالْقُرْآنُ أَنْ يَتَفَهَّمُوْهُ وَيَسْأَلُوْا عَنْهُ، وَيَدَعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ تین چیزیں میں اپنے لئے اور اپنے بھائی کے لئے پسند کرتا ہوں: ایک یہ کہ وہ اِس سنت کو سیکھیں اور اس کے متعلق سوال کریں۔ دوسرا قرآن کریم کہ اسے سمجھیں اوراس کے متعلق پوچھیں، تیسرا یہ کہ بھلائی کے سوا لوگوں سے کنارہ کش رہیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢. قال سهل بن عبد الله: علامة حب الله حب القرآن، وعلامة حب القرآن حب النبي ﷺ، وعلامة حب النبي ﷺ حب السنّة.

''حضرت سہل بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل سے محبت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن سے محبت کرے اور قرآن سے محبت کرنے کا معنی یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کرے اور آپ ﷺ سے محبت کرنے کی پہچان یہ ہے کہ آپ ﷺ کی سنت سے محبت کرے۔''

٣. قال الجُنَيْدُ: الطرقُ كلُّها مسدودةٌ على الخَلْق، إلا من اقتفى أَثَر الرَّسول ﷺ، واتَّبع سُنَّتَه، ولَزِم طريقتَه؛ فإن طُرُق الخيراتِ كلّها مفتوحةٌ عليه.

''حضرت جنید بغدادی رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ مخلوق پر تمام راستے بند ہیں سوائے اس راستے کے جو رسول اکرم ﷺ کا ہے۔ آپ ﷺ کے راستے کی پیروی کر اور آپ کی سنت کی پابندی کر نتیجتاً تم پر خیر کے تمام راستے کھل جائیں گے۔''

٤. قال الجنيد: مذهبنا مقيد بالكتاب والسنة. فمن لم يقرأ القرآن، ويكتب الحديث، لا يُقتدى به في طريقنا.

٢: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٥٠٣۔

٣: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ١٥٩۔

٤: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/ ٣١۔

’’حضرت جنید بغدادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: ہمارا مذہب (مراد صوفیا کا مسلک) کتاب و سنت کا پابند ہے، پس جو شخص قرآن نہیں پڑھتا اور حدیث نہیں لکھتا (یعنی قرآن وحدیث کی درس و تدریس نہیں کرتا)، اس کی ہمارے طریق میں اقتداء نہیں کی جاتی۔‘‘

٥. قال الجنيد البغدادي: الطرق كلها مسدودة على الخلق، إلا على من اقتفى أثر الرسول ﷺ.

’’حضرت جنید بغدادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: مخلوق پر تمام راستے بند ہیں سوائے اس شخص کے جو حضور نبی اکرم ﷺ کے نقشِ قدم پر چلا۔‘‘

٦. قال الجنيد البغدادي: علمنا هذا مشيد بحديث رسول الله ﷺ.

’’حضرت جنید بغدادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: ہمارا یہ علم (علم تصوف) حدیث رسول اللہ ﷺ کی بدولت مضبوط و مستحکم ہے۔‘‘

٧. قال الشافعي: ليس في سنة رسول الله إلا اتباعها.

’’امام شافعی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ سنت رسول پر عمل کیا جائے۔‘‘

٨. قال الشافعي رَحِمَهُ الله: أجمع المسلمون على أن من استبانت له سنة رسول الله ﷺ لم يحل له أن يَدَعهَا لقول أحد.

’’حضرت شافعی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت ظاہر ہو جائے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس سنت کو کسی کے قول کی بنا پر چھوڑ دے۔‘‘

٩. قال الحارث المحاسبي رَحِمَهُ الله: من صحح باطنه بالمراقبة والإخلاص

٥: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/٧٥۔

٦: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/٧٥۔

٧: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ: ٤٨٧۔

٨: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/٢٤٧۔

٩: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ١١٣۔

زين الله تعالی ظاهره بالمجاهدة واتباع السنة.

''حضرت حارث محاسبی رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: جس نے اپنے باطن کو خوفِ خدا اور اخلاص کے ساتھ درست کیا اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاہدہ اور سنت کی پیروی کے ساتھ زینت بخشتا ہے۔''

١٠. قال محمدُ بنُ الفَضْل: أَعرَفُ الناس باللّٰه أشدُّهم مُجاهدة في أوامِرِه، وأَتْبَعهمُ لِسُنَّة نبيه ﷺ.

''حضرت محمد بن فضل رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑا عارف باللہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اوامر میں سب سے زیادہ مجاہدہ کرنے والا اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کی سب سے زیادہ اتباع کرنے والا ہو۔''

١١. قال أبو العباس بن عطاء: من ألزم نفسه آداب السُّنة نوَّر الله قلبه بنور المعرفة؛ ولا مقام أشرف من مقام متابعة الحبيب، ، في أوامره وأفعاله وأخلاقه، والتأدب بآدابه قولاً وفعلاً، وعزماً وعقداً ونيةً.

''حضرت ابو العباس بن عطاء رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: جس نے اپنے نفس کے لئے سنت نبویہ ﷺ کے آداب لازم کر لئے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نورِ معرفت سے منور فرمائے گا۔ اور محبوب حقیقی کی اتباع سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں۔ اس کے ارشادات میں اتباع، اس کے افعال و اخلاق میں اتباع اور اپنے قول و فعل، ارادے، عقیدے اور نیت میں اس کے آداب کی پیروی کرنا لازم ہے۔''

١٢. قال سهل: الحبُّ: مُعَانَقَةُ الطَّاعةِ ومُبَايَنَةُ الْمُخَالَفَةِ.

''حضرت سہل رَحِمَهُ اللہ بیان کرتے ہیں: محبت یہ ہے کہ تو اطاعت گزاری پر قائم رہے اور (محبوب کی) مخالفت سے دور رہے۔''

١٣. قال القاضي عياض: اعلم أن من أحب شيئاً آثره وآثر موافقته، وإلا لم

١٠: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢١٤۔

١١: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢٦٥۔

١٢: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣٢١۔

١٣: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ: ٤٩٩۔

يكن صادقاً في حبه، وكان مدعياً. فالصادق في حب النبي ﷺ من تظهر علامة ذلک عليه، وأولها: الاقتداء به، واستعمال سنته، واتباع أقواله وأفعاله وامتثال أوامره، واجتناب نواهيه، والتأدب بآدابه في عسره ويسره، ومنشطه ومكرهه، وشاهد هذا قوله تعالى ﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ﴾ [آل عمران، ۳:۳۱].

’’قاضی عیاض رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: اس بات کو خوب جان لو کہ جو شخص جس کی محبت رکھتا ہے وہ اس کو اختیار کر لیتا ہے اور اسی کی موافقت کرتا ہے بصورت دیگر وہ اس کی محبت میں سچا نہیں جس کی وہ محبت کا دھرم بھرتا ہے۔ لہٰذا حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت میں صرف وہ سچا ہے جس پر اس کی علامتیں ظاہر ہوں۔ محبت کی پہلی علامت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی پیروی کرے اور آپ ﷺ کی سنت کا عامل ہو۔ آپ ﷺ کے افعال و اقوال کی اتباع کرے، آپ ﷺ کے حکم کو بجا لائے اور ممنوع اُمور سے اجتناب کرے، تنگی و فراخی، خوشی و غمی ہر حال میں آپ ﷺ کے آداب سے موعظت و نصیحت حاصل کرے۔ اس علامت کی حجت و دلیل اس آیت کریمہ میں ہے کہ: ’’(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا۔‘‘

۱۴. قال الإمام القسطلاني: ولا يحبک إلا إذا اتبعت حبيبه ظاهراً وباطناً، وصدقته خبراً، وأطعته أمراً، وأجبته دعوة، وآثرته طوعاً، وفنيت عن حكم غيره بحكمه، وعن محبة غيره من الخلق وعن طاعة غيره بطاعته، وإن لم تكن كذلک فلا تتعن، فلست بشيء.

’’امام قسطلانیؒ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت نہیں کرے گا مگر جب تم ظاہری و باطنی طور پر اس کے محبوب ﷺ کی اتباع کرو۔ ان کی خبر کی تصدیق کرو۔ ان کا حکم مانو، ان کی دعوت قبول کرو اور خوشی خوشی اسے ترجیح دو۔ ان کے حکم کے مقابلے میں ان کے غیر کے حکم سے، ان کی محبت میں غیر کی محبت اور ان کی اطاعت میں غیر کی اطاعت کے مقابلہ میں اپنے آپ کو فنا کر دو، اگر ایسا نہ ہو تو پھر

۱۴: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ۲/ ۴۹۱۔

تھکاوٹ اختیار کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ (بغیر اطاعت مصطفیٰ کے) تم کسی راہ پر نہیں ہو۔‘‘

١٥. قال الإمام القسطلاني: فاتباع هذا النبي الكريم حياة القلوب، ونور البصائر، وشفاء الصدور، ورياض النفوس، ولذة الأرواح، وأنس المستوحشين، ودليل المتحيرين. وقال أيضاً من علامات محبته ﷺ محبة سنته، وقراءة حديثه، فإن من دخلت حلاوة الإيمان في قلبه إذا سمع كلمة من كلام الله تعالى، أو من حديث رسول الله ﷺ تشربتها روحه وقلبه ونفسه

’’امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اتباع دلوں کی حیات، بصیرتوں کا نور، دلوں کی شفاء، نفوس کے باغات، ارواح کی لذت، وحشت زدہ لوگوں کا اُنس اور حیران لوگوں کی رہنما ہے۔ امام قسطلانی مزید بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی سنت پر عمل اور آپ ﷺ کی حدیث مبارک پڑھنے کی چاہت ہو، بے شک جس آدمی کے دل میں ایمان کی چاشنی داخل ہو جب وہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں سے کوئی کلمہ یا کوئی حدیث رسول ﷺ سنتا ہے تو وہ اس کی روح، دل اور نفس میں جاگزیں ہوجاتا ہے۔‘‘

١٥: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بِالمنحِ المحمّديّة، ٢/ ٤٩٣، ٤٩٩۔

فَصْلٌ فِي كَيْفِيَّاتِ الصَّحَابَةِ فِي اتِّبَاعِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿اِطاعتِ رسول ﷺ میں صحابہ کے بعض ایمان افروز واقعات﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللهَ مَعَنَا ج فَاَنْزَلَ اللهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ط وَكَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا ط وَاللهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌO (التوبة، ٩: ٤٠)

”اگر تم ان کی (یعنی رسول اللہ ﷺ کی غلبہ اسلام کی جدوجہد میں) مدد نہ کرو گے (تو کیا ہوا) سو بے شک اللہ نے ان کو (اس وقت بھی) مدد سے نوازا تھا جب کافروں نے انہیں (وطنِ مکہ سے) نکال دیا تھا درآنحالیکہ وہ دو (ہجرت کرنے والوں) میں سے دوسرے تھے جب کہ دونوں (رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) غارِ (ثور) میں تھے جب وہ اپنے ساتھی (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے فرما رہے تھے غمزدہ نہ ہو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پس اللہ نے ان پر اپنی تسکین نازل فرما دی اور انہیں (فرشتوں کے) ایسے لشکروں کے ذریعہ قوت بخشی جنہیں تم نہ دیکھ سکے اور اس نے کافروں کی بات کو پست و فروتر کر دیا، اور اللہ کا فرمان تو (ہمیشہ) بلند و بالا ہی ہے، اور اللہ غالب، حکمت والا ہےO“

٢. وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ لا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُO (التوبة، ٩: ١٠٠)

”اور مہاجرین اور ان کے مددگار (انصار) میں سے سبقت لے جانے والے، سب سے پہلے ایمان لانے والے اور درجۂ احسان کے ساتھ اُن کی پیروی کرنے والے، اللہ ان (سب) سے راضی ہوگیا اور وہ (سب) اس سے راضی ہوگئے اور اس نے ان کے لیے جنتیں تیار فرما رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں

بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی زبردست کامیابی ہےo‘‘

۳. لَقَدْ تَّابَ اللهُ عَلَی النَّبِیِّ وَالْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْم بَعْدِ مَا کَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْط اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌo وَّعَلَی الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْاط حَتّٰی اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللهِ اِلَّآ اِلَیْهِط ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوْبُوْاط اِنَّ اللهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُo (التوبة، ۹: ۱۱۷، ۱۱۸)

’’یقیناً اللہ نے نبی (معظم ﷺ) پر رحمت سے توجہ فرمائی اور ان مہاجرین اور انصار پر (بھی) جنہوں نے (غزوۂ تبوک کی) مشکل گھڑی میں (بھی) آپ (ﷺ) کی پیروی کی اس (صورتِ حال) کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل پھر جاتے، پھر وہ ان پر لطف و رحمت سے متوجہ ہوا، بے شک وہ ان پر نہایت شفیق، نہایت مہربان ہے۔ اور ان تینوں شخصوں پر (بھی نظرِ رحمت فرما دی) جن (کے فیصلہ) کو مؤخر کیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین باوجود کشادگی کے ان پر تنگ ہوگئی اور (خود) ان کی جانیں (بھی) ان پر دوبھر ہوگئیں اور انہیں یقین ہوگیا کہ اللہ (کے عذاب) سے پناہ کا کوئی ٹھکانا نہیں بجز اس کی طرف (رجوع کے)، تب اللہ ان پر لطف وکرم سے مائل ہوا تاکہ وہ (بھی) توبہ و رجوع پر قائم رہیں، بے شک اللہ ہی بڑا توبہ قبول فرمانے والا، نہایت مہربان ہےo‘‘

٤. وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗز وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًاo مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَیْهِج فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًاo

(الأحزاب، ۳۳: ۲۲-۲۳)

’’اور جب اہلِ ایمان نے (کافروں کے) لشکر دیکھے تو بول اٹھے کہ یہ ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے سچ فرمایا ہے سو اس (منظر) سے ان کے ایمان اور اطاعت گزاری میں اضافہ ہی ہواo مومنوں میں سے (بہت سے) مَردوں نے وہ بات سچ کر دکھائی جس پر انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا، پس ان میں سے کوئی (تو شہادت پا کر)

اپنی نذر پوری کر چکا ہے اور ان میں سے کوئی (اپنی باری کا) انتظار کر رہا ہے، مگر انہوں نے (اپنے عہد میں) ذرا بھی تبدیلی نہیں کیo‘‘

۵. اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَکَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ ط يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا يَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًاo

(الفتح، ۴۸: ۱۰)

’’(اے حبیب!) بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گاo‘‘

۶. لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًاo (الفتح، ۴۸: ۱۸)

’’بے شک اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ (حدیبیہ میں) درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے، سو جو (جذبۂ صدق و وفا) ان کے دلوں میں تھا اللہ نے معلوم کرلیا تو اللہ نے ان (کے دلوں) پر خاص تسکین نازل فرمائی اور انہیں ایک بہت ہی قریب فتح (خیبر) کا انعام عطا کیاo‘‘

۷. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ.

(الفتح، ۴۸: ۲۹)

’’محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ (ﷺ) کی معیت اور سنگت میں ہیں (وہ) کافروں پر بہت سخت اور زور آور ہیں آپس میں بہت نرم دل اور شفیق ہیں۔‘‘

۸. لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَo وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ

حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ م بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (الحشر، ٥٩: ٨-١٠)

’’(مذکورہ بالا مالِ فَے) نادار مہاجرین کے لیے (بھی) ہے جو اپنے گھروں اور اپنے اموال (اور جائیدادوں) سے باہر نکال دیے گئے ہیں، وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضاء و خوشنودی چاہتے ہیں اور (اپنے مال و وطن کی قربانی سے) اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ ہی سچے مؤمن ہیں○ (یہ مال اُن انصار کے لیے بھی ہے) جنہوں نے اُن (مہاجرین) سے پہلے ہی شہرِ (مدینہ) اور ایمان کو گھر بنالیا تھا۔ یہ لوگ اُن سے محبت کرتے ہیں جو اِن کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں۔ اور یہ اپنے سینوں میں اُس (مال) کی نسبت کوئی طلب (یا تنگی) نہیں پاتے جو اُن (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود اِنہیں شدید حاجت ہی ہو، اور جو شخص اپنے نفس کے بُخل سے بچالیا گیا پس وہی لوگ ہی بامراد و کامیاب ہیں○ اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بأفعال النّبي ﷺ، ٦/٢٦٦١، الرقم: ٦٨٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريك خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من إباحته في الإسلام، ٣/١٦٥٥، الرقم: ٢٠٩١، والترمذي في السنن، كتاب: اللباس، باب: ما جاء في لبس الخاتم في اليمين، وقال: حديث ابن عمر حديث حسن صحيح، ٤/٢٢٧، الرقم:—

وَقَالَ: إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوا لیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی پھر آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا صحابہ کرام ﷺ نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا لَا نَقُوْلُ لَکَ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسَى عليه السلام: ﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلاَ إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ [المائدة، ٥: ٢٤]، وَلَكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَکَ فَكَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے وقت حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں یوں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی: ﴿پس تم جاؤ اور تمہارا رب (ساتھ جائے) سو تم دونوں (ہی ان سے) جنگ کرو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں﴾۔‘‘ بلکہ آپ تشریف لے چلیں، ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو ان کے اس جواب سے بہت خوشی و مسرت ہوئی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

.... ١٧٤١، وأبو داود في السنن، كتاب: الخاتم، باب: ما جاء في اتخاذ الخاتم، ٤/٨٨، الرقم: ٤٢١٨، والنسائي في السنن، كتاب: الزينة، باب: طرح الخاتم وترك لبسه، ٨/١٩٥، الرقم: ٥٢٩٠، ٥٢٩٢، ومالك في الموطأ، ٢/٩٣٦، الرقم: ١٦٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٦٠، الرقم: ٥٢٤٩۔

:٢ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: فاذهب أنت وربك فقاتلا إنا هاهنا قاعدون، ٤/١٦٨٤، الرقم: ٤٣٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٣٣، الرقم: ١١١٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣١٤، الرقم: ١٨٠٧٣، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٥٥٥، الرقم: ٢٢٠، وقال: إسناده حسن۔

٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُوْنَ أَنَا صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيءٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم وَكَانَ رَجُلًا فَارِسًا قَالَ: فَقَالَ: أَبْشِرْ، يَا نَبِيَّ اللهِ، وَاللهِ، لَا نَقُوْلُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسَى عليه السلام: ﴿اِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ [المائدة، ٥:٢٤] وَلَكِنِ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَنَكُوْنَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَمِنْ خَلْفِكَ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْكَ. فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يُشْرِقُ لِذَلِكَ وَسَرَّهُ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَزَّارُ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا ایک ایسا منظر دیکھا کہ اس منظر کا مالک ہونا میرے لیے دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہے (یعنی کاش اس وقت ان کی جگہ میں ہوتا) وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (یعنی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ ایک بہادر شخص تھے، انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کو خوشخبری ہو۔ خدا کی قسم! ہم آپ سے اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: ﴿پس تم جاؤ اور تمہارا رب (ساتھ جائے) سوتم دونوں (ہی ان سے) جنگ کرو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔﴾ لیکن اس ذات کی قسم! جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے ہم (جہاد میں) آپ کے سامنے، دائیں طرف اور بائیں طرف اور آپ کے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا فرما دے، پس میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ اقدس دیکھا کہ وہ خوشی سے چمک اٹھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی اس بات نے بہت خوش کیا۔“

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: قول اللّٰه تعالى: إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم أني ممدكم بألف من الملائكة مردفين الخ، ٤/١٤٥٦، الرقم: ٣٧٣٦ وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٥٧، الرقم: ٤٣٧٦، والبزار في المسند، ٤/٢٨٥، الرقم: ١٤٥٥، ١/٣٨٩، الرقم: ٣٦٩٨، ٤٠٧٠، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٩٢، الرقم: ٥٤٨٦، والطبراني في المعجم الكبير بإسناد جيد، ١٧/١٢٤، الرقم: ٣٠٦، والشاشي في المسند، ٢/١٩٧، الرقم: ٧٦٦ وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٥٥٦، الرقم: ٢٢١، وإسناده صحيح۔

اس حدیث کو امام بخاری، احمد، حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُم ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وُضُوْئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَي قَوْمِ، وَاللهِ، لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ، وَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. ...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت مِسْوَر بن مَخْرَمَہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام کو دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعابِ دہن پھینکتے ہیں تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ اپنی آوازوں کو پست کر لیتے ہیں اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ رب العزت کی قسم! میں (عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الشروط، باب: الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط في القرض، ٢/٩٧٤، الرقم: ٢٥٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢١٦، الرقم: ٤٨٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٩، الرقم: ١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٢٠۔

طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں۔‘‘

اسے امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی الله عنه وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُوْلُوْا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ فَقَالَ: وَاللهِ، لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ. وَاللهِ، لَوْ مَنَعُوْنِي عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا. قَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: فَوَاللهِ، مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں بعض قبائل مرتد ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ کہیں: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ جس نے یہ کہہ لیا اس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچا لی مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ لے گا۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، میں ان سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مالی حق ہے۔ خدا کی قسم اگر انہوں نے رسی بھی روکی جو رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے تو میں اس روکنے پر ان سے لڑوں گا۔ حضرت عمر نے کہا: خدا کی قسم، بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: وجوب الزكاة، ٢/٥٠٧، الرقم: ١٣٣٥، وفي كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: قتل من أبى قبول الفرائض وما نسبوا إلى الردة، ٦/٢٥٣٨، الرقم: ٦٥٢٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الأمر بقتال الناس حتى يقول لا إله إلا الله، ١/٥١، الرقم: ٢٠، والترمذي في السنن، كتاب: الإيمان، باب: ما جاء أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله، ٥/٣، الرقم: ٢٦٠٧، والنسائي في السنن، كتاب: الزكاة، باب: مانع الزكاة، ٥/١٤، الرقم: ٢٤٤٣، وأبو داود في السنن، كتاب: الزكاة، ٢/٩٣، الرقم: ١٥٥٦۔

نے ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا پس میں نے جان لیا کہ آپ حق پر ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ وَقَالَ: يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ، فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، خُذْ خَاتَمَکَ، انْتَفِعْ بِهِ. قَالَ: وَاللهِ، لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ ﷺ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کو اپنے ہاتھ میں لینے کا قصد کرتا ہے! رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا: جاؤ اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور (اسے فروخت کر کے ہی) نفع حاصل کرلو، اس نے کہا: خدا کی قسم! جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہو اس کو میں کبھی نہیں اٹھاؤں گا۔''

اسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ. قَالَ:

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من إباحته في الإسلام، ٣/١٦٥٥، الرقم: ٢٠٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١/١٩٢، الرقم: ١٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٢٤، الرقم: ٤٠١٤، وفي شعب الإيمان، ٥/١٩٥، الرقم: ٦٣٣٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤١٤، الرقم: ١٢١٧٥، وأبو عوانة في المسند، ٥/٢٥١، الرقم: ٨٦١٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٧٣، الرقم: ٣١٢٩۔

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة بدر، ٣/١٤٠٣، الرقم: ١٧٧٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٦٢، الرقم: ٣٦٧٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٥٧، الرقم: ١٣٧٢٩، ٣/٢١٩_٢٢٠، الرقم: ١٣٣٢٠_ ١٣٣٢١، وأبو عوانة في المسند، ٤/٢٨٣، الرقم: ٦٧٦٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٠/١٥٩، ٢٠/٢٥٠، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٢/١٢٤، والمزي في تهذيب الكمال، ١٠/٢٨٠، والشوكاني في نيل الأوطار، ٨/٤٥۔

فَتكَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ رضي الله عنه فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضي الله عنه فَقَالَ: إِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب ابوسفیان کے تجارتی قافلہ کی آمد کا پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ پھیر لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف سے بھی منہ پھیر لیا۔ تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ہم لوگوں (یعنی انصار) سے رائے لینا چاہتے ہیں؟ تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم اپنی سواریاں سمندر میں ڈال دیں تو ہم سمندر میں ڈال کر رہیں گے اور اگر آپ حکم دیں کہ ہم اپنی اونٹنیوں کے سینے برک الغماد پہاڑ سے جا ٹکرائیں تو ہم ایسا ضرور کر کے رہیں گے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خوش ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) لوگوں کو دعوتِ (جہاد) دی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ إِلَى قَرْيَةٍ عَلَى رَأْسِ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيْلًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ. فَقَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَفْعَلُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالنَّسَائِيُّ.

’’جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں کہ میں شُرَحبِیل بن سِمط کے ساتھ سترہ یا اٹھارہ میل

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: صلاة المسافرين وقصرها، ١/٤٨١، الرقم: ٦٩٢، والنسائي في السنن، كتاب: تقصير الصلاة في السفر، ٣/١١٨، الرقم: ١٤٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩، الرقم: ١٩٨، والبزار في المسند، ١/٤٤٧، الرقم: ٣١٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٤٦، الرقم: ٥٢٣٢۔

کی مسافت پر ایک بستی میں گیا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی، میں نے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ذو الحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھی، میں نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا میں وہی کرتا ہوں جو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ، فَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَکْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَأَتَی أَبُوْبَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ ﷺ: يَا أَبَا بَکْرٍ، مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَی شَيئٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا: اگر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی سبقت لے جا سکا تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی مال اُن کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ (اتنے میں) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا: میں اِن سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔‘‘

۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ٦/٦١٤، الرقم: ٣٦٧٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الزكاة، باب: الرخصة في ذالك، ٢/١٢٩، الرقم: ١٦٧٨، والدارمي في السنن، ١/٤٨٠، الرقم: ١٦٦٠، والحاكم في المستدرك، ١/٥٧٤، الرقم: ١٥١٠۔

اس حدیث کو امام ترمذی، اور ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنهما يَقُوْلَانِ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَومًا قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ -- ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -- ثُمَّ أَكَبَّ، فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا نَدْرِي عَلَى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِّحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيْلَ لَهُ: ادْخُلْ بِسَلَامٍ. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما دونوں کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!) تین دفعہ فرمانے کے بعد چہرہ اقدس کے بل جا گرے (یعنی سجدہ ریز ہو گئے)، ہم میں سے بھی ہر شخص منہ کے بل گر کر رونے لگا۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ ﷺ نے حلف کیوں اُٹھایا۔ پھر آپ ﷺ نے سرِ انور اٹھایا تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر رونق تھی اور آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار ہمیں سرخ اونٹوں سے بھی بڑھ کر پسندیدہ تھے۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: جو شخص پانچ نمازیں پڑھے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کرے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچا رہے، اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا با سلامت داخل ہو جاؤ۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما بِعَرَفَاتٍ، فَلَمَّا

١٠: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الزكاة، باب: وجوب الزكاة، ٥/٨، الرقم: ٢٤٣٨، وفي السنن الكبرى، ٢/٥، الرقم: ٢٢١٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٩٩، الرقم: ١١٠٣، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٧٠۔

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند ٢/١٣١، الرقم: ٦١٥١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٤٣، الرقم: ٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٧٤، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٥٦۔

كَانَ حِيْنَ رَاحَ رُحْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَى الإِمَامُ فَصَلَّي مَعَهُ الْأُوْلَي وَالْعَصْرَ، ثُمَّ وَقَفَ وَأَنَا وَأَصْحَابٌ لِي حَتَّى أَفَاضَ الإِمَامُ فَأَفَضْنَا مَعَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الْمَضِيْقِ دُوْنَ الْمَأْزِمَيْنِ، فَأَنَاخَ وَأَنَخْنَا، وَنَحْنُ نَحْسَبُ أَنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَقَالَ غُلَامُهُ الَّذِي يُمْسِکُ رَاحِلَتَهُ: إِنَّهُ لَيْسَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ وَلَكِنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا انْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَكَانِ قَضَى حَاجَتَهُ فَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرُوَاتُهُ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں میدانِ عرفات میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا جب کسی عمل کا وقت ہوتا، وہ جو کرتے میں بھی ان کے ساتھ وہی کرتا حتی کہ امام آ گیا تو انہوں نے نمازِ ظہر و عصر اس کے ساتھ پڑھی پھر انہوں نے، میں نے اور میرے ساتھیوں نے وقوف کیا۔ یہاں تک کہ امام عرفات سے لوٹا تو ہم بھی لوٹے جب ’’مازمین‘‘ (ایک جگہ کا نام) کے قریب ایک گھاٹی میں پہنچے تو انہوں نے اپنی سواری کے اونٹ کو بٹھایا۔ ہم نے بھی اپنے اونٹ بٹھا دیئے ہمارا خیال تھا کہ آپ نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو ان کے غلام نے جو ان کی سواری پکڑا کرتا تھا۔ بتایا کہ آپ (اس جگہ) نماز نہیں پڑھنا چاہ رہے بلکہ اس نے کہا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ اس جگہ پہنچے تھے تو آپ ﷺ نے یہاں اپنا کوئی معاملہ انجام دیا تھا تو (اسی وجہ سے اتباعِ رسول ﷺ میں) آپ بھی پسند کرتے ہیں کہ یہاں اپنا کوئی معاملہ انجام دیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث میں حجت ہیں۔

۱۲. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَنَحْنُ فِي الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَزِعًا فَقُمْتُ فِي أَثَرِهِ فَإِذَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ فَقَالَ: هَذَا جِبْرِيْلُ يَأْمُرُنِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَى بَنِي

۱۲: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/۳۷، الرقم: ٤٣٣٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/٣٦٩، الرقم: ٩٧٣٧، وفي تفسير القرآن العظيم، ١/٨٥، وأبو نعيم في دلائل النبوة: ٥٠٥، الرقم: ٤٣٦۔

قُرِيْظَة فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتُمُ السَّلَاحَ لَكِنَّا لَمْ نَضَعْ قَدْ طَلَبْنَا الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّى بَلَغْنَا حُمْرَاءَ الْأَسَدِ وَذَلِکَ حِيْنَ رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَزِعًا فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تُصَلُّوْا صَلَاةَ الْعَصْرِ حَتَّى تَأْتُوْا بَنِي قُرَيْظَةَ فَغَرَبَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَأْتُوْهُمْ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُرِدْ أَنْ يَدَعُوْا الصَّلَاةَ فَصَلُّوْا. فَقَالَتْ طَائِفَةٌ: إِنَّا لَفِي عَزِيْمَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا عَلَيْنَا مِنْ إِثْمٍ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَتَرَكَتْ طَائِفَةٌ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَلَمْ يَعِبِ النَّبِيُّ ﷺ أَحَدًا مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تھے، پس اہل بیت کے کسی شخص نے ہمیں سلام کیا جبکہ ہم گھر میں تھے، تو حضور نبی اکرم ﷺ حالتِ خوف میں کھڑے ہوئے، تو میں بھی آپ کے پیچھے اٹھ کھڑی ہوئی، کیا دیکھتے ہیں کہ دحیہ کلبی موجود ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جبریل ہے، مجھے کہہ رہا ہے کہ میں بنوقریظہ کی طرف جاؤں، جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: آپ ﷺ نے اسلحہ رکھ دیا ہے لیکن ہم نے نہیں رکھا۔ ہم نے مشرکین کو (جنگ) کے لئے پکارا ہے، یہاں تک کہ جب ہم حمراء الاسد کے مقام پر پہنچے، اور یہ اس وقت کا واقع ہے جب حضور نبی اکرم ﷺ خندق سے واپس لوٹے تھے، پس حضور نبی اکرم ﷺ حالتِ خوف میں کھڑے ہوئے، اور اپنے صحابہ سے فرمایا: میں نے تمہارے لئے ارادہ کیا ہے کہ تم اس وقت تک نماز عصر نہ پڑھو جب تک کہ بنوقریظہ کے پاس نہ پہنچ جاؤ۔ پس سورج غروب ہوگیا قبل اس کے کہ وہ بنوقریظہ کے پاس پہنچتے۔ مسلمانوں کے ایک گروہ نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ نہیں چاہا کہ وہ نماز چھوڑ دیں، پس انہوں نے نماز ادا کر لی۔ اور ایک گروہ نے کہا کہ بے شک ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی (اختیار فرمائی ہوئی) راہِ عزیمت میں ہیں، اس لئے ہم پر کوئی گناہ لازم نہیں آتا۔ پس ایک گروہ نے ایمان وثواب کی نیت سے نماز پڑھ لی اور دوسرے گروہ نے ایمان وثواب کی نیت سے نماز ترک کر دی اور حضور نبی اکرم ﷺ نے دونوں گروہوں میں سے کسی ایک کو گروہ بھی کو معیوب نہ جانا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم اور مستدرک نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَقَدْ كَانَ النَّاسُ انْهَزَمُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَهَى بَعْضُهُمْ دُوْنَ الْأَعْرَاضِ إِلَى جَبَلٍ بِنَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقَدْ كَانَ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْتَقَى هُوَ وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَلَمَّا اسْتَعْلَاهُ حَنْظَلَةُ رَآهُ شَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَعَلَاهُ شَدَّادٌ بِالسَّيْفِ حَتَّى قَتَلَهُ وَكَادَ يَقْتُلُ أَبَا سُفْيَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ صَاحِبَكُمْ حَنْظَلَةَ تَغْسِلُهُ الْمَلَائِكَةُ فَسَلُوْا صَاحِبَتَهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ وَهُوَ جُنُبٌ لَمَّا سَمِعَ الْهَائِعَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَذَاكَ قَدْ غَسَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبد اللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جبکہ لوگ حضور نبی اکرم ﷺ سے دور جا چکے تھے، یہاں تک کہ بعض لوگ مدینہ کی ایک طرف ایک پہاڑ کے پاس بغیر ساز و سامان کے پہنچ گئے تھے۔ پھر وہ واپس حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس لوٹ آئے۔ اسی دوران حضرت حنظلہ بن ابی عامر کا سامنا ابو سفیان بن حرب سے ہوگیا پس جب حضرت حنظلہ اس پر حملہ آور ہو رہے تھے، شداد بن اسود نے انہیں دیکھ لیا، اور ان پر تلوار کے ساتھ حملہ آور ہو کر انہیں شہید کر دیا، اور اس وقت آپ ابو سفیان کو قتل کرنے ہی والے تھے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارا دوست حنظلہ ہے جسے ملائکہ غسل دے رہے ہیں، پس اس کی اہلیہ سے اس کی وجہ پوچھو۔ (صحابہ کے پوچھنے پر) آپ کی اہلیہ نے کہا کہ جب انہوں (حضرت حنظلہ) نے جنگ کی پکار سنی اس وقت آپ جنبی تھے (اور آپ بغیر نہائے فوراً دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں حاظر ہو گئے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا، یہی وجہ ہے کہ ملائکہ نے انہیں غسل دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۳: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۱۵/۴۹۵، الرقم: ۷۰۲۵، والحاكم في المستدرك، ۳/۲۲۵، الرقم: ۴۹۱۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۱۵، الرقم: ۶۶۰۶، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۳۵۷، وابن الأثير في أسد الغابة، ۲/۸۶، وابن حجر العسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ۲/۱۳۷، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۱/۶۱۰۔

اَلآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ. وفي رواية: قَالَ عُمَرُ: شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجرِ اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ کام ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ نے ادا فرمایا ہے پس ہم نہیں چاہتے کہ اسے ترک کر دیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فِي سَفَرٍ فَمَرَّ بِمَكَانٍ، فَحَادَ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحج، باب: ما ذُكر في الحجر الأسود، ٢/٥٧٩، الرقم: ١٥٢٠، ١٥٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، ٢/٩٢٥، الرقم: ١٢٧٠، وأبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: في تقبيل الحجر، ٢/١٧٥، الرقم: ١٨٧٣، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: كيف يقبل، ٥/٢٢٧، الرقم: ٢٩٣٨، وابن ماجه في السنن، باب: استلام الحجر، ٢/٩٨١، الرقم: ٢٩٤٣، ومالك في الموطأ، ١/٣٦٧، الرقم: ٨١٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦، الرقم: ٩٩، والبزار في المسند، ١/٩٤٩، الرقم: ١٣٩، وابن حبان في الصحيح، ٤/٢١٢، الرقم: ٢٧١١۔

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٢، الرقم: ٤٨٧٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٤٣، الرقم: ٧٤، وقال: رواه أحمد والبزار بإسناد جيد، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٧٤، وقال: رواه أحمد والبزار ورجاله موثقون، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١/٥٦، وفي شرحه على سنن ابن ماجه، ١/٢، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٢/١٩٥۔

عَنْهُ، فَسُئِلَ لِمَ فَعَلْتَ ذَالِکَ؟ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ فَعَلَ هٰذَا فَفَعَلْتُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

’’حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کسی سفر میں تھے کہ وہ ایک جگہ کے قریب سے گزرے تو اس کے راستہ سے ہٹ کر چلے۔ پوچھا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ جواب دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ (آپ ﷺ اس راستہ سے گزرے تو) آپ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ اس لئے میں نے بھی ایسا کیا ہے۔‘‘

اسے امام احمد نے ثقہ رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ اس کی اسناد جیّد ہے۔

۳. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ کَانَ يَأْتِي شَجَرَةً بَيْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ. فَيَقِيْلُ تَحْتَهَا، وَيُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ کَانَ يَفْعَلُ ذٰلِکَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ کَمَا قَالَ الْمُنْذَرِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک درخت کے پاس آیا کرتے تو اس کے نیچے قیلولہ (دوپہر کو سونا، آرام کرنا) کیا کرتے کیونکہ رسول اللہ ﷺ بھی (اس درخت کے نیچے) ایسا ہی کیا کرتے تھے۔‘‘

اسے امام طبرانی اور بزار نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے جیسا کہ امام منذری نے فرمایا ہے۔

٤. رُئِيَ عبد الله بْن عُمَر يدير ناقته في مکان فسئل عنه، فقال: لا أدري إلا أني رأيت رسول الله ﷺ فعله، ففعلته.

۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٩٨، الرقم: ٣٩٦٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٤٣، الرقم: ٧٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٧٥، وقال: رواه البزار ورجاله موثقون، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجه، ١/٢، وفي مفتاح الجنة، ١/٥٧، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٢/١٩٥۔

٤: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ: ٤٨٩۔

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک مقام پر اپنی اونٹنی کو گھوماتے ہوئے دیکھا گیا تو آپ سے اس بابت پوچھا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (اس مقام پر) ایسا کرتے دیکھا لہٰذا میں نے بھی ایسا کیا۔''

٥. عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: لبس عمر رضي الله عنه قميصًا جديدًا ثم دعاني بشفرة، فقال: مد يا بني، كم قميصي، والزق يديك بأطراف أصابعي، ثم اقطع ما فضل عنها، فقطعت من الكمين من جانبيه جميعًا، فصار فم الكم بعضه فوق بعض. فقلت له: يا أبته، لو سويته بالمقص؟ فقال: دعه يا بني، هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يفعل فما زال عليه حتى تقطع، وكان ربما رأيت الخيوط تساقط على قدمه.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نئی قمیص زیب تن فرمائی۔ پھر مجھے چھری لانے کو فرمایا۔ پھر فرمایا: اے بیٹے! میری قمیص کی آستین کو اپنی طرف کھینچو اور میری انگلیوں کے پوروں تک آستینیں اپنے ہاتھ سے پکڑ کر زائد حصہ کاٹ دو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دونوں آستینوں کا بڑھا ہوا حصہ کاٹ دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: ابا جان! اگر آپ فرمائیں تو میں قینچی کے ساتھ اس کو برابر کر دوں؟ فرمایا: چھوڑ و بیٹے! میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یونہی دیکھا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کے بعد وہ قمیص آپ کے بدن مبارک پر ہمیشہ رہی حتیٰ کہ چھوٹی پڑ گئی اور اکثر میں اس کے دھاگے آپ رضی اللہ عنہ کے قدموں پر گرتے دیکھا کرتا تھا۔''

٥: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٤٥.

اَلْبَابُ الرَّابِعُ:

مَعْرِفَةُ مَنْزِلَةِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿معرفتِ مقامِ رسول ﷺ﴾

١. فَصْلٌ فِي عَدَمِ مِثْلِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَوْنِ

﴿کائنات میں حضور ﷺ کی عدمِ مثلیت کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي مَنْزِلَةِ عِلْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعْرِفَتِهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ علم اور معرفت کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي عَظَمَةِ النُّبُوَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ

﴿نبوتِ محمدی ﷺ کی عظمت کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ تُسْئَلُ عَنْ مَرْتَبَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُبُوْرِ

﴿اُمت سے قبر میں مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے متعلق پوچھے جانے کا بیان﴾

٥. فَصْلٌ فِي بَعْثِ اللهِ تَعَالَى النَّبِيَّ ﷺ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿اللہ تعالیٰ کا حضور نبی اکرم ﷺ کو قیامت کے دن مقامِ محمود پر فائز فرمانے کا بیان﴾

۶. فَصْلٌ فِي إِظْهَارِ عَظَمَةِ النَّبِيِّ بِشَفَاعَتِهِ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت حضور ﷺ کی شفاعت کے سبب آپ کی عظمت کے اظہار کا بیان﴾

۷. فَصْلٌ فِي تَفْضِيْلِهِ ﷺ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ علیهم السلام

﴿حضور ﷺ کی تمام اَنبیاء و مرسلین علیہم السلام پر فضیلت کا بیان﴾

۸. فَصْلٌ فِي كَوْنِ الْأَنْبِيَاءِ أَحْيَاءً فِي قُبُوْرِهِمْ بِأَجْسَادِهِمْ

﴿انبیاء علیہم السلام کا اپنے مزارات میں جسموں کے ساتھ زندہ ہونے کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي عَدَمِ مِثْلِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَوْنِ

﴿ کائنات میں حضور ﷺ کی عدمِ مثلیت کا بیان ﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا○

(النساء، ٤: ١٧٤)

’’اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ذاتِ محمدی ﷺ کی صورت میں ذاتِ حق جل مجدہ کی سب سے زیادہ مضبوط، کامل اور واضح) دلیلِ قاطع آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (اسی کے ساتھ قرآن کی صورت میں) واضح اور روشن نُور (بھی) اتار دیا ہے○‘‘

۲. سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ○

(الإسراء، ١٧: ١)

’’وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرّب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تاکہ ہم اس (بندۂ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں، بے شک وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے○‘‘

۳. قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا○

(الكهف، ١٨: ١١٠)

’’فرما دیجئے: میں تو صرف (بخلقتِ ظاہری) بشر ہونے میں تمہاری مثل ہوں (اس کے سوا اور تمہاری مجھ سے کیا مناسبت ہے ذرا غور کرو) میری طرف وحی کی جاتی ہے (بھلا تم میں یہ

نوری استعداد کہاں ہے کہ تم پر کلامِ الٰہی اتر سکے) وہ یہ کہ تمہارا معبود، معبود یکتا ہی ہے پس جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے o‘‘

٤. اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ط اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّاشَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ط يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ط وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ o (النّور، ٢٤:٣٥)

’’اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال (جو نورِ محمدی ﷺ کی شکل میں دنیا میں روشن ہے) اس طاق (نما سینۂ اَقدس) جیسی ہے جس میں چراغِ (نبوت روشن) ہے؛ (وہ) چراغ، فانوس (قلبِ محمدی ﷺ) میں رکھا ہے۔ (یہ) فانوس (نورِ الٰہی کے پَرتو سے اس قدر منور ہے) گویا ایک درخشندہ ستارہ ہے (یہ چراغِ نبوت) جو زیتون کے مبارک درخت سے (یعنی عالمِ قدس کے بابرکت رابطہ وحی سے یا انبیاء و رُسل ہی کے مبارک شجرۂ نبوت سے) روشن ہوا ہے نہ (فقط) شرقی ہے اور نہ غربی (بلکہ اپنے فیضِ نور کی وسعت میں عالمگیر ہے)۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تیل (خود ہی) چمک رہا ہے اگرچہ ابھی اسے (وحیِ ربّانی اور معجزاتِ آسمانی کی) آگ نے چھوا بھی نہیں (وہ) نور کے اوپر نور ہے (یعنی نورِ وجود پر نورِ نبوت گویا وہ ذات دو ہرے نور کا پیکر ہے)، اللہ جسے چاہتا ہے اپنے نور (کی معرفت) تک پہنچا دیتا ہے، اور اللہ لوگوں (کی ہدایت) کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے، اور اللہ ہر چیز سے خوب آگاہ ہے o‘‘

٥. وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ o (الأنبياء، ٢١:١٠٧)

’’اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر o‘‘

٦. وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ اَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا

تَشْرَبُوْنَ ○ (المؤمنون، ۲۳: ۳۳)

’’اور ان کی قوم کے (بھی وہی) سردار (اور وڈیرے) بول اٹھے جو کفر کر رہے تھے اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے انہیں دنیوی زندگی میں (مال و دولت کی کثرت کے باعث) آسودگی (بھی) دے رکھی تھی (لوگوں سے کہنے لگے) کہ یہ شخص تو محض تمہارے ہی جیسا ایک بشر ہے، وہی چیزیں کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی کچھ پیتا ہے جو تم پیتے ہو○‘‘

۷. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا ○ (الأحزاب، ۳۳: ۲۱)

’’فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر شخص کے لئے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے○‘‘

۸. مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○ (الأحزاب، ۳۳: ٤۰)

’’محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (یعنی سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے) اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا جاننے والا ہے (اسے علم ہے کہ ختم رسالت اور ختم نبوت کا وقت آ گیا ہے)○‘‘

۹. وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (سبا، ۳٤: ۲۸)

’’اور (اے حبیبِ مکرّم) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ (آپ) پوری انسانیت کے لیے خوش خبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے ہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ. قَالُوْا: إِنَّکَ تُوَاصِلُ. قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَکُمْ. إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وصال کے روزے (نہ سحری، نہ افطاری مسلسل روزے ہی روزے) نہ رکھا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا: آپ ﷺ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا: میں ہرگز تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے تو (اپنے رب کے ہاں) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: إِنَّکَ تُوَاصِلُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَأَيُّکُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ ...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الصوم، باب: الوصال ومن قال: ليس في الليل صيام، ٦٩٣/٢، الرقم: ١٨٦١، ومسلم في الصحيح، کتاب: الصيام، باب: النهي عن الوصال في الصوم، ٧٧٤/٢، الرقم: ١١٠٢، وأبو داود في السنن، کتاب الصوم، باب في الوصال، ٣٠٦/٢، الرقم: ٢٣٦٠، ومالك في الموطأ، ٣٠٠/١، الرقم: ٦٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠٢/٢، الرقم: ٥٧٩٥، والنسائي في السنن الکبری، ٢٤١/٢، الرقم: ٣٢٦٣، وابن حبان في الصحيح، ٣٤١/٨، الرقم: ٣٥٧٥۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الصوم، باب: التنکيل لمن أکثر الوصال، ٦٩٤/٢، الرقم: ١٨٦٤، وفي کتاب: الاعتصام بالکتاب والسنة، باب: ما يکره من التعمق والتنازع في العلم والغلو في الدين والبدع، ٢٦٦١/٦، الرقم: ٦٨٦٩، ومالك في الموطأ، ٣٠١/١، الرقم: ٦٦٨، ومسلم في الصحيح، کتاب: الصيام، باب: النهي عن الوصال في الصوم، ٧٧٤/٢، الرقم: ١١٠٣، وابن حبان في الصحيح، ٣٤١/٨، الرقم، ٣٥٧٥، والدارمي في السنن، ١٤/٢، الرقم: ١٧٠٣۔

سے منع فرمایا: صحابہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا: تم میں سے کون ہے جو میری مثل ہو؟ بیشک میں رات (اپنے رب کے پاس) اس حال میں گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ عائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ، فَقَالُوْا: إِنَّکَ تُوَاصِلُ. قَالَ: إِنِّي لَسْتُ کَهَيْئَتِکُمْ. إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں پر شفقت کے باعث انہیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا: صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا: میں تم جیسا نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ ﷺ آخِرَ الشَّهْرِ وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ. فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ، لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ. إِنِّي لَسْتُ مِثْلَکُمْ. إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الصوم، باب: الوصال ومن قال: ليس في الليل صيام، ٢/٦٩٣، الرقم: ١٨٦٣، وفي کتاب: التمني، باب: ما يجوز من اللو، ٦/٢٦٤٥، الرقم: ٦٨١٥، ومسلم في الصحيح، کتاب: الصيام، باب: النهي عن الوصال في الصوم، ٢/٧٧٦، الرقم: ١١٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٥٣، الرقم: ٦٤١٣، والبيهقي في السنن الکبری، ٤/٢٨٢، الرقم: ٨١٦١، وابن راهويه في المسند، ٢/١٦٨، الرقم: ٦٦٩۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: التمني، باب: ما يجوز من اللو ٦/٢٦٤٥، الرقم: ٦٨١٤، ومسلم في الصحيح، کتاب: الصيام، باب: النهي عن الوصال في الصوم، ٢/٧٧٦،الرقم: ١١٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٤، الرقم: ١٢٢٧٠، ١٣٠٣٥، ١٣٠٩٢، ١٣٦٨١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٢٥، الرقم: ٦٤١٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٣٠، الرقم: ٩٥٨٥، البيهقي في السنن الکبری، ٤/٢٨٢، الرقم: ٨١٦٠۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے مہینے کے آخر میں سحری افطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیے تو بعض دیگر لوگوں نے بھی وصال کے روزے رکھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ تک جب یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ رمضان کا مہینہ میرے لیے اور لمبا ہو جاتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا تاکہ متشدد لوگ اپنا تشدد چھوڑ دیتے (یعنی میری برابری کرنے والے میری برابری کرنا چھوڑ دیتے)۔ میں قطعاً تمہاری مثل نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب (اپنے ہاں) کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ. فَوَاللهِ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ.

وفي حديث سعيد: إِذَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجود کو اچھی طرح سے ادا کیا کرو۔ اللہ کی قسم! بلاشک و شبہ میں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی تمہیں رکوع و سجود کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔''

''سعید کے الفاظ ہیں: میں تمہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں دیکھتا ہوں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَاهُنَا؟ فَوَاللهِ، مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ. إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي.

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأيمان والنذور، باب: كيف كانت يمين النبي ﷺ، ٦/٢٤٤٩، الرقم: ٦٢٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ١/٣٢٠، الرقم: ٤٢٥، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: الأمر بإتمام السجود، ٢/٢١٦، الرقم: ١١١٧، وفي السنن الكبرى، ١/٢٣٥، الرقم: ٧٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٥، الرقم: ١٢١٦٩۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: عظة الإمام الناس في إتمام الصلاة وذكر القبلة، ١/١٦١، الرقم: ٤٠٨، وفي كتاب: الأذان، باب: الخشوع في الصلاة، ١/٢٥٩، الرقم: ٧٠٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ١/٢٥٩، الرقم: ٤٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠٣، ٣٦٥، ٣٧٥، الرقم: ٨٠١١، ٨٧٥٦، ٨٨٦٤۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ سے تمہارے (دلوں کی حالت اور ان کا) خشوع وخضوع پوشیدہ ہے نہ تمہارے (ظاہر کی حالت کے) رکوع۔ میں تمہیں اپنی پشت پیچھے سے بھی (اسی طرح) دیکھتا ہوں (جس طرح اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: يَا فُـلَانُ، أَلاَ تُحْسِنُ صَلَاتَکَ؟ أَلاَ يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي؟ فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ. إِنِّي، وَاللهِ، لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک روز ہمیں جماعت کرانے کے بعد رخ پھیرا، پھر (ایک شخص کی طرف متوجہ ہوکر) فرمایا: اے شخص! تم نے نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کی؟ کیا نمازی نماز ادا کرتے وقت یہ غور نہیں کرتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ محض اپنے لئے نماز پڑھتا ہے۔ خدا کی قسم! میں تمہیں اپنی پشت پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ سامنے سے دیکھتا ہوں۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ١/٣١٩، الرقم: ٤٢٣، والنسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: الركوع دون الصف، ٢/١١٨، الرقم: ٨٧٢، وفي السنن الكبرى، ١/٣٠٣، الرقم: ٩٤٤، وأبو عوانة في المسند، ٢/١٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٢٩٠، الرقم: ٣٣٩٨.

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضل نسب النبي ﷺ، ٤/١٧٨٢، الرقم: ٢٢٧٦، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ: باب: ما جاء في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٣، الرقم: ٣٦٠٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٣٥،—

قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو منتخب کیا اور اولادِ کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب کیا اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرفِ انتخاب بخشا۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ: فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَباً: إِنَّ اللهَ عزوجل اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسَى كَلَّمَهُ تَكْلِيْماً وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسَى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ وَقَالَ آخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوْسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَعِيْسَى رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذَلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِي فُقَرَآءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

.... الرقم: ٦٢٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٧، الرقم: ٣١٧٣١، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٦٩، الرقم: ٧٤٨٥۔

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمي في السنن، ١/٣٩، الرقم: ٤٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٦١۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ ﷺ تشریف لائے۔ جب آپ ﷺ قریب پہنچے تو اِن صحابہ کو کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ ان میں سے بعض نے کہا! تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ تعجب خیز تو نہیں۔ ایک نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں، کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ بے شک وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ بے شک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں اور کلمۃ اللہ ہیں۔ واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ وہ بھی یقیناً اسی طرح ہیں۔ مگر سنو! اچھی طرح آگاہ ہو جاؤ کہ (میری شان یہ ہے) میں اللہ کا حبیب ہوں اور (اس پر) مجھے کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھول دے گا اور مجھے اس میں داخل فرما دے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مؤمن ہونگے اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ مکرم و معزز ہوں۔ لیکن مجھے کوئی فخر نہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۰. **عَنِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ. قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً: ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ**

۱۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٤، الرقم: ٣٦٠٨، وفي كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في عقد التسبيح باليد، ٥/٥٤٣، الرقم: ٣٥٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٢٠، الرقم: ١٧٨٨، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤١، الرقم: ٩٥۔

قَبِيْلَةً. ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا. فَأَنَا خَيْرُهُمْ بَيْتًا وَخَيْرُهُمْ نَفْسًا.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عباس (بن عبد المطلب) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے گویا کہ انہوں نے کوئی بات (لوگوں کی چہ میگوئی) سنی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ پر سلام ہو۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے بہترین میں رکھا۔ پھر ان کے دو گروہ بنائے تو مجھے بہترین گروہ میں رکھا۔ پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے بہترین خاندان میں رکھا۔ پھر ان کے مکانوں کی درجہ بندی کی تو مجھے بہتر مکان والا بنایا۔ سو میں مکان کے لحاظ سے بھی سب سے بہتر ہوں اور ذات کے لحاظ سے بھی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ وَفِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ، فَأَسَاءَ الصَّلَاةَ. فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا فُلَانُ، أَلَا تَتَّقِي اللهَ؟ أَلَا تَرَى كَيْفَ تُصَلِّي؟ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفَى عَلَيَّ شَيْءٌ مِمَّا تَصْنَعُوْنَ؟ وَاللهِ، إِنِّي لَأَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی اور آخری صفوں میں ایک شخص تھا جس نے اپنی نماز خراب کر لی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو اسے پکارا: اے فلاں! کیا تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ تو کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ تم یہ سمجھتے ہو جو تم کرتے ہو اس میں سے مجھ پر کچھ پوشیدہ رہ جاتا ہے؟ اللہ کی قسم! میں اپنی پشت پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٩، الرقم: ٩٧٩٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٣٢، الرقم: ٦٦٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٢/٢٢٦۔

١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ. ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ؛ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِکَ الْمَقَامَ غَيْرِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلا شخص میں ہوں جس کی زمین (قبر) شق ہوگی اور پھر مجھے ہی جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔ اس مقام پر مخلوقات میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہو گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْئٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ صَنَعْتَهُ؟ وَلَا لِشَيْئٍ تَرَکْتُهُ: لِمَ تَرَکْتَهُ؟ وَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا. وَلَا مَسَسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا کَانَ أَلْيَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَلَا شَمَمْتُ مِسْکًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا کَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مُخْتَصَرًا وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦١١، والمبارکفوري في تحفة الأحوذي، ٧/٩٢، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤١۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الأدب، باب: حسن الخلق والسخاء وما يکره ما البخل، ٥/٢٢٤٥، الرقم: ٥٦٩١، والترمذي في السنن، کتاب: البر والصلة، باب: ما جاء في خلق النبي ﷺ، ٤/٣٦٨، الرقم: ٢٠١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٦٥، الرقم: ١٣١٨٢٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٠٢، الرقم: ١٣٦١، ١٣٦٣۔

”حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں میں نے دس سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی، آپ نے مجھے کبھی اُف تک بھی نہیں فرمایا۔ کسی کام کرنے میں یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا، اور نہ کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوش خلق تھے، میں نے خزّ (اُون اور ریشم سے مخلوط کپڑا) اور خالص ریشمی کپڑے کو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک سے زیادہ نرم و ملائم نہیں پایا۔ میں نے مشک اور عطر کو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے پسینہ مبارکہ سے زیادہ خوشبودار نہیں پایا۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے مختصراً اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢. قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: وَمَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُوْلُ نَاعِتُهُ: لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ.

”حضرت علی ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو جو اچانک دیکھتا مرعوب ہوجاتا، جو جان پہچان کر میل جول کرتا وہ آپ ﷺ کا گرویدہ ہوجاتا۔ الغرض آپ ﷺ کا حلیہ بیان کرنے والا یہی کہہ سکتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ جیسا حسین و جمیل نہ پہلے دیکھا اور نہ ہی آپ ﷺ کے بعد کوئی آپ ﷺ جیسا دکھائی دیا۔“

٣. قال الإمام القسطلاني في المواهِب: إعلم أن من تمام الإيمان به ﷺ الإيمان بأن الله تعالى جعل خلق بدنه الشريف على وجه لم يظهر قبله ولا بعده خلق آدمي مثله.

”امام قسطلانی بیان کرتے ہیں: یہ بات جان لینی چاہیے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے کہ جب آپ ﷺ پر اس اعتقاد کے ساتھ ایمان لایا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے بدن مبارک کو اس طرح بنایا کہ آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد کسی انسان کو آپ ﷺ کی مثل نہیں بنایا۔“

٢: أخرجه ابن قيّم الجوزية في جلاء الأفهام في الصلاة والسلام على خير الأنام: ٩٤۔

٣: قسطلاني في المواهِب اللّدنيّة بِالُمنحِ الُمحمّديّة، ٢ / ٥۔

٤. قال الإمام القسطلاني: إن الله تعالى ذكره في القرآن عضواً عضواً، فقلبه بقوله: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ○﴾ [النجم، ٥٣: ١١]. وقوله: ﴿نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ○ عَلٰى قَلْبِکَ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ○﴾ [الشعراء، ٢٦: ١٩٣، ١٩٤]، ولسانه بقوله: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○﴾ [النجم، ٥٣: ٣]، وقوله: ﴿فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِکَ﴾ [مريم، ١٩: ٩٧]. وبصره بقوله: ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ○﴾ [النجم، ٥٣: ١٧]، ووجهه بقوله: ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ﴾ [البقرة، ٢: ١٤٤]، ويده وعنقه بقوله: ﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَکَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِکَ﴾ [الإسراء، ١٧: ٢٩]، وظهره وصدره بقوله: ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ○ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ ○ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ ○﴾ [الإنشراح، ٩٤: ١-٣].

’’امام قسطلانی رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ کے ایک ایک عضو مبارک کا ذکر فرمایا ہے۔ قلب مبارک کا یوں ذکر فرمایا: ﴿(اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھا○﴾ نیز فرمایا: ﴿اسے روح الامین (جبرائیل علیہ السلام) لے کر اترا ہے○ آپ کے قلبِ (انور) پر تاکہ آپ (نافرمانوں کو) ڈر سنانے والوں میں سے ہو جائیں○﴾، زبان اقدس کا ذکر یوں فرمایا: ﴿اور وہ (اپنی) خواہش سے کلام نہیں کرتے○﴾ نیز فرمایا: ﴿سو بے شک ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں ہی آسان کر دیا ہے۔﴾، اور آپ ﷺ کی نگاہ مبارک کا ذکر یوں فرمایا: ﴿اُن کی آنکھ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی (جس کو تکنا تھا اسی پر جمی رہی)○﴾، چہرہ انور کا ذکر یوں فرمایا: ﴿(اے حبیب!) ہم بار بار آپ کے رُخِ انور کا آسمان کی طرف پلٹنا دیکھ رہے ہیں۔﴾، اور آپ ﷺ کے دست اقدس اور گردن مبارک کا ذکر یوں فرمایا: ﴿اور نہ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے باندھا ہوا رکھو۔﴾، پشت مبارک اور سینہ مطہرہ کا ذکر یوں ہوا: ﴿کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم و حکمت اور معرفت کے لیے) کشادہ نہیں فرما دیا○ اور ہم نے آپ کا (غمِ امت کا وہ) بار آپ سے اتار دیا○ جو آپ کی پشتِ (مبارک) پر گراں ہو رہا تھا○﴾۔‘‘

٤: قسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بالْمنح الْمحمّديّة، ٢/ ٢٧٢۔

٥. قال الإمام القسطلاني رَحِمَهُ الله: فلا مرية أن آيات نبينا ﷺ ومعجزاته أظهر وأبهر وأكثر وأبقى وأقوى، ومنصبه أعلى ودولته أعظم وأوفر وذاته أفضل وأظهر، وخصوصياته على جميع الأنبياء أشهر من أن تذكر، فدرجته أرفع من درجات جميع المرسلين، وذاته أزكى وأفضل من سائر المخلوقين.

’’امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کی نشانیاں اور معجزات سب سے زیادہ ظاہر، تعداد میں سب سے بڑھ کر، زیادہ باقی رہنے والے اور مضبوط تر ہیں۔ آپ ﷺ کا منصب اعلیٰ، حکومت سب سے بڑی اور وسیع ہے۔ آپ ﷺ کی ذات افضل واظہر ہے اور تمام انبیاء کرام کے مقابلے میں آپ ﷺ کی خصوصیات اس قدر مشہور ہیں کہ وہ ذکر کی محتاج نہیں۔ آپ ﷺ کا درجہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے درجات سے بلند اور آپ ﷺ کی ذات تمام مخلوق میں سب سے زیادہ پاکیزہ اور افضل ہے۔‘‘

٥: قسطلاني في المواهب اللّدنيّة بِالمنحِ المحمّديّة، ٢/ ٤٠٠۔

فَصْلٌ فِي مَنْزِلَةِ عِلْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعْرِفَتِهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ علم اور معرفت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَمَا كَانَ اللهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللهِ وَرُسُلِهٖ ج وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ (آل عمران، ۳: ۱۷۹)

’’اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ (اے عامۃ الناس) تمہیں غیب پر مطلع فرما دے لیکن اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے (غیب کے علم کیلئے) چن لیتا ہے۔ سوتم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے○‘‘

۲. وَ اَنْزَلَ اللهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○ (النساء، ٤: ۱۱۳)

’’اور اس نے آپ کو وہ سب علم عطا کر دیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے○‘‘

۳. يٰٓاَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ط قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ○ (المائدة، ٥: ۱۵)

’’اے اہلِ کتاب! بے شک تمہارے پاس ہمارے (یہ) رسول (ﷺ) تشریف لائے ہیں جو تمہارے لئے بہت سی ایسی باتیں (واضح طور پر) ظاہر فرماتے ہیں جو تم کتاب میں سے چھپائے رکھتے تھے اور (تمہاری) بہت سی باتوں سے درگزر (بھی) فرماتے ہیں۔ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد ﷺ) آ گیا ہے اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)○‘‘

٤. اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي

التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ. (الأعراف، ٧: ١٥٧، ١٥٨)

’’(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اور معاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔‘‘

٥. ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْکَ ۚ وَ مَا کُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْا اَمْرَهُمْ وَ هُمْ يَمْکُرُوْنَ ○ (يوسف، ١٢: ١٠٢)

’’اے حبیبِ مکرم یہ (قصّہ) غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم آپ کی طرف وحی فرما رہے ہیں اور آپ (کوئی) ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ (برادرانِ یوسف) اپنی سازشی تدبیر پر جمع ہو رہے تھے اور وہ مکر و فریب کر رہے تھے○‘‘

٦. وَمَا کُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ کِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِکَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ○ (العنکبوت، ٢٩: ٤٨)

’’اور (اے حبیب) اس سے پہلے آپ کوئی کتاب نہیں پڑھا کرتے تھے اور نہ ہی آپ اسے اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے ورنہ اہلِ باطل اسی وقت ضرور شک میں پڑ جاتے○‘‘

٧. عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰی غَيْبِهٖ اَحَدًا ○ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُکُ مِنْ ۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ○ (الجن، ٧٢: ٢٦، ٢٧)

’’(وہ) غیب کا جاننے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی (عام شخص) کو مطلع نہیں فرماتا○ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (اُنہی کو مطلع علی الغیب کرتا ہے کیونکہ یہ خاصۂ نبوت اور معجزۂ رسالت ہے)، تو بیشک وہ اس (رسول ﷺ) کے آگے اور پیچھے (علمِ غیب کی حفاظت کے لئے) نگہبان مقرر فرما دیتا ہے○‘‘

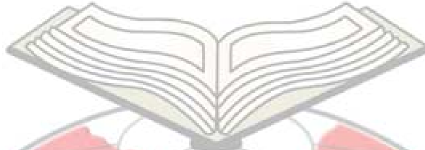
٨. وَ مَا هُوَ عَلَی الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ○ (التکوير، ٨١: ٢٤)

’’اور وہ (نبی اکرم ﷺ) غیب (کے بتانے) پر بالکل بخیل نہیں ہیں (مالکِ عرش نے ان کے

لئے کوئی کمی نہیں چھوڑی)o‘‘

۹. اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَo (ألم نشرح، ۹۴: ۱۔۸)

’’کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم و حکمت اور معرفت کے لئے) کشادہ نہیں فرما دیاo‘‘



اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّی الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ، فَذَکَرَ السَّاعَةَ، وَذَکَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُوْرًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ: فَوَاللهِ، لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُکُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا، قَالَ أَنَسٌ: فَأَکْثَرَ النَّاسُ الْبُکَاءَ، وَأَکْثَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي. فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: النَّارُ. فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَبُوْکَ حُذَافَةُ. قَالَ: ثُمَّ أَکْثَرَ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي، سَلُوْنِي. فَبَرَکَ عُمَرُ عَلَی رُکْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا،

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الاعتصام بالکتاب والسنة، باب: ما يکره من کثرة السؤال وتکلف ما لا يعنيه، ۶/۲۶۶۰، الرقم: ۶۸۶۴، وفي کتاب: مواقيت الصلاة، باب: وقت الظهر عند الزوال، ۱/۲۰۰، الرقم: ۲۰۰۱، ۲۲۷۸، وفي کتاب: العلم، باب: حسن برك علی رکبتيه عند الإمام أو المحدث، ۱/۴۷، الرقم: ۹۳، وفي الأدب المفرد، ۱: ۴۰۴، الرقم: ۱۱۸۴، ومسلم في الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: توقيره ﷺ وترك إکثار سؤال عما لا ضرورة إليه، ۴/۱۸۳۲، الرقم: ۲۳۵۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۶۲، الرقم: ۱۲۶۸۱، وأبو يعلی في المسند، ۶/۲۸۶، الرقم: ۳۲۰۱، وابن حبان في الصحيح، ۱/۳۰۹، الرقم: ۱۰۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹/۷۲، الرقم: ۹۱۵۵، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۱۰۶۔

وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلاً. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ، وَأَنَا أُصَلِّي، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وذكر الإمام ابن كثير في قوله تعالى: **﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾** [المائدة، ٥: ١٠١]، **عَنِ السَّدِّيِّ أَنَّهُ قَالَ: غَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ: سَلُوْنِي فَإِنَّكُمْ لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ وَكَانَ يُطْعَنُ فِيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: أَبُوْكَ فُلَانٌ فَدَعَاهُ لِأَبِيْهِ فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَقَبَّلَ رِجْلَهُ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِكَ نَبِيًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا فَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللهُ عَنْكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى رَضِيَ ......الحديث.**

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آفتاب ڈھلا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور پھر فرمایا: اس (قیامت) سے پہلے بڑے بڑے واقعات و حادثات ہیں، پھر فرمایا: جو شخص کسی بھی نوعیت کی کوئی بات پوچھنا چاہتا ہے تو وہ پوچھے، خدا کی قسم! میں جب تک یہاں کھڑا ہوں تم جو بھی پوچھو گے اس کا جواب دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے زاروقطار رونا شروع کر دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ جلال کے سبب بار بار یہ اعلان فرما رہے تھے کہ کوئی سوال کرو، مجھ سے (جو چاہو) پوچھ لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں۔ پھر حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ بار بار فرماتے رہے مجھ سے سوال کرو مجھ سے سوال کرو، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض گذار ہوئے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے

رسول ہونے پر راضی ہیں (اور ہمیں کچھ نہیں پوچھنا)۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ گذارش کی تو حضور نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''حافظ ابن کثیر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کی نسبت سوال مت کیا کرو (جن پر قرآن خاموش ہو) کہ اگر وہ تمہارے لئے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں مشقت میں ڈال دیں (اور تمہیں بری لگیں)﴾ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ امام سدی سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ (کسی بات پر خفا ہو کر) جلال میں آ گئے اور آپ ﷺ خطاب کے لئے قیام فرما ہوئے اور فرمایا: مجھ سے پوچھو! پس تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی پوچھو گے میں تمہیں (اسی جگہ) اس کے بارے میں بتاؤں گا۔ بنوسہم میں سے قبیلہ قریش کے ایک آدمی جنہیں عبد اللہ بن حذافہ کہا جاتا تھا اور جن کے نسب میں طعن زنی کی جاتی تھی (یعنی لوگ ان کے نسب میں شک کرتے تھے)، کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ فلاں (حذافہ) شخص ہے۔ آپ ﷺ نے انہیں (ان کے اپنے) باپ کے نام کے ساتھ پکارا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے قدم مبارک چوم کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، آپ کے نبی ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور قرآن کے امام و راہنما ہونے پر راضی ہیں، ہمیں معاف فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے مزید راضی ہو گا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل عرض کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ راضی ہو گئے۔''

۲. عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَقَامًا. مَا تَرَکَ شَيْئًا يَکُوْنُ فِي مَقَامِهِ ذَلِکَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، إِلَّا حَدَّثَ بِهِ. حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: القدر، باب: وکان أمر الله قدرًا مقدورًا، ٦/٢٤٣٥، الرقم: ٦٢٣٠، ومسلم في الصحيح، کتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: إخبار النبي ﷺ في ما يکون إلى قيام الساعة، ٤/٢٢١٧، الرقم: ٢٨٩١، والترمذي مثله عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه في السنن، کتاب: الفتن، باب: ما جاء أخبر النبي ﷺ أصحابه بما هو کائن إلى يوم القيامة، ٤/٤٨٣، الرقم: ٢١٩١، وأبو داود في السنن، کتاب: الفتن والملاحم، باب: ذکر الفتن ودلائلها، ٤/٩٤، الرقم: ٤٢٤٠۔

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہوکر ہم سے خطاب فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس دن کھڑے ہونے سے لے کر قیامت تک کی کوئی ایسی چیز نہ چھوڑی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان نہ فرما دیا ہو۔ جس نے اسے یاد رکھا یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣. عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ. حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخلوقات کی ابتدا سے لے کر جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہو جانے تک ہمیں سب کچھ بتا دیا۔ جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔‘‘ اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ رضی اللہ عنہم لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ. فَقَالَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيْبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيْبَ،

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في قول الله تعالى وهو الذي يبدأ الخلق ثم يعيده وهو أهون عليه، ١١٦٦/٣، الرقم: ٣٠٢٠، وابن حجر العسقلاني في تغليق التعليق، ٤٨٦/٣، الرقم: ٣١٩٢۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة مؤته من أرض الشام، ١٥٥٤/٤، الرقم: ٤٠١٤، وفي كتاب: الجنائز، باب: الرجل ينعى إلى أهل الميت بنفسه، ٤٢٠/١، الرقم: ١١٨٩، وفي كتاب: الجهاد، باب: تمني الشهادة، ١٠٣٠/٣، الرقم: ٢٦٤٥، وفي باب: من تأمر في الحرب من غير إمرة إذا خاف العدو، ١١١٥/٣، الرقم: ٢٨٩٨، وفي كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ١٣٢٨/٣، الرقم: ٣٤٣١، وفي كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب خالد بن الوليد رضی اللہ عنہ، ١٣٧٢/٣، الرقم: ٣٥٤٧، ونحوه النسائي في السنن الكبرى، ١٨٠/٥، الرقم: ٨٦٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٤/١، الرقم: ١٧٥٠، والحاكم في المستدرك، ٣٣٧/٣، الرقم: ٥٢٩٥۔

ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ، حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہید ہو جانے کے متعلق میدانِ جنگ سے خبر آنے سے پہلے ہی لوگوں کو بتا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے (میدان جنگ سے سیکڑوں میل دور مدینہ میں) فرمایا: اب جھنڈا زید نے سنبھالا ہوا ہے لیکن وہ شہید ہوگئے۔ اب جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور وہ بھی شہید ہوگئے۔ اب ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی جامِ شہادت نوش کرگئے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ کی چشمانِ مبارک اشک بار تھیں۔ (پھر فرمایا:) یہاں تک کہ اب اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (خالد بن ولید) نے جھنڈا سنبھال لیا ہے۔ اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے (مسلمانوں کو) کافروں پر فتح عطا فرمائی ہے۔''

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ شَاةٌ فِيْهَا سُمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اجْمَعُوْا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ يَهُوْدَ فَجُمِعُوْا لَهُ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ أَبُوْكُمْ؟ قَالُوْا: فُلَانٌ. فَقَالَ: كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوْكُمْ فُلَانٌ. قَالُوْا: صَدَقْتَ. قَالَ: فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟ قَالُوْا: نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اخْسَئُوْا فِيْهَا وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيْهَا أَبَدًا

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجزية، باب: إذا غدر المشركون بالمسلمين هل يعفى عنهم، ٣/١١٥٦، الرقم: ٢٩٩٨، وأيضًا في كتاب: الطب، باب: ما يذكر في سم النبي ﷺ، ٥/٢١٧٨، وأبو داود في السنن، كتاب: الديات، باب: فيمن سقى رجلا سما أو أطعمه فمات أيقاد منه، ٤/١٧٤، الرقم: ٤٥١٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٤١، الرقم: ٢٣٥٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٥١، الرقم: ٩٨٢٦، والدارمي في السنن، ١/٤٧، الرقم: ٦٩۔

ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ، قَالَ: هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِکَ قَالُوْا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيْحُ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّکَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو بارگاہِ نبوت میں بھنا ہوا بکری کا گوشت (یہود کی جانب سے) بطور ہدیہ پیش کیا گیا، جس میں زہر ملایا گیا تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس بلاؤ۔ انہیں بلایا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: میں تم سے ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں، کیا تم صحیح جواب دو گے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: تمہارا جد اعلیٰ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ فلاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جھوٹ بول رہے ہو، تمہارے جد اعلیٰ کا نام تو فلاں ہے۔ وہ کہنے لگے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو کیا تم صحیح جواب دو گے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں اے ابو القاسم! اگر ہم نے غلط بیانی سے بھی کام لیا تو آپ (علم غیب کے حامل ہونے کی وجہ سے) ہمارے جھوٹ سے اسی طرح آگاہ ہو جائیں گے جیسے ہمارے جد اعلیٰ کے بارے میں آپ کو معلوم ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہنمی کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: تھوڑے سے دن تو ہم دوزخ میں رہیں گے اور پھر ہمارے بعد آپ (یعنی مسلمان) اس میں رہیں گے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ہمیشہ) تم لوگ ہی اس میں ذلت اٹھاتے رہو گے۔ اور خدا کی قسم! ہم (اہل اسلام) تو کبھی بھی اس میں تمہارے جانشین نہیں بنیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ سچ بتا دو گے؟ وہ کہنے لگے: جی ہاں اے ابو القاسم! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا تم نے بکری کے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس بات پر کس چیز نے ابھارا؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس سے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہماری آپ سے گلوخلاصی ہو جائے گی اور اگر آپ سچے نبی ہیں تو زہر آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود، درامی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ، وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ: فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ. مَا يَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ. وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوْسَى عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ. وَإِذَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ. وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ) فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں حطیم کعبہ میں موجود تھا اور قریش مجھ سے سفرِ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزیں پوچھیں جنہیں میں نے (یاد داشت میں) محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا پریشان نہیں ہوا تھا، تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ وہ مجھ سے بیت المقدس کے متعلق جو بھی چیز پوچھتے میں (اسے دیکھ دیکھ کر) انہیں بتا دیتا اور (دورانِ سفرِ معراج) میں نے خود کو گروہِ انبیائے کرام علیہم السلام میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے، اور وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر (دیکھا کہ) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں، اور پھر دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور تمہارے آقا (یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ) ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں، پھر نماز کا وقت آیا، اور میں نے

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ١/١٥٦، الرقم: ١٧٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٥، الرقم: ١١٤٨٠، وأبو عوانة في المسند، ١/١١٦ الرقم: ٣٥٠، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١/٢٣٩، الرقم: ٤٣٣، والعسقلاني في فتح الباری، ٦/٤٨٧۔

ان سب انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت کرائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا: یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے پہلے بڑھ کر مجھے سلام کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم الْفَجْرَ. وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ. فَنَزَلَ فَصَلَّى. ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ. ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ. فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ. فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ. قَالَ: فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ فجر میں ہماری امامت فرمائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوگیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیچے تشریف لے آئے، نماز پڑھائی بعد ازاں پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتی کہ عصر کا وقت ہو گیا پھر منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ہر اس بات کی خبر دے دی جو آج کے دن تک وقوع پذیر ہو چکی تھی اور جو قیامت تک ہونے والی تھی۔ حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم میں زیادہ جاننے والا وہی ہے جو سب سے زیادہ حافظہ والا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: إخبار النبي صلى الله عليه وآله وسلم في ما يكون إلى قيام الساعة، ٢٢١٧/٤، الرقم: ٢٨٩٢، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء ما أخبر النبي صلى الله عليه وآله وسلم أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامة، ٤٨٣/٤، الرقم: ٢١٩١، وابن حبان في الصحيح، ٩/١٥، الرقم: ٦٦٣٨۔

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: إخبار النبي صلى الله عليه وآله وسلم في ما يكون إلى قيام الساعة، ٢٢١٧/٤، الرقم: ٢٨٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٨٦/٥، الرقم: ٢٣٣٢٩، والحاكم في المستدرك، ٤٧٢/٤، الرقم: ٨٣١١، والبزار في المسند، ٢٢٢/٧، الرقم: ٢٧٩٥، والطيالسي في المسند، ٥٨/١، الرقم: ٤٣٣، وابن منده في كتاب الإيمان، ٩١٢/٢، الرقم: ٩٩٦، وقال: إسناده صحيح، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٨٨٩/٤، الرقم: ٤٥٨۔

تَقُوْمَ السَّاعَةُ. فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ، إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے قیامت تک رونما ہونے والی ہر ایک بات بتا دی اور کوئی ایسی بات نہ رہی جسے میں نے آپ ﷺ سے پوچھا نہ ہو البتہ میں یہ نہ پوچھ سکا کہ اہلِ مدینہ کو کون سی چیز مدینہ سے نکالے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ، حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ. وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا. وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا. قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ. فَانْطَلَقُوْا حَتَّى نَزَلُوْا بَدْرًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ: وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، هَاهُنَا هَاهُنَا. قَالَ: فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو ابوسفیان کے (قافلہ کی شام سے) آنے کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں گھوڑے ڈال دیں گے۔ اگر آپ ہمیں برک غماد پہاڑ سے گھوڑوں کے سینے ٹکرانے کا حکم دیں تو ہم ایسا بھی کریں گے۔ تب حضور نبی اکرم ﷺ نے

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة بدر، ١٤٠٣/٣، الرقم: ١٧٧٩، ونحوه في كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه وإثبات عذاب القبر والتعوذ منه، ٢٢٠٢/٤، الرقم: ٢٨٧٣، وأبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في الأسير ينال منه ويضرب ويقرن، ٥٨/٣، الرقم: ٢٦٨١، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: أرواح المؤمنين، ١٠٨/٤، الرقم: ٢٠٧٤، وفي السنن الكبرى، ٦٦٥/١، الرقم: ٢٢٠١۔

لوگوں کو بلایا۔ لوگ (آپ ﷺ کی معیت میں) چلے یہاں تک کہ وادی بدر میں اُترے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ زمین پر اس جگہ اور کبھی اس جگہ دستِ اقدس رکھتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر (دوسرے دن) کوئی کافر حضور نبی اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی جگہ سے ذرا برابر بھی ادھر ادھر نہیں مرا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْکَ وَسَعْدَيْکَ. قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلأُ الأَعْلَی؟ قُلْتُ: رَبِّي لَا أَدْرِي. فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ کَتِفَيَّ حَتَّی وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا رب میرے پاس نہایت اَحسن صورت میں آیا اور فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: میرے رب! حاضر ہوں، بار بار حاضر ہوں۔ فرمایا: عالم بالا کے فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا اور میں نے اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس کی اور میں وہ سب کچھ جان گیا جو مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، دارمی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة ص، ٥/٣٦٦-٣٦٨، الرقم: ٣٢٣٣-٣٢٣٥، والدارمي في السنن، کتاب: الرؤيا، باب: في رؤية الرب تعالی في النوم، ٢/١٧٠، الرقم: ٢١٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٦٨، الرقم: ٣٤٨٤، ٤/٦٦، ٥/٢٤٣، الرقم: ٢٢١٦٢،٢٣٢٥٨، والطبراني في المعجم الکبير، ٨/٢٩٠، الرقم: ٨١١٧، ٢٠/١٠٩، الرقم: ٢١٦، ٦٩٠۔

فَصْلٌ فِي عَظَمَةِ النُّبُوَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ

﴿نبوتِ محمدی ﷺ کی عظمت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِo

(البقرة، ۲: ۱۱۹)

’’(اے محبوبِ مکرم!) بیشک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، اور اہلِ دوزخ کے بارے میں آپ سے پرسش نہیں کی جائے گیo‘‘

۲. رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِکَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَيُزَکِّيْهِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَکِيْمُo (البقرة، ۲: ۱۲۹)

’’اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر دانائے راز بنا دے) اور ان (کے نفوس و قلوب) کو خوب پاک صاف کر دے، بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہےo‘‘

۳. وَاِذْ اَخَذَ اللهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَةٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِيْ ط قَالُوْا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَo

(آل عمران، ۳: ۸۱)

’’اور (اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا رسول ﷺ) تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے۔ فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے

تھام لیا؟ سب نے عرض کیا: ہم نے اقرار کر لیا۔ فرمایا: تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوںo‘‘

٤. لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍo (آل عمران، ٣: ١٦٤)

’’بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھےo‘‘

٥. فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًاo (النساء، ٤: ٤١)

’’پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گےo‘‘

٦. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلاًo (النساء، ٤: ٥٩)

’’اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی، پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لئے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، (تو) یہی (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہےo‘‘

٧. وَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ط وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ط وَاَنْزَلَ اللهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا○

(النساء، ٤: ١١٣)

’’اور (اے حبیب) اگر آپ پر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی تو ان (دغابازوں) میں سے ایک گروہ یہ ارادہ کر چکا تھا کہ آپ کو بہکا دیں جبکہ وہ محض اپنے آپ کو ہی گمراہ کر رہے ہیں اور آپ کا تو کچھ بگاڑ ہی نہیں سکتے اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی ہے اور اس نے آپ کو وہ سب علم عطا کر دیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے○‘‘

٨. وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًا○ (النساء، ٤: ١١٥)

’’اور جو شخص رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے اس کے بعد کہ اس پر ہدایت کی راہ واضح ہو چکی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی (گمراہی) کی طرف پھیرے رکھیں گے جدھر وہ (خود) پھر گیا ہے اور (بالآخر) اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے○‘‘

٩. يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا○

(النساء، ٤: ١٧٤)

’’اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ذاتِ محمدی ﷺ کی صورت میں ذاتِ حق جل مجدہٗ کی سب سے زیادہ مضبوط، کامل اور واضح) دلیلِ قاطع آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (اسی کے ساتھ قرآن کی صورت میں) واضح اور روشن نور (بھی) اتار دیا ہے○‘‘

١٠. يٰۤاَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ ط قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ○ (المائدة، ٥: ١٥)

’’اے اہلِ کتاب! بے شک تمہارے پاس ہمارے (یہ) رسول (ﷺ) تشریف لائے ہیں جو تمہارے لئے بہت سی ایسی باتیں (واضح طور پر) ظاہر فرماتے ہیں جو تم کتاب میں سے چھپائے رکھتے تھے اور (تمہاری) بہت سی باتوں سے درگزر (بھی) فرماتے ہیں۔ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد ﷺ) آ گیا ہے اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)○‘‘

١١. يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْکَ مِنْ رَّبِّکَ ط وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ط وَاللهُ يَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِيْنَo

(المائدة، ٥: ٦٧)

’’اے (برگزیدہ) رسول (ﷺ) جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (وہ سارا لوگوں کو) پہنچا دیجئے اور اگر آپ نے (ایسا) نہ کیا تو آپ نے اس (رب) کا پیغام پہنچایا ہی نہیں اور اللہ (مخالف) لوگوں سے آپ (کی جان) کی (خود) حفاظت فرمائے گا۔ بے شک اللہ کافروں کو راہِ ہدایت نہیں دکھاتاo‘‘

١٢. اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ کَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْکُمْ جَمِيْعَا نِالَّذِيْ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَکَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَo (الأعراف، ٧: ١٥٧، ١٥٨)

’’(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اورمعاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور ان سے ان کے بارگراں اور طوق (قیود) جو ان پر (نافرمانیوں کے باعث مسلط) تھے، ساقط فرماتے (اور انہیں نعمت آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے،

وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیںo آپ فرما دیں: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول (بن کر آیا) ہوں جس کے لئے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی جلاتا اور مارتا ہے سو تم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ جو (شانِ امیت کا حامل) نبی ہے (یعنی اس نے اللہ کے سوا کسی سے کچھ نہیں پڑھا مگر جمیع خلق سے زیادہ جانتا ہے اور کفر و شرک کے معاشرے میں جوان ہوا مگر بطنِ مادر سے نکلے ہوئے بچے کی طرح معصوم اور پاکیزہ ہے) جو اللہ پر اور اس کے (سارے نازل کردہ) کلاموں پر ایمان رکھتا ہے اور تم انہی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا سکوo‘‘

۱۳. لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌo (التوبة، ۹: ۱۲۸)

’’بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لئے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیںo‘‘

۱٤. وَ مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَo (الأنبياء، ۲۱: ۱۰۷)

’’اور (اے رسولِ محتشم) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کرo‘‘

۱۵. اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًاo (المزمل، ۷۳: ۱۵)

’’بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر (اَحوال کا مشاہدہ فرما کر) گواہی دینے والا ہے، جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول کو بھیجا تھاo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في أسماء رسول الله، ـــ

مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں: میں محمد اور احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو محو کر دے گا اور میں حاشر ہوں کہ سب لوگ میری پیروی میں ہی (روزِ حشر) جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب ہوں (یعنی سب سے آخر میں آنے والا ہوں)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً. فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لئے اپنے کئی نام بیان کئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور مُقَفِّی (بعد میں آنے والا) اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ اور نبی الرحمہ ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣/١٢٩٩، الرقم: ٣٣٣٩، وفي كتاب: التفسير، باب: تفسير سورة الصف، ٤/١٨٥٨، الرقم: ٤٦١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، ٤/١٨٢٨، الرقم: ٢٣٥٤، والترمذي في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في أسماء النبي ﷺ، ٥/١٣٥، الرقم: ٢٨٤٠، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٨٩، الرقم: ١١٥٩٠۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في أسمائه ﷺ، ٤/١٨٢٨، الرقم: ٢٣٥٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١١، الرقم: ٣١٦٩٢۔ ٣١٦٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٥، ٤٠٤، ٤٠٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣٢٧، الرقم: ٤٣٣٨، ٤٤١٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٩، الرقم: ٤١٨٥۔٤١٨٦، وابن الجعد في المسند، ١/٤٧٩، الرقم: ٣٣٢٢۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ. فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ! قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری مثال گزشتہ انبیاے کرام کے مقابلے میں ایسی ہے، جیسے کسی نے ایک بہت خوبصورت مکان بنایا اور اس کو خوب آراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے بولے: یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سو میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (میرے بعد نبوت ختم ہو گئی)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو اور اولادِ کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرفِ انتخاب بخشا اور پسندیدہ قرار دیا۔''

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: خاتم النبيين ﷺ، ٣/١٣٠٠، الرقم: ٣٣٤١-٣٣٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: ذكر كونه ﷺ خاتم النبيين، ٤/١٧٩١، الرقم: ٢٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩٨، الرقم: ٩١٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٣٦، الرقم: ١١٤٢٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣١٥، الرقم: ٦٤٠٥۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضل نسب النبي ﷺ، ٤/١٧٨٢، الرقم: ٢٢٧٦، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٣، الرقم: ٣٦٠٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٣٥، الرقم: ٦٢٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٦٥، الرقم: ١٢٨٥٢۔

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلَيْکَ السَّلَامُ. قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً. ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً. ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً. ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اس وقت (کافروں سے کچھ ناشائستہ کلمات) سنکر (غصہ کی حالت میں تھے۔ پس واقعہ پر مطلع ہوکر) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا: آپ پر سلامتی ہو آپ رسولِ خدا ہیں۔ فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے بہترین خلق (یعنی انسانوں) میں پیدا کیا۔ پھر مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا (یعنی عرب و عجم) تو مجھے بہترین طبقہ میں داخل کیا۔ پھر ان کے مختلف قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ میں داخل فرمایا (یعنی قریش)۔ پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے بہترین گھرانہ میں داخل کیا اور بہترین نسب والا بنایا (اس لئے میں ذاتی شرف اور حسب و نسب کے لحاظ سے تمام مخلوق سے افضل ہوں)۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٦. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، ٥/٥٤٣، الرقم: ٣٥٣٢، وفي كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/٥٨٤، الرقم: ٣٦٠٧-٣٦٠٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند ١/٢١٠، الرقم: ١٧٨٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٤٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤١، الرقم: ٩٥۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في نبوة النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/٥٩٠، الرقم: ٣٦٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٧، الرقم: ٣١٧٣٣، ٣٦٥٤١، وابن ــــ

مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَی الرَّاهِبِ هَبَطُوْا، فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوْا قَبْلَ ذَلِکَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَـلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتَّی جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هَذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُکَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ، وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ، وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الإِبِلِ، قَالَ: أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ، فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ. فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلَی فَيءِ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْظُرُوْا إِلَی فَيءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ. ...... قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللهَ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوْا: أَبُوْ طَالِبٍ. فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّی رَدَّهُ أَبُوْ طَالِبٍ، وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالًا، وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْکِ وَالزَّيْتِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچے تو ابو طالب اترے، لوگوں نے بھی اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کی طرف آنکلا حالانکہ (روسائے قریش) اس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ راہب ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا

.... حبان في الثقات، ۱/ ۴۲، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/ ۴۵، الرقم: ۱۹، والطبري في تاريخ الأمم والملوک، ۱/ ۵۱۹۔

کر بھیجے گا (ظاہر فرمائے گا)۔ روسائے قریش نے اس سے پوچھا آپ کیسے جانتے ہیں؟ اس نے کہا: جب تم لوگ گھاٹی سے نمودار ہوئے تو کوئی پتھر اور درخت سجدہ کئے بغیر نہ رہا اور وہ صرف نبی کو سجدہ کرتے ہیں نیز میں انہیں مہرِ نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے آیا تو آپ ﷺ اونٹوں کی چراگاہ میں تھے۔ راہب نے کہا انہیں بلا لو۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو سرِ انور پر بادل سایہ فگن تھا۔ قوم کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جب آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپ پر جھک گیا ہے۔ پھر راہب نے کہا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ ان کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابو طالب! چنانچہ وہ ابو طالب کو مسلسل واسطہ دیتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپ ﷺ کو واپس کر دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ ﷺ کے ساتھ زادِ راہ کے طور پر کیک اور زیتون دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيْلَ عليه السلام قَالَ: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَمْ أَرَ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: میں نے تمام زمین کے اطراف و اکناف اور گوشہ گوشہ کو چھان مارا، مگر نہ تو میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کسی کو پایا اور نہ ہی میں نے بنو ہاشم کے گھر سے بڑھ کر بہتر کوئی گھر دیکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ جُنْدَبٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللهِ أَنْ يَّكُوْنَ لِي مِنْكُمْ خَلِيْلٌ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٣٧، الرقم: ٦٢٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٧، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥٢، الرقم: ١٤٠٢۔

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: النهي عن بناء المسجد على القبور، ١/٣٧٧، الرقم: ٥٣٢، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل —

خَلِيْلًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه.

وَزَادَ ابْنُ مَاجَه: فَمَنْزِلِي وَمَنْزِلُ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُجَاهَيْنِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس چیز سے بری ہوتا ہوں کہ تم میں سے کسی کو اپنا خلیل بناؤں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنا لیا ہے جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

امام ابن ماجہ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’پس قیامت کے روز میری منزل اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی منزل آمنے سامنے ہوگی۔‘‘ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ شرفِ نبوت سے کس وقت بہرہ وَر ہوئے تھے (آپ ﷺ کے لئے نبوت کب واجب یا ثابت ہوئی)؟

العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ، ١/٥٠، الرقم: ١٤١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٣٤، الرقم: ٦٤٢٥، وأبو عوانة في المسند، ١/٣٣٥، الرقم: ١١٩٢، والحاكم في المستدرك، ٢/٥٩٩، الرقم: ٤٠١٨۔

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦٠٩، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٦٥، الرقم: ٤٢٠٩-٤٢١٠، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٦٦: ٥/٣٧٩، الرقم: ٢٣٢٦٠، وابن أبی شيبة في المصنف، ٧/٣٢٩، الرقم: ٣٦٥٥٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٧٢، الرقم: ٤١٧٥ ـ

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب کہ آدم کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے مرحلہ میں تھی (یعنی روح اور جسم کا باہمی تعلق ابھی نہ ہوا تھا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ: أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ وَأَحَلَّ لِيَ الْغَنَائِمَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: حَدِيْثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء سے زیادہ فضیلت عطا فرمائی یا فرمایا: میری امت کو دیگر تمام امتوں پر فضیلت عطا کی اور میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال فرما دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

١١. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ إِلَيْكُمْ لَيْسَ بِوَهِنٍ وَلَا كَسِلٍ لِيَخْتِنَ قُلُوْبًا غُلْفًا وَيَفْتَحَ أَعْيُنًا عُمْيًا وَيُسْمِعَ آذَانًا صُمًّا وَيُقِيْمَ أَلْسِنَةً عَوْجَاءَ حَتَّى يُقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: السير، باب: ما جاء في الغنيمة، ٤/١٢٣، الرقم: ١٥٥٣، والطبراني نحوه في المعجم الكبير، ٨/٢٥٧، الرقم: ٨٠٠١، والروياني في المسند، ٢/٣٠٨، الرقم: ١٢٦٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٢٢، الرقم: ٩٩٩، وفي السنن الصغرى، ١/١٨٠، الرقم: ٢٤٥۔

١١: أخرجه الدارمي في السنن، ١/١٧، الرقم: ٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٥٨٦، وابن أبي حاتم في تفسيره، ٦/١٩١٧۔

’’حضرت جبیر بن نفیر حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا (وہ) رسول (ﷺ) تمہارے پاس آیا ہے جو کہ نہ کمزور ہے اور نہ ہی سست، تاکہ وہ دلوں پر پڑے ہوئے غفلت کے پردوں کو ہٹا کر (مردہ دلوں کو پھر سے) زندہ کر دے، اور بند آنکھوں کو کھول دے اور بہرے کانوں کو سنا سکے، اور ٹیڑی زبانوں کو سیدھا کر سکے، یہاں تک کہ (ہر طرف) ایک ہی نغمہ توحید (و رسالت) سنائی دیا جانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں (اور محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے، اور امام عسقلانی نے فرمایا کہ اس حدیث کو امام دارمی نے سندِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ نَبِيْهِ بْنِ وَهْبٍ رضي الله عنه أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيُصَلُّوْنَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِکَ، حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّوْنَهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب بھی دن نکلتا ہے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ اقدس کو (اپنے نورانی وجود سے) گھیر لیتے ہیں اور قبر اقدس پر (حصول برکت و توسل کے لئے) اپنے پَر مس کرتے ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود (وسلام) بھیجتے ہیں اور شام ہوتے ہی آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے

١٢: أخرجه الدارمي في السنن، باب: ما أكرم الله تعالى نبيه بعد موته، ١/٥٧، الرقم: ٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩٢، الرقم: ٤١٧٠، وابن حيان في العظمة، ٣/١٠١٨، الرقم: ٥٣٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٣٩٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، في قول الله تعالى: هو الذي يصلي عليكم وملائكته ... الخ ٣/٥١٨۔

مزید اُترتے ہیں اور وہ بھی دن والے فرشتوں کی طرح کا عمل دہراتے ہیں۔ حتی کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ مبارک (روزِ قیامت) شق ہو گی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں (میدانِ حشر میں) تشریف لائیں گے۔'' اسے امام دارمی، بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوْحَی اللهُ إِلَی عِيْسَی عليه السلام، يَا عِيْسَی، آمِنْ بِمُحَمَّدٍ، وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَکَهُ مِنْ أُمَّتِکَ أَنْ يُؤْمِنُوْا بِهِ، فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ، مَا خَلَقْتُ آدَمَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ، مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ. وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَی الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ، فَکَتَبْتُ عَلَيْهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَسَکَنَ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالْخَلَالُ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: اے عیسیٰ! حضرت محمد (ﷺ) پر ایمان لے آؤ، اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ جو بھی ان کا زمانہ پائے تو (ضرور) ان پر ایمان لائے۔ (جان لو!) اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے، تو میں حضرت آدم (علیہ السلام) کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمد مصطفیٰ (ﷺ) نہ ہوتے، تو میں نہ جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ، جب میں نے پانی پر عرش بنایا تو اس میں لرزش پیدا ہوگئی، لہٰذا میں نے اس پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔''

اِس حدیث کو امام حاکم اور خلال نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام ذہبی نے بھی ان کی تائید کی ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. قال الأستاذ أبو علي الدّقاق: المريدُ متحمِّل، والمراد محمول. وسمعته يقول: كان موسى عليه السلام، مريداً، فقال: ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ﴾

۱۳: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/ ۶۷۱، الرقم: ۴۲۲۷، والخلال في السنة، ۱/ ۲۶۱، الرقم: ۳۱۶، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۵/ ۲۹۹، الرقم: ۶۳۳۶، والعسقلاني في لسان الميزان، ۴/ ۳۵۴، الرقم: ۱۰۴۰، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ۳/ ۲۸۷۔

۱: أخرجه القشيري في الرسالة: ۲۰۴۔

[طه، ۲۰: ۲۵]، وكان نبينا ﷺ، مراداً، فقال الله تعالى: ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَo وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَo الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَo وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ [الم نشرح، ۹٤: ۱-٤] وكذلك قال موسى عليه السلام: ﴿رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرٰنِيْ﴾ [الأعراف، ۷: ۱٤۳] وقال لنبينا ﷺ: ﴿اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ﴾ [الفرقان، ۲۵: ٤۵].

’’حضرت ابو علی دقاقؒ بیان کرتے ہیں: مرید وہ ہے جو طریقِ ریاضت میں مشقتیں جھیلے اور مراد وہ ہے جس سے یہ مشقتیں اٹھا دی گئی ہوں۔ (راوی کہتا ہے کہ) انہوں نے مزید فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام مرید (یعنی رویتِ باری کے طلبگار) تھے جبھی تو انہوں نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور عرض کیا ﴿اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کشادہ فرمادے﴾، اور ہمارے نبی ﷺ چونکہ مراد تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: ﴿کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم و حکمت اور معرفت کے لیے) کشادہ نہیں فرما دیاo اور ہم نے آپ کا (غمِ اُمت کا وہ) بار آپ سے اتار دیاo جو آپ کی پشتِ (مبارک) پر گراں ہو رہا تھاo اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا﴾ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: ﴿اے رب! مجھے (اپنا جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار کرلوں اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا﴾ اور ہمارے نبی ﷺ کو فرمایا: ﴿کیا آپ نے اپنے رب (کی قدرت) کی طرف نگاہ نہیں ڈالی کہ وہ کس طرح (دوپہر تک) سایہ دراز کرتا ہے﴾۔‘‘

۲. ذكر القاضي عياض في كتابه: قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَo﴾ [الأنبياء، ۲۱: ۱۰۷]: لِجَمِيْعِ الْخَلْقِ لِلْمُؤْمِنِ رَحْمَةً بِالْهِدَايَةِ وَرَحْمَةً لِلْمُنَافِقِ بِالْأَمَانِ مِنَ الْقَتْلِ وَرَحْمَةً لِلْكَافِرِ بِتَأْخِيْرِ الْعَذَابِ.

’’قاضی عیاض نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ اللہ رب العزت کے فرمان: ﴿اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کرo﴾ کی تفسیر میں بعض علما نے

۲: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ: ۵۸۔

کہا: آپ ﷺ تمام مخلوقات کے لیے رحمت ہیں۔ مومنین کے لیے ہدایت کی صورت میں رحمت ہیں، منافقین کے لیے رحمت (اس طرح ہیں کہ) ان کو قتل سے امان مل گی اور کفار کے لیے (رحمت یہ ہے کہ) ان پر عذاب میں تاخیر کر دی گئی۔‘‘

۳. قَالَ الْعِزُّ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ رَحِمَهُ اللهُ: وَمِنْ خَصَائِصِهِ أَنَّهُ بُعِثَ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَاخْتُصِرَ لَهُ الْحَدِيثُ اخْتِصَارًا، وَفَاقَ الْعَرَبَ فِي فَصَاحَتِهِ وَبَلَاغَتِهِ.

’’عز بن عبد السلام رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کو جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا اور آپ ﷺ کی گفتگو میں اختصار ہے، اور آپ ﷺ فصاحت و بلاغت میں عربوں پر فوقیت لے گئے۔‘‘

٤. قَالَ الْعِزُّ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ رَحِمَهُ اللهُ: وَمِنْ خَصَائِصِهِ أَنَّ مُعْجِزَةَ كُلِّ نَبِيٍّ تَصَرَّمَتْ وَانْقَرَضَتْ وَمُعْجِزَةُ سَيِّدِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَهِيَ الْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ بَاقِيَةٌ إِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ.

’’عز بن عبد السلام رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہر نبی کا معجزہ ختم ہو گیا لیکن حضور نبی اکرم ﷺ جو اگلے پچھلوں کے آقا و مولی ہیں، کا معجزہ قرآن یومِ قیامت تک باقی ہے۔‘‘

٥. قال الشيخ أبو العباس المرسي رَحِمَهُ الله: جميع الأنبياء عليهم الصلاة والسلام خلقوا من الرحمة، ونبينا ﷺ، هو عين الرحمة.

’’شیخ ابو العباس مرسی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: تمام انبیاء علیهم و السلام رحمت سے پیدا فرمائے گئے جبکہ ہمارے نبی مکرم ﷺ عین رحمت (سراپا رحمت) ہیں۔‘‘

۳: ابن الملقن في غاية السول في تفضيل الرسول: ۳۷۔

٤: ابن الملقن في غاية السول في تفضيل الرسول: ۳۹

٥: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۳۱٤۔

فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ تُسْئَلُ عَنْ مَرْتَبَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُبُوْرِ

﴿اُمت سے قبر میں مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے متعلق پوچھے جانے کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ، فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ، لِمُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ، فَيُقَالُ لَهُ: اُنْظُرْ إِلَى مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَکَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ. فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا. قَالَ: وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِي، كُنْتُ أَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ. وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيْحُ صَيْحَةً، يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندے کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اسے وہاں چھوڑ کر لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں: تو اس شخص یعنی (سیدنا محمد ﷺ) کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ اگر مومن ہو تو کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في عذاب القبر، ۱/۴۶۲، الرقم: ۱۳۰۸، وفي كتاب: الجنائز، باب: الميت يسمع خفق النعال، ۱/۴۴۸، الرقم: ۱۶۷۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: التي يصرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، ۴/۲۲۰۰، الرقم: ۲۸۷۰، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في المسألة في القبر وعذاب القبر، ۴/۲۳۸، الرقم: ۴۷۵۲، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: المسألة في القبر ۴/۹۷، الرقم: ۲۰۵۱۔

تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں۔ اس سے کہا جائے گا: (اگر تو ایمان نہ لاتا تو جہنم میں تیرا ٹھکانہ ہوتا) جہنم میں اپنے اس ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے (نیک اعمال کے سبب) اس کے بدلے جنت میں ٹھکانہ دے دیا ہے۔ پس وہ دونوں کو دیکھتا ہوگا اور اگر منافق یا کافر ہو تو اس سے پوچھا جائے گا تو اس شخص (یعنی سیدنا محمد ﷺ) کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جائے گا تو نے نہ جانا اور نہ پڑھا۔ اسے لوہے کے گُرز سے مارا جائے گا تو وہ (شدتِ تکلیف) سے چیختا چلاتا ہے، جسے سوائے جنات اور انسانوں کے سب قریب والے سنتے ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۲. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة قَالَتْ: فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ أَوْ قَرِيْبَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ. يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوْقِنُ فَيَقُوْلُ: هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى، فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا. فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا، فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ، لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ، فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِي. سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ.

’’حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نمازِ کسوف سے) فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: کوئی ایسی چیز نہیں جسے

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: من لم يتوضأ إلا من الغشى المثقل، ۱/۷۹، الرقم: ۱۸۲، وفي كتاب: الجمعة، باب: صلاة النساء مع الرجال في الكسوف، ۱/۳۵۸، الرقم: ۱۰۰۵، وفي كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ۶/۲۶۵۷، الرقم: ۶۸۵۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الكسوف، باب: ما عرض على النبي ﷺ في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، ۲/۶۲۴، الرقم: ۹۰۵۔

میں نے اپنی اس جگہ پر نہ دیکھ لیا ہو یہاں تک کہ جنت و دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا۔ دجال کے فتنے جیسی آزمائش یا اُس کے قریب تر کوئی شے۔ (راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی) تم میں سے ہر ایک کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا: اس شخص (حضور نبی اکرم ﷺ) کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ جو ایمان والا یا یقین والا ہوگا وہ کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت کے ساتھ تشریف لائے۔ ہم نے ان کی بات مانی، اِن پر ایمان لائے اور اِن کی پیروی کی۔ اسے کہا جائے گا: آرام سے سو جا، ہمیں معلوم تھا کہ تو ایمان والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوگا (راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی) تو کہے گا: مجھے نہیں معلوم۔ میں لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا وہی کہہ دیتا تھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ، أَوْ قَالَ: أَحَدُكُمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ. يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: اَلْمُنْكَرُ، وَالْآخَرُ النَّكِيْرُ. فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ هَذَا. ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِيْنَ، ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيْهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ. فَيَقُوْلُ: أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ؟ فَيَقُوْلَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِي لَا يُوْقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ، حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ. وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ، فَقُلْتُ مِثْلَهُ، لَا أَدْرِي. فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ ذَلِكَ. فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ: الْتَئِمِي عَلَيْهِ، فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ، فَتَخْتَلِفُ فِيْهَا

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في عذاب القبر، ٣/٣٨٣، الرقم: ١٠٧١، وابن حبان في الصحيح، ٧/٣٨٦، الرقم: ٣١١٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٥٦، الرقم: ١٢٠٦٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤١٦، الرقم: ٨٦٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٩٩، الرقم: ٥٣٩٩، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٤/١٥٦، والمناوي في فيض القدير، ٢/٣٣١۔

أَضْلَاعُهُ. فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا، حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب میت کو یا (فرمایا:) تم میں سے کسی ایک کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلگوں آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔ وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں: اس عظیم ہستی (رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ وہ شخص وہی بات کہتا ہے جو دنیا میں کہا کرتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا۔ پھر اس کی قبر کو لمبائی و چوڑائی میں ستر ستر ہاتھ کشادہ کر دیا جاتا ہے اور نور سے بھر دیا جاتا ہے پھر اسے کہا جاتا ہے: (آرام سے) سو جا۔ وہ کہتا ہے میں واپس جا کر گھر والوں کو بتا آؤں۔ وہ کہتے ہیں نہیں، دلہن کی طرح سو جاؤ جسے گھر والوں میں سے جو اسے محبوب ترین ہوتا ہے وہی اٹھاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (روزِ محشر) اُسے اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا۔ اور اگر وہ شخص منافق ہو تو (سوالات کے نتیجے میں) کہے گا: میں نے ایسا ہی کہا جیسا میں لوگوں کو کہتے ہوئے سنا، (اس کے علاوہ) میں نہیں جانتا۔ پس وہ دونوں فرشتے کہیں گے کہ ہم جانتے تھے کہ تم ایسا ہی کہو گے۔ پس زمین سے کہا جائے گا کہ اس پر مِل جا۔ بس وہ اس پر اکٹھی ہو جائے گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں دھنس جائیں گی۔ وہ مسلسل عذاب میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے اور امام ابن حبان نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه في رواية طويلة قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، أَتَاهُ مَلَکٌ فَيَقُوْلُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَإِنِ اللهُ هَدَاهُ

٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في المسألة في القبر وعذاب القبر، ٤/٢٣٨، الرقم: ٤٧٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٣٣، الرقم: ١٣٤٧٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٩٤، الرقم: ٥٣٩٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٣/٢٣٧۔

قَالَ: كُنْتُ أَعْبُدُ اللهَ. فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ: فَمَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا ...... فَيَقُوْلُ: دَعُوْنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأُبَشِّرَ أَهْلِي فَيُقَالُ لَهُ: اسْكُنْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جو پوچھتا ہے: تو کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ پس اگر اللہ تعالیٰ اسے ہدایت عطا فرما دے تو وہ کہتا ہے: میں اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے: تو اس عظیم ہستی (سیدنا محمد ﷺ) کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پس اس کے سوا اس سے کسی اور شے کے متعلق نہیں پوچھا جاتا ...... پھر وہ کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اپنے گھر والوں کو بشارت دوں۔ اسے کہا جاتا ہے: یہیں (راحت و سکون سے) رہو۔'' اِس حدیث کو امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوْسِنَا الطَّيْرُ. وَفِي يَدِهِ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: اسْتَعِيْذُوْا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَقَالَ: وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ حِيْنَ يُقَالُ لَهُ: يَا هَذَا، مَنْ رَبُّکَ؟ وَمَا دِيْنُکَ؟ وَمَنْ نَبِيُّکَ؟

وفي رواية له قَالَ: وَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّکَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللهُ. فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا دِيْنُکَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ. فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيْكُمْ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. فَيَقُوْلَانِ: وَمَا

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في المسألة في القبر وعذاب القبر، ٤/٢٣٨، الرقم: ٤٧٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٣٣، الرقم: ١٣٤٧٢۔

يُدْرِيْكَ؟ فَيَقُوْلُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہم ایک انصاری کے جنازہ کے لئے گئے اور قبر کے قریب بیٹھ گئے۔ جب تک وہ دفن نہ کر دیا گیا حضور نبی اکرم ﷺ بیٹھے رہے اور آپ ﷺ کے اردگرد ہم بھی یوں خاموش ہو کر بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ ﷺ زمین کو کریدنے لگے اور سر مبارک کو اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔ پھر فرمایا: مردہ لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، جب وہ پیٹھ پھیر کر جاتے ہیں۔ اس وقت اس سے پوچھا جاتا ہے: اے انسان! تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟''

''اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، پس اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ دونوں فرشتے اس سے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ دونوں اس سے پوچھتے ہیں: یہ ہستی کون ہے جو تمہاری طرف مبعوث کی گئی تھی؟ وہ کہتا ہے: یہ تو محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ دونوں پوچھتے ہیں: تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی، لہٰذا ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی۔''

اس حدیث کو امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَأَمَّا فِتْنَةُ الْقَبْرِ فَبِي تُفْتَنُوْنَ وَعَنِّي تُسْأَلُوْنَ. فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ أُجْلِسَ فِي قَبْرِهِ، غَيْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْعُوْفٍ. ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: فِيْمَ كُنْتَ؟ فَيَقُوْلُ: فِي الإِسْلَامِ. فَيُقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللهِ، فَصَدَّقْنَاهُ. فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ اللهَ؟ فَيَقُوْلُ: مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللهَ. فَيُفْرَجُ

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر القبر والبلى، ٢/١٤٢٦، الرقم: ٤٢٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٣٩، الرقم: ٢٥١٣٣، وابن منده في كتاب الإيمان، ٢/٩٦٧، الرقم: ١٠٦٧، وعبد الله بن أحمد في كتاب السنة، ١/٣٠٨، الرقم: ٦٠٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٣/٢٤٠۔

لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ. فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيُقَالُ لَهُ: اُنْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللهُ ﷻ. ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا. فَيُقَالُ لَهُ: هَذَا مَقْعَدُکَ. وَيُقَالُ لَهُ: عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مِتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى ...... الحديث. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رہی قبر کی آزمائش تو میری وجہ سے تمہیں قبر میں آزمایا جائے گا، اور (قبر میں) تم سے میرے ہی متعلق پوچھا جائے گا۔ پس اگر کوئی نیک آدمی ہو گا تو اسے بغیر کسی ڈر اور خوف کے اس کی قبر میں بٹھایا جائے گا، پھر اسے کہا جائے گا تو کس ملّت پر تھا؟ تو وہ کہے گا: دین اسلام پر۔ پھر اس سے کہا جائے گا: یہ ہستی کون ہیں؟ پس وہ کہے گا: یہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے ہمارے پاس واضح نشانیاں لے کر مبعوث ہوئے۔ پس ہم نے ان کی تصدیق کی۔ پھر اس سے کہا جائے گا: کیا تو نے اللہ کو دیکھ رکھا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ کوئی شخص اللہ کو نہیں دیکھ سکتا۔ پھر جہنم کی طرف سے اس کی قبر میں سوراخ کر دیا جائے گا پس وہ اس کی طرف دیکھے گا کہ اس کا بعض اس کے بعض کو تباہ کر رہا ہے۔ پھر اسے کہا جائے گا: اس کی طرف دیکھ جس سے اللہ ﷻ نے تمہیں بچا لیا۔ پھر جنت کی طرف سے اس کی قبر میں ایک سوراخ کر دیا جائے گا تو وہ اس کی رونق و جمال کی طرف دیکھے گا۔ پس اُسے کہا جائے گا: یہ ہے تیرا جنت میں ٹھکانہ۔ پھر اسے کہا جائے گا: تو یقین پر زندہ رہا اِسی پر مرا اور اِسی پر تجھے، اگر اللہ نے چاہا، تو (دوبارہ) زندہ کیا جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ الفاظ احمد کے ہیں اور اس کی اِسناد صحیح ہیں۔

۷. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ جِنَازَةً. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُوْرِهَا. فَإِذَا الإِنْسَانُ دُفِنَ فَتَفَرَّقَ عَنْهُ أَصْحَابُهُ، جَاءَهُ مَلَکٌ فِي يَدِهِ مِطْرَاقٌ فَأَقْعَدَهُ. قَالَ: مَا تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳، الرقم: ۱۱۰۱۳، ۱٤۸٦٤، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/٤۱۷، الرقم: ٥٦٥، وعبد اللّٰه بن أحمد في السنة، ۲/٦۱۲، الرقم: ۱٤٥٦۔

وَرَسُوْلُهُ. فَيَقُوْلُ: صَدَقْتَ. ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ فَيَقُوْلُ: هَذَا كَانَ مَنْزِلُکَ لَوْ كَفَرْتَ بِرَبِّکَ. فَأَمَّا إِذَا آمَنْتَ فَهَذَا مَنْزِلُکَ. فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ. فَيُرِيْدُ أَنْ يَنْهَضَ إِلَيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُ: اسْكُنْ. وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ ...... الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اس امت (کے لوگوں) کی قبر میں آزمائش ہوگی۔ پس جب انسان دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (اس کے پاس سے) منتشر ہو جاتے ہیں تو اس کے پاس فرشتہ جس کے ہاتھ میں ہتھوڑا ہوتا ہے، اسے وہ بٹھاتا ہے اور کہتا ہے: اس ہستی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ پس اگر وہ مومن ہو تو کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور (افضل ترین) رسول ہیں۔ پس وہ (فرشتہ) اسے کہتا ہے: تو نے سچ کہا۔ پھر وہ فرشتہ اس کے لئے دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھولتا ہے اور کہتا ہے: تیرا یہ ٹھکانہ ہوتا اگر تو اپنے رب کے ساتھ کفر کرتا۔ لیکن تو ایمان لایا پس تیرا یہ (جنت) ٹھکانہ ہے۔ پھر اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھولا جاتا ہے۔ وہ شخص (فرحت و خوشی کے مارے بے اختیار ہو کر) اس دروازے کی طرف بڑھتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے: ٹھہر جاؤ۔ اور اس کے لئے اس کی قبر میں ہی وسعت پیدا کر دی جاتی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ شَيءٌ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، وَقَدْ أُرِيْتُكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي قُبُوْرِكُمْ. يُسْأَلُ أَحَدُكُمْ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ؟ وَمَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَإِنْ قَالَ: لَا أَدْرِي. رَأَيْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ وَيَصْنَعُوْنَ شَيْئًا فَصَنَعْتُهُ. قِيْلَ لَهُ: أَجَلْ، عَلَى الشَّکِّ عِشْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ. هَذَا مَقْعَدُکَ مِنَ النَّارِ. وَإِنْ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ قِيْلَ لَهُ: عَلَى

۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۳۵۴، الرقم: ۲۷۰۳۷۔

الْيَقِيْنِ عِشْتَ، وَعَلَيْهِ مِتَّ. هَذَا مَقْعَدُکَ مِنَ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کوئی بھی چیز ایسی نہیں جسے میں اپنی اس جگہ سے دیکھ نہ رہا ہوں اور تحقیق مجھے تمہیں تمہاری قبروں میں آزمائش میں مبتلا ہوتے ہوئے بھی دکھایا گیا ہے۔ تم میں سے کسی سے سوال کیا جائے گا: تو (دنیا میں) اس ہستی (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کے) بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ اور تو (دنیا میں) کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ پھر اگر اس نے کہا میں نہیں جانتا، میں نے جس طرح لوگوں کو (ان کے بارے) کہتے سنا میں نے بھی اسی طرح کہہ دیا اور جو کچھ انہیں کرتے ہوئے دیکھا اسی طرح کر دیا، تو اس سے کہا جائے گا کہ ہاں تو شک پر زندہ رہا اور اسی پر مرا۔ اب یہ رہا تیرا آگ کا ٹھکانہ۔ اور اگر اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اس سے کہا جائے گا کہ تو یقین پر زندہ رہا اور اسی پر مرا۔ تیرا ٹھکانہ یہ جنت ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی اِسناد صحیح ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال الإمام القسطلاني: وأن الميت يسأل عنه ﷺ في قبره.

''امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کی خصوصیت ہے کہ قبر میں آپ کے بارے میں سوال ہوتا ہے (یعنی قبر کی آزمائش یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات کے بارے میں سوال ہوگا)۔''

٢. قال الشيخ أبو العباس المرسي رَحِمَهُ اللهُ: لي أربعون سنة ما حجبت عن رسول الله ﷺ ولو حجبت طرفة عين ما عددت نفسي من جملة المسلمين.

''شیخ ابو العباس مرسی رَحِمَهُ اللهُ نے فرمایا: مجھے چالیس سال کا عرصہ ہوا ہے کہ رسول کریم ﷺ سے مجھے حجاب نہیں ہوا۔ اور اگر پلک جھپکنے کے برابر بھی محجوب ہو جاؤں تو میں اپنے آپ کو مسلمانوں میں سے شمار ہی نہ کروں۔''

١: القسطلاني في المواهب اللّدنيّة بالمنح المحمّديّة، ٢/٢٨٩۔

٢: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣١٥۔

فَصْلٌ فِي بَعْثِ اللهِ تَعَالَى النَّبِيَّ ﷺ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿اللہ تعالیٰ کا حضور نبی اکرم ﷺ کو قیامت کے دن مقامِ محمود پر فائز فرمانے کا بیان﴾

اَلْآيَةُ الْقُرْآنِيَّةُ

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّکَ ق عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًاo (بنی اسرائیل، ١٧: ٧٩)

’’اور رات کے کچھ حصہ میں (بھی قرآن کے ساتھ شب خیزی کرتے ہوئے) نماز تہجد پڑھا کریں یہ خاص آپ کے لیے زیادہ (کی گئی) ہے، یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)o‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ. وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِکَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوْسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. وَزَادَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ: فَيَشْفَعُ لِيُقْضَى بَيْنَ الْخَلْقِ، فَيَمْشِي حَتَّى

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: من سأل الناس تكثراً، ٢/٥٣٦، الرقم: ١٤٠٥، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٥٤، الرقم: ٨٨٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٦٩، الرقم: ٣٥٠٩، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢/ ٣٧٧، الرقم: ٣٦٧٧، والطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١٥/ ١٤٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣: ٥٦۔

يَأْخُذَ بِحَلَقَةِ الْبَابِ فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا، يَحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَنْدَه وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص (دنیا میں بھکاری بن کر) لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت کا ٹکڑا تک نہ ہوگا۔ اور فرمایا: قیامت کے دن سورج (مخلوق کے) اتنا قریب ہوگا کہ (ان کا) پسینہ نصف کان تک پہنچ جائے گا۔ پس وہ اس حال میں حضرت آدم علیہ السلام سے مدد طلب کریں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر حضرت محمد ﷺ سے مدد طلب کرنے جائیں گے۔ عبد اللہ بن جعفر نے اتنا زیادہ بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے بیان کیا، ان سے ابن ابی جعفر نے بیان کیا: آپ ﷺ شفاعت کریں گے تاکہ مخلوق کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ آپ جائیں گے حتی کہ جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑ لیں گے۔ یہ وہ دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا اور سارے اہلِ محشر حضور ﷺ کی تعریف کریں گے۔‘‘ اسے امام بخاری، ابنِ مندہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ قَالَ: كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِي رَأْيٌ مِنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ، فَخَرَجْنَا فِي عِصَابَةٍ ذَوِي عَدَدٍ نُرِيْدُ أَنْ نَحُجَّ، ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَی النَّاسِ. قَالَ: فَمَرَرْنَا عَلَی الْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَالِسٌ إِلَی سَارِيَةٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ! مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُوْنَ؟ وَاللهُ يَقُوْلُ: ﴿إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ﴾ [آل عمران، ۳: ۱۹۲] وَ﴿كُلَّمَآ أَرَادُوْا أَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَآ أُعِيْدُوْا فِيْهَا﴾ [السجدة، ۳۲: ۲۰] فَمَا هَذَا الَّذِي تَقُوْلُوْنَ؟ قَالَ: أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ! قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ ﷺ (يَعْنِي الَّذِي يَبْعَثُهُ اللهُ فِيْهِ)؟ قُلْتُ: نَعَمْ!

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنی أهل الجنة منزلة فيها، ۱/ ۱۷۹، الرقم: ۱۹۱، وأبو عوانة في المسند، ۱/ ۱۵٤، الرقم: ٤٤۸، وابن منده في الإيمان، ۲/ ۸۲۹، الرقم: ۸۵۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/ ۲۸۹، الرقم: ۳۱۵، وأيضاً في الاعتقاد، ۱/ ۱۹۵۔

قَالَ: فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ ﷺ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي يُخْرِجُ اللهُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُ، قَالَ: ثُمَّ نَعَتَ وَضْعَ الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسِ عَلَيْهِ، قَالَ: وَأَخَافُ أَنْ لَّا أَكُوْنَ أَحْفَظُ ذَاکَ، قَالَ: غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ زَعَمَ أَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ يَكُوْنُوْا فِيْهَا. قَالَ: يَعْنِي فَيَخْرُجُوْنَ كَأَنَّهُمْ عِيْدَانُ السَّمَاسِمِ. قَالَ: فَيَدْخُلُوْنَ نَهَرًا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ، فَيَخْرُجُوْنَ كَأَنَّهُمُ الْقَرَاطِيْسُ، فَرَجَعْنَا، قُلْنَا: وَيْحَكُمْ أَتَرَوْنَ الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَرَجَعْنَا فَلَا وَاللهِ! مَا خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَوْ كَمَا قَالَ أَبُوْ نُعَيْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ مَنْدَه وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’یزید الفقیر کہتے ہیں: مجھے خوارج کی رائے نے گھیر لیا تھا (کہ گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہیں گے)۔ ہم لوگوں کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ حج کرنے کے لئے نکلے (اور سوچا کہ بعد میں) ہم لوگوں کے پاس (اپنے اس عقیدہ کو بیان کرنے کے لئے) جائیں گے۔ فرماتے ہیں: ہمارا گزر مدینہ منورہ سے ہوا تو دیکھا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ایک ستون کے پاس بیٹھے لوگوں کو احادیث بیان فرما رہے ہیں۔ فرماتے ہیں: اچانک انہوں نے جہنمیوں کا ذکر فرمایا تو میں نے ان سے عرض کیا: اے صحابیٔ رسول ﷺ! آپ یہ کیا بیان کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ تو (جہنمیوں کے بارے) فرماتا ہے: ﴿بے شک تو جسے دوزخ میں ڈال دے تو تُو نے اسے واقعۃً رسوا کر دیا﴾ اور ایک مقام پر ہے: ﴿(دوزخی) جب بھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے﴾ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! فرمایا: کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ مقام پڑھا ہے جس پر اللہ تعالیٰ انہیں فائز فرمائے گا؟ میں نے کہا: ہاں! فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کا مقام ایسا مقامِ محمود ہے جس پر فائز ہونے کے سبب اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا جہنم سے نکالے گا۔ فرماتے ہیں: پھر انہوں نے پل صراط اور لوگوں کے اس پر گزرنے کو بیان فرمایا۔ کہتے ہیں: مجھے ڈر ہے کہ شاید میں اسے یاد نہ رکھ سکوں۔ تاہم انہوں نے یہ بیان کیا کہ لوگ جہنم میں داخل ہونے کے بعد اس سے نکلیں گے۔ ابونعیم کہتے ہیں: وہ ایسے نکلیں گے جیسا کہ آبنوس کی جلی ہوئی لکڑیاں، پھر جنت کی نہر میں غسل کر کے کاغذ کی طرح سفید ہو کر نکلیں گے۔ پس ہم وہاں سے لوٹے اور ہم نے آپس میں کہا: تم پر افسوس ہو کیا یہ شیخ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھتے ہیں؟ (ہرگز نہیں) پس ہم میں سے

ایک شخص کے سوا سبھی خوارج کے عقیدہ سے تائب ہو گئے جیسا کہ ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔‘‘

اسے امام مسلم، ابو عوانہ، ابنِ مندہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فِي قَوْلِهِ ﴿عَسٰٓی أَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] سُئِلَ عَنْهَا قَالَ: هِيَ الشَّفَاعَةُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب آپ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾ کے بارے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مقامِ شفاعت ہے۔‘‘

اسے امام ترمذی، احمد، ابنِ ابی شیبہ اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، قَالَ:

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: من سورة بني إسرائيل، ٥/٣٠٣، الرقم: ٣١٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٤، الرقم: ٩٧٣٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣١٩، الرقم: ٣١٧٤٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٣٦٤، الرقم: ٧٨٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٦٨١، الرقم: ٢٩٩، والصيداوي في معجم الشيوخ، ٢/٣٦٤، الرقم: ٢٩٣، والطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١٥/ ١٤٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٥٩، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٠/٣٠٩۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة بني إسرائيل، ٥/٣٠٨، الرقم: ٣١٤٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٨، الرقم: ٥٥٠٩۔

فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَـلَاثَ فَزَعَاتٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: أَنْتَ أَبُوْنَا آدَمُ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّکَ، فَيَقُوْلُ: إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا أُهْبِطْتُ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ، وَلَکِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَقُوْلُ: إِنِّي دَعَوْتُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ دَعْوَةً فَأُهْلِکُوا، وَلَکِنِ اذْهَبُوْا إِلَى إِبْرَاهِيْمَ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: إِنِّي کَذَبْتُ ثَـلَاثَ کَذِبَاتٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْهَا کَذِبَةٌ إِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِيْنِ اللهِ، وَلَکِنِ ائْتُوْا مُوْسَى فَيَأْتُوْنَ مُوْسَى، فَيَقُولُ: إِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلَکِنِ ائْتُوْا عِيْسَى. فَيَأْتُونَ عِيْسَى، فَيَقُوْلُ: إِنِّي عُبِدْتُ مِنْ دُوْنِ اللهِ وَلَکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا، قَالَ: فَيَأْتُونَنِي، فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ، قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ: قَالَ أَنسٌ: فَکَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا، فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِي وَيُرَحِّبُوْنَ بِي، فَيَقُولُونَ: مَرْحَبًا فَأَخِرُّ سَاجِدًا، فَيُلْهِمُنِي اللهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَکَ وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِکَ، وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي قَالَ اللهُ: ﴿عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۝﴾ [الإسراء، ١٧: ٧٩] قَالَ سُفْيَانُ: لَيْسَ عَنْ أَنسٍ إِلَّا هَذِهِ الْکَلِمَةُ فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما الْحَدِيثَ بِطُوْلِهِ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں۔ حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور کوئی فخر نہیں، حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ سارے لوگ اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ میں ہی وہ ہوں جس سے سب سے پہلے زمین شق ہوگی اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تین بار گھبرانے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں

گے: آپ ہمارے باپ ہیں اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے۔ آپ فرمائیں گے: مجھ سے لغزش واقع ہوئی جس کے باعث مجھے زمین پر اترنا پڑا تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، پھر وہ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو آپ فرمائیں گے: میں نے زمین پر ایک دعا مانگی جس کے باعث سارے لوگ ہلاک کر دیئے گئے تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ فرمائیں گے میں نے تین مرتبہ (بظاہر) خلافِ واقعہ بات کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے ان تینوں باتوں سے دینِ الٰہی کو بچانے کے لئے حیلہ کیا، حضرت ابراہیم فرمائیں گے حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ، وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو آپ فرمائیں گے: میں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا تم عیسیٰ کے پاس جاؤ، وہ سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے: لوگوں نے اللہ ﷻ کے علاوہ مجھے بھی معبود بنا لیا تھا تم حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ، آپ ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ میرے پاس آئیں گے تو میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ ابنِ جدعان (راویٔ حدیث) کہتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا کہ میں اب بھی حضور ﷺ کو دیکھ رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کی زنجیر پکڑ کر کھٹکھٹاؤں گا، تو کہا جائے گا: کون؟ جواب دیا جائے گا: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ چنانچہ وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور مجھے مرحبا کہیں گے، میں (اللہ ﷻ کے سامنے) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: سر اٹھایئے، مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی اور فرمایئے آپ کی بات مانی جائے گی۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راویوں نے بواسطہ ابونضرہ، حضرت ابنِ عباس رضي الله عنهما سے اس حدیث کو مفصل روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَسَى أَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًاo﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] **قَالَ: اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ: الشَّفَاعَةُ. يُعَذِّبُ اللهُ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيُؤْتَى بِهِمْ نَهَرًا، يُقَالُ لَهُ: الْحَيَوَانُ. فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ**

٥: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/١٤٨۔

الْجَنَّةَ، فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ، ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ مِنَ اللهِ تَعَالَى فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ ذٰلِکَ الْاِسْمَ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾ کے بارے میں فرمایا: مقامِ محمود شفاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں میں سے ایک قوم کو ان کے گناہوں کے باعث عذاب دے گا، پھر محمد (ﷺ) کی شفاعت سے انہیں (جہنم) سے نکال کر ایسی نہر کے پاس لایا جائے گا جسے حیات آور کہا جاتا ہے۔ پس وہ اس میں غسل کریں گے اور پھر جنت میں داخل ہو جائیں گے، انہیں (جنت میں) جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے (اس نام کے خاتمہ کا) مطالبہ کریں گے تو وہ اس نام کو ان سے ختم کر دے گا۔“

اسے امام اعظم ابوحنیفہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: فِي قَوْلِ تَعَالَى: ﴿عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًاo﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] قَالَ: يُخْرِجُ اللهُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ وَالْقِبْلَةِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَذَلِکَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ. فَيُؤْتَى بِهِمْ نَهرًا، يُقَالُ لَهُ: الْحَيَوَانُ. فَيُلْقَوْنَ فِيْهِ فَيَنْبُتُوْنَ کَمَا يَنْبُتُ الثَّعَارِيْرُ، ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ، وَيَطْلُبُوْنَ مِنَ اللهِ تَعَالَى أَنْ يُذْهِبَ عَنْهُمْ ذٰلِکَ الْاِسْمَ فَيُذْهِبَهُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

”حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾ کے بارے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایمان والوں اور اہلِ قبلہ میں سے ایک قوم کو محمد ﷺ کی شفاعت سے جہنم سے نکالے گا، یہی مقامِ محمود ہے۔ پس انہیں ایسی نہر کے پاس لایا جائے گا جسے حیات آور کہا جاتا ہے۔ پھر انہیں اس میں ڈال دیا جائے گا تو وہ اس میں ایسے اُگیں گے جیسے سفید ککڑیاں اُگتی ہیں، بعد ازاں وہ (اس نہر سے نکل کر)

٦: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/١٥٢۔

جنت میں داخل ہو جائیں گے تو انہیں (اس میں) جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔ وہ اﷲ تعالیٰ سے (اس نام کے خاتمے کا) مطالبہ کریں گے تو وہ اس نام کو ان سے ختم کر دے گا۔‘‘

اسے امام ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ: الشَّفَاعَةُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مقامِ محمود (حضور نبی اکرم ﷺ کا) شفاعت (فرمانا) ہے۔‘‘ اِسے امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰی ﴿عَسٰٓی أَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ۱۷: ۷۹] قَالَ: وَهُوَ الْمَقَامُ الَّذِي أَشْفَعُ لِأُمَّتِي فِيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اﷲ تعالیٰ کے فرمان ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾ کے بارے فرمایا: یہ وہ مقام ہے جس میں، میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔‘‘ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: حَدَّثَنِي نَبِيُّ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَقَائِمٌ أَنْتَظِرُ أُمَّتِي تَعْبُرُ عَلَی الصِّرَاطِ، إِذْ جَاءَنِي عِيْسَی، فَقَالَ: هٰذِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَدْ جَاءَتْکَ؟ يَا مُحَمَّدُ،

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۴۷۸، الرقم: ۱۰۲۰۰، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/ ۲۸۱، الرقم: ۲۹۹، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء، ۸/ ۳۷۲۔

۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۴۴۱، الرقم: ۹۶۸۴، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/ ۵۹، والمبارکفوري في تحفة الأحوذي، ۸/ ۴۵۴۔

۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۷۸، الرقم: ۱۲۸۲۴، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۷/ ۲۴۹، الرقم: ۲۶۹۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/ ۲۳۵، الرقم: ۵۵۰۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۳۷۳۔

يَسْأَلُوْنَ. أَوْ قَالَ: يَجْتَمِعُوْنَ إِلَيْکَ. وَيَدْعُوْنَ اللهَ ﷻ أَنْ يُفَرِّقَ جَمْعَ الْأُمَمِ إِلَى حَيْثُ يَشَاءُ اللهُ لِهُمْ لِغَمِّ مَا هُمْ فِيْهِ، وَالْخَلْقُ مُلْجَمُوْنَ فِي الْعَرَقِ، وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَهُوَ عَلَيْهِ كَالزَّكْمَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَتَغَشَّاهُ الْمَوْتُ. قَالَ: قَالَ لِعِيْسَى: إِنْتَظِرْ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْکَ. قَالَ: فَذَهَبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ حَتَّى قَامَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَلَقِيَ مَا لَمْ يَلْقَ مَلَکٌ مُصْطَفًى وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ. فَأَوْحَى اللهُ إِلَى جِبْرِيْلَ: إِذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ لَهُ: إِرْفَعْ رَأْسَکَ، سَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. قَالَ: فَشُفِّعْتُ فِي أُمَّتِي أَنْ أُخْرِجَ مِنْ كُلِّ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ إِنْسَانًا وَّاحِدًا. قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَتَرَدَّدُ عَلَى رَبِّي ﷻ، فَلَا أَقُوْمُ مَقَامًا إِلَّا شُفِّعْتُ، حَتَّى أَعْطَانِيَ اللهُ مِنْ ذَالِکَ أَنْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِکَ مِنْ خَلْقِ اللهِ مَنْ شَهِدَ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَوْمًا وَاحِدًا مُخْلِصًا وَمَاتَ عَلَى ذَالِکَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ الْمُنْذَرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

”حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں پل صراط پر کھڑا اپنی امت کے اسے عبور کرنے کا انتظار کر رہا ہوں گا کہ اس اثناء میرے پاس عیسیٰ علیہ السلام تشریف لا کر کہیں گے: اے محمد (ﷺ)! یہ انبیاء آپ کے پاس آئے ہیں یا آپ کے پاس اکٹھے ہو کر آئے ہیں (راوی کو شک ہے) اور اللہ تعالیٰ سے عرض کر رہے ہیں کہ وہ تمام گروہوں کو اپنی منشاء کے مطابق الگ کر دے تا کہ انہیں پریشانی سے نجات مل جائے۔ اس دن ساری مخلوق پسینے میں ڈوبی ہوگی، مومن پر اس کا اثر ایسے ہوگا جیسے زکام (میں ہلکا پھلکا پسینہ) اور جو کافر ہوگا اس پر جیسے موت وارد ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں عیسیٰ سے کہوں گا: ذرا ٹھہریئے جب تک کہ میں آپ کے پاس لوٹوں۔ راوی کہتے ہیں: حضور ﷺ تشریف لے جائیں گے یہاں تک کہ عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے، پس آپ ﷺ کو وہ شرفِ باریابی حاصل ہوگا جو کسی برگزیدہ فرشتہ کو حاصل ہوا نہ کسی نبی مرسل کو۔ پھر اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو وحی فرمائے گا کہ محمد ﷺ کے پاس جا کر کہو: اپنا سر اٹھایئے، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: پس میری امت کے حق میں میری شفاعت قبول کی جائے گی کہ ہر ۹۹ لوگوں میں سے ایک کو نکالتا جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بار

بار اپنے رب کے حضور جاؤں گا اور جب بھی اس کے حضور کھڑا ہوں گا میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کا مکمل اختیار عطا کر کے فرمائے گا: محمد (ﷺ)! اپنی امت اور اللہ کی مخلوق میں سے ہر اس شخص کو بھی جنت میں داخل کر دیجیے جس نے ایک دن بھی اخلاص کے ساتھ یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی پر اس کو موت آئی ہو۔‘‘

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے کہا ہے: اس حدیث کے اشخاص صحیح حدیث کے اشخاص ہیں۔

۱۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَهْتَمُّوْنَ لِذَلِكَ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا ﷻ فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَكَانِنَا. فَيَأْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: أَنْتَ أَبُوْنَا، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ. قَالَ: فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا، وَلَكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ. قَالَ: فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ: سُؤَالَهُ اللهَ ﷻ بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَلَكِنِ ائْتُوْا إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمَنِ. فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ... وَلَكِنِ ائْتُوْا مُوْسَى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللهُ تَكْلِيْمًا، وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ. قَالَ: فَيَأْتُوْنَ مُوْسَى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ الرَّجُلَ. وَلَكِنِ ائْتُوْا عِيْسَى عَبْدَ اللهِ وَرَسُوْلَهُ وَكَلِمَةَ اللهِ وَرُوْحَهُ. فَيَأْتُوْنَ عِيْسَى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلَكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدَ اللهِ وَرَسُوْلَهُ.

قَالَ: فَيَأْتُوْنِي، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي ﷻ فِي دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا

۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۲٤٤، الرقم: ۱۳٥٦۲، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/ ۳۷٤، الرقم: ۸۰٤۔

رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُوْلُ: إِرْفَعْ رَأْسَکَ يَا مُحَمَّدُ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. قَالَ: ثُمَّ أَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي عَزَّوَجَلَّ الثَّانِيَةَ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُوْلُ: إِرْفَعْ رَأْسَکَ مُحَمَّدُ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي، وَأَحْمَدُ رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. قَالَ هَمَّامٌ: وَأَيْضًا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. قَالَ: ثُمَّ أَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي ﷻ الثَّالِثَةَ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُوْلُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. قَالَ هَمَّامٌ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، فَلَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ. أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ.

ثُمَّ تَلَا قَتَادَةُ: ﴿عَسَى أَن يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] قَالَ: هُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي وَعَدَ اللهُ ﷻ نَبِيَّهُ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایمان والوں کو روک لیا جائے گا تو وہ اس سے غمگین ہوکر آپس میں کہیں گے: ہمیں اپنے پروردگار کے ہاں کوئی سفارشی چاہیے جو ہمیں اس سے راحت فراہم کرے۔ پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس

حاضر ہو کر عرض کریں گے: آپ ہمارے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے تخلیق فرمایا اور آپ کے لئے ملائکہ کو سجدہ کرایا اور آپ کو ہر چیز کے نام سکھلا دیئے تو آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں۔ وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں اور اپنے درخت سے کھانے کا ذکر کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا، لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ پہلے نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اہلِ زمین کی طرف مبعوث فرمایا۔ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں اور بغیر علم کے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کی خطا کا ذکر کریں گے، بلکہ تم اللہ تعالی کے خلیل، ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پس وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں۔۔۔تم اس کے بندہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے اور ان کو تورات عطا کی ہے۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس پر فائز نہیں اور ایک شخص کو قتل کرنے کی اپنی خطا کا ذکر کریں گے، لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے، اس کے رسول، اللہ کے کلمے اور اس کی روح ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر نہیں، لیکن تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

"آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے پاس آئیں گے تو میں اپنے رب سے اس کے گھر میں داخلے کی اجازت چاہوں گا تو مجھے اذن دیا جائے گا۔ پس رب کو دیکھتے ہی میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اسی حالت پر رکھے گا پھر فرمائے گا: محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھایئے، کہیے آپ کو سنا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ فرماتے ہیں: میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے کلمات سے حمد و ثنا کروں گا۔ پھر میں سفارش کروں گا تو وہ میرے لئے حد مقرر فرمائے گا لہٰذا میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر دوسری بار میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اذن دیا جائے گا۔ پس اس کو دیکھتے ہی میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اس حال پر رکھے گا پھر فرمائے گا: محمد (ﷺ)! اپنا سر اُٹھایئے! کہیے آپ کو سنا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ فرماتے ہیں: میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ان کلمات سے حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھلائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو وہ میرے لئے حدمقرر فرمائے گا پس میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر تیسری بار میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں

گا۔ پس اس کو دیکھتے ہی سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اس حال پر رکھے گا پھر فرمائے گا: محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھایئے! کہیے آپ کو سنا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ فرماتے ہیں: میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ان کلمات سے حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھلائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو وہ میرے لئے حد مقرر فرمائے گا پس میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ اب جہنم میں صرف وہ رہ جائے گا جسے قرآن نے روکا ہے یعنی جس نے ہمیشہ رہنا ہے۔

''پھر حضرت قتادہ نے آیتِ مبارکہ تلاوت کی: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾ [بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۹] فرمایا: یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے وعدہ کیا ہے۔'' اسے امام احمد اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی الله عنه سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: فِي قَوْلِهِ عزوجل ﴿عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًاo﴾ [بني إسرائيل، ۱۷: ۷۹] قَالَ: يُجْمَعُ النَّاسُ فِي صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، حُفَاةً عُرَاةً كَمَا خُلِقُوْا، سُكُوْتًا لَا تَتَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ. قَالَ: فَيُنَادِي: مُحَمَّدُ، فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، الْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، وَعَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَلَكَ وَإِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، سُبْحَانَ رَبِّ الْبَيْتِ. فَذَلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي قَالَ اللهُ: ﴿عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًاo﴾ [بني إسرائيل، ۱۷: ۷۹].

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

۱۱: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/ ۳۹۵، الرقم: ۳۳۸٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ۳۸۱، الرقم: ۱۱۲۹٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/ ۱۳۹، الرقم: ۳٤۸۰۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/ ۳٦، الرقم: ۱۰٦۲، والطيالسي في المسند، ۱/ ٥٥، الرقم: ٤۱٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۳۷۷، وقال: رجاله رجال الصحيح.

’’حضرت حذیفہ بن یمان ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾ کے بارے فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روزِ آخرت لوگوں کو ایک ہموار میدان میں اکٹھا فرمائے گا، جہاں پکارنے والے کی آواز سب سنیں گے اور سب نظر آتے ہوں گے، لوگ اسی طرح عریاں ہوں گے جس طرح پیدا ہوئے تھے اور سب خاموش ہوں گے اِذنِ الٰہی کے بغیر کسی کو بولنے کی جرات نہیں ہو گی۔ (اللہ رب العزت) آواز دے گا: محمد (ﷺ)! آپ ﷺ فرمائیں گے: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں اور تیری اطاعت کے لئے مستعد ہوں، ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، اور کسی شر کو تیرے آگے کوئی چارہ نہیں، جس کو تُو ہدایت سے نوازے وہی ہدایت یافتہ ہے، تیرا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے، میں تیرے ہی لئے ہوں اور میری دوڑ تیری ہی جانب ہے، تیری بارگاہ کے سوا کوئی پناہ گاہ اور جائے نجات نہیں۔ تیری ذاتِ بابرکات بلند اور پاک ہے، اے بیت اللہ کے رب۔ پس یہی مقامِ محمود ہے جس کا قرآن مجید میں ذکر آیا ہے: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo﴾۔‘‘

اسے امام حاکم، نسائی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: شیخین کی شرط پر یہ حدیث صحیح ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

۱۲. عَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تُمَدُّ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَدًّا لِعَظَمَةِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ لِبَشَرٍ مِنْ بَنِي آدَمَ إِلَّا مَوْضِعُ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ أُدْعَى أَوْلَى النَّاسِ، فَأَخِرُّ سَاجِدًا ثُمَّ يُؤْذَنُ لِي فَأَقُوْمُ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أَخْبَرَنِي هٰذَا لِجِبْرِيْلُ وَهُوَ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ. وَاللهِ! مَا رَآهُ جِبْرِيْلُ قَبْلَهَا قَطُّ، إِنَّكَ أَرْسَلْتَهُ إِلَيَّ؟ قَالَ: وَجِبْرِيْلُ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ حَتَّى يَقُوْلَ اللهُ: صَدَقَ. ثُمَّ يُؤْذَنُ لِي فِي الشَّفَاعَةِ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، عِبَادُكَ عَبَدُوْكَ فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ فَذَالِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

۱۲: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤: ٦١٤، الرقم: ٨٧٠١، والحارث في المسند، ٢/١٠٠٨، الرقم: ١١٣١، وابن المبارك في الزهد، ١/ ١١١، الرقم: ٣٧٥، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء، ٣/ ١٤٥۔

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سطحِ زمین کو عظمتِ رحمٰن کے سبب اتنا کم کر دیا جائے گا کہ کسی بھی بشر کے لئے فقط اپنا پاؤں رکھنے کے لئے جگہ ہو گی۔ پھر سب انسانوں سے پہلے مجھے بلایا جائے گا تو میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر مجھے اذنِ کلام دیا جائے گا تو میں کھڑا ہو کر عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ ہے وہ جبرئیل جس نے مجھے خبر دی، اور وہ اللہ کے دائیں طرف ہوں گے، اللہ کی قسم! میں نے جبریل کو ایسی حالت میں پہلے کبھی نہیں دیکھا، تُو نے اس کو میری طرف بھیجا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل خاموش کھڑے ہوں گے، کچھ کلام نہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس نے سچ کہا، پھر مجھے اذنِ شفاعت دیا جائے گا تو میں عرض کروں گا: اے میرے رب! تیرے بندے زمین میں ہر جگہ تیری عبادت کرتے تھے یہی وہ مقام (جہاں کھڑا ہو کر میں شفاعت کروں گا) مقامِ محمود ہو گا۔‘‘

اسے امام حاکم نے روایت کیا اور کہا ہے: شیخین کی شرط پر اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

۱۳. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تُعْطَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَرَّ عَشَرَ سِنِيْنَ، ثُمَّ تُدْنَى مِنْ جَمَاجِمِ النَّاسِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، قَالَ: فَيَأْتُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَنْتَ الَّذِي فَتَحَ اللهُ بِکَ، وَغَفَرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ. وَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا. فَيَقُوْلُ: أَنَا صَاحِبُكُمْ! فَيَخْرُجُ يَحُوْشُ النَّاسَ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَأْخُذُ بِحَلْقَةٍ فِي الْبَابِ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَقْرَعُ الْبَابَ، فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ! فَيُفْتَحُ لَهُ، فَيَجِيْءُ حَتَّى يَقُوْمَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ، فَيَسْجُدُ. فَيُنَادِي: إِرْفَعْ رَأْسَکَ، سَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَذَلِکَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ

۱۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ٢٤٧، الرقم: ٦١١٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٠٨، الرقم: ٣١٦٧٥، وابن أبى عاصم في السنة، ٢/ ٣٨٣، الرقم: ٨١٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٣٥، الرقم: ٥٥٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٢۔

الْمُنْذَرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن سورج دس سال کی مسافت سے گرم ہوگا، پھر (آہستہ آہستہ) وہ لوگوں کے گروہوں سے قریب ہو جائے گا، (انہوں نے پوری حدیث ذکر کی پھر) فرماتے ہیں: لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! آپ ہی وہ ذات ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے معاملۂ تخلیق اور نبوت کا آغاز فرمایا اور آپ کی خاطر آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کو بخش دیا ہے۔ آپ ہماری حالت مشاہدہ فرما رہے ہیں لہٰذا آپ ہی اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں، آپ ﷺ فرمائیں گے: میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ آپ ﷺ لوگوں کو جمع کرتے ہوئے جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گے، پس آپ ﷺ سونے کے دروازے کا کنڈا پکڑ کر کھٹکھٹائیں گے تو پوچھا جائے گا: کون ہے؟ فرمایا جائے گا: محمد (ﷺ)! اسے کھول دیا جائے گا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سجدہ ریز ہو جائیں گے۔ وہ فرمائے گا: اپنا سر اٹھایئے، سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، پس یہی مقامِ محمود ہے۔‘‘

اسے امام طبرانی، ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے کہا ہے: اس کی اِسناد صحیح ہے۔

١٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] قَالَ: يُجْلِسُنِي مَعَهُ عَلَى السَّرِيْرِ.

رَوَاهُ الدَّيْلِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا﴾ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت مجھے اپنے ساتھ پلنگ (خصوصی نشست) پر بٹھائے گا۔‘‘

١٤: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٣/ ٥٨، الرقم: ٤١٥٩، والسيوطي في الدر المنثور في التفسير بالمأثور، ٥/ ٢٨٧۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ، اِشْفَعْ، يَا فُلَانُ، اِشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَذَالِکَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قیامت کے روز لوگ گروہ در گروہ اپنے اپنے نبی کے پیچھے چلیں گے اور عرض کریں گے: اے فلاں! ہماری شفاعت فرمایئے، اے فلاں! ہماری شفاعت فرمایئے حتی کہ طلبِ شفاعت کا سلسلہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آ کر ختم ہو جائے گا۔ یہی وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِ اللهِ عزوجل: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] قَالَ: يُجْلِسُهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جِبْرِيْلَ عليه السلام، وَيَشْفَعُ لِأُمَّتِهِ. فَذَلِکَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے اور حضرت جبریل علیہ السلام کے درمیان بٹھائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کی شفاعت فرمائیں گے۔ یہی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقامِ محمود ہوگا۔‘‘

٣. قَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ رَحِمَهُ الله: قَالَ أَکْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ ذَلِکَ هُوَ الْمَقَامُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب قوله: عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً، ٤/١٧٤٨، الرقم: ٤٤٤١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٣٨١، الرقم: ١١٢٩٥، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٧١، الرقم: ٩٢٧، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٠/٣٠٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٥٦۔

٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٦١، رقم: ١٢٤٧٤، والسيوطي في الدر المنثور في التفسير بالمأثور، ٥/٢٨٧۔

٣: أخرجه الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١٥/١٤٣۔

الَّذِي يَقُوْمُهُ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِلشَّفَاعَةِ لِلنَّاسِ لِيُرِيْحَهُمْ رَبُّهُمْ مِنْ عَظِيْمِ مَا هُمْ فِيْهِ مِنْ شِدَّةِ ذٰلِکَ الْيَوْمِ.

''امام ابن جریر طبری رَحِمَهُ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اکثر اہلِ علم بیان کرتے ہیں کہ اس مقام سے مراد وہ مقام ہے جس پر حضور نبی اکرم ﷺ روزِ قیامت لوگوں کی شفاعت کے لئے فائز ہوں گے تاکہ انہیں ان کا رب اس عظیم آزمائش و مصیبت سے نجات دلائے جس میں وہ اس دن مبتلا ہوں گے۔''

٤. **عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿عَسٰٓی اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩] قَالَ: يُجْلِسُهُ مَعَهُ عَلَى عَرْشِهِ.**

''حضرت مجاہدؒ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا﴾ - کے بارے میں فرماتے ہیں: اللہ رب العزت آپ کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔''

٥. **قال عبد الله ابن السلام: إنّ محمدا يوم القيامة على كرسيّ الربّ بين يدي الرّبّ تبارک وتعالٰى.**

''حضرت عبد اللہ بن سلام ﷺ بیان کرتے ہیں: بے شک حضرت محمد ﷺ روزِ قیامت اللہ رب العزت کے بالکل سامنے، باری تعالیٰ کی رکھوائی گئی کرسی پر تشریف فرما ہوں گے۔''

٦. **قال ابن كثير في تفسير هذه الآية ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّکَ﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩]: افعل هذا الّذي أمرتک به، لنقيمک يوم القيامة مقامًا يحمدک فيه الخلائق كلّهم وخالقهم تبارک وتعالى.**

''علامہ ابن کثیر اس آیت ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّکَ﴾ کی تفسیر میں بیان کرتے

٤: أخرجه الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١٥/٩٨، والسيوطي في الدر المنثور في التفسير بالمأثور، ٥/٢٨٧، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ١١/٤٢٦.

٥: أخرجه الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١٥/١٤٨، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ١١/٤٨٠، والعيني في عمدة القاري، ٢٣/١٢٣۔

٦: ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٥/١٠٣۔

ہیں: اے محبوب! آپ یہ عمل (نمازِ تہجد) ادا کیجیے جس کا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے تاکہ روزِ قیامت آپ کو اس مقام پر فائز کیا جائے جس پر تمام مخلوقات اور خود خالقِ کائنات بھی آپ کی حمد و ثناء بیان فرمائے گا۔‘‘

٧. قال الإمام الخازن: المقام المحمود هو مقام الشّفاعة لأنّه يحمده فيه الأوّلون والآخرون.

’’امام خازن فرماتے ہیں کہ مقام محمود ہی مقام شفاعت ہے کیونکہ اس مقام پر اوّلین و آخرین آپ ﷺ کی تعریف کریں گے۔‘‘

٨. قال ابن الحجر العسقلاني: روى ابن أبي حاتم من طريق سعيد بن أبي هلال أنّه بلغه أنّ المقام المحمود الّذي ذكره الله أنّ النّبيّ ﷺ يكون يوم القيامة بين الجبار وبين جبريل فيغبطه بمقامه ذلك أهل الجمع.

’’امام ابن حجر عسقلانی بیان کرتے ہیں کہ ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن ابو ہلال کے طریق سے روایت کیا ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ مقامِ محمود جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ روزِ قیامت حضور نبی اکرم ﷺ اللہ رب العزت اور حضرت جبریل علیہ السلام کے درمیان (عرش پر) جلوہ افروز ہوں گے۔ آپ ﷺ کے اس مقام و مرتبہ کو دیکھ کر جمیع مخلوق آپ ﷺ پر رشک کرے گی۔‘‘

٩. قَالَ الشَّوكَانِيُّ في قوله تعالى: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧: ٧٩]: **القول الثالث: أن المقام المحمود هو أن الله تعالىٰ يجلس محمدا ﷺ معه على كرسيّه، حكاه ابن جرير عن فرقة منهم مجاهد، وقد ورد في ذلك حديث، وحكى النقاش عن أبي داود السجسْتَانيّ أنه قال: من أنكر هذا الحديث فهو عندنا مُتَّهَمٌ، ما زال أهل العلم**

٧: الإمام الخازن في لباب التأويل في معاني التنزيل، ٣/١٤٢، ١٤٣۔

٨: أخرجه ابن الحجر العسقلاني في فتح الباري، ٨/٤٦٥۔

٩: أخرجه الشوكاني في فتح القدير، ٣/٢٥٢۔

يتحدّثون بهذا الحديث.

’’علامہ شوکانی مقامِ محمود کے بارے میں تیسرا قول بیان کرتے ہیں: ’’مقامِ محمود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنے ساتھ اپنی کرسی پر بٹھائے گا۔‘‘ اس قول کو ابنِ جریر طبریؒ نے مفسرین کے ایک گروہ سے روایت کیا ہے جن میں حضرت مجاہد التابعی بھی شامل ہیں۔ اس باب میں حدیث بھی وارد ہوئی ہے۔ نقاش نے حضرت ابوداود کا قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ’’جس نے اس حدیث کا انکار کیا وہ ہمارے نزدیک تہمت زدہ ہے۔‘‘ اہلِ علم کثرت سے اس حدیث کو روایت کرتے آئے ہیں۔‘‘



فَصْلٌ فِي إِظْهَارِ عَظَمَةِ النَّبِيِّ بِشَفَاعَتِهِ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت حضور ﷺ کی شفاعت کے سبب آپ کی عظمت کے اظہار کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ. (البقرة، ۲: ۲۵۵)

’’کون ایسا شخص ہے جو اس کے حضور اس کے اِذن کے بغیر سفارش کر سکے۔‘‘

۲. مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ مُّقِيْتًاo (النساء، ٤: ۸۵)

’’جو شخص کوئی نیک سفارش کرے تو اس کے لئے اس (کے ثواب) سے حصہ (مقرر) ہے، اور جو کوئی بری سفارش کرے تو اس کے لئے اس (کے گناہ) سے حصہ (مقرر) ہے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہےo‘‘

۳. عَسٰٓی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًاo (بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۹)

’’یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)o‘‘

٤. لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًاo (مریم، ۱۹: ۸۷)

’’(اس دن) لوگ شفاعت کے مالک نہ ہوں گے سوائے ان کے جنہوں نے (خدائے) رحمٰن سے وعدہ (شفاعت) لے لیا ہےo‘‘

۵. يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِیَ لَهٗ قَوْلًاo (طه، ۲۰: ۱۰۹)

’’اس دن سفارش سود مند نہ ہوگی سوائے اس شخص (کی سفارش) کے جسے (خدائے) رحمٰن نے

اذن (و اجازت) دے دی ہے اور جس کی بات سے وہ راضی ہوگیا ہے (جیسا کہ انبیاء و مرسلین، اولیاء، متقین، معصوم بچوں اور دیگر کئی بندوں کا شفاعت کرنا ثابت ہے)o‘‘

٦. يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ لا اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَ هُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَo (الأنبياء، ۲۱: ۲۸)

’’وہ (اللہ) ان چیزوں کو جانتا ہے جو ان کے سامنے ہیں اور جو ان کے پیچھے ہیں اور وہ (اس کے حضور) سفارش بھی نہیں کرتے مگر اس کے لئے (کرتے ہیں) جس سے وہ خوش ہوگیا ہو اور وہ اس کی ہیبت وجلال سے خائف رہتے ہیںo‘‘

٧. وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ط حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا لا قَالَ رَبُّكُمْ ط قَالُوا الْحَقَّ ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُo (سبا، ۳٤: ۲۳)

’’اور اس کی بارگاہ میں شفاعت نفع نہ دے گی سوائے جس کے حق میں اس نے اِذن دیا ہو گا، یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کردی جائے گی تو وہ (سوالاً) کہیں گے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ (جواباً) کہیں گے ’حق فرمایا‘ (یعنی اذن دے دیا) وہی نہایت بلند، بہت بڑا ہےo‘‘

٨. وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَo (الزخرف، ٤۳: ۸٦)

’’اور جن کی یہ (کافر لوگ) اللہ کے سوا پرستش کرتے ہیں وہ (تو) شفاعت کا (کوئی) اختیار نہیں رکھتے مگر (ان کے برعکس شفاعت کا اختیار ان کو حاصل ہے) جنہوں نے حق کی گواہی دی اور وہ اسے (یقین کے ساتھ) جانتے بھی تھےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَنَزِيِّ قَالَ: اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: كلام الرب مع الأنبياء وغيره، —

الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحَى فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ: لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، هَؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسَى فَإِنَّهُ كَلِيْمُ اللهِ فَيَأْتُوْنَ مُوْسَى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسَى فَإِنَّهُ رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُوْنَ عِيْسَى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُوْنِي فَأَقُوْلُ: أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُوْلُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُوْلُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي

.... ٢٧٢٧/٦، الرقم: ٧٠٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١٨٢/١، الرقم: ١٩٣، والترمذي في الصحيح، أبواب: الزهد، باب: ما جاء في الشفاعة، ٦٦/٢، الرقم: ٤٤٣٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٦/٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٥٠/١١، الرقم: ١١٧٢٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٨٥/١، الرقم: ٣٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٣٧٧، الرقم: ٦٤٦٤، والدارمي في السنن، ٢٣٥/٢، الرقم: ٢٨٠٧۔

قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَکَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي. فَيَقُوْلُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَی أَدْنَی أَدْنَی مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ.......

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي کَمَا حَدَّثَکُمْ بِهِ قَالَ: ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، ائْذَنْ لِي فِيْمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَيَقُوْلُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَکِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’معبد بن ہلال عنزی سے روایت کی ہے کہ اہل بصرہ سے ہم کچھ لوگ جمع ہو کر حضرت انس بن مالک کی خدمت میں گئے اور اپنے ساتھ حضرت ثابت کو بھی لے گئے تاکہ وہ ہمیں حدیثِ شفاعت سنانے کا ان سے مطالبہ کریں۔ جب ہم ان کی خدمت میں گئے تو وہ اپنے مکان میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے اجازت طلب کی تو ہمیں اجازت دے دی گئی اور وہ (یعنی حضرت انس بن مالک) اپنے بستر پر بیٹھے تھے۔ ہم نے ثابت سے کہا کہ حدیثِ شفاعت سے پہلے ان سے کسی اور چیز کے بارے میں نہ پوچھنا۔ انہوں نے کہا کہ اے ابوحمزہ! اہل بصرہ سے آپ کے یہ بھائی آپ سے حدیثِ شفاعت پوچھنے آئے ہیں۔ (حضرت انس بن مالک) بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگ دریا کی موجوں کی مانند بے قرار ہوں گے۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے لائق نہیں ہوں۔ تمہیں چاہیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ پس وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، تمہیں چاہیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ پس وہ حضرت

موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کا اہل نہیں ہوں، لیکن تمہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے کیونکہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔ پس وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے قابل نہیں۔ تمہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جانا چاہیے۔ پس وہ میری خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ تو میرا کام ہے۔ پس میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور مجھے ایسی محامد (حمد کی جمع) کا الہام کیا جائے گا جن کے ساتھ میں حمد وثنا کروں گا اور مجھے وہ اب یاد نہیں ہیں۔ پس میں ان محامد کے ساتھ اس کی حمد وثنا کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا کہ اے محمد (صلی اللہ علیك وسلم)! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے رب! میری اُمت، میری اُمت۔ پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں جو کے برابر بھی ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لو۔ میں جا کر یہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ دوبارہ اس کی حمد وثنا بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ کہا جائے گا کہ اے محمد (صلی اللہ علیك وسلم)! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! میری اُمت، میری اُمت۔ پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جہنم سے اسے بھی نکال لو جس کے دل میں ذرے کے برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد وثنا بیان کروں گا اور پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس فرمایا جائے گا کہ اے محمد (صلی اللہ علیك وسلم)! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! میری امت، میری امت۔ پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور اسے بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی بہت ہی کم ایمان ہو۔ پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔......

''حضرت حسن بصری رَحِمَهُ الله (حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی یہ اضافہ) بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں چوتھی دفعہ جاؤں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (صلی اللہ علیك وسلم)! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! مجھے ان کی اجازت بھی دیجئے جنہوں نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مجھے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی کبریائی اور عظمت

کی قسم ہے، میں ضرور دوزخ سے انہیں بھی نکال دوں گا جنہوں نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا ہے۔‘‘

٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ. فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِکَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ عليه السلام، ثُمَّ بِمُوْسَى عليه السلام، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سورج لوگوں کے بہت قریب آ جائے گا یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔ لوگ اس حالت میں (پہلے) حضرت آدم علیہ السلام سے استغاثہ کرنے جائیں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر بالآخر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے استغاثہ کریں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ: فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا: إِنَّ اللهَ عزوجل اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسَى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسَى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِکَ وَمُوْسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِکَ وَعِيْسَى رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِکَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذٰلِکَ أَلَا

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: من سأل الناس تكثرًا، ٢/٥٣٦، الرقم: ١٤٠٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٠، الرقم: ٨٧٢٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٦٩، الرقم: ٣٥٠٩، وابن منده في كتاب الإيمان، ٢/٨٥٤، الرقم: ٨٨٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٧٧، الرقم: ٣٦٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧١، ووثّقه۔

٣: أخرجه والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمي في السنن، ١/٣٩، الرقم: ٤٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٦١۔

وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَآءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضي اللہ عنہما سے روایت ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب پہنچے تو ان صحابہ کو کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ ان میں سے بعض نے کہا! تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ تعجب خیز تو نہیں۔ ایک نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ سلام کیا اور فرمایا؛ میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ بے شک وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ بے شک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں اور کلمۃ اللہ ہیں۔ واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ وہ بھی یقیناً اسی طرح ہیں۔ مگر سنو! اچھی طرح آگاہ ہو جاؤ کہ (میری شان یہ ہے) میں اللہ کا حبیب ہوں اور (اس پر) مجھے کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھول دے گا اور مجھے اس میں داخل فرما دے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مؤمن ہونگے اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ مکرم و معزز ہوں۔ لیکن مجھے کوئی فخر نہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٤. رَوَى أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَسَى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا﴾ [بنی

٤: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/١٤٧، ١٤٨، وأخرج ـــ

اسرائیل، ١٧: ٧٩] قَالَ: اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ: الشَّفَاعَةُ، يُعَذِّبُ اللهُ تَعَالَى قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيُؤْتَى بِهِمْ نَهَرًا يُقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ، فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ، ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ مِنَ اللهِ تَعَالَى فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ ذٰلِكَ الْاِسْمَ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ ﷺ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)﴾۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مقامِ محمود سے مراد شفاعت ہے، اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان میں سے ایک قوم کو ان کے گناہوں کے سبب عذاب دے گا، پھر انہیں محمد ﷺ کی شفاعت کے واسطہ سے (جہنم سے) نکالے گا تو انہیں نہرِ حیات پر لایا جائے گا۔ پس وہ اس میں غسل کر کے جنت میں داخل ہوں گے تو (وہاں) انہیں جہنمی کے نام سے پکارا جائے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے (اس نام کے خاتمہ کی) گزارش کریں گے تو وہ ان سے اس نام کو بھی ختم فرما دے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ

...... المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم مختصراً منهم: البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥/٢٤٠١، الرقم: ٦١٩٨، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الشفاعة، ٤/٢٣٦، الرقم: ٤٧٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٣٤۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ما جاء في الشفاعة، ٤/ ٦٢٥، الرقم: ٢٤٣٥، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الشفاعة، ٤/٢٣٦، الرقم: ٤٧٣٩، وابن ماجه عن جابر رضی اللہ عنہ في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤١، الرقم: ٤٣١٠، والحاكم في المستدرك، ١/١٣٩، الرقم: ٢٢٨، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، وأبو يعلى في المسند، ٦/٤٠، الرقم: ٣٢٨٤، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٢٧٢، الرقم: ٤٤٨، والطيالسي في المسند، ١/٢٣٣، الرقم: ١٦٦٩۔

الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے ان افراد کے لئے ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: أَنَا فَاعِلٌ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ؟ قَالَ: اُطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيْزَانِ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ؟ قَالَ: فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ، فَإِنِّي لَا أُخْطِيءُ هَذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں میں ہی ایسا کرنے والا ہوں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس دن) میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ وہاں نہ ملیں؟ آپ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق، باب: ما جاء في شأن الصراط، ٤/٦٢١، الرقم: ٢٤٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧٨، الرقم: ١٢٨٢٥، ورجاله رجال الصحيح، والبخاري في التاريخ الكبير، ٨/٤٥٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٤٦ـ٢٤٨، الرقم: ٢٦٩١ـ٢٦٩٤، وإسناده صحيح، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٠، الرقم: ٥٤٨٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٩/٣٦٠ـ٣٦١، والمزي في تهذيب الكمال، ٥/٥٣٧، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢/١٩٨، الرقم: ٤١٨ـ

ﷺ نے فرمایا: میزان کے پاس ڈھونڈنا۔ میں نے عرض کیا: اگر وہاں بھی نہ ملیں تو کہاں تلاش کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ کو حوضِ کوثر پر تلاش کرنا کیونکہ ان تین جگہوں میں سے ہی کسی جگہ پر میں ہوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ امام احمد کی سند کے رجال بھی صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۷. عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ، وَقَالَ: اَللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ ابْنُ کَثِيرٍ: وَهَذَا إِسْنَادٌ لَا بَأْسَ بِهِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْکَبِيْرِ وَأَسَانِيْدُهُمْ حَسَنَةٌ.

’’حضرت رُوَیفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجا اور یہ کہا: یا اللہ! حضور نبی اکرم ﷺ کو قیامت کے روز اپنے نزدیک مقامِ قرب پر فائز فرما، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔‘‘

اسے امام احمد، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر نے فرمایا کہ اس کی اسناد میں کوئی نقص نہیں ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام بزار نے اور طبرانی نے **المعجم الأوسط** اور **المعجم الکبير** میں روایت کیا ہے۔ ان سب کی سند حسن ہے۔

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۸/۴، الرقم: ۱۷۰۳۲، والبزار في المسند، ۲۹۹/۶، الرقم: ۲۳۱۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳۲۱/۳، الرقم: ۳۲۸۵، وفي المعجم الکبير، ۲۵/۵، الرقم: ۴۴۸۰، وابن أبي عاصم في السنة، ۳۲۹/۲، الرقم: ۲۵۸۷، وابن قانع في معجم الصحابة، ۲۱۷/۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳۲۹/۲، الرقم: ۲۵۸۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۶۳/۱۰، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ۵۱۴/۳، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ۵۲/۱۔

٨. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يَّدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى. أَتُرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ؟ لَا، وَلٰكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِيْنَ، الْخَطَّائِيْنَ، الْمُتَلَوِّثِيْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ اختیار دیا گیا کہ خواہ میں قیامت کے روز شفاعت کرلوں یا میری آدھی اُمت کو (بلاحساب و کتاب) جنت میں داخل کر دیا جائے۔ تو میں نے اس میں سے شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ عام اور (پوری اُمت کے لئے) کافی ہوگی۔ اور تم شائد یہ خیال کرو کہ وہ پرہیزگاروں کے لئے ہوگی؟ نہیں بلکہ وہ گناہگاروں، خطاکاروں اور بدکرداروں کے لئے ہوگی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا خَيَّرَنِي رَبِّي اللَّيْلَةَ؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهُ خَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِهَا. قَالَ: هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عوف بن مالک اشجعی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤١، الرقم: ٤٣١١، وأحمد بن حنبل عن ابن عمر رضي الله عنهما في المسند، ٢/٧٥، الرقم: ٥٤٥٢، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٢٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٨، والكناني في مصباح الزجاجة، ٤/٢٦٠، الرقم: ١٥٤٩۔

٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٤، الرقم: ٤٣١٧، والحاكم في المستدرك، ١/١٣٥، الرقم: ٢٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٦٨، الرقم: ١٢٦، وفي مسند الشاميين، ١/٣٢٦، الرقم: ٥٧٥، وابن منده في كتاب الإيمان، ٢٠/٨٧٣، الرقم: ٩٣٢۔

جانتے ہو رات میرے رب نے مجھے کیا اختیار دیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ سب سے بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے مجھے یہ اختیار دیا کہ اگر میں چاہوں تو میری نصف اُمت (بلاحساب و کتاب) جنت میں داخل ہو جائے یا یہ کہ میں شفاعت کروں، تو میں نے شفاعت کو پسند کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ ہم کو (بھی) شفاعت کے حقداروں میں کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (شفاعت) ہر مسلمان کے لئے ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہوگئی۔‘‘

اس حدیث کو امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فَقَضَى بَيْنَهُمْ وَفَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ. قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ: قَد قَضَى بَيْنَنَا رَبُّنَا، فَمَنْ يَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّنَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: انْطَلِقُوْا إِلَى آدَمَ، فَإِنَّ اللهَ خَلَقَهُ بِيَدِهِ، وَكَلَّمَهُ. فَيَأْتُوْنَهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا، فَيَقُوْلُ آدَمُ:

۱۰: أخرجه الدارقطني في السنن، ۲/۲۷۸، الرقم: ۱۹٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/٤۹۰، الرقم: ٤۱٥۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/۲، وقال الهيثمي: رواه البزار، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۲/٦۷۔

۱۱: أخرجه الدارمي في السنن، ۲/٤۲۱، الرقم: ۲۸۰٤، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/۳۲۰، الرقم: ۸۸۷، وابن المبارك في المسند، ۱/٦۳، الرقم: ۱۰۲، وفي الزهد، ۱/۱۱۱، الرقم: ۳۷٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۷/٤٥۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۷٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/٥۳۰۔

عَلَيْكُمْ بِنُوحٍ. فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَدُلُّهُمْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَدُلُّهُمْ عَلَى مُوسَى. فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَدُلُّهُمْ عَلَى عِيسَى. فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: أَدُلُّكُمْ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ. قَالَ: فَيَأْتُونِي، فَيَأْذَنُ اللهُ لِي أَنْ أَقُومَ إِلَيْهِ، فَيَثُورُ مَجْلِسِي أَطْيَبَ رِيحٍ شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ، حَتَّى آتِيَ رَبِّي فَيُشَفِّعَنِي وَيَجْعَلَ لِي نُورًا مِنْ شَعْرِ رَأْسِي إِلَي ظُفُرِ قَدَمِي. فَيَقُولُ الْكَافِرُونَ عِنْدَ ذٰلِكَ لِإِبْلِيسَ: قَدْ وَجَدَ الْمُؤْمِنُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَهُمْ، فَقُمْ أَنْتَ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّكَ أَنْتَ أَضْلَلْتَنَا. قَالَ: فَيَقُومُ، فَيَثُورُ مَجْلِسُهُ أَنْتَنَ رِيحٍ شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ، ثُمَّ يَعْظُمُ لِجَهَنَّمَ، فَيَقُولُ عِنْدَ ذٰلِكَ: ﴿وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ﴾ إِلى آخر الآية. [إبراهيم، ١٤: ٢٢].

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

’’حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا اور حساب کتاب کے فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا تو مومن عرض کریں گے: ہمارے رب نے ہمارے درمیان فیصلہ فرما دیا سو اب کون ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے گا؟ وہ (آپس میں مشورہ کر کے) کہیں گے: حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور ان کے ساتھ گفتگو فرمائی تو وہ ان کے پاس حاضر ہوکر عرض کریں گے: اٹھیے اور اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: تم لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جانے کا کہیں گے۔ پس وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیج دیں گے۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئیں گے تو وہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیج دیں گے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں نبی اُمّی (محمد مصطفیٰ) ﷺ کے پاس جانے کے لئے تمہاری رہنمائی کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ مجھے اپنے حضور کھڑا ہونے کی توفیق

عطا فرمائے گا، میری نشست سے ایسی خوشبو پھیلے گی کہ اس جیسی مہک کو کسی نے کبھی نہیں سونگھا ہوگا۔ یہاں تک کہ میں اپنے رب کے حضور آؤں گا تو وہ مجھے حقِ شفاعت عطا فرمائے گا اور مجھے سر کے بالوں سے لے کر قدموں کے ناخن تک سراپائے نور بنا دے گا۔ اس پر کافر ابلیس مردود سے کہیں گے: ایمان والوں نے ایسی ہستی کو پا لیا ہے جو ان کی شفاعت کرے گی پس تو کھڑا ہو اور اپنے رب سے ہماری شفاعت کر کیونکہ تو نے ہی ہمیں گمراہ کیا۔ راوی فرماتے ہیں: وہ کھڑا ہوگا تو اس کی نشست سے اتنی سخت بدبو پھیلے گی کہ کسی نے اس جیسی بدبو کبھی نہ سونگھی ہوگی، پھر وہ عذابِ جہنم کے لئے بڑا ہو جائے گا تو اس وقت وہ کہے گا (آیت کریمہ): ''اور شیطان کہے گا جبکہ فیصلہ ہو چکا ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے (بھی) تم سے وعدہ کیا تھا سو میں نے تم سے وعدہ خلافی کی ہے۔''

اس حدیث کو امام دارمی، طبرانی اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَقَائِمٌ أَنْتَظِرُ أُمَّتِي تَعْبُرُ عَلَى الصِّرَاطِ إِذْ جَاءَنِي عِيْسَى، فَقَالَ: هٰذِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَدْ جَاءَتْکَ؟ يَا مُحَمَّدُ، يَشْتَكُوْنَ. أَوْ قَالَ: يَجْتَمِعُوْنَ إِلَيْکَ. وَيَدْعُوْنَ اللهَ ﷻ أَنْ يُفَرِّقَ جَمْعَ الْأُمَمِ إِلَى حَيْثُ يَشَاءُ اللهُ لَهُمْ لِغَمِّ مَا هُمْ فِيْهِ، وَالْخَلْقُ مُلْجَمُوْنَ بِالْعَرَقِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَهُوَ عَلَيْهِ كَالزُّكْمَةِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَتَغَشَّاهُ الْمَوْتُ، قَالَ: فَأَقُوْلُ: يَا عِيْسَى، انْتَظِرْ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْکَ قَالَ: فَذَهَبَ نَبِيُّ اللهِ حَتّٰى قَامَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَلَقِيَ مَا لَمْ يَلْقَ نَبِيٌّ مُصْطَفًى وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ. فَأَوْحَى اللهُ ﷻ إِلَى جِبْرِيْلَ: اِذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ لَّهُ: ارْفَعْ رَأْسَکَ سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، قَالَ: فَشُفِّعْتُ فِي أُمَّتِي أَنْ أُخْرِجَ مِنْ كُلِّ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ إِنْسَانًا وَّاحِدًا قَالَ: فَمَازِلْتُ أَتَرَدَّدُ عَلَى رَبِّي ﷻ فَلَا أَقُوْمُ بَيْنَ يَدَيْهِ مَقَامًا إِلَّا شُفِّعْتُ، حَتَّى أَعْطَانِي اللهُ ﷻ مِنْ ذَالِکَ أَنْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِکَ مِنْ خَلْقِ اللهِ ﷻ مَنْ شَهِدَ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَوْمًا وَاحِدًا مُخْلِصًا وَّمَاتَ عَلَى ذَالِکَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۷۸، الرقم: ۲۸٤۷۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں پل صراط پر اپنی اُمت کا عبور کرتے ہوئے انتظار کروں گا کہ اس اثناء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے وہ کہیں گے کہ اے محمد! یہ انبیاء آپ کے پاس التجا لے کر آئے ہیں یا آپ کے پاس اکھٹے ہو کر آئے ہیں (راوی کو شک ہے) اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ تمام گروہوں کو وہ اپنی منشاء کے مطابق الگ کر دے تاکہ انہیں پریشانی سے نجات مل جائے۔ اس دن لوگ اپنے پسینوں میں ڈوبے ہوں گے مومن پر اس کا اثر ایسے ہوگا جیسے زکام میں (ہلکا پُھلکا پسینہ) اور جو کافر ہوگا اسے موت نے آ لیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پس میں کہوں گا: اے عیسیٰ! ذرا ٹھہرے رہیے یہاں تک کہ میں آپ کے پاس لوٹ آؤں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے جائیں گے یہاں تک کہ عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے۔ پس آپ ﷺ کو وہ شرف باریابی حاصل ہوگا جو کسی برگزیدہ نبی کو حاصل ہوا نہ کسی نبی مرسل کو۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی فرمائے گا کہ محمد (ﷺ) کے پاس جا کر کہو: سر انور اٹھایئے۔ مانگیے آپ کو عطا کر دیا جائے گا۔ شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پس میں اپنی اُمت کی شفاعت کروں گا۔ ہر ۹۹ لوگوں میں سے ایک کو نکالتا جاؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: میں بار بار اپنے رب کے حضور جاؤں گا اور جب بھی اس کے حضور کھڑا ہوں گا، شفاعت کروں گا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کا مکمل اختیار عطا فرمائے گا اور فرمائے گا: اے محمد، اللہ کی مخلوق میں سے اپنی اُمت کے ہر اُس شخص کو بھی جنت میں داخل کر دے جس نے ایک دن بھی اخلاص کے ساتھ یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اسی پر اس کی موت آئی ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِلْأَنْبِيَاءِ مَنَابِرُ مِنَ ذَهَبٍ قَالَ: فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَيَبْقَى مِنْبَرِي لَا أَجْلِسُ عَلَيْهِ أَوْ لَا أَقْعُدُ عَلَيْهِ قَائِمًا بَيْنَ يَدَي رَبِّي مَخَافَةَ أَنْ يَبْعَثَ بِي إِلَى الْجَنَّةِ وَ يَبْقَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي. فَيَقُوْلُ اللهُ ﷻ: يَا مُحَمَّدُ، مَا تُرِيْدُ أَنْ أَصْنَعَ بِأُمَّتِكَ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، حِسَابُهُمْ فَيُدْعَى بِهِمْ فَيُحَاسَبُوْنَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللهِ

۱۳: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۱/ ۱۳۵، الرقم: ۲۲۰۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي فَمَا أَزَالُ أَشْفَعُ حَتَّى أُعْطَى صِكَاكًا بِرِجَالٍ قَدْ بُعِثَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَأَتَى مَالِكٌ: خَازِنُ النَّارِ فَيَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ، مَا تَرَكْتَ لِلنَّارِ لِغَضْبِ رَبِّكَ فِي أُمَّتِكَ مِنْ بَقِيَّةٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) تمام انبیاء علیہم السلام کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے۔ وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر خالی رہے گا۔ میں اس پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اپنے رب کریم کے حضور کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت، میرے بعد کہیں بے یار و مددگار نہ رہ جائے۔ اس لئے عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تیری کیا مرضی ہے، تیری امت کے ساتھ کیا سلوک کروں۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں عرض کروں گا، اے میرے رب! ان کا حساب جلدی فرما دے۔ بس ان کو بلایا جائے گا اور ان کا حساب ہوگا، کچھ ان میں سے اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہونگے اور کچھ میری شفاعت سے، میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں ایسے لوگوں کی رہائی کا پروانہ بھی حاصل کر لوں گا جنہیں دوزخ میں بھیجا جا چکا تھا یہاں تک کہ مالک داروغہ جہنم عرض کرے گا: اے محمد (صلی اللہ علیک والک وسلم)! آپ نے اپنی اُمت میں سے کوئی بھی آگ میں باقی نہیں چھوڑا کہ جس پر اللہ رب العزت ناراض ہو۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱٤. عَنْ حَرْبِ بْنِ سُرَيْجٍ الْبَزَّازِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہ: جُعِلْتُ فِدَاکَ أَرَأَيْتَ هَذِهِ الشَّفَاعَةَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ بِهَا أَهْلُ الْعِرَاقِ، أَحَقٌّ هِيَ؟ قَالَ: شَفَاعَةُ مَاذَا؟ قُلْتُ: شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ: حَقٌّ وَاللهِ، وَاللهِ لَحَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَشْفَعُ لِأُمَّتِي حَتَّى يُنَادِيَنِي رَبِّي عزوجل فَيَقُوْلُ:

۱٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٤٤، الرقم: ٢٠٨٤، والبزار في المسند، ٢/ ٢٤٠، الرقم: ٦٣٨، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء، ٣/١٧٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ١٠/٤٥٧۔

أَرَضِيتَ يَا مُحَمَّدُ؟ فَأَقُولُ: نَعَمْ رَضِيتُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَالْبَزَّارُ.

”حرب بن سریج بزاز سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین باقر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میں آپ پر قربان! آپ کا اس شفاعت کے بارے کیا خیال ہے جس کے بارے میں اہلِ عراق تذکرہ کرتے ہیں، کیا یہ حق ہے؟ انہوں نے فرمایا: کون سی شفاعت؟ میں نے عرض کیا: حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت! انہوں نے فرمایا: اللہ ربّ العزت کی قسم! حق ہے، اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھ سے میرے چچا محمد بن علی بن حنفیہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا: انہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) میں اپنی امت کے لئے شفاعت کرتا رہوں گا حتی کہ میرا رب مجھے ندا دے کر پوچھے گا: اے محمد (ﷺ)! کیا آپ راضی ہو گئے؟ میں عرض کروں گا: ہاں! میں راضی ہو گیا۔“ اسے امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: اَلسَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَالْمُقْتَصِدُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللهِ، وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهِ وَأَصْحَابُ الْأَعْرَافِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں خیرات (نیکیوں) کی طرف سبقت لے جانے والا جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا، اور مقتصد (درمیانہ درجہ کا) جنت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے داخل ہوگا، اور ظالم لنفسہٖ (اپنے اوپر ظلم کرنے والا) اور اصحابِ اعراف جنت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت سے داخل ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَا تَزَالُ الشَّفَاعَةُ بِالنَّاسِ، وَهُمْ

۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۱۸۹، الرقم: ۱۱٤٥٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٤٦٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/٥٥٦، والسيوطي في الدر المنثور، ۷/۲٥۔

۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۲۱٥، الرقم: ۱۰٥۱۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۸۰، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٤/۱۳۰۔

يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ حَتَّى إِنَّ إِبْلِيْسَ الْأَبَالِسِ لَيَتَطَاوَلُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ تُصِيْبَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ شفاعت کا معاملہ جاری رہے گا، اور وہ دوزخ سے نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ ابلیسوں کا ابلیس بھی اس سے بہرہ ور ہونے کی خواہش کرے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِيْمَنْ تُصِيْبُهُ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ يُغْنِي الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَكِنَّ الشَّفَاعَةَ لِلْمُذْنِبِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْاِعْتِقَادِ.

’’حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! تو مجھے ان میں شامل کر جن کو حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہو گی، انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ مؤمنین کو حضور ﷺ کی شفاعت سے مستغنی کر دے گا، لیکن وہ شفاعت خاص طور پر مؤمن اور مسلمان گناہگاروں کے لئے ہے۔‘‘ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: إِذَا سَمِعْتَ الْمُؤَذِّنَ، فَقُلْ كَمَا يَقُوْلُ، فَإِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، فَقُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَإِذَا قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ، رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ يَقُوْلَهَا رَجُلٌ حِيْنَ يُقِيْمُ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ فِي شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت حسن بصری رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں: جب تو مؤذن کو (اذان دیتا) سنے تو جو وہ کہتا ہے تو بھی کہہ، پس جس وقت وہ کہے: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، تو تُو کہہ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، جس وقت وہ

۳: أخرجه البيهقي في الاعتقاد، ١/٢٠٣.

٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٠٦، الرقم: ٢٣٦٥، وأيضاً، ٦/٩٧، الرقم: ٢٩٧٧٢.

(اقامت میں) قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہے تو تُو کہہ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ﴿اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفیٰ ﷺ کو ان کا طلب کیا ہوا روزِ قیامت عطا فرما﴾ ہر ایسا کہنے والے کو اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت میں داخل فرمائے گا۔'' اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ: كُنْتُ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ تَكْذِيْباً بِالشَّفَاعَةِ، حَتَّى لَقِيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ كُلَّ آيَةٍ ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا خُلُوْدُ أَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ: يَا طَلْقُ، أَتُرَاکَ أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللهِ مِنِّي وَأَعْلَمَ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاتَّضِعْتُ لَهُ؟ فَقُلْتُ: لَا وَاللهِ! بَلْ أَنْتَ أَقْرَأُ لِكِتَابِ اللهِ مِنِّي وَأَعْلَمُ بِسُنَّتِهِ مِنِّي. قَالَ: فَإِنَّ الَّذِي قَرَأْتَ، أَهْلُهَا هُمُ الْمُشْرِكُوْنَ، وَلَكِنْ قَوْمٌ أَصَابُوْا ذُنُوْبًا فَعُذِّبُوْا بِهَا، ثُمَّ أُخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ، صُمَّتَا، وَأَهْوَى بِيَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ. إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ. وَنَحْنُ نَقْرَأُ مَا تَقْرَأُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَابْنُ الْجَعْدِ.

''طلق بن حبیب روایت کرتے ہیں کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ سخت شفاعت کو جھٹلانے والا تھا یہاں تک کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے ملا۔ میں نے انہیں ہر وہ آیت پڑھ کر سنائی جس میں اللہ رب العزت نے اہلِ جہنم کا (جہنم میں) ہمیشہ رہنے کا ذکر کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: اے طلق! کیا تم مجھ سے زیادہ قرآن مجید پڑھے ہو اور مجھ سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت جانتے ہو کہ میں اس کے آگے سرِتسلیم خم کروں؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں! بلکہ آپ مجھ سے زیادہ قرآن مجید پڑھے ہیں اور مجھ سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت جانتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: جن آیات کی تُو نے تلاوت کی ہیں ان کے اہل، مشرکین ہیں، البتہ دوسرے وہ لوگ جنہوں نے گناہ کیا تو انہیں ان کے سبب عذاب دیا جائے گا پھر انہیں آگ سے نکال لیا جائے گا، انہوں نے اپنے ہاتھوں سے کانوں کی

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٣٠، الرقم: ١٤٥٣٤، ومعمر بن راشد في الجامع، ١١/٤١٢، وابن الجعد في المسند، ١/٤٨٦، الرقم: ٣٣٨٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٩٤، الرقم: ٣٢٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٥٥۔

طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ بہرے ہو جائیں اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو کہ وہ آگ سے نکلیں گے۔ ہم وہی پڑھتے ہیں جو تم پڑھتے ہو۔‘‘

اسے امام احمد، معمر بن راشد اور ابن الجعد نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَيُّوْبَ وَجَعْفَرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَا: مَنْ قَالَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ: اَللّٰهُمَّ، رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَارْفَعْ لَهُ الدَّرَجَاتِ، حَقَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت ایوب اور جعفر جعفی فرماتے ہیں: جس شخص نے اقامت کے وقت کہا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا نِالْوَسِيْلَةَ وَارْفَعْ لَهُ الدَّرَجَاتِ ﴿اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما اور ان کے درجات بلند فرما﴾ ایسا کہنے والے کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت لازم ہوگی۔‘‘

اسے امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: مَنْ كَذَبَ بِالشَّفَاعَةِ فَلَيْسَ لَهُ فِيْهَا نَصِيْبٌ. رَوَاهُ الْهَنَّادُ وَالْآجُرِّيُّ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جس نے شفاعت کو جھٹلایا تو اس کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔‘‘ اسے امام ہناد اور آجری نے روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ١/ ٤٩٦، الرقم: ١٩١١۔

وأخرج ابن القيسراني في تذكرة الحفاظ، ١/ ٣٦٩، الرقم: ٣٦٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١١٣/١٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ الرَّجُلُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَالَتْهُ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

٧: أخرجه الهناد في الزهد، ١٤٣/١، الرقم: ١٨٩، والآجري في الشريعة: ٣٣٧، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٤٢٦/١١۔

٨. قال الشيخ تقي الدين السبكي: اعلم أنه يجوز ويحسن التوسّل والاستعانة والتشفع بالنبي ﷺ إلى ربّه ﷻ وجوز ذلک وحسنه من الأمور المعلومة لكل ذي دين، المعروفة من فعل الأنبياء والمرسلين وسير السلف الصالحين والعلماء والعوام من المسلمين، ولم ينكر أحد ذلک من أهل الأديان ولا سمع به في زمن من الأزمان.

’’شیخ تقی الدین سبکی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا وسیلہ اور آپ ﷺ کی مدد و شفاعت چاہنا جائز ہی نہیں بلکہ ایک امرِ مستحسن ہے۔ اس کا جائز اور مستحسن ہونا ہر دین دار کے لیے ایک بدیہی امر ہے جو انبیائے کرام، رسلِ عظام علیہم السلام، سلف صالحین، علمائے کرام اور مسلمانوں کے عوام الناس سے ثابت ہے اور کسی مذہب والے نے اس کا انکار نہیں کیا اور نہ کسی زمانہ میں ان امور کی برائی کی بات سنی گئی۔‘‘

٨: تقي الدين السبكي في شفاء السقام في زيارة خير الأنام: ١١٩۔

فَصْلٌ فِي تَفْضِيْلِهِ ﷺ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

﴿حضور ﷺ کی تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام پر فضیلت کا بیان﴾

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. هَلْ تَدْرُوْنَ بِمَ يَجْمَعُ اللهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَتَدْنُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ: أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيْهِ إِلَى مَا بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُوْنَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ: أَبُوْكُمْ آدَمُ فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا آدَمُ، أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ؟ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بَلَغَنَا؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ. نَفْسِي

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: إنا أرسلنا نوحا إلى قومه، ٣/١٢١٥، الرقم: ٣١٦٢، وفي كتاب: التفسير، باب: ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدا شكورا، ٤/١٧٤٥، الرقم: ٤٤٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٨٤، الرقم: ١٩٤، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ما جاء في الشفاعة، ٤/٦٢٢، الرقم: ٢٤٣٤، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٥، الرقم: ٩٦٢١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٧، الرقم: ٣١٦٧٤، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٤٧، الرقم: ٨٧٩، وأبو عوانة في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٤٣٧، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٧٩، الرقم: ٨١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٩، الرقم: ٥٥١٠۔

نَفْسِي. اِذْهَبُوْا إِلَى غَيْرِي اِذْهَبُوْا إِلَى نُوْحٍ. فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نُوْحُ، أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُوْرًا أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا؟ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. نَفْسِي نَفْسِي. ائْتُوْا النَّبِيَّ ﷺ. فَيَأْتُوْنِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دعوت میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ کی خدمت میں بکری کی دستی کا گوشت پیش کیا گیا یہ آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ آپ ﷺ اس میں سے کاٹ کاٹ کر تناول فرمانے لگے اور فرمایا: میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا سردار ہوں۔ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کیوں فرمائے گا تاکہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز (بیک وقت سب کو) سنا سکے اور سورج ان کے بالکل نزدیک آ جائے گا۔ اس وقت بعض لوگ کہیں گے: کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں ہو، کس مصیبت میں پھنس گئے ہو؟ ایسے شخص کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے؟ بعض لوگ کہیں گے: تم سب کے باپ تو حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے سیدنا آدم! آپ ابو البشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی، کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے: میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا غضب پہلے فرمایا، نہ آئندہ فرمائے گا۔ مجھے اس نے ایک درخت (کا میوہ کھانے) سے منع فرمایا تھا تو مجھ سے اس کے حکم میں لغزش ہوئی لہٰذا مجھے اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے سیدنا نوح! آپ اہلِ زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام ’’عبدًا شکورًا‘‘ (یعنی شکرگزار بندہ) رکھا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں

ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ وہ فرمائیں گے: میرے رب نے آج غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ پہلے ایسا اظہار فرمایا تھا اور نہ آئندہ ایسا اظہار فرمائے گا۔ مجھے خود اپنی فکر ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔ (راوی نے باقی حدیث مختصر کرتے ہوئے بیان کیا پھر وہ نبی فرمائیں گے) سو تم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) فرمایا جائے گا: یا محمد! اپنا سر اٹھائیں اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوْسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سورج لوگوں کے بہت قریب آ جائے گا یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا، لوگ اس حالت میں (پہلے) حضرت آدم علیہ السلام سے مدد مانگنے جائیں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر بالآخر (ہر ایک کے انکار پر) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے مدد مانگیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: مَنْ سأل الناس تَكَثُّرًا، ۲/۵۳۶، الرقم: ۱۴۰۵، وابن منده في كتاب الإيمان، ۲/۸۵۴، الرقم: ۸۸۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۳۰، الرقم: ۸۷۲۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۲۶۹، الرقم: ۳۵۰۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۳۷۷، الرقم: ۳۶۷۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۷۱، ووثّقه۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا، ۴/۱۷۴۸، الرقم: ۴۴۴۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۳۸۱، الرقم: ۲۹۵، وابن منده في الإيمان، ۲/۸۷۱، الرقم: ۹۲۷۔

يَصِيرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ، اشْفَعْ، يَا فُلَانُ، اشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

"حضرت آدم بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: روزِ قیامت سب لوگ گروہ در گروہ ہو جائیں گے۔ ہر امت اپنے اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور عرض کرے گی: اے فلاں! شفاعت فرمایئے، اے فلاں! شفاعت کیجئے۔ یہاں تک کہ شفاعت کی بات حضور نبی اکرم ﷺ پر آ کر ختم ہوگی۔ پس اس روز شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔" اسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، اور سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی، اور سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہوں گا اور سب سے پہلا شخص بھی میں ہی ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔" اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: تفضيل نبينا ﷺ على جميع الخلائق، ١٧٨٢/٤، الرقم: ٢٢٧٨، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التخيير بين الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، ٢١٨/٤، الرقم: ٤٦٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥٤٠/٢، الرقم: ١٠٩٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٥٧/٧، الرقم: ٣٥٨٤٩، وابن حبان عن عبد الله رضی اللہ عنہ في الصحيح، ٣٩٨/١٤، الرقم: ٦٤٧٨، وأبو يعلى عن عبد الله بن سلام رضی اللہ عنہ في المسند، ٤٨٠/١٣، الرقم: ٧٤٩٣، وابن أبي عاصم في السنة، ٣٦٩/٢، الرقم: ٧٩٢، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٧٨٨/٤، الرقم: ١٤٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٩، وفي شعب الإيمان، ١٧٩/٢، الرقم: ١٤٨٦.

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ، وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ: فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ. مَا يَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ. وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوْسَى عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ. وَإِذَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ. وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ) فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خود کو حطیم کعبہ میں پایا اور قریش مجھ سے سفرِ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزیں پوچھیں جنہیں میں نے (یاد داشت میں) محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے اتنا کبھی پریشان نہیں ہوا تھا، تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اُٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ وہ مجھ سے بیت المقدس کے متعلق جو بھی چیز پوچھتے میں (دیکھ دیکھ کر) انہیں بتا دیتا اور میں نے خود کو گروہ انبیائے کرام علیہم السلام میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے، اور وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہم السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں، اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور تمہارے آقا (یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ) ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں پھر نماز کا وقت آیا، اور میں نے ان سب انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت کرائی۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ١/١٥٦، الرقم: ١٧٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٥، الرقم: ١١٤٨٠، وأبو عوانة في المسند، ١/١١٦ الرقم: ٣٥٠، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١/٢٣٩، الرقم: ٤٣٣، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٨٧۔

جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا: یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے (مجھ سے) پہلے مجھے سلام کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ، وَخَطِيْبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میں انبیاء کرام علیہم السلام کا امام، خطیب اور شفیع ہوں گا اور اس پر (مجھے) فخر نہیں۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ فَخَرَجَ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ اللهَ عزوجل اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا، اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسَى: كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسَى

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ٥/٥٨٦، الرقم: ٣٦١٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٣٧، ١٣٨، الرقم: ٢١٢٨٣، ٢١٢٩٠، والحاكم في المستدرك، ١/١٤٣، الرقم: ٢٤٠، وعبد بن حميد في المسند، ١/٩٠، الرقم: ١٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٨٥، الرقم: ١١٧٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٣/١١٨۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ٥/٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمي في السنن، باب: ما أُعطِيَ النَّبِيَ صلی الله عليه وآله وسلم مِن الفضلِ، ١/٣٩، ٤٢، الرقم: ٤٧، ٥٤۔

كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِکَ وَمُوْسَی نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِکَ، وَعِيْسَی رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِکَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذٰلِکَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّکُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلَنِيْهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے جب ان کے قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ اُن میں سے بعض نے کہا: کیا خوب! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ بڑی بات تو نہیں۔ ایک نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہارِ تعجب سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ بیشک وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ بیشک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ وہ بھی یقیناً ایسے ہی (شرف والے) ہیں۔ سن لو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوْجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا. اَلْكَرَامَةُ، وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ، أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے میں (اپنی قبر انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرّم ہوں میرے اردگرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔‘‘ اسے امام ترمذی اور دارمی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، قَالَ: فَيَفْزَعُ

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦١٠، والدارمي في السنن، باب: ما أعطى النبي صلى الله عليه وآله وسلم من الفضل، ١/٣٩، الرقم: ٤٨، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٧، الرقم: ١١٧، والخلال في السنة، ١/٢٠٨، الرقم: ٢٣٥، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/٢٣٥۔

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة بني إسرائيل، ٥/٣٠٨، الرقم: ٣١٤٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٠، الرقم: ٤٣٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢، الرقم: ١١٠٠٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٨، الرقم: ١٤٥٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٨، الرقم: ٥٥٠٩۔

النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ ...... فذكر الحديث إلى أن قَالَ: فَيَأْتُوْنَنِي فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ، قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ: قَالَ أَنَسٌ رضی الله عنه: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِي وَيُرَحِّبُوْنَ بِي فَيَقُوْلُوْنَ: مَرْحَبًا فَأَخِرُّ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِي اللهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي قَالَ اللهُ: ﴿عَسَى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا﴾ [بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۹]-

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وروى ابن ماجه عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ، وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں روزِ قیامت (تمام) اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے (اس پر) فخر نہیں، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء کرام اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ اور میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین شق ہو گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تین بار خوفزدہ ہوں گے پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی یہاں تک کہ فرمایا: پھر لوگ میرے پاس آئیں گے (اور) میں ان کے ساتھ (ان کی شفاعت کے لئے) چلوں گا۔ ابن جدعان (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا کہ میں اب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا، پوچھا جائے گا: کون؟ جواب دیا جائے گا: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ چنانچہ وہ میرے لیے دروازہ کھولیں گے اور مرحبا کہیں گے۔ میں (بارگاہِ الٰہی میں) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: سر اٹھایئے،

مانگیں عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی، اور کہئے آپ کی بات سنی جائے گی۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔''

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے نیز فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

''اور امام ابن ماجہ نے بھی ان سے ہی روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور مجھے اس پر بھی فخر نہیں، قیامت کے روز سب سے پہلے میری زمین شق ہو گی اور مجھے اس پر بھی فخر نہیں، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہو گی اس پر بھی فخر نہیں اور حمدِ باری تعالیٰ کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں ہو گا اور مجھے اس پر بھی فخر نہیں۔''

۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذَلِکَ الْمَقَامَ غَيْرِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلا شخص میں ہوں جس کی زمین (یعنی قبر) شق ہو گی، پھر مجھے ہی جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا، اس مقام پر مخلوقات میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہو گا۔'' اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ.

۱۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦١١، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٩٢/٧، والمناوي في فيض القدير، ٤١/٣۔

۱۱: أخرجه الدارمي في السنن، باب: ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ٤٠/١، الرقم: ٤٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦١/١، الرقم: ١٧٠، والبيهقي في كتاب الاعتقاد، ١٩٢/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٥٤/٨، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢٢٣/١٠، والمناوي في فيض القدير، ٤٣/٣۔

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور یہ (کہ مجھے اس پر) فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی ہے اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام دارمی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ، وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ: إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ، وَمُوْسَى صَفِيُّ اللهِ، وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ، وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ اللهَ عزوجل وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي، وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ، وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سب سے سبقت لے جانے والے ہیں۔ میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے متعلق وعدہ کر رکھا ہے اور تین باتوں سے اسے (امت کو) بچایا ہے۔ ایسا قحط ان پر نہیں آئے گا جو پوری امت کا احاطہ کر لے اور کوئی دشمن اسے جڑ سے نہیں اکھاڑ سکے گا اور (اللہ تعالیٰ) انہیں گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔‘‘

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ تَأْوِيْلَ

١٢: أخرجه الدارمي في السنن باب: ما أعطِيَ النَّبِيَّ ﷺ من الفضل، ١/٤٢، الرقم: ٥٤، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٦/٣٢٣۔

١٣: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/٣١٢، الرقم: ٦٤٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، —

ذَلِكَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، دَعَا: ﴿وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ﴾ [البقرة، ٢: ١٢٩]، وَبِشَارَةُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ قَوْلُهُ: ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾، [الصف، ٦١: ٦]. وَرُؤْيَا أُمِّي رَأَتْ فِي مَنَامِهَا أَنَّهَا وَضَعَتْ نُورًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ.

''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں اس وقت بھی خاتم الانبیاء تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔ میں تمہیں ان کی تاویل بتاتا ہوں کہ جب میرے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: ﴿(اے ہمارے رب!) ان میں، انہی میں سے (آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما﴾، اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی بشارت کے بارے میں بھی جبکہ انہوں نے کہا: ﴿اور اُس رسولِ (معظم ﷺ) کی (آمد آمد کی) بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے﴾؛ اور میری والدہ محترمہ کے خواب کے بارے میں جبکہ انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ انہوں نے ایک ایسے نور کو جنم دیا جس سے شام کے محلات بھی روشن ہو گئے۔''

اس حدیث کو امام ابن حبان، طبرانی، ابونعیم، حاکم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَمُوْسَى نَجِيًّا وَاتَّخَذَنِي حَبِيبًا، ثُمَّ قَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأُوْثِرَنَّ حَبِيبِي عَلَى خَلِيلِي

.... ٢٥٣/١٨، الرقم: ٦٣١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩٠/٦، وفي دلائل النبوة، ١٧/١، والحاكم في المستدرك، ٦٥٦/٢، الرقم: ٤١٧٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٤٩/١، والعسقلاني في فتح الباري، ٥٨٣/٦، والطبري في جامع البيان، ٥٨٣/٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٨٥/١، وفي البداية والنهاية، ٣٢١/٢، والهيثمي في موارد الظمآن، ٥١٢/١، الرقم: ٢٠٩٣، وفي مجمع الزوائد، ٢٢٣/٨، وقال: واحد أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح غير سعيد بن سويد وقد وثقه ابن حبان۔

١٤: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١٨٥/٢، الرقم: ١٤٩٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٢٢/١، الرقم: ١٧١٦، والسيوطي في الفتح الكبير، ٢٩/١، وفي جامع ـــ

وَنَجِيْبِي. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالسَّيُوْطِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (اپنا) خلیل بنایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ساتھ کلام و سرگوشی کرنے والا بنایا اور مجھے اپنا حبیب بنایا اور پھر (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی! میں ضرور اپنے حبیب کو اپنے خلیل و کلیم پر ترجیح وفوقیت دوں گا۔‘‘ اسے امام بیہقی، دیلمی، سیوطی اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

۱۵. عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَبِيُّنَا خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ، وَأَحَدُهَا حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارے نبی ﷺ جملہ انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں۔‘‘

اسے امام طبرانی نے دو اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے ان میں سے ایک حسن ہے۔

۱۶. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَأَلْتُ رَبِّي مَسْأَلَةً، فَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ، قُلْتُ: يَا رَبِّ، قَدْ كَانَتْ قَبْلِي رُسُلٌ، مِنْهُمْ مَنْ سُخِّرَتْ لَهُمُ الرِّيَاحُ، وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يُحْيِي الْمَوْتَى، قَالَ: أَلَمْ أَجِدْكَ يَتِيْمًا فَآوَيْتُكَ؟ أَلَمْ أَجِدْكَ ضَالًّا فَهَدَيْتُكَ؟ أَلَمْ أَجِدْكَ عَائِلًا فَأَغْنَيْتُكَ؟ أَلَمْ أَشْرَحْ لَكَ

.... الأحاديث، ۱/۲۹، الرقم: ۱۶۹، والهندي في كنز العمال، ۱/۲۲۷۸، الرقم: ۳۱۸۹۳، والمناوي في فيض القدير، ۱/۱۰۹۔

۱۵: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۱/۷۵، الرقم: ۹۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۵۳، وأيضاً، ۹/۱۶۶۔

۱۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۴۵۵، الرقم: ۱۲۲۸۹، وفي المعجم الأوسط، ۴/۷۵، الرقم: ۳۶۵۱، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱۰/۲۸۷، الرقم: ۳۰۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۵۴، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۲۰/۱۰۲، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴/۵۲۶، والسيوطي في جامع الأحاديث، ۴/۴۶۲، الرقم: ۱۲۸۰۸۔

صَدْرَکَ وَوَضَعْتُ عَنْکَ وِزْرَکَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، يَا رَبِّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمَقْدَسِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے سوال کیا پھر میرے دل میں آیا کہ کاش میں نے یہ سوال نہ کیا ہوتا۔ میں نے عرض کیا: الٰہی! بیشک مجھ سے پہلے پیغمبر گزرے جن کے لئے ہوا کو مسخر کیا گیا۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے مُردے زندہ کئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے حبیب!) کیا میں نے آپ کو یکتا نہیں پایا تو اپنے پاس ٹھکانہ دیا؟ کیا میں نے آپ کو اپنی محبت میں وارفتہ و بے خود نہیں پایا تو آپ کی (اپنی ذات کی طرف) رہنمائی کی؟ کیا میں نے آپ کو (وصالِ حق کا) طالب نہیں پایا تو آپ کو (اپنی لذتِ دیدار سے نواز کر ہمیشہ کے لئے ہر طلب سے) بے نیاز کر دیا؟ کیا میں نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم و حکمت اور معرفت کے لئے) کشادہ نہیں فرما دیا؟ اور میں نے آپ کا (غمِ امت کا) بار آپ سے اتار نہیں دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: ہاں! مالک (تو نے یہ تمام شرف مجھے عطا کئے ہیں)۔'' اسے امام طبرانی اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ اللهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ. فَقَالُوْا: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، بِمَ فَضَّلَهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ: ﴿وَ مَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِکَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ط کَذٰلِکَ نَجْزِی الظّٰلِمِيْنَ٥﴾ [الأنبياء، ٢١: ٢٩] الآية. وَقَالَ اللهُ ﷻ لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِيْنًا٥ لِّيَغْفِرَ لَکَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

١: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٣٨، الرقم: ٤٦، والحاكم في المستدرك، ٢/٣٨١، الرقم: ٣٣٣٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٢٩، الرقم: ١١٦١٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/١٧٣، الرقم: ١٥١، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٣/٢٦٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥٣٩-٥٤٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٤-

ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ﴾ [الفتح، ٤٨:١-٢] قَالُوْا: فَمَا فَضْلُهُ عَلَى الأَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: قَالَ اللهُ ﷻ: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾ [إبراهيم، ١٤:٤] الآيَةَ، وَقَالَ اللهُ ﷻ لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾ [سبأ، ٣٤:٢٨] فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالإِنْسِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام انبیاء اور تمام اہل آسمان پر فضیلت بخشی لوگوں نے کہا: اے ابن عباس! اللہ تعالیٰ نے کس چیز کے ذریعے آپ ﷺ کو اہلِ آسمان پر فضیلت دی؟ انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل آسمان کو فرمایا: ﴿اور ان میں سے کون ہے جو کہہ دے کہ میں اس (اللہ) کے سوا معبود ہوں سو ہم اسی کو دوزخ کی سزا دیں گے، اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں٥﴾ اور اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے فرمایا: ﴿(اے حبیبِ مکرم!) بے شک ہم نے آپ کے لیے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرما دیا۔ (اس لیے کہ آپ کی عظیم جدّ و جہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہوجائے)٥ تاکہ آپ کی خاطر اللہ آپ کی امّت (کے اُن تمام افراد) کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے (جنھوں نے آپ کے حکم پر جہاد کیے اور قربانیاں دیں)﴾ لوگوں نے کہا: آپ ﷺ کی انبیاء کرام پر کیا فضیلت ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ ان کے لیے (پیغامِ حق) خوب واضح کر سکے﴾ (یعنی ہر نبی ایک مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا گیا) اور اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے فرمایا: ﴿اور (اے حبیبِ مکرّم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ (آپ) پوری انسانیت کے لیے (خوشخبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے ہیں)﴾۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جن وانس ہر ایک کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے، اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے حکم بن ابان کے اور وہ ثقہ ہیں۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: خِيَارُ وَلَدِ آدَمَ خَمْسَةٌ: نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعِيسَى وَمُوسَى وَمُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم، وَخَيْرُهُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَالْخَلَالُ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: تمام اولادِ آدم میں سے بہتر (یہ) پانچ ہستیاں ہیں: حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور ان سب میں سے افضل ترین ہستی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔“

امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح احادیث کے رجال ہیں۔ اور اسے امام خلال نے بھی اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٣. قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ هَارُوْنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ: مَنْ رَدَّ فَضْلَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَهُوَ عِنْدِي زِنْدِيْقٌ لَا يُسْتَتَابُ وَيُقْتَلُ لِأَنَّ اللهَ عزوجل قَدْ فَضَّلَهُ صلى الله عليه وآله وسلم عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام وَقَدْ رُوِيَ عَنِ اللهِ عزوجل قَالَ: لَا أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي، وَيَرْوِي فِي قَوْلِهِ: ﴿لَعَمْرُكَ﴾، [الحجر، ١٥: ٧٢]، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ آدَمَ.

رَوَاهُ ابْنُ يَزِيْدَ الْخَلَالُ (٢٣٤-٣١١هـ) وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو عباس ہارون بن العباس الہاشمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کا انکار کیا میرے نزدیک وہ زندیق ہے۔ اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی اور اسے قتل کیا جائے گا۔ کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا فرمائی اور (حدیثِ قدسی کی صورت میں) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”(اے محبوب!) میرا ذکر کبھی آپ کے ذکر کے بغیر نہیں کیا جائے گا۔“ اور اس فرمانِ الٰہی: ”(اے حبیبِ مکرم!) آپ کی عمرِ مبارک کی قسم!“ کی

٢: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٥، والخلال في السنة، ١/٢٦٤، الرقم: ٣٢٤، إسناده حسن، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٢/٢٧١ والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٦٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٧٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٥٧٠، والآلوسي في روح المعاني، ٢١/١٥٤۔

٣: أخرجه ابن الخلال في السنة، ١/٢٧٣، الرقم: ٢٧٣۔

تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد مصطفیٰ ﷺ! اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں آدم علیہ السلام کو بھی پیدا نہ کرتا۔'' اسے امام یزید بن خلال نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

٤. قال ابن الجوزي: كان نبينا ﷺ أصح الأنبياء مزاجًا، وأكملهم بدنًا وأصفاهم روحًا.

''علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں: ہمارے نبی اکرم ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے مزاج اور طبیعت کے اعتبار سے کمال اعتدال پر ہیں اور بدن و جسد کے لحاظ سے بھی کامل و اکمل اور روح و نفس کے حوالے سے سب سے زیادہ مصفی و منزہ ہیں۔''

٥. قال ابن الجوزي: أخذ الله له الميثاق على الأنبياء. فقال عزوجل: ﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ﴾ [آل عمران، ٣: ٨١] **فجعل الأنبياء كالأتباع له، وألهمهم الانقياد، فلو أدركوه وجب عليهم اتباعه. وقد قال عليه الصلاة والسلام: لو كان موسى حيًّا ما وسعه إلا اتباعي.**

''علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں: (اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اَخذِ میثاق وعہد کی رُو سے بھی آپ ﷺ کو جملہ انبیاء علیہم السلام پر مقدم فرمایا اور) تمام پیغمبران کرام سے (آپ کی اِتباع و اطاعت کا) عہد لیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اور اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا) رسول (ﷺ) تشریف لائے جو اِن کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے﴾۔ اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے جملہ انبیاء و مرسلین کو حضور نبی اکرم ﷺ کا تابع بنا دیا ہے اور انہیں آپ ﷺ کی اطاعت کا الہام فرمایا۔ اگر وہ آپ ﷺ کا شرف صحبت حاصل کرتے اور اس وقت تک موجود ہوتے تو لامحالہ آپ ﷺ کی اتباع کرتے۔ جس طرح کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا: اگر موسیٰ

٤: ابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٣٦١۔

٥: ابن الجوزى في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٣٦١۔

زندہ ہوتے تو ان کے لئے اتباع و اطاعت کے علاوہ اور کسی امر کی گنجائش اور وسعت نہ ہوتی۔‘‘

٦. قال ابن الجوزي: خاطب الله كلّ نبي باسمه فقال ﷻ: ﴿يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ [البقرة، ٢: ٣٥]، ﴿يٰـنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ﴾ [هود، ١١: ٤٨] ﴿يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا﴾ [هود، ١١: ٧٦]، ﴿قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ﴾ [الأعراف، ٧: ١٤٤]، ﴿يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ﴾ [ص، ٣٨: ٢٦]، ﴿يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ﴾ [المائدة، ٥: ١١٠]، ﴿يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ﴾ [مريم، ١٩: ٧] ﴿يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ﴾ [مريم، ١٩: ١٢]، ولم يخاطب نبيّنا بالاسم تعظيمًا له بل قال: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ﴾ [الأحزاب، ٣٣: ١]، ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ﴾ [المائدة، ٥: ٦٧].

’’علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ ﷻ نے ہر نبی و رسول کا ذکر نداء و خطاب کی صورت میں اُن کے ذاتی نام کے ساتھ کیا۔ (جیسا کہ) حضرت آدم علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ﴿اے آدم! تم اور تمہاری بیوی اس جنت میں رہائش رکھو﴾۔ حضرت نوح علیہ السلام کو نداء کرتے ہوئے فرمایا: ﴿اے نوح! ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ (کشتی سے) اتر جاؤ﴾۔ حضرت خلیل علیہ السلام کو ارشاد فرمایا: ﴿اے ابراہیم! اس (بات) سے درگزر کیجئے﴾۔ حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ﴿اے موسیٰ! بے شک میں نے تمہیں لوگوں پر اپنے پیغامات اور اپنے کلام کے ذریعے برگزیدہ و منتخب فرما لیا﴾۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دیا: ﴿اے داؤد! ہم نے آپ کو زمین کے اندر اپنا خلیفہ مقرر فرمایا ہے﴾۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرمایا: ﴿اے عیسیٰ بن مریم میری ان نعمتوں کو یاد کرو﴾۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو ندا دی تو فرمایا: ﴿اے زکریا! ہم آپ کو بیٹے کی بشارت دیتے ہیں﴾ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا: ﴿اے یحییٰ! ہماری عطا کردہ کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھامو﴾۔ الغرض ہر نبی و رسول کو نداء و خطاب کے وقت ذاتی نام کے ساتھ نداء کی گئی مگر ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کو ذاتی نام کے ساتھ خطاب نہیں فرمایا گیا بلکہ وصفِ نبوت و رسالت کے ساتھ نداء و خطاب سے مشرف فرماتے ہوئے ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ﴾ اور ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ﴾ کہہ کر پکارا گیا۔‘‘

٦: ابن الجوزی في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٣٦٢۔

٧. قال ابن الجوزي: أخبر الله تعالى أنّ الأمم كانوا يخاطبون أنبياءهم بأسمائهم، كقولهم: ﴿يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ﴾ [هود، ١١: ٥٣] ﴿يَا صَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا﴾ [هود، ١١: ٦٢] ﴿يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ﴾ [الأعراف، ٧: ١٣٨] ﴿يَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ﴾ [المائدة، ٥: ١١٢] ونهى أمته أن يخاطبوه باسمه، فقال تعالى: ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ [النور، ٢٤: ٦٣] عن ابن عباس في قوله تعالى: ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ [النور، ٢٤: ٦٣] قال: لا تقولوا: يا محمد. قولوا: يا رسول الله.

’’علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اُمم سابقہ کے متعلق خبر دی ہے کہ وہ اپنے انبیاء علیہم السلام کو ذاتی اسماء کے ساتھ پکارا کرتے تھے۔ (جیسا کہ) حضرت ہود علیہ السلام کو قوم نے کہا: ﴿اے ہود! تم ہمارے پاس کوئی واضح دلیل نہیں لائے﴾، حضرت صالح علیہ السلام کو پکارا تو کہا: ﴿اے صالح! تم ہمارے درمیان قبل ازیں امیدوں اور آرزوؤں کا مرکز تھے (مگر آپ نے اس دین کا اظہار کرکے ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا)﴾، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے خطاب کے دوران کہا: ﴿اے موسی! ہمارے لئے معبود بناؤ جیسے کہ ان لوگوں کے لئے معبود (اصنام و اوثان کی صورت میں) ہیں﴾، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قوم نے نداء دی تو یہ انداز اختیار کیا: ﴿اے عیسی بن مریم! کیا تمہارا رب اس امر کی طاقت رکھتا ہے کہ ہم پر آسمان سے انواع و اقسام کے کھانوں پر مشتمل دسترخوان نازل فرمائے﴾۔ الغرض ہر نبی کو ان کی قوم نے بوقت نداء و خطاب ذاتی نام سے پکارا، مگر جب حبیب خدا ﷺ کی باری آئی تو آپ ﷺ کی امت کو وہ اندازِ تخاطب و نداء ترک کرکے پیارے پیارے القابات اور اوصاف کمال کے ساتھ خطاب و نداء کا حکم دیا اور فرمایا: ﴿(اے مسلمانو!) تم رسول کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کو بلانے کی مثل قرار نہ دو﴾۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت مقدسہ کی تفسیر میں منقول ہے کہ ’’یا محمد‘‘ کہہ کر نہ پکارو بلکہ ’’یا رسول اللہ‘‘ کہہ کر پکارو۔‘‘

٧: ابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٣٦٣۔

٨. قال ابن الجوزي: قد كانت الأنبياء يجادلون أممهم عن أنفسهم. يقول قوم نوح: ﴿اِنَّا لَنَرٰكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍo﴾ [الأعراف، ٧: ٦٠] فقال دافعا عن نفسه: ﴿لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ﴾ [الأعراف، ٧: ٦١] وقال قوم هود: ﴿اِنَّا لَنَرٰكَ فِيْ سَفَاهَةٍ﴾ [الأعراف، ٧: ٦٦] فقال: ﴿لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ﴾ [الأعراف، ٧: ٦٧] وقال فرعون لموسى: ﴿اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يَا مُوْسٰى مَسْحُوْرًا﴾ [الإسراء، ١٧: ١٠١] فقال موسى: ﴿وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يَا فِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا﴾ [الإسراء، ١٧: ١٠٢] فتولى الله ﷻ المجادلة عن نبيه ﷺ. فلما قالوا: هو شاعر قال الله تعالى: ﴿وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ﴾ [يس، ٣٦: ٦٩] وقالوا: كاهن، فقال تعالى: ﴿وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ﴾ [الحاقة، ٦٩: ٤٢] وقالوا: ضال. فقال الله تعالى: ﴿مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ﴾ [النجم، ٥٣: ٢] وقالوا: مجنون. فقال الله تعالى: ﴿مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ﴾ [القلم، ٦٨: ٢].

”علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں: پہلے انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں کے اعتراضات اور طعن و تشنیع کا خود جواب دیتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے کہا: ﴿(اے نوح!) بے شک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں (مبتلا) دیکھتے ہیں﴾ تو انہوں نے اپنا دفاع کرتے ہوئے خود فرمایا: ﴿اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی نہیں﴾۔ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم نے ان سے کہا: ﴿(اے ہود!) بے شک ہم تمہیں حماقت میں (مبتلا) دیکھتے ہیں﴾، انہوں نے کہا: ﴿مجھ میں کوئی حماقت نہیں﴾۔ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اوپر زبان طعن دراز کرتے ہوئے کہا: ﴿میں تو یہی خیال کرتا ہوں کہ اے موسیٰ! تم سحر زدہ ہو (تمہیں جادو کر دیا گیا ہے)﴾، موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو جواب دیا: ﴿اور میں تو یہی خیال کرتا ہوں کہ اے فرعون! تم ہلاک زدہ ہو (تو جلدی ہلاک ہوا چاہتا ہے)﴾۔ (الغرض جس نبی پر بھی زبان طعن دراز کی گئی خود انہوں نے جواب دیا اور اپنا دامن عصمت ان الزامات سے صاف رکھا)۔ لیکن جب حضور نبی اکرم ﷺ پر تنقید کی گئی خود اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا۔ جب انہوں نے کہا کہ یہ شاعر ہیں تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: ﴿ہم نے ان کو شعر کی تعلیم نہیں دی﴾۔ انہوں نے زبان طعن

٨: ابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٣٦٣۔

وتشنیع استعمال کرتے ہوئے کاہن کہا اور قرآن مجید کو کاہنین کا کلام بتایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: ﴿یہ کلامِ کاہن نہیں ہے﴾۔ انہوں نے ضال اور گمراہ ہونے کا الزام عائد کیا تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: ﴿تمہارے نبی نہ بے راہ ہوئے ہیں اور نہ بھٹکے ہیں﴾۔ جب انہوں نے آپ کے عقل وفہم پر اعتراض کیا تو اللہ رب العالمین نے فرمایا: ﴿(اے حبیبِ مکرّم!) آپ اپنے رب کے فضل سے (ہرگز) دیوانے نہیں ہیں (بلکہ آپ خلق عظیم کے مالک ہیں اور آپ کے لئے نہ ختم ہونے والا اجرِ عظیم ہے اور مجنوں کے لئے یہ ممکن نہیں ہے)o﴾۔‘‘

۹. قال ابن الجوزي: قد اتخذه الله خليلًا كما اتَّخَذَ إبراهيم، فقال عليه السلام: ولكن صاحبكم خليل الله. عن ابن عباس قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: إن صاحبكم خليل الله يعني نفسه. ثم جعله الله حبيبًا وهذا ليست لغيره. عن أبي هريرة، أن رسول الله ﷺ قال له ربه: قد اتخذتک خليلا وهو في التوراة مكتوب محمد حبيب الرحمن. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: اتخذ الله إبراهيم خليلا وموسى نجيّا واتخذني حبيبًا ثم قال: وعزتي لأوثرنَّ حبيبي على خليلي ونجيي.

’’علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنا خلیل بنایا جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کو (یہ مقام) عطا کیا گیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن آپ کے صاحب خلیل اللہ ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک آپ کے نبی اور رسول اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ مزید برآں آپ ﷺ کو منصب محبوبیت بھی عطا فرمایا جو اور کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے فرمایا: بے شک میں نے تمہیں اپنا خلیل بنا لیا ہے، تورات میں آپ ﷺ کے متعلق لکھا ہے کہ محمد حبیب الرحمٰن یعنی حضرت محمد ﷺ ربِ رحمٰن کے حبیب ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور حضرت موسیٰ کو اپنے ساتھ ہم کلام کرنے والا بنایا اور مجھے اپنا حبیب بنایا اور پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں

۹: ابن الجوزی في الوفا بأحوال المصطفی ﷺ: ۳٦٦۔

اپنے حبیب کو اپنے خلیل وکلیم پر ترجیح اور فوقیت وفضیلت دوں گا۔‘‘

١٠. قال ابن الجوزي: فإن كان إبراهيم كسر الأصنام فقد رمى نبينا رسول الله ﷺ هُبَلَ من أعلى الكعبة ثم أشار يوم الفتح إلى ثلاثمائة وستين صنمًا فوقعت. وإن كان هود نصر على قومه بالدَّبور فقد نُصر نبينا رسول الله ﷺ بالصَّبَا. فمزَّقت أعداءه يوم الخندق. وإن كان لصالح ناقة، فقد سجدت الإبل لنبينا رسول الله ﷺ. وإن كان يوسف مليح الصورة، فقد كان نبينا كالقمر ليلة البدر. وإن كان الحجر انفجر لموسى، فقد نبع الماء من بين أصابع نبينا رسول الله ﷺ، وهو أعجبُ لأن الماء ما يزال يخرج من الحجارة. وخوار النخل وحنينه إلى نبينا أعجب من حالات عصا موسى. وقد دعا نبينا رسول الله ﷺ الشجرة فشقت الأرض وجاءت إليه. وإن كانت الجبال سبّحت مع داود، فقد سبَّح الحصا في كفِّ نبينا ﷺ. وإن كان الحديد لیّن لداود فقد لان الصخر لنبينا ﷺ.

’’علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں: اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اصنام و اَوثان کو توڑ ڈالا تو ہمارے حبیب پاک ﷺ نے ہبل بت کو کعبہ کی بلندی سے نیچے اتار پھینکا۔ پھر فتح مکہ کے دن تین سو ساٹھ بتوں کو چھڑی کا اشارہ فرمایا تو وہ اوندھے منہ گر پڑے۔ اگر حضرت ہود علیہ السلام کی ان کی قوم پر باد دبور کے ذریعے نصرت و امداد کی گئی تو ہمارے نبی مکرم ﷺ کی مدد بادِ صبا کے ذریعے کی گئی جو غزوہ خندق کے موقع پر دشمنوں کے خلاف چلی۔ اگر حضرت صالح علیہ السلام کو اونٹنی کا معجزہ عطا فرمایا تو حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے اونٹ سربسجود ہوئے۔ اگر حضرت یوسف علیہ السلام میں حسن صورت اور صباحتِ رخسار تھی تو حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرہ انور چودھویں کے چاند کی طرح روشن تھا۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے پتھر سے چشمے پھوٹے تو حبیب خدا ﷺ کی مقدس انگلیوں سے پانی کے چشمے ابلے۔ اور یہ امر (یعنی انگلیوں سے پانی کا نکلنا) زیادہ عجیب ہے کیونکہ ہمیشہ پانی پتھروں اور پہاڑوں سے ہی نکلتا ہے۔ حضور نبی

١٠: ابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٣٦٦، ٣٦٧۔

اکرم ﷺ کے لئے کھجور کے خشک ستون کا آواز حزیں نکالنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا میں زندگی آ جانے سے زیادہ بڑا معجزہ ہے۔ نیز حضور نبی اکرم ﷺ نے درخت کو بلایا تو وہ زمین کو چیرتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گیا۔ اگر پہاڑوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تنزیہ کے نغمے الاپے تو کنکریوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس میں تسبیح سنائی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے اگر لوہا نرم ہو جاتا تھا تو ہمارے نبی اکرم ﷺ کے لیے سخت چٹان نرم ہو جاتی تھی۔‘‘

۱۱. قال ابن الجوزي: وإن كان سليمان أعطي ملكَ الدنيا، فقد جيء لنبينا ﷺ بمفاتيح خزائن الأرض فأباها زُهدًا. وإن كانت الريح سُخِّرت لسليمان، غدوُّها شهر ورَواحها شهر، فنبينا ﷺ سار إلى بيت المقدس مسيرة شهر في بعض ليلة. وسارَ الرُّعبُ بين يديه مسيرة شهر. وعرج به مسيرة خمسين ألف سنة إلى العرش. وإن كان سليمان فهم كلامَ الطير، فقد فهم نبينا ﷺ كلامَ البعير والذئب والشجر والحجر. وإن كانت الجن سُخِّرت لسليمان، فقد جاءت إلى نبينا ﷺ طائفة من الجن مؤمنة به. وقد كان سليمان يصفِّد من عصاه منهم فلما تفلَّت عفريت على نبينا ﷺ تمكن منه وأَسَره. وقد كانت الجن أعوانًا لسليمان يخدمونه ونبينا ﷺ أعوانه الملائكة يقاتلون بين يديه ويدفعون أعداءه.

’’علامہ ابن جوزی (حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت و رفعت بیان کرتے ہوئے) بیان کرتے ہیں: اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کو روئے زمین کی حکومت و سلطنت دی گئی تھی تو حضور نبی اکرم ﷺ کو خزائنِ ارضی کی چابیاں عطا فرمائی گئیں۔ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے اس ہوا کو مسخر کر دیا گیا تھا جس کی صبح کی سیر ایک مہینہ کی راہ تھی اور شام کی سیر بھی ایک مہینہ کا راستہ تھا تو ہمارے حبیب اکرم ﷺ نے بھی شب معراج بیت المقدس تک کا ایک ماہ کا راستہ، رات کے تھوڑے سے حصہ میں طے فرما لیا۔ آپ ﷺ کا رعب و دبدبہ ایک مہینہ کی مسافت پر پھیلا ہوا تھا اور عرش تک پچاس ہزار سال کی مسافت

۱۱: ابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفی ﷺ: ۳٦۷۔

بھی رات کے تھوڑے سے حصہ میں طے فرما لی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کا کلام سمجھنے کی صلاحیت عطا کی گئی تو ہمارے حبیب مکرم ﷺ نے اونٹ، بھیڑیئے اور شجر و حجر کے کلام کو سمجھا۔ اگر سلیمان علیہ السلام کے لئے جنات کو مسخر کر دیا گیا تھا تو ہمارے محبوب پاک ﷺ کے لئے جنات کا ایک گروہ حالت ایمان میں حاضر ہوا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اگر سرکش جنات کو قید کر سکتے تھے تو ایک سرکش جن جب حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز توڑنے کے لئے آیا تو آپ ﷺ نے اس کو پکڑ لیا اور قید فرما لیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے معاون و مددگار جن تھے جو آپ کی خدمت بجا لاتے تھے مگر حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمت گزار اور لشکری ملائکہ تھے جو آپ ﷺ کے سامنے آپ کے اعداء سے قتال کرتے اور آپ ﷺ کے دشمنوں کو آپ ﷺ سے دور رکھتے۔‘‘

١٢. قال الإمام القسطلاني: ورواه البغوي في تفسيره بلفظ: وما أقسم الله بحياة أحد إلا بحياته، وما أقسم بحياة أحد غيره، وذلک يدل على أنه أكرم خلق الله على الله.

’’امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ امام بغوی رَحِمَہُ اللہ نے اپنی تفسیر میں (آپ ﷺ کی عظمت بیان کرتے ہوئے) ان الفاظ میں ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کی زندگی کی قسم نہیں کھائی سوائے آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے اور آپ ﷺ کے علاوہ کسی ایک کی زندگی کی قسم نہیں کھائی اور یہ قسم اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام مخلوق سے زیادہ معزز ہیں۔‘‘

١٣. قال الشيخ تقي الدين السبكي: ...... فالنبي ﷺ نبي الأنبياء، ولهذا ظهر في الآخرة جميع الأنبياء تحت لوائه، وفي الدنيا كذلک ليلة الإسراء صلى بهم. ولو اتفق مجيئه في زمن آدم ونوح وإبراهيم و موسى وعيسى صلوات الله وسلامه عليهم وجب عليهم وعلى أممهم الإيمان به ونصرته. وبذلک أخذ الله الميثاق عليهم.

١٢: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهِب اللّدنّيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ٢/٤٤٨۔

١٣: أخرجه القسطلاني في المواهِب اللّدنّيّة بِالمنحِ المحمّديّة، ١/٣٣۔

”حضرت شیخ تقی الدین سبکی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: ۔۔۔۔حضور نبی اکرم ﷺ تمام نبیوں کے نبی ہیں، یہی وجہ ہے کہ قیامت کے دن تمام انبیاء کرام علیہم السلام آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے، اسی طرح دنیا میں شب معراج آپ نے سب کی امامت فرمائی اور اگر ایسا ہوجاتا کہ آپ حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام میں سے کسی کے دور میں تشریف لاتے تو ان پر اور ان کی امتوں پر لازم ہوتا کہ آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد کریں، اللہ تعالیٰ نے ان سے اسی بات کا وعدہ لیا ہے۔“



فَصْلٌ فِي كَوْنِ الْأَنْبِيَاءِ أَحْيَاءً فِي قُبُوْرِهِمْ بِأَجْسَادِهِمْ

﴿اَنبیاء علیہم السلام کا اپنے مزارات میں جسموں کے ساتھ زندہ ہونے کا بیان﴿

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا. (البقرة، ٢: ١٤٣)

”اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم پر گواہ ہو۔“

٢. وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ (البقرة، ٢: ١٥٤)

”اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مت کہا کرو کہ یہ مُردہ ہیں، (وہ مُردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں○“

٣. وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (آل عمران، ٣: ١٦٩، ١٧٠)

”اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں ہرگز مردہ خیال (بھی) نہ کرنا، بلکہ وہ اپنے ربّ کے حضور زندہ ہیں انہیں (جنت کی نعمتوں کا) رزق دیا جاتا ہے○ وہ (حیاتِ جاودانی کی) ان (نعمتوں) پر فرحاں و شاداں رہتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرما رکھی ہیں اور اپنے ان پچھلوں سے بھی جو (تاحال) ان سے نہیں مل سکے (انہیں ایمان اور طاعت کی راہ پر دیکھ کر) خوش ہوتے ہیں کہ ان پر بھی نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے○“

٤. فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ○

(النساء، ٤: ٤١)

’’پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے ○‘‘

٥. وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ (النساء، ٤: ٦٤)

’’اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے ○‘‘

٦. وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ (الأنفال، ٨: ٣٣)

’’اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرّم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں ○‘‘

٧. وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○ (النحل، ١٦: ٨٩)

’’اور (یہ) وہ دن ہوگا (جب) ہم ہر امت میں انہی میں سے خود ان پر ایک گواہ اٹھائیں گے اور (اے حبیبِ مکرّم!) ہم آپ کو ان سب (امتوں اور پیغمبروں) پر گواہ بنا کر لائیں گے، اور ہم نے آپ پر وہ عظیم کتاب نازل فرمائی ہے جو ہر چیز کا بڑا واضح بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے ○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ، وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ. قَالَ: فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ. مَا يَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ. وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوْسَى عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ. وَإِذَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ. وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ). فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو حطیم میں دیکھا اور قریش مجھ سے واقعۂ سفرِ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزیں پوچھیں جنہیں میں نے محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے اتنا کبھی پریشان نہیں ہوا تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ وہ مجھ سے بیت المقدس کے متعلق جو بھی چیز پوچھتے میں (دیکھ دیکھ کر) ان کو بتا دیتا۔ اور میں نے خود کو گروہ انبیائے کرام علیہم السلام میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے صلاۃ پڑھ رہے تھے، اور وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کھڑے ہوئے صلاۃ پڑھ رہے تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں اور پھر

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ١/١٥٦، الرقم: ١٧٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٥، الرقم: ١١٤٨٠، وأبو عوانة في المسند، ١/١١٦ الرقم: ٣٥٠، وأبونعيم في المسند المستخرج، ١/٢٣٩، الرقم: ٤٣٣، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٨٧۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے صلاۃ پڑھ رہے تھے اور تمہارے دوست (یعنی خود حضور ﷺ) ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ پھر نماز کا وقت آیا، اور میں نے ان سب انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت کروائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا: یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں انہیں سلام کیجئے۔ میں نے ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے (مجھ سے) پہلے مجھے سلام کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ (وفي رواية هَدَّابٍ: مَرَرْتُ) عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں معراج کی شب سرخ ٹیلے کے قریب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، (اور ہدّاب کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا) درآنحالیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں مصروفِ صلاۃ تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: من فضائل موسى عليه السلام، ۴/۱۸۴۵، الرقم: ۲۳۷۵، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام، ۳/۲۱۵، الرقم: ۱۶۳۱-۱۶۳۲، وفي السنن الكبرى، ۱/۴۱۹، الرقم: ۱۳۲۸، وابن حبان في الصحيح، ۱/۲۴۲، الرقم: ۵۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۴۸، الرقم: ۱۲۵۲۶-۱۳۶۱۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۳۳۵، الرقم: ۳۶۵۷۵، وأبو يعلى في المسند، ۶/۷۱، الرقم: ۳۳۲۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۱۳، الرقم: ۷۸۰۶، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۳۶۲، الرقم: ۱۲۰۵، والديلمي في مسند الفردوس، ۴/۱۷۰، الرقم: ۶۵۲۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۰۵، والعسقلاني في فتح الباري، ۶/۴۴۴۔

۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، ۱/۲۷۵، الرقم: ۱۰۴۷، وفي كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ۲/۸۸، الرقم: ۱۵۳۱، والنسائي —

يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ. فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ. قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ يَقُوْلُوْنَ: بَلِيْتَ فَقَالَ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے۔ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہوں نے وفات پائی، اور اسی دن صور پھونکا جائے گا، اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہوگی۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا جبکہ آپ کا جسد مبارک خاک میں مل چکا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ ﷻ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو (کھانا) حرام کر دیا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِي، حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری روح لوٹا دی ہوئی ہے (میری توجہ اس کی طرف مبذول فرماتا ہے) یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔''

------ في السنن، كتاب: الجمعة، باب: إكثار الصلاة على النبي ﷺ يوم الجمعة، ٣/٩١، الرقم: ١٣٧٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة، باب: في فضل الجمعة، ١/٣٤٥، الرقم: ١٠٨٥۔

٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: زيارة القبور، ٢/٢١٨، الرقم: ٢٠٤١، وأحمد بن حنبل في المسند ٢/٥٢٧، الرقم: ١٠٨٢٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٤٥، الرقم: ١٠٠٥٠، وفي شعب الإيمان، ٢/٢١٧، الرقم: ٤١٦١،١٥٨١، وابن راهويه في المسند، ١/٤٥٣ الرقم: ٥٢٦۔

اس حدیث کو امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ، حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ الْمَنَاوِيُّ: قَالَ الدَّمِيْرِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: حَسَنٌ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے، اس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے فارغ ہونے تک اس کا درود مجھے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اور (یا رسول اللہ!) آپ کے وصال کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وصال کے بعد بھی (اسی طرح پیش کیا جائے گا کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ ﷻ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے سندِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام ابن ماجہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام مناوی نے بیان کیا کہ امام دمیری نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں اور امام منذری اور عجلونی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۵: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ذكر وفاته ودفنه ﷺ، ۱/۵۲٤، الرقم: ۱٦۳۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۲۸، الرقم: ۲۵۸۲، والمزي في تهذيب الكمال، ۱۰/۲۳، الرقم: ۲۰۹۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/۵۱۵، ٤/٤۹۳، والمناوي في فيض القدير، ۲/۸۷، والعجلوني في كشف الخفاء، ۱/۱۹۰، الرقم: ۵۰۱، والشوكاني في نيل الأوطار، ۳/۳۰٤۔

٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: أَقْبَلَ مَرْوَانُ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ، فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا تَصْنَعُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُوْ أَيُّوْبَ ﷺ فَقَالَ: نَعَمْ، جِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ (وفي رواية: وَلَا الْخَدَرَ) سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ وَلَكِنِ ابْكُوْا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت داؤد بن ابو صالح ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز (خلیفہ وقت) مروان آیا اور اس نے دیکھا کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر اپنا چہرہ جھکائے ہوئے ہے، تو اس نے اس

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤٠٦/١٢، الرقم: ١٣٤٩٦، والدارقطني عن حاطب ﷺ في السنن، ٢٧٨/٢، الرقم: ١٩٣ والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٨٩/٣، الرقم: ٤١٥٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٤۔

١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٢٢/٥، الرقم: ٢٣٦٣٢، والحاكم في المستدرك، ٥٦٠/٤، رقم: ٨٥٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٥٨/٤، الرقم: ٣٩٩٩، وفي المعجم الأوسط، ٩٤/١، الرقم: ٢٨٤، ١٤٤/٩، الرقم: ٩٣٦٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٤٩/٥٧، ٢٥٠، والسبكي في شفاء السقام ١١٣/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٤٥/٥، والهندي في كنز العمال، ٨٨/٦، الرقم: ١٤٩٦٧۔

آدمی سے کہا: کیا تو جانتا ہے کہ تو یہ کیا کر رہا ہے؟ جب مروان اس کی طرف بڑھا تو دیکھا کہ وہ (صحابی رسول) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے (جواب میں) فرمایا: ہاں (میں جانتا ہوں) میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا ہوں اور کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: میں کسی تاریک جگہ پر نہیں آیا) میں نے رسول خدا ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: دین پر مت رؤو جب اس کا ولی اس کا اہل ہو، ہاں دین پر اس وقت رؤو جب اس کا ولی نا اہل ہو۔''

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت سعید بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ایام حرّہ کا واقعہ پیش آیا تو مسجد نبوی ﷺ میں تین دن تک اذان اور اِقامت نہ کہی گئی، اور حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ (نے مسجد میں پناہ لی ہوئی تھی اور) انہوں نے مسجد نہیں چھوڑی تھی۔ وہ نماز کا وقت نہیں جانتے تھے مگر ایک دھیمی سی آواز کے ذریعے جو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور سے سنتے تھے پھر اس آواز کا انہوں نے مطلب بھی بتایا۔'' اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۳. قال الغزالي: كل من يتبرك بمشاهدته في حياته، يتبرك بزيارته بعد وفاته.

''امام غزالی فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص کہ جس کی زندگی میں اُس کی زیارت سے برکت حاصل کی جاتی ہے، وفات کے بعد بھی اُس کی زیارت سے برکت حاصل کی جاسکتی ہے۔''

۲: أخرجه الدارمي في السنن، ۱/۵۶، الرقم: ۹۳، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۲/۴۰۰، الرقم: ۵۹۵۱، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجه، ۱/۲۹۱، الرقم: ۴۰۲۹۔

۳: الغزالي في إحياء علوم الدين، ۲/۲۴۷۔

اَلْبَابُ الخَامِسُ:

نُصُرَةُ النَّبِيِّ ﷺ

﴿نصرتِ رسول ﷺ﴾

١. فَصْلٌ فِي كَيْفِيَّاتِ الصَّحَابَةِ رضی الله عنہم فِي نُصُرَتِهِ ﷺ

﴿نصرتِ رسول میں کیفیاتِ صحابہ کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي عَمَلِ الصَّحَابَةِ رضی الله عنہم فِي عِصْمَةِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿صحابہ کرام رضی الله عنہم کا ناموسِ رسالت کی حفاظت کرنے کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي خِدْمَةِ الصَّحَابَةِ رضی الله عنہم لِدِيْنِهِ ﷺ

﴿صحابہ کرام رضی الله عنہم کی خدمتِ دین محمدی کا بیان﴾


لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا
www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي كَيْفِيَّاتِ الصَّحَابَةِ ﷡ فِي نُصْرَتِهِ ﷺ

﴿نصرتِ رسول ﷺ میں کیفیاتِ صحابہ کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًاo

(النساء، ٤: ٦٤)

’’اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتےo‘‘

٢. اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ کَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ لا اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo

(الأعراف، ٧: ١٥٧)

’’(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اورمعاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارِگراں اور طوقِ (قیود) - جو

اُن پر (نافرمانیوں کے باعث مسلّط) تھے- ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں٥‘‘

٣. هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ لا وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ٥ (التّوبة، ٩: ٣٣)

’’وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس (رسول ﷺ) کو ہر دین (والے) پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین کو برا لگے٥‘‘

٤. اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللهَ مَعَنَا ج فَاَنْزَلَ اللهُ سَکِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَاَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ کَلِمَةَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی ط وَکَلِمَةُ اللهِ هِیَ الْعُلْیَا ط وَاللهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ٥ (التوبة، ٩: ٤٠)

’’اگر تم ان کی (یعنی رسول اللہ ﷺ کی غلبہ اسلام کی جدوجہد میں) مدد نہ کرو گے (تو کیا ہوا) سو بے شک اللہ نے ان کو (اس وقت بھی) مدد سے نوازا تھا جب کافروں نے انہیں (وطنِ مکہ سے) نکال دیا تھا درآنحالیکہ وہ دو (ہجرت کرنے والوں) میں سے دوسرے تھے جب کہ دونوں (رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) غارِ (ثور) میں تھے جب وہ اپنے ساتھی (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے فرما رہے تھے غمزدہ نہ ہو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پس اللہ نے ان پر اپنی تسکین نازل فرما دی اور انہیں (فرشتوں کے) ایسے لشکروں کے ذریعہ قوت بخشی جنہیں تم نہ دیکھ سکے اور اس نے کافروں کی بات کو پست و فروتر کر دیا، اور اللہ کا فرمان تو (ہمیشہ) بلند و بالا ہی ہے، اور اللہ غالب، حکمت والا ہے٥‘‘

٥. اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا٥ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ط وَ تُسَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّ اَصِیْلًا٥ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللهَ ط یَدُ اللهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ج فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ج وَ مَنْ

اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا○ (الفتح، ٤٨: ٨-١٠)

’’بے شک ہم نے آپ کو (روزِ قیامت گواہی دینے کے لیے اعمال و احوالِ امت کا) مشاہدہ فرمانے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے○ تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ان (کے دین) کی مدد کرو اور ان کی بے حد تعظیم و تکریم کرو، اور (ساتھ) اللہ کی صبح و شام تسبیح کرو○ (اے حبیب!) بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا○‘‘

٦. هُوَالَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ط وَكَفٰى بِاللهِ شَهِيْدًا○ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ. (الفتح، ٤٨: ٢٨-٢٩)

’’وہی ہے جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور دینِ حق عطا فرما کر بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے، اور (رسول ﷺ کی صداقت و حقانیت پر) اللہ ہی گواہ کافی ہے○ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت (اور زور آور) ہیں (لیکن) آپس میں رحم دل ہیں۔‘‘

٧. اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا○ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا○ وَّ يَنْصُرَكَ اللهُ نَصْرًا عَزِيْزًا○ (الفتح، ٤٨: ١-٣)

’’(اے حبیبِ مکرم!) بیشک ہم نے آپ کے لئے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرما دیا۔ (اس لئے کہ آپ کی عظیم جدّ و جہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہو جائے)○ تاکہ آپ کی خاطر اللہ آپ کی امّت (کے اُن تمام افراد) کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے (جنہوں نے آپ کے حکم پر جہاد کئے اور قربانیاں دیں) اور (یوں اسلام کی فتح اور امّت کی بخشش کی صورت میں) آپ پر اپنی نعمت

(ظاہراً و باطناً) پوری فرما دے اور آپ (کے واسطہ سے آپ کی امّت) کو سیدھے راستہ پر ثابت قدم رکھے ○ اور اللہ آپ کو نہایت باعزت مدد و نصرت سے نوازے ○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم لِحَسَّانَ: اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية للبخاري: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنه: اهْجُ الْمُشْرِکِيْنَ، فَإِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَکَ.

’’حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو کرو (یعنی ان کی مذمت میں اشعار پڑھو) اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی (اس کام میں) تمہارے ساتھ ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

’’اور بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ’’مشرکین کی ہجو (یعنی مذمت) کرو یقیناً جبرائیل علیہ السلام بھی (میری ناموس کے دفاع میں) تمہارے ساتھ شریک ہیں۔‘‘

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: بدء الخلق، باب: ذکر الملائکة، ٣/١١٧٦، الرقم: ٣٠٤١، وفي کتاب: المغازي، باب: مرجع النبي صلی الله عليه وآله وسلم من الأحزاب ومخرجه إلی بني قريظة، ٤/١٥١٢، الرقم: ٣٨٩٧، وفي کتاب: الأدب، باب: هجاء المشرکين، ٥/٢٢٧٩، الرقم: ٥٨٠١، ومسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب: فضائل حسان بن ثابت رضی الله عنه، ٤/١٩٣٣، الرقم: ٢٤٨٦، والنسائي في السنن الکبری، ٣/٤٩٣، الرقم: ٦٠٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٠٢، والبيهقي في السنن الکبری، ١٠/٢٣٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٨، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٩٠، الرقم:١١٩، وفي المعجم الأوسط، ٢/٤٩، الرقم: ١٢٠٩، ٣/٢٦٨، الرقم: ٣١٠٨، وفي المعجم الکبير، ٤/٤١، الرقم: ٣٥٨٨۔ ٣٥٨٩، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/٢١٤۔

۲. عَنْ هِشَامٍ رضی الله عنه عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) سے راویت کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا (کیونکہ وہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں برا بھلا نہ کہو وہ (اپنی شاعری کے ذریعے) رسول اللہ ﷺ کا کفار کے مقابلہ میں دفاع کیا کرتے تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَی وُضُوْئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَی أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَي قَوْمِ، وَاللهِ، لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَی الْمُلُوْکِ، وَوَفَدْتُ عَلَی قَيْصَرَ وَكِسْرَی

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب، حديث الإفك، ۴/۱۵۲۳، الرقم: ۳۹۱۴، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ۵/۲۲۷۸، الرقم: ۵۷۹۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضی الله عنه، ۴/۱۹۳۳، الرقم: ۲۴۸۷، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/۲۹۹، الرقم: ۸۶۳، والحاكم في المستدرک، ۳/۵۵۵، الرقم: ۶۰۶۳، وقال: هذا حديث صحيح، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۳/۱۰۷، الرقم: ۱۴۹۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الشروط، باب: الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط، ۲/۹۷۴، الرقم: ۲۵۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۲۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۲۱۶، الرقم: ۴۸۷۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/۹، الرقم: ۱۳، والبيهقي في السنن الكبری، ۹/۲۲۰۔

وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. ...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام کو دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے ہیں تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ اپنی آوازوں کو پست کر لیتے ہیں اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ رب العزت کی قسم! میں (عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں۔''

اسے امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه في رواية طويلة أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ، حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ. وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی الله عنه فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة بدر، ١٤٠٣/٣، الرقم: ١٧٧٩، ونحوه في كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه وإثبات عذاب القبر والتعوذ منه، ٢٢٠٢/٤، الرقم: ٢٨٧٣، وأبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في الأسير ينال منه ويضرب ويقرن، ٥٨/٣، الرقم: ٢٦٨١، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: أرواح المؤمنين، ١٠٨/٤، الرقم: ٢٠٧٤، وفي السنن الكبرى، ٦٦٥/١، الرقم؛ ٢٢٠١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢١٩/٣، الرقم: ١٣٣٢٠، وابن حبان في الصحيح، ٢٤/١١، الرقم: ٤٧٢٢، والبزار في المسند، ٣٤٠/١، الرقم: ٢٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٦٢/٧، الرقم: ٣٦٧٠٨۔

نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا. وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا. قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ. فَانْطَلَقُوْا حَتَّى نَزَلُوْا بَدْرًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ: وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، هَاهُنَا هَاهُنَا. قَالَ: فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو ابوسفیان کے (قافلہ کی شام سے) آنے کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں گھوڑے ڈال دیں گے۔ اگر آپ ہمیں برک غماد پہاڑ سے گھوڑوں کے سینے ٹکرانے کا حکم دیں تو ہم ایسا بھی کریں گے۔ تب حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو بلایا۔ لوگ (آپ ﷺ کی معیت میں) چلے یہاں تک کہ وادی بدر میں اُترے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ زمین پر اس جگہ اور کبھی اس جگہ دستِ اقدس رکھتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر (دوسرے دن) کوئی کافر حضور نبی اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی جگہ سے ذرا برابر بھی اِدھر اُدھر نہیں مرا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اهْجُوْا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ، فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ: اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ، فَلَمْ يُرْضِ، فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه،

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ۱۹۳۵/۴، الرقم: ۲۴۹۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۸/۴، الرقم: ۳۵۸۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۳۸/۱۰، الرقم: ۲۰۸۹۵، والطبري في تهذيب الآثار، ۶۲۹/۲، الرقم: ۹۲۹، والمقدسي في أحاديث الشعر، ۶۴/۱، الرقم: ۲۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۹۳/۱۲۔

فَلَمَّا دَخلَ عَلَيْهِ، قَالَ حَسَّانُ ﷺ: قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوْا إِلَى هَذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنْبِهِ، ثُمَّ أَدْلَعَ لِسَانَهُ، فَجعَلَ يُحَرِّكُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيْمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَعْجَلْ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا، وَإِنَّ لِي فِيْهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلَخِّصَ لَکَ نَسَبِي، فَأَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَکَ. وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، لَأَسُلَّنَّکَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالطَّبَرِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قریش کی ہجو کرو، کیونکہ ان (گستاخوں) پر ہجو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ شاق گزرتی ہے پھر آپ ﷺ نے حضرت ابن رواحہ کی طرف پیغام بھیجا کہ کفارقریش کی ہجو کرو، انہوں نے کفارقریش کی ہجو کی، وہ آپ کو پسند نہیں آئی، پھر آپ نے حضرت کعب بن مالک ﷺ کی طرف پیغام بھیجا، پھر حضرت حسان بن ثابت ﷺ کی طرف پیغام بھیجا جب حضرت حسان آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو انہوں نے عرض کیا: اب وقت آ گیا ہے آپ نے اس شیر کی طرف پیغام بھیجا ہے جو اپنی دم سے مارتا ہے، پھر اپنی زبان نکال کر اس کو ہلانے لگے۔ پھر عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں اپنی زبان سے انہیں اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا جس طرح چمڑے کو پھاڑتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی نہ کرو، یقیناً ابوبکر قریش کے نسب کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ان میں میرا نسب بھی ہے (تم ان کے پاس جاؤ) تاکہ ابوبکر میرا نسب ان سے الگ کر دیں۔ حضرت حسان ﷺ حضرت ابوبکر ﷺ کے پاس گئے پھر واپس لوٹے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوبکر نے میرے لئے آپ کا نسب الگ کر دیا ہے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں (ان کی ہجو کرتے ہوئے) آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، طبرانی اور طبری نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَللَّهُمَّ، أَعِزَّ الإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْکَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. قَالَ: وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو ابوجہل یا عمر بن الخطاب دونوں میں سے اپنے ایک پسندیدہ بندے کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دونوں میں اللہ تعالیٰ کو محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے (جن کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی دعا قبول ہوئی اور آپ مشرف بہ اسلام ہوئے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٧. عَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ رضي الله عنه أَخِي زَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ابْعَثْ مَعِي أَخِي زَيْدًا قَالَ: هُوَ ذَا، قَالَ: فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَکَ لَمْ أَمْنَعْهُ، قَالَ زَيْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَاللهِ، لَا أَخْتَارُ عَلَيْکَ أَحَدًا أَبَدًا، قَالَ:

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عمر، ٥/٦١٧، الرقم: ٣٦٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٥، الرقم: ٥٦٩٦، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٠٥، الرقم: ٦٨٨١، والحاكم في المستدرك، ٣/٥٧٤، الرقم: ٦١٢٩، والبزار في المسند، ٦/٥٧، الرقم: ٢١١٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٤٥، الرقم: ٧٥٩۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب زيد بن حارثة رضي الله عنه، ٥/٦٧٦، الرقم: ٣٨١٥، والحاكم في المستدرك، ٣/٢٣٧، الرقم: ٤٩٤٨، وقال: صحيح الإسناد، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٨٦، الرقم: ٢١٩٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٣٢، الرقم: ١٣٨٤، والبخاري في التاريخ الكبير، ٢/٢١٧، الرقم: ٢٢٥١، وابن حبان في الثقات، ٣/٥٧، الرقم: ١٨٦، وابن قانع في معجم الصحابة، ١/١٦١، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٥/٦٣، الرقم: ٢٦٠٠، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٨٧، وفي الإصابة، ١/٤٥٦، الرقم: ١٠٧٨، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٢٢٤۔

فَرَأَيْتُ رَأْيَ أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ساتھ میرے بھائی حضرت زید رضی اللہ عنہ کو (گھر) بھیج دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (تمہارا بھائی) یہ ہے۔ اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں منع نہیں کروں گا، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے (فوراً) عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ حضرت جبلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنی رائے سے زیادہ اپنے بھائی کی رائے بہتر پائی۔‘‘

اسے امام ترمذی، حاکم، طبرانی، بیہقی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَصَابَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ خَصَاصَةٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا، فَخَرَجَ يَلْتَمِسُ عَمَلًا يُصِيْبُ فِيْهِ شَيْئًا لِيُقِيْتَ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَتَى بُسْتَانًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ، فَاسْتَسْقَى لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ دَلْوًا كُلُّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ، فَخَيَّرَهُ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ تَمْرِهِ سَبْعَ عَشَرَةَ عَجْوَةً، فَجَاءَ بِهَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

ورواه البيهقي أيضًا إِلَّا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِنْ أَيْنَ هَذَا يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ قَالَ: بَلَغَنِي مَا بِكَ مِنَ الْخَصَاصَةِ يَا نَبِيَّ اللهِ، فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ عَمَلًا

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الأحكام، باب: الرجل يستسقي كل دلو بتمرة ويشترط جلدة، ٢/٨١٨، الرقم: ٢٤٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/١١٩، الرقم: ١١٤٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦/٣٨٥، والزيلعي في نصب الراية، ٤/١٣٢.

لِأُصِيْبَ لَکَ طَعَامًا. قَالَ: فَحَمَلَکَ عَلَی هَذَا حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ؟ قَالَ عَلِيٌّ رضی الله عنه: نَعَمْ، يَا نَبِيَّ اللهِ، فَقَالَ نَبِيٌّ ﷺ: وَاللهِ، مَا مِنْ عَبْدٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ إِلَّا الْفَقْرُ أَسْرَعُ إِلَيْهِ مِنْ جَرْيَةِ السَّيْلِ عَلَی وَجْهِهِ، مَنْ أَحَبَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَلْيُعِدَّ تِجْفَافًا وَإِنَّمَا يَعْنِي الصَّبْرَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فاقہ سے تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ہوئی تو وہ مزدوری کرنے کے لئے نکلے تاکہ اس سے کچھ (معاوضہ) حاصل کر کے حضور نبی اکرم ﷺ کی تکلیف کا مداوا کر سکیں چنانچہ وہ ایک یہودی کے باغ میں پہنچے تو اس کے لئے (بطورِ معاوضہ) سترہ ڈول پانی کھینچا اور ہر ڈول کے بدلے اس نے ایک عمدہ کھجور دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ سترہ عجوہ کھجوریں لے کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہو گئے۔‘‘ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا۔

’’اور امام بیہقی نے مزید بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے ابو الحسن! یہ کھجوریں کہاں سے آئیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے معلوم ہوا کہ آپ کئی دن کے فاقہ سے ہیں تو میں مزدوری کی تلاش میں نکل پڑا تاکہ آپ کی خدمت میں کچھ کھانے کو پیش کیا جا سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نے اس کام پر ابھارا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں، یا نبی اللہ، تو آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! کوئی بندہ ایسا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو اور فقر و فاقہ اس کے چہرے کی طرف سیلاب کی سی تیزی سے نہ بڑھیں لہٰذا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے تو اسے (ان آزمائشوں پر) صبر کے لئے تیار رہنا چاہیے۔‘‘

۹. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: لَقَدْ ضَرَبُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حَتَّی غُشِيَ عَلَيْهِ فَقَامَ أَبُوْبَکْرٍ رضی الله عنه فَجَعَلَ يُنَادِي يَقُوْلُ: وَيْلَکُمْ أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللهُ؟ قَالُوْا: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: هَذَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ الْمَجْنُوْنُ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفار و مشرکین نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس

۹: أخرجه الحاکم في المستدرک، ۳/ ۷۰، الرقم: ٤٤٢٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/ ٢٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ١٧۔

قدر جسمانی اذیت پہنچائی کہ آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (آئے اور) کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے: تم تباہ و برباد ہو جاؤ، کیا تم ایک (معزز) شخص کو صرف اِس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ فرماتے ہیں کہ میرا رب اللہ عزوجل ہے؟ اُن ظالموں نے کہا: یہ کون ہے؟ (کفار و مشرکین میں سے کچھ) لوگوں نے کہا: یہ ابو قحافہ کا بیٹا ہے جو (عشقِ رسول ﷺ میں) مجنوں بن چکا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى أَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذَلِکَ، فَارْتَدَّ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ وَآمَنُوْا بِهِ وَصَدَّقُوْهُ، وَسَعَوْا بِذَلِکَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه فَقَالُوْا: هَلْ لَکَ إِلَى صَاحِبِکَ يَزْعَمُ أَنَّهُ أُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ قَالَ: أَوَ قَالَ ذَلِکَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: لَئِنْ كَانَ قَالَ ذَلِکَ لَقَدْ صَدَقَ. قَالُوْا: أَوَ تُصَدِّقُ أَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَجَاءَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي لَأُصَدِّقُهُ فِيْمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَلِکَ. أُصَدِّقُهُ فِيْمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَلِکَ أُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ. فَلِذَلِکَ سُمِّيَ أَبُوْ بَكْرٍ ''الصِّدِّيْقَ''. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو مسجد اقصیٰ کی سیر کرائی گئی تو آپ ﷺ نے صبح لوگوں کو اس کے بارے بیان فرمایا تو کچھ ایسے لوگ بھی اس کے منکر ہو گئے جو آپ ﷺ پر ایمان لا چکے تھے اور آپ ﷺ کی تصدیق کر چکے تھے۔ وہ دوڑتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اپنے آقا ﷺ کی تصدیق کرتے ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں آج رات بیت المقدس تک سیر کرائی گئی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: کیا آپ اُن کی تصدیق

۱۰: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/۶۵، الرقم: ۴۴۰۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۵/۳۲۸، وأبو يعلى في المعجم، ۱۰/۴۵، الرقم: ۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۵/۳۰۷، الرقم: ۸۲۷۱۔

کرتے ہیں کہ وہ آج رات بیت المقدس تک گئے بھی اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! میں تو آپ ﷺ کی تصدیق اُس خبر کے بارے میں بھی کرتا ہوں جو اس سے بہت زیادہ بعید از قیاس ہے، میں تو صبح وشام آپ ﷺ کی آسمانی خبروں کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ پس اس تصدیق کی وجہ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ''الصدیق'' کے لقب سے موسوم ہوئے۔''

اس حدیث کو امام حاکم، عبدالرزاق اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يَحْمِي أَعْرَاضَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ كَعْبٌ: أَنَا، قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: أَنَا، قَالَ: إِنَّكَ لَتُحْسِنُ الشِّعْرَ. قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ: أَنَا. إِذْ قَالَ: أُهْجُهُمْ، فَإِنَّهُ سَيُعِيْنُكَ عَلَيْهِمْ رُوْحُ الْقُدُسِ.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنوں کی عزتوں کی حفاظت کون کرے گا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں۔ اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے بھی عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (حفاظت کروں گا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تو عمدہ شعر کہنے والا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (بھی حفاظت کروں گا)۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: تم مشرکین کی ہجو کرو اور اس کام میں روح القدس (حضرت جبرائیل) علیہ السلام تمہاری مدد کرے گا۔'' اس حدیث کو امام طحاوی نے بیان کیا ہے۔

١٢. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْغَارِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَدْخُلُ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ حَيَّةٌ اَوْ شَيْءٌ كَانَتْ لِي قَبْلَكَ قَالَ ﷺ: ادْخُلْ فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ، فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ بِيَدِهِ، كُلَّمَا رَأَى جُحْرًا قَالَ: بِثَوْبِهِ فَشَقَّهُ ثُمَّ أَلْقَمَهُ الْجُحْرَ حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَوْبِهِ أَجْمَعَ. قَالَ: فَبَقِيَ جُحْرٌ فَوَضَعَ عِقِبَهُ عَلَيْهِ

١١: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٧، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٤١٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٥٩٠۔

١٢: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٣، وابن الجوزى في صفوة الصفوة، ١/٢٤٠، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/٤٥١۔

ثُمَّ أَدْخَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَأَيْنَ ثَوْبُکَ يَا أَبَا بَکْرٍ؟ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللَّهُمَّ، اجْعَلْ أَبَا بَکْرٍ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَأَوْحَی اللهُ ﷻ إِلَيْهِ أَنَّ اللهَ تَعَالَی قَدِ اسْتَجَابَ لَکَ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جب غار کی رات تھی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! مجھے اجازت عنایت فرمایئے کہ میں آپ ﷺ سے پہلے غار میں داخل ہوں تاکہ اگر کوئی سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو وہ آپ ﷺ کی بجائے مجھے تکلیف پہنچائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: داخل ہو جاؤ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ساری جگہ کی تلاشی لینے لگے۔ جب بھی کوئی سوراخ دیکھتے تو اپنے لباس کو پھاڑ کر سوراخ کو بند کر دیتے۔ یہاں تک کہ اپنے تمام لباس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی ایک سوراخ بچ گیا تو انہوں نے اپنی ایڑی کو اُس سوراخ پر رکھ دیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کو اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: ’’اے ابوبکر! تمہارا لباس کہاں ہے؟ تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اُس کے بارے بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دُعا کی: اے میرے اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اُس نے آپ ﷺ کی دُعا کو قبول فرما لیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَی الْمَدِيْنَةِ فِي الْهِجْرَةِ، أَمَرَنِي أَنْ أُقِيْمَ بَعْدَهُ حَتَّی أُؤَدِّيَ وَدَائِعَ کَانَتْ عِنْدَهُ لِلنَّاسِ، وَلِذَا کَانَ يُسَمَّی الْأَمِيْنُ. فَأَقَمْتُ ثَلَاثًا، فَکُنْتُ أَظْهَرُ، مَا تَغَيَّبْتُ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُ طَرِيْقَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّی قَدِمْتُ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُقِيْمٌ، فَنَزَلْتُ عَلَی کُلْثُوْمِ بْنِ الْهِدْمِ، وَهُنَالِکَ مَنْزِلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

۱۳: أخرجه ابن سعد في الطبقات الکبری، ۳/ ۲۲، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۲/ ۶۹۔

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ ہجرت کی غرض سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو مجھے حکم دیا کہ میں ابھی مکہ میں ہی رکوں تا آنکہ میں لوگوں کی امانتیں جو حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھیں وہ انہیں لوٹا دوں۔ اسی لئے حضور نبی اکرم ﷺ کو امین کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا پس میں نے تین دن مکہ میں قیام کیا، میں مکہ میں لوگوں کے سامنے رہا، ایک دن بھی نہیں چھپا۔ پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ بنو عمرو بن عوف کے ہاں پہنچا تو حضور نبی اکرم ﷺ وہاں مقیم تھے۔ پس میں کلثوم بن ھدم کے ہاں مہمان ٹھہرا اور وہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا قیام تھا۔‘‘ اس حدیث کو ابن سعد نے الطبقات الکبری میں بیان کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. عَنْ عُرْوَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها تَكْرَهُ أَنْ يُّسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ: فَإِنَّهُ قَالَ:

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو (سخت) ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جائے۔ فرماتی تھیں (انہیں برا بھلا مت کہو) انہوں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) یہ نعت پڑھی ہے:

’’بلاشبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ٤/١٥١٨، الرقم: ٣٩١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في حديث الإفك وقبول توبة القاذف، ٤/٢١٣٧، الرقم: ٢٧٧٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٩٦، الرقم: ٨٩٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٩٧، وأبو يعلى في المسند، ٨/٣٤١، الرقم: ٤٩٣٣، والحاكم في المستدرك، ٣/٥٥٥، الرقم: ٦٠٦٠.

عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. قال أبو سفيان ابن حرب: أنشدک بالله يا زيد، أتحبّ أنّ محمداً الآن عندنا مکانک تضرب عنقه وإنّک في أهلک؟ فقال زيد: والله، ما أحبّ أنّ محمداً الآن في مکانه الّذي هو فيه تصيبه شوکة وأنّي جالس في أهلي. فقال أبو سفيان: ما رأيتُ من النّاس أحداً يحبّ أحداً کحبّ أصحاب محمد محمداً ﷺ.

’’ابوسفیان بن حرب نے (صحابیٔ رسول حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ سے) کہا: اے زید! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تو پسند کرتا ہے کہ اس وقت محمد ﷺ تیری جگہ ہوں اور ان کی (معاذ اللہ) گردن ماری جائے اور تو واپس اپنے اہل وعیال میں چلا جائے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: خدا کی قسم! میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس وقت جہاں بھی رونق افروز ہیں وہاں آپ ﷺ کے پائے اقدس میں کانٹا بھی چبھے اور میں اپنے اہل و عیال کے پاس ہوں۔ اس وقت ابو سفیان نے کہا کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی کو اس قدر محبوب رکھتا ہو جس قدر کہ محمد ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم ان کو محبوب رکھتے ہیں۔‘‘

٣. قال صهيب: لم يشهد رسول الله مشهداً قط إلا کنت حاضره، ولم يبايع بيعة قط إلا کنت حاضره، ولم يسر سرية قط إلا کنت حاضرها، ولا غزا غزاة قط أول الزمان وآخره إلا کنت فيها عن يمينه أو شماله، وما خافوا أمامهم إلا وکنت أمامهم، ولا ما وراءهم، إلا کنت وراءهم، وما جعلت

٢: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٣/ ٣٦٢، وابن سعد في الطبقات الکبرى، ٢/ ٥٦، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/ ٦٤٩۔

٣: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ٨/ ٣٧، الرقم: ٧٣٠٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/ ١٥١، وابن حجر العسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٣/ ٤٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٣٠٦۔

رسول الله ﷺ بيني وبين العدو قط حتّى توفي رسول الله ﷺ.

’’حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی زندگی میں کوئی بھی بیعت ہوتی تو میں اس میں ضرور شریک ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کی وفات تک تمام غزوات اور سرایا غرض ہر موقعہ پر آپ ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا۔ میں آپ ﷺ کے دائیں یا بائیں منڈلاتا رہتا۔ اگر آپ ﷺ کے سامنے مجھے خوف محسوس ہوتا تو میں سامنے چلا جاتا اور اگر پیچھے سے دشمنوں کا ڈر ہوتا تو پیچھے پہنچ جاتا تھا۔ میں نے کبھی بھی آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے وصال مبارک تک اپنے اور دشمنوں کے بیچ میں نہیں چھوڑا۔‘‘

٤. قال الأستاذ أبو علي الدّقاق: المريدُ متحمِّل، والمراد محمول. وسمعته يقول: كان موسى عليه السلام، مريداً، فقال: ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ﴾ [طه، ٢٠: ٢٥]، **وكان نبينا ﷺ، مراداً، فقال الله تعالى: ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ○ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ○ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ○ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ﴾** [الم نشرح، ٩٤: ١-٤] **وكذلك قال موسى عليه السلام: ﴿رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَيْکَ ط قَالَ لَنْ تَرٰنِیْ﴾** [الأعراف، ٧: ١٤٣] **وقال لنبينا ﷺ: ﴿اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ﴾** [الفرقان، ٢٥: ٤٥]

’’حضرت ابو علی دقاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: مرید وہ ہے جو طریقِ ریاضت میں مشقتیں جھیلے اور مراد وہ ہے جس سے یہ مشقتیں اٹھا دی گئی ہوں۔ (راوی کہتا ہے کہ) انہوں نے مزید فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام مرید (یعنی دیدارِ الٰہی کے مشتاق) تھے جبھی تو انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور عرض کیا ﴿اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کشادہ فرما دے﴾، اور ہمارے نبی ﷺ چونکہ مراد تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: ﴿کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم وحکمت اور معرفت کے لیے) کشادہ نہیں فرما دیا○ اور ہم نے آپ کا (غمِ اُمت کا وہ) بار آپ سے اتار دیا○ جو آپ کی پشتِ (مبارک) پر گراں ہو رہا تھا○ اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا﴾‘‘ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: ﴿اے رب! مجھے (اپنا

٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ٢٠٤.

جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار کرلوں، اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا ﴾اور ہمارے نبی ﷺ کو فرمایا: ﴿کیا آپ نے اپنے رب (کی قدرت) کی طرف نگاہ نہیں ڈالی کہ وہ کس طرح (دوپہر تک) سایہ دراز کرتا ہے﴾۔‘‘

٥. حکی الإمام أبو القاسم القشیري أن عمرو بن اللیث أحد ملوک خراسان ومشاهیر الثوار المعروف بالصفار مات، رُئي في النوم، فقیل له: ما فعل الله بک؟ فقال: غفر لي، فقیل: بماذا؟ قال: صعدت ذروة جبل یوماً فأشرفت علی جنودي، فأعجبتني کثرتهم، فتمنیت أني حضرت رسول الله ﷺ فأعنته ونصرته فشکر الله لي ذلک و غفر لي.

’’امام ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن لیث خراسان کا ایک بادشاہ تھا جو مشہور حاکم تھا۔ اسے صفار کہتے تھے، وہ فوت ہو گیا۔ خواب میں اُسے دیکھا گیا اور اس سے کہا گیا کہ تیرے ساتھ خدا نے کیا کیا۔ اس نے کہا کہ اس نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا گیا کہ کس سبب سے؟ کہا کہ میں ایک دن پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا اور اوپر سے اپنے لشکر کو جھانکا تو ان کی کثرت سے میں خوش ہوا۔ اس وقت میں نے تمنا کی اگر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ ﷺ کی نصرت و اعانت کے لیے یہ سارا لشکر پیش کر دیتا۔ یہ بات اللہ ﷻ کو پسند آئی اور مجھے بخش دیا۔‘‘

٥: أخرجه القاضي عیاض في الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ: ٥١١۔

فَصْلٌ فِي عَمَلِ الصَّحَابَةِ ﷺ فِي عِصْمَةِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿صحابہ کرام ﷺ کا ناموس رسالت کی حفاظت کرنے کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo (الأعراف، ۷: ۱۵۷)

”(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اورمعاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارِگراں اور طوقِ (قیود) - جو اُن پر (نافرمانیوں کے باعث مسلّط) تھے - ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیںo“

۲. اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًاo (الأحزاب، ۳۳: ۶)

”یہ نبیِ (مکرّم) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں اور آپ کی ازواجِ (مطہّرات) اُن کی مائیں ہیں۔ اور خونی رشتہ دار اللہ کی کتاب میں (دیگر) مومنین اور مہاجرین کی نسبت (تقسیمِ وراثت میں) ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں سوائے اس کے کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہو، یہ حکم کتابِ (الٰہی) میں لکھا ہوا ہےo“

۳. مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَ كَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًاo (الأحزاب، ٣٣: ٤٠)

”محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (یعنی سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے) اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا جاننے والا ہے (اسے علم ہے کہ ختمِ رسالت اور ختمِ نبوت کا وقت آ گیا ہے)o“

٤. اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ ط يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًاo (الفتح، ٤٨: ١٠)

”(اے حبیب!) بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گاo“

٥. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ج وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ج كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًاo (الفتح، ٤٨: ٢٨، ٢٩)

”محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت

(اور زور آور) ہیں (لیکن) آپس میں رحم دل (ایک دوسرے کے ساتھ اخلاص اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ ان کی حالت یہ ہے کہ ان کا غصہ ان کی محبت سب اللہ کے لئے ہے)، اے دیکھنے والے) تو (بھی) دیکھتا ہے کہ وہ (کبھی) رکوع (کبھی) سجود میں ہیں (غرض ہر طرح) اللہ سے اس کے فضل اور اس کی رضا مندی کے طلبگار ہیں ان کی علامت (ان کے پر نور پر رونق نشانِ سجدہ سے) ان کے چہروں پر نمایاں ہے جو سجدوں کا اثر ہے (ان کے چہروں پر عبادت کے آثار، پیشانی پر سجدہ کے نشان، ولایت کا باران کی جبین پر ہے یہ تو الگ پہچانے جاتے ہیں) ان (صحابہ) کی تعریف توریت میں اور ان کے اوصاف انجیل میں (آئے) ہیں ان کی مثال ایک کھیتی کی مانند ہے کہ اس نے (پہلے) سوئی (کی طرح کی ایک پتی) نکالی، پھر (اردگرد کے ماحول اور زمین سے قوت حاصل کر کے) اس کو مضبوط (اور قوی) کیا۔ پھر وہ اور موٹی ہوئی پھر (بڑھ کر) اپنے بل پر کھڑی ہوگئی (اور یہ سرسبز ولہلہاتی ہوئی کھیتی) کاشتکاروں کو بھلی معلوم ہونے لگی (اسلام کی کھیتی بھی لہلہا رہی ہے) تاکہ کافروں کا جی جلے (اور یہ تو دنیا میں ان صحابہ کرام اور مومنوں کا انعام ہے، آخرت میں تو) اللہ نے ان سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ہیں مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحج، باب: دخول الحرم ومكة بغير إحرام، ٢/٦٥٥، الرقم: ١٧٤٩، وفي كتاب: الجهاد والسير، ٣/١١٠٧، الرقم: ٢٨٧٩، وفي كتاب: المغازي، باب: أين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح، ٤/١٥٦١، الرقم: ٤٠٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: جواز دخول مكة بغير إحرام، ٢/٩٨٩، الرقم: ١٣٥٧، والترمذي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: ما جاء في المغفر، وقال: هذا حديث حسن صحيح، ٤/٢٠٢، الرقم: ١٦٩٣، وأبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: قتل الأسير ولا يعرض عليه الإسلام، ٣/٦٠، الرقم: ٢٦٨٥، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: دخول مكة بغير إحرام، ٥/٢٠٠، الرقم: ٢٨٦٧، وفي السنن الكبرى، ٢/٣٨٢، الرقم: ٣٨٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٨٥، ٢٣١-٢٣٢، الرقم: ١٢٩٥٥، ١٣٤٣٧، ١٣٤٦١، ١٣٥٤٢، وابن حبان في الصحيح، ٩/٣٧، الرقم: ٣٧٢١، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢/٢٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٢٩، الرقم: ٩٠٣٤۔

الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اقْتُلُوْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح (مکہ) کے سال رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سرِ مبارک پر لوہے کا خود تھا جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آ کر عرض کیا: (یا رسول اللہ! آپ کا گستاخ) ابن خطل (جان بچانے کے لئے) کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے (ہمارے لئے کیا حکم ہے کیونکہ مکہ میں کسی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے (وہیں) قتل کر دو۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُوالْخُوَيْصَرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اِئْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: لَا، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَ صِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمُرُوْقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُوْنَ عَلَى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ. قَالَ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في قول الرجل ويلك، ٥/٢٢٨١، الرقم: ٥٨١١، وفي كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: من ترك قتال الخوارج للتألف وأن لا ينفر الناس عنه، ٦/٢٥٤٠، الرقم: ٦٥٣٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٤، الرقم: ١٠٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٥٩، الرقم: ٨٥٦٠-٨٥٦١، ٦/٣٥٥، الرقم: ١١٢٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٥، الرقم: ١١٦٣٩، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٤٠، الرقم: ٦٧٤١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٧١، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/١٤٦۔

أَبُوْ سَعِيْدٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ مالِ (غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نامی شخص نے جو کہ بنی تمیم سے تھا کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے اجازت دیں کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، کیونکہ اس کے (ایسے) ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر جانو گے۔ وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے، پھر اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا، اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آتا ہے، وہ گوبر اور خون کو بھی چھوڑ کر نکل جاتا ہے۔ وہ لوگوں میں فرقہ بندی کے وقت (اسے ہوا دینے کے لئے) نکلیں گے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتا ہو گا۔ حضرت ابوسعید ﷺ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث پاک حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہے کہ میں حضرت علی ﷺ کے ساتھ تھا جب ان (خارجی) لوگوں سے جنگ کی گئی، اس شخص کو مقتولین میں تلاش کیا گیا تو اس وصف کا ایک آدمی مل گیا جو حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا تھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: من أحب أن لا يسب نسبه، ۳/۱۲۹۹، الرقم: ۳۳۳۸، وفي كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ۴/۱۵۲۳، الرقم: ۳۹۱۴، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ۵/۲۲۷۸، الرقم: ۵۷۹۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت ﷺ، ۴/۱۹۳۴۔ ۱۹۳۵، الرقم: ۲۴۸۹۔۲۴۹۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۳/۱۰۳، الرقم: ۵۷۸۷۔

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، يَقُوْلُ: هَجَاهُمْ حَسَّانُ، فَشَفَى وَاشْتَفَى. قَالَ حَسَّانُ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ ... وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاکَ الْجَزَاءُ

هَجَوْتَ مُحمَّدًا بَرًّا حَنِيْفًا ... رَسُوْلَ اللهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي ... لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (حضرت حسان سے) یہ فرماتے سنا: (اے حسان) جب تک تم اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ان کا دفاع کرتے رہو گے روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) تمہاری تائید کرتے رہیں گے، نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حسان نے کفارِ قریش کی ہجو کر کے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور اپنے آپ کو شفا دی (یعنی اپنا دل ٹھنڈا کیا) حضرت حسان نے (کفار کی ہجو میں) کہا:

''تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، تو میں نے آپ ﷺ کی طرف سے جواب دیا ہے اور اس کی اصل جزا اللہ ﷻ ہی کے پاس ہے۔

''تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، جو نیک اور ادیانِ باطلہ سے اعراض کرنے والے ہیں، وہ اللہ ﷻ کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی خصلت وفا کرنا ہے۔

''بلا شبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٤. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بِلْقِيْنَ: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسُبُّ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَكْفِيْنِي عَدُوِّي؟ فَخَرَجَ إِلَيْهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضي الله عنه

٤: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٥/٣٠٧، الرقم: ٩٧٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢٠٢، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/١٤٠۔

فَقَتَلَهَا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''عروہ بن محمد نے بلقین کے کسی شخص سے روایت کی کہ ایک عورت حضور نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن سے میرا بدلہ کون لے گا؟ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کی طرف گئے اور اسے قتل کر دیا۔''

اس حدیث کو امام عبد الرزاق اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما **أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شَتَمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَكْفِيْنِي عَدُوِّي؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَبَارَزَهُ، فَقَتَلَهُ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَلَبَهُ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.**

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مشرک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون میرے دشمن سے بدلہ لے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں پھر میدان میں نکل کر اسے قتل کر دیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے مقتول کے جسم کا سامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔'' اس حدیث کو امام عبد الرزاق اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٦. **عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ** رضی الله عنه في قصة طويلة: **أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ** رضی الله عنه **إِلَى قُرَيْشٍ ...... فَدَعُوْا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ** رضی الله عنه **لِيَطُوْفَ بِالْبَيْتِ، فَأَبَى أَنْ يَطُوْفَ وَقَالَ: كُنْتُ لَا أَطُوْفُ بِهِ حَتَّى يَطُوْفَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَرَجَعَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.**

''حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے طویل واقعہ میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو (صلح حدیبیہ کے موقع پر) کفار کی طرف (سفیر بنا کر) روانہ کیا (مذاکرات کے

٥: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٥/٢٣٧، ٣٠٧، الرقم: ٩٤٧٧، ٩٧٠٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٤٥، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/١٥٤۔

٦: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٢١، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/٣٦٩۔

بعد) انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو طوافِ کعبہ کی دعوت دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ ﷺ طواف نہیں کر لیتے اور پھر (بغیر طواف کئے) پلٹ کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آ گئے۔‘‘ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: اِخْتَصَمَ رَجُلَانِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَضَى بَيْنَهُمَا، فَقَالَ الْمُقْتَضَى عَلَيْهِ: رُدَّنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَعَمْ، إِنْطَلَقَا إِلَيْهِ، فَلَمَّا أَتَيَا إِلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، قَضَى لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى هَذَا، فَقَالَ: رُدَّنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَرُدَّنَا إِلَيْکَ. فَقَالَ: أَكَذَاکَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ عُمَرُ: مَكَانَكُمَا حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكُمَا فَأَقْضِي بَيْنَكُمَا، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا مُشْتَمِلًا عَلَى سَيْفِهِ، فَضَرَبَ الَّذِي قَالَ: رُدَّنَا إِلَى عُمَرَ، فَقَتَلَهُ فَأَدْبَرَ الْآخَرُ، فَأَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَتَلَ عُمَرُ، وَاللهِ، صَاحِبِي، وَلَوْ لَا أَعْجَزْتُهُ لَقَتَلَنِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يَجْتَرِئَ عُمَرُ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ. فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿فَلَا وَ رَبِّکَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْکَ﴾ [النساء، ٤: ٦٥].

وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ عُتْبَةَ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَضَى لِلْمُحِقِّ عَلَى الْمُبْطِلِ، فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ: لَا أَرْضَى، فَقَالَ صَاحِبُهُ: فَمَا تُرِيْدُ؟ قَالَ: أَنْ تَذْهَبَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ. فَذَهَبَا إِلَيْهِ، فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ لَهُ: قَدِ اخْتَصَمْنَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَضَى لِي. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَنْتُمَا عَلَى مَا قَضَى بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. فَأَبَى صَاحِبُهُ أَنْ يَرْضَى فَقَالَ: نَأْتِي عُمَرَ بْنَ

٧: أخرجه ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٢٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٥٨٢، ٥٨٥، والعيني في عمدة القاري، ١٢/٢٠٣، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢٣٢١، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ١/٣٢٩، الرقم: ٣٣٩۔

الْخَطَّابِ. فَقَالَ الَّذِي الْمَقْضِيُّ لَهُ: قَدِ اخْتَصَمْنَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَضَى لِي عَلَيْهِ. فَأَبَى أَنْ يَرْضَى. فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: كَذٰلِکَ. فَدَخَلَ عُمَرُ مَنْزِلَهُ وَخَرَجَ وَالسَّيْفُ فِي يَدِهِ قَدْ سَلَّهُ فَضَرَبَ بِهِ رَأْسَ الَّذِي أَبَى أَنْ يَرْضَى فَقَتَلَهُ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ (عُمَرُ): هٰکَذَا أَقْضِي بَيْنَ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَاءِ اللهِ وَقَضَاءِ رَسُوْلِهِ. فَأَتَى جِبْرَئِيْلُ ؑ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ عُمَرَ قَدْ قَتَلَ الرَّجُلَ وَفَرَّقَ اللهُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ ؓ.

رَوَاهُ ابْنُ کَثِيْرٍ، وَالسَّيُوطِيُّ، وَالْحَکِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو اسود بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی اپنا جھگڑا (تصفیہ کی غرض سے) لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان کے درمیان فیصلہ فرما دیا۔ جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے کہا کہ ہمیں حضرت عمر ؓ کے پاس (برائے تصفیہ) بھیج دیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، اسی کے پاس چلے جاؤ۔ جب وہ دونوں حضرت عمر ؓ کے پاس آئے تو ایک شخص نے (سارا قصہ بیان کرتے ہوئے) کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے خلاف میرے حق میں فیصلہ فرمایا ہے۔ جس پر اس نے کہا کہ ہمیں عمر کے پاس بھیج دیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں آپ کے پاس بھیج دیا ہے۔ حضرت عمر ؓ نے (دوسرے آدمی سے) پوچھا: کیا ایسا ہی ہوا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، حضرت عمر ؓ نے فرمایا: یہاں اپنی جگہ پر ہی رکے رہو، میں ابھی تمہارے پاس آ کر تمہارے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں۔ جب حضرت عمر ؓ دوبارہ ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں تلوار تھی آپ ؓ نے اس شخص کو قتل کر دیا جس نے کہا تھا کہ ہمیں حضرت عمر ؓ کے پاس بھیج دیں۔ (یہ حالات دیکھ کر) دوسرا شخص وہاں سے بھاگ نکلا اور بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ، بخدا! عمر نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے اور اگر میں وہاں سے نہ بھاگتا تو وہ مجھے بھی قتل کر دیتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ عمر کسی مومن کو قتل کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿پس (اے حبیب!) آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ آپ کو حاکم بنا لیں﴾۔

’’دوسری روایت میں ہے: حضرت عتبہ بن ضمرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی

اپنا جھگڑا (تصفیہ کی غرض سے) لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے جھوٹے کے خلاف حق دار کے لیے فیصلہ فرما دیا۔ جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے کہا کہ میں اس فیصلے کو قبول نہیں کرتا۔ اس کے ساتھی نے کہا کہ (اب) تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ اب تم میرے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس چلو۔ وہ دونوں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے۔ جس شخص کے حق میں فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا کہ (قبل ازیں) ہم اپنے جھگڑا لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ فرما دیا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے حق میں جو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا تھا وہی برقرار ہے۔ اس کے ساتھی نے اس پر راضی ہونے سے انکار کر دیا اور کہنے لگا کہ ہم حضرت عمر کے پاس جائیں گے۔ جس شخص کے حق میں فیصلہ ہوا تھا اس نے (حضرت عمر سے) کہا کہ (قبل ازیں) ہم اپنے جھگڑا لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ فرما دیا تھا لیکن یہ شخص اس فیصلے پر راضی نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (دوسرے آدمی سے اس معاملے کے بارے میں) پوچھا تو اس نے کہا: (معاملہ) ایسے ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) اپنے گھر میں داخل ہوئے اور جب باہر نکلے تو ان کے ہاتھ میں تلوار تھی اور انہوں نے اس شخص کی گردن اڑا دی جس نے آپ ﷺ کا فیصلہ ماننے سے انکار کیا تھا۔‘‘

’’ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے پر راضی نہیں ہوتا اس کے درمیان میں اس طرح سے فیصلہ کرتا ہوں۔ حضرت جبریل علیہ السلام (فوراً) بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول! بے شک عمر نے (منافق) شخص کو قتل کیا ہے (جس کے نتیجے میں) اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کے درمیان فرق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو حافظ ابن کثیر، امام سیوطی اور حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي خِدْمَةِ الصَّحَابَةِ ﷺ لِدِيْنِهِ ﷺ

﴿صحابہ کرام ﷺ کی خدمتِ دینِ محمدی کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اِذْ يُوْحِيْ رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰٓئِکَةِ اَنِّيْ مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ کُلَّ بَنَانٍ ○

(الأنفال، ۸:۱۲)

’’(اے حبیبِ مکرم! اپنے اعزاز کا وہ منظر بھی یاد کیجئے) جب آپ کے رب نے فرشتوں کو پیغام بھیجا کہ (اصحابِ رسول کی مدد کے لیے) میں (بھی) تمہارے ساتھ ہوں، سو تم (بشارت و نصرت کے ذریعے) ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو میں ابھی کافروں کے دلوں میں (لشکرِ محمدی ﷺ کا) رعب و ہیبت ڈالے دیتا ہوں سو تم (کافروں کی) گردنوں کے اوپر سے ضرب لگانا اور ان کے ایک ایک جوڑ کو توڑ دینا ○‘‘

۲. فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰـکِنَّ اللهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰـکِنَّ اللهَ رَمٰی ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَـلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (الأنفال، ۸:۱۷)

’’(اے سپاہیانِ لشکرِ اسلام!) ان کافروں کو تم نے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کر دیا اور (اے حبیبِ محتشم!) جب آپ نے (ان پر سنگریزے) مارے تھے (وہ) آپ نے نہیں مارے تھے بلکہ (وہ تو) اللہ نے مارے تھے اور یہ (اس لیے) کہ وہ اہلِ ایمان کو اپنی طرف سے اچھے انعامات سے نوازے، بے شک اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہے ○‘‘

۳. اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَکَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ ؕ يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا يَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ○

(الفتح، ۴۸:۱۰)

’’(اے حبیب!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے

ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہو گا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا o‘‘

٤. يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ o

(الصّف، ٦١:٨)

’’یہ (منکرینِ حق) چاہتے ہیں کہ وہ اللہ کے نور کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا دیں، جب کہ اللہ اپنے نور کو پورا فرمانے والا ہے اگرچہ کافر کتنا ہی ناپسند کریں o‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم إِلَى الْخَنْدَقِ، فَإِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ، قَالَ:

اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةَ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةَ

فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهُ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق، وهي الأحزاب، ٤/١٥٠٤، الرقم: ٣٨٧٣، وفي كتاب: الجهاد والسير، باب: التحريض على القتال، ٣/١٠٤٣، الرقم: ٢٦٧٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب، وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم: ١٨٠٥، وابن ماجه نحوه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: أن يجوز بناء المساجد، ١/٢٤٥، الرقم: ٧٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٧٦، الرقم: ١٣٩٥١، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٤٩، الرقم: ٧٢٥٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٠، الرقم: ٣٢٣٧١۔

’’حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (غزوۂ خندق کے موقع پر) خندق کی کھدائی والی جگہ تشریف لے گئے جہاں مہاجرین و انصار صحابہ سخت سردی میں صبح صبح ہی کھدائی میں لگ گئے تھے۔ ان حضرات کے پاس کوئی خادم اور غلام نہ تھے جو ان کی طرف سے اس کام کو انجام دیتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی مشقت اور بھوک دیکھ کر فرمایا: اے میرے اللہ! بلا شبہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ اے اللہ! ان انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما! انصار و مہاجرین نے آپ ﷺ کی بات کا جواب دیتے ہوئے عرض کیا: ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد مصطفی ﷺ کے ہاتھوں پر جہاد کی بیعت کی ہے جب تک ہم باقی رہیں (اس عہد پر قائم رہیں گے)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ آتِكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ ﷻ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَجَمَعَكُمُ اللهُ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ بِي؟ قَالُوْا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أَفَلَا تَقُوْلُوْنَ جِئْتَنَا خَائِفًا فَآمَنَّاكَ، وَطَرِيْدًا فَآوَيْنَاكَ، وَمَخْذُوْلًا فَنَصَرْنَاكَ. فَقَالُوْا: بَلْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْمَنُّ بِهِ عَلَيْنَا وَلِرَسُوْلِهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے گروہِ انصار! کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم راہِ راست سے بھٹکے ہوئے تھے پس اللہ تعالیٰ نے میرے سبب تمہیں ہدایت عطا فرمائی؟ کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: عزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ٤/١٥٧٤، الرقم: ٤٠٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: إعطاء المؤلفة لقلوبهم على الإسلام، ٢/٧٣٨، الرقم: ١٠٦١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٩١، الرقم: ٨٣٤٧، وفي فضائل الصحابة، ١/٧٢، الرقم: ٢٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٤، الرقم: ١٢٠٤٠، وفي فضائل الصحابة، ٢/٨٠٠، الرقم: ١٤٣٥، وابن حبان في الثقات، ٢/٨١، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٥١۔

تھے، پس اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں جمع فرما دیا؟ کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم باہم (جانی) دشمن تھے پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہارے دلوں میں محبت و الفت پیدا فرما دی؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کیوں نہیں کہتے کہ آپ ہمارے پاس حالتِ خوف میں تشریف لائے پس ہم نے آپ کو امان دی، اور آپ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب آپ کی قوم نے آپ کو ملک بدر کر دیا تو ہم نے آپ کو پناہ دی، اور آپ ہمارے پاس حالتِ شکست میں تشریف لائے تو ہم نے آپ کی مدد و نصرت کی۔ انہوں نے عرض کیا: (یہ آپ پر ہمارا کوئی احسان نہیں) بلکہ (آپ کا ہمارے پاس تشریف لانا) تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا ہم پر احسان ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے طویل روایت میں حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور امام نسائی، احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا لَا نَقُوْلُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسَى علیہ السلام: ﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ [المائدة، ٥: ٢٤]، وَلَكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ فَكَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے وقت حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں یوں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی: ’’پس تم جاؤ اور تمہارا رب (ساتھ جائے) سو تم دونوں (ہی ان سے) جنگ کرو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔‘‘ [المائدة، ٥: ٢٤] بلکہ آپ تشریف لے چلیں، ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو ان کے اس جواب سے بہت خوشی و مسرت ہوئی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: فاذهب أنت وربك فقاتلا إنا هاهنا قاعدون، ٤/١٦٨٤، الرقم: ٤٣٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٣٣، الرقم: ١١١٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣١٤، الرقم: ١٨٠٧٣، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٥٥٥، الرقم: ٢٢٠، وقال: إسناده حسن۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُوْنَ أَنَا صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيءٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا فَارِسًا قَالَ: فَقَالَ: أَبْشِرْ، يَا نَبِيَّ اللهِ، وَاللهِ، لَا نَقُوْلُ لَکَ کَمَا قَالَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسَى عليه السلام: ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ۝﴾ [المائدة، ٥: ٢٤] وَلَکِنِ الَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَنَکُوْنَنَّ بَيْنَ يَدَيْکَ، وَعَنْ يَمِيْنِکَ وَعَنْ شِمَالِکَ وَمِنْ خَلْفِکَ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْکَ. فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُشْرِقُ لِذَلِکَ وَسَرَّهُ ذَلِکَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا ایک ایسا منظر دیکھا کہ اس منظر کا مالک ہونا میرے لیے دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہے (یعنی کاش اس وقت ان کی جگہ میں ہوتا) وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (یعنی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ ایک بہادر شخص تھے، انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کو خوشخبری ہو۔ خدا کی قسم! ہم آپ سے اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: ﴿پس تم جاؤ اور تمہارا رب (ساتھ جائے) سو تم دونوں (ہی ان سے) جنگ کرو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں﴾۔ لیکن اس ذات کی قسم! جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے ہم (جہاد میں) آپ کے سامنے، دائیں طرف اور بائیں طرف اور آپ کے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا فرما دے، پس میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ اقدس دیکھا کہ وہ خوشی سے چمک اٹھا اور آپ ﷺ کو ان کی اس

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: قول الله تعالى: إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم أني ممدكم بألف من الملائكة مردفين الخ، ٤/١٤٥٦، الرقم: ٣٧٣٦ وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٥٧، الرقم: ٤٣٧٦، والبزار في المسند، ٤/٢٨٥، الرقم: ١٤٥٥، ١/٣٨٩، الرقم: ٣٦٩٨، ٤٠٧٠، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٩٢، الرقم: ٥٤٨٦، والطبراني في المعجم الكبير بإسناد جيد، ١٧/١٢٤، الرقم: ٣٠٦، والشاشي في المسند، ٢/١٩٧، الرقم: ٧٦٦ وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٥٥٦، الرقم: ٢٢١، وإسناده صحيح۔

بات نے بہت خوش کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، احمد، حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ (وَفِي حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ: الرَّجُلِ) حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے گھر والوں، اس کے مال اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے

٦. عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ. قَالَ: فَتَكَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ ﷺ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ ﷺ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ﷺ فَقَالَ: إِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: وجوب محبة رسول الله ﷺ أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين وإطلاق عدم الإيمان على من لم يحبه هذه المحبة، ١/٦٧، الرقم: ٤٤، وأحمد بن حنبل مثله في المسند، ٥/١٦٢، الرقم: ٢١٤٨٠، وأبو يعلى في المسند، ٧/٦، الرقم: ٣٨٩٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٢٩، الرقم: ١٣٧٥، وابن حيان في العظمة، ٥/١٧٨٠، الرقم: ٢٨٢٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٥٣، الرقم: ٦١٦٩، وابن منصور في كتاب السنن، ٢/٢٠٤، الرقم: ٢٤٤٣۔

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة بدر، ٣/١٤٠٣، الرقم: ١٧٧٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٥٧، الرقم: ١٣٧٢٩، ٣/٢١٩-٢٢٠، الرقم: ١٣٣٢٠- ١٣٣٢١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٦٢، الرقم: ٣٦٧٠٨، وأبو عوانة في المسند، ٤/٢٨٣، الرقم: ٦٧٦٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٠/١٥٩، ٢٠/٢٥٠، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٢/١٢٤، والمزي في تهذيب الكمال، ١٠/٢٨٠، والشوكاني في نيل الأوطار، ٨/٤٥۔

نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو جب ابوسفیان کے تجارتی قافلہ کی آمد کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا، آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا آپ ﷺ نے ان کی طرف سے بھی منہ پھیر لیا۔ تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ہم لوگوں (یعنی انصار) سے رائے لینا چاہتے ہیں؟ تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم اپنی سواریاں سمندر میں ڈال دیں تو ہم سمندر میں ڈال کر رہیں گے اور اگر آپ حکم دیں کہ ہم اپنی اونٹنیوں کے سینے برک الغماد پہاڑ سے جا ماریں تو ہم ایسا ضرور کر کے رہیں گے اس پر رسول اللہ ﷺ (خوش ہوئے اور آپ ﷺ نے) لوگوں کو دعوتِ (جہاد) دی۔“

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ، فَوَافَقَ ذَلِکَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: اَلْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَکْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَأَتَى أَبُوْ بَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ ﷺ: يَا أَبَا بَکْرٍ، مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيءٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ٦/٦١٤، الرقم: ٣٦٧٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الزكاة، باب: الرخصة في ذالك، ٢/١٢٩، الرقم: ١٦٧٨، والدارمي في السنن، ١/٤٨٠، الرقم: ١٦٦٠، والحاكم في المستدرك، ١/٥٧٤، الرقم: ١٥١٠۔

”حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا، اگر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی سبقت لے جا سکا تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی مال اُن کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ (اتنے میں) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا، میں اِن سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، اور ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ: فَبَايَعَ النَّاسُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ. فَضَرَبَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى، فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سفیر بن کر مکہ والوں کے پاس گئے تھے۔

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان بن عفان، ٥/٦٢٦، الرقم: ٣٧٠٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٣٢، الرقم: ٨٤٩٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٥/٤٠٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٩/١٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٦، الرقم: ٢٤٠٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/١٨٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٥٢٣۔

راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہے۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کے لیے) اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا پس حضرت عثمان کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کا دستِ مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے (کئی گنا) اچھا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِيْنَ حَصَرُوْهُ فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ الْجَبَلِ حِيْنَ اهْتَزَّ فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اسْكُنْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدَانِ، وَأَنَا مَعَهُ، فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا شَهِدَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَقُوْلُ: هَذِهِ يَدُ اللهِ، وَهَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ، فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُوْلُ: مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً؟ فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي. فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يَزِيْدُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ؟ فَاشْتَرَيْتُهُ مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا شَهِدَ رُوْمَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي، فَأَبَحْتُهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ. فَانْشَدَ لَهُ رِجَالٌ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کے اوپر سے لوگوں پر جھانکا جس دن باغیوں نے ان کے گھر کا محاصرہ کیا ہوا تھا پھر انہوں نے فرمایا: میں اس

۹: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الأحباس، باب: وقف المساجد، ٦/٢٣٦، الرقم: ٣٦٠٩، وفي السنن الكبرى، ٤/٩٧، الرقم: ٦٤٣٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٥٩، الرقم: ٤٢٠، وفي فضائل الصحابة، ١/٤٦٣، الرقم: ٧٥١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٥٢٨، الرقم: ٣٩٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٩٥، الرقم: ١٣٠٩۔

شخص سے سوال کرتا ہوں جس نے جبل (اُحد) کے دن کا کلام سنا ہو جو حضور نبی اکرم ﷺ نے پہاڑ کے ہلنے کے وقت فرمایا تھا کہ اے پہاڑ! ٹھہر جاؤ کیونکہ تیرے اوپر سوائے نبی صدیق اور دو شہیدوں کے اور کوئی نہیں۔ اور میں اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیعتِ رضوان کے دن حاضر تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (اپنے ہی دونوں مبارک ہاتھوں کے لئے) فرمایا تھا: یہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ سب لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم ﷺ سے جیش عسرہ کے دن سنا ہو کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ایسا شخص کون ہے جو مالِ مقبول کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے؟ اور میں نے آپ ﷺ کی یہ خواہش سنتے ہی آدھے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کرادی۔ سب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ کون ایسا آدمی ہے جو اس مسجد کی توسیع جنت میں گھر کے بدلے میں کرے؟ پھر میں نے اس زمین کو اپنے مال کے بدلے میں خرید لیا سب لوگوں نے ان کی اس بات کی تصدیق کی۔ بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جو بئرِ رومہ (رومہ کے کنویں) کے سودے کے وقت حاضر تھا میں نے اسے اپنے مال سے خریدا اور مسافروں کے لیے مباح کردیا تھا۔ حاضرین نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کی بھی من وعن تصدیق کی۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ بَشِيْرٍ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ اسْتَنْكَرُوا الْمَاءَ. وَكَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي غَفَّارٍ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا رُوْمَةُ. وَكَانَ يَبِيْعُ مِنْهَا الْقِرْبَةَ بِمُدٍّ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِعْنِيْهَا بِعَيْنٍ فِي الْجَنَّةِ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَيْسَ

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/٤١، الرقم: ١٢٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٢٩، والشافعي في تاريخ مدينة دمشق، ٣٩/٧١، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٥/٤٠٧، الرقم: ٢٦٢٦، وفي الأصابة، ٢/٥٤٣، والعيني في عمدة القاري، ١٤/٧٢، الرقم: ٨٧٧٢، والشوكاني في نيل الأوطار، ٦/١٣١، والزيلعي في نصب الراية، ٣/٤٧٧، والحموي في معجم البلدان، ١/٢٩٩۔

لِي وَلَا لِعِيَالِي غَيْرُهَا. لَا أَسْتَطِيْعُ ذٰلِکَ. فَبَلَغَ ذٰلِکَ عُثْمَانَ ﷺ، فَاشْتَرَاهَا بِخَمْسَةٍ وَثَلَاثِيْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتَجْعَلُ لِي مِثْلَ الَّذِي جَعَلْتَهُ لَهُ عَيْنًا فِي الْجَنَّةِ إِنِ اشْتَرَيْتُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: قَدِ اشْتَرَيْتُهَا وَجَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت بشیر اسلمی ﷺ بیان کرتے ہیں: جب مہاجرین مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو انہیں پانی کی قلت محسوس ہوئی اور قبیلہ بنی غفار کے ایک آدمی کے پاس ایک چشمہ تھا جسے رومہ کہا جاتا تھا اور وہ اس چشمہ کے پانی کا ایک قربہ ایک مد کے بدلے میں بیچتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ چشمہ جنت کے چشمہ کے بدلے میں بیچ دو۔ تو وہ آدمی کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرے اور میرے عیال کے لیے اس کے علاوہ اور کوئی چشمہ نہیں ہے۔ اس لئے میں ایسا نہیں کر سکتا۔ جب یہ خبر حضرت عثمان ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے اس آدمی سے وہ چشمہ پینتیس ہزار دینار کا خرید لیا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں اس چشمہ کو خرید لوں تو کیا آپ ﷺ مجھے بھی اس کے بدلہ میں جنت میں چشمہ عطا فرمائیں گے جس طرح اس آدمی کو آپ ﷺ نے فرمایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (عطا کروں گا)۔ تو اس پر حضرت عثمان ﷺ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ چشمہ میں نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُکْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِيْنِکَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، آمَنَّا بِکَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا کَيْفَ يَشَاءُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔‘‘ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم آپ

۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: القدر، باب: ما جاء أن القلوب بين اصبعي الرحمن، ٤/٤٤٨، الرقم: ٢١٤٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٥، الرقم: ٢٩١٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٢، الرقم: ١٢١٢٨، وأبو يعلى في المسند، ٦/٣٥٩، الرقم: ٣٦٨٧۔

پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے، کیا آپ کو ہمارا (دین سے پھر جانے کا) ڈر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (انسانوں کے) دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہے پھیر دے (یعنی اس کے قبضہ میں ہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ حَاصَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ حَيْصَةً، قَالُوْا: قُتِلَ مُحَمَّدٌ (ﷺ) حَتَّى كَثُرَتِ الصَّوَارِخُ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، فَخَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مُتَحَزِّمَةً فَاسْتَقْبَلَتْ بِابْنِهَا وَأَبِيْهَا وَزَوْجِهَا وَأَخِيْهَا لَا أَدْرِي أَيَّهُمُ اسْتَقْبَلَتْ بِهِ أَوَّلًا. فَلَمَّا مَرَّتْ عَلَى آخِرِهِمْ قَالَتْ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: أَبُوْكِ، أَخُوْكِ، زَوْجُكِ، ابْنُكِ، تَقُوْلُ: مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ يَقُوْلُوْنَ: أَمَامَكِ حَتَّى دُفِعَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَخَذَتْ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَا أُبَالِي إِذْ سَلِمْتَ مِنْ عَطَبٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ شَيْخِهِ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

وفي رواية: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي دِيْنَارٍ وَقَدْ أُصِيْبَ زَوْجُهَا وَأَخُوْهَا وَأَبُوْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِأُحُدٍ فَلَمَّا نَعَوْا لَهَا قَالَتْ: فَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ قَالُوْا: خَيْرًا يَا أُمَّ فُلَانٍ، هُوَ بِحَمْدِ اللهِ كَمَا تُحِبِّيْنَ. قَالَتْ: أَرُوْنِيْهِ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَأُشِيْرَ لَهَا إِلَيْهِ حَتَّى إِذَا رَأَتْهُ قَالَتْ: كُلُّ مُصِيْبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ. رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٨٠، الرقم: ٧٤٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٧٢، ٣٣٢، وابن جرير الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢/٧٤، وابن هشام في السيرة النبوية، ٤/٥٠، والقاضي عياض في الشفا، ١/٤٩٧، الرقم: ١٢١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١١٥، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/١٩٠، ٢/٧٤۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب غزوہ اُحد کا دن تھا تو اہل مدینہ سخت تنگی و پریشانی میں مبتلا ہوگئے (کیونکہ)، انہوں نے (غلط فہمی اور منافقین کی افواہیں سن کر) سمجھا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کو (العیاذ باللہ) شہید کر دیا گیا ہے، یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں چیخ و پکار کرنے والی عورتوں کی کثیر تعداد (جمع) ہوگئی، یہاں تک کہ انصار کی ایک عورت پیٹی باندھے ہوئے باہر نکلی اور اپنے بیٹے، باپ، خاوند اور بھائی (کی لاشوں کے پاس) سے گذری، (راوی کہتے ہیں:) میں نہیں جانتا کہ وہ سب سے پہلے کس سے ملیں۔ پس جب وہ ان میں سے سب سے آخری شخص کے پاس سے گزری تو پوچھنے لگی: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: تمہارا باپ، بھائی، خاوند اور تمہارا بیٹا ہے۔ (جو کہ شہید ہو چکے ہیں) وہ کہنے لگی: (مجھے صرف یہ بتاؤ کہ) رسول اللہ ﷺ کس حال میں ہیں؟ لوگ کہنے لگے: وہ تمہارے سامنے تشریف فرما ہیں یہاں تک کہ اسے حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچایا گیا اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے کرتہ مبارک کا پلو پکڑ لیا اور پھر عرض کرنے لگی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، جب آپ کسی نقصان سے محفوظ ہیں تو مجھے اور کسی کی پرواہ نہیں (یعنی آپ سلامت ہیں تو سب کچھ سلامت ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے اپنے شیخ محمد بن شعیب سے روایت کیا ہے انہیں میں نہیں جانتا اور باقی تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

’’ایک اور روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ قبیلہ بنی دینار کی ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کا باپ، بھائی اور شوہر جنگ اُحد کے دن آپ ﷺ کے سامنے شہید ہوئے تھے۔ جب اسے یہ بتایا گیا تو اس نے کہا: (میرے آقا) رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟ صحابہ کرام نے کہا: اے فلاں کی ماں! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ ﷺ خیریت سے ہیں۔ جیسا کہ تو چاہتی ہے تو اس نے کہا: مجھے آپ ﷺ کی زیارت کرواؤ تا کہ میں انہیں دیکھ لوں۔ تو میں نے اسے (دکھانے) کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف اشارہ کیا یہاں تک کہ اس نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا اور کہنے لگی آپ ﷺ کی (سلامتی کے) بعد ساری مصیبتیں آسان ہیں۔ (مجھے کسی بھی مصیبت کی پروا نہیں)۔‘‘ اسے امام ابن جریر طبری اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَعْرِضُ نَفْسَهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ عَلَى قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ، أَنْ يُؤْوُوْهُ إِلَى قَوْمِهِمْ حَتَّى يُبَلِّغَ كَلَامَ اللهِ وَرِسَالَاتِهِ، وَلَهُمُ الْجَنَّةُ. فَلَيْسَتْ قَبِيْلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ تَسْتَجِيْبُ لَهُ، حَتَّى أَرَادَ اللهُ إِظْهَارَ دِيْنِهِ، وَنَصْرَ نَبِيِّهِ، وَإِنْجَازَ مَا وَعَدَهُ، سَاقَهُ اللهُ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَاسْتَجَابُوْا لَهُ وَجَعَلَ اللهُ لِنَبِيِّهِ ﷺ دَارَ هِجْرَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر سال قبائلِ عرب کے ہاں تشریف لے جاتے کہ وہ آپ ﷺ کو اپنی قوم میں لے چلیں تاکہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں اور (یہ مژدہ بھی سنائیں کہ جو آپ ﷺ کی مدد کریں گے) ان کے لئے جنت ہے۔ عرب کے کسی قبیلہ نے آپ ﷺ کی یہ بات منظور نہ کی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے ظاہر کرنے اور اپنے نبی مکرم ﷺ کی مدد کرنے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا تھا اس کے وفا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس خیر کو اللہ تعالیٰ نے انصار کے قبیلوں کی طرف روانہ کر دیا، انہوں نے آپ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کے لئے ان کے وطن کو دارِ ہجرت بنا دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: خَرَجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مُهَاجِراً إِلَى أَرْضِ الْحَبْشَةِ وَمَعَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاحْتَبَسَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ خَبَرُهُمْ وَكَانَ يَخْرُجُ يَتَوَكَّفُ عَنْهُمُ الْخَبَرَ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ عُثْمَانَ أَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ إِلَى اللهِ بِأَهْلِهِ بَعْدَ لُوْطٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کی اہلیہ حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٩٤، الرقم: ٦٤٥٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٤٢۔

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٩٠، الرقم: ١٤٣، والشيباني في الآحاد والمثانى، ١/١٢٣، الرقم: ١٢٣۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں پس کافی عرصہ تک ان کی خبر حضور نبی اکرم ﷺ کو نہ پہنچی اور آپ ﷺ روزانہ ان کی خبر معلوم کرنے کے لئے باہر تشریف لاتے پس ایک دن ایک عورت ان کی خیریت کی خبر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک عثمان حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلا شخص ہے جس نے اپنی اہلیہ کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں بیان کیا ہے۔

۱۵. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه، قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ مُقْبِلاً وَعَلَيْهِ إِهَابُ كَبْشٍ قَدْ تَنَطَّقَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرُوْا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي قَدْ نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَيْنَ أَبَوَيْنِ يَغْذُوَانِهِ بِأَطْيَبِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، فَدَعَاهُ حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ إِلَى مَا تَرَوْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو دنبہ کی کھال میں ملبوس دیکھ کر صحابہ سے فرمایا: اِس شخص دیکھو جس کے قلب کو اللہ نے روشن فرما دیا ہے۔ میں نے ان کی عیش وعشرت والی زندگی بھی دیکھی ہے۔ اِس کے والدین اس کو سب سے اچھا کھانا اور سب سے اچھا مشروب دیتے تھے۔ لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی وجہ سے ان میں کس قدر تبدیلی آئی جسے تم دیکھ رہے ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَ مِائَةٍ

۱۵: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۰۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۵/۱۶۰، الرقم: ۶۱۸۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۶/۳۳۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۸۱، الرقم: ۳۱۶۳، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۱/۳۹۱۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ۳/۱۴۲۴، الرقم: ۳۷۰۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۳۴۹، الرقم: ۱۲۷۷۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۷/۲۵۴، وفي الإصابة، ۷/۶۸۰۔

فَقِيْلَ لَهُ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ: يَقُوْلُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں کا چار ہزار درہم سالانہ وظیفہ چار قسطوں میں مقرر فرمایا اور عبد اللہ بن عمر کا ساڑھے تین ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ آپ سے کہا گیا: یہ بھی تو مہاجرین میں سے ہیں پھر آپ نے ان کا وظیفہ چار ہزار درہم سالانہ سے کیوں گھٹایا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے والدین اسے اپنے ساتھ ہجرت پر لے کر گئے تھے کہ یہ خود ہجرت پر گیا تھا (اس لیے اس کا وظیفہ دوسروں کی نسبت کم ہے)۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ يَحْيَ بْنِ سَعِيْدٍ ...... قَالَ سَعْدُ بْنُ رَبِيْعٍ رضی اللہ عنہ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ إِذَا جُرِحَ بِأُحُدٍ: فَاذْهَبْ إِلَيْهِ ﷺ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنِّي قَدْ طُعِنْتُ اثْنَتَي عَشْرَ طَعْنَةً، وَأَنِّي قَدْ أَنْفَذْتُ مُقَاتِلِي، وَأَخْبِرْ قَوْمَكَ أَنَّهُ لَا عُذْرَ لَهُمْ عِنْدَ اللهِ إِنْ قُتِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَوَاحِدٌ مِنْهُمْ حَيٌّ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ سَعْدٍ.

''امام یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ ...... حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس وقت کہا جب وہ (حضرت سعد بن ربیع) میدانِ اُحد میں زخمی حالت میں تھے کہ میرے آقا ﷺ کی بارگاہ میں میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ مجھے نیزے کے بارہ زخم لگے ہیں اور میں نے اپنے مقابل کے جسم سے نیزہ آر پار کر دیا ہے۔ اپنے قبیلہ کے لوگوں سے کہنا کہ اگر حضور نبی اکرم ﷺ کو کچھ ہوا اور تم میں سے ایک فرد بھی زندہ بچا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا کوئی بھی عذر قابلِ قبول نہ ہوگا۔'' اسے امام مالک اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ مَعْرُوْفًا بِالتِّجَارَةِ. لَقَدْ بُعِثَ

:۲ أخرجه مالك في الموطأ، ۲/۴۶۵-۴۶۶، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/۵۲۴، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۲/۵۹۰، وفي التمهيد، ۲۴/۹۴، وابن الجوزي في صفوة الصفوه، ۱/۴۸۱، والعسقلاني في الإصابه، ۳/۵۹، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ۳/۵۹۔

:۳ أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/۱۷۲، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۳۰/۶۸۔

النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَرْبَعُوْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ. فَكَانَ يُعْتِقُ مِنْهَا، وَيُقَوِّي الْمُسْلِمِيْنَ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ الْقَدِرَةَ آلَافَ دِرْهَمٍ ثُمَّ كَانَ يَفْعَلُ فِيْهَا مَا كَانَ يَفْعَلُ بِمَكَّةَ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مشہور تاجر تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو آپ کے پاس چالیس ہزار درہم موجود تھے۔ آپ اس رقم سے غلاموں کو آزاد کرواتے اور مسلمانوں کو تقویت پہنچاتے تھے یہاں تک کہ آپ ہجرت کر کے ہزاروں درہموں کے ساتھ مدینہ طیبہ آ گئے۔ یہاں بھی آپ مکہ معظّمہ کی طرح دل کھول کر اسلام پر خرچ کرتے رہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٤. قال الإمام القسطلاني: ومن علامات محبته ﷺ نصر دينه بالقول والفعل، والذب عن شريعته، والتخلق بأخلاقه في الجود والإيثار، والحلم والصبر والتواضع وغيرها.

’’امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ اپنے قول و فعل سے آپ ﷺ کے دین کی مدد کرے، آپ ﷺ کی شریعت کا دفاع کرے اور سخاوت میں آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کو اپنائے۔ بردباری، صبر، تواضع وغیرہ میں آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلے، یعنی آپ ﷺ کے تمام اخلاق جن کا ذکر ہو چکا ہے اپنے سامنے رکھے۔‘‘

تمّ بعونه تعالى الجزء الأوّل من «هداية الأمّة على منهاج القرآن والسّنّة»

وسيليه، إن شاء الله تعالى، الجزء الثاني.

٤: القسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بالمنح المحمّديّة، ٢/ ٤٩٤۔


لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا



مصادر التخريج


www.MinhajBooks.com

١. القرآن الحكیم۔

٢. **آجری**، ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ (٣٦٠ھ)۔ **کتاب الشریعة**۔ لاہور، پاکستان: انصار السنة المحمدیة۔

٣. **آلوسی**، محمود بن عبد اللہ حسینی (١٢١٧۔١٢٧٠ھ/١٨٠٢۔١٨٥٤ء)۔ **روح المعانی في تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی**۔ لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٤. **آلوسی**، امام شہاب الدین سید محمود بن عبد اللہ حسینی آلوسی البغدادی۔ (١٢١٧۔١٢٧٠ھ/ ١٨٠٢۔١٨٥٤ء)۔ **روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم**۔ ملتان، پاکستان: مکتبہ امدادیہ۔

٥. **ابن اثیر**، ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (٥٥٥۔٦٣٠ھ/ ١١٦٠۔١٢٣٣ء)۔ **اُسُدُ الغابة فی معرفة الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

٦. **ابن اثیر**، ابو السعادات مبارک بن محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (٥٤٤۔٦٠٦ھ/ ١١٤٩۔١٢١٠ء)۔ **النهایه فی غریب الحدیث والأثر**۔ قم، ایران: مؤسسہ مطبوعاتی اسماعیلیان، ١٣٦٤ھ۔

٧. **احمد بن حنبل**، ابوعبداللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **فضائل الصحابه**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ۔

٨. **احمد بن حنبل**، ابوعبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٩. **احمد بن حنبل**، ابوعبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العلمیہ، ١٤٢٠ھ/ ١٩٩٩ء۔

١٠. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ الزهد۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٢٣ھ/٢٠٠٢ء۔

١١. **ازدی**، معمر بن راشد (م ١٥١ھ)۔ الجامع۔ بیروت، لبنان: مکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

١٢. **ازدی**، معمر بن راشد (م ١٥١ھ)۔ الجامع۔ بیروت، لبنان: مکتبۃ الایمان، ١٩٩٥ء۔

١٣. **ازدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب۔ بیروت، لبنان: دار الحکمۃ، ١٤١٥ھ۔

١٤. **ابن اسحاق الجهضمی**، اسماعیل بن اسحاق المالکی (١٩٩۔٢٨٢ھ)۔ فضل الصلاة علی النبی ﷺ۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: دار المدینۃ المنورہ، ١٤٢١ھ/٢٠٠٠ء۔

١٥. **ابن اسحاق الجهضمی**، اسماعیل بن اسحاق المالکی (١٩٩۔٢٨٢ھ)۔ فضل الصلاة علی النبی ﷺ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٧ھ۔

١٦. **اصبهانی**، اِسماعیل بن محمد بن فضل تمیمی (٤٥٧۔٥٣٥ھ)۔ دلائل النبوه۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبہ، ١٤٠٩ھ۔

١٧. **أندلسی**، ابو الربیع سلیمان بن موسی الکلاعی الأندلسی (٥٦٥ھ/٦٣٤ھ)۔ الإکتفاء بما تضمنه من مغازی رسول الله و الثلاثة الخلفاء۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ١٩٩٧ء۔

١٨. **ابن ملقن**، عمر بن علی بن احمد الوادیاشی الاندلسی الانصاری (٧٢٣۔٨٠٤ھ)۔ تحفة المحتاج إلی ادلة المحتاج۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ١٤٠٦ھ۔

١٩. **ابن ملقن**، عمر بن علی بن احمد الوادیاشی الاندلسی الانصاری (٧٢٣۔٨٠٤ھ)۔ غاية السول في خصائص رسول ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤١٤ھ۔

٢٠. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/٨١٠۔٨٧٠ء)۔ الادب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٢١. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/٨١٠۔٨٧٠ء)۔ التاريخ الصغير۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٢٢. **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٢٣. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

٢٤. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰-۲۹۲ھ/۸۲۵-۹۰۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

٢٥. **بغوی**، ابومحمد بن فراء حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶-۵۱۶ھ/۱۰۴۴-۱۱۲۲ء)۔ **شرح السنہ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

٢٦. **بغوی**، ابومحمد بن فراء حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶-۵۱۶ھ/۱۰۴۴-۱۱۲۲ء)۔ **معالم التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء۔

٢٧. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

٢٨. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

٢٩. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٣٠. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان: دارالآفاق، ۱۴۰۱ھ۔

٣١. **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **شعب الایمان**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

٣٢. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **الزهد الکبیر**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۹۹۶ء۔

٣٣. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ **دلائل النبوہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٣٤. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ **دلائل النبوہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٣ھ/٢٠٠٢ء۔

٣٥. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ **فضائل الأوقات**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ المنارۃ، ١٤١٠ھ۔

٣٦. **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ **حیاة الأنبیاء بعد وفاتهم**۔ مدینہ المنورہ، سعودی عرب: مکتبہ العلوم والحکم، ١٩٩٣ء۔

٣٧. **ترمذی**، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠۔٢٧٩ھ/ ٨٢٥۔٨٩٢ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٣٨. **ترمذی**، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسی بن ضحاک سلمی (٢١٠۔٢٧٩ھ/ ٨٢٥۔٨٩٢ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

٣٩. **ترمذی**، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠۔٢٧٩ھ/ ٨٢٥۔٨٩٢ء)۔ **الشمائل المحمدیہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ١٤١٢ھ۔

٤٠. **ترمذی**، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠۔٢٧٩ھ/ ٨٢٥۔٨٩٢ء)۔ **الشمائل المحمدیہ**۔ ملتان، پاکستان: فاروقی کتب خانہ۔

٤١. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١۔٧٢٨ھ/١٢٦٣۔١٣٢٨ء)۔ **مجموع الفتاویٰ**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٤٢. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١۔٧٢٨ھ/ ١٢٦٣۔١٣٢٨ء)۔ **إقتضاء الصراط المستقیم**۔ لاہور، پاکستان: المکتبۃ السلفیۃ، ١٩٧٨۔

٤٣. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١۔٧٢٨ھ/١٢٦٣۔١٣٢٨ء)۔ **قاعدة جلیلة فی التوسل والوسیلة**۔ لاہور، پاکستان: ادارہ ترجمان السنہ۔

٤٤. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١۔٧٢٨ھ/ ١٢٦٣۔١٣٢٨ء)۔ **الصارم المسلول علی شاتم الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٧ھ۔

٤٥. **ثعالبی**، عبد الرحمٰن بن محمد بن مخلوف ثعالبی۔ **الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: موسسہ العلمی للمطبوعات۔

٤٦. **ابن جارود**، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (٣٠٧ھ)۔ **المنتقی من السنن المسندة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ١٤١٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

٤٧. **جرجانی**، ابو قاسم حمزہ بن یوسف (٤٢٨ھ)۔ **تاریخ جرجان**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٤٨. **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣۔٢٣٠ھ/ ٧٥٠۔ ٨٤٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٤٩. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠۔٥٧٩ھ/ ١١١٦۔١٢٠١ء)۔ **صفوة الصفوة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٩ء۔

٥٠. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠۔٥٧٩ھ/ ١١١٦۔١٢٠١ء)۔ **زاد المسیر فی علم التفسیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

٥١. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠۔٥٧٩ھ/ ١١١٦۔١٢٠١ء)۔ **الوفا بأحوال المصطفی ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

٥٢. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠۔٥٧٩ھ/ ١١١٦۔١٢٠١ء)۔ **العلل المتناهیة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ۔

٥٣. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠۔٥٧٩ھ/ ١١١٦۔١٢٠١ء)۔ **غریب الحدیث**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

٥٤. حارث، ابن ابی اسامہ (١٨٦۔٢٨٣ھ)۔ **مسند الحارث**۔ المدینہ المنورة، سعودی عرب:

مرکز خدمۃ السنہ والسیرۃ النبویہ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

۵۵. **ابن ابی حاتم**، عبد الرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ابو محمد الرازی تمیمی (۲۴۰۔۳۲۷ھ/۸۵۴۔۹۳۸ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء۔

۵۶. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: مکتبہ اسلامی، ۱۳۹۸ھ

۵۷. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۵۸. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۵۹. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء۔

۶۰. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تغلیق التعلیق علی صحیح البخاری**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان + اُردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

۶۱. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالیہ**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۶۲. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۶۳. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تلخیص الحبیر فی أحادیث الرافعی الکبیر**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء۔

۶۴. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الاصابہ فی تمییز الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

٦٥. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ لسان المیزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

٦٦. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ تہذیب التہذیب۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

٦٧. **ابن حزم**، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴۔۴۵٦ھ/۹۹۴۔۱۰٦۴ء)۔ الاحکام فی اصول الاحکام۔ فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتعریف، ۱۴۰۴ھ۔

٦٨. **ابن حزم**، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴۔۴۵٦ھ/۹۹۴۔۱۰٦۴ء)۔ المحلی۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدہ۔

٦٩. **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ کنز العمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

٧٠. **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ البیان والتعریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

٧١. **حکیم ترمذی**، ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر(۱)۔ نوادر الاصول فی احادیث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

(۱) حکیم ترمذی ۳۱۸ھ/۹۳۰ء میں زندہ تھے مگر اُن کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔

٧٢. **حلبی**، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ السیرۃ الحلبیۃ۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

٧٣. **حلیمی**، الحافظ ابوعبد اللہ۔ الشعب۔

٧٤. **حموی**، ابوعبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ (م ٦۲٦ھ)۔ معجم البلدان۔ بیروت، لبنان: دارالفکر۔

٧٥. **ابن حمید**، عبد بن حمید بن نصر ابومحمد (م ۲۴۹ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

٧٦. **حمیدی**، ابوبکر عبد اللہ بن زبیر (م۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ

+ قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۷۷. **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری (۲۷۴۔ ۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحدثین بأصبهان والواردین علیها**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ۔

۷۸. **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری (۲۷۴۔ ۳۶۹ھ)۔ **العظمة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۰۸ھ

۷۹. **خازن**، علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن خلیل (۶۷۸۔۷۴۱ھ/۱۲۷۹۔۱۳۴۰ء)۔ **لباب التأویل فی معانی التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۸۰. **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۸۱. **خطابی**، ابو سفیان احمد بن محمد بن ابراہیم بستی (م ۳۸۸ھ)۔ **غریب الحدیث**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: جامعہ ام القری، ۱۴۰۲ھ۔

۸۲. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **موضع اوهام الجمع والتفریق**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۸۳. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۸۴. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **شرف اصحاب الحدیث**۔ انقرہ، ترکی: دار احیاء السنہ۔

۸۵. **خطیب تبریزی**، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ۷۴۱ھ)۔ **مشکاة المصابیح**۔ بیروت، لبنان: الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

۸۶. **خطیب تبریزی**، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ۷۴۱ھ)۔ **مشکاة المصابیح**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۸۷. **خفاجی**، ابو عباس احمد بن محمد بن عمر (۹۷۹۔۱۰۶۹ھ/۱۵۷۱۔۱۶۵۹ء)۔ **نسیم الریاض فی**

شرح شفاء القاضی عیاض۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۸۸. **ابن خلال**، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید، ابو بکر (۲۳۴۔ ۳۱۱ھ)۔ السنة۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۰ھ۔

۸۹. **ابن خلاد**، ابو الحسن بن عبد الرحمٰن بن خلاد رامہر مزی (۵۷۶ھ)۔ أمثال الحدیث المرویة عن النبی ﷺ۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتاب الثقافیة، ۱۴۰۹ھ۔

۹۰. **خوارزمی**، ابو المؤید محمد بن محمود (۵۹۳۔۶۶۵ھ)۔ جامع المسانید لأبی حنیفة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۹۱. **ابو خیثمة**، زہیر بن حرب نسائی (۱۶۰۔۲۳۴ھ)۔ کتاب العلم۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۹۲. **دار قطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۹۳. **ابو داود**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۹۴. **ابو داود**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۹۵. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۹۶. **ابن درہم**، ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر (۲۴۵۔۲۴۰ھ)۔ الزهد وصفة الزاهدین۔ طنطا: دار الصحابة للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

۹۷. **دمیاطی**، حافظ ابو محمد شرف الدین، عبد المؤمن بن خلف (۶۱۳۔۷۰۵ھ)۔ المتجر الرابح في ثواب العمل الصالح۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء۔

۹۸. **دمیاطی**، حافظ ابو محمد شرف الدین، عبد المؤمن بن خلف (۶۱۳۔۷۰۵ھ)۔ المتجر الرابح في

ثواب العمل الصالح۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ ومطبعۃ النھضۃ الحدیثۃ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۹۹. **ابن ابی دنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ الأولیاء۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۱۰۰. **ابن ابی دنیا**، ابو بکر عبداللہ بن محمد القریشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ مکارم الاخلاق۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القرآن، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۰۱. **ابن ابی دنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ حسن الظن باللہ۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۱۰۲. **ابن ابی دنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ المحتضرین۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔

۱۰۳. **ابن ابی دنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ الصمت۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۱۰ھ۔

۱۰۴. **ابن ابی دنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ الاشراف في منازل الاشراف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الرشید، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۰۵. **ابن ابی دنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ الشکر۔ کویت: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۰۶. **دورقی**، ابو عبد اللہ احمد بن ابراہیم بن کثیر (۱۶۸-۲۴۶ھ)۔ مسند سعد بن أبي وقاص۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۰۷. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۱۰۸. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۱۰۹. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ سیر أعلام

النبلاء۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۱۱۰. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳۔ ۷۴۸ھ/ ۱۲۷۴۔ ۱۳۴۸ء)۔ **الکبائر**۔ بیروت، لبنان: دار الندوة الجدیدة۔

۱۱۱. **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔ ۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۱۲. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن شہاب الدین (۷۳۶۔ ۷۹۵ھ)۔ **التخویف من النار والتعریف بحال دار البوار**۔ دمشق، شام: مکتبہ دارالبیان، ۱۳۹۹ھ۔

۱۱۳. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن شہاب الدین (۷۳۶۔ ۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم والحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۱۴. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن شہاب الدین (۷۳۶۔ ۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم والحکم**۔ مصر: مطبعۃ البیابی الحلبی، ۱۳۴۶ھ۔

۱۱۵. **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۱۱۶. **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵۔ ۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔ ۱۷۱۰ء)۔ **شرح المواہب اللدنیہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۱۱۷. **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵۔ ۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔ ۱۷۱۰ء)۔ **شرح الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۱۱۸. **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ۷۶۲ھ)۔ **تخریج الاحادیث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب: دار ابن خزیمہ، ۱۴۱۴ھ۔

۱۱۹. **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ۷۶۲ھ)۔ **نصب الرایة لأحادیث الهدایة**۔ مصر: دارالحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

١٢٠. **سبکی**، تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ بن تمام انصاری (٦٨٣-٧٥٦ھ/١٢٨٤-١٣٥٥ء)۔ **شفاء السقام فی زیارة خیر الانام**۔ حیدر آباد، بھارت: دائرہ معارف نظامیہ، ١٣١٥ھ۔

١٢١. **سخاوی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد (٨٣١-٩٠٢ھ/ ١٤٢٨-١٤٩٧ء)۔ **المقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الاحادیث المشتهرة علی الألسنة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی۔

١٢٢. **ابن سرایا**، محمد بن محمد بن علی بن ہمام بن راجی اللہ بن سرایا بن داود (٦٧٧-٧٤٥ھ)۔ **سلاح المؤمن في الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

١٢٣. **سعید بن منصور**، ابو عثمان خراسانی (م ٢٢٧ھ)۔ **السنن**۔ بھارت: الدار السّلفیہ، ١٩٨٢ء۔

١٢٤. سعید بن منصور، ابو عثمان خراسانی، (م ٢٢٧ھ)۔ السنن۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ١٤١٤ھ۔

١٢٥. **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨-٢٣٠ھ/٧٨٤-٨٤٥ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

١٢٦. **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨-٢٣٠ھ/٧٨٤-٨٤٥ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

١٢٧. **سُلَمی**، ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین بن محمد الازدی السلمی نیشاپوری (٣٢٥-٤١٢ھ/٩٣٦-١٠٢١ء)۔ **طبقات الصّوفیہ**۔ قاہرہ، مصر: مطبعۃ المدنی، ١٤١٨ھ/ ١٩٩٧ء۔

١٢٨. **ابن سلیمان**، ابو بکر عبد اللہ بن سلیمان ابن اشعث سجستانی (٢٣٠-٣١٦ھ)۔ **مسند عائشة رضي الله عنها**۔ کویت: مکتبہ الاقصی، ١٤٠٥ھ۔

١٢٩. **سمعانی**، ابو سعید عبد الکریم بن محمد بن منصور تمیمی (م ٥٦٢ھ)۔ **ادب الاملاء والاستملاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء

١٣٠. **سمہودی**، نور الدین علی بن احمد مصری (م ٩١١ھ)۔ **وفاء الوفا باخبار دار المصطفی**۔ مصر:

مطبعۃ السعادہ، ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء۔

۱۳۱. **ابن السُّنّی**، احمد بن محمد دینوری (۲۸۴-۳۶۴ھ)۔ **عمل الیوم واللیلۃ**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء۔

۱۳۲. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۳۳. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **التدریب الراوی**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔

۱۳۴. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبری**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۱۳۵. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۱۳۶. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **مفتاح الجنۃ**۔ المدینہ المنورہ، سعودی عرب: الجامعہ الاسلامیۃ، ۱۳۹۹ھ۔

۱۳۷. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الإتقان**۔ مصر: مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی۔

۱۳۸. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **شرح سنن النسائی**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۱۳۹. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ / ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **شرح السنن ابن ماجہ**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

۱۴۰. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **اسباب ورود الحدیث**۔ بیروت، لبنان: دار المکتبہ العلمیہ، ۱۴۰۴ھ۔

١٤١. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ / ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ مناهل الصفا فی تخریج احادیث الشفا۔

١٤٢. **شاشی**، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم و الحکم، ۱۴۱۰ھ۔

١٤٣. **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٤٤. **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ احکام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۰ھ۔

١٤٥. **شریف رضی**۔ نهج البلاغة۔ بیروت، لبنان: دار البلاغۃ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

١٤٦. **شعرانی**، عبد الوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ، الانصاری، الشافعی الشاذلی، المصری (۸۹۸۔۹۷۳ھ/ ۱۴۹۳ ۔ ۱۲۶۵ء)۔ الطبقات الکبری۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء۔

١٤٧. **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ فتح القدیر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

١٤٨. **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

١٤٩. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔ ۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد۔

١٥٠. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔ ۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ المصنف۔ کراچی، پاکستان: ادارہ القرآن والعلوم۔

١٥١. **صالحی**، ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف شامی (م ۹۴۲ھ/ ۱۵۳۶ء)۔ سبل الهدی والرشاد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

١٥٢. **صنعانی**، محمد بن اسماعیل الامیر (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ)۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی، ١٣٧٩ھ۔

١٥٣. **صیداوی**، محمد بن احمد بن جمیع، ابو الحسین (٣٠٥۔ ٤٠٢)۔ معجم الشیوخ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤٠٥ھ۔

١٥٤. **ابو طالب المکی**، محمد بن علی بن عطیہ الحارثی (م ٣٨٦ھ)۔ قوت القلوب فی معاملة المحبوب ووصف طريق المريد إلى مقام التوحيد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٦ھ/٢٠٠٥ء۔

١٥٥. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ مسند الشاميين۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

١٥٦. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ المعجم الاوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

١٥٧. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ المعجم الاوسط. قاہرہ، مصر: دارالحرمین، ١٤١٥ھ۔

١٥٨. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١٥٩. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ المعجم الکبیر۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

١٦٠. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤٠٤ھ/١٩٨٣ء۔

١٦١. **طبرانی**، سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ کتاب الدعاء۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ١٤٢١ھ/ ٢٠٠١ء۔

١٦٢. **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔٣١٠ھ/ ٨٣٩۔٩٢٣ء)۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

۱٦۳. **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴-۳۱۰ھ/۸۳۹-۹۲۳ء)۔ تاريخ الأمم والملوک۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱٦٤. **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴-۳۱۰ھ/۸۳۹-۹۲۳ء)۔ تهذيب الآثار۔ القاہرہ، مصر: مطبعة المدنی۔

۱٦٥. **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹-۳۲۱ھ/۸۵۳-۹۳۳ء)۔ شرح معانی الآثار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۱٦٦. **طیالسی**، ابو داود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/۷۵۱-۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۱٦٧. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰٦-۲۸۷ھ/۸۲۲-۹۰۰ء)۔ الآحاد والمثاني۔ ریاض، سعودی عرب: دارالرایہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۱٦۸. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰٦-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ الجهاد۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبة العلوم والحکم، ۱۴۰۹ھ۔

۱٦۹. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰٦-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ الزهد۔ قاہرہ، مصر: دارالریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

۱۷۰. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰٦-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۱۷۱. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳٦۸-۴٦۳ھ/۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ جامع بيان العلم وفضله۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

۱۷۲. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳٦۸-۴٦۳ھ/۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ الاستيعاب فی معرفة الأصحاب۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۱۷۳. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳٦۸-۴٦۳ھ/۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ التمهيد۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

١٧٤. **ابن عبد البر**، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳٦٨-۴٦۳ھ/۹٧۹-۱۰٧۱ء)۔ الاستذکار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۰ء۔

١٧٥. **ابن عربي**، ابوبکر بن العربی۔ عارضة الأحوذي۔

١٧٦. **فیروز آبادی**، ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن ابی بکر بن احمد بن محمود (۷۲۹-۸۱۷ھ/۱۳۲۹-۱۴۱۴ء)۔ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٧٧. **عبد القادر جیلانیؒ**، ابو صالح شیخ محی الدین عبد القادر بن موسی بن عبد اللہ الجیلانی (۴۷۰ھ-۵٦۱ھ)۔ غنیة الطالبین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء۔

١٧٨. **عبد اللہ بن احمد**، بن حنبل الشیبانی (۲۱۳-۲۹۰ھ)۔ السنة۔ دمام، ایران: دار ابن قیم، ۱۴۰٦ھ۔

١٧٩. **عبد الرزاق صنعانی**، ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲٦-۲۱۱ھ/۷۴۴-۸۲٦ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

١٨٠. **عبد الرزاق صنعانی**، ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲٦-۲۱۱ھ/۷۴۴-۸۲٦ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ ریاض، سعودی عرب: المکتبة الرشید، ۱۴۱۰ھ۔

١٨١. **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷-۱۱٦۲ھ/ ۱٦۷٦-۱۷۴۹ء)۔ کشف الخفا و مزیل الألباس۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

١٨٢. **ابن عدی**، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد ابو احمد جرجانی (۲۷۷ھ-۳٦۵ھ)۔ الکامل فی ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء۔

١٨٣. **ابن عدی**، ابو احمد عبداللہ بن عدی بن عبد اللہ محمد بن مبارک جرجانی (۲۷۷-۳٦۵ھ)۔ الکامل فی معرفة ضعفاء المحدثین۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ، ۱۹۹۳ء۔

١٨٤. **عدنی**، محمد بن یحییٰ بن ابی عمر (۱۵۰-۲۴۳ھ)۔ کتاب الایمان، کویت: الدار السّلفیہ، ۱۴۰۷ھ۔

١٨٥. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبة اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹-۵۷۱ھ/

۱۱۰۵ـ۱۱۷۶ء)۔ تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۱۸۶. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹ـ۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵ـ۱۱۷۶ء)۔ تاریخ مدینۃ دمشق۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

۱۸۷. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹ـ۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵ـ۱۱۷۶ء)۔ تھذیب تاریخ دمشق الکبیر۔ بیروت، لبنان، دارالمیسرہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۱۸۸. **عظیم آبادی**، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ۔

۱۸۹. **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰ـ۳۱۶ھ/۸۴۵ـ ۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۱۹۰. **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲ـ ۸۵۵ھ/۱۳۶۱ـ۱۴۵۱ء)۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۱۹۱. **غزالی**، ابو حامد محمد بن محمد (۴۵۰ـ۵۰۵ھ)۔ إحیاء علوم الدین۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۱۹۲. **فاکہی**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (م۲۷۲ھ/۸۸۵ء)۔ أخبار مکۃ في قدیم الدھر و حدیثہ۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ۱۴۱۴ھ۔

۱۹۳. **فریابی**، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷ـ۳۰۱ھ)۔ دلائل النبوۃ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۱۹٤. **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶ـ۵۴۴ھ/۱۰۸۳ـ۱۱۴۹ء)۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفی۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

۱۹۵. **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ

بن عیاض (۴۷٦-۵۴۴ھ/۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفی۔ ملتان، پاکستان: عبدالتواب اکیڈمی۔

۱۹٦. **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض (۴۷٦-۵۴۴ھ/۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ مشارق الانوار۔ المکتبۃ العتیقۃ ودار۔

۱۹۷. **ابو قاسم**، خلف بن عبد الملک بن بشکوال (۴۹۵-۵۷۸ھ)۔ غوامض الاسماء المبهمة الواقعه فی متون الأحاديث المسنده۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۷ھ۔

۱۹۸. **ابن قانع**، ابو الحسین عبدالباقی (۲٦۵-۳۵۱ھ)۔ معجم الصحابة۔ المدینہ المنورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الغرباء الاثریہ، ۱۴۱۸ھ۔

۱۹۹. **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد مقدسی حنبلی (۶۲۰ھ)۔ المغنی فی فقه الإمام أحمد بن حنبل الشیبانی۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۲۰۰. **قرطبی**، ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴-۳۸۰ھ/۸۹۷-۹۹۰ء)۔ الجامع لأحکام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۲۰۱. **قرطبی**، ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴-۳۸۰ھ/ ۸۹۷-۹۹۰ء)۔ تذکرة فی احوال الموتی وامور الآخرة۔

۲۰۲. **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوین فی اخبار قزوین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۲۰۳. **قسطلانی**، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱-۹۲۳ھ/۱۴۴۸-۱۵۱۷ء)۔ المواهب اللدنية بالمنح المحمدية۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۲۰۴. **قسطلانی**، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱-۹۲۳ھ/۱۴۴۸-۱۵۱۷ء)۔ اِرشاد الساری لشرح صحیح البخاری۔ مصر: مطبعہ کبریٰ امیریہ، ۱۳۰۴ھ۔

۲۰۵. **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (۳۷٦-۴٦۵ھ/ ۹۸٦-۱۰۷۳ء)۔ الرسالة۔

بیروت، لبنان: دار الجیل۔

٢٠٦. **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (۳۷٦۔٤٦٥ھ/ ۹۸٦۔۱۰۷۳ء)۔ الرسالة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۲٦ھ/ ۲۰۰۵ء۔

٢٠٧. **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م٤٥٤ھ/ ۱۰٦۲ء)۔ مسند الشهاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱٤۰۷ھ/ ۱۹۸٦ء۔

٢٠٨. **ابن قیسرانی**، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (٤٤۸۔۵۰۷ھ/ ۱۰۵٦۔۱۱۱۳ء)۔ تذكرة الحفاظ۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱٤۱۵ھ۔

٢٠٩. **ابن قیم**، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (٦۹۱۔۷۵۱ھ/ ۱۲۹۲۔۱۳۵۰ء)۔ مدارج السالكين۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰٤ء۔

٢١٠. **ابن قیم**، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (٦۹۱۔۷۵۱ھ/ ۱۲۹۲۔۱۳۵۰ء)۔ الصلاة وحكم تاركها۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱٤۱٦ھ/ ۱۹۹٦ء۔

٢١١. **ابن قیم**، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (٦۹۱۔۷۵۱ھ/ ۱۲۹۲۔۱۳۵۰ء)۔ جلاء الأفهام في الصلاة والسلام على خير الأنام۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز۔

٢١٢. **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱۔۷۷٤ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ تفسير القرآن العظيم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱٤۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٢١٣. **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱۔۷۷٤ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ البدايه والنهايه (السيرة)۔ بیروت، لبنان: مکتبۃ المعارف۔

٢١٤. **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱۔۷۷٤ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ البدايه والنهايه۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱٤۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٢١٥. **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱۔۷۷٤ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ شمائل الرسول ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٢١٦. **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷٦۲۔۸٤۰ھ)۔ مصباح الزجاجة في زوائد ابن

ماجة۔ بیروت، لبنان: دارالعربیة، ۱۴۰۳ھ۔

۲۱۷. **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبۃ، ۱۴۰۲ھ۔

۲۱۸. **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ **كرامات أولياء الله** ﷻ۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبۃ، ۱۴۱۲ھ۔

۲۱۹. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۲۲۰. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء۔

۲۲۱. **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ لاہور، پاکستان: مطبع مجتبائی

۲۲۲. **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۲۲۳. **مبارکپوری**، محمد عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم ابوالعلا (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذی بشرح جامع الترمذی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۲۴. **ابن مبارک**، ابوعبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔ ۷۹۸ء)۔ **کتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء۔

۲۲۵. **ابن مبارک**، ابوعبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔ ۷۹۸ء)۔ **المسند**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۷ھ۔

۲۲۶. **ابو محاسن**، یوسف بن موسیٰ حنفی۔ **المعتصر من المختصر من مشكل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

٢٢٧. **محبّ طبری**، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (٦١٥ـ٦٩٤ھ/ ١٢١٨ـ١٢٩٥ء)۔ الرياض النضرة في مناقب العشرة۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٦ء۔

٢٢٨. **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (٢٠٢ـ٢٩٤ھ)۔ تعظيم قدر الصلاة۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ١٤٠٦ھ۔

٢٢٩. **مروزی**، ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن الحجاج (٢٠٢ـ٢٩٤ھ)۔ السنة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ١٤٠٨ھ۔

٢٣٠. **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤ـ ٧٤٢ھ/ ١٢٥٦ـ١٣٤١ء)۔ تهذيب الكمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

٢٣١. **مسلم**، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (٢٠٦ـ ٢٦١ھ/ ٨٢١ـ٨٧٥ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٢٣٢. **مسلم**، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (٢٠٦ـ ٢٦١ھ/ ٨٢١ـ٨٧٥ء)۔ الصحیح۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ۔

٢٣٣. **ابن معین**، ابو زکریا یحیٰی (١٥٨ـ٢٣٣ھ)۔ التاريخ۔ دمشق، شام: دار المامون للتراث، ١٤٠٠ھ۔

٢٣٤. **مقدسی**، ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی (٥٤١ـ٦٠٠ھ)۔ أحاديث الشعر۔ اردون، عمان: المکتبۃ السلامیہ، ١٤١٠ھ۔

٢٣٥. **مقدسی**، ضیاء الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری سعدی حنبلی (٥٦٩ـ٦٤٣ھ/ ١١٧٣ـ١٢٤٥ء)۔ الاحاديث المختاره۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضۃ الحدیثۃ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٢٣٦. **مقدسی**، ضیاء الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری سعدی حنبلی (٥٦٩ـ٦٤٣ھ/ ١١٧٣ـ١٢٤٥ء)۔ الاحاديث المختاره۔ فضائل بیت المقدس،

شام: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۲۳۷. **مقدسی**، ضیاء الدین ابوعبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری سعدی حنبلی (۵۶۹۔۶۴۳ھ/۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ **فضائل الاعمال**۔ قاہرہ، مصر: دار الغد العربی۔

۲۳۸. **مقری**، ابو بکر محمد بن ابراہیم (۲۸۵۔۳۸۱ھ)۔ **الرخصۃ فی تقبیل الید**۔ ریاض: سعودی عرب: ۱۴۰۸ھ۔

۲۳۹. **مقری**، ابو عمرو عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید بن عمر اُموی مقری (۳۷۱۔۴۴۴ھ/ ۹۸۱۔۱۰۵۲ء)۔ **السنن الوارده فی الفتن**۔ ریاض،سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۱۶ھ۔

۲۴۰. **مقریزی**، ابو العباس احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (۷۶۹۔۸۴۵ھ/ ۱۳۶۷۔۱۴۴۱ء)۔ **مختصر کتاب الوتر**۔ اُردن: مکتبۃ المنار،۱۴۱۳ھ۔

۲۴۱. **مقریزی**، ابو العباس احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (۷۶۹۔۸۴۵ھ/ ۱۳۶۷۔۱۴۴۱ء)۔ **مختصر کتاب الوتر**۔ اُردن: مکتبۃ المنار،۱۴۱۳ھ۔

۲۴۲. **ملا علی قاری**، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۶ء)۔ **الزبدہ فی شرح البردہ**۔

۲۴۳. **مناوی**، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۲۴۴. **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترہیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۲۴۵. **ابن منظور**۔ **مختصر تاریخ دمشق**۔ دمشق، شام: دار الفکر، ۱۹۸۴ء۔

۲۴۶. **ابن مندہ**، ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/ ۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الإیمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۲۴۷. **نبہانی**، یوسف بن اسماعیل بن یوسف (۱۲۶۵۔۱۳۵۰ھ/ ۱۸۴۸۔۱۹۳۲ء)۔ **سعادة الدارين في**

الصلاۃ علی سید الکونین۔

٢٤٨. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

٢٤٩. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

٢٥٠. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ عمل الیوم واللیلہ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

٢٥١. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ فضائل الصحابہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

٢٥٢. **نمیری**، ابو زید عمر بن شیبہ بصری (م ۲۶۲ھ)۔ أخبار المدینہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء۔

٢٥٣. **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

٢٥٤. **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ دلائل النبوۃ۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ /۱۹۵۰ء۔

٢٥٥. **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

٢٥٦. **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء۔

۲۵۷. **نووی**، ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔ ۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **الأذکار من کلام سید الأبرار۔** بیروت، لبنان: المکتبۃ العصریہ، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۳ء۔

۲۵۸. **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔ ۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحیح مسلم۔** کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء۔

۲۵۹. **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔ ۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین ﷺ۔** بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۲۶۰. نووی، ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔ ۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **المجموع۔** بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۲۶۱. **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔ ۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **الإیضاح۔**

۲۶۲. **واحدی**، ابو الحسن علی بن احمد الوحدی النیشاپوری (۴۶۸ھ)۔ **الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز۔** بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۱۵ھ۔

۲۶۳. **واسطی**، اسلم بن سہل رزاز (م۲۹۲ھ)۔ **تاریخ واسط۔** بیروت، لبنان: عالم الکتاب، ۱۴۰۶ھ۔

۲۶۴. **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (م۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ **السیرة النبویة۔** بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

۲۶۵. **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک ہشام الحمیر ی (م۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ **السیرة النبویہ۔** بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۳ء۔

۲۶۷. **ہناد**، ہناد بن سری کوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ **الزهد۔** کویت: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

٢٦٨. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد و منبع الفوئد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٢٦٩. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث+ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٢٧٠. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن اِلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار الثقافۃ العربیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٢٧١. **ابویعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

٢٧٢. **ابویعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارۃ العلوم الأثریۃ، ۱۴۰۷ھ۔

٢٧٣. **ابو یوسف**، یعقوب بن سفیان الفسوی (م ۲۷۷)۔ **المعرفۃ و التاریخ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء۔


www.MinhajBooks.com


لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا
www.MinhajBooks.com